وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ

بعون اللہ المعین حسب ایمای حاج الحرمین حضرت والدی ماجدی جناب مولوی محمد یعقوب صاحب
تاجر کتب کلکتہ کتاب فوائد انتساب جامع نصائح مسلمین مجمع آیات قرآن مبین و احادیث سید المرسلین یعنی

معین الناصحین

ترجمہ

انیس الواعظین

کہ عالم المعی و فاضل لوذعی وحید زمان مولوی میاں جان صاحب لکھنوی از نسخہ صحیحہ قلمی قلعہ
کتبخانہ فرنگی محل حسب محاورہ فصحای لکھنو ترجمہ و شرح نمودہ اول بمطبع احمدی طبع شدہ بود حالا

در مطبع قیومی واقع کانپور بسعی عاجز محمد عبد القیوم طبع گردید

[illegible]

معین الناصحین

ترجمہ

انیس الواعظین

مطبع [illegible]

[illegible] کانپور مطبوع

فہرست مضامین کتاب نایاب معین الناصحین ترجمہ انیس الواعظین

...ن اعظین ونصیحۃ کالمیلاد للسامعین للرحمان، وختمت مجلس
...بلس بتفسیر آیۃ من القرآن وسمیتہ انیس الواعظین
...ن الحنان، ورتبتہ علی اربعین مجالس مع الاطمینان، واسأل
اللہ ان یحفظنی من السھو والخذلان، والخطاء والنسیان، وان کان
الانسان مرکبا من النسیان، بحق محمد النبی آخر الزمان،

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین شیخ ابوبکر واعظ سندھی مصنف اس کتاب کے
بتوفیق یزدانی وتائید سبحانی مین نے اس مجموعہ مین باتین پند ونصیحت کی جمع کین بقدر اپنی وسعت و
امکان کے معتبر کتابون تفاسیر اور مستند کتب احادیث وغیرہا سے نکالکر اور اپنے صدق ویقین سے
سمجھ بوجھکر بطور مجلسون کے تاکہ واعظین اور ناصحین کے لیے حظ وافر اور سامعین اور حاضرین کیواسطے
نصیب کامل ہو اور ہر مجلس کو ایک آیت قرآنی کی تفسیر پر ختم کیا اور حسب ایمائے ایزدی اس کا نام
انیس الواعظین رکھا اور اطمینان سے چالیس مجلسون پر مرتب کیا دعا کرتا ہون مین خدا سے
بچائے مجکو اور محفوظ رکھے بھول چوک اور رسوائی اور خطا اور نسیان سے اگرچہ مرکب ہے انسان
نسیان سے بطفیل محمد مصطفے احمد مجتبے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے

المجلس الاول فی فضیلۃ التسمیۃ

مجلس پہلی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عن حضرۃ الرسالۃ
انہ قال من قال بسم اللہ الرحمن الرحیم کتب اللہ تعالی لہ عشرۃ الاف
حسنۃ ومحی عنہ عشرۃ الاف سیئۃ ورفع لہ عشرۃ الاف درجۃ فی الجنۃ
روی ہے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ روایت کرتے ہین جناب

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان المنان ذى الفضل والاحسان والكرم والامتنان مبين البيان ملهم
خالق الجان والجنان رازق اهل الخير والطغيان جاعل الزمان والمكان
الارض بالاركان فاطر السماء باشد البنيان نحمده بالقلب واللسان
ونشكره فى كل حال وزمان ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة
فاصلة بين اهل الجنة والنيران ووسيلة موصلة الى لقاء الرحمن ونشهد ان
محمدا عبده ورسوله الشفيع لاصحاب الجرم والعصيان ومقبول الشفاعة
عند السبحان صلى الله عليه وسلم وعلى اله المكرمين بحضرة الديان اما بعد
فاني جمعت في هذه المجموعة بتوفيق الله المستعان كلمات الوعظ
والنصيحة بقدر الوسع والامكان من كتب التفاسير والاحاديث
وغيرهما ينفع المجالس بالايمان ليكون تحفة وافرا

ہے تاکہ امتیاز ہو تا و کہ کس عامات سے حاصل ہوا اور مین کیا کردن حضرت جبرئیل
تشریف لے گئے اور بحکم رب العالمین بسم اللہ کو کاغذ حریر پر بخط نور لکھکر کمال تعظیم و تکریم سے اپنے
ہاتھوں پر رکھکر اس شان و شوکت سے کہ ستر ہزار فرشتے جلو مین آگے آگے طاقوطاقوا کہتے ہوئے یعنے
بادب ہٹ جاؤ بچ جاؤ جسطرح سے کہ داب و آئین جلوس و دبدبہ سواری شاہان گردون وقار
ذی اقتدار ہوتا ہی تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ آپ کو اور آپ کی تمامی امت مرحومہ
کو بشارت ہو کہ مالک ہر دو جہان خالق کون و مکان نے اسکو بھیجا ہی اور ارشاد فرمایا ہی فَاِنِّیْ مَا اَنْزَلْتُهَا
عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ غَیْرِكَ یہ نعمت غیر مترقبہ مخصوص آپ کی اور آپ کی امت مرحومہ کیلیے ہی
کسی امت ماضیہ اور انبیاے سابقہ پر اسکو نہین بھیجا اگر یہ اسماے پاک اللہ رحمن رحیم توریت شریف
مین ہوتے تو قوم حضرت موسی کلیم اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو دہ نہوتی آتش پرستی نکرتی
اور اللہ کی قائل نہوتی اور اگر انجیل شریف مین ہوتے تو امت حضرت عیسی ... ...
کی قائل نہوتی مسیح ابن اللہ ہر گز نہ کہتی مَنْ قَالَ مَرَّةً فَهُوَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ای حبیب کردگار
امت سے جسنے ایکبار اسکو کہا وہ بے خوف و خطر ہو گیا ہول قیامت کا اسکو کچھ ڈر نہ رہا حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ اسمین انیس حروف ہین اور زبانیہ دوزخ بھی انیس ہین جو کوئی ایکبار
پڑھیگا وہ انیسوان زبانیہ دوزخ سے نجات پا جائیگا اور حدیث شریف مین وارد ہو مَنْ قَالَ
بسم اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَرَّةً لَمْ یَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ ذَرَّةٌ جسنے ایکبار بھی بسم اللہ الرحمن
الرحیم پڑھی اسکے گناہون سے ذرہ برابر باقی نہین رہتا سب بخشدیے جاتے ہین دوسری حدیث
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا قَالَ الْعَبْدُ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَذُوْبُ
الشَّیْطَانُ كَمَا یَذُوْبُ الرَّصَاصُ فِی النَّارِ جسوقت بندہ کہتا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم تو شیطان
لعین اسطرح پگھل جاتا ہی جسطرح آگ مین رانگا اس نام پاک کی ہیبت و دبدبہ سے اور حضرت کعب
احبار جناب سید ابرار سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا اگر حق سبحانہ تعالی شانہ کو میری امت
پر عذاب بھیجنا منظور ہوتا تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ہر گز اپنے نازل نفرماتا اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یقینی آنحضرت نے فرمایا جس شخص نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکھدین حق سبحانہ جلشانہ نے اسکے لیے دس ہزار نیکیان اور مٹا دین اُسکی دس ہزار برائیان اور بلند
کر دیے اُسکے دس ہزار درجے جنت مین ایسا ہی ہے خلاصۃ الاخبار مین راوی اس حدیث شریف
کے وہ مرد بزرگ جلیل الشان ہین جنکی تعریف مین فرمایا سرور انس و جان نے ہین وَاللّٰہِ مَا طَلَعَت
الشَّمسُ وَلَا غَرَبَت عَلٰی اَحَدٍ بَعدَ النَّبِیِّینَ اَفضَلَ مِن اَبِی بَکرِ الصِّدِّیقِ
قسم ہے خدا کی ایسا کوئی کہ نہ طلوع ہوا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی شخص پر بعد انبیا علیہم السلام کے جو
اولی اور افضل ہو ابوبکر صدیق سے اور وجہ اس لقب سے ملقب ہونے کی یہ ہے کہ جسوقت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے دعوی نبوت و رسالت فرمایا فوراً اُسکی تصدیق کی اور کہا صَدَقتَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ
بیشک آپ اپنے دعوی مین سچے ہین اُس روز سے یہ لقب مشہور ہوا اور پہلے پہل بوڑھون مین
مشرف باسلام یہی ہوئے اب مصنف کتاب کہتا ہے کہ سبب ابتدا مجلس پہلی کی ابتدا بسم اللہ کی
فضیلت کے بیان سے کیون کی اسکی دو وجہ ہین ایک تو موافقت قرآن مجید کی راہ سے
اسمین آغاز ہر سورہ کا بسم اللہ سے ہے دوسرے اس لحاظ سے کہ جو کام مالک کے نام سے نہ شروع
کیا جاتا ہے وہ تمام نہین ہوتا اور مراد کو نہین پہونچتا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل
اَمرٍ ذِی بَالٍ لَم یُبدَأ بِبِسمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبتَرُ تمام کام جسمین امید بہبودی ہے شروع ہووے
نہ کیے جاوین اللہ تعالی کے نام پاک سے وہ ناقص و ناتمام رہینگے مطلوب و مقصود کو نہ پہونچین
کتب سابقہ و صحف سالفہ مین کوئی حد فاصل دو سورتون کے درمیان مین ان نامون مقدس
اللہ رحمن رحیم سے نہ تھی بلکہ تھی بِاسمِ المَلِکِ القَھَّارِ اور کسی مین بِاسمِ اللّٰہِ المَلِکِ القَھَّارِ
اور بعضی کتابون مین بِاسمِ الحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوتُ تھی جب یہ دو سورتین قُل اَعُوذُ
بِرَبِّ الفَلَقِ اور قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ نازل ہوئین چونکہ نظم و تسلسل مضامین ایک ہی نہج پر تھا حضرت نے
ایک ہی سورۃ تصور فرمائی جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تو انھون نے کہا یا رسول اللہ یہ
دو سورتین علحدہ علحدہ ہین اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرق اور فصل مابین

فانی کو چھوڑدون تو بعد غسل میت کے میرے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھدینا چنانچہ اُس لڑکے
باپ کی وصیت کو یاد رکھا اور جب وقت آیا ایسا ہی کیا جیسا کہ باپ نے کہا تھا اور بعد تجہیز و تکفین کے
ن رکھدیا منکر نکیر و فرشتے عذاب قبر کے آئے دیکھا کہ اُسکے سینہ و پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہے
واپس چلے گئے اور کہا تو تو عذاب قبر سے محفوظ و بےخوف ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص مردے کو قبر مین
وقت کہے بِسْمِ اللهِ وَضَعْنَاكَ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ اللہ جلشانہ کے نام سے
ہمکو اس قبر مین رکھدیا اور ملت رسول برحق پر حق سبحانہ جلشانہ عذاب قبر اُس مُردے سے
دور کرتا اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص جہاز و کشتی پر سوار ہوتے وقت کہے بِسْمِ اللهِ
مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اللہ کے نام کی برکت سے ہے اسکا بہنا اور ٹھہرنا یقینی میرا
بخشنے والا مہربان ہے یہ دعا ہے جسکو حضرت نوح علیہ السلام نے بوقت طوفان کے کشتی کو چھوڑتے
[illegible] کے [illegible] غرق ہونے سے محفوظ رہے اور حدیث مین [illegible]
[illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] بہشت انعام [illegible]
[illegible] اس حدیث کو [illegible] روایت کیا ہے اور باب [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے باہر نکلتے وقت کہے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ تَوَكَّلْتُ
عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اللہ جلشانہ کی برکت ہے اور اُسکے
کی عظمت ہے اور میرا بھروسا اللہ ہی پر ہے اور نہ بازگشت گناہ سے ہے اور نہ طاقت عبادت پر مگر اللہ
سے جو بزرگ و برتر اور بڑا ہے فوراً شیطان اس سے بھاگ جاتا ہے اور کہے مجھسے تجھ سے کوئی واسطہ
نہین تو جا اور اپنا کام کر اور فائز المرام ہو اور ایک حکایت مین آیا ہے کہ ایک مرد فاسق کو اُسکی
کے بعد لوگون نے خواب مین دیکھا اُس سے پوچھا کہ حق تعالے نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا عذاب کیا
یا اچھے سے ہا مجکو بخشدیا عذاب نہین کیا پوچھا کس سبب سے اُسنے کہا ایک روز مین گذرا ایک مدرسے
کی جانب سے ہو اور وہان ایک لڑکے سے مین نے سنا کہ اُسنے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اُسوقت
دل مین لذت و حلاوت اُسکے نام و صفت رحمن و رحیم کی ایسی پڑی کہ مین بیخود ہوگیا وجد مین آگیا

مراد اس آیۂ کریمہ سے قَدِّمُوا لِاَنْفُسِکُمْ اپنی ذاتون کے لیے سامان راحت ... اخروی
دنیا ہی مین مہیا و آمادہ کرو بعض مفسر اس سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا کہنا فرماتے ہین جیسا کہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضور نے ارشاد فرمایا
کہ جب تو اپنی ... بی یا لونڈی سے مقاربت وصحبت کرے تو تجکو چاہیے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسوقت کہ
... تیرے صلب سے نطفہ رحم زوجہ یا کنیز مین جاوے اور خالق عالم اس سے تجکو فرزند عطا کرے
تو تا قیام قیامت ہر سانس اس فرزند اور اس فرزند کی فرزند کے دس دس نیکیان تیرے نامۂ
اعمال مین لکھی جاینگی نکتہ کھیتی کو حرث کہتے ہین اور عورتون کو بھی حرث کہتے ہین جیسا کہ قرآن
مجید مین ہے نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ کھیتی سے عشر یعنے دسوان حصہ نکالنا مصطلح واجب ہے اور
عورتون سے صحبت وقربت کی وقت بسم اللہ کہنا سنت ہے اگر بوقت ہمبستری کے بسم اللہ نہ کہیگا تو بوقت انزال
شیطان علیہ اللعنہ اسکا شریک ہوجائیگا جیسا کہ خدا تعالے اذن فرماتا ہے وَشَارِکْھُمْ فِی
... ن
الاولاد یعنے ایسے نافرمانون کی ساتھ ان کی مال اور اولاد مین تو ساجھی ہوجا آسکے
... شر
سب کرین اور اولاد بھی حرام کی جنوا مین یہی خرابی عقوق و نافرمانی والدین
اولاد مین پائی جاتی ہے سمجھنا چاہیے کہ اپنی ہی شامت اعمال کی ساری برائیا ...
شریف مین وارد ہے کہ جو شخص صبح وشام تین تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ
لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
پڑھ لیا کرے اسکو کوئی چیز زیان ونقصان نہ پونہچانے اور مرض فالج کے لیے بھی مفید ہے معنے اسکا
شروع اللہ کے نام سے جو ایسا ہے کہ اسکے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہین پونہچا سکتی زمین
ہو خواہ آسمان مین اور وہی شنوا و بینا ہے ایسا ہی کتاب تنبیہ مین لکھا ہے اور حدیث مین وارد ہے
شخص اپنے گھر مین داخل ہو تو وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیا کرے ہمیشہ اس گھر مین برکت ہو اور
اگر بسم اللہ کے ساتھ قل ہو اللہ احد بھی پڑھ لیا کرے تو غنی و مالدار ہو جائے در کفایہ شعبی ...
کہ ایک شخص نے بزرگان سلف سے اپنے لڑکے کو وصیت کی کہ جب قضا الٰہی پونہچے اور ...

امام شافعی کے اور ہمارے علما حنفیہ رحمہم اللہ کے نزدیک سنت ہی اور تفسیر امام زاہدی رح مین لکھا ہی کہ مفسرون کا
اتفاق ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ آیت قرآنی ہی جو فرق و فصل ما بین السورتین کی غرض سے نازل ہوئی اور
تفسیر کشاف امام زمخشری رح مین ہی کہ مدینہ اور بصرہ اور شام کے قاریون اور فقیہون نے کہا ہی کہ بسم اللہ ایک آیت ہے
سورۂ فاتحہ کی اور سورتون کی نہین فقط فرق و امتیاز کے لیے لکھی جاتی ہی اسکے قائل مین امام ابوحنیفہ کوفی
اور انکے تابعین رحمہم اللہ اور نماز مین اسکو بہت آہستہ پڑھتے ہین اور مکۂ معظمہ اور کوفہ کے قاری اور فقیہ اسکے قائل
ہین کہ یہ آیت ہی سورۂ فاتحہ کی اور ہر ایک سورہ قرآنی کی اور یہی قول ہی امام شافعی اور انکے متبعین رحمہم
اللہ کا اور اسی سبب سے نماز مین جہر کرتے ہین بلند آواز سے پڑھتے ہین اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ شب معراج کو
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ جبرئیل اور اصل ان چار نہرون
کی جو بہشت مین جاری و روان ہین کہان ہی اور کس مقام سے یہ نکلی ہین انھون نے عرض کی کہ کنارے
نہر اسکے چلتے چلیے مین ہمراہ رکاب ہون کسی مقام پر جا کر ضرور انکی انتہا ہوگی معلوم ہو جائیگا رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم براق برق رفتار پر سوار ہوئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے آگے چلے تا اینکہ
پانسو برس کی راہ طے فرمائی راہ مین ایک قبہ نور کا ملاحظہ فرمایا کہ اسکے چار دروازے ہین اور ہر دروازے سے ایک
زنجیر پڑا ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دروازے کو اس قبے کے کھولا اور اسکے اندر تشریف لے گئے
دو سو برس کی راہ اوسکے اندر طے فرمائی اور صدر قبہ تک پونچے اور وہان ایک تختہ نور کا مشاہدہ فرمایا کہ رکھا ہے
اور اسپر لکھا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اور چارون نہرین اس سے نکلی ہین ایک اللہ کی (ہ) سے اور تین نہرین تین
(بسم) سے جو ہی ہین اسوقت فرمان رب العزت جل جلالہ وتعالی شانہ پونہچا اے احمد مجتبی مژدہ و بشارت
ہو تمکو جو کوئی تمھاری امت سے ایک بار کہیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم ضرور ان چار نہرون سے اسے
سیراب کرونگا **قولہ** بسم اللہ معنے اسکے یہ ہین کہ اِبْتَدَأْتُ بِبِسْمِ اللّٰهِ یعنی مین نے شروع
یعنی ابتدا اللہ کے نام سے کی جو کام میرا ہی قولاً و فعلاً اسکا آغاز بسم اللہ سے کرتا ہون تاکہ وہ با برکت
اور اچھے ہون ایک مرد نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کی یا رسول اللہ ہم کھانا کھاتے
ہین اور آسودہ نہین ہوتے اسکا سبب نہین معلوم ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہاتف غیبی نے میرے قلب میں القا کی کہ بیشک ہم رحمن و رحیم ہیں اجتماع ضدین سے تو محفوظ ہی حلاوت ا[illegible]
نام و صفت کی اور تلخی جان کندنی و آتش دوزخ تجھ پر جمع نہ کرینگے بسم اللہ الرحمن الرحیم باعث میری نجات
[illegible] اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے ایکبار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
[illegible] اللہ [illegible] نام ہے جسکے سوا دوسرا معبود ہی نہیں اسکے پچاس برس کے گناہ حق سبحانہ عز شانہ
[illegible] زیادہ [illegible] زیادہ بخشش ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کاغذ اور پرچہ کو
کو اٹھا لی جسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہو اسکے نام کی عظمت و تعظیم سمجھکر تو اللہ تعالے اسکو صدیقوں میں
داخل فرمانے اور اسکے والدین کی تخفیف عذاب فرمائے اگرچہ وہ کافر و مشرک [illegible]
علیہ التحیات نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو لکھے [illegible]
[illegible] نہ پائے [illegible] قلم [illegible] کرے اسکے ناموس اقدس کی عظمت [illegible]
لیے ثواب ہزار [illegible] اسکے اعمال میں لکھدی اور ہزار ہزار گناہ اسکے دور فرما دی
ہزار درجے اسکے بہشت میں بلند [illegible] خلاصۃ القرآن میں مذکور ہی کہ کوئی کلمہ قرآن مجید کا [illegible]
[illegible]
[illegible] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو باطہارت و تعظیم اسما [illegible] اچھی طرح [illegible] اللہ تعالے اسکو [illegible]
اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہر روز سو بار [illegible]
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے
نہایت رحم والا نہ بازگشت ہی گناہ سے نہ قوت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو برتر اور بڑا ہے
حق تعالے سو حاجتیں اسکی روا کر دیگا اسی عالم آخرت میں اور بیس حوائج دنیوی - اور [illegible] کان
دین نے کہا ہے جو شخص کوئی چیز کھاتے [illegible] کھاوی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے وہ چیز اسکے [illegible] سراسر
نور ہو جاوی اور کہا ہے کہ نام اللہ تعالی کے تمام قرآن مجید میں پندرہ سو باسٹھ جگہ [illegible] اور صلوۃ [illegible]
میں مذکور ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم نماز میں کہنا مستحب ہے بقول امام مالک رحمہ [illegible] اور فرض ہے بقول

وقت با طہارت و حضور قلب تین ہزار بار کے قریب یا اللہ پڑھے حق سبحانہ جلّ شانہ اسکے باطن کو پاک و صاف
کر کے مخزن اسرار کر دے اور اگر چالیس شب برابر اسکی مداومت کرے تمام اسرار روی زمین اسپر منکشف
ہوجاتے ہیں اور معنی اسم اللہ کے یہ ہیں اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں سزاوار
معبودیت ولائق عبادت و پرستش و بجا آوری ارکان عبودیت وہی مالک کون و مکان خالق زمین و
آسمان ہے سوا اسکے اور سب مخلوق ہیں شایان بندگی نہیں وہ قدیم و واجب الوجود اور تمام آفریدہ حادث
اور ممکن الوجود ہیں جس شخص نے غیر خدا کی پرستش کی وہ نادم و پشیمان ہوا خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کا شایان
ہوا حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ چند روز گھر سے باہر تشریف
نہیں لائے شب و روز روتے تھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی خبر ہوئی آنحضرت بتقاضائے شفقت
و عنایت انکے گھر میں تشریف لے گئے تو ملاحظہ فرمایا کہ واقعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عجیب حال ہے [illegible]
و لاغر رنگت زرد آنکھیں گڑھے میں گھس گئیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ذات اقدس رحمۃ للعالمین تھی
جب یہ حال دیکھا [illegible] رحمت و شفقت کا ہیجان ہوا [illegible] اور سر انکا
آغوش مبارک میں لیکر اٹھایا اور زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا [illegible]
[illegible] وقت تھا کیا حال ہے [illegible]
فاروق لقب تھا حضرت عمر کا اسلیے کہ فیصلا [illegible] حق کو باطل سے فرق کرتے [illegible]
[illegible] کا ذب کا [illegible] کر دیتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے [illegible] فرمائی
[illegible] عرض کی اے رسول خدا [illegible] مجھکو ایک بڑا اندیشہ و فکر دامنگیر ہے [illegible]
حضور نے فرمایا کیا ہے بیان کرو حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ [illegible] اگر قیامت کے دن [illegible]
مالک یوم الدین اس [illegible] کی جانب خطاب بعتاب فرماوے اور [illegible]
[illegible] ارشاد کرے [illegible] عقل و دانش کے [illegible] کیوں سجدہ کیا [illegible]
[illegible] حرکت کو کس لیے اپنا [illegible] تو کیا میری [illegible] طاقت [illegible]
[illegible] سکوت اور [illegible] شفیع المذنبین [illegible]

شاید تم کہانے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین کہتے اسیو جہسے برکت دوسری نہین ہوتی اُسنے عرض کی
ہان یا رسول اللہ یہی بات سچ ہو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ فرماتے مین کہ بسم اللہ کامون کی
کہولنے والی اور دروازہ دوئی دور کرنے والی غم والم کی دفع کرنے والی سختیون اور مشکلون کی آسان
کرنے والی دلون کو روشن کرنے والی ہے نظم

درد و غم کی دوا ہے بسم اللہ | ہر مرض کی شفا ہے بسم اللہ
در مقصود کی یہ کنجی ہے | جامع ہر دعا ہے بسم اللہ
اسم اعظم ہے جامع برکات | مخزن مدعا ہے بسم اللہ
لوح محفوظ پر لکھی ہے یہ | تاج حمد خدا ہے بسم اللہ
نحن اقرب خدا نے فرمایا | معدن کیمیا ہے بسم اللہ
غرق سے بچ گئی ہے کشتی نوح | دفع ہر بلا ہے بسم اللہ
کرو جس کام کو شروع اسمین | کہو حکم خدا ہے بسم اللہ
رہو غافل نہ اس سے ہرگز تم | سب کی حاجت روا ہے بسم اللہ
اسی امت کو مرحمت جو ہوئی | صدقۂ مصطفیٰ ہے بسم اللہ

[illegible] عیاض رحمۃ اللہ نے فرمایا ہو کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت اور کلامون پر ایسی ہو جیسے
[illegible] خداوند عالم کی تمام مخلوقات پر جاننا چاہیے کہ بعضے علما کے نزدیک اسم اللہ یہی اسم
[illegible] اسم ذات ہو اور اسمین نقطہ بھی نہین اگر الف نکال ڈالین للہ رہجائیگا معنے یہی رہینگے
جیسے للّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ کی ملک ہو جو آسمانون اور زمین میں ہے اور اگر الف
[illegible] لام نکال ڈالین [illegible] رہیگا تو بھی معنی درست ہونگے جیسے لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
[illegible] اسمانون اور زمین کی [illegible] دونون لام نکال ڈالین فقط (ہ)
[illegible] سے ملا دیں [illegible] ذکر [illegible] ہُوَ الحَیُّ [illegible] بسم اللہ کی
[illegible] تصفیہ قلب تزکیہ نفس [illegible] مداومت حاصل ہو [illegible] جو شخص [illegible]

جنین ہوا جاندار ہوا ایسی جگہ تاریک و ظلمت مین تمامی اعضا و جوارح کی تولید فرمائی جمیع حواس ظاہری و باطنی کو دماغ مین ودیعت فرمایا ناک کان آنکھ و دہان وغیرہ جسم ظاہری کو کمال حسن و خوبی سے خلق فرمایا بعد چند ماہ قوت حرکت عطا کی اور ایسے مقام ضیق و تنگ سے جہان انگشت نرم نہین جا سکتی اخراج فرمایا من بعد رفتہ رفتہ بتدریج باستعانت قوت نامیہ (بڑھنے والے) سن بلوغ تک پہونچایا عقل معاش و معاد خلق فرمائی ہدایت و ضلالت کی راہ بتادی طاعت و معصیت کے استحصال پر اختیار دیا سعادت و شقاوت پر وعدہ وعید فرمایا علامات و نشانات کو ظاہر و باہر کر دیا ایمان کو کفر سے ممیز فرمایا غرضکہ ہر طرح کی فہم و دانش عطا کی مآل کار مومنون اور عاصیون کو بشرح و بسط اظہار فرما دیا تا وقت موعود زندہ رکھیگا پھر گور مین لا دیگا عالم فانی سے عالم باقی مین لیجائیگا روز قیامت دوبارہ زندہ فرمائیگا حساب و کتاب آسان فرمائیگا ترازو اعمال نیک کو گران فرمائیگا پل صراط سے مثل باد صرصر یا برق جہندہ یا اسپ دوندہ ایک چشم زدن مین عبور کرا دیگا دوزخ سے بچائیگا بہشت مین پہونچائیگا یہی صفت رحمن کی ہے کہ ہر حال مین مونس و غمگسار معین و مددگار ہے معنے اسکے ہین بڑا مہربان بہت بخشش والا تھوڑی سی بندگی مین بہت ثواب عطا کرتا ہے بلکہ بمجرد نیت کام نیک اس کام کرنے کا اجر مرحمت فرماتا ہے جو شخص جمعہ کے روز بعد نماز عصر کے شام تک یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ پڑھے اور اس درمیان مین قولاً و فعلاً کسی کام دنیا کی طرف متوجہ و مشغول نہو جو حاجت خداوند کریم سے طلب کرے وہ روا ہو جاوے **قولہ** اَلرَّحِیْمِ رحیم بھی ایک نام ہے اسماء الٰہی سے لیکن مشترک ہے کہ دوسرون پر بھی اطلاق اسکا ہو سکتا ہے جیسے حق سبحانہ جل شانہ نے اپنے پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین فرمایا بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ مومنون کے ساتھ الفت کرنے والے بہت مہربان ہین معنے رحیم کے بہت جود و بخشش کرنے والا ہے اللہ تعالے رحیم ہے طاعت اندک پر ثواب بعید عطا کرتا ہے آدمی کو خاک سے پاک کیا مرتبہ رسالت و نبوت عطا کیا حبیب و خلیل کا خطاب عنایت کیا بعضے کہتے ہین رحیم کی یہ صفت ہے کہ اوسنے چیز پر خلعت و انعام بعید دے بے شمار مرحمت فرمائے ایک نیکی کا ثواب سات سو سے چودہ سو تک کرامت فرمائے اور بعضے کہتے ہین رحیم کی یہ شان ہے کہ آدمی کو چھوٹی سی خدمتگاری سے منصب بزرگی کا عطا کرے

ری ہوجاؤن اطمینان خاطر سے حالت اصلی پر آجاؤن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر سکوت فرمایا
وراسکا جواب دینے مین غور و تامل کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ آنحضرت ساکت ہین
یک نعرہ جانسوز اور ایک آہ جگردوز دل پر درد سے کھینچی اور عرض کی یارسول اللہ جواب شافی
دینے اور عذر معقول کرنے مین حضور نے اسقدر دیر و تاملی فرمائی ان بیچارہ بندون کا کیا حال ہوگا
کیونکر عہدبرا ہوسکیگا اس حالت پر ملامت کو دیکھکر تمامی صحابہ حاضرین مین شور و غوغا مچ گیا گریہ
زاری طاری اشک خونین آنکھون سے جاری ہوگئے اسیوقت دریای رحمت رب العزت جل جلالہ
و عظم شانہ جوش زن ہوا حضرت جبرئیل امین تشریف لائے فرمان رب الانس والجان لائے حکم ہوا اے حبیب
ہمارے اے احمد مجتبی کہدو عمر سے کہ نَحْنُ اِذَا صَالَحْنَا مَعَ عَبْدٍ لَمْ نَسْأَلْ مِنْهُ بِشَيْءٍ ہماری شان
رحمت ہے جسوقت کسی بندہ گنہگار سے مصالحہ کرتے ہین اسکے معاصی ماتقدم سے اغماض کرتے ہین
ہم نہین پوچھتے کہ تو نے اچھا کیا یا برا عمل صالح کیے یا زشت سب عفو و معاف کردیتے ہین جب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایصال پیام رب العالمین کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ شادان و فرحان
ہمراہ رکاب مستطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین آئے اور کمال مسرت و خوشی سے پھولے
نہ سمانے فی الفور دس غلام آزاد کیے **قولہ** اَلرَّحْمٰنِ اب بعد ذکر فضائل اسم ذات کے اسم صفات
بیان ہوتا ہے اللہ اسم ذات ہے اور رحمن اسم صفات اسم ذات کے پیچھے اسم صفات واقع ہوا اسلیے کہ
صفات ذات ہی سے ہے اور اسی کے ساتھ قائم ہے جیسے رنگ قائم بجسم ہے اَلرَّحْمٰنُ ایسا نام ہے کہ
دوسرے پر اسکا اطلاق نہین ہوسکتا مستحق اور سزاوار اس نام سے وہی خالق عالم ہے دوسرا ماسوا
اسکے ہرگز شایان نہین اور یہی وجہ ہے کہ اَلرَّحِیْمِ پر مقدم ہوا معنے رحمن کے یہ ہین بڑا مہربان نہایت
بخشش والا تفسیر حسینی مین لکھا ہے اَلرَّحْمٰنُ الَّذِیْ یَرْحَمُ الْعِبَادَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ رحمن کی یہ صفت
و شان ہے جو اپنے بندون پر ہر حال مین رحمت فرمائے مِنَ الْبِدَایَةِ اِلَی النِّهَایَةِ ابتدا
آفرینش سے انتہا دخول جنت تک ہر حال اور ہر وقت مین بندے کا معین و مددگار رہے ہر ایک
حالت دیکھیے کا ہر و ظاہر ہے انسان نطفہ ہوکر صلب پدر سے رحم مادر مین آیا علقہ ہوا مضغہ ہوا

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِي الْاَرْضِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا

مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو کوئی شخص ایمان لایا خدا کا اور اوسکے رسول کا اور درست کی نماز اور اسپر مداومت کی اور ماہ رمضان کے روزے رکھے جناب باری تعالے پر بمحض رحم و کرم حق عبودیت اسکا ہے کہ اُسکو جنت مین داخل کرے ہجرت کی ہو اُسنے خدا کی راہ مین یا اسی سرزمین و شہر مین بیٹھا رہا ہو جو اسکا مولد و مسکن ہے امام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی صحیح بخاری مین اس حدیث کو روایت کیا ہے اور راوی اسکے زاہد ترین صحابہ متاع دنیا سے بالکل مبرا حضرت ابوہریرہ ہین جنکی توصیف مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَنَا كَعِيْسٰى بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ ابوہریرہ ہماری گروہ صحابہ مین ایسے ہین جیسے حضرت عیسے علیہ السلام مابین الانبیا کے یعنے ابوہریرہ مال و متاع دنیوی و سامان راحت بدنی سے ایسے مستغنی و بے پروا ہین جیسے حضرت عیسی روح اللہ کہ عالم مسافرت و تجرید مین بھی تکیہ و بچھونا و بدھنی و ابخورہ نہ رکھتے تھے بوقت غلبہ تشنگی چلوسے پانی نوش فرماتے اور بروقت ہجوم نوم سنگ خارا زیر سر رکھ لیتے تھے **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ اس مَن کو من عام کہتے ہین یعنے جو شخص ایمان لاوے اللہ تعالی کی وحدانیت و معبودیت کا خواہ وہ کوئی کیون نہو بندہ ہو خواہ آزاد ہو حبشی ہو یا رومی ترکی ہو یا رومی ہو جو اپنے مالک برحق کی فرمانبرداری و اطاعت کریگا اور اسکے فرائض اور احکامات کے بجا آوری مین بدل و جان ستعدی کریگا وہ بہشتی ہوگا اگرچہ وہ بندہ غلام ہو اور جو نافرمانی اور سرکشی کریگا وہ دوزخی ہوگا اگرچہ آزاد و خود مختار ہو جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ لِمَنْ اَطَاعَهٗ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَخَلَقَ النَّارَ لِمَنْ عَصَاهُ وَاِنْ كَانَ حُرًّا قُرَشِيًّا یعنے اللہ تعالے نے پیدا کیا جنت کو اُس شخص کے لیے جو اسکی اطاعت و فرمانبرداری کرے اگرچہ غلام حبشی ہو اور پیدا کیا آتش دوزخ کو اُس شخص کے لیے جو اسکی نافرمانی کرے اگرچہ آزاد قرشی ہو جیسا کہ حبشی غلام [illegible] کلفت کرے [illegible]

اکثر سے حسن خدمت کے بدلے مین درجہ جلیلہ و مرتبہ جزیلہ پر پونہچا دیے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ ایکروز موسی کلیم اللہ علیہ السلام حضرت شعیب اپنے خسر کی بکریان چراتے تھے اور بکریان جنگل و صحرا مین گھانس و سبزہ چر رہی تھین اور حضرت موسی علیہ السلام عبادت الٰہی مین مشغول تھے اتفاقاً ایک بکری اپنے گلہ سے نکلکر بھاگی اور کلیم اللہ نے خیال فرمایا شاید اسکو کوئی درندہ جانور ہلاک نہ کرے اسکے پیچھے غایت غیظ و غضب سے دوڑے کہ وہ وقت عبادت کا آپکے جاتا رہا دیرتک دوا دوش کی جستجو اور تلاش مین اسکی سرگردان رہے جب اس بکری نے عرق ریزی اور سوء تنفس و بیابان نوردی حضرت کی دیکھی شدت موسوی سے ڈر کر ایک مقام پر کھڑی ہو رہی آپنے اسکو پکڑ لیا اور وہ نہایت خوف و دہشت سے لرزتی و کانپتی تھی غصہ فرو ہو گیا رحم دلی سے گود مین اٹھا لیا اور دست عنایت و کرم پھیر کر اسکو تسلی و تشفی دیکر اسکے گلہ مین پونہچا دیا جب حق سبحانہ جلشانہ نے جانوران بے زبان اور بہائم کے ساتھ یہ رحمت و عنایت کا حال ملاحظہ فرمایا فرمان واجب الاذعان رب العزت جلشانہ و عم برہانہ پونہچا کہ اے موسی جب تمنے ہماری جان آفریدہ بہائم بے عقل و تمیز کے ساتھ یہ برتاو کیا کہ اپنی محنت و جانفشانی پر نظر نہ کی اور بجاے زجر و توبیخ دست شفقت اسپر پھیرا ہمنے کہ رب العالمین و ارحم الراحمین ہین جلد و بے اس حسن خدمت کی آپکو مرتبہ نبوت و رسالت مرحمت کیا اور خطبہ تمھاری پیغمبری کا ملکوت اعلی مین پڑھا گیا غرضکہ جو کوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی وقتاً فوقتاً مداومت کریگا بلکہ ہر وقت اسکا عادی ہوگا نرم دل ہوگا حق سبحانہ تعالے اسکو رقیق القلب کر دیگا غیظ و غضب جاتا رہیگا واللہ اعلم بالصواب

وصلی اللہ علے خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِیْ فِی الْاِیْمَانِ وَالصَّلٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

مجلس دوسری ایمان کی صفت و نماز اور روزہ رمضان کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اٰمَنَ

[illegible]

تمام شے دنیا و آخرت [illegible] رت مین ہین کوئی جزو کسی کام کا کسی
مخلوق کے دخل و تصرف [illegible] مین و آسمان اور تمامی جزئیات مین شریک
و انباز ہیئے کوئی یار و مددگار وہ یکتا و یگانہ ہی ضد و ند سے بیگانہ ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وہ ہر شے
قادر مطلق ہی اور وہ دانا و خبردار ہی علم اسکا کل شئے کو محیط ہی کوئی چیز اسکے علم سے باہر نہین اور جمیع اشیا
تھوڑی ہون یا بہت چھوٹی ہون یا بڑی خیر ہون یا شر کفر ہو یا ایمان معصیت ہو یا طاعت سود ہو یا زیان
رنج ہو یا راحت جو کچھ اسکے مخلوقات کو پونہچتے ہین یہ سب اسی کی تقدیر و مشیت سے ہین اور اسی کی قضا
اور حکم سے اس کے نزدیک سب برابر و یکسان ہین اگر اٹھارہ ہزار جمع ہو جائین اور چاہین کسیکو ضرر و نقصان
پونہچاوین طاقت و مقدور نہین کہ بے مشیت و خواستگاری اسکے پونہچا سکین اور وہ شنوا اور سننے
والا بھی ہی موصوت و حرکت لائق سننے کے ہین سبکو سنتا ہی بے ذریعہ کان کے دور و نزدیک سب برابر
اگر اندھیری رات مین مور ضعیف تحت الثری مین چلے اسکے پانون کی آواز کو سن لیتا ہی جیسا کہ وہ شنوا ہی
ویسا ہی بینا بھی ہے بے وسیلہ چشم کے ظلمت و نورتاریکی اور اندھیرا اسکے لیے سب برابر ہی وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْبَصِيْرُ اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہی اور حق سبحانہ جلشانہ متکلم و گویا بھی ہی بے وساطت زبان
و دہان کے توریت شریف و انجیل منیف اور زبور لطیف و فرقان حمید یہ سب اسکے کلام قدیم ہین حضرت
موسی علی نبینا و علیہ السلام سے طور سینا پر کلام کیا اسکا کلام ایسا نہین ہے جیسا کہ انسان کا اول انسان
کے دل مین بات گذرتی ہے من بعد اسکو وہ زبان و دہان سے ادا کرتا ہی اور اسکے کلام مین حروف و
صوت یعنے آواز نہین ہے اور اسکا کلام قدیم ہی محدث نہین یہ تمام اوصاف اسکی ذات خاص کے ساتھ
مختص ہین الحاصل کوئی نعمت دونون جہان مین ایمان سے بڑھکر نہین حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہ نے اپنے صاحبزادے سے ارشاد کیا کہ تو قدر و منزلت ایمان کی کیا جانے کہ تجکو ایمان تقلیدی و
موروثی ہی ایمان کی قدر عمر جانتا ہی کہ ایک مدت بادیہ کفر و ضلالت و صحرا شرک و جہالت مین سرگردان
رہا پس اے مومنو بخوبی یقین کرلو کہ اشرف المخلوقات تمھین ہو نعمت دنیا و عقبی تمھارے ہی لیے ہی کافر و
مشرک تمھارے باگذار و تابعدار ہین اولاد انکی اگر جہاد سے گرفتار کرو لونڈی غلام مال انکا غنیمت

قریشی نسب آزاد و خود مختار دوزخ مین شور و غوغا مچاتے ہونگے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اگرچہ غلام و سیاہ فام تھے سلطان بہشت ہوے اور ابو جہل اگرچہ قریشی نسب تھا سگ دوزخ ہوا قُدِّمَ الْاِیْمَانُ عَلَى الشَّرَائِعِ لِاَنَّهٗ اَصْلُ الْعَمَلِ وَاَسَاسُ الطَّاعَةِ یہان ذکر ایمان مقدم کیا گیا اور شرائع اسلام پر مثل صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ وغیرہ کے اسلیے کہ وہ اصل و جڑ کل اعمال کی ہے اور بنیاد طاعت اور عبادت کی ہے اول فرمان واجب الاذعان ایمان ہی لانیکا ہو بعد اسکے اور شرائع اسلامی کے احکامات نافذ ہوے اللہ تعالے نے اپنے کلام قدیم مین پہلے ایمان کا ذکر فرمایا بعد اسکے نماز کا مذکور جیسے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ یہ قرآن مجید ہدایت کرتا ہے ان پرہیزگارون کو جو بن دیکھے خدا پر ایمان لاتے ہین اور نماز پر مداومت کرتے ہین پہلے اسکے قدیم واجب الوجود ہونیکا ایمان لانا چاہیے کہ وہ ازل مین تھا اور فی الحال موجود ہے اور ابد الآباد تک اسی حال پر رہیگا اسکی ذات پاک نقص زوال و انتقال سے مبرا و منزہ ہے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ اسی مالک حقیقی کی شان ہے نہ اسکی بدایت ہے نہ نہایت ہے وہ خالق ہے اور جمیع ماسوای اسکے سب کے سب اسکے مخلوقات ہین اور اسکی ہستی بذات خود ہے اسکے لیے کوئی سبب نیاز نہین اور کل شے اس سے بے نیاز نہین سب کا حافظ و نگہبان ہے قیام بھی اسکا بذات خود ہے اور تمامی اشیاء کا قیام اسی کی ذات پاک سے ہے اور یہی معنے قیوم کے ہین اور وہ اپنی ذات اقدس مین نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ کسی کالبد مین حلول کرتا ہے نہ کسی قالب مین سماتا در آتا ہے کوئی چیز اسکے مثل و مشابہ نہین نہ اسکے لیے صورت ہے نہ چونی و چگونی سے اسکی صفات بیان ہوسکتی ہے جو کچھ قیاس و وہم خیال انسانی مین آسکے اس سے منزہ و مبرا ہے بلکہ ان سبکا خالق ہے نہ خردی و بزرگی و مقدار سے اسکی توصیف ہوسکتی ہے کہ یہ سب صفت اجسام ہے اور وہ اس سے بری ہے

نہ جوہر مین ہے وہ نہ ہے سنگ مین
ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین

اسکا استوا علی العرش بلا کیف ہے اور وہ تمام اشیا پر قادر ہے اور قدرت و توانائی اسکی بوجہ کمال ہے کہ عجز نقصان اور ضعف کو اسکی ذات اقدس کیطرف راہ نہین لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اسکی شان جو اسنے چاہا کیا اور جو چاہتا ہے کرتا ہے اور چاہیگا کریگا لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ اسکی خود مختاری کی

بڑے آسدن روشن ہونگے اپنے پروردگار کے دیدار مین مسرور ہونگے۔ ایمان کے معنی یہ ہین کہ اسکی
وحدانیت وعبودیت کا اقرار باللسان وتصدیق بالجنان ہو زبان سے اقرار کرے دل سے سچ جانے
پیدا کرنے والا دونون جہان کا وحدہ لاشریک ہی جو کہ اس حدیث شریف مین ذکر ایمان کا ہی چند
باتین اس با۔ دمین مذکور ہوتی ہین جاننا چاہیے کہ ایمان کی دو قسمین ہین ایمان مجمل اور ایمان مفصل
ایمان مجمل یہ ہے کہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ
اَحْکَامِہٖ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا کہ وہ ہی اسما وصفات کے ساتھ اور سب احکام اسکے مین نے
قبول کیے اور ایمان مفصل یہ ہی کہ کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
ایمان لایا مین اللہ پر اور اسکے فرشتون پر اور اسکی کتابون منزلہ پر اور اسکے رسولون مرسلہ پر اور
آخرت کے دن پر اور اسکا کہ اندازہ خیر وشر کا اللہ ہی کی جانب سے ہی اور بعد موت کے زندہ ہونے
اور قبرون سے اٹھنے پر چند سخن ایمان مفصل مین بیان ہوتے ہین سنا چاہیے کہ معنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کے یہ ہین کہ وہ یکتا وبے ہمتا بلا ضد وند شریک انباز سے منزہ زن وفرزند سے مبرا ہی نیند واونگھ اسے
آتی نہین کام کرنے سے تھکتا نہین کھانے پینے سے بیزار کل ضروریات واحتیاج سے پاک وصاف ہے
وَھُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وہ نہین کھاتا اورون کو کھلاتا ہی یہ اسکی صفت ہی اور اسکے لیے کوئی
جاے قیام نہین اگر کوئی کہے خدا اوپر ہی یا عرش کے اوپر ہی یا نیچے ہی یعنی یہ مقامات اسکے رہنے وموجود
کے ہین وہ شخص کافر ہوگا جیسے بعض جہلا کہتے ہین ع نہ مکان مین ہے کہین تو نہ مکان تجھ سے
خالی + یہ نہ کہنا چاہیے بلکہ یون کہنا چاہیے ع نہ مکان مین ہے کہین تو نہ مکان تیرے علم سے خالی +
جیسی اسکی ذات اقدس قدیم ہی ویسا ہی اسکے صفات بھی قدیم ہین اور وہ باقی ہی کہ اسکو فنا نہین
اور جسکو وہ چاہے اسکے لیے بھی فنا نہین۔ فتاوی ظہیریہ مین لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص کہے خدا رہیگا اور
کوئی چیز نہ رہیگی یا خدا ہی رہیگا وہ کافر ہوگا اسلیے کہ بہشت ودوزخ کے لیے بھی فنا نہین ہے اور
نص قرآنی سے انکار ہی اور وہ موجب کفر ہے اور شرح امالی مین لکھا ہی کہ سات چیزون کے لیے فنا نہین

زمین تمہاری فرش ہے آسمان تمہاری چھت ہے سورج تمہارا باورچی و نانبائی ہے چاند تمہارا انگریز

ہوا تمہاری فراش ہے

ابر و باد و فلک و شمس و قمر کام مین مین	تا تو روٹی کو جو پیدا کرے غفلت سے نہ کھائے
ہینگے سرگشتہ و محکوم سبب سے تیرے	منصفی یہ نہین جو حکم سے تو یون پھر جائے

بادشاہ ولایت محبت کے تم ہی ہو حق تعالی فرماتا ہے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ایمان والون سے اللہ تعالی محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہین شایان و سزاوار الفت و دوستی کے تم ہی ہو فرماتا ہے اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اللہ تعالی ایمان والون کا دوست و محب ہے حبیب اللہ تعالی اور اسکے رسول کے لیے عزت و حرمت ہے ویسا ہی تمہارے لیے ہے فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ اللہ تعالی کے لیے عزت ہے اور اسکے رسول کے لیے اور ایمان والون کے لیے و مدعو مہمانسرائے بہشت کے تم ہی ہو فرماتا ہے وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ اور اللہ تعالی بلاتا ہے تمکو سلامتی کے گھر کیطرف کہ وہان سب سامان ضیافت انواع نعمت و فواکہ جمیع اسباب عیش و راحت مہیا ہے مخاطب بخطاب یا ایمان تم ہی ہو فرماتا ہے یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو حوران جنان باغات بہشتی تم ہی مالک ہو جنات فردوس تمہارا مہمانخانہ باساز و سامان سب اسباب نشاط و طرب موجود اور لطف و خوبی یہ ہے کہ ہمیشہ کے لیے فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِیْنَ فِیْهَا یقینی جو لوگ ایمان لائے اور کام اچھے کیے انھین کے لیے فردوس کے باغات ہین ہمیشہ عیش و آرام کے لیے کہ وہان بے خوف و خطر ابد الآباد رہینگے تخت نشین و مسند آرائے بہشت برین تم ہی ہو فرماتا ہے هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ ایمان والے اور انکی بیبیان درختون کے سایے مین تختون پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے حاکم و فرمانروائے ملک کبیر تم ہی ہو فرماتا ہے وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْكًا كَبِیْرًا جب دیکھیگا اسجگہ تو دیکھیگا نعمتین بہت اور ملک بڑا مستحق و سزاوار دیدار پروردگار محرم اسرار آفریدگار تم ہی ہو فرماتا ہے وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ایمان والون

ب و روز انکی سجود و رجوع کی تسبیح کرتے ہیں اور اسکی عبادت سے کاہل و سست نہیں ہوتے
ین نسبت انکو نر و مادہ ہونے کی نسبت کرنا نہ چاہیے بعضے نور سے پیدا ہیں بعضے نار سے غیرہ و کبیرہ
ے معصوم ہیں جب سے انکو خالق عالم نے پیدا کیا ہے بعضے قیام میں ہیں بعضے رکوع میں بعضے سجود
ں اور یہ چار فرشتے مقرب بارگاہ صمدیت ہیں حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل و حضرت اسرافیل و حضرت
رائیل علیہم السلام لیکن جبرئیل علیہ السلام سب سے افضل ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل
ت الملائکۃ کابی القاسم بین الانبیاء حضرت جبرئیل کا فرشتوں میں وہ مرتبہ
ہے جو ابی القاسم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نبیوں میں کتاب شمائل میں مذکور ہے کہ ایک روز سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے گرمی بدر
کی کچھ بہار پڑ رہی تھی حضرت صحن خانہ میں کھڑے ہو گئے ایک سیاہ کملی دوش مبارک پر ڈالے
ہوئے تھے حضرت فاطمہ اور حضرت علی اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالے عنہم نے دیکھا کہ حضور رونق
افروز ہیں استقبال کے لیے دوڑے اور قریب صحن خانہ کے آئے باادب کھڑے ہوئے اور سلام بجا لائے
اور دست بستہ عرض کی کہ اقدس والا علی گھر کے اندر تشریف لیچلیں گے یا ہم لوگ وہیں حاضر ہو کر شرف
قدم بوسی حاصل کریں حضرت نے فرمایا تم ہی سب میرے پاس چلے آؤ یہ چاروں بزرگوار حسب ارشاد
بدابرار آکر چاروں طرف حضرت کے کھڑے ہو گئے تب اسی جگہ زمین پر بیٹھ گئے داہنی طرف حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بیٹھے اور بائیں جانب فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا اور زانوے راست پر حضرت
حسن اور زانوے چپ پر حضرت حسین رضی اللہ تعالے عنہما بیٹھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں
دست مبارک اپنے کھول کر پھیلا دیے اور ان چاروں نور چشموں کو اپنے اندر کر لیا اور اوپر سے
سیاہ کملی اوڑھا دی اور پنجتن ذکر کلمہ طیبہ میں مشغول ہوئے اسوقت حکم رب الجلیل حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو ہوا کہ عالم ملکوت میں ندا کر دیں تا تمامی ساکنان عرش مشاہدہ کریں کہ ہمارا بندۂ مقبول
اور فرزندان و بتول کس ذوق و شوق سے ہماری حمد و ثنا کر رہا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تعمیل
حکم ربانی کی ساتوں آسمانوں کے فرشتے اور عرش و سدرۃ المنتہی کے دیکھنے کو نظارہ ہو رہے اور حضرت

باقی رہینگی۔ بہشت دوزخ۔ عرش۔ کرسی۔ لوح۔ قلم۔ روحین۔ انسان کو لازم ہی کہ جناب باریتعالے
کی آلاء اور نعماء مین فکر کرے اسکی ذات وکنہ مین نہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تَفَكَّرُوا
فِي آلَائِهٖ وَلَا تَفَكَّرُوا فِي ذَاتِهٖ تمکو چاہیے کہ اسکی نعمتون کو سوچو اور فکر کرو کہ کتنی وکسقدر
ہین انواع انواع اور اقسام اقسام کی ہر ہر شے اور ہر ہر فصل و وقت مین لاتعد و لاتحصی ہین اسکی ذات
وکنہ مین فکر نہ کرو کہ یہ حیطۂ فہم و فکر انسانی سے باہر ہی۔ اور اسماء حسنی اسم صفاتی اسکے توقیفی و سماعی
ہین جس جس نامون اور صفتون سے اسنے اپنے کو کتب منزلہ مین یاد فرمایا ہی یا کہ پیغمبرون کی زبان سے
سنا ہی انھین نامون سے اسکو یاد کرنا چاہیے خداتعالے کو طبیب و عاشق و محبوب وغیرہ کے نامون سے
نہ ذکر کرنا چاہیے ایمان دیدار الہی اور لقاء پروردگار لانا یہ ہی کہ یقین کرے بہشت مین بعد دخول کے
دیدار نصیب مومنان ہوگا کہ انھین آنکھون سر سے اسکے نور کو بے چون و بے چگون بے شبہ و بے نمون
و بے جہت و پیرامون دیکھینگے جو کہ اس دیدار الہی کا منکر ہی وہ کافر ہی جب مومنون کو یہ نعمت غیر مترقبہ
حاصل ہوگی جنت کی کل نعمتون کو بھول جائینگے جیسا کہ قصیدہ امالی مین ہی يَنْسَوْنَ النَّعِيمَ
إِذَا رَأَوْهُ پس فراموش کرینگے سب نعمتون کو جب دیکھینگے دیدار اپنے پروردگار کا فَيَا خُسْرَانَ
أَهْلِ الِاعْتِزَالِ پس وائے زیان کاری و نقصان اہل اعتزال کی یعنے فرقہ معتزلہ کہ دیدار کے منکر تھے
اور ممکن ہے کہ خداشناسی بندہ کی اس حد تک پونہچے جو حق معرفت ہی اگر عنایت ربانی شامل حال
ہو لیکن طاعت و عبادت جو سزاوار و لائق اسکی بارگاہ بے نیازی کی ہے اسکا ادا ہو غیر ممکن ہے
فرشتے باوجودیکہ نوری ہین اور تمام علائق انسانی و خواہشات نفسانی سے مبرا ہین شب و روز مصروف
عبادت ہین مگر معترف بعجز و قصور ہین اور عرض کرتے ہین سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ
تیری ذات پاک کل عیوب و اتہام زن و فرزند سے پاک ہی ہم عبادت نہین کرسکتے جو حق عبادت
تیرا ہی اور ایمان فرشتون کے وجود اور ہونے کا لانا یہ ہی کہ اس بات کا یقین کرلے کہ فرشتے بھی خداتعالے
کے بندے اور مخلوق ہین کسی وقت عبادت سے خالی نہین رہتے ہین اور طاعت مین سستی و
کاہلی نہین کرتے جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہی يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَلَا يَفْتُرُونَ عَنْ عِبَادَتِهٖ

حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی وہ ہمارا حبیب و رسول اپنی
خواہش نفسانی سے کوئی بات نہین کہتا اُسکا کوئی کلام نہین ہی سواے وحی و حکم الٰہی کے جو
اُسکی جانب وحی کیجاتی ہی بعضے پیغمبر مرسل ہوے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اُنکے پاس وحی لیکر
آتے وہ تین سو تیرہ ہین اور بعضے نبی ہین کہ انکو الہام غیبی سے تبلیغ پیام کا حکم ہوا یا عالم خواب
و رویا مین تعلیم ہوتی اور ہر ایک پیغمبر اپنے اپنے اہل زمان و امت سے افضل و اشرف تھے اور
عقل و دانش مین اکمل ترین امت تھے خلق و خُلق مین بھی سب سے برتر و بہتر تھے اور اپنے عہدہ
رسالت و مرتبہ نبوت کو معجزات و خرق عادات سے ثابت فرماتے تھے اور جواز نبوت کے زمانے
مین پیغمبری بغیر معجزے کے ثابت نہوتی تھی اور کوئی پیغمبر کسی کا غلام نہ تھا نہ دروغگو تھا نہ کوئی
عورت پیغمبرہ ہوئی اور بوجہ ناقص العقل و الدین ہونے کے پیغمبری عورت کو جائز نہین ہو سکتی اور
اسکندر ذوالقرنین و حکیم لقمان کی پیغمبری مین اختلاف ہی اور در بارۂ پیغمبری حضرت خضر علیہ السلام
کے امام زاہد اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ صحیح یہی ہی کہ حضرت خضر بھی پیغمبر ہین اور سب پیغمبر گناہ کبیرہ
سے معصوم تھے قبل از وحی کے اور بعد از وحی کے اور قبل از بعثت و اظہار نبوت کے ممکن ہی
کہ گناہ صغیرہ و خفیفہ شاذ و نادر اُنسے وقوع مین آیا ہو ایسے امور کو اُنکے حق مین زلت و لغزش کہنا
سو ادب ہی اور پیغمبرون کی بیبیان زنا کرنے و فواحش سے پاک و مبرا ہین ہرگز اُنکے
نسبت اسکا وہم و گمان نہین ہو سکتا حق سبحانہ جل شانہ نے انکو ذی عفت و صاحب عصمت
و پاکدامن پیدا کیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے فرمایا مَا زَنَتِ امْرَأَۃُ نَبِیٍّ قَطُّ
کسی نبی کی بی بی نے ہرگز زنا و بدکاری نہین کی ایسا ہی عقیدۃ النجاح مین ہی اور پیغمبرون
کی شمار و تعداد کا علم خدا ہی کو ہی یہ جو مشہور ہی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوے ہین
دلیل قطعی سے ثابت نہین ہی جیسے کہ تعداد کتب منزلۂ آسمانی ثابت نہین ہی اور ہمارے
پیغمبر خدا خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا محمد مصطفے بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم
بن عبد مناف ہین تمام پیغمبرون و مرسلون سے از آدم صفی اللہ تا عیسی روح اللہ افضل

کتابہای منزلہ کا ایمان لانا یہ ہے کہ اس بات کا صدق و یقین کرے کہ جو کتابیں اور صحف اللہ تعالے
نے اپنے پیغمبرون پر نازل فرمائیں وہ سب سچی و برحق ہین اور بیشک خدا کا کلام ہین اور مطابق
احکامات قرآن مجید کے عمل کرنا فرض ہے اور کتابون کے احکام منسوخ ہین منجملہ انکے یہ چار کتابین مشہور
و موجود ہین ایک توریت شریف جو بزبان عبرانی حضرت موسی علیہ السلام پر نازل ہوئی دوسری انجیل
شریف جو بزبان یونانی حضرت عیسی علیہ السلام پر اُتری تیسری زبور شریف جو بزبان سریانی حضرت
داؤد علیہ السلام کو مرحمت ہوئی چوتھی کتاب قرآن مجید بزبان عربی ہمارے پیغمبر و سید المرسلین و خاتم
النبیین کو عنایت ہوئی اور کتب و صحف جو اور نبیون کو ملین ایک سو چودہ مشہور ہین لیکن بدلیل قطعی اس
تعداد کا ثبوت نہین کل کا ایمان لانا چاہیے شمار عدد ضرور نہین کیونکہ درصورت کمی و بیشی کفر لازم
آئیگا ایسا ہی عمدۃ الدین مین لکھا ہے اور یہ کتب منزلہ خدا تعالے کے کلام قدیم ہین مخلوق نہین ہین جو
کوئی مخلوق کہے وہ کافر ہوا اور اگر ان حروف و اصوات کو جو کاغذات پر لکھے جاتے ہین مخلوق کہے تو
درست ہے اور وہ کافر نہوا اسلیے کہ یہ فعل کاتب ہے اور کاتب اور اسکا فعل یعنے کتابت یہ مخلوق ہین
اور قرآن مجید تیئس ۲۳ برس کی مدت مین دس برس مکہ معظمہ مین اور تیرہ برس مدینہ منورہ مین نجماً نجماً
آیت آیت سورۃ سورۃ تھوڑا تھوڑا بقدر ضرورت و احتیاج کے سفر و حضر مین نازل ہوا اول آیت
جو اُتری وہ یہ ہے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جسنے پیدا
کیا اور آخر مین جو نازل ہوئی وہ یہ ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنے آج کے روز پورا و کامل کر دیا مینے
تمہارے لیے تمہارے دین کو اور تمام کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کر لیا تمہارے لیے اسلام کا دین
ایسا ہی ہے عمدۃ الدین مین اور پیغمبرون کے مبعوث ہونیکا ایمان لانا یہ ہے کہ صدق دل سے اعتقاد رکھے
کہ پیغمبر و رسول اسکے بندے و مخلوق ہین بندون کی ہدایت و رہنمائی کے لیے جناب باریتعالے نے انکو مبعوث
کیا وہ سب حق ہین اپنے گفتار و کردار مین سچے ہین جو کچھ انھون نے احکامات تبلیغ کیے وہ بعینہ احکام
الٰہی ہین اپنی جانب سے کسی امر مین کمی و بیشی نہین فرمائی ہمارے حضرت کی شان مین فرماتا ہے

فراخ و کشادہ نہ کیجیے کہ خود ہی عاجز و درماندہ رہجائیے بخلاف اور ون کے کہ تمسکون کو وعید و تہدید اور منفقون کو ترغیب و تحفیف فرمائی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمامی خلائق انس و جن کیجانب مبعوث ہوتے بخلاف اور پیغمبرون علیہم السلام کے کہ وہ خاص اپنی قوم و قبیلے کیطرف بھیجے گئے اور ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری جیسی اہل زمین پر فرض ہر ویسی ہی اہل آسمان پر بھی فرض ہی عقدۃ النجاح میں ایسا ہی لکھا ہی اور ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اسقدر ہین کہ زبان اسکی تقریر سے اور قلم اسکی تحریر سے عاجز و قاصر ہی وقت ولادت شریف سے وفات تک اسّی ہزار معجزے آنحضرت سے ظاہر ہوے تھے مجمع الاخبار مین ایسا ہی لکھا ہی آسمان پر شق قمر واقع ہوا حضرت کی انگلی کے اشارے سے بکری زہر آلود کے گوشت بریان نے عرض کی لاتا کل منی فانی مسموم مۃ یہ گوشت آپ نوش نفرمائین کہ اسمین زہر لایا گیا ہی ایک زن یہودیہ نے بہانہ دعوت بھوسنے گوشت زہر آلود کو پیشکش کیا تھا۔ ہرنی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صیاد کی شکایت کی جسکا قصہ مشہور ہی اونٹ نے اپنے مالک کے بے نماز ہونیکا گلہ کیا۔ پاخانہ و پیشاب کو زمین نگل جاتی تھی اور وہان سے بوے مشک عنبر آتی تھی ابر آپ کے سر مبارک پر سایہ کیے رہتا تھا اور معجزات کا بیان اپنے محل و مقام پر مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی۔ اور قیامت کے دن کا ایمان لانا یہ ہی کہ دل سے یقین کرلے کہ قیامت کا آنا ضرور و برحق ہی اسمین کچھ شک و شبہہ نہین ہی اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا قیامت یقینی آنیوالی ہی اسکے آنے مین کچھ شبہہ نہین ہی نفخہ اولی مین صور کے سب مرجاینگے اور نفخہ ثانیہ مین زندہ ہونگے جن انس وحوش و طیور سب میدان حشر مین جمع ہوجاینگے اور جاننا چاہیے کہ جب تک دس علامتین قیامت کی ظاہر نہونگی قیامت نہ آویگی ایک الٹے نکلنا آفتاب کا جانب مغرب سے جس طرف ہمیشہ ڈوبتا ہی اسی طرف سے نکلے گا۔ دوسری علامت خروج مسیح دجال ہی جو دعوہ خدائی کریگا تیسری نشانی

واکمل و خاتم رسالت ہین آپ کے بعد جو دعوۂ پیغمبری کرے وہ جھوٹا و کذاب ہے اور آنحضرت
خُلق و خَلق حسن جمال ملاحت مین بہترین عالم تھے کہ چودھوین رات کا چاند آپکے روے انور کے
مقابلے مین مکدر رہتا حضور کا حلیہ شریف یہ ہے کہ آپ بلند بینی فراخ چشم کشادہ پیشانی پیوستہ
ابرو تھے سیاہی چشم مبارک غایت سیاہ تھی سفیدی نہایت سفید و شفاف ہتیلیان دونون دست
مبارک کی پر گوشت مخمل و حریر سے زیادہ نرم تھین لعاب دہن مین اسقدر شیرینی تھی کہ اگر کھاری
کنوین مین ایک قطرہ پڑجاتا فی الفور وہ شیرین و خوش مزہ ہوجاتا پسینا جسم مبارک کا اسدرجہ
معطر تھا کہ اگر ایک بوند اور عطریات مین ملادیجاتی خوشبو اسکی سہ چند و چہار چند ہوجاتی سرداری
و سروری کے حضور کی یہ علامت کہ اگر ہزارہا آدمیون کی مجلس مین بیٹھتے سب سے بلند و اونچے
معلوم ہوتے اور جو مجمع و جم غفیر لشکر مین کھڑے ہوتے قد سہی سرو کی بلندی جمیع حاضرین سے
دوبالا مشاہدہ ہوتی رفتار مین تیز روی اسقدر کہ سب سے پیشتر و آگے بڑھ جاتے کبھی مچھر و
پسّو کو یہ تاب و طاقت نہ تھی کہ جسم انور پر یا جامہ و بستر پر بیٹھ جاے اگر سر مبارک پر اڑنا اور
گذرنا چاہتے فوراً جل جاتے اور آنحضرت کو کبھی احتلام یعنی بحالت خواب حاجت غسل نہوئی
کہ یہ لمس شیطان سے ہے اور ذات بابرکات حضور اقدس کی جودتر بر عالم و سخی ترین
بنی آدم تھی اسدرجہ سخاوت تھی کہ ایک مرد آنحضرت کیخدمت باعظمت مین حاضر ہوا اور عرض
کی یارسول اللہ مین ایک بڑی امید کا امیدوار ہون کہ وہ مجھکو عطا ہو آنحضرت نے ارشاد فرمایا
وہ کیا ہے بیان کر اسنے عرض کی ایک بکری مانگتا ہون حضرت نے فرمایا ایک بکری کا سوال
یہ بڑی امید تیری کیونکر ہوسکتی ہے اسنے التماس کی یا حضرت جسکو ایک مرغی بھی کم خریدنے کا
مین ہمراہ لے کہ مین نے یہ سب بکری بڑی چیز ہے یہ سنکر حضور آبدیدہ ہوے اور فرمایا کہ فلان
سبحانہ تعالی نے ممانعت فرما
ون دس بکریان لے لے اور تین سو غلام ہمراہ ان بکریون کے چرانے
مین بیچے تجکو بخشدین حضرت کی جود و سخا لاتعد و لاتحصی تھی حق
نے ارشاد کیا وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ ایسا نہ پا دست مبارک

سواے ادریس پیغمبر علیہ السلام کے کہ وہ زندہ بہشت مین ہین اور دنیا مین ایک بار چاشنی مرگ
پا چکے ہین زندہ رہین گے اور سب مر جائین گے اور بعد زندہ ہونے کے تین سو برس کھڑے
رہین گے جیسا حق تعالی فرماتا ہی یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ اسدن کھڑے
ہونگے آدمی پروردگار عالم کے سامنے اس حالت پر ملالت مین کہ کسی کو دوسرے کے حال سے
خبر نہو گی بعد اسکے جب کسیقدر ہوشیار ہونگے تو اپنے اپنے بدن پر کفن لپیٹے کر ہمت افتان
و خیزان گریزان ہونگے اللہ تعالی انکے حال کی خبر دیتا ہی کہ یہ حال ہوگا یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ
وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ وہ روز ایسا ہوگا کہ ہر ایک مرد بھاگے گا اپنے
بھائی سے اور اپنی مان سے اور باپ سے اور بی بی سے اور لڑکون سے بعد اسکے حساب کی
جگہ طلب کیے جاوینگے اور دوزخ پر سے گذر ہوگا اللہ تعالی فرماتا ہی وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا
كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا تم مین سے کوئی ایسا نہین جسکا ورود دوزخ پر نہو یہ حکم تیرے
رب کا نافذ و جاری ہو چکا ہی بعد اسکے تسلی و تشفی مومنین کے لیے وعدہ فرماتا ہی
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ط پھر نجات دیدینگے ہم ان لوگونکو
جو پرہیزگار ہین اور ڈال دینگے ظالمونکو جہنم مین زندہ کر کے دوزخ کی پشت پر پل بنایا جائیگا اُس
سے گذرنا گویا دوزخ پر سے گذرنا ہوگا اور نامہ اعمال نیک بندون کے انکے داہنے ہاتھ مین
دیے جائینگے اور گنہگارون کے بائین ہاتھ مین پس پشت سے کھینچ کر دیے جائینگے بعد اسکے
ترازو کھڑی کیجاویگی اعمال حسنہ و سیئہ کے وزن کے لیے میزان مین تولے جائین گے
حق تعالی فرماتا ہی وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ تول اس روز سچی ہوگی جسکا پلہ حسنات گران
ہوگا نجات پائیگا اور جسکا پلہ ہلکا ہوگا اور پلہ سیئات گران ہوگا وہ معرض ہلاکی مین ہوگا
اللہ تعالی فرماتا ہی فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ جسکا پلہ میزان
ثقیل و گران ہوا وہ عیش پسندیدہ اور راحت مرضیہ مین رہا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ اور جسکا پلہ حسنات ہلکا ہوا پس اصل مقام اسکا ہاویہ ہی کہ نام طبقہ دوزخ کا ہی

قوم یاجوج و ماجوج کا خروج کرنا کہ سدّ سکندری کو توڑ کر عالم میں پھیلینگے اور آدم خور ہونگے
چوتھی نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا نزول آسمان دنیا سے خانہ کعبہ کی چھت پر اور آپ
بذریعہ نردبان زمین پر اترینگے پانچوین نشانی یہ کہ ایک شہر جانب مشرق کے زمین میں دھنس
جائیگا چھٹی نشانی یہ کہ ایک شہر سمت مغرب کر جائیگا ساتوین علامت یہ ہی کہ ایک جزیرہ
شہر عرب کا دھنس جائیگا۔ آٹھوین علامت یہ ہی کہ دابۃ الارض ظاہر ہوگا ایک جانور درندہ
زمین سے نکلے گا اور آدمیوں کو ہلاک کریگا۔ نوین علامت یہ کہ دھوان آسمان سے نکلکر روے
زمین پر پھیلیگا اور باعث ہلاکت ہوگا۔ دسوین علامت یہ کہ ملک عدن سے آگ پھیلیگی
اور تمام دنیا میں پہنچ جائیگی صدہا آبادی و جنگل اور جاندار و نکو جلا دیگی بیشتر علامت ظاہر
ہوگی کہ سورج خلاف عادت دائمی مغرب سے طلوع کریگا بعد متواتر اور علامتیں ظاہر
ہوتی جائینگی جب یہ دسون علامتیں آخر ہو جائینگی تو ایک باد صرصر ہواے گرم بحکم الٰہی
ایسی چلیگی کہ بندوق کی گولی کا کام کریگی داہنے پہلو میں لگے گی اور بائیں سے نکل جائیگی
اور فوراً ہلاک کریگی جسقدر اہل اسلام و ایمان ہون گے مشرق سے مغرب تک سب کو نیست
و نابود کر دیگی ایسا ہی نہایۃ المنتہی مین مذکور ہے اور نفخ صور قوم کفار پر ہوگا کوئی مسلمان
و موحد روے زمین پر باقی نہ رہیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبتک زمین پر
ایک بندہ مومن اللہ کا نام لینے والا رہیگا قیامت نہ قائم ہوگی اور فاصلہ درمیان
نفخہ اولی اور نفخہ ثانیہ کے چالیس برس کا ہوگا اور ایک قول ہی کہ چالیس دن کا ہوگا
درازی و لمبائی صور کی تیس ہزار برس کی راہ ہی اور عرض و چوڑائی بارہ ہزار برس کی
راہ ہی اور حضرت اسرافیل علیہ السلام اس طرح منہ سے لگائے کھڑے ہین منتظر حکم الٰہی کے
جسطرح سے شہنائی ہوتی ہی شہنائی نواز کے منہ مین اور حق سبحانہ جلشانہ سقط و
جنین کو جو حمل خام ساقط ہوگئے اور ہنوز جان و روح انمین نہ آئی تھی اور نہ قوت مصورہ
نے انکی صورت بنائی تھی جان عطا فرماکر زندہ کریگا تاکہ اپنے والدین کی شفاعت کرین

آنے والی تھین قیام قیامت تک آنسے حق تعالی نے سوال فرمایا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا مین تمھارا پروردگار نہین ہون سب نے بالاتفاق قَالُوْا بَلٰی عرض کی ہان بیشک توہی ہمارا مالک وخالق ہے اور اگر اس انسان کو درندون نے کھالیا ہو یا دریا مین غرق ہوگیا ہو یا آگ مین جل گیا ہو لیکن سوال گور اسنے ہوگا اور عذاب قبر خاصتہ کافرون اور مشرکون کو اور بعض فاسقون فاجرون کو ہونا ضرور ہے اور تقدیر کا ایمان لانا یہ ہے کہ دل سے صدق ویقین کرے کہ جو کچھ بندون سے نیکی و بدی یا خیر وشر سرزد ہوتا ہے وہ سب آفریدہ خدا تعالی ہے اور کسب بندہ ہے لیکن مراد جناب باریتعالی نیکی وحسنات ہے اور اسی کے حکم ومشیت اور امر اور محبت اور رضا اور تقدیر سے ہے اور بدی وسیئات نہ مراد اللہ تعالی ہے نہ امر ورضا ومحبت سے لیکن تقدیر ومشیت سے اسی کے ہے تقدیر کا اعتقاد کرنا چاہیے اور اسمین بحث ومناظرہ کرنا محض بیجا ہے کہ اسکے فہم وادراک سے عقول بشری عاری ہین کتاب تمہید مین لکھا ہے اَلتَّقْدِیْرُ بَحْرٌ عَمِیْقٌ مَنْ غَمَسَ فِیْہِ ضَلَّ تقدیر ایک بڑا گہرا دریا ہے جسنے اسمین غوطہ لگایا وہ بہہ گیا اور گمراہ ہوگیا مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْقِ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ فاضل ترین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین بعد انکے حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہین بعد انکے حضرت امیر المومنین ذی النورین عثمان بن عفان ہین بعد انکے حضرت امیر المومنین اسد الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہین بہ ترتیب خلافت اور یہ چار خلیفہ وجانشین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق ہین مدت تیس برس ان چار خلیفون نے خلافت کی چھ مہینے چند روز کم وبیش بعد شہادت خلیفہ چہارم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے تکمیل مدت کردی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْخِلَافَۃُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً خلافت میرے بعد تیس برس ہے اور ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیبیون سے

اور حسب الوعدہ وہ اکرم الاکرمین کہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ہمنے تمکو حوض کوثر عطا کیا سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو تشنگان عرصات قیامت کی سیرابی کے لیے حوض کوثر عطا فرمائیگا کہ جسکے
ظروف آبخورے اسقدر ہون گے جسکو آنحضرت فرماتے ہین اٰنِیَتُہٗ بِعَدَدِ النُّجُوْمِ
اسکے اوپر گلاس آبخورے اسقدر ہونگے جسقدر آسمان کے تارے کہ بے حد و بے شمار
ہین اور روز قیامت کے تمام اعضا و جوارح جس سے جو گناہ صادر ہوا ہی گواہی دینگے
کردار نیک و زشت پر اللہ تعالی فرماتا ہی یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ اُسدن گواہی دینگی اُنکے حقمین اُنکی زبانین اور ہاتھ اور
پانون جو کام وہ کرتے تھے اچھے یا برے اور مرنے کے بعد سوال منکر نکیر قبر مین جو ایک
مقام خاص برزخ کا ہی ہونا ضرور ہی ہر مومن و کافر ہر خرد و بزرگ کو جب وہ دنیا سے
انتقال کر گیا اور انکی دون سے آدمیون کے غائب ہوگیا دو فرشتے آتے ہین اور اُسکو
اٹھا بٹھاتے ہین اسکی وضع حیات مین سبھون کا اتفاق ہی لیکن اس بارہ مین اختلاف ہی کہ روح کو
تنمین لے آتے ہین یا نہین امام اعظم صاحب فقہ اکبر مین فرماتے ہین اِدْخَالُ الرُّوْحِ
فِي الْجَسَدِ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ داخل ہونا روح کا بدن مین قبر مین حق ہی خدا کی وحدانیت اور
رسول کی رسالت سے سوال کرتے ہین اگر نیک بخت ہی تو صاف صاف جواب دیتا ہی کہ
رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ رب میرا اللہ ہی اور نبی میرے رسول اللہ ہین
یہ جواب سنکر فرشتے کہتے ہین نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ سو جا آرام کر مثل سونے دلہن کے
اور اگر بدبخت ہی جواب سے عاجز رہتا ہی اور ہکا بکا ہائے ہائے اور کچھ نہین کہہ سکتا فرشتے
کہتے ہین لَا دَرَيْتَ افسوس تو نے کچھ نہ جانا اور گرزہاے آتشین سے اسکو مارتے اور
عذاب کرتے ہین جبتک مشیت ایزدی ہوتی ہی وہ مبتلائے عذاب رہتا ہی اور صحیح یہی ہی
کہ پیغمبرون سے سوال قبر نہین ہی مومنون اور کافرون کے بچون سے بھی سوال ہوگا
لیکن روز میثاق کا جواب پوچھا جائیگا جس روز روحون جو پیدا ہوئے سے جسقدر دنیا مین

ہر بار کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مگر کبھی مسلمان نہوگا جب تک نہ کہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے صدق و یقین کرے کہ بیشک آپ اللہ کے بندے
اور اسکے رسول ہیں اور حضرت کے ارشاد کو فرمان الٰہی جانکر بسر و چشم قبول کرے فرماتا ہے وَمَا
آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا جو کچھ تمکو ہمارا رسول و پیغمبر مرحمت کرے
اسکو قبول و منظور کرو بجان و دل اسکی تعمیل کرو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو ہرگز ہرگز
اسکے پاس بھی نجاؤ ورنہ پشیمان ہوگے دیکھو زمانہ حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام سے تا عہد حضرت
عیسی روح اللہ علیہ السلام سب پیغمبر انکی نبوت و رسالت کا اقرار برابر کرتے چلے آئے انکا ذکر
خیر انکے فضائل اپنی اپنی کتابوں میں بیان کرتے گئے انکی اور انکے اصحاب و اہل بیت
کی صفت و ثنا اور انکے اولیا اور انکی کرامات و حالات کی کیفیات کو مجملاً و مشرحاً ذکر کرتے
گئے جمیع ملائک و سکان عرش بریں انکی رسالت کے مقر ہیں اے مومنو بڑے فخر و مباہات
کا مقام ہے نہایت شکر و احسان مالک انس و جان ہے جسنے تمپر ایسا پیغمبر کہ جنکی صفت ہے
بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ کہ ایمان والوں کے ساتھ بڑے مہربان نہایت رحم والے
ہیں مبعوث فرمایا اگر کسی امت سابقہ میں ایسا پیغمبر جسکی مدح و ثنا خود مالک خالق فرمائے
نہیں مرسل ہوا [illegible] وہ حبیب ہوئے تو انکی امت مطیعہ بدرجہ اولی محبوب ہوئی بقول مشہور
[illegible] یار تو لال کا خیال [illegible] اس بات کو سمجھو اور خوب غور کرو فرماتا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم تو سب امتوں میں بہتر ہو کہ [illegible] شہادت و نجات کے لیے تمکو پیدا کیا ہے
تمہاری سرداری [illegible] کا اقتضا [illegible] جمیع امم کے سردار ہوتے ہو کہ تمہارے پیغمبر قیامت
[illegible] عرش [illegible] رونق افروز ہونگے اور
سب پیغمبر [illegible] گرد اگرد درجہ بدرجہ علی قدر مراتب
کرسیوں پر جلوہ بخش ہوں گے باقی حالات انکو بہت ہیں اور اس مجلس کے بیان میں
طول کلام زیادہ ہوا سامعین کے افادہ کے لیے اب چند باتیں تفسیر آیت قرآنی کی

افضل ترہین اور بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بعض فضائل کی راہ سے آنحضرت کی اور صاحبزادیوں سے افضل ہین عقیدۃ النجاح مین لکھا ہو کہ ایمان کے لیے چند شرائط ہین جبتک وہ کامل و تمام نپائے جاوین ایمان درست نہین ہوتا منجملہ اُنکے ایک شرط ایمان بالغیب ہو یعنی بن دیکھے خدا کا ایمان لانا خدا تعالی کی ہستی اور بہشت و دوزخ کے وجود کا یقین کامل جانے دل سے اور اقرار زبان سے ورنہ ایمان بالیاس جو وقت نزع و جان کندن ہو جبکہ آگ آتش دوزخ دیکھے ہو درست نہین ہو کہ اُسوقت احوال آخرت و بہشت و دوزخ مشاہدہ ہوتا ہو اور توبہ یاس بھی مقبول نہین ہو کہ مرتے وقت کوئی کافر اپنا مقام دوزخ مین دیکھکر توبہ و استغفار کرے اللہ تعالی فرماتا ہو فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا پس سودمند نہوگا اُنکا ایمان جب کہ ہمارا عذاب دیکھ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهٖ مَالَمْ يُغَرْغِرْ یقینی اللہ تعالی قبول فرماتا ہو توبہ اپنے بندے کی اُسوقت تک کہ اُسکی روح حلق مین نہ آئے دوسری شرط یہ ہو کہ حق تعالی کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اور اعتقاد کرے اور جو کوئی اُسکے برعکس و خلاف یقین کرے کافر ہو تیسری شرط یہ ہو کہ حقتعالی کی رحمت سے نا امید نہو جیسے کہ وہ فرماتا ہو لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ نا امید نہو تم رحمت اللہ سے چوتھی شرط یہ ہو کہ خدا تعالی کے عذاب سے امین و بیخوف نہو جیسے وہ فرماتا ہو لَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ نڈر نہین ہوتی اللہ تعالی کے عذاب سے مگر قوم زیانکار پانچوین شرط یہ ہو زبان کو کلمۂ کفر کہنے سے روکے اور اکثر اوقات پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ اے اللہ مین تیرے پناہ چاہتا ہون تجھسے اس بات سے کہ مین تیرا شریک دوسرے کو ٹھیراؤن جانکر اور توبہ کرتا ہون اس سے جو لاعلمی سے کرون اب حدیث اول کا بیان ہوتا ہو مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ کے بعد قوله وَرَسُوْلِهٖ یعنی اُسکے رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایمان لایا کہ وہ پیغمبر حق ہین اگر کوئی

اِس فرطِ شفقت و محبت سے فہمایش نہین کرسکتا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اُسکے سوا زمین و آسمان کون و مکان مین کوئی خدا ہی نہین اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ یہ صفت ہی اُسکی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی مومنون پر رحمٰن ہی مشرکون پر رحیم ہی کہ اس عالم مین انکو عذاب نہین کرتا ای مومنو دل ایک زبان ایک سے عطا کی مقتضائے عقل و دانش یہی ہی کہ دل سے اُسکو واحد جانو زبان سے وحدانیت کا اقرار کرو بعضے مفسرین کہتے ہین کہ نہایت شفقت و رحمت ہی مومنین پر کہ حقتعالی نے اپنی الوہیت کی نسبت انکی جانب فرمائی اور اِلٰهُكُمْ ارشاد کیا ترغیب و تخصیص فرماتا ہی کہ ان سب معبودان باطل کو چھوڑکر ایسے معبود برحق کی پرستش کرو کہ جسکی صفت یہ ہی اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ دنیا مین رحمٰن ہی کہ تمام سیئات سے اغماض فرماتا رزق و روزی عطا کرتا حاجات و ضروریات کو روا فرماتا ہی رحیم ہی آخرت مین تنگی و تاریکی گور سے حشر و نشر و دخول جنت تک رحم فرمائیگا حضرت جبرئیل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور کہتے اِنَّ اللّٰهَ یَقْرَءُكَ السَّلَامَ تحقیق اللہ تعالی آپکو سلام ارشاد فرماتا ہی اللہ تعالی کے نام کی عظمت و جبروت و ہیبت سے ڈرجاتے لرز جاتے زرد ہوجاتے تھے اور جب اسطرح سے کہتے تھے اِنَّ رَبَّكَ یُقْرِءُكَ السَّلَامَ یقینی آپ کا رب و پروردگار سلام بھیجتا ہی کمال بشاشت و نہایت مسرت و خوشی سے چہرۂ مبارک حضرت کا سرخ ہوجاتا تھا جسم نازنین پر جامۂ زیبا تنگ ہوجاتا تھا ای مومنو کیسی نشاط و انبساط کا مقام ہی کہ اضافت الوہیت تمھارے نام ہی اٹھارہ ہزار عالم کا الٰہ کس شفقت و رحمت سے فرماتا ہی وَ اِلٰهُكُمْ تمھارا خدا تمھارا خالق تمھارا مالک تمھارا پروردگار ایک ہی تو ہی تم دوسرے طرف متوجہ و غیر خدا کی پرستش نہ کرو وہ سب اسکے مخلوق و محض بے اختیار ہین ؎

نہین طاقت سوا میرے کسی مین	کہ کام آوے تمھاری بیکسی مین

اور جگہ فرماتا ہی اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ تحقیق کہ پروردگار تمھارا ہر آینہ ایک ہی ہی یہان دو حرف تاکید سے الوہیت کو موکد فرماتا ہی ایک حرف اِنَّ اور دوسرے حرف لام تاکید سے اور اوپر کی آیت مین دو تاکید ارشاد ہوئین ایک اِلٰهٌ وَّاحِدٌ دوسری تاکید لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

بیان ہوتی ہین اے قاری خوش الحان پڑھ یہ آیۂ قرآن وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ مالک الملک الملکوت صاحب القدرة والهيبة والجبروت جل
جلاله وعز شانه فرماتا ہی کہ تمھارا خالق ومالک ایک ہی ہی اپنی الوہیت کو تمھاری طرف
مضاف فرماکر الٰهکم ارشاد کرتا ہی الہ الخلق نہین فرماتا ہی اسلیے کہ بعض بشر نے جو متصف بہ صفت
شر ہین اسکے شریک وانباز زن و فرزند ٹھیرائے اور کسی نے ایسا کلمہ کفر زبان سے نہین نکالا
اور نہ اعتقاد کیا سوا انسان کے جو کچھ جنس حیوان سے ہین وہ اسکی وحدانیت کے مقر ہین
بخوبی جانتے اور پہچانتے ہین کہ مالک و خالق کل عالم کا ایک ہی ہی لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ
اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اگر زمین و آسمان مین بجز خداے عز وجل دوسرا معبود و خالق و مالک
ہوتا ضرور دونون تباہ ہو جاتے ہدایت عقلی بھی اسی پر دال ہی دیکھو ایک جانور
نحیف الجثہ ہدہد کو جب اسنے دیکھا بلقیس قیصرۂ ملک سبا کو کہ وہ مشرکہ اور آفتاب پرستی
کرتی ہی بکمال غیظ وغضب کی حالت مین وہان سے اڑا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے
زیر سر آکر زمین پر لوٹنے لگا اور عرض کرنے لگا کہ بڑے عجب کی بات ہی کہ حضور کی
شاہنشاہی روے زمین کے عہد مین ایک عورت با تخت و تاج و قوم و ساکنان
راج کو میں نے آفتاب پرست پایا وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ جاے تعجب و مقام حیرت و افسوس ہی کہ جسکی وحدانیت و ربوبیت کے
مقر جن و ملک وحش و طیور اور تمامی مخلوقات بزبان حال و قال ہون انسان کسقدر بیباک
و گستاخ ہی کوئی دو خدا کا قائل کوئی تین خدا کا معتقد ہی کوئی آفتاب پرستی کوئی
مہتاب پرستی کوئی بت پرستی کوئی چوب پرستی کوئی قبر پرستی کرتا ہی وہ حلیم و کریم وحدہ
لا شریک اس عالم مین سبکے حاجات و مقاصد کو روا کرتا ہی لیکن عیش دائمی و سرور قائمی
تمھارے لیے اسی مو منو چاہتا و فرماتا ہی اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ تمھارا معبود تو ایک ہی معبود
ہی کوئی باپ رفیق و استاد شفیق اپنے فرزند و نگاہ و شاگرد و فرزند انکو

یا ابی و یا اخی و یا اماہ فرمائے اے میرے باپ اے میری ماں اے میرے عزیزو جبکہ وہ مایوس ہو کر متحیر رہجاتا ہے فرشتے اسکو تعلیم و تلقین کرتے ہین کہ یا رحیم کہو پس جونہی بندہ گنہگار کے منہ سے یا رحیم پورا نکلنے نہین پاتا ہے کہ ارحم الراحمین فرماتا ہے لبیک عبدی لبیک عبدی اے میرے بندے مین تیری فریاد رسی کو موجود ہون اے بندے میرے مین تیری مصایب و سختی آسان کرنے کو حاضر ہون اے میرے بندے تونے پیشتر سے کیون نہ یاد کیا کہ یہ وقت نازک و دشواری کا کیون پیش آتا جیسا وہ رحیم و کریم دنیا مین یادرس ہے ویسا ہی جمیع امور اخروی مین فریاد رس ہے آتش دوزخ مین جب دوزخی نالہ و فریاد کرینگے کون فریادرس ہے وہ رحیم ہے غرائب ابو عبیدہ مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گنہگار کو آتش دوزخ مین زبانیہ دوزخ ڈال دینگے تو وہ انواع انواع طرح کے عذاب مین مبتلا ہوگا سانپ بچھو سب لپٹ جاوینگے آتش جحیم شعلہ زنی کریگی گنہگار بیدست و پا مددگار ہو بحسرت نظر انداز ہوگا بجز آتش و درندگان آتش اور کچھ نہ پاویگا ناچار حیران و پریشان ہو کر بنام مالک داروغہ دوزخ فریاد کریگا ستر بار اسکے نام سے دوہائی دیگا مالک جواب دیگا اے دشمن عقل و دین اس وقت کسکی مجال و طاقت فریادرسی ہے بجز ارحم الراحمین کے یا رحیم بندے گنہگار کے منہ سے رحیم کی میم ادا نہوگی کہ غیب سے آواز سنے گا لبیک عبدی لبیک عبدی اے میرے بندے تو مضطر و بیقرار نہو مین تیرا مالک و خالق موجود ہون فی الفور اسکو قعر دوزخ سے فردوس علیین مین پہونچا دیگا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم واقام الصلوۃ اوپر کی حدیث کا ٹکڑا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالی پر ایمان لایا اور اسکے رسول پر اور درست رکھا نماز کو یعنی اسپر مداومت و مواظبت کی دخول جنت کے لیے صرف ایمان ہی کافی نہین بلکہ قیام صلوۃ بھی شرط ہے حق سبحانہ جل شانہ متعدد مقامات پر اپنے کلام قدیم مین ایمان کے ساتھ قیام صلوۃ کو مذکور فرماتا ہے جیسے یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ یعنی جو دیکھے خدا کا ایمان لاتے ہین اور نماز کی مداومت کرتے ہین قد افلح المؤمنون الذین ھم

سوائے اِس معبود برحق کے دوسرا معبود معدوم ہی اُسکا وجود ہی نہین عقلاً و نقلاً دوسرا
خدائی کے سزاوار ہی نہین واجب الوجود جسکو ازل سے ابد تک زوال و انتقال نہو ایک ہی ذات
پاک کی صفت و شان ہی ماسوا اسکے سب اسی کے مخلوق محکوم ممکن الوجود حادث کہ اپنی ہی ذات کے
نفع و ضرر کا اختیار نہین اپنی حاجت روائی مین محتاج چہ جائے غیر جیسا کہ مشاہدۂ ظاہری شاہد ہی
بخلاف اس قادر مطلق علی الاطلاق کہ جسکی وحدانیت و ربوبیت بالحجت و بدلیل ظاہر و باہر ہی کیا
شان و صفت ہی اُسکی ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی رحمٰن ہی امور دنیوی
مین کہ عمداً و قصداً کفار و فجار و فساق سے اعماض و روگردانی فرماتا ہی رزق و روزی مرحمت
فرماتا ہی مرادات و حاجات بر لاتا ہی ؎

ولیکن خداوند بالا و پست	بعصیان در رزق برکس نہ بست

متاع دنیوی سے مالامال کثرت اولاد سے
خوشحال رکھتا ہی عموماً ارشاد فرماتا ہی اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ
کون ایسا ہی کہ جسکی یہ قوت و توانائی ہو کہ مضطرب الحال کی دعا مستجاب کر کے فوراً اسکے وقت
حاجت وقوع واردات پر ہو گیر اسکو اس مہلکہ ہائلہ سے بچا دے جسطرح کے غم و الم مین
پھنسا ہوا ہی سکے مناسب الحال فوراً دفع کر دے جس مرض لاعلاج مین مبتلا ہو دوا
شافی عنایت فرما دے کوئی بتلا سکتا یا نشان دیسکتا ہی رحیم ہی امور اخروی مین کہ القائے
نطفہ سے مادر کے شکم مین تا وقت دخول جنت معین و مددگار ہی آن ہر مکان مین ہی ماں کے
پیٹ مین کون پرورش کرتا ہی وہ رحمٰن ہی دنیا مین رزق و روزی کون عطا کرتا ہی وہ
رحمٰن ہی علالت سے کون صحت مرحمت کرتا ہی وہ رحمٰن ہی مصائب و محن مین کون
فریادرس ہی وہ رحمٰن ہی گناہ سے توبہ قبول فرمانے والا کون ہی وہ رحمٰن ہی عیوب کی
پردہ پوشی کرنے والا کون ہی وہ رحمٰن ہی درماندگی و عاجزی کے وقت دستگیر کون ہی وہ
رحمٰن ہی تلخی جان کندن کو کون آسان کرتا ہی وہ رحمٰن ہی تاریکی گور مین کون مونس و
غمگسار ہی وہ رحیم ہی مردی تی و بیکسی کے وقت قبر مین مردہ حیران و ششدر ہوگا تو

مناجات و تعظیم ملتمس ہوے کہ بار الہا تعداد صلوۃ مین تخفیف ہو درخواست منظور ہوئی
بیس وقت کی نماز کم ہوئی چالیس وقت کی باقی رہی تو وقت واپسی پھر موسی علیہ السلام نے
فرمایا اے حبیب الہ جہانتک ممکن ہو کمی کی درخواست فرمائیے مکرر وسہ کرر کی عرض مین پانچ
وقت کی فرض باقی رہی حضرت کلیم نے فرمایا بالکل معاف کرالیجیے حضرت نے فرمایا اے کلیم اللہ
رب مجھکو اپنے پروردگار مالک وغفار وآمرزگار سے نہایت شرم آتی ہے کہ بار بار کہانتک
کمی کی استدعا کرون اسنے مزید رحم و کرم سے پچاس وقت سے کم کرتے کرتے پانچ وقت کی
فرض رکھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آمد و شد کی تکلیف مکرر وسہ کرر عرض و معروض کی درخواست کے
باعث مغموم و محزون چشم پرآب واپس تشریف لائے فوراً فرمان واجب الاذعان حق تعالیٰ و رسوا کہ اے محمد
مصطفیٰ ، اے احمد مجتبیٰ ، اے حبیب الہ آج تو بڑی خوشی و فرحت و شادی کی انبساط کی
رات ہے تمھاری رنجیدگی و کشیدہ خاطری کی کیا بات ہے کوئی خادم اپنے آقا سے بعد حصول
ایسے مقام تخلیہ و موقع خلوص منظوری مرادات واجب العرض کے ناراض و ناخوش جاتا ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت عجز وانکسار سے گزارش کی کہ اے مالک انس و جان و خالق ہر دو جہان
تو نے خاک سے پاک کیا ذرے کو درج افلاک عنایت کیا اس عاجز کو اپنی امت ضعیف پر اتمام
امر کا افسوس ہے کہ اگر یہ امت عاصی پچاس وقت کی نماز کے ادا پر قادر ہوتی اسیقدر اجر و ثواب
باتی ارشاد ہوا اے احمد مجتبیٰ ہمنے اس فکر و اندیشے کو تمھاری خاطر عاطر سے بالکل دور کردیا اور
تمھاری امت ضعیف کو قوی دل نور علی نور کر دیا سراسر رحمت و عنایت سے ایک نیکی کا ثواب
دس نیکیون کے برابر مقرر کیا جو پانچ وقت کی نماز پڑھے گا پچاس وقت کی نماز کا اجر و ثواب
پاویگا مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو کوئی ایک نیکی کریگا دس کا ثواب اسکے نامہ
اعمال مین ثبت فرمائیگا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ وَاظَبَ عَلٰی صَلٰوۃِ
الْخَمْسِ حَلَّ اللہُ الْجِنَانُ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ النِّيرَانُ جس نے مداومت و محافظت نماز پنجوقتیہ کی اسکے
لیے حلال ہوتی جنات النعیم اور حرام ہوئی اسپر آتش جحیم اے مومنو تمکو واجب و لازم ہے کہ اس مشغر حقیقی

فِیْ صَلٰوتِہِمْ خَاشِعُوْنَ ہر آئینہ نجات پاگئے وہ مومن جو اپنی نماز میں خشوع وخضوع کرتے
ہیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عَلَمُ الْاِیْمَانِ نماز پڑھنا نشانی ہے ایمان
کی اور فرمایا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ نہیں ایمان ہے اُس شخص کا جو نماز نہیں پڑھتا اور
فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ مَنْ اَقَامَہَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَہَا
فَقَدْ ہَدَمَ الدِّیْنَ نماز ستون ہے دین کا جسنے نماز کو قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جسنے نماز کو
چھوڑ دیا اُسنے دین کے ستون کو گرادیا اے مومنو اُس مالک خالق و حاکم العالمین نے پانچ وقت کی نماز
فرض فرمائی مرد اور عورت آزاد و غلام عاقل و بالغ پر اور ارشاد کیا حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ محافظت کرو پنجوقتیہ نماز کی خاصۃً بیچ والی نماز کی
اور قیام کرو اللہ تعالی کے سامنے عاجزی و فروتنی سے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ صَلٰوۃَ الْخَمْسِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ وَّعَلٰی کُلِّ حُرٍّ وَّعَبْدٍ یقینی اللہ
تعالی نے فرض کی پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر اور ہر آزاد و غلام پر اور فرضیت
نماز کی حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام کے زمانے سے تا قیام قیامت کسی امت سے معاف نہ ہوئی بلکہ
بعض امت پر دس وقت کی اور بعض پر بیس وقت کی بعض پر تیس وقت کی بعض پر چالیس وقت کی
اور بعض پر پچاس وقت کی نماز فرض تھی پچاس سے زیادہ کسی امت پر فرض نہ تھی جب سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں عرش معلی پر تشریف لے گئے تو پچاس وقت کی نماز آپکی
امت پر بھی فرض ہوئی جب آپ نے مقام مناجات سے معاودت فرمائی اثنائے راہ میں روح مطہر
حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے بعد تسلیم و مرحبا کے فرمایا اے محمد ابھی آپ
نہایت شادان و فرحان تشریف لاتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کیوں نہ خوش ہوں حق سبحانہ
جل شانہ نے مجھے یہ اعزاز و اکرام بخشا اور میری امت پر پچاس وقت کی نماز فرض کی حضرت کلیم علیہ السلام نے
فرمایا یا رسول اللہ آپ کی امت ضعیف ہے لاکن کیونکر طاقت و توانائی اسکے ادا کی ہوگی آپ پھر اب
تشریف لیجائیں اور تعداد میں تخفیف کی استدعا فرمائیں آنحضرت حسب مشورہ حضرت کلیم بمقام

چار ہزار نیکی کا ثواب لکھتا ہی اور چار ہزار برائیان اُسسے دور کرتا ہی اور چار ہزار درجے اُسکے بہشت مین
بلند فرماتا ہی اور جب سورۂ فاتحہ پڑہتا ہی اُسکے نامۂ اعمال مین ثواب حج وعمرے کا ثبت فرماتا ہی
اور جسوقت رکوع مین جاتا ہی گویا اُسنے اپنے برابر راہ خدا مین سونا صدقہ کیا اور تین بار کہتا ہی
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ پاک ہی رب میرا جو برتر و بزرگ ہی گویا اُسنے جمیع کتب منزلہ کی تلاوت
کی اور جب رکوع سے اُٹھتا ہی کہکر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ سنا اللہ نے جسنے اُسکی حمد وثنا
کی تو حق سبحانہ تعالی اُسکی جانب نظر رحمت سے ملاحظہ فرماتا ہی اور جسوقت سجدے مین جاتا ہی گویا
اُسنے بدلے ہر آیت قرآنی کے ایک بردہ آزاد کیا اور تین بار کہتا ہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى
پاک ہی میرا رب جو سب سے بلند و برتر ہی تو خدا تعالی بشمار جنون و پریون کے نیکی اُسکی نامۂ اعمال مین
ثبت فرماتا ہی اور اُسیقدر اُسکی برائیان دور کرتا ہی اور اُسی موافق اُسکے درجے بہشت برین
مین بلند فرماتا ہی اور جب وہ جلسہ کرتا ہی اور تشہد پڑہتا ہی تو ایزد تعالی اُسکو ثواب صبر کرنیوالونکا
رحمت فرماتا ہی اور جسوقت سلام دیتا ہی اور نماز سے فارغ ہوتا ہی آٹھون دروازے
بہشت کے اُسکے واسطے کشادہ ہوجاتے ہین جس دروازے سے چاہے اُسمین داخل ہو اور
چاہیے کہ نماز فریضہ کو مسجد مین جماعت کے ساتھ پڑھے کہ اللہ تعالی حکم فرماتا ہی وَارْكَعُوْا
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ رکوع کرو رکوع کرنے والون کے ساتھ یعنی نماز بجماعت ادا کرو اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَرْدِ بِسَبْعٍ
وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجے کی فضیلت رکھتی ہی اور بعضے
علما اسکے قائل ہین کہ بلا عذر شرعی منفرد و تنہا نماز پڑھنا درست نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَمْسِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي الْجَمَاعَةِ لَا يَفُوْتُهٗ
مِنْهَا تَكْبِيْرَةُ الْحَرَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَتَيْنِ بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً
مِنَ النَّارِ جو کوئی پنجوقتہ نماز چالیس روز تک جماعت کے ساتھ کہ تکبیر تحریمہ نجانے
پائے پڑھے تو حق سبحانہ تعالی اُسکو دو آزاد نامے عطا فرماتا ہی ایک آزاد نامہ نفاق سے

کے انعام و احسان کو بسر و چشم تسلیم کرونگا اور حکم رب العرش العظیم کرو جو کوئی تعمیل احکام کریگا
بنا ہی نیک انجام کریگا آتش دوزخکو حرام بہشت برین مین مقام کریگا اللہ تعالی فرماتا ہی اَقِمِ
الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ
قائم رکھو نماز کو دو طرفون دن مین اور تھوڑی سی رات رہے یقینی نیکیان لیجاتی ہین برائیان
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمھارے دروازے پر نہر جاری ہو اور ہر دن مین پانچ
بار اسمین غسل کیا کرو آیا تمھارے بدن پر کچھ میل کچیل رہ سکتا ہی اصحاب کرام علیہم السلام نے عرض کی
ہرگز نہین رہ سکتا یا رسول اللہ فرمایا یہی مثال نماز کی ہی کہ وہ نہر جاری ہی جو کوئی پانچ
وقت کی نماز ادا کرتا رہے گا معصیت و گناہ سے پاک و صاف رہے گا
کسی بزرگ نے نظم مین خوش اسلوبی سے بیان کیا ہی وہو ہذا نظم

جو کہ پڑھتے مین نماز اُنپر خدا کا پیار ہی
کفر اور اسلام مین گر فرق ہی تو ہی نماز
غیرتِ اسلام ہی جسکو وہ پڑھتا ہی نماز
جو لبِ دریا نہاوے ایک دن مین پانچ بار
بے نمازون کو ہی حکم قتل و حبس دہی
جو کہ پڑھتے مین نماز پنجگانہ رات دن
خوبی انسان یہ ہی ساجدِ اللہ ہو

بے نمازون پر سدا اللہ کی پھٹکار ہی
بے نمازی جو ہوا اُسپر خدا کی مار ہی
جو کہ بے غیرت ہی اُسکو سجدہ کرنا عار ہی
میل اُسکے تن پہ ٹھیرے یہ بہت دشوار ہی
ذلتِ دنیا یہ ہی اور آخرت مین نار ہی
انکو کیا فسق و فجور و معصیت سے کار ہی
ورنہ بیشک اس سے بہتر ہر در و دیوار ہی

اور مصابیح مین مذکور ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تکبیر اول نماز کی کہتا ہی
وہ گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہی گویا وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی جب
ثنا کہتا ہی اسکے ہر ایک رونگٹے کے بدلے جناب باری تعالی ثواب عبادت ایک سال اُسکا عطا
کرتا ہی جسنے سال بھر دنکو روزہ رکھا اور رات کو شب بیداری کی اور جب کہتا ہی اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حقتعالی اُسکے نامہ اعمال مین

تعالی کے نزدیک بہتر و زیادہ ہو دنیا و افیہا سے تَكْبِيرَةُ الْأُولَى خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا
وَمَا فِيهَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارک الجماعت کا منہ پھیرین قبلے کی جانب
پیر دیلمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَارِكُ الْجَمَاعَةِ مَلْعُونٌ فِي التَّوْرَاةِ وَ
الْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ يَمْشِي فِي الْأَرْضِ
وَالْأَرْضُ تَلْعَنُهُ وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ وَالسَّمَاءُ تَلْعَنُهُ تارک الجماعت لعنت کیا
گیا ہے توریت و انجیل و زبور و فرقان میں اور تارک الجماعت چلتا ہے زمین میں اور زمین اسکو
لعنت کرتی ہے اور دیکھتا ہے آسمان کیطرف اور آسمان اس پر لعنت کرتا ہے یعنی اہل زمین و آسمان اسپر
لعنت کرتے ہین ایسا ہی مصابیح مین لکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى صَلٰوةَ جَمِيعِ أُمَّتِي وَصَامَ صِيَامَ جَمِيعِ أُمَّتِي وَحَجَّ حَجَّ
جَمِيعِ أُمَّتِي وَأَتَى بِجَمِيعِ الطَّاعَاتِ وَعَمِلَ جَمِيعَ الْخَيْرَاتِ وَلَا يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ
وَالْجَمَاعَةَ يُدْخِلُهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ وَلَا يَسْأَلُهُ أَيْنَ كَانَ
وَمَاذَا عَمِلَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ
وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا اگر کوئی مرد نماز پڑھے مقدار نماز جمیع امت میری کے
اور روزے رکھے موافق روزوں جمیع امت میری کے اور حج کرے مثل حج تمام
امت میری کے اور سب طاعات بجالاوے اور جمیع خیرات و مبرات کرے لیکن جمعہ اور
جماعت مین نہ حاضر ہو داخل کریگا اللہ تعالی اسکو آتش دوزخ مین اور نہ پوچھے گا اس سے
کہ تو کہان تھا اور کیا عمل کرتا رہا اور نظر رحمت سے اسکی طرف نہ دیکھے گا دنیا مین نہ آخرت
مین اور نہ قبول کریگا اس سے بدلا اور لفظ صلوۃ مین نماز فرض و سنت و نفل سب داخل ہے
اگرچہ مراد نماز فریضہ ہو قیام صلوۃ سے اور کوئی فرض جملہ فرائض سے موکد تر نماز سے نہیں
کہ کسی حال مین معاف نہیں زکوۃ غنی و مالدار و آزاد پر بشرط وجوب شرائط واجب ہے اور حج
بھی استطاعت و امن راہ وغیرہ شرائط پر فرض ہے لیکن نماز تو غلام اور آزاد اور تو

کہ وہ منافق نہو گا دوسرا آزادنامہ آتش دوزخ سے کہ وہ اسمین داخل ہونے سے بری ہو جائیگا
اور دوسری حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْخَمْسِ
فِی الْجَمَاعَۃِ حَیْثُ کَانَ وَاَیْنَ کَانَ یَمُرُّ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ اللَّامِعِ
فِی زُمْرَۃِ الْاَوَّلِ مِنَ السَّابِقِیْنَ اِلَی الْجَنَّۃِ وَجْھُہٗ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ
الْبَدْرِ وَلَہٗ بِکُلِّ یَوْمٍ سَاقِطٍ عَلَیْھَا ثَوَابُ اَلْفِ شَہِیْدٍ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقًّا
جس نے پنجوقتیہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جہان کہین ہو وہ پل صراط سے اسطرح گذر جائیگا
جسطرح سے بجلی کوندھنے والی ہو اول گروہ کے ساتھ جو پہلے جنت مین جائینگے اور اسکا منہ مثل
چودھوین رات کے چاند کے روشن ہوگا اور اسکے لیے بدلے ہر ایک دن کے جو اسپر گذرے
ثواب ہزار شہید کا ہی جو راہ خدا مین از روے حق شہید ہون ھٰکَذَا فِیْ خُلَاصَۃِ الْاَخْبَارِ
ایسا ہی مذکور ہی خلاصۃ الاخبار مین ای مومنو یہ ثواب نو نفر آدمیونکی جماعت کا ہی اور جب
دس آدمی ہو جائین ثواب کی حد و پایان نہین ہی اسکا علم خداوند عالم کو ہی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب امام کہے وَلَا الضَّآلِّیْنَ تم کہو اٰمِیْنَ کہ خدا تعالی کے فرشتے ہین
کہ وہ بھی آمین کہتے ہین جس شخص کی آمین اسکے مقابل ہوگی وہ بخشا جائیگا ایسا ہی صحیح مسلم مین
مذکور ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نماز جماعت کے ساتھ ہی اور بدترین نماز
تنہا ہی حدیث مین آیا ہی کہ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
حاضر ہوے آنحضرت نے فرمایا یَا اَبَا ھِلِیُّ مَالِیْ اَرَاکَ مَحْزُوْنًا ای باہلی مین تمکو غمناک
پاتا ہون اسکا کیا سبب ہی انھون نے عرض کی یا رسول اللہ دس اونٹ مال سے بھرے ہوے
میرے لٹیرون نے لوٹ لیے اور غارت کر دیے آنحضرت نے فرمایا ابا امامہ تمکو مین نے غمناک
دیکھکر جانا کہ شاید تکبیر اولی تمسے فوت ہوگئی انھون نے عرض کی یا رسول اللہ کیا فوت تکبیر اولی
مین نقصان دس اونٹ بار مال کے گم ہو جانے سے زیادہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم ہی اس خداے پاک کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہی کہ ثواب تکبیر اولی کا

ادا کرے کہ حق سبحانہ جلشانہ فرماتا ہی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ
خَاشِعُوْنَ ہر آینہ رستگاری پائی اُن لوگون نے جو اپنی نماز مین خشوع و خضوع کرتے ہین اور جگہ
ارشاد فرماتا ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۔ نماز روکتی ہی بیحیائی اور زشت باتون
سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَکْعَتَانِ مِنْ رَجُلٍ وَرِعٍ اَفْضَلُ
مِنْ اَلْفِ رَکْعَةٍ مِنْ مُخَلِّطٍ دو رکعتین مرد متقی پرہیزگار سے بہتر ہین ہزار رکعتون مخلط سے۔ مخلط اسکو
کہتے ہین جسکو نماز مین وساوس اور اندیشہ ہاے باطل ملین پڑین اور خشوع کی تین قسمین ہین
ایک یہ ہی کہ اپنے جوارح و اعضا کو ساکن رکھے حالت قیام مین سجدہ گاہ کی جانب نگاہ رکھے
حالت رکوع مین پشت قدم کو دیکھے سجدے کے وقت اپنی ناک کو دیکھے تشہد پڑھتے وقت
اپنی گود پر نظر رکھے اور یہ خشوع شریعت ہی کہ اسپر جواز صلوۃ ہی دوسری قسم خشوع کی یہ ہی
کہ حالت نماز مین بجز خدا ے عزوجل کی یاد کے دل اور طرف متوجہ نہو دنیا کی جانب بالکل
لگاو نہ رہے جو آیات قرآنی پڑھتا ہو اُنکے معانی کیطرف توجہ ہو خیال بہشت و دوزخ کا
نہو یہ خشوع خداوندان حقیقت کا ہی اور اسکے لیے قبولیت شرط ہی تیسری قسم خشوع کی
یہ ہی کہ بندگی معبود حقیقی مین ایسا مستغرق ہو جاوے کہ اسکو کسیکی خبر نرہے جسم اسکا بساط
قرب مین رہے اور دل مشاہدہ نور الٰہی مین فرح و سرور پاوے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ
میرے لیے حق سبحانہ جلشانہ کی بارگاہ بے نیازی مین ایسا وقت خاص ہی کہ اُسمین نہ فرشتے
مقرب کی وسعت نہ نبی مرسل کی گنجایش ہی مشہور بات ہی کہ تیر کی گانسی جناب امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ کی ایڑی مبارک مین گڑ گئی تھی اور اُسکے نکالنے مین نہایت تکلیف
ہوتی تھی حالت سجدے مین نکالی گئی اور آپکو کچھ خبر نہوئی اور بی بی رابعہ بصریہ رضی اللہ
عنہا کی آنکھ مین سجدہ کرتے وقت بانس کی پھانس گر گئی اور اُنکو کچھ اُسکی خبر نہوئی اور
یہ خشوع اہل اللہ ہی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب نماز شروع فرماتے تھے

فقیر اور مقیم اور مسافر صحیح اور مریض سب پر فرض ہی جس صورت سے ادا ہو سکے قیام سے خواہ قعود سے خواہ اشارے سے وضو سے یا تیمم سے

روز محشر کہ جان گداز بود ۔۔۔ اولین پرسش نماز بود

جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَعْدَ التَّوْحِيْدِ الصَّلٰوةُ اول وہ چیز جس سے بندے کا محاسبہ ہوگا بعد توحید کے وہ نماز ہی پہلے فرض نماز شمار کیجاویگی اگر اسمین کمی ہوگی واجبات ملالیجاویگی اگر واجب سے جبر نقصان نہوگا سنتین شمول کرلیجاوینگی جو سنتین بھی کافی نہونگی نوافل داخل کیے جاوینگے عمدۃ الدین مین لکھا ہی کہ مصلی کو چاہیے سنتین و نوافل پڑھتے وقت تکمیلاً للفرائض کی نیت کرے تاکہ روز قیامت کے سنت و نوافل سے جبر نقصان فرائض ہوجاوے ای مومنو تمکو چاہیے کہ ادا ر نماز نوافل وصوم نوافل مین تکمیل فرائض کی نیت کرلو تاکہ پورا پورا اجر و ثواب پاؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ثواب اعمال کا نیت کرکے ہی جس امر کی نیت ہوگی ویسا ہی اُسکا اجر ہوگا اور ذخیرہ فقہ مین لکھا ہی اگر کوئی شخص فرض ادا کرے اور شب و روز نوافل پڑھتا رہے کچھ ثواب نہ پاوے اس لیے کہ فرض اصل اور نفل فرع و تبع ہی اور اسباب الامثال مین مذکور ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَثَلُ الْمُصَلِّيْ كَمَثَلِ التَّاجِرِ لَا يَرْبَحُ شَيْئًا حَتّٰى يَاْخُذَ بِرَاْسِ الْمَالِ كَذٰلِكَ الْمُصَلِّيْ لَا يُقْبَلُ لَهُ نَافِلَةٌ حَتّٰى يُؤَدِّيَ الْفَرِيْضَةَ کہاوت نمازی کی ایسی ہی جیسے تاجر کی کہ وہ نہین شمار کرتا ہی نفع کو جبتک اصل مال نہ آجاوے اسیطرح سے نمازی کہ اسکے نوافل مقبول نہین ہوتے جبتک ادا ر فرائض نہ کرے مثلاً کسی شخص نے صبح کی نماز پڑھی اور اسمین کچھ خلل واقع ہوا کہ عنداللہ وہ مقبول نہ ہوئی اگر سنت پڑھتے وقت تکمیلاً للفرائض نیت کرلی وہ سنت بجاے فرض کے ہوگئی اور وہ شخص عہدۂ فرضیت سے بری الذمہ ہوگیا اور آتش دوزخ سے بچ گیا اور یہی حال ہر روزے کا چاہیے کہ ارکان صلوۃ کو خشوع اور خضوع سے

جسنے مداومت کی بارہ رکعتین سنت کی ہر رات و دن مین آسان کردیگا اللہ تعالی اُسپر گذرنا اُس پل سے اور حدیث مین آیا ہی کہ ایکروز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمتمین عرض کی کہ کیا ارشاد ہی اُس شخص کے حقمین جو فقط فرائض پڑہے اور سنتین نہ پڑہے جو بارہ رکعتین شب و روز مین مقرر ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَاللّٰہِ مَنْ تَرَکَھَا اَنْ تَنَالَ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ صَلَّھَا وَوَاظَبَ عَلَیْھَا اَنَا ضَامِنٌ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ وَلَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ بِکُلِّ رَکْعَۃٍ مَدِیْنَۃٌ مِثْلُ الدُّنْیَا سَبْعَ مَرَّاتٍ فِیْ کُلِّ مَدِیْنَۃٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ سَرِیْرٍ عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ اِثْنَاعَشَرَ حُوْرًا وَلَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ وَعِنْدِیْ لَہٗ شَفَاعَۃٌ مَقْبُوْلَۃٌ قسم ہی خدا کی جسنے ان بارہ رکعتون کو ترک کردیا وہ میری شفاعت کو نہ پہونچیگا روز قیامت کے اور جسنے پڑھا اور مداومت کی اُسپر مین اُس کے لیے جنت کا ضامن ہون اور اُسکے لیے اللہ تعالی کے نزدیک بدلے ہر رکعت کے ایک شہر ہی سات حصے مثل دنیا کے اور ہر شہر مین ستر ہزار گھر ہین اور ہر گھر مین ستر ہزار تخت ہین ہر تخت پر بارہ حورین جلوہ افروز ہین اور اُسکے لیے اللہ تعالی کی بارگاہ مین دعا مستجاب ہی اور میرے پاس اُسکی شفاعت مقبولہ ہی خلاصۃ الاخبار مین مذکور ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ رکعتین سنت کی شب و روز مین سترہ رکعتون فرض پر زیادہ فرمائین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ حقتعالی نے ان بارہ رکعتون کو قبول فرمایا اور تمھاری امت کے لیے بشارت فرمائی کہ جو کوئی ان بارہ رکعتون کو ہمیشہ ادا کرتا رہیگا آتش دوزخکو اُسپر مین حرام کردونگا اور بہشت اُسکے لیے حلال کردونگا۔ فضائل سنت کا بیان ہوچکا اب نوافل کا ثواب سننا چاہیے کہ وہ بھی داخل نماز ہین نوافل کے ادا کرنے مین ثواب بیشمار ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعَّدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ مَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا جسنے دو رکعت نماز پڑھی دور کردیگا اللہ تعالی اُسکو آگ سے چالیس برس کی راہ

ایک میل سے گردے مین آپ کے جوش دل کی آواز سنائی دیتی تھی اور ایک روز رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ نماز شروع فرمائین ہنوز تکبیر تحریمہ نہ کہی تھی کہ آپ کانپ کر
تھرتھرا کر زمین پر گر پڑے اور بینی مبارک سے خون جاری ہو گیا یہ فرائض نماز کا ذکر تھا اب
سنتون کی فضیلت سننا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب و روز مین
بارہ رکعت نماز ادا کرے سنت کی تو حقتعالی اُسکے لیے بہشت مین گھر بناوے گا وہ بارہ رکعتین یہ
ہین کہ دو رکعت نماز قبل فرض فجر کے اور چار رکعت قبل فرض ظہر کے اور دو رکعت بعد
اُسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے ان بارہ رکعتوں کو بعض فرا
کے ساتھ ادا کیا رہے مشارق مین ایسا ہی لکھا ہی اور شرح سلمی مین مذکور ہی کہ جو کوئی ان
سنتون کو ادا نہ کریگا قیامت کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شرمندہ ہوگا
اور شفاعت سے محروم رہے گا۔ اور حدیث مین ہی جو کوئی بتیس رکعتین نماز ہر رات و دن
مین ادا کرے حقتعالی اُسکو بخشدے اور اپنا دیدار روزی کرے وہ بتیس رکعتین یہ ہین
سترہ رکعتین فرض صبح و شام کی اور تین وتر کی اور بارہ رکعتین سنت شب و روز کی
اور کتاب اللالی مین مذکور ہی کہ ایک مرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور
عرض کی یا رسول اللہ صراط کیا چیز ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کا
پل ہی اُسنے عرض کی کہ اُسکی کشادگی و چوڑائی کسقدر ہی حضرت نے فرمایا کہ اُسکی فراخی
کا حال نو پوچھ کہ اسکا اندازہ ناپ و گز سے محال ہی اُسکی لمبائی و درازی دریافت کر
کہ کتنی ہی اُسنے عرض کی کہ درازی ہی ارشاد فرمائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تین ہزار برس کی راہ ہی کہ وہ باریک زیادہ بال سے ہی اور تیز زیادہ تلوار سے ہی
پھر اُسنے التماس کی یا رسول اللہ ایسے سے گذرنا عقل مین نہین آتا کہ اسقدر بے شمار
آدمی ایسے سے کیونکر گذر جاوینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ وَاظَبَ عَلٰی
اِثْنَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً تَطَوُّعًا بِکُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ سَہَّلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُرُوْرَہَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ
بو منہ روزہ دار کی خوشبودار تر ہی خدا تعالیٰ کے نزدیک بوے مشک سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ روزہ سپر ہی آتش دوزخ سے بچاتا ہی روز قیامت کے
جب دوزخ گنہگارون پر حملہ کریگی اور اپنی جانب گھسیٹے گی جو شخص روزہ دار مرا ہی اسکے منہ کی بو محسوس
کرکے چالیس برس کی راہ دور بھاگ جائیگی حدیث مین وارد ہی کہ ایک گنہگار کو دوزخ مین ڈالدینگے آگ اسکو
نہ پکڑیگی دور بھاگے گی مالک داروغہ اسکو زجر و توبیخ کریگا کہ اسکو کیون نہین پکڑتی وہ عذر کریگی
کیونکر پکڑون کہ اسکے منہ سے بو روزے کی آتی ہی مالک اس گنہگار سے پوچھے گا واقعی یہ شخص
تو روزہ دار مرا تھا وہ کہے گا ہان مالک تصدیق کریگا کہ صحیح ہی جب ہی آتش دوزخ تجھ سے بھاگتی
ہی حق سبحانہ تعالیٰ شانہ روزہ دارون کو خطاب فرمائیگا جنت مین کُلُوْا وَاشْرَبُوْا بِمَا اَسْلَفْتُمْ
فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ کھاؤ اور پیو جنت مین جو تمھارا جی چاہے یہ عنایت اور بدلہ اوسکا ہی جو تمنے
کیا ایام گذشتہ مین یعنی دنیا مین اسلفتم بمعنی صنعتم ہی دنیا مین جو تمنے امساک نفس کیا بھوکے پیاسے
رہے ہماری خوشنودی کے واسطے روزہ رکھا آج اسکا عوض لو کہ خوب سیر و آسودہ ہوکر فواکہات
جنت سے جو جی چاہے کھاؤ ثقل و سوء ہضمی سے خوف نہ کرو پس اے مومنو غور کرو اس سے
بڑھکر تمکو اور کیا خوشی ہوگی اور جاننا چاہیے کہ روزہ تین قسم کا ہی ایک روزہ شریعت ہی دوسرا
روزہ طریقت ہی تیسرا روزہ حقیقت ہی روزہ شریعت تو یہ ہی کہ انسان اپنے کو کھانے
اور پینے اور جماع کرنے سے باز رکھے صبح صادق سے شام تک اور روزہ طریقت یہ ہی کہ اپنی
زبان و جوارح و تمام اعضا کو مناہی سے باز رکھے جھوٹ نہ بولے کسی کی غیبت نہ کرے
نمامی و سخن چینی سے بچے ورنہ اہل طریقت کے نزدیک اسکا روزہ ٹوٹ جائیگا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ مَا لَمْ یَخْرِقْہُ الْغِیْبَۃُ روزہ
ڈھال تو ضرور ہی آتش دوزخ سے بچانے کو لیکن اسوقت یہ بچاویگی جب اسکو غیبت پھاڑ
نہ ڈالے ٹوٹی پھوٹی سپر سے یقینی چوٹ لگتی آتشی کھا جائیگا پھکیتی کام نہ آویگی اور آنحضرت صلی اللہ

روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی نماز
نفل بہت ہوئی اُسکے نیک کام بہت ہوتے اور بُرے کام تھوڑے اور درجے اُسکے بلند
ہوے پس اے مومنو تمکو چاہیے کہ اپنی عمر اور اپنی اوقات کو ضائع نہ کرو نماز وقت زوال کا
التزام رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چار رکعت نماز نفل اُسوقت پڑھے
جب کہ سر سے ڈھل جاوے سورج جسکو فی الزوال کہتے ہین اور پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے
آیۃ الکرسی ایکبار اور قل ہو اللہ احد تین بار بھیجے اللہ تعالی اُسکی طرف ستر ہزار فرشتے
کہ اُسکے لیے ثواب نیک کامون کا لکھا کرین شام تک اگر وہ اُس روز مر جاوے تو شہید مرا ہو
یعنی رتبہ شہادت کا پاوے روایت کیا اس حدیث کو امام مالک نے اور بعد نماز ظہر کے
چار رکعت نماز نفل پڑھنا چاہیے اس لیے کہ صحیح امام ابوبکر طمسانی مین مذکور ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّہْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَ الظُّہْرِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
النَّارَ جس شخص نے پڑھین چار رکعتین نماز کی قبل ظہر کے اور چار بعد ظہر کے حرام کردی
اللہ تعالی نے اُسپر آتش اور بعض محدثین کے نزدیک مراد قبل ظہر سے سنت ظہر ہے
اور بعض کے نزدیک سنت کے علاوہ چار رکعت ہے اور اکثر محدثین اسی کے قائل ہین
کہ یہی سنت ظہر ہے اور قبل نماز عصر کے چار رکعت نماز نفل پڑھنی چاہیے اور اسپر مداومت
کرنی چاہیے اس لیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ
کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ جس شخص نے پڑھین چار رکعتین قبل ظہر کے لکھدی اللہ تعالی
نے اُسکے لیے دوری آتش دوزخ سے اور ایک روایت مین یون آیا ہے حَرَّمَ اللّٰہُ عَلٰی
جَسَدِہٖ النَّارَ حرام کردیا اللہ تعالی نے اُسکے جسم پر آگ کو اور یہ بھی مروی ہے کہ اَنَا
ضَامِنٌ بِالْجَنَّۃِ مین اسکے لیے ضامن ہون دخول جنت کا غور کرنا چاہیے جس نماز
کی ضمانت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائین اُسکو کبھی ترک نہ کرنا چاہیے اور بعد نماز
مغرب کے بیس رکعتین صلوۃ الاوابین ہین اور ثواب اُسکا تحریر و تقریر سے باہر ہے اور

نہ کھاوے اپنے زن و فرزند کو کھانے مین شریک کرے طعام لذیذ خاص اپنے لیے نہ مخصوص
کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا صُمْتُمْ فَافْطِرُوْا مَعَ اَهْلِهٖ وَاَوْلَادِهٖ
فَاِنَّ مَنْ اَفْطَرَ مَعَ اَوْلَادِهٖ فَلَهٗ بِكُلِّ لُقْمَةٍ ثَوَابُ عِتْقِ رَقَبَةٍ
جب روزہ رکھو تو چاہیے کہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ افطار کرو پس جو شخص افطار کرے
اپنی اولاد کے ساتھ اسکے لیے ہر لقمہ کے بدلے ثواب ہے آزاد کرنے ایک غلام کا آٹھوان یہ کہ
کھانا بعد ادائے فرض نماز و تراویح وغیرہ کے کھاوے بعد افطار سیر ہو کر نہ کھاوے کہ غلبہ نوم
اور قیام لیل اور ادائے تراویح سے محروم رہجائے نوان یہ کہ اپنے کھانے سے کسی محتاج و
فقیر کو صدقہ دے دوسرے روزہ دار کا افطار صوم کرادے تاکہ ثواب روزے و صدقے
دونون کا پاوے دسوان یہ کہ سحری کھاوے جو کچھ میسر ہو اور جسکا عادی ہو کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ لُقْمَةٍ مِنْهَا ثَوَابُ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةٍ
تم سحری کھاؤ پس یقینی تمھارے لیے ہر لقمے کے بدلے ثواب ہے عبادت ساٹھ برس کا
گیارھوین یہ افطار مین تعجیل و جلدی کرے جب ٹھیک وقت غروب آفتاب کا دیکھ لے
اور سحری مین تاخیر کرے جب چھٹا حصہ رات کا رہجاوے اسوقت کھاوے قبل از
صبح صادق فارغ ہو جاوے تعجیل افطار و تاخیر سحری مسنون ہے جملہ پیغمبرون کا طریقہ ہے
چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثَةٌ مِّنْ سُنَنِ
الْمُرْسَلِيْنَ تَعْجِيْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاْخِيْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ
تین باتین طریقہ پیغمبرون علیہ السلام سے ہین ایک تعجیل افطار دوسری تاخیر سحری کی تیسری
داہنے ہاتھ کو بائین ہاتھ پر رکھنا یعنی قیام لیل دست بستہ اپنے پروردگار کے آگے
کھڑے ہونا بارھوین افطار صوم کے وقت یہ دعا پڑھنا یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ اِلَّا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
اے کشادہ بخشش والے میرے بڑے گناہ کو بخشدے پس یقینی بڑے گناہ کو نہین بخشتا

علیہ وسلم نے فرمایا کَمْ مِنْ صَائِمٍ یَصُوْمُ وَلَیْسَ مِنْ صَوْمِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ ۔
بسیار وزہ دار ایسے ہین جنکو کچھ ثواب روزے کا نہین سوائے تکلیف بھوک وپیاس کے پس ای
مومنو تمکو لازم ہی جہان نفس کو تم گرسنگی وتشنگی سے روکتے ہو وہان زبان وجوارح کو بھی منہیات سے
روکو تاکہ پورا پورا اجر وثواب پاؤ اور افطار صوم وجہ حلال کی روزی سے کرو کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی روزی حرام سے افطار صوم کرے غضب الٰہی مین گرفتار ہو
تیسرا روزہ حقیقت ہی کہ روزہ دار اپنے کو جملہ معاصی سے بچاوے عجب وتکبر ریا وحسد غیظ
وغضب پاس آنے نہ پاوے دل مین بجز یاد الٰہی دوسرا خطرہ نہ گذرے اور یہ دشوار ترین
روزہ ہی خاصان خدا کے لیے مخصوص ہی اور آداب روزے کے تیرہ ہین پہلا یہ کہ بحالت
روزے مین گوشہ نشینی اختیار کرے تاکہ نظر اسکی نامحرم ونامشروع پر نہ پڑے دوسرا یہ کہ صحبت
اہل ہوا وہوس سے دور رہے تاکہ دل اسکا مشوش نہو تیسرا یہ کہ مجمع مین آدمیون کے زیادہ
نشست نہ کرے تاکہ زبان وگوش گفت وشنود لایعنی سے محفوظ رہے چوتھا یہ چھوہارے وخرمے
سے افطار کرے کہ شرعۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ خرمے سے افطار کرنا سنت ہی اور چھوہارا وخرمہ
نہو تو پانی سے افطار کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَفْطَرَ عَلَی الْمَاءِ
کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی جَسَدِہٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحٰی عَنْہُ
عَشْرَۃَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ عَشْرَ دَرَجَاتٍ جسنے افطار صوم پانی پر کیا حق سبحانہ جلشانہ
اسکے لیے بدلے ہر ایک روئین بدن کے دس نیکیان لکھتا ہی اور دس برائیان محو کرتا ہی
اور دس درجے اسکے بلند کرتا ہی پانچوین یہ کہ کھانا وجہ حلال کا کھاوے محنت ومزدوری
وکسب حلال سے حاصل کرے کہ آنحضرت نے فرمایا جو کوئی کسب حلال سے روزہ
افطار کرے بعوض ہر ایک لقمے کے ثواب روزے کا پاوے اگر وجہ حلال میسر نہو تو چاہیے
کہ حیلہ کرکے کسی سے قرض لیکر یاد صیام مین خرچ کرے چھٹا یہ کہ کھانے مین افراط نہ کرے
عادت معہودہ سے زیادہ نہ کھاوے تا سبب سستی وکاہلی کا نہو ساتوین یہ کہ تنہا اور اکیلا

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اے اولاد یعقوب علیہ السلام اے منتسبان بنسب اسرائیل کہ نام حضرت
یعقوب علیہ السلام ہے اور ندا ے جنسیت جیسے یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اے انسان جنس بشر
اور حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مین تین حرف
ہین (یا) ندا ے نفس ہے (ای) ندا ے جان ہے (ھا) ندا ے سر قلب ہے
الَّذِیْنَ) اشارت ہے (اٰمَنُوْا) بشارت ہے معنی اسکے یہ ہین اے نفس و تن خدمت مین
حاضر ہو اے جان مقام قربت مین آ اے سر و قلب مکان مشاہدہ جمال الٰہی مین موجود ہو اور
بعضے فرماتے ہین ندا دو نوع پر ہے ایک ندا ے علامت ہے دوسری ندا ے کرامت ہے ندا ے
علامت جیسے یٰٓاٰدَمُ یٰٓاِبْرٰھِیْمُ کہ سب انبیا علیہم السلام کے لیے نام سے ندا ہوئی اور
ندا ے کرامت جیسے یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اے نبی و پیغمبر یہ خاص ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے مخصوص ہے پس جس ندا ے کرامت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا ہوئی اسی
ندائے کرامت سے اسکی امت مرحومہ کو بھی ندا فرمائی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا **قوله**
کتب بمعنی فُرِضَ ہے جیسے اور مقام پر واقع ہے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ تم پر فرض
کیا گیا بدلا لینا جان کا کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ یہ تسلی و تشفی و اطمینان
واسطے مومنین کے لیے ہے کہ امساک نفس و ترک شہوات بھوک و پیاس جسکا ہمیشہ انسان عادی ہو رہا
اختیار کرنا تمام دن روزہ رکھنا ایک طاعت سخت و عبادت دشوار تھی ارحم الراحمین نے
کمال رحمت و غایت شفقت سے اِن کے حق مین ارشاد کیا کہ خاص تم ہی کو یہ تکلیف نہین
دی گئی یہ بار عظیم تم ہی پر نہین رکھا گیا بلکہ کل امم سابقہ پر جو تم سے پیشتر گذر گئے روزہ رکھنا
فرض کیا گیا مگر انکو وہ جشنے وار دنگل مشہور رہے انمین ثواب عظیم اجر موفور رہے بعضون پر
روزہ عاشورا دسوین ماہ محرم کا روزہ فرض تھا بعضون پر ایام بیض یعنی تیرھوین چودھوین
پندرھوین تاریخ ہر مہینے کا کہ انمین ماہ کامل ہوتا ہے بعضون پر تین ماہ کے اور تم پر تو ایک ہی
مہینے کے روزے فرض کیے گئے اسکا فائدہ اور منفعت کسقدر ہے اس امساک نفس سے

سواے مالک عرش بزرگ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ اس دعا کو اکثر بوقت افطار صوم پڑھا کرتے تھے ترجمہ ین کیہ وقت سحر کبھی یہ دعا پڑھا کرے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ کوئی معبود برحق سواے خداے پاک کے نہین جو زندہ و قائم ہی موجود ہر نفس کا جانتا جو انھین نے کیا اعمال صالح یا زشت سے آنحضرت نے فرمایا اس دعا کے پڑھنے والے کو اللہ تعالی عطا فرماتا ہی بشمار ہر ایک ستارہ آسمان کے ہزار ہزار نیکی اور دور فرماتا ہی اسی مقدار برائی اور بلند فرماتا ہی اسیقدر درجے اور روزہ رکھنا زمانہ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام سے فرض ہی اور تا قیام قیامت ہیگا کوئی امت ایسی نہ تھی جسپر روزہ فرض نہوا تفسیر آیہ سنو کہ حقتعالی اپنے کلام پاک مین خبر دیتا ہی اور ارشاد فرماتا ہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اے ایمان والو یہ روزہ تمپر خاص فرض نہین ہوا تمکو تکلیف مالایطاق نہین دیگئی لیکن ویسا ہی فرض ہی جیسا کہ اُن لوگون پہ فرض تھا جو تمسے پیشتر گذر چکے اور فائدہ اور منفعت تمھارے لیے یہ رکھی ہی کہ شاید تم متقی و پرہیزگار ہو جاؤ ترک شہوات و لذائذ جسمانی کے عادی ہو جاؤ کہ کسب حلال کیجانب راغب ہو جاؤ طاعت و عبادت مین سستی و کاہلی کرو حرف یا ندا کا ہی اور پکارنے کی غرض سے ہی ایمان والون کو آگاہ و ہوشیار فرماتا ہی اور ندا کے چند اقسام ہین نداے مدحت نداے مذمت نداے رحمت نداے وحشت نداے نسبت نداے جنسیت نداے مدحت جیسے اس آیہ کریمہ مین یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو موصوف بصفت ایمان اور نداے مذمت جیسے یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اے کافرو منکرو متصف بمذمت انکار وحدانیت اور نداے رحمت جیسے یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا اے میرے بندو جنھون نے اسراف کیا اور نداے وحشت جیسے وَنَادٰھُمَا رَبُّھُمَآ اَلَمْ اَنْھَکُمَا اور پکارا اِن دونون آدم و حوا علیہما السلام کو انکے مالک پروردگار نے کیا تم دونون کو مین نے منع نہین کیا اور نداے نسبت جیسے

خوردسال یا ضعیف و مخنی ہین کہ صوم سے عاجز ہین انکے لیے کیا حکم ہی فِدْیَۃٌ طَعَامُ
مِسْکِیْنٍ فدیہ دینا ہی روزے کا روزے کے بدلے ایک محتاج کو کھانا کھلانا پیٹ
بھرکر یا کچا اناج بمقدار خوراک نصف صاع دو سیر گیہون وغیرہ دینا فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا
فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ پس جو شخص نیکی و احسان کرے فدیہ مقررہ سے زیادہ دے اسکے حق مین
بہتر ہی اور ثواب ہی وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور یہ تم روزہ رکھو تمھارے
حق مین بہتر ہی اس سے کہ فدیہ دو کیونکہ مقصود اس روزے سے تصفیہ باطن و تزکیہ قلب عبادت
و طاعت ہی وہ مفقود ہی اگر تم صدقہ تو دیدوگے اسکا ثواب پاجاؤگے لیکن یہ صفائی باطن و
جلا ایمان و خصلت اسلام قرب منزلت کسطرح پاسکتے ہو اگر فہم و دانش و علم رکھتے ہو خود ہی
غور کرو اور سمجھو ای ایمان والو احکام صوم سنے اب فضیلت و بزرگی ماہ رمضان کی سنو کہ وہ
ایسا مقبول بارگاہ صمدیت ہی کہ قرآن مجید اسمین نازل شب قدر اسمین عنایت ہوئی دن کو
روزہ رکھنا فرض ہوا رات کو تراویح پڑھنا سنت ہوا دعا اسمین مقبول ہوئی اعمال نیک کا
ثواب دوچند ہوا سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی زَیَّنَ الشُّھُوْرَ
بِشَھْرِ رَمَضَانَ وَزَیَّنَ الْکُتُبَ بِالْقُرْاٰنِ یقینی اللہ تعالی نے زینت دی
بارہ مہینون کو ماہ رمضان سے اور رونق عطا کی کتب منزلہ آسمانی کو قرآن مجید سے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا جاء رمضان فتحت اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَ
غُلِقَتْ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ جب ماہ رمضان آتا ہی اسکی برکت سے
کھولدیے جاتے ہین دروازے جنتون کے اور بند کردیے جاتے ہین دروازے
دوزخ کے اور مقید کردیے جاتے ہین شیاطین اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ جب ہلال
ماہ رمضان طلوع کرتا ہی حق سبحانہ تعالی جبرئیل امین کو حکم فرماتا ہی کہ حوران بہشتی کی
زیب و زینت کے لیے حکم دو آسمان و زمین مین ندا کردو کہ ای اہل ارض و سموات ہوشیار
ہو جاؤ کہ یہ مہینا ماہ رمضان کا ہی جو کوئی اسکی تعظیم بجالائیگا وہ بخشا جائیگا اور شیطان لعین کو

کیا غرض ہی لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ شاید تم اسکی برکت سے متقی و پرہیزگار بنجاؤ ریاضت و مشقت
عادی ہو جاؤ تَتَّقُوْنَ کے کیا معنی ہین تَنْجُوْنَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ یعنی نجات پاجاؤ عذاب
دوزخ سے تمہاری ہی صفائی قلب اور تزکیہ نفس کے لیے یہ سخت عبادت فرض ہوئی پہلے
جو صوم ماہ صیام فرض ہوئے بندون کو اختیار دیا گیا روزہ رکھین یا فدیہ دین ایک غریب
و محتاج کو آدھا صاع دو سیر گیہون یا آٹا یا جو ستو جیسے حق سبحانہ جل شانہ نے فرمایا وَعَلَى الَّذِيْنَ
يُطِيْقُوْنَهٗ جو لوگ قوت و طاقت روزہ رکھنے کی رکھتے ہین اور وہ روزہ نہ رکھین تو کیا
کرین فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ایک مسکین کو ایک آدمی کی خوراک کے مقدار فدیہ دیدین
بعد اسکے مصلحۃً تنسیخ فرمائی اور حکم فرمایا وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اور بہتری و نیکی تو
اسمین ہی کہ روزہ رکھو تمام دن کھانے پینے عورتون سے صحبت کرنے سے باز رہو جب آفتاب
غروب ہو کھاؤ پیو روزہ دار وقت عشا تک روزہ افطار کرتے تھے بعد عشا کے تمام رات
دوسرے روز غروب آفتاب تک کھاتے پیتے نہ تھے وقت عشا سے اور سونے کے
بعد کھانا پینا صحبت کرنا حرام تھا مفطر صوم تھا وہ اس آیہ شریفہ سے منسوخ ہوگیا
عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ علام الغیوب نے جان لیا
جو نفوس تمہارے خیانت کرتے ہین پس توبہ قبول فرمائی تمہاری اور تم سے عفو و درگذر
فرمایا تمہاری خطا کو معاف کیا پس روزہ دن کا رہا صبح صادق سے غروب آفتاب تک قید
مقرر رہا رات کو تمام رات کھانے پینے صحبت کرنے کی اجازت رہی بعد اسکے حق سبحانہ
فرماتا ہی قوله تعالى اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ
مستکمین منین کے لیے ارشاد ہوا ماہ صیام معدودے ایام ہین انتیس دن یا تیس دن تم مین سے اگر کوئی بیمار
ہو جائے یا سفر مین جائے قضا کرے اور ان ایام کے شمار سے بعد صحت اور واپس آنے سفر کے دوسرے
مہینون مین سال بھر تک قضا کر لے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ اور جو لوگ طاقت رکھتے ہین یعنی اہل قوت
ہین باب افعال کا خاصہ سلب ہی یہ معنی ہین کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہین رکھتے دائم المرض

کیا خیر و برکت ہی ماہ رمضان مین ہر آئینہ تمنا کرتی امت میری اسبات کی کہ ماہ رمضان سال بھر
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ماہ رمضان کے آنے سے خوش ہو حقتعالی
اسکو غمناکی روز قیامت سے محفوظ رکھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَکْرَمَ
رَمَضَانَ فَقَدْ اَکْرَمَ سُبْحَانَ جسنے اکرام ماہ رمضان کا کیا اسنے اکرام سبحان کا کیا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ
بزرگی ماہ رمضان کی اور مہینون پر ایسی ہی جیسے بزرگی اللہ تعالی کی خلق پر بزرگ داشت
ماہ رمضان کی یہ ہی کہ جو کچھ خدا یتعالی نے فرمایا ہی اسکو بجالائے اور جس سے منع کیا ہی اس سے
باز رہے اخبار مین آیا ہی کہ ایک روز حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ گورستان کوفہ مین
زیارت قبور کے لیے تشریف لیگئے ایک قبر نئی دیکھی اللہ سے مناجات کی کہ اس میت کا حال
مجھپر منکشف ہو جاوے حقتعالی نے پردہ درمیان سے اٹھا دیا انبیا اور اولیاء اللہ کے
لیے کشف القبور ہونا شرع مین درست ہی جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو قبر کے پاس
سے گذرے فرمایا میت ان دونون قبرون کے معذب ہین ایک بسبب نامی سخن چینی
کے دوسرا اس وجہ سے کہ قطرہ پیشاب سے احتیاط نہ کرتا تھا کپڑون کو اسکی چھینٹون سے نہ بچاتا
تھا الغرض جب اس میت نے حضرت امیر المومنین کو دیکھا نعرہ مارا اور کہا یَا عَلِیُّ اَنَا غَرِیْقٌ
فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّارِ ای امیر المومنین مین آگ مین ڈوبا ہوا ہون آتش دوزخ
مین جل رہا ہون حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اسکا حال زار دیکھکر گریہ وزاری طاری ہوئی
اور ہر بار کہتے تھے اِغْفِرْ یَا غَفَّارُ اسکو بخشدے ای بخشنے والے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ
یا اَسَدَ اللّٰہِ - اسکی شفاعت نہ کیجیے کہ یہ شخص ماہ رمضان کی عزت و حرمت نہین کرتا
تھا گناہ سے باز نہ آتا تھا دن کو روزہ رکھتا تھا رات کو معصیت مین بسر کرتا تھا امیر المومنین
کرم اللہ وجہہ اس حکم ممانعت سے شکستہ خاطر ہوے کہ دعا مستجاب نہو تی نہایت الحاح و
زاری سے سربسجدہ ہوے کہ پروردگارا مجکو رد و نہ کر تو رحیم و کریم ہی ہاتف غیبی نے

مقید ومحبوس کردو تاکہ روزہ دار سیئات سے بچین حسنات مین مشغول ہون اور اس
حدیث کے معنی مین محدث کہتے ہین جو آنحضرت نے فرمایا (فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ) کھولدیے
جاتے ہین دروازے جنت کے جو مومن اس ماہ مبارک مین مریگا وہ سیدھا بہشت مین
چلاجائیگا اسکے حقمین در جنت وا ہین در دوزخ بند ہین اگر کافر مریگا برابر دوزخمین چلاجائیگا
اسکے واسطے در دوزخ مسدود ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت مین
ماہ رمضان کے فرمایا اَلَا وَقَدْ اَظَلَّكُمُ اللّٰہُ بِشَهْرٍ عَظِيْمٍ عَظَّمَ حُرْمَتَهُ وَبَسَطَ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ رَحْمَتَهُ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهُ نَجَاتٌ
مِنَ النَّارِ آگاہ ہوا ی مومنو ہر آئنہ سایہ کردیا اللہ تعالی نے تمپر ایک بزرگ مہینے کا
کہ بڑی ہی عظمت اسکی اور کشادہ کردیا مومنون پر اپنی رحمت کو ایسا مہینا کہ اول اسکا
رحمت ہی اور اوسط اسکی مغفرت ہی اور آخر اسکی نجات ہی آتش دوزخ سے یعنے اول
دہے مین حق سبحانہ تعالی شانہ اپنے بندون روزہ دارون پر شب وروز اطباق رحمت
نثار فرماتا ہی دوسرے دہے مین شایان مغفرت کرتا ہی اور بخشش فرماتا ہی تیسرے دہے
مین آتش دوزخ سے نجات وآزادی عطا کرتا ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ ہر دن اور
ہر رات مین ماہ رمضان کے حق سبحانہ تعالی ہزار ہزار گنہگار کو دوزخ سے آزاد فرماتا
اور حدیث مین آیا ہی کہ ہر جمعہ کی رات کو ماہ رمضان کے چھ لاکھ گنہگار کی بخشش فرما
اور ہر ساعت مین روز جمعہ ماہ رمضان کے سات لاکھ جابر وظالم کو آتش دوزخ سے
خلاص کرتا ہی حق سبحانہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کہ امت محمد
کو دو نور عطا کرونگا ایک نور قرآن مجید کا دوسرا ماہ رمضان کا اور دو تاریکی سے انکو
محفوظ رکھونگا ایک تاریکی قبر دوسری تاریکی قیامت سے ایک شب کو سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شب اول ماہ رمضان کی تھی فرمایا لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا فِي
رَمَضَانَ لَتَمَنَّتْ اُمَّتِيْ اَنْ تَكُوْنَ الرَّمَضَانُ السَّنَةَ كُلَّهَا اگر جانتے بندگان خدا

ہی او رجسنے ماہ رمضان مین تسبیح کی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا اُسکے لیے اجر ایک لاکھ
بیح کا ہی جو غیر رمضان مین پڑھی اور جس شخص نے کسی ننگے مومن کو کپڑا پہنایا ماہ رمضان مین
کو حق سبحانہ جلشانہ قیامت کے روز تمام خلق اللہ اور اہل محشر کے روبرو سات لاکھ حلہ جنتی
ناویگا اور جسنے بھوکے کو کھلایا یا کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا اُسکے واسطے وہ جر
ثواب کہ جو شخص زمین کی مقدار سونا راہ خدا مین تصدق کرے غیر رمضان مین اور کسی بارہ مہینو
ے خلاصۃ الاخبار مین مذکور ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماہ رمضان مین
ی روزہ دار کو صرف پانی ہی پلادے وہ ایسا گناہون سے پاک صاف ہوجائے کہ گویا
ہ اُسی روز اپنی مان کے پیٹ سے معصوم و بے گناہ پیدا ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض
یا رسول وہ صائم حضر و وطن مین ہو یا سفر مین ہو ایسے مقام پر جہان پانی میسر نہ آتا ہو اُسکے
انے کا یہ ثواب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ وہ کنارے دریاے فرات
کے کیون نہو کہ وہان آب کثیر و اذن عام ہی یہی ثواب ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
رمایا جو کوئی کسی مسافر روزہ دار کا روزہ افطار کراوے حق تعالی اُسکو پل صراط سے کہ تین ہزار
برس کی راہ ہی ایسا پار اُتار دے جیسے موسم برشگال مین بجلی کوندھ جاتی ہی اس تیزی
سرعت سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَتْعَلَ حَافِیًا فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ
عْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بُرَاقًا مِنَ النُّوْرِ یَمُرُّ عَلَیْہَا الصِّرَاطَ کَالْبَرْقِ اللَّامِعِ
س شخص نے کسی محتاج برہنہ پا کو ماہ رمضان مین جوتا پہنا دیا حق سبحانہ عزشانہ اُسکو روز
یامت کے ایک سواری براق نور کی عطا کریگا جسپر وہ سوار ہو کر پل صراط سے اسطرح
رجائیگا جیسے بجلی چمک جاتی ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنِ اسْتَغْفَرَ
کُلَّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَعْطَاہُ اللّٰہُ ثَوَابَ
جَبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ وَحَمَلَۃِ الْعَرْشِ وَمَحٰی ذُنُوْبَہٗ
جو کوئی توبہ و استغفار کرے ہر دن رات مین ماہ رمضان کے دس مرتبہ مرحمت فرماتے

آواز دی اے علی ہرچند یہ شخص قابل معافی و لائق بخشش کے نہین لیکن فقط بوجہ تمھاری دل
شکنی کے اسکو بخشدیا پس اے عزیز منو یہ مہینا وہ بزرگ ہے جسکے فضائل بیان ہوے چاہیے کہ
اسکو عزیز سمجھو ثواب و حسنات مین کوشش کرو سیئات سے باز رہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اس مہینے بزرگ مین ترک معصیت کرے حق سبحانہ جل شانہ گیارہ مہینے کے اسکے
گناہ بخشدے اگرچہ وہ طلب آمرزش نہ کرے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَذْنَبَ فِیْ
رَمَضَانَ اَوْجَبَ عَلَیْہِ عَذَابَیْنِ وَمَنْ اَحْسَنَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ حَسَنَتَیْنِ
جس شخص نے گناہ کیا ماہ رمضان مین واجب کرتا ہے حق تعالی اسکے لیے دو عذاب اور
جسنے نیکی کی اس ماہ مبارک مین لکھتا ہے اسکے لیے حق تعالی دو نیکیون کا ثواب جیسا کہ اس ماہ مین نیک کام
کا ثواب زیادہ ہے اسیطرح سے برے کام کا گناہ بھی المضاعف ہے چاہیے کہ نواہی سے باز رہے
اور امر کی بجا آوری مین مستعد ہو خیرات و حسنات و صدقات جو کچھ ہوسکے اسکو غنیمت جانے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَصَدَّقَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ بِصَدَقَۃٍ عَلٰی
مِسْکِیْنٍ کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ تَصَدَّقَ بِکُلِّ شَیْءٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَمَنْ
صَلّٰی فِیْہِ رَکْعَۃً فَلَہٗ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ صَلّٰی فِیْ غَیْرِہٖ مِائَۃَ اَلْفِ رَکْعَۃٍ
وَمَنْ سَبَّحَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ بِتَسْبِیْحَۃٍ فَلَہٗ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ سَبَّحَ فِیْ
غَیْرِہٖ مِنَ الشُّہُوْرِ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفِ تَسْبِیْحَۃٍ وَمَنْ کَسٰی فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ
مُؤْمِنًا کَسَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ سَبْعِیْنَ
حُلَّۃً وَمَنْ شَبَعَ جَائِعًا اَوْ اَفْطَرَ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ
کَمَنْ تَصَدَّقَ بِمِلْءِ الْاَرْضِ ذَہَبًا فِیْ غَیْرِہٖ مِنَ الشُّہُوْرِ
جس شخص نے تھوڑا سا ہی صدقہ دیا کسی محتاج کو ماہ رمضان مین اسکے لیے ثواب اس صدقہ
کا ہے اور ان اشیاء کی خیرات کرنیکا اجر ہے جسپر آفتاب نکلتا ہے یعنی دنیا کی تمام چیزون ...
اور جسنے ایک رکعت نماز پڑھی اسکے لیے وہ ثواب ہے جیسے غیر رمضان مین دو لاکھ رکعت ...

بِمِثْلِهَا دَرَجَةً فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَکْرَمَكَ اللّٰهُ بِالِلّقَاءِ کَمَا بَشَّرْتَنِیْ بِالْخَیْرِ کوئی بندہ نہین جو
ماہ رمضان مین قل ہو اللہ احد ایکبار پڑھے مگر یہ کہ بنا دیتا ہی حق سبحانہ تعالی اسکے لیے جنت مین
چھپن شہر اور ہر شہر مین مثل اسی کے قصر و محل اور ہر قصر و محل مین اسی کے مثل گھر و مکان اور
ہر گھر مین ایک تخت مثل اسی کے اور ہر تخت پر ایک حور بیٹھی ہی حورون بڑی آنکھ والیون سے
اور لکھدیتا ہی اللہ تعالی اسکے لیے چھپن ہزار نیکی اور دور کردیتا ہی مثل اسکے برائی اور بلند فرما دیتا ہی
اسکے مطابق درجے پس اس اعرابی نے یہ فضائل قل ہو اللہ احد سنکر عرض کی اعزاز و اکرام آپکا
حق سبحانہ تعالی شانہ بڑہائے اپنے دیدار سے جیسے حضور نے ہمکو بشارت دی نیک بات کی اور حدیث
مین وارد ہی کہ جو کوئی ماہ رمضان کی شب و روز مین تین سو تریسٹھ بار سورۂ قل ہو اللہ بسم اللہ کے
ساتھ پڑھے حقتعالی حرام کردے اسکے گوشت و پوست و رگ و پی و مغز و استخوان کو آتش دوزخ پر
اس حدیث کو روایت کیا بیہقی نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ
الْعَنْكَبُوْتِ وَسُوْرَةَ الرُّوْمِ فِیْ لَیْلَةِ الثَّلٰثَةِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَهُوَ مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا اَسْتَثْنِیْ فِیْهَا اَبَدًا وَلَا اَخَافُ اَنْ یَکْتُبَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ یَمِیْنِیْ
اِثْمًا اِنَّ لَهُمَا مِنَ اللّٰهِ لَمَنْزِلَةً جس شخص نے پڑھی سورۂ عنکبوت اور سورۂ
روم تیئیسوین شب کو ماہ رمضان کے کہ وہ دوسری شب قدر ہی پس وہ اہل جنت سے ہی
اور نہ مستثنا کیا مین کسیکو ہرگز فرمایا حضرت نے مین اس بات کا خوف نہین کرتا کہ میری قسم مین
اللہ تعالی گناہ لکھے بلکہ مین سچی بات کہتا ہون کہ یقینی اللہ تعالی کے نزدیک ان دونون
سورتون کے لیے ہر آینہ مرتبہ قبولیت ہی بندگی شیخ المشائخ رکن الحق والدین ابو الفتح فیض اللہ
قدس سرہ العزیز نے ملک بہرام سراج الدین سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ بے ریب و شک
جنت مین داخل ہو تو التزام کرو کہ سورۂ عنکبوت و سورہ روم کو تیئیسوین شب ماہ رمضان کے
پڑھ لیا کرو واحد اگر امام دو رکعت نماز مین ان دونون سورتون کو پڑھے بہشتی ہو اور جو اسکے
مقتدی ہون انکو مثل امام کے ثواب ہو یہ مقولہ ہی شیخ بندگی صاحب کا جو بیان ہوا اب تفسیر آیہ

حقتعالی اسکو ثواب اعمال جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل نور جملہ عرش کا اور جملہ گناہ
اسکے نامہ اعمال سے محو فرما وے اسوقت جملہ حاضرین سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سنے
عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ کن الفاظ سے توبہ و استغفار کرین آنحضرت نے ارشاد فرمایا
اس طرح سے کہ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ
مین بخشش چاہتا ہون ایسے پروردگار سے جسکے سوا کوئی معبود ہی نہین ہی وہی زندہ قائم و دائم
ہی اور اسی مالک کے آگے توبہ کرتا ہون گناہون سے کتاب الالمع مین مذکور ہی روایت کی
ہی عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین مینے عرض
کی کہ یا رسول اللہ ماہ رمضان ہین مین کس شغل مین رہا کرون اور کیا کرون آنحضرت صلعم
فرمایا تلاوت قرآن مجید مین کہ مَنْ قَرَأَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ فِي يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ فَلَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا أَجْرُ شَهِيدٍ جس شخص نے ایک آیت قرآنی دن و رات
ماہ رمضان کے پڑھی اسکے لیے ہر حرف کے بدلے اجر و ثواب ایک شہید کا ہی جو راہ خدا
مین قتل ہوا جب یہ حدیث ایک اعرابی جنگلی بادیہ نشین نے سنی نہایت گریہ وزاری کی سرور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سبب گریہ کا استفسار فرمایا کہ مَا يُبْكِيكَ تیرے رونے
کیا باعث ہی مینے عرض کی لَسْتُ بِقَارِئٍ وَهَلِ الْأَجْرُ لِمَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
مین قرآن مجید پڑھا ہوا نہین ہون اور یہ اجر و ثواب جو حضور نے ارشاد فرمایا اس شخص
لیے ہی جو قرآن مجید پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غایت شفقت و رحمت سے
کہ تو تنگدل و شکستہ خاطر نہو قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فقط پڑھ لیا کرے مَا مِنْ عَبْدٍ قَرَأَ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَرَّةً وَاحِدَةً إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ سِتًّا
وَخَمْسِينَ مَدِينَةً فِي كُلِّ مَدِينَةٍ مِثْلُهَا قَصْرًا فِي كُلِّ قَصْرٍ مِثْلُهَا بَيْتًا
فِي كُلِّ بَيْتٍ مِثْلُهَا سَرِيرًا عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ حُورٌ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَكَتَبَ اللّٰهُ
تَعَالَى لَهُ سِتَّةً وَخَمْسِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَمَحَى مِنْهُ مِثْلَهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ

بغیر لفظ شہر کے ارشاد کیا اور لفظ رمضان مشتق ہی رمضاء سے جسکے معنی لغت مین حرارت و تپش
آفتاب کے ہین اس مہینے کا نام جسمین روزے رکھے جاتے ہین رمضان اسلیے رکھا گیا کہ وہ
جلا دیتا ہی گناہونکو جیسے تپش آفتاب کی جلا دیتی ہی جسم انسان کو هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَتَدْرُوْنَ لِمَ
سُمِّيَ رَمَضَانُ رَمَضَانَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ایسا ہی مروی ہی ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کیا جانتے
ہو تم کہ کس لیے رمضان کا نام رمضان رکھا گیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ اور اللہ کا
رسول عالم و دانا ہی ہم نہین جانتے قَالَ لِاَنَّهٗ يَرْمَضُ الذُّنُوْبَ فرمایا اسلیے کہ وہ جلا دیتا ہی گنا
ہون کو وَلٰكِنْ اِنَّمَا يَرْمَضُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
لیکن اسی شخص کے گناہون کو جلاتا ہی جسنے روزے ماہ رمضان کے از روے ایمان و اجر و
ثواب ملنے کے رکھے جیسا کہ حدیث مین وارد ہی قوله تعم اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ نازل کیا گیا
اس رمضان مین قرآن یعنی اُنْزِلَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اس ماہ مین جو لیلۃ القدر ہی اِلٰى سَمَاءِ
الدُّنْيَا آسمان دنیا کیطرف نازل ہوا عَلَى الْمَلَائِكَةِ السَّفَرَةِ الْبَرَرَةِ ان فرشتون پر
جو سفرہ و بررہ ہین جُمْلَةً وَّاحِدَةً اکٹھا ایکبارگی ثُمَّ اُنْزِلَ مِنْ سَمَاءِ الدُّنْيَا
اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر نازل ہوا آسمان دنیا سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کیطرف سُوْرَةً سُوْرَةً اَوْ اٰيَةً اٰيَةً ایک ایک پوری سورۃ نازل ہوئی یا ایک ایک آیت
اتری عَلٰى قَدْرِ مَا يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِ اسقدر کہ جسکی جسوقت ضرورت تھی پھر قرآن مجید
کی صفت فرمائی قوله تعالى هُدًى لِّلنَّاسِ یعنی هَادِيًا لِّلنَّاسِ آدمیون کا رہنما ہی
قوله تعالى وَبَيِّنٰتٍ اور اسکی صفت یہ ہی بیان کرنیوالا ہی یعنی الْاَوَامِرَ وَالنَّوَاهِيَ
و امر و نواہی جسکا حکم کرنے کا ہی یا نہ کرنے کا ہی قوله تعالى مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ
ہدیٰ او امر و نواہی کہلاتے ہین ہدیٰ اور فرقان سے یہ دونون نام قرآن مجید کے ہین

قرآنی بیان کرتے ہین سن اے سامع بدل وجان اور پڑھ اے قاری بخوش الحان شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ پروردگار جہان خالق انس وجان رازق ہمگنان روزی دہ
بندگان نیکان وبدان عیب پوش وغیب دان دشمن ودوست پر مہربان قرآن کریم وفرقان
عظیم مین فرماتا ہے مہینا رمضان کا وہ عظمت وبرکت والا ہے جسمین قرآن مجید نازل ہوا هُدًی
لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ہادی ورہنما ہے آدمیون کے لیے اور حجت روشن سے
اور دلیل ثابت ہے ہدی اور فرقان سے کہ یہ دونون نام قرآن مجید کے ہین فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ
الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ سو جو تم مین سے اس مہینے مین حاضر وموجود اپنے وطن مین ہو سفر مین نہو بس
اسکو چاہیے کہ روزہ رکھے وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اور جو تم مین سے مریض وبیمار ہو یا سفر
مین ہو فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ بس اسکو چاہیے شمار کرنا اور دنون سے یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ
وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اسکی ذات پاک سراسر رحمت وشفقت ہے تمسے ارادہ آسان کام لینے کا چاہتا ہے
قصد سخت کام لینے کا نہین فرماتا وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اور تاکہ تم شمار ایام کا پورا کرو بھول چوک
نہ واقع ہو وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ اور تاکہ بڑائی کرو خداوند عالم کی اس بات پر کہ اسنے تمکو ہدایت
کی راہ راست بتائی وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور شاید کہ تم شکر کرو بندہ شکرگزار بنجاو قوله تعالیٰ شَهْرُ رَمَضَانَ
حق سبحانہ جل شانہ نے رمضان کی توصیف شہر کے ساتھ فرمائی بنا بر اسکی قدر ومنزلت کے
حدیث مین وارد ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اِنَّهٗ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا جَاءَ رَمَضَانُ
تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہ کہو کہ آیا رمضان اور ایک روایت مین یون آیا ہے
عَظِّمُوْهُ كَمَا عَظَّمَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهٖ شَهْرُ رَمَضَانَ اور مجاہد رضی اللہ عنہ نے اس قول کی
جانب میل کیا ہے اور مکروہ جانا ہے اسطرح سے کہنے کو کہ آیا رمضان گیا رمضان اور کہا ہے شاید
کہ رمضان کوئی اسم ہو اسماء اللہ تعالیٰ سے ولیکن ہمارے علمائے حنفیہ کے نزدیک اسطرح سے
کہنا جائز ہے کہ آیا رمضان اور گیا رمضان کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا جَاءَ
رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ جب رمضان آتا ہے دروازے جنت کے کھول دیے جاتے ہین

میرے اے رسول میرے بندے میرے سے دریافت کرین یعنی پوچھین کہ ہم اپنے مالک و خالق کو کہان
ڈھونڈھین کس جگہ تلاش کرین کیونکر پائین پس کہدو اُنسے کہ مین بہت ہی قریب و نزدیک ہون مجھ
تلاش کی ضرورت نہین نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ مین تو تمھاری رگ گردن
سے بھی زیادہ تر قریب ہون وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور تمھاری ذاتون مین
موجود ہون کیون نہین دیکھ لیتے ہو ذرا تو غور و فکر کرو افکار باطلہ سے
قلب کو خالی کرو وساوس خطرات شیطانی کو چھوڑو سچ تو یہ ہے

دل کے آئینے مین ہے تصویر یار ۔۔۔ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ قبول کرلیتا ہون دعا دعا کرنے والے کی جب
وہ دعا کرے سن لیتا ہون پکار پکارنے والے کی جب وہ پکارے کہین ہو کسی مقام پر ہو
دریا صحرا جس جا پر ہو کیسی ہی سختی و مصیبت کی حالت مین ہو کیسا ہی جبار و قہار و دشمن
ظالم در پے آزار ہو سعی و سفارش عرض و معروض کی ضرورت نہین جب میری طرف
متوجہ ہوگے مین فوراً تمھاری مشکل کو آسان کردونگا رنج کو دفع کردونگا لیکن خلوص شرط ہے

تو یار ہے غیرون کا مین کب یار ہون تیرا ۔۔۔ جو تو اک بار ہے میرا تو مین سو بار ہون تیرا

فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ پس تمکو چاہیے اے بندو میرے میرے کہنے کو مانو کہ
مجھ سے زیادہ رفیق و شفیق خیر خواہ ہمدرد مونس و غمگسار معین و مددگار نہ پاؤگے اور میرا ایمان
لاؤ سچے دل سے صدق و یقین کرو کہ ہمارا مالک رزاق ذی القوۃ المتین ہے ہمکو اپنے حوائج
مین غیر اللہ سے التجا کی ضرورت نہین وہ سب حال مین ہمارا وکیل و کفیل ہے لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ
شاید وہ راہ راست پر آجائین اے حبیب ہمارے جب تم انکو اس حسن بیان و شفقت جنان سے
فہمایش کروگے جیسے کہ پدر مہربان اپنے فرزند نادان کو کرتا ہے امید ہے کہ وہ شرک و کفر کو
ترک کردین صراط مستقیم اختیار کرین اوامر الٰہی کے عادی و عامل نواہی سے ساہی و
غافل ہین۔ شان نزول اس آیہ کریمہ وَاِذَا سَاَلَکَ کا یون لکھا ہے کہ ایک بزرگ ترین اصحاب

دو لفظین مختلف ہین مگر معنی ایک ہی ہین قولہ تعالی فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ
پس جو کوئی تم مین سے رمضان مبارک مین حاضر و موجود ہو پس اُسکو چاہیے کہ روزہ رکھے یہ امر
حتمی وجوبی ہی اور یہ ناسخ ہی حکم اختیاری صوم کا (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ) تاویل مذکور پر
قولہ تعالی فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ پس جو کوئی
تم مین سے بیمار ہو یا سفر مین ہو پس اُسپر واجب ہی کہ شمار کرلے اور دنون سے حق سبحانہ تعالی
نے حکم مرض و سفر کا مکرر یاد کیا اسلیے کہ اول آیت مین دو چیز مین اختیار عطا کیا تھا روزہ
رکھنا خواہ فدیہ دینا جب وہ اختیار منسوخ ہوا اور حکم ہوا جو رمضان کو پاوے روزہ رکھے
اس حکم مین مریض و مسافر بھی داخل تھے لہذا اللہ تعالی نے انکا حکم علیحدہ بیان فرمادیا قولہ تعالی
يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ تمھارے لیے آسانی چاہتا ہی خدا دشواری نہین
چاہتا یہ اُنکی شان رحیمی کریمی ہی کہ حالت سفر مین کہ بصورت سقر ہی دو تکلیف روزے اور
سفر کی گوارا نہین فرماتا امید واثق ہی کہ عالم آخرت مین بھی سفر قیامت و تکلیف آتش دوزخ
گوارا نہ فرمائے قولہ تعالی وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اور تاکہ پورا کرلو تم شمار کہ کتنے روزے تمسے
قضا ہوے اُتنے گن کر برابر یا متفرق سال بھر مین رکھلو (تُكْمِلُوا) مین تا خطاب ہی
جسکے تحت مین مطیع و فاسق سب داخل ہین جیسے (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ) حکم عام تھا کہ اگر سفر
معصیت بھی ہو افطار صوم درست ہی قولہ تعالی وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ
اور تاکہ بڑائی کرو اللہ تعالی کی اس بات پر کہ اُسنے تمکو ہدایت کی ادا سے احکامات شرعی کے
طریقے تعلیم فرمائے قولہ تعالی وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور شاید کہ تم شکر کرو کہ حق سبحانہ جل شانہ
نے محض اپنے لطف و کرم سے تمپر کیسی آسانی کردی مشکلات کو کیسا سہل کردیا وہ تمھارا
مالک و خالق کیا تمھارا پورا خیر خواہ ہی کن کن صورتون اور حیلون سے تمکو خلد برین مین
لیجانا چاہتا ہی کیا کیا عیش و آرام ابدی کا تمھارے لیے سامان کرتا ہی کیا کیا راہین نجات
کی بتاتا ہی قولہ تعالی وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ اور جب تمسے اے حبیب

لیا دست برد کیا ورنہ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ ہیبت عمری وصولت فاروقی کا وہ دبدبہ
ہی کہ ابلیس تلبیس انکے سایے سے بھاگتا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تقریر سے مفہوم کیا کہ میری ہی غفلت سراسر موجب زحمت ہی کمال ندامت و حجاب سے سرنگون ہوے
نہایت غم و الم سے دگرگون ہوے اور دیگر حاضرین جلسہ کہ انکو بھی یہی واقعہ پیش آیا تھا نہایت لرزان
و ترسان ہوے دست بستہ خدمت بابرکت رسول مقبول مین اپنی اپنی خطیات کو بیان کر کے
معذرت خواہ ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد کیا کہ
شرم و حیا کی جا و افسوس کا مقام ہی کہ مین بنفس نفیس ہنوز تم مین موجود ہون اور تمسے ایسی
عدول حکمی حاکم علی الاطلاق کی صادر ہو باوجودیکہ میری زیارت سے مشرف ہوتے معجزات باہرات
برابر دیکھتے ہو پس آیندہ ون کے حالات پر غور کرو جو میرے بعد آوینگے انسے معلوم نہین کیا کیا گناہ
سرزد ہونگے ای لوگو خدا و رسول سے شرم و حیا چاہیے کیا عذر کا محل و موقع ہی حضرت کا جواب
پر عتاب سنکر اور بھی انکی نسبت ہوا سب کا دل شکستہ ہوا سینہ مین گریہ وزاری حاضرین محفل دیکھکر انکی
و امید شکستہ ہو الہی یکایک دریاے رحمت رب ذو المنن جوش زن ہوا حضرت جبرئیل امین آئے
یہ آیہ بشارت پیرایہ لائے کہ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ آخر تک خطا ہر چند خاص
اشخاص سے ہوئی ہمنے مزید رحم و کرم سے تمام عام کی تا قیام قیامت معاف کی یہ مقابلہ سوال
اِذَا سَاَلَكَ کے جواب مین قُلْ ارشاد ہونا چاہیے تھا جیسا کہ اور اور مقامات پر وارد ہوا ہی
یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ پوچھتے ہین تمسے حال غنیمت کا تم اسکے
جواب مین کہدو مال انفال خدا کے لیے ہی اور رسول خدا کے لیے وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ
الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ پوچھتے ہین تمسے ماہ حرام کو قتال کرین یا نہ کرین
تم اسکے جواب مین کہو کہ ماہ حرام مین قتال گناہ کبیرہ ہی وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ
مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ پوچھتے ہین تمسے ہلال کے نکلنے سے کہ کیا بات ہی چند روز تک
چاند بڑھتا ہی پھر چند روز گھٹتا ہی دو روز محاق کے بعد نکلتا ہی تم اسکے جواب مین کہدو کہ اُس سے

یعنی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سہو واقع ہوا کہ ماہ رمضان کی ابتدای فرضیت مین شب کو بعد نماز عشا کے کھانا پینا عورتون سے صحبت کرنا حرام تھا اتفاقیہ ایک رات کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ سے ہمبستری کی جانب اشارہ فرمایا انھون نے عذر کیا کہ نماز عشا سے مین فارغ ہو چکی ہون حضرت عمرؓ نے اس عذر کو حیلہ و عادت عورتون پر محمول فرمایا مکرر ایما فرمایا اُنکی بی بی نے خیال کیا کہ شاید یہ حکم شب کے روزے کا منسوخ ہوگیا ہی تعمیل ارشاد و اشارت کی بعد ہمصحبتی انکی بی بی نے عرض کی یا ابا حفص کیا حکم رات کے روزے کا منسوخ ہوگیا حضرت عمرؓ نے بعد تامل کے جواب دیا کہ حکم بجالہ ہی منسوخ نہین ہے انکی بی بی نے کہا پھر تمنے خلاف حکم خدا اتباع نفس و ہوا یون کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سنکر غایت ندامت و پشیمانی سے عرق عرق ہوگئے اور ایک آہ جانسوز دل پر درد سے کھینچی اور کہا هَلَكْتُ وَاَهْلَكْتُ افسوس صد افسوس مین خود ہلاک ہوا اور تمکو بھی ہلاکی مین ڈالا اور حالت غشی طاری اور اشک خونین آنکھون سے جاری ہوے تمام رات یہی نوبت رہی جب لوگ ہوشیار کرتے غایت شرم صدور خطا سے توبہ و استغفار کرتے روتے روتے یہ حال ہوا کہ نور بصر محتاج کحال ہوا جب ذرا سکون ہوا عبادت الٰہی مین مشغول ہوے صبح ہوتے ہی حاضر خدمت رسول مقبول بادل حزین و خاطر ملول ہوے تا زخم دامن ارجگر افگار شمشیر آبدار صدور قصور ملاحظہ کرا مین حضور درج نبوت سے کوئی مرہم مندمل مجرب قرابادین حکیم حاذق علی الاطلاق عطا فرماتین زخم بوسیدہ فی الحال شفا پاتین جب اُس طبیب بخیۃ کار روزگار نے اندرونی حال دل بشرے پر اختلال سے عارضہ اختلاج قلب و سوزش درون تشخیص فرمایا تو بیان زبان پر بھی کسیقدر تخصیص فرمایا ارشاد کیا مَا اَصَابَكَ یَا عُمَرُ کیا صدمہ پہونچ گیا تمہاری عمر نقص علیہ القصۃ

حال خودرا از دو کس پنہان مدار	از طبیب حاذق وز یار غار

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قصہ شب گذشتہ بیان کیا کہ لشکر جرار شیطان نابکار نے جب بیدار و ہوشیار نہ پایا اپنا وار کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واقعی غافل پاکر اُسنے

امید ہو کہ عادت جاریہ اور حکمت بالغہ حکیم علی الاطلاق ہی بیان اِلیٰ بمعنی مَعَ ہی یعنی مَعَ نِسَائِکُم
جیسے اللہ تعالیٰ نے اور جگہ فرمایا ہی اِلَی الْمَرَافِقِ یعنی مَعَ الْمَرَافِقِ اور لباس بمعنی ستر و پردہ ہی
اس لیے کہ لباس بدن کو چھپا لیتا ہی جس طرح سے پردہ دروازے کو چھپا لیتا ہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لِلْمَرْءَۃِ سِتْرَانِ الْقَبْرُ وَالزَّوْجُ عورت کے لیے دو پردے
ہین ایک قبر دوسرا اُسکا شوہر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ
ای هُنَّ سَکَنٌ لَّکُمْ یعنی عورتین تمھارے لیے باعث عیش و آرام ہین اور تم اُنکے لیے
موجب رحمت و خوشی ہو جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ لِبَاسًا اور جگہ وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ
سَکَنًا معلوم ہوا لباس بمعنی سکونت ہی اور ارشاد ہوا تَخْتَانُوْنَ تم خیانت کرتے تھے ای
تَحْزَنُوْنَ بِاِرْتِکَابِ مَا حُرِّمَ عَلَیْکُمْ غمگین ہوتے تھے تم اس حرام کام کے مرتکب ہونے
سے جو تمسے سرزد ہوا وہ کیا تھا کہ عورتون سے صحبت کرنا فَتَابَ عَلَیْکُمْ پس تمھاری توبہ
قبول فرمائی یعنی تَجَاوَزَ عَنْکُمْ تمسے درگذر فرمائی گویا تمنے وہ کام کیا ہی نہین سمجھو اور غور
کرو کہ یہ آیت کریمہ دلیل فضیلت و کرامت اُمت محمدیہ کی ہی اور امتون پر کہ کسی اُمت پر یہ حلال
نہ تھا اور عذر اُمت مرحومہ کا قبول فرمایا اور فرمایا کہ مین نے علم ازلی سے جان لیا کہ تمسے
ایسا فعل وقوع مین آئیگا اگر مین حکم رات کے روزے کا باقی رکھون گا ضرور تمسے عصیان و
خیانت ہوگی اس لیے اِس حکم کو منسوخ کر دیا تاکہ تم حرام مین نہ مبتلا ہو اور یہ عنایت خاص تمھارے
ہی لیے ہی بعد اسکے فرمایا فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ امر اباحت کو بیان فرمایا کہ مباح کر دیا گیا
تمھارے لیے کہ اُنسے ملو مباشرت کے معنی ہین عورت کے بدن سے بدن کا ملجانا یہ کنایہ ہی صحبت
کرنے سے اسکے بعد فرمایا وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ یعنی اس صحبت اور مباشرت سے تمھارا مقصود
اور مطلب طلب فرزند ہو جو مرد اور عورت کی قربت سے مراد ہی فقط حفظ نفس اور خواہش نفسانی
کی نیت نہو کہ نکاح سے تولد فرزند مقصود ہی جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
تَنَاکَحُوْا تَوَالَدُوْا بعد اسکے اللہ تعالیٰ انتہا اس وقت کی ارشاد فرماتا ہی جس وقت تک کھانا پینا

اوقات معینہ وزمانۂ مقررہ معلوم ہوتا ہی انسانون مین اسی کے معاہدہ وحساب سے باہم معاملہ
رہتا ہی اور حج کرنے کے ایام معلوم ہوتے ہین کہ فلان ماہ ذیحجہ ہوگا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی
قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ پوچھتے ہین تمسے یتیمون سے کہ اُنکے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے تم جواب
مین کہدو ہمین اُنکی بہتری ہو- وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ
پوچھتے ہین تمسے روح کیا چیز ہی تم اسکے جواب مین کہدو یہ تو میرے پروردگار کے حکم سے ہی
وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ اور پوچھتے ہین تمسے پہاڑون کا حال تم جواب
مین کہدو اڑا دیگا انکو میرا رب قیامت کے روز- اور یہان اس آیہ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ
کے جواب مین لفظ یعنی نہ ارشاد ہوا قُلْ اَلَا اِنِّیْ قَرِیْبٌ اس سے یہ مقصود ومطلب ہی کہ اگر میرے
بندے میرے غیر کا حال تمسے پوچھین اسکا جواب بواسطت تم انکو دو اور اگر مجکو اور میرے
فضل وکرم کو پوچھین تو مین خود ہر وقت حاضر وناظر ہون واسطہ وذریعہ کی ضرورت نہین
خود مین ہی جواب دون کہ ہر آن موجود ہون ع سب دیر وحرم کعبہ وبتخانہ ہی میرا
جس جا مجھے ڈھونڈ ہو وہی کاشانہ ہی میرا- قولہ تعالی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ
الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ
اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ
حلال کردیا گیا تمپر بے پردہ ہونا اور صحبت کرنا اپنی بیبیون سے روزے کی راتون مین
یہ بیبیان تمہاری پوشش اور لباس ہین تمہارا اور تم پوشش ولباس انکا ہو وہ تمہاری
عیب پوشی کرتی ہین تم انکی عیب پوشی کرتے ہو خدائے عالم الغیب نے جان لیا جس بات
کو تم اپنے دلونمین چھپاتے ہو وہ یہ ہی کہ رمضان مبارک کی راتون مین اپنی بیبیون سے
خلوت کرنے اور صحبت کرنے کی خواہش رکھتے ہو پس اس غفور رحیم نے تمہاری توبہ قبول
فرمائی اور تمہارے گناہون کو عفو کیا اب انسے مباشرت کرو رات کو اور چاہو وہ شی
جسکو اللہ تعالی نے تمہارے لیے لکھدیا یعنی جب مرد اور عورت ہمبستری کرینگے تو تولد فرزند کی

وَكَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ ایساہی بیان فرماتا ہی آدمیون کے لیے نشانیان اپنی یعنی امر و نہی حلال حرام وعدہ وعید کو آدمیونکی بھلائی اور بہتری کے لیے صاف صاف بیان فرماتا ہی لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ شاید وہ متقی و پرہیزگار ہوجائین احکام الٰہی کی بجا آوری کے عادی ہوجائین عبادت اُنکی عادت ہوجاوے اس مسئلے کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے روزے کو متصل اعتکاف یاد فرمایا یہ دلیل اس بات کی ہو کہ اعتکاف بغیر روزہ جائز نہیں اور اعتکاف کی حالت مین اپنی عورت سے صحبت کرنا رات کو یا دن کو درست نہین ہی۔ اے مومنو فضیلت ماہ رمضان کی تم خوب سی سن چکے اب بعض نوافل کی فضیلت بھی جو اس مہینے مین احادیث و اخبار سے ثابت ہوئی ہو اُسکو بھی سن لو اور یاد رکھو اور اُسپر عمل کرو تاکہ روز قیامت کے ثواب اُسکا تمھارے نامہ اعمال مین لکھا جاوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو کوئی اول شب ماہ رمضان کی دس رکعتین نماز کی پڑھے اور ہر رکعت مین بعد الحمد کے سورہ قدر دو بار پڑھے اسقدر ثواب پاوے کہ گویا اُسنے ستر راتین شب بیداری کی اور ستر دینار راہ خدا مین صدقہ دیے اور ستر غلام آزاد کیے اور ستر ہزار گناہ اُسکے خدا تعالی عفو فرماوے اور نبیون کے ساتھ اُسکا حشر کرے ایساہی فضائل الشہور مین لکھا ہو اور جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد ایکبار اِنَّا فَتَحْنَا پڑھے سال بھر تک خدا تعالی کی حفاظت مین رہے کہ کوئی آفت ارضی و سماوی اُسکو نہ پہونچے اور حساب و کتاب روز قیامت مین آسان ہوجاوے اور جو کوئی ہر رات کو ماہ رمضان کی دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص تین بار پڑھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مجکو اُس خدا پاک کی قسم ہی جسنے برآستی مجکو خلق پر بھیجا ہی اُس نمازی کے لیے اللہ تعالی ہر رکعت کے بدلے مین سات لاکھ فرشتے بھیجے کہ اُسکے لیے ثواب اُس نماز کا لکھین اور اُسکے سیئات کو نامۂ اعمال سے نکال ڈالین اور درجات اُسکے بلند کرین اور اُسکے لیے درخت باغون جنت مین بٹھاوین اور شہر آباد کرین اور محل بناتین اور ہر رکعت کے عوض ثواب ایک حج مقبول کا

عمل کرنا درست ہی کُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ
شان نزول اس آیۃ کریمہ کا یون لکھا ہی کہ ایک روز قیس بن صرمہ بن انس الغنوی مزدوری پیشہ تھے خرمے کے
ایک باغمین پانی کھینچتے کھینچتے تھک گئے ماہ رمضان تھا اور وہ روزے سے تھے فقط پانی
سے افطار صوم کیا تھا جبتک انکی بی بی کھانا گرم کرین وہ سو گئے انکی بی بی نے اس خیال
سے کہ وہ بہت تھک گئے ہین ایک نیند سولین تو جگاؤن انکو بیدار نہ کیا جب وہ خود جاگے
تو کھانے کا وقت نہ تھا صومہ نے اسیطرح دوسرے روزے کی نیت کر لی اور روزے
مدفوہ رکھا دوسرے روز مسجد نبوی مین حاضر ہوئے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نہایت
ضعیف نحیف ملاحظہ فرماکر ارشاد کیا ای قیس بن صرمہ تیرا کیا حال ہی صرمہ نے شب گذشتہ کا قصہ
بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے حال پر متاسف ہوئے اسوقت جناب باریتعالی نے آیت نازل
اور پہلے بعد سو جانے کے کھانا پینا درست نہ تھا اسکو مباح فرما دیا اور تعیین وقت کی بھی
شناخت ہدایت فرما دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سبب سے اور انکی برکت آئی
سے عورتون سے صحبت مباح ہوئی اسیطرح سے حضرت قیس بن صرمہ کے باعث
سے کھانا پینا صبح صادق تک مباح ہوگیا خیط ابیض بمعنی دھاگا سفید اور مراد اس سے
صبح صادق ہی اور خیط اسود بمعنی دھاگا سیاہ مراد اس سے صبح کاذب ہی پھر تمامی اور انتہا
روزے کی ارشاد فرمائی ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ افطار صوم کا وقت کب ہی اور کسوقت
اسکو تمام کرو جب رات شروع ہو جاے دن جاتا رہے آفتاب غروب ہو جاے
یہ حتمی اور وجوبی ہی اب ارشاد ہوتا ہی وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ
صحبت اور مباشرت عورتون سے نہ کیا کرو رات کو جب کہ تم مسجدونمین اعتکاف کرو
بلکہ تلاوت قرآن مجید اور اوراد و وظائف مین مشغول رہو اسکے بعد فرماتا ہی تِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا یہ حدین اللہ ہی کی معین کی ہوئی ہین انکا نگاہ رکھو انکے
پاس نہ جاؤ جو اوقات معینہ مقرر کر دیے گئے انہی پر پورا پورا اور ٹھیک ٹھیک عمل کرو

علیہ وسلم ھَاجَرَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ جَلَسَ فِی اَرْضِہٖ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْھَا وہ شخص اپنے گھر سے
نکلا ہو راہ خدا مین یا اپنے گھر اور وطن ہی مین ہی جہان وہ پیدا ہوا ہی جاننا چاہیے کہ جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ مین ہجرت فرمائی اور وہان سکونت اختیار کی
حضرت کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو حضرت کے مطیع فرمان تھے اور محبت رکھتے تھے ہجرت کا
حال معلوم کر کے مکے سے مدینے مین چلے آئے اور مہاجر کہلائے اور جو لوگ مدینے مین حضرت
کی تشریف آوری سے خوش ہوے اور ایمان لائے اور سب طرح سے معین و مددگار مسلمانون کے
ہوے وہ انصار کہلائے چنانچہ اوسوقت مین ہجرت فرض تھی چندروز یہی حکم رہا یہانتک کہ اگر کوئی
شخص مدینے مین مرجاتا اور اوسکا وارث مکے مین ہوتا وہ میراث نہ پاتا تھا حضرت صہیب رومی
رضی اللہ عنہ جو حضرت کے عاشق زار تھے جب اونکو حضرت کی ہجرت کا حال معلوم ہوا نہایت
ذوق و شوق کیحالت مین راتکو کافرون سے چھپکر مکے سے نکلے راہ مین کافرون نے اونکو پکڑ لیا
اور اونکے جانے سے مانع ہوے اونھون نے بہت سی عذر و معذرت کی اور کہا مین بوڑھا ہو گیا
لڑنے کے قابل نہین ہون مجکو چھوڑ دو کافرون نے نہ مانا اور درپے آزار ہوے آخر
صہیب نے کہا کہ میرے پاس سات ہزار دینار ہین وہ مجھسے لیلو اور مجکو چھوڑ دو کافرون نے وہ
سات ہزار دینار انسے لے لیے اور انکو چھوڑ دیا حضرت صہیب مضطرب و پریشان حضرت کی
خدمت بابرکت کیطرف دوڑے جب مدینے کے قریب پہونچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام
سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ صہیب حاضر ہوتا ہے سائے اور یہ آیت
انکی شان مین لائے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ
رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ بعض آدمیون سے وہ ایسا صاحب ہمت و جرأت ہی جسنے اپنی
ذات کو کافرون سے مول لے لیا سات ہزار دینار دیکر اور اس سے مقصود اسکا کیا تھا
خدا کی خوشی اور اس کے رسول کی محبت اور اللہ تعالی اپنے بندون پر بڑا مہربان ہے
جو ایسی توفیق و ہمت عطا فرماتا ہی کہ لذات و راحت دنیاوی کو چھوڑ کر محنت سفر و غربت

اُسکو ملتا رہے اور جو کوئی ہر شب دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ
اخلاص پچیس بار پڑھے دو چندان ثواب پاوے اُس دو رکعت کے نماز سے جو اوپر بیان ہوئین
اور جو کوئی ہر روز چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے تین بار سورہ اخلاص
پڑھے ثواب بیشمار پاوے اور ہر جمعہ مین ماہ رمضان کے دس رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین
بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے کتاب شمائل مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی وہ
شخص ثواب دس شہیدونکا پاوے اور گویا اُسنے دس ہزار غلام آزاد کر دیے اور گویا سو برس
تک خداتعالی کی عبادت کی کہ دن کو روزہ رکھا اور رات کو قیام و شب بیداری کی اور جو
کوئی خیر راتون ماہ رمضان مین دس رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے دس بار
سورہ اخلاص پڑھے حقتعالی تمام مہینے کی عبادت اُسکی قبول کرے اور تیس ہزار برس کی
عبادت اُسکے نامہ اعمال مین ثبت فرماوے پس ای مومنو تمکو لازم ہی کہ اِس مہینے کو غنیمت
جانو اور جو کچھ طاعت و عبادت ہوسکے بجالاؤ اور اُس کے جانے کا غم و الم کرو شاید
سال آیندہ نصیب ہو یا نہو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ فَرِحَ
بِدُخُولِهِ وَاغْتَمَّ بِخُرُوجِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ جو شخص رمضان شریف کے آنے کی خوشی کرے
اور جانیکا غم کرے اُسکے لیے جنت ہی قوله صلعم كَانَ عَلَى اللهِ حَقًّا اَنْ يُدْخِلَهُ
الْجَنَّةَ اللہ تعالی پر حق ہی اسکا کہ داخل کرے اُسکو جنت مین یہ جزا ہی حدیث سابق
(مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ) کی اگرچہ خالق پر مخلوق کا کوئی حق لازمی نہین ہی یہ ارشاد بطریق کرم
اور فضل کے ہی اور حق سبحانہ جلشانہ کسی مومن کی محنت اور مشقت کو رائگان نہین فرماتا
جیسا ارشاد ہی اِنَّ اللهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اللہ تعالی کسی نیکوکار کے ثواب عمل
کو ضائع نہین کرتا اور پوری پوری مزدوری مزدور کو عطا کرتا ہی فرماتا ہی اِنَّ اللهَ
لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا یقینی وہ مالک الملک والملکوت ذرے کے برابر کسی
انسان پر ظلم نہین فرماتا بلکہ سراسر عفو و رحمت اُس رحیم و کریم کی صفت ہی قوله صلی اللہ

اور عورتون پر جب شرط واجب ہو پائی جائین جیسے کہ نماز پڑھنا فرض ہی جب انکی اوقات
جائین اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کو زکوٰۃ کے ساتھ مقترن فرمایا بسبب اتصال
صلوٰۃ و زکوٰۃ کے جیسا کہ جا بجا قرآن مجید مین ارشاد ہوا ہی اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ
قائم کیا انھون نے نماز کو اور ادا کیا زکوٰۃ کو اور یہ دونون طاعت اصلی ہین ایک لازمی
یعنی نماز کہ ثواب اسکا مصلی کو ہی دوسری متعدی یعنی زکوٰۃ کہ فائدہ اسکا غیر کو ہی اور ثواب زکوٰۃ
دینے والے کو اور جگہ ارشاد ہوا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ برپا کرو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ اور
جگہ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور کہو آدمیون کے حق مین نیک
بات اور قائم کرو نماز کو اور دو زکوٰۃ اسیطرح سے متعدد مقامات پر قرآن مجید مین حق سبحانہ
تعالیٰ شانہ نے نماز کے ساتھ ہی ذکر زکوٰۃ کا فرمایا اگر یہ دو گوہر بے بہا یکسان و برابر نہوتے قرآن
مجید مین متعدد جا سلسل منسلک نہوتے جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلُّوْا
خَمْسَکُمْ وَحُجُّوْا بَیْتَ رَبِّکُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَکُمْ وَاغْتَسِلُوْا مِنْ جَنَابَتِکُمْ وَاٰتُوا زَکٰوۃَ
اَمْوَالِکُمْ طَیِّبَةً بِهَا اَنْفُسُکُمْ وَادْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّکُمْ یعنی پانچون وقت کی نماز فریضہ ادا کرو اور
اپنے پروردگار کے گھر کا یعنی کعبہ شریف کا حج ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو
غسل جنابت کرو اپنے مالون کی زکوٰۃ نکالو اپنی خوشی نفس سے یعنی بغیر جبر و قہر سے اپنے
پروردگار کے باغون بہشت مین داخل ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ اپنے مالون کی محافظت کرو ادائے زکوٰۃ سے جو کوئی
اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا زر نقد ہو یا سونا چاندی ہو یا مال تجارتی نامی ہو بعد سال بھر کے
حساب کرکے دسوین حصے کی چوتھائی یعنی سو روپیہ مین اڑھائی روپیہ محتاجون غریبون کو
راہ خدا مین دیگا اسکے مال کو حافظ حقیقی جملہ آفات سے محفوظ رکھے گا جب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے زبان فیض ترجمان سے یہ حدیث ارشاد فرمائی ایک نصرانی کے کان تک پہونچی
اور اسنے اس حدیث کو سنا جسقدر مال اسکے گھر مین تھا سب کی زکوٰۃ نکالی اور مستحقون کو دیدی

اختیار کرنے مین حوادثات دنیاوی کو فانی مثوبات اخروی کو باقی سمجھتے ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین سکونت اختیار فرمائی اور غلبہ اسلام ہوا اور مکہ فتح ہوگیا ہجرت کا حکم جاتا رہا حضرت نے فرمایا لا ہجرۃ بعد فتح مکۃ اب دونون دار اسلام ہوگئے جسکا جی چاہے مکے مین رہے جسکا جی چاہے مدینے مین چلا آوے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ایک ہجرت جاتی رہی ایک ہجرت باقی رہی کہ وہ نہ جائیگی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی وہ کونسی ہجرت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا وہ ہجرت گناہ سے ہے نیک کامون کیطرف کہ وہ سخت دشوار ہے واللہ تعالی اعلم بالصواب

المجلس الثالث فی فضائل الزکوۃ

تیسری مجلس زکوۃ کی فضیلتون مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن عثمان رضی اللہ عنہ عن حضرۃ الرسالۃ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لا زکوۃ لہ

حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکی نماز مقبول نہین جو زکوۃ باوجود شرائط نہین ادا کرتا راوی اس حدیث شریف کے وہ مرد بزرگ شان ہین جنکا لقب ذی النورین ہے یعنی صاحب دو نور کے اسلیے کہ دو صاحبزادیان حضرت کی ایک بی بی رقیہ رض دوسری بی بی ام کلثوم رض انکے عقد نکاح مین تھین بعد وفات بی بی رقیہ رض کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری صاحبزادی بی بی ام کلثوم رض سے نکاح کردیا چونکہ اولاد لخت جگر نور نظر ہوتی ہے اس لحاظ سے یہ لقب ہوا اور فرمایا حضرت نے من احب عثمان برئ من النار یعنی جسنے دوست رکھا عثمان کو وہ بری ہوگیا اور بچ گیا آتش دوزخ سے جاننا چاہیے کہ زکوۃ دینا فرض ہے تمام مسلمان مردون

فِی الْجَنَّةِ فِیْ کُلِّ مَدِیْنَةٍ سَبْعُوْنَ قَصْرًا فِیْ کُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ بَیْتًا فِیْ کُلِّ بَیْتٍ
سَبْعُوْنَ سَرِیْرًا عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا غِلَظُ کُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
وَعَلَیْهَا حُوْرٌ مِنَ الْعِیْنِ جو کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ دے اللہ تعالیٰ اسکو بدلے
ہر ٹکڑے بھر مال کے جو اُس نے راہ خدا مین دیا ایک شہر جنت مین عطا فرمائے اور ہر شہر مین
ستر محل ہون اور ہر محل مین ستر مکان ہون اور ہر مکان مین ستر تخت ہون اور ہر تخت پر
ستر بچھونے ہون اور ہر فرش کی موٹائی ستر گز کی ہوا اور اسپر ایک حور بڑی آنکھ والی بیٹھی
ہو سو یہ اجر و ثواب زکوٰۃ دینے کا ہی جو بیان ہوا اور یہ بہترین عبادات ہے کہ اسکا نفع
اورون کو اور اجر و ثواب تمکو پہونچتا ہی لیکن زکوٰۃ کا دینا نفس انسان پر نہایت سخت و دشوار
ہی مال اندک پر ثواب بیشمار ہی سو روپیہ مین اڑھائی روپیہ نکالنا سال بھر کے بعد دولتمندون
کو نہایت ناگوار ہی شیطان ہزارون مکر و حیلے تعلیم کرتا ہی اور منافع دنیوی آخروی کے حصول
سے روکتا ہی اور زکوٰۃ ایک امتحان آزمائش ہی جناب باریتعالی کے بندون کے لیے جو لوگ
دعوی دوستی کرتے ہین اور محبت ایزدی کا دم بھرتے ہین انکے لیے کوئی نشان چاہیے اور مال
بھی انسان کا محبوب ہی اگر خدا تعالی کی محبت مین انکا سچا دعوا ہی تو مال انکے نزدیک محبوب
نہو گا اور جن لوگون نے اس بھید کو پہچانا ہی وہ تین گروہ ہین ایک صدیق جو مال اپنے رکھتے تھے
راہ خدا مین صرف کر ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ دو سو روپے سے پانچ روپے خدا کی راہ مین
دینا بخیلون کا کام ہی جیسا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کل مال اپنا پیغمبر خدا صلعم
کی خدمت مین لا کر حاضر کر دیا حضرت نے پوچھا کہ تمنے اپنی اہل عیال کے لیے کیا چھوڑا
عرض کی خداوند عالم کو کہ وہ کافی و رزاق عالم ہے دوسرا فریق وہ جو آدھا مال راہ خدا مین
دینے کو لاتے جیسے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ
عمر اپنے اہل و عیال کے لیے کیا چھوڑا انھون نے عرض کی آدھا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بینکما بین کلمتیکما فرق و تفاوت مراتب و درجات تمھارے اور

اس سے لوگون نے کہا کہ تمھارے مذہب وملت مین زکوٰۃ دینا واجب نہین تمنے کیون اپنے
مال کی زکوٰۃ نکالی اسنے جواب دیا کہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے قول ہونے کی آزمایش کرتا ہون
میرا مال تجارتی ہی اور مین خطرناک ہین غیر ملکو مین تری خشکی کی راہ سے جاتا ہی وہانسے فروخت
ہوکر زر نقد آتا ہی راہو مین حرق وغرق ٹھگون اور چورون کا خوف و ڈر ہو اگر میرا مال اس سال
بخوف خطر اصل و منافع مجھکو پہونچ گیا تو مطلب اداس سے کیا بہتر اور اگر میرا مال تلف ہوگیا اور راہ
مین کوئی نقصان وصدمہ پہونچا یا مال مین ٹوٹا ہوا تو شمشیر برہنہ کھینچکر رسول خدا کے پاس
جاؤنگا اور اپنا مال تلف شدہ لیلونگا اور انکی حدیث وقول کی تکذیب کرونگا چند روز
کے بعد اس نصرانی کے پاس خبر آئی کہ اس کے مال کو ٹھگون نے لوٹ لیا اور غارت کرد نصرانی
کیا ہونا تھا جب اس نے یہ حال پر ملال سنا نہایت غیظ وغضب مین آیا اور اپنے ایک
جماعت کثیر کو جمع کرکے مسلح وہتھیار باندھ آمادہ جنگ ہوکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب
روانہ ہوا اثنا راہ مین جب قریب پہونچا تھا کہ اس کے شریک وگماشتے کا خط پہونچا کہ حسن اتفاق
سے ہمارے اونٹ تھک کر راہ مین فلان مقام پر رہ گئے تھے اور قافلہ آگے بڑھ گیا تھا اسکو
ٹھگون اور راہزنون نے لوٹ لیا اور غارت کردیا اور ہم مع مال و اسباب خدا کے فضل وعنایت
سے بچ گئے اور بمال صحیح وسالم مقام مقصود مین پہونچ گیا تم اطمینان خاطر رکھنا جون ہی یہ خبر
اس نصرانی نے سنی بہت خوش ہوا اور ہتھیار کھول ڈالے اور اپنے ساتھیون کو رخصت کردیا
اور فرحان وشادان خدمت بابرکت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا آستانہ بوسی کی
اور عرض کی صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَوَجَبَ عَلَیَّ الْاِسْلَامُ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور واجب ہی مجھپر اسلام لانا یہ کہکر حضرت کے قدم مبارک پر اسنے اپنا سر رکھدیا
اور مشرف باسلام ہوا اور ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ دینے لگا اور حق سبحانہ جل شانہ نے فرمایا
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی نجات پاگیا وہ شخص جسنے مال کی زکوٰۃ دی اور حضرت سرور کائنات
علیہ التحیات نے فرمایا مَنْ اَدّٰی زَکٰوۃَ مَالِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُلِّ دَانِقٍ مَدِیْنَۃً

مال و زر املاک ومین ہیچ و سب گنج و حشم
حرص و غصہ بغض و کینہ غیبت و مکر و فریب
ہی تکبر سب یہ لاحاصل کہ بعد از مرگ بس
گر سلیمان زمانہ بھی ہوا تو کیا ہوا
ہی نماز و روزہ یا حج و زکوۃ و صدقہ ہی
تجھپر جو آوے مصیبت صبر کر اور کر خیال
دست و پا کام و زبان چشم و گوش نقد مال
شکر کے معنی یہ ہین غیرونکو جس سے نفع ہو
تجھ سے جبتک ہو سکے ہو رنج کا انکے شریک
نا رضامندی خدا کی جسمین ہو ہرگز نکر
تندرستی ہی عجب نعمت سمجھ اسکو تو
کام وہ کر لے تو بھائی جسکے باعث گور مین
شمع اعمالون کو روشن کر کے تو ہمراہ لے
بیٹھ کنج صبر مین قسمت کا جو ہی پائیگا
پڑھ کے تو قرآن کو کچھ جمع کر لے اب ثواب
کر دعا خالق سے ہو انجام بندون کا بخیر

کب کسیکو ہی بقا سب ہین فنا کے واسطے
بات دن کرتا ہی عمر بے بقا کے واسطے
ایک ہی رستہ ہی سب شاہ و گدا کے واسطے
آخرش ہی چیونٹیون کی تو غذا کے واسطے
خالصاً للہ کر مت کر ریا کے واسطے
سختیان کیا کیا ہوئی ہین انبیا کے واسطے
چاہیے سمجھو کہ ہین شکر خدا کے واسطے
مت سمجھنا اپنی پوشاک و غذا کے واسطے
یعنی کر سامان راحت اقربا کے واسطے
کام جو کرتا ہی کر اسکی رضا کے واسطے
فکر فاسد ہی حصول کیمیا کے واسطے
باغ رضوان سے کھلے کھڑکی ہوا کے واسطے
کنج قبر و تنگ و تیرہ کی ضیا کے واسطے
مت اٹھا رنج و عنا گنج و غنا کیواسطے
قبر پر کون آئیگا پھر فاتحہ کے واسطے
پڑھ درود حق محمد مصطفی کیواسطے

دوسری بات یہ ہی کہ زکوۃ ماہ محرم مین دے کہ وہ مہینا بزرگ و محترم ہی اور شروع سال کا اس مہینے سے ہوتا ہی یا ماہ رمضان مین دے جسقدر ایام بزرگ مین دیگا اسیقدر زیادہ اجر و ثواب ہوگا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ سخی ترین آدمیون کے تھے حضرت کی جود و سخا کا قرآن مجید شاہد گواہ ہی زکوۃ تمام سال تک محتاجون و غربا کو مرحمت فرماتے تھے اور ماہ رمضان مین تمام و کمال عطا فرما دیتے تھے تیسری بات یہ ہی کہ زکوۃ مستحقون اور مسکینون

ابوبکر ہمکے درمیان مین خود تمہارا قول ہی کہ انھون نے کل مال خیرات کردیا صرف ذات پاک
رب العزت کو اہل وعیال کے لیے کفیل چھوڑا اور تمنے آدھا مال خیرات کیا اس سے تفاوت
درجے معلوم کرلو تیسرا گروہ ضعیف دل تھا کہ دوسو روپے سے پانچ روپیے دیے اور زیادہ اس سے
دیسکے اور اس دینے سے درویشون ومحتاجون پر احسان رکھا اور یہ تیسرے درجے کے لوگ
ہین اور جو لوگ اسقدر بھی دیسکین وہ خدا تعالی کی دوستی اور محبت سے بے نصیب ہین اب آداب
زکوۃ سننا چاہیے حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ علیہ نے کیمیاے سعادت مین لکھا ہی جو کوئی
اپنی عبادت کو زندہ رکھنا چاہے کہ طاعت بے روح نہو اور ثواب دو چند ہو اسکو چاہیے کہ
سات باتون کو نگاہ رکھے اوّل یہ ادائے زکوۃ مین جلدی کرے قبل سال تمام ہونے کے محتاجون
مستحقون کو دیدے کہ اسمین تین فائدے ہین ایکتو خوشی اور رغبت زکوۃ دینے والے کی
پائی جاتی ہی بعد سال تمام کے مجبوری زکوۃ دیگا عذاب الٰہی کے ڈرسے نہ خدا تعالی کی محبت اور
دوستی سے دوسرا فائدہ محتاجون اور غریبون کے دلون کو خوش کرنا ہی جب انکو انتظار روپیہ
کے پیشتر سے ملجائیگا حاجت برآری کرینگے اور خلوص دل سے زکوۃ دہندہ کے حقمین جائے خیر وبرکت
کرینگے کہ انکو بلا تکلف ملا دعا انکی مستجاب ہوگی زکوۃ دینے والے کو فائدہ ونفع ہوگا تیسرا
فائدہ عوائق اور موانع سے بیخوف ہوجانا شاید تمامی سال تک کوئی ایسا حادثہ پیش آے جس سے
زکوۃ دینا رکجائے اور نہ دیسکے اور اسکی خیر وبرکت سے محروم رہے ایک بزرگ حمام مین گئے
انکے دلمین گذرا کہ یہ پیراہن کسی ننگے محتاج کو دیدینا چاہیے فوراً بدن سے اتار کر خادم کو دیا
کہ کسی محتاج کو دیدے جب حمام سے نکلے لوگون نے کہا اسقدر عجلت پیراہن کے دینے مین کیا
ضرور تھی انھون نے کہا اس خیال سے مین نے جلدی کی اور خادم کو دیدیا شاید کہ شیطان
رہزنی کرے اور اس امر خیر سے روک دے یہ بیت سودمند ایک بزرگ نے فرمائی ہی **نظم**

اتنی غفلت تابکے بھائی خدا کے واسطے	فکر کر کچھ تو بھلا روز جزا کے واسطے
آج جو دیتا ہے دیسے کل خدا جانے یا ل	ہوے کس بیگانہ ونا آشنا کے واسطے

یہ ہے کہ دینے والے کے حق مین دعا کرے اور کہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى
عَمَلَكَ فِي اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ وَصَلَّى اللّٰهُ رُوحَكَ فِي اَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ
پاک کرے اللہ تیرے دل کو نیکون کے دلون کے ساتھ اور پاک کرے تیرے عمل کو اچھے
لوگون کے اعمال کے ساتھ اور ملا دے اللہ تیری روح کو شہیدونکی روح کے ساتھ
چوتھا ادب یہ ہے کہ حرام کا مال نہ لے جیسے سود کا مال یا ظالم کا مال پانچوان ادب یہ ہے کہ اگر اپنے
سے زیادہ کسیکو محتاج و غریب دیکھے اسکو بتا دے اور زکوٰۃ دلادے اور خود نہ لے
تاکہ اس آیہ کریمہ کی تحت مین داخل ہو جاوے وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ یعنی اختیار کرتے ہین بیچ فاقون
پر ساتوان ادب یہ ہے کہ سوال و طلب نہ کرے تاکہ سائلونکی وعید مین شامل نہو اور جو لوگ کہ
زکوٰۃ مال کی نہین دیتے خدا تعالی نے انکے حق مین وعید کی یعنی سخت عذاب سے ڈرایا اور
فرمایا اَلَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَ
ظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ
یعنی جو لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کرتے ہین اور راہ خدا مین اسکو خرچ نہین کرتے اور زکوٰۃ
اسکی نہین نکالتے انکو خوشخبری دیدو ای محمد مصطفی عذاب دردناک کی جس روز گرم کیا جاویگا
وہ سونا اور چاندی آتش دوزخ مین پس داغ دی جاوینگی پیشانیان انکی اور پہلو انکے اور
پیٹھین انکی اور کہین گے انسے فرشتے عذاب کے یہ ہی تو ہے جسکو جمع کیا تھا تمنے اپنی ذاتون
کے واسطے آج چکھو مزہ اسکا جسکو تم دنیا مین جمع کرتے رہے اور اسکی محبت اور فکر
حصول مین حلال و حرام مین امتیاز نہ کیا حق سبحانہ جل شانہ نے ذکر پیشانی و پہلو و پشت کا
مخصوص فرمایا عذاب کے لیے اس وجہ سے کہ جب انکے پاس غریب محتاج سائل آتا تھا
تیوری چڑھا لیتے تھے کہ یہ علامت غصہ و خفگی کی ہے اور پہلو پھیر کر دوسری جانب متوجہ ہو جاتے
تھے اور اسکی طرف پیٹ پھیر لیتے تھے سوال اسکا سخت ناگوار گذرتا تھا اللہ تعالی احکم

چھپا کر دے تاکہ ریا سے محفوظ رہے اور نیت خالص ہو اور بدگمانی خلق کا خیال ہو تو ظاہر کرکے
دے یہ بھی بہتر بات ہے مگر پوشیدہ دینے والے کا مرتبہ زیادہ ہے کہ وہ زیر سایۂ عرش ہوگا چوتھی
بات یہ ہے کہ احسان رکھنے اور ایذا دینے سے محتاجوں اور غریبوں کو زکوٰۃ کا ثواب نہ ضائع
کرے کہ حق سبحانہ جلشانہ فرماتا ہے وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى اور نہ باطل کرو
تم اپنے صدقوں کو احسان رکھنے اور تکلیف دینے سے بڑی حماقت اور بیوقوفی کی بات ہے کہ
فرض خدا کا ادا کرے اور ثواب اخروی کا ذخیرہ اپنے واسطے جمع کرے اور احسان مساکین پر
رکھے پانچویں بات یہ ہے کہ جو مال حلال اور بہتر ہو زکوٰۃ کا روپیہ اسی مال سے دے کہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ الخ اور نہیں ہو تم اسکے لینے والے خدا تعالیٰ ایسی زکوٰۃ کو قبول نہیں فرماتا
چھٹی بات یہ ہے کہ جو کچھ دے طیب نفس اور خوشی خاطر سے دے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ ایک درم راہ خدا میں خوشی سے دینا بہتر ہے اور ہزار دینار ناخوشی سے دینا
مقبول نہیں ہے ساتویں بات یہ ہے کہ جسکو زکوٰۃ دے بنظر توہین و حقارت اسکو نہ دیکھے اور
اس سے پہلے سلام کرنے کا امیدوار نہ رہے۔ جیسے زکوٰۃ دینے والے کو ان ساتوں باتوں کا
پاس و لحاظ رکھنا چاہیے ویسا ہی زکوٰۃ لینے والے کو سات آداب کا خیال رکھنا ضرور ہے
اول ادب یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والے کو بلا ضرورت نہ لینا چاہیے دوسرا ادب یہ ہے کہ جو کچھ
لیوے اسکو خدا تعالیٰ کی طرف سے جانے اور اسکے فضائل و احسان کی شکرگزاری بجا لاوے
اور دینے والے کو صرف وسیلہ سبب سمجھے اور خدا تعالیٰ کا مسخر و فرمانبردار تصور کرے حق تعالیٰ
اسکے دل میں اگر نہ ڈالتا تو وہ یہ مال صدقہ اسکو کیوں دیتا لیکن شکر اسکا بھی کرے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ جسنے آدمیوں کا شکر نہ کیا
جو اسکے محسن ہیں اسنے خدا کا شکر نہ کیا سمجھنا اور غور کرنا چاہیے خالق عالم اپنے بندوں کی
شکرگزاری و مدح فرماتا ہے اگرچہ وہ انکا اور انکے اعمال کا پیدا کرنیوالا ہے جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ
اَوَّابٌ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا اچھا بندہ ہے کہ رجوع لایا اور یقینی تھا وہ سچا نبی میرا اور

ہوجائین دو تبیعہ واجب ہین پس تیس گائی سے ایک تبیعہ اور ہر چالیس سے ایک مسنہ واجب اور وہ جو پورا دو برس سے زائد تیسرے برس مین شروع ہو اور بھینسین گاؤن کے حکم مین ہین لیکن بکریون کی نصاب چالیس ہی ہر چالیس پیچھے ایک بکری واجب ہی اور ایکسو بیس مین دو اور دوسو مین تین اور چار سو مین چار بکریان واجب ہین پس ہر سیکڑے کا یہی حکم ہی اور اونٹون کی نصاب پانچ ہین پانچ اونٹ مین سے ایک بکری واجب ہی اور دس مین دو اور پندرہ مین تین اور بیس مین چار بکریان اور پچیس مین بنت مخاض کہ وہ یکسالہ بچہ ہوتا ہی واجب ہی اور گھوڑون مین زکوۃ نہین ہی اور اسی پر فتوی ہی اور مصرف زکوۃ کے جنکو زکوۃ دینا چاہیے وہ لوگ ہین کہ حقتعالی انکو قرآن مجید مین بیان فرماتا ہی اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ صدقات اور زکوۃ انھین کو دینا چاہیے جبکہ فقیر ہین اور مسکین ہین اور زکوۃ کے تحصیل کرنے والے ہین اور مولفہ قلوب ہین اور غلام ہین اور قرضدار ہین اور خدا کی راہ مین ہین اور مسافر ہین یہ حکم اللہ ہی کیطرف سے واجب کیا ہوا ہی اور اللہ تعالی جاننے والا حکمت والا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ مسکین اسکو کہتے ہین جسکے پاس کوئی چیز نہو اور فقیر اسکو کہتے ہین کہ اسکے پاس تھوڑا سا کھانے کو ہو اور امام شافعی رح کا قول اسکے برعکس ہی وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا محصل اور کارکن جبکہ صدقات وزکوۃ کی تحصیل کرنے کے لیے مامور ہین انکو بھی حصہ دینا چاہیے وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ مولفہ قلوب ایک گروہ کافرون سے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو حصہ صدقات سے مرحمت فرماتے تھے اور وہ مسلمانون کے ساتھ ہوکر کافرون سے جنگ و مقابلہ کرتے تھے زمانہ خلافت امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بصلاح و مشورۂ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نکال دیے گئے وَفِي الرِّقَابِ مکاتب کو دینا چاہیے کہ اپنی قیمت مالک کو دیکر آزاد ہوجاے (پیغمبر خدا

فرمائیگا سیم وزر کو گرم کرکے اِن تینون اعضا کو اسکے داغ دین اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے مَانِعُ الزَّکٰوۃِ فِی النَّارِ یعنی زکوٰۃ دینے سے دوسرون کو منع کرنے والا وہ
بھی عذاب مین اسکا شریک ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چارپاے گائے گون
بھینس بکری اونٹ وغیرہ رکھتا ہو اور اسکی زکوٰۃ نہ نکالے روز قیامت کے اللہ تعالی اُن ہی
چارپایون کو اُسپر مسلط اور مامور کریگا کہ اپنے اپنے سینگون سے مارینگے اور سمون اور کھرون
سے اُسکو روندینگے جبتک تمام خلق کا حساب کتاب ہو وہ اِس عذاب دردناک مین مبتلا رہینگے
یہ خبر صحیح مسلم شریف مین مذکور ہی جاننا چاہیے کہ زکوٰۃ دینا فرض عین ہی مسلمان آزاد بالغ عاقل پر
جب کہ وہ مالک نصاب کا ہو کہ وہ بچپن روپیہ رائج الوقت کے حساب سے ہوتے ہین اور وہ
روپیہ نامی ہون بڑھتے جائین نفع و تجارت سے اور وہ روپیہ حاجت اصلی سے زائد ہون
اور وہ شخص کسیکا قرضدار نہو اور تمام سال اُسپر گذر جائے اُسمین سے زکوٰۃ دینا فرض ہی اور سال
قمری شرط ہی بارہ مہینے کا جسکو اللہ تعالی نے مقرر فرمادیا سال شمسی فصلی کا حساب نہین ہی کہ
وہ تیسرے برس تیرہ مہینے کا ہوتا ہی ایک مہینا لوند کا زائد ہو جاتا ہی اور زکوٰۃ کا فر اور لڑکے
نابالغ اور مجنون اور قرضدار پر واجب نہین ہی اور زیور عورتون کو زیور سونے چاندی ولباس
و پوشاک سے حساب کرکے نکالنا واجب ہی اور اگر اُسکا مالک مرد ہو تو اُسپر واجب ہی اور اگر
کوئی مرد اپنی زوجہ کے مہر کا دو سو روپیہ کا دیندار ہی اور دو سو روپیے وہی اُسکی ملک مین
مین اُسپر زکوٰۃ اُسکی واجب نہین مہر معجل ہو خواہ موجل ہو اور سونے کی نصاب بیس مثقال ہی
(مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہی بیس مثقال کے نوے ماشے ہوے جسکا ساڑھے
سات تولہ ہوا) اُسمین سے نیم مثقال (یعنی سوا دو ماشے) نکالنا واجب ہی اور دو سو روپیے
کی چاندی سے پانچ روپیے نکالنا واجب ہی اور جو اسباب تجارتی ہو اور قیمت اُسکی بحسب نصاب
سونے یا چاندی کو ہو پہنچے زکوٰۃ دے اور تیس بیل و گاؤ مین سے ایک تبیعہ یعنی یکسالہ
بچھڑا اور چالیس مین سے مسنہ یعنی دو سالہ بچھڑا اُنسٹھ بیل گاؤ تک درست ہی جب ساٹھ

ایکؔ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین عرض کی یارسول اللہ مین حج کے
لیے نہین جا سکتا حضرت نے فرمایا تیرے پاس کچھ خرچ ہی اسنے عرض کی تین درم ہین آپنے
ارشاد فرمایا جو شخص حج کو جاتا ہو اسکو دیدے تجکو حج مقبول کا ثواب ملیگا وَابْنِ السَّبِيلِ
اور راہ کے چلنے والے اس سے مراد وہ مسافر ہین جو راہ مین بسبب ہونے زادراہ کے
کسی مقام مین عاجز و درماندہ ہون انکو اسقدر دینا چاہیے کہ وہ اپنے وطن مین پہونچ جاوین زکوٰۃ
کا مال بنی ہاشم کو دینا روا نہین ہی (بوجہ انکی سیادت واحترام کے اور یہ خیرات وصدقات
فضلہ ہی انکو دینا نہ چاہیے) جیسے حارث کی اولاد ابی طالب کی اولاد عباس کی اولاد ہی یا انکے
غلام لونڈی ہین اور اپنی اصل و فروع کو (یعنی باپ دادا پردادا اور بیٹے پوتے پرپوتے کو)
اور اپنے غلام کو اور دولتمند آدمی کو زکوٰۃ دینا نہ چاہیے اور کفن دینا اور مسجد و پل بنانا بھی درست
نہین مال زکوٰۃ سے جاننا چاہیے کہ تلاش کرنا ایسے لوگون کو جنکے دینے مین اجر و ثواب زیادہ ہو
مستحب ہی پہلے چاہیے کہ پارسا اور متقی آدمی کو ڈھونڈھکر دے کہ اسمین بڑا ثواب ہی سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ اپنے کھانے سے پرہیزگار
لوگون کو کھانا کھلاؤ کہ انکو قوت اور طاقت طاعت اور عبادت پر ہو اور ثواب مین
اسکا شریک ہو ایک بزرگ اپنے مال کی زکوٰۃ بجز صوفیون کے اور کسی کو نہ دیتے
تھے لوگون نے اسکی وجہ پوچھی انھون نے جواب دیا کہ صوفیون کی ہمت سوا طلب
حق کے اور کچھ نہین ہی اور جب انکو حاجت ہوتی تو اندیشہ انکا پراگندہ ہو اور مین ایسے
ایک دل کو جو طالب حق ہو حضور الٰہی مین لیجاؤن ویسے سو دل سے بہتر جانتا ہون جنکی ہمت
طلب دنیا ہو یہ بات ان بزرگ کی خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ نے سنی تو ارشاد کیا یہ مرد
ایک ولی ہی اولیاء اللہ سے دوسرے زکوٰۃ اسکو دینا چاہیے جو کہ اہل علم ہو اور طالب علم ہو کہ
جب وہ تحصیل علم سے فارغ ہو تو دینے والا بھی ثواب تحصیل علم مین اسکا شریک ہو تیسرے
اس شخص کو دے جو اپنی احتیاج کو غیرت اور شرم سے پوشیدہ رکھتا ہو اور عزت و وقار سے اپنی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایک درم دیکر مکاتب کی گردن چھوڑا دے وہ ثواب ایک غلام کے آزاد کرنے کا پاوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ یَسَّرَ مُعْسِرًا یَسَّرَ اللّٰہُ لَہٗ جو کوئی کسی تنگدست مفلس کی حاجت کو روا کردے اور اسپر آسانی کردے اللہ تعالی اسکے کامون کو آسان کردے وَالْغَارِمِیْنَ یہ وہ لوگ ہین کہ جنکے ذمہ قرضہ ہی اور اسکی ادائی سے معذور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی حر کو آزاد کرے (یعنی درحقیقت وہ کسیکا غلام نہین مگر قرضے کے باعث سے مثل غلام کے کہین جا نہین سکتا) اسکے بہشت مین داخل کرنیکا مین ضامن ہون صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ حر کو کیونکر آزاد کرین حضرت نے فرمایا اُسکا قرضہ دیکر چھوڑا دو وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور خدا کی راہ مین بعضون کے نزدیک غازی اور مجاہد ہین کہ خدا کی راہ مین جانبازی کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَعَانَ غَازِیًا وَلَوْ بِسَوْطٍ فَکَاَنَّمَا بَنَی الْکَعْبَۃَ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً جسنے کسی غازی کی مدد کی ایک کوڑہ ہی دیکر پس گویا اُسنے کعبہ شریف کو ستر بار بنایا اور بعضون کے نزدیک عالم لوگ ہین کہ اُنکے علم کے سبب سے دنیا قائم ہی وَلَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَھَلَکَ الْجُھَلَاءُ اگر عالم لوگ دنیا مین نہوتے جاہل ہلاک ہوجاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قِوَامُ الدُّنْیَا بِعِلْمِ الْعُلَمَاءِ قائم رہنا دنیا کا عالمون کے علم کی برکت سے ہی اسی لیے خرچ ونفقہ اہل علم کا سب پر واجب ہی اور ذخیرہ مین کہا ہی کہ نفقہ علما کا شاگردون اور متعلمون پر بقدر کافی ہونے اُنکے خرچ کے بیت المال سے دینا فرض ہی اور بعضون کے نزدیک فی سبیل اللہ سے مراد حفاظ وقرآن خوان ہین کہ اَھْلُ الْقُرْاٰنِ اَھْلُ اللّٰہِ خاص حدیث ہی اور کفایہ شعبی مین مذکور ہی کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے آیا ہی کہ آپنے فرمایا ہر قاری قرآن کے لیے سال بھر مین دوسو دینار یا ہزار درم ہین بیت المال سے (یعنی اسقدر اُنکو ملنا چاہیے) اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے وہ لوگ ہین جو حج بیت اللہ کو جاوین اُنکا مصارف اس سے دینا چاہیے کہ

نضت عن محارم اللہ روایت ہی شداد بن اوس سے وہ روایت کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا حرام کی گئی آتش دوزخ تین آنکھون پر ایک وہ آنکھ جو خوف خدا سے
روئے دوسری وہ جو جاگتی رہے خدا کی راہ مین تیسری وہ جو بچتی ہے ان چیزون سے
جنکا دیکھنا خدا تعالی نے حرام کیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حُرِّمَتْ بصیغہ ماضی
مجہول ادا فرمایا یعنی حرام کی گئی ہی آتش دوزخ پیش از آفرینش کے کہ خالق عالم نے ہنوز
انکو پیدا نہین کیا تھا کہ دوزخکی آگ اسپر حرام ہوگئی نیکی اور بدی کے قلم نے انکو پہلے ہی سے
لکھدیا حق تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ
جن لوگون کے نصیب مین پہلے ہی ہمارے ارادے اور مشیت سے نیکی لکھدیگیی وہ گروہ
دوزخ سے دور ہین اور فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّعِیْدُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ
وَالشَّقِیُّ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ نیک بخت وسعادتمند اپنی مان کے پیٹ ہی مین ہی اور بدبخت
وشقی ازلی اپنی مان کے پیٹ ہی مین ہی یعنی ہنوز وہ عالم وجود مین نہین آیا کہ سعادت
وشقاوت اسکی پہلے ہی سے لکھدیجاتی ہی بعد از وجود سعید ازلی سے اگر افعال و اقوال نامشروع
سرزد ہون اور وہ گناہون کا مرتکب ہو لیکن اخر مین توفیق توبہ عطا ہوتی ہی اور وہ افعال
واقوال اُسکے مضر نہین ہوتے ثواب اُخروی ویسا ہی پاتا ہی جیسا کہ مقدر ہوچکا اور شقی ازلی
سے اگر نیک کام اس دنیا مین ظہور پائین آخرت مین سودمند نہونگے بوجہ ریا وسمعہ اور عوارضات
کے درجہ قبولیت کو نہ پہونچین گے کہ ثواب اخروی اُسپر مترتب ہو جیسا کہ شیطان علیہ اللعن نے
چھ لاکھ برس عبادت کی چونکہ بدبخت ابدی تھا کچھ فائدہ نہوا اور حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام
سے اگرچہ نافرمانی ولغزش واقع ہوئی مگر سعید ازلی تھے لغزش انکا رنہوئی درجہ قبولیت
پایا حدیث شریف مین وارد ہی بہت سے نیکوکارون کو دوزخمین لیجاوینگے اور بہت سے
بدکارون کو جنت مین داخل کرینگے اصحاب کہف کو جو سات تن تھے اور انکا قصہ قرآن مجید
مین مذکور ہی بغیر عمل کے مقبول فرمایا اور بلعم باعور اور برصیصا راہب کو باوجود طاعت و

بسر اوقات کرتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ جاہل واحمق انکو دولتمند جانتے ہیں بسبب انکے نہ سوال کرنے کے چوتھے اس شخص کو دینا چاہیے جو عیال دار ہو لڑکے بالے بہت رکھتا ہو تاکہ اسکی جہت سے اسکو فکر معیشت اطفال سے فراغت ملے اور اسکو مزید ثواب ملے اور درجہ بلند ہو پانچویں اس شخص کو دینا چاہیے جو بیمار ہو کہ اسکی اعانت اور وسیلے سے دوا و علاج میں صرف کرے اور وہ ثواب بیشمار پائے۔ چھٹے اپنے اعزا و اقربا کو دے کہ ثواب صلہ رحم و صدقے دونوں کا پاوے اور اسکو دے جو اس سے دوستی و محبت و نسبت برادری کی رکھتا ہو کہ وہ بھی عزیز قریب میں شامل ہے کیمیائے سعادت حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور ایک درم صرف کرنے کا ثواب سات سو درم کے برابر نص قرآنی سے ثابت ہے حقتعالیٰ فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ جو لوگ اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں صرف کرتے ہیں انکی مثال ایسی ہے جیسے دانہ گیہوں یا جوار یا باجرہ کا جب اسکو زمین میں بو دیں تو اسمیں سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سات سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی دوچند کرتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے یعنی ایک درم کا ثواب چودہ سو درم کے برابر عطا فرماتا ہے زکوٰۃ دینے والے کو محل و موقع تلاش کرکے دینا چاہیے اگر بغیر تفحص دیگا سات سو کا ثواب پاویگا اور اگر تفحص کرکے دیگا چودہ سو کا ثواب پائیگا نفعنا اللہ وایاکم حق سبحانہ جل شانہ جمیع مسلمانوں کو توفیق نیکی و ثواب عطا کرے

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ فِي الْبُكَاءِ وَقِيَامِ اللَّيْلِ وَغَضِّ الْبَصَرِ

چوتھی مجلس رونے اور رات کے قیام اور نظر بچانیکے بیان میں

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَعْيُنٍ عَيْنٍ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَيْنٍ

یاد ہوجاتے ہین ایام شدت گرما مین کوئی جاندار اسکی تاب نہین لاسکتا بڑی بڑی سخت
چیزون کو گلاتی و پگھلاتی ہے یہ آگ اکھتروان حصہ ہے حرارت و تابش مین دوزخکی آگ سے جسوقت
حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی حاجت براری کے لیے دوزخسے ایک
شرارہ لائے اور زمین پر اسکو رکھدیا ساتون طبق زمین کو توڑکر اپنی جگہ پر چلی گئی دوبارہ ستر مرتبہ
پانی مین سرد کرکے لائے جب بھی اپنے مرکز کیطرف چلی گئی اسطرحسے سات مرتبہ اور ایک قول
مین ہے کہ ستر مرتبہ اسکو لائے اور پھر چلی گئی زمین کو توڑ توڑ کر اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام
حیران و ششدر رہ گئے فرمان آلہی پہونچا کہ یہ آگ دنیا مین نہین رہ سکتی تاب حرارت و سوزش
کا اسکی کوئی جاندار متحمل نہین ہوسکتا انسانون کی حاجت روائی کے لیے ہمنے پتھر اور لکڑی
اکل اور نے کے جگر مین آگ پیدا کی ہے اس سے نکال کر کام روائی کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا
اور یہی آگ دنیا مین ہے قیامت تک اس سے کاروبار پخت طعام و تیاری آلات حرب
و صنعت وغیرہ ضروریات جاری رہینگے حدیث شریف مین وارد ہے کہ حق سبحانہ جلشانہ نے
دوزخکو پیدا کیا سات ہزار برس اسمین آگ روشن رکھی یہانتک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر
سات ہزار برس اسکو سلگایا کہ وہ سفید ہوگئی پھر سات ہزار برس سلگایا تو وہ سیاہ
ہوگئی اور ہر روز سیاہی اسکی روز قیامت تک بڑھتی جائیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اگر ایک چنگاری آتش دوزخکی مشرق مین رکھین اور ایک آدمی کو مغرب مین رکھکے
محاذی ٹھہرائین فوراً جل جاوے (یعنی باوجود اتنے فاصلے کے اسکی حرارت اسقدر تیز ہے) سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادنی ترین عذاب کا یہ ہے کہ نعلین آتشین گنہگار کو پہنائی
جائے اور شدت حرارت سے اسکا بھیجا کھول کر ناک اور کان کی راہ سے گر پڑے
اللھم احفظنا دنیا کی آگ کی خاصیت یہ ہے کہ گنہگار و بےگناہ جو کچھ بھی سب چیز کو
جو اسمین پڑے جلا دیتی ہے نیک و بد کا امتیاز نہین کرتی جیسے حضرت جرجیس پیغمبر علیہ السلام
کو جلادیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی زبان کو جلادیا اور بسا اولیا اور خاصان خدا کو جلادیا

عبادت کے راندۂ درگاہ کردیا با ہمہ شیوۂ عبدیت یہی ہے کہ اطاعت و فرمانبرداری معبود حقیقی کی بجا لاوے اور نیک کاموں کو نہ چھوڑے کہ نیک کاموں سے صادر ہونا یہی نشان سعادت ہے اور بد کاموں کا سرزد ہونا یہی علامت شقاوت ہے اپنی طرف سے کوشش و سعی کرتا رہے جیسے کہ حق سبحانہ جل شانہ فرماتا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا جو لوگ ہماری رضامندی کی راہ میں مجاہدہ اور جستجو کرینگے یقینی ہم انکو راہیں اپنے ملنے کی بتا دینگے یہ آیت کریمہ بڑی بشارت و خوشخبری ہے ان لوگوں کے لیے جو راہ خدا میں مجاہدہ اور نفس کشی کرتے ہیں لذات دنیاوی سے اپنے کو بچاتے ہیں انواع مشقت و محنت میں مبتلا رہتے ہیں رزق حلال کی تلاش کرتے ہیں مگروہ و حرام کے پاس نہیں جاتے ہیں نان جویں پر قناعت کرتے ہیں اپنی حاجات و اغراض کو کسی سے ظاہر نہیں کرتے کسی سے سائل نہیں ہوتے توکل پر گذران کرتے ہیں ہمیشہ روزی ور نہ روزہ ہی وہی اسکے خاص بندے مقبول بارگاہ صمدیت ہیں اور یہ آیت بشارت ہے انھیں تلاش کرنیوالوں کے حق میں اِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا یقینی جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے انھیں کے لیے مہمانی کا گھر جنات فردوس باغات بہشت ہیں کہ ہمیشہ وہ اسمیں رہیں گے یہ آیہ کریمہ بطور فرمان ہے اسکی راہ میں دوڑنے والوں کے لیے۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے النَّارُ ارشاد فرمایا اس لیے کہ دوزخ کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقے میں آگ ہے ان تینوں آنکھوں پر یہ آگ دوزخکی نہ ہو جیگی اور یہ تین گروہ ایسے آگ والے اس سے محفوظ رہیں گے اور انپر یہ آگ حرام کیگئی ہے اس آتش دنیا کو بھی نار کہتے ہیں جیسا کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے آتش نمرود مردود کو قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا لیکن اس نار اور اس نار میں بہت فرق ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تُوقِدُونَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ یہ آگ تمھاری جسکو تم کام میں لاتے اور محسوس کرتے ہو اسکے پتنگے کے شرارے سے آدمی الامان و الحذر کرتے ہیں بڑے بڑے شہر و آبادی جل جاتے

رشفیع المذنبین کی فریاد ہوگی اور کہیگا وا احمداہ وا محمداہ جسوقت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
حال مشاہدہ فرماتین گے بنفس نفیس آگے بڑھینگے اور شفاعت گنہگارونکی چاہین گے اور مناجات
کے لیے ہاتھ اٹھاوینگے اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آوینگے اور ایک قرابہ آب کا لا دینگے
در حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دینگے اور کہینگے یارسول اللہ چند قطرے اس پانی سے دوزخ
طرف پھینکدیجیے اور اسکی عجائب خاصیت ملاحظہ کیجیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا سا
پانی اس سے لیکر دوزخکی طرف پھینکینگے بمجرد اسکے آتش دوزخ پانسو برس کی راہ ہٹ
جائیگی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مناجات کرینگے کہ اے خالق انس جان اور اے بادشا
دو جہان یہ کیسا پانی ہے ارشاد ہوگا اے حبیب ہمارے یہ پانی اشک گنہگارونکا ہے جو ہمارے
خوف خشیت سے دنیا مین روتے رہے ایک قطرہ اس آب چشم کا تمام آتش دوزخ کو
سرد کریگا جاننا چاہیے کہ حقتعالی نے سات طبقے دوزخکے پیدا کیے ہین ہر طبقے کے نیچے
جو طبقہ ہے اسکا عذاب اوپر والے طبقے سے سخت زیادہ ہے جسطرح سے بہشت کہ جو بہشت اس سے
بالا ہے اسکی نعمتین بھی نیچے والی بہشت سے زیادہ ہین اگر کسی گنہگار کو ساتوین طبقہ دوزخ سے
نکالکر چھٹے طبقے مین ڈالین وہ بہ نسبت اسکے راحت و آرام پاوے اور غایت سکوت سے
اسکو نیند آجاوے اور حق سبحانہ جل شانہ نے ہر طبقے کے لیے ایک گروہ کو پیدا کیا ہے جیسا کہ
حدیث مین وارد ہے کہ ایک روز جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام
سے پوچھا کہ کون طبقہ دوزخ کا کس گروہ گنہگار کے ساتھ مخصوص ہے کہ وہ اسمین معذب
ہوگا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یارسول اللہ ساتوان طبقہ زیرین جو سب سے نیچے ہے
اسکا نام ہاویہ ہے وہ منافقون کے لیے ہے کہ ظاہر مین اسلام رکھتے ہین اور باطن مین کفر و شرک
مین مبتلا ہین اور ان لوگون کے لیے ہے جو کہ دعوا خدائی کا کرتے ہین اور چھٹا طبقہ جسکا
نام جحیم ہے وہ مشرکون کے لیے ہے کہ ظاہرا و باطنا غیر خدا سے برحق کے دوسرون کی
پرستش کرتے ہین اور پانچوان طبقہ جسکا نام سقر ہے وہ صابئین کے لیے ہے جو نصاری کی

جیسا سلاطین جبارین مشرکین کے عہد سلطنت و حکومت کی حکایات مشہور ہین اور آتش
دوزخکی یہ خاصیت ہی کہ گناہگاروں ہی کو جلا دیگی مطیعون اور بے گناہون سے دور رہیگی
گی حدیث مین آیا ہی کہ بے گناہون کے حقمین آگ دوزخکی ایسی ہوگی جیسے پانی دریا تالاب
مچھلیون اور دریائی جانورون کے حقمین کہ وہ اسمین کسطرح سے زندہ فرحان وشادان
رہتے ہین دنیا کی آگ پانی سے سرد ہو جاتی ہی آتش دوزخ دو چیز سے سرد ہو جائیگی
ایک نور مومن سے حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے روز بعض مومن مناجات کرینگے اور
عرض کرینگے الٰہی اگر حکم ہو تو ہم دوزخمین جاکر دوزخیونکا حال دیکھین اور تیرا شکر و احسان بجا لائین
کہ تو نے ہمکو اس آگ سے محفوظ رکھا حکم ہوگا اچھا جاؤ جب وہ اسمین داخل ہونگے اور دوزخیون کے
حال زار کو مشاہدہ کرینگے ہر ذرہ آتش سے فریاد و صدا آئیگی جُز یَا مُؤمِن فَاِنَّ نُوْرَکَ
اَطفَأَ لَھَبِی ای مومن تو چلا جا اور الگ ہو جا کہ تیرا نور میری بھڑک بجھائے دیتا ہی میری
حرارت کو سرد کیے دیتا ہی دوسرے گنہگارون کے آنکھے آنسو ہین جو خوف خدا اور
ہول روز قیامت اور زشتی اعمال سے گریان رہتے ہین آتش دوزخکو بجھا دینگے جیسا کہ حدیث
مین آیا ہی کہ روز قیامت کے حکم رب العزت نافذ ہوگا کہ دوزخکو اپنے مقام سے باہر لاوین
ستر ہزار زنجیرون اور سلاسل مین اُسکو مقید کرینگے اور ہر زنجیر کو ستر ہزار فرشتے کھینچے ہوے
میدان حشر مین لاوینگے وہ آواز مہیب ناک اور نعرہ جان گداز کریگی اور غرائیگی کہ اُسکے خوف
و دہشت سے اٹھارہ ہزار عالم مُنہ کے بل گر پڑینگے اور سب کے سب نفسی نفسی کہین گے سوا
ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ اُمتی اُمتی کہین گے ہر ایک شخص اپنی ہی ذات
کی نجات چاہیگا اور کہیگا اَللّٰھُمَّ اَعتِق نَفسِی مِنَ النَّارِ ای اللہ مجکو آگ سے بچاوے غایت
خوف و ہراس سے پورا کلمہ مُنہ سے نہ نکلے گا دو کلمے بھول جائینگے فقط ایک کلمہ نفسی نفسی
پکارینگے اس اثنا مین شعلہ آتشین دوزخ سے نکلینگے اور تمام عرصات حشر پھیلینگے اور جن
اور انس کو اپنی جانب کھینچین گے یہ حال پر ملال دیکھکر ہر ایک شخص بنام محمد مصطفی احمد مجتبی فریاد کریگا

عرض کرکے مجالسۃً واپس آئے اور کہا یا رسول اللہ پروردگار تمہارا تمکو سلام کہتا ہی اور ارشاد
فرماتا ہی کہ تم بیقرار و اندوہناک نہو ہم ارحم الراحمین ہین ابھی سے جیلے مین دریاے رحمت
جوش زن ہوگا جو کوئی تمہاری امت مرحومہ سے بعد از سنت نماز شام قبل از کلام کے سات بار
کہیگا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ ای اللہ میرے بچا دے مجکو آگ سے ای بچانے والے
اگر وہ اس رات مین مرجائیگا اُسپر آتش دوزخکی ہم حرام کردینگے ای مومنو تمکو چاہیے کہ بعد سنت
نماز مغرب کے اس دعا کو ضرور پڑھ لیا کرو اور اپنے اوپر فرض و لازم گردان لو کہ روز قیامت کو تمہارے
کام آوے صحیح ابن ماجہ اور صحیح ترمذی شریف مین مذکور ہی آہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا عَلٰی ثَلٰثَةِ اَعْیُنٍ آتش دوزخ تین آنکھون پر حرام کی گئی ہی تو آنکھون سے مراد
آنحضرت صلعم کی تمام بدن و جسم ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہی کہ ایکمرد رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میری آنکھین رونے والی ہین خوف الٰہی سے
حضرت نے ارشاد فرمایا کہ وہ آتش دوزخ سے محفوظ و آزاد ہین اُسنے عرض کی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آنکھین آتش دوزخ سے اگر بچ گئین تو تن و بدن کا کیا حال ہی حضرت نے
فرمایا جب آنکھین بچ گئین تو تمام بدن آتش دوزخ سے بچ گیا کہ وہ اُسمین داخل ہین اور مراد
اُس سے تن ہی ایکمرد نے رسول مقبول کی خدمت مین عرض کی یا رسول اللہ مین آتش دوزخکی
حرارت سے بہت ترسان و لرزان رہتا ہون حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اُسکو آنکھ کے ٹھنڈے
پانی سے بجھا دے کہ جس کسیکی چشم تر ہوگی اُسکے تن کو آتش دوزخ نہ جلائیگی آنکھ کو عربی
زبان مین عَیْن کہتے ہین اور چشمے کو بھی عَیْن کہتے ہین جسطرح سے چشمہ بغیر پانی کے
بیکار و بے سود ہی اسیطرح سے وہ آنکھ جس سے اشک جاری ہون بیکار ہی آنحضرت نے فرمایا
عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وہ آنکھ جو خوف خدا سے روے رونے والی
آنکھ مثل چشمہ جاری کے ہی جسطرح چشمہ جاری سے بساتین زمین و اشجار پھولتے پھلتے ہین اسیطرح سے
چشم گریان سے اشجار و اثمار باغ بہشت کے پھولتے پھلتے ہین آب چشم کو آب چشمہ پر بڑی فضیلت

قوم سے ایک گروہ مین کہ جلیبیا کی پرستش کرتے ہین اور چوتھا طبقہ جسکا نام حطمہ ہی ابلیس و فرزندان ابلیس کے لیے ہی اور تیسرا طبقہ جسکا نام لظیٰ ہی جہودون اور آتش پرستون کے لیے ہی اور دوسرا طبقہ جسکا نام سعیر ہی نصرانیون اور عیسائیون کے لیے ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام کو بیٹا خدا کا جانتے ہین اور بعضے تثلیث کے قائل ہین کہتے ہین تین خدا ہین ایک روح القدس دوسرا عیسی تیسرا مریم علیہم السلام اور پہلا طبقہ جسکا نام جہنم ہی اور جسپر ہر ایک فرد بشر کا گذر ہوگا اور اُسکی پشت پر پل صراط ہوگا وہ اہل کبائر کے لیے ہی یعنی جن گناہون کے مرتکب ہونے پر جناب باریتعالی نے قران مجید مین وعید فرمائی ہی انسے وہ افعال قبیحہ سرزد ہوئے اور وہ بغیر توبہ کے مرگئے وقت نزع تک اس سے تائب ہوئے اور مغفرت نہ چاہی اسقدر بیان کرکے حضرت جبرئیل خاموش ہورہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کون لوگ کس امت کے ہین حضرت جبرئیل ساکت رہے اور کچھ جواب نہ دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصرار فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام زار زار رونے لگے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک نعرہ مارا اور فرمایا کہ معلوم ہوا یہ لوگ میری ہی امت گنہگار سے ہونگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ سچ ہی یہ آپ ہی کی امت عاصی کے اہل کبائر کے لیے ہی اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اخی جبرئیل کچھ تھوڑا سا حال اور کیفیت اس طبقے کی جو سب سے کمتر ہی بیان کرو کہ سوزش اور گرمی اسکی کسقدر ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ اگر ایک قطرہ پسینے کا ان دوزخیون سے اُحد پہاڑ پر پڑجائے تو وہ اُسکی گرمی سے پگھل جاوے اور پانی ہوکر بہ جاوے جب یہ حال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہایت شفقت و رحمت سے ایک آہ جانسوز و نالہ جگر دوز کھینچا اور بیہوش ہوگئے تمام اصحاب کرام یہ حالت پر ملالت آنحضرت کی دیکھکر نالہ و شیون کرنے لگے زار زار رونے لگے اور غمناک واندوہگین بحال خود محو و سہو ہوگئے اس اثنا مین حضرت جبرئیل اضطرار و اضطراب آنحضرت و صحابہ کرام کا معائنہ کرکے بارگاہ بے نیازی مین

دکھانے کی غرض سے ہی تو وہ شخص گنہگار ہوگا اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق وجدائی مین اسقدر روئے کہ نابینا ہوگئے اور کہا
یَااَسَفیٰ عَلیٰ یُوسُفَ یہ کلمہ بین و افسوس ہی تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ نوحہ حضرت کا اپنی حالت پیری
وضعیفی پر اور انتظار موت پر تھا کہ ای افسوس میرا وقت آخر ہوا اور پیمانہ عمر لبریز ہوا کہ یوسف ایسے
وقت موجود ہوتے انکو تعلیم دین اور آداب نبوت کرتا یا یہ کہنا چاہیے کہ یہ گریہ وحزن حضرت کا
بنابر کم سنی ونافہمی حضرت یوسف علیہ السلام کے تھا کہ وہ ابھی لڑکے ہین شاید کوئی دوسرا دین غیر دین
ابراہیم قبول کرلین جیسا کہ ظاہر ہی جبکہ بشیر حضرت یوسف علیہ السلام کا مژدہ وبشارت لایا اول
حضرت نے انکے دین سے دریافت فرمایا کہ انکو تونے کس دین وملت پر پایا اُسنے عرض کی دین
ابراہیمی پر اُسوقت حضرت یعقوب نے شکریہ جناب احدیت ادا کیا اور کہا اَلْاٰنَ تَمَّتْ نِعْمَتُہٗ
تلاوت قرآن مجید اور آیات وعید پر بہ تکلف رونا روا ہی بلکہ موجب اجر وثواب ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تم قرآن مجید کی تلاوت کرو رو ؤ اور اگر رونا نہ آوے
بہ تکلف وزبردستی رو ؤ اور اگر اُسپر بھی رونا نہ آوے تو اُس سنگدلی او غلیظ القلبی پر رو ؤ آنحضرت
نے فرمایا جو کوئی قرآن مجید کی تلاوت کرے اور اُسوقت اُسکی آنکھون سے آنسو روان ہون
اُسکے لیے جنت واجب ہوا ایسا ہی غرائب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ مین لکھا ہی اور اپنے رونا اپنی خطاؤن
اور گناہون کو یاد کرکے ہوتا ہی یہ محمود ہی وموجب ثواب ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مَنْ تَذَکَّرَ خَطَاءَہٗ وَبَکٰی عَیْنَاہُ رَضِیَ مِنْہُ الْاِلٰہُ جو کوئی اپنے گناہون کو یاد کرے اور آنکھین
اُسکی روؤین راضی ہو اُس سے پروردگار اُسکا اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ جو کوئی گناہ
کرے اور بعد اُسکے نادم وپشیمان ہووے اور اُسکی آنکھ سے اتنا ہی آنسو نکلے کہ ایک پلک اُسکی تر ہو جاوے
حق تعالیٰ اُسکو جملہ گناہون سے پاک کردے اور جسقدر اُسکے تن پر بال ہین اسقدر توبہ کرنیوالون کا
ثواب اُسکے نامہ اعمال مین لکھا جاوے جامع الحکایات مین لکھا ہی کہ عہد خلافت امیر المومنین
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین ایک مرد فاسق بزاد نام کوفے کا رہنے والا تھا وہ مر گیا

یعنی بہت روئے ہین ۱۲

و نہر گی ہی چشمہ جاری ہے جو پھول اور پھل اُگتے ہین اُنکے لیے فنا ہی اور چشم گریان کی روئیدگی کے لیے
بقا ہی ابد الآباد تک بلکہ ہر لحظہ تر و تازگی ہی آب چشمہ سے نجاست ظاہری پاک ہوتی ہی آب چشم سے
نجاست باطنی دور ہوتی ہی آب چشمہ سے آتش دنیا سرد ہوتی ہی آب چشم سے آتش دوزخ بجھتی ہی
جیساکہ صحیح مسلم مین ہی آب چشمہ وزن نہین کیا جاتا اور آب چشم وزن کیا جائیگا حدیث شریف مین
وارد ہی کہ ایک شخص کے اعمال حسنہ وزن کیے جائینگے پلہ حسنات ہلکا ہوگا وہ شخص متحیر و پریشان ہوجائیگا
اور بحالت مایوسی دوزخ کیجانب روان ہوگا حکم آلہی ہوگا کہ اُسکو واپس لاؤ اور آب چشم اسکا جو خوف
و خشیت ہماری سے جاری ہوا ایک قطرہ اُس سے اس پلہ میزان مین رکھد جسوقت وہ قطرہ
رکھا جائیگا ساتون آسمان اور زمین سے گران ہوگا اور آب چشم دوزخکو اُسکے تن پر حرام کردیگا
جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ
ف جو رویا خوف خدا سے حرام کریگا اللہ اسپر آگ ۱۲
لیکن گریہ اور رونے کے بہت سے اقسام ہین ایک یہی مصیبت اور تکلیف پر روتا ہی
جیسے کسی عزیز کے مرنے پر یا اپنے کسی اعضا کے درد و صدمہ خواہ تلف ہونے و جاتے
رہنے سے اور اُسکے فراق و فقدان سے ہوتا ہی ان حالات مصائب و سختی مین اگر کلمہ کفر
و شرک و سوء ادب زبان پر نہ لائیگا صرف آنسو ہی آنکھ سے جاری ہونگے گناہگار نہوگا
جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم مبارک سے آنسو وقت وفات ابراہیم آپ کے
صاحبزادے کے بمقتضائے الفت پدری جاری ہوے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ ہم لوگون کو میت پر گریہ سے منع فرماتے ہین اور آپ گریہ فرماتے
ہین حضرت نے ارشاد فرمایا وہ گریہ ہین گرہ تقدیر آلہی ہی اور یہ گریہ شفقت و رحمت ہی اَلْعَیْنُ
تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ مَا یُسْخِطُ بِہِ الرَّبُّ یعنی آنکھین آنسو گراتی ہین اور دل غم
کرتا ہی کہ یہ غیر اختیاری امر ہی مقتضائے بشریت و شفقت ہی لیکن زبان سے ایسا کلمہ سرزد
نہین ہوتا جو باعث غصہ پروردگار ہو اگر یہ گریہ رقیق القلب ہونے اور نرمی اور رحم دلی
کے باعث ہی وہ شخص گنہگار نہوگا اور اگر تکلف اور بناوٹ کی راہ سے یا ریا و سمعہ اور دوسرونکو

مناجات کی کہ ای پروردگار حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہو کہ اپنا منہ آسمان کیطرف اٹھاوین
تاکہ ہم بھی سب انکے دیدار سے مشرف ہون حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوا کہ تم جاؤ اور
آدم سے کہو کہ تم اپنا منہ بسمت آسمان کے کیون نہین کرتے حضرت جبرئیل بحکم ایزدی تشریف
لائے اور پیام رب العزت جل جلالہ لائے حضرت آدم علیہ السلام نے بکمال خجالت و افسردگی سے
کہا ای اخی جبرئیل گنہگار غرق بحر ندامت ہوتے ہین اور جو غریق دریاے شامت ہو وہ کیونکر
سر نکال سکتا ہی۔ ای مومنو سمجھو اور غور کرو کہ روز قیامت کے سب گنہگار اپنے پروردگار کے
سامنے سرنگون رہینگے جیسا کہ وہ خود اپنے کلام قدیم مین خبر دیتا ہی نَاکِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
اور حضرت داود علی نبینا و علیہ الصلوٰة والسلام چالیس برس تک اپنی خطا لغزش پر روتے رہے
قصہ اسکا معروف و مشہور ہی کہ آپکی ننانوین بیبیان تھین اور ایک شخص تھا آپکی امت سے
کہ اسکی ایک ہی زوجہ تھی کسی نہج سے آپکا میلان خاطر ہوا اُسکی زوجہ سے عقد نکاح کا اور
تاوقتیکہ زوج اولی سے فرقت نہو تزویج ثانی غیر ممکن ہی وہ شخص سردار لشکر تھا کسی
محاربہ اعدا کے لیے حضرت نے اسکو نامزد فرمایا میدان جنگ مین وہ کام آیا مارا گیا بعد انقضاے
ایام عدت اُسکی زوجہ مطلوبہ سے عقد کیا اتفاقاً حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام بصورت
دو بشر متخاصمین آئے اور فصل قضایا کے مستدعی ہوئے مدعی نے عرض کی یا حضرت میرے
ملک ایک ہی بکری ہی اور مدعا علیہ پاس ملک ننانوے بکریان وہ چاہتا ہی کہ اس ایک کو بھی
مجھ سے چھین لے حضرت نے ارشاد کیا یہ سراسر ظلم و ستم ہی بس اسیقدر مقدمہ دائر کر کے
متخاصمین فرار ہو گئے منتظر حکم اخیر کے نہ رہے فوراً حضرت کو عبرت ہوئی اور متنبہ ہوئے
کہ یہ بعینہ میرے مقدمہ مصدرہ کا عنوان و نظیر ہے اور مالک حقیقی کیجانب سے اشتباہ و استشعار
ہی فی الحال بحالت تباہ و زار نگونسار و سربسجدہ ہوئے اور اسقدر روئے کہ کوہ وہان
مین سیلاب آگیا بعد توبہ و استغفار کے دریاے رحمت پروردگار جوش زن ہوا توبہ
مقبول ہوئی حضرت کاروبار متعلقہ مین مصروف ہوئے لیکن اپنے منہ کو لپیٹے رکھتے

اُسکے جنازے کو لوگ لیچلے راہ مین جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک مسلمان کا جنازہ جاتا ہی آپ بھی ہمراہ ہولیے اور شریک تجہیز و تکفین ہوے جب لوگ بعد فراغ واپس چلے تو اُسکی ماں نوحہ کنان آکر حاضر ہوئی اور جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو وہان موجود پاکر قدم مبارک پر گر پڑی اور عرض کرنے لگی یا حضور مین نے اپنے لڑکے کا مُنہ نہین دیکھا مجکو اُسکا مُنہ دکھا دیجیے ہر چند حضرت نے اُسکو فہمایش کی اُسنے اور بھی الحاح و زاری کی حضرت نے حاضرین کو اجازت دی کہ قبر کو کھول کر اُسکے لڑکے کا مُنہ دکھا دو انھون نے تعمیل ارشاد کی اور قبر سے مٹی ہٹا کر کفن سے میت کا مُنہ کھولا جونہین چہرہ اُسکا کفن سے باہر آیا یہ معلوم ہوا گویا آفتاب نے مشرق سے طلوع کیا کہ اُسکی روشنی و شعاع سے آنکھین حاضرین کی چوندھیا گئین اور خیرہ ہوگئین امیر المومنین بھی متحیر ہوے اور اُسکے اعمال حسنہ کے متجسس لوگون سے استفسار فرمانے لگے کہ یہ ایسا کون نیک و مقبول عمل کرتا تھا جسکی یہ برکت ہی سب نے عرض کی کہ بظاہر سواے فسق و فجور لہو و لعب کے اور کچھ اشتغال نہ رکھتا تھا حضرت کو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی جب رات ہوئی تو حضرت امیر المومنین نے براحت خواب فرمایا عالم رویا مین دیکھا کہ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین دست بستہ حاضر ہی آنحضرت نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے علی مرتضیٰ اس شخص کے دونون رخسارون کے نور و روشنی کو ملاحظہ کیا کہ کسقدر تابان و درخشان ہین حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ یہ بھی حضور ارشاد فرمائین یہ کس اعمال حسنہ کی تابانی ہی آنحضرت نے ارشاد فرمایا یہ آب چشم کا نور ہی اشک جاری کی برکت ہی جب اس سے گناہ سرزد ہوتا تھا خوف سزا و ندامت سے آنسو بہاتا تھا کہ دونون رخسارے اُسکے تر ہو جاتے تھے بعد مرنے کے حق سبحانہ جل شانہ نے اس گریہ کی برکت سے اُسکو بخشدیا اور یہ نور نورانی اور یہ رتبہ عطا کیا۔ اور گریہ و زاری حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی مشہور و معروف ہی کہ تین سو برس تک ایک ہی حالت پر رویا کیے اور فرط حیا و انفعال سے زمین سے سر نہ اُٹھایا اور غایت ندامت سے آسمان کیجانب نہ دیکھا حتی کہ شب و روز کو حوا کے رفیق و ہمجلیس بالغمات جہان مین رہتے تھے اشتیاق دیدار رہا بارگاہ رب العزت مین

فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ اگر یہی تمنا ہی تو اپنے پر رونے کو لازم کر لو اور اسکی
مداومت کرو چنانچہ بعد اُسکے دس برس تک زندہ رہے اور رویا کیے اور حدیث شریف
مین آیا ہی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العزت سے حکم پہونچا کہ لَنْ تَرَانِیْ تمکو
ای موسیٰ قوت و طاقت میرے دید کی نہین تمھاری آنکھین اس نور قدیم کے مشاہدہ کی
متحمل نہ ہونگی حضرت موسیٰ علیہ السلام اس جواب سے غمگین ہوے ہمیشہ مبتلاے درد و حسرت غم
واندوہ رہتے تھے کسی نے کبھی ہنستے نہ دیکھا ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام اُنکے پاس
آئے اور کہا ای موسیٰ کلیم اللہ تم کس لیے ایسی حالت پر ملالت غم والم مین رہتے ہو انھون نے
کہا ای اخی تعجب ہی کہ جس شخص نے زبان لَنْ تَرَانِیْ ہر کسطرح سے اُسکے تن آسانی ہو طاقت
روح روانی ہو ایک وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ سینا پر مناجات کرتے تھے حکم ایزدی
پہونچا ای لڑکے عمران کے کیون اسقدر رنجیدہ ہے اور غمناک رہتے ہو حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے ایک نعرہ مارا اور عرض کی پروردگارا تو عالم الغیب والشہادہ ہی تو جانتا ہی کہ
جس روز سے حکم لَنْ تَرَانِیْ سنا ہے میری جی کو دنیا مین کسی شئی مین آرام جاتی رہی حیران و پاس
باقی ہی ارشاد ہوا ای کلیم اگر ہمارے دیدار کے [illegible] ہو اور چاہتے ہو کہ روز قیامت کے
ہماری لقا سے مشرف ہو شکم کو گرسنہ رکھو جگر کو تشنہ رکھو چشم کو گریان رکھو قلب کو بریان رکھو۔
اور اگر حضرت یحییٰ پیغمبر علیٰ نبینا و علیہ السلام سے ہی کہ اسقدر روتے کہ رخسارہ مبارک کا
گوشت و پوست آنسوؤن کے ہمراہ سب بہہ گیا تھا صرف استخوان وہان باقی رہگئے تھے اور
حضرت ام المؤمنین بی بی حفصہ بنت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہین
کہ ایک شب کو کہ باری شب باشی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے کلبۂ احزان مین تھی
اور حضور بستر استراحت پر جلوہ افروز تھے اور مین اپنا سر زانوے مبارک پر رکھے ہوئے تھی
اور آپکی ریش مبارک کو ہاتھ سے صاف کر رہی تھی اور میرا بھائی عبداللہ قرآن مجید کی تلاوت
کر رہا تھا خوش الحانی سے آیات باہرات قرآنی پڑھ رہا تھا کہ اسکی آواز گوش مبارک مین حضرت کے

غالب خجالت سے کسی جانب نظر نہین کرتے تھے لوگون نے عرض کی یا حضرت خلاف عادت سابقہ حضور اپنے منہ کو کیون چھپائے رکھتے ہین آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا وہ منہ ہی نہین رہا جو تم لوگون کو دکھاؤن اور چار چشم ہون تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہی کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایک رات کو اپنے کوٹھے پر اسقدر روئے کہ آنسو آپکے پرنالے کی راہ بہنے لگے اور مثل آب باران کے ناودان کیطرف سے جاری ہو گئے ایک شخص اسطرف سے نکلا تو اس پرنالے سے کسیقدر چھینٹین اسکے جامے پر پڑ گئین وہ فکر مند ہوا اور آواز بلند پوچھا ای صاحب مکان یہ پانی طاہر ہی یا نجس ہی کیسا پانی ہی حضرت بصری رہ کے گوش مبارک مین جب یہ صدا پہونچی آپ نے جواب دیا کہ بھائی یہ پانی نجس ہی کیونکہ گنہگار کی آنکھون سے جاری ہوا ہی اس شخص نے آواز پہچانی کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی آواز ہی ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا تو اس جامے کو متبرک جانکر اپنے کفن کے لیے نگاہ رکھا۔ اور ایک گریہ جناب باریتعالی کے اشتیاق دیدار مین ہی جیسا کہ حدیث شریف مین ہی کہ جو کوئی اپنے مولی اور مالک حقیقی کے اشتیاق مین روے اسکو وہ مزید رحم و کرم سے اپنے مقربان درگاہ سے کرلے اور اپنا عاشق و شیدا بنالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ بَکٰی[له] بِاشْتِیَاقِ الْمَوْلٰی فَلَهٗ جَنَّةُ الْمَاوٰی اور گریہ حضرت شعیب پیغمبر علیہ السلام کا مشہور ہی کہ اسقدر برابر دس برس روئے کہ نابینا ہو گئے حق سبحانہ جل شانہ نے انکو بینا کردیا پھر دوبارہ گیارہ برس ایسے روئے کہ آنکھونکی بصارت جاتی رہی خداوند رحیم و کریم نے پھر دوبارہ بینائی عطا فرمائی سہ بارہ پندرہ برس متواتر اسقدر گریہ وزاری کی کہ آنکھین جوف ہو کر بہہ گئین مالک حقیقی نے مزید شفقت و عنایت سے پھر چشم و بصارت مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا ای شعیب اگر بہشت کی آرزو ہی اور اسکے لیے روتے ہو تمھارے لیے موجود و مہیا ہی اور اگر دوزخ کے خوف و ڈر سے اسقدر گریہ کرتے ہو تو تم پر آتش دوزخ حرام ہی حضرت شعیب علیہ السلام نے عرض کی پروردگارا تو عالم السر والخفیات ہی نہ مجکو تمنا ہی بہشت کی نہ خوف دوزخ لیکن تیرے اشتیاق دیدار کی تمنا مین روتا ہون فرمان آلہی ہوا

[له] جو کوئی روا اشتیاق مولا مین پس اسکے لیے بہشت ہے ۱۲

وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ آج کے روز جسقدر گریہ وزاری کرسکو کرو اور بدحال تباہ و پریشان بنا سکو بناؤ کچھ موثر و مفید نہین یہ تو جزاء اعمال تمھاری کی ہے جو تم دنیا مین کرتے رہے کبھی خیال بازپرس مالک کی جباری و قہاری تمکو آیا ہی نہین ہمیشہ عیش و عشرت مین بسر کرتے رہے ناچ و رنگ مین مست ارباب نشاط کے ساتھ بادۂ ارغوانی خوب اڑاتے انواع عشرت کرتے رہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ خدا کا دوست و ولی کون ہے اور کیا اسکی پہچان ہی حضرت نے ارشاد کیا جسکا چہرہ خوف خدا سے زرد آنکھین شب بیداری سے سرخ رہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی خلوت مین خدا تعالی کو یاد کرے اور اسکے خوف سے رو یا کرے قیامت کے روز زیر سایۂ عرش رہے ایسا ہی لکھا ہی مشارق الانوار مین **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم عَيْنٌ سَهِرَتْ دوسری وہ آنکھ جو بیدار رہے یہ ٹکڑا ہی حدیث سابق کا اے مومنو غور کرو کہ شب بیداری اعظم عبادات واکرم طاعات سے ہے حق سبحانہ جل شانہ فرماتا ہی تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ بدلتے رہتے ہین اپنے پہلوون کو خوابگاہون سے غفلت سے سوتے نہین ظاہر مین آنکھین سو جاتی ہین لیکن دل بیدار رہتا ہی کان لگے رہتے ہین دیکھو گھڑی مین کیا بجا ایک بجا یا دو وقت تہجد آگیا مالک سے عرض و معروض کرنیکا یہی وقت ہے عین تخلیہ مین وہ جسب العرض دستخط کرانیکا یہی موقع ہی ہر ہر مد پر حاجت روائی امورات دنیوی و اخروی مین خوب غور و توجہ دلائینگے حسب دلخواہ احکامات نافذ کرائینگے یہ عاقبت اندیشی و انجام بینی ہر ایک سفلہ کار و نکو حاصل نہین بلکہ بڑے پختہ کارون گرم و سرد زمانہ آزمودونکا کام ہی جنکے حقمین فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا وہ رات بھر گزار دیتے ہین اپنے پروردگار کے آگے سجدے اور قیام مین ہر طرحکی خوشامد ہر نوع کی عذر معذرت کرتے ہین زمین بوسی سے سر نہین اٹھاتے خوف سے پڑے رہتے ہین ہمہ تن مصروف مالک کی عظمت و شوکت جاہ و جلال پر نظر گڑے رہتے ہین مالک ہمارا رحیم کریم ہے

ہوتی تھی اُٹھ بیٹھے اور مین نے اپنا سر آپ کی گود مین رکھدیا اور لیٹ گئی اور حضرت کان لگائے ہمہ تن گوش معانی آیات قرآنی کیجانب مصروف تھے جب عبداللہ اس آیہ کریمہ پر پہونچے کَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُوْنَ ایسا نہین ہی یقینی وہ اپنے پروردگار سے اس روز یعنی روز قیامت کے پردہ کیے جائینگے حجاب مین ہونگے دیدار آلہی سے محروم ہونگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک حالت وجد وزاری کی طاری ہوئی اور جوے اشک چشمان مبارک سے روان ہوی کہ مین اُس سے تربتر ہوگئی اور دفعتہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھی اور سر مبارک کو اپنی آغوش مین لیلیا اور تھوڑی دیر تک اپنے سینہ وچھاتی سے لگائے رہی جب کسیقدر حضرت کو اس حالت سے افاقہ ہوا اور سکون قلبی حاصل ہوا مین نے عرض کی یارسول اللہ اسوقت یہ گریہ آپکا بہ تمنائے فردوس تھا حضرت نے فرمایا نہین مین نے کہا بخوف جحیم ہوگا حضرت نے فرمایا نہ مین نے عرض کی کہ حضور یہ اشتیاق لقاء اللہ جل شانہ ہوگا حضرت نے فرمایا نعم ہان سچ واقعی یہی بات ہی

اسقدر شوق لقاء اُسکی ہین روئے ہم ابھی — نام کو آنسو نہ اپنی چشم گریان مین رہا
لیگئی باد صبا ہمراہ اپنے سب بہار — مرغ نالان ایک فقط باقی گلستان مین رہا

اَنَا مُشْتَاقٌ وَلِيَ اِشْتِيَاقٌ اَنَا مُشْتَاقٌ وَلِيَ اِشْتِيَاقٌ حضرت نے کمال ذوق وشوق سے ارشاد کیا مین مشتاق لقاء پروردگار ہون اور مجکو اُسکے دیدار کا بڑا اشتیاق ہی مکرر فرماتے تھے اور زار زار روتے تھے اسقدر روئے کہ آب چشم مبارک بستر سے گذر کر زمین پر بہنے لگا اور صحن خانہ مین مثل آب باران روان ہوا اور بزرگان دین نے کہا ہی کہ بہترین گریہ وہ ہی جو مالک ومولی کے اشتیاق مین ہو اور بدترین گریہ وہ ہی جو فوت دنیا وطلب اسباب راحت کے لیے ہو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا مین خوف خدا سے رویا کرے قیامت کے روز شادان وفرحان حوران بہشتی کو بغل مین لیکر سویا کرے حدیث شریف مین وارد ہی کہ قیامت کے دن دوزخیون کو جمع کرینگے اور کہینگے کہ اپنے حال زار ومصیبت پر آج کے روز جسقدر رو سکو رو و کیونکہ دنیا مین کبھی خوف خدا سے ایک آنسو بھی نہین ڈالا حکم ہوگا

شب قیام فرمانے لگے نہایت تنگ کہ پاے مبارک سوج گئے پنڈلیان شق ہو گئین خون اُنسے
جاری ہو گیا شب بیداری سے زار و نزار ہو گئے چہرہ زرد رنگ فق ہو گیا کفار نابکار نے زبان
طعن و تشنیع کھولی اور کہنے لگے کہ مَا اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی هٰذَا الرَّجُلِ اِلَّا لِشَقَاوَتِهٖ
نہین نازل ہوا قرآن اُس مرد پر مگر اُسکی بدبختی و ہلاکی کے لیے حق سبحانہ جلّ شانہ نے اُنکے
قول کو رد فرمایا اور ارشاد کیا مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی ہمنے تمپر قرآن کو اس لیے
نہین نازل کیا کہ تم مشقت مین پڑو تکلیف مالایطاق اختیار کرو اپنی جان کو ہلاکی مین ڈالو یا
شقاوت مین پڑو جیسا کفار ناہنجار سوء ادب سے گستاخی کرتے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام
تشریف لائے اور کہا اے حبیب اللہ آپ کیون اسقدر رنج و تکلیف اُٹھاتے ہین شب بیدار
رہتے ہین حضرت نے ارشاد کیا اے اخی جبرئیل تم ہی تو حکم رب جلیل لائے تھے قُمِ الَّیْلَ
رات کو قیام کرو مین اُسکی تعمیل نہ کرتا حضرت جبرئیل نے کہا مین دوسرا حکم لایا ہون اللہ تعالی
رماتا ہے اِلَّا قَلِیْلًا قیام شب تو کیجیے مگر تھوڑا جسقدر تحمل ہو اس جسم خاکی کا بھی کسیقدر حق
ادا اسکو ہلاکی مین نہ ڈالیے نِصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ نصف شب کا
یام اختیار کیجیے یا تھوڑا اس سے کم یا زائد جسقدر آپ کے نفس نفیس کو قوت و طاقت
ہو اسقدر قیام کہ ناگوار خاطر نہو اختیار کیجیے آپ مختار ہین تعیین وقت ضرور نہین حضرت
سب الفرمان کبھی نصف شب اول بیدار رہتے گاہے نصف شب آخر جاگتے رہتے کبھی
ث رات سے قیام فرماتے تیسرا حکم صادر ہوا وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ
ر کسیقدر رات سے نماز تہجد پڑھیے یہ صلوۃ نافلہ ہے آپ کے لیے فریضہ نہین نَافِلَةً
ی خَاصَّةً لَّكَ آپ ہی کے لیے خاص ہے امت سے آپکی معاف ہے اگر ادا کیجیے ترقی
ارج و درجات ہو گی خاصان بارگاہ سے شمار ہونگے اگر نہ پڑھینگے اس سعادت سے
وم رہینگے اے حبیب رب العالمین و اے شفیع المذنبین اگر آپ کو شفاعت امت
گار منظور ہے تو اس مشقت کو اپنی ذات خاص پر گوارا کیجیے اسکا ثمرہ و نتیجہ لیجیے عَسٰی

جبتک ملتفت نہ پائینگے یہاں سے ہٹکے نہ جائینگے ہمیں جمے رہینگے شاید پھر ایسا موقع مناسب میسّر
آئے یا نہ آئے مالک ہمارا شاہنشاہ عالم اٹھارہ ہزار عالم کا منتظم ہی ہر جزئیات وکلیات امور کو اپنی
ہی ذات خاص سے متعلق رکھتا ہی غیر کی ہرگز دست اندازی کو پسند نہیں کرتا کل ارکین محض بے
اختیار ہیں اسیوقت جو کچھ ہو جاوے سو ہو جاوے جاننا چاہیے کہ قیام شب ابتداء اسلام میں
فرض تھا مسلمان تمام روز کسب معیشت وتلاش معاش محنت ومزدوری وجہ حلال میں
مشقت کرتے تھے رات کو تھک کر پڑ رہتے تھے قیام شب میں قصور وفتور ہوتا تھا حق سبحانہٗ
جلشانہ نے مزید رحم وکرم سے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُرِیْدُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ
یقینی ہمارا مالک آسان کام چاہتا ہی دشوار نہیں چاہتا رات کو بخوبی آرام سے سو سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا یقینا تمہارے لیے
دنمیں ای ہمارے حبیب بڑے بڑے کام ہیں تبلیغ رسالت تنفیذ احکام تفہیم جہلا
فصل قضایا نگرانی برایا تمام شب حضوری قوت سے خارج ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسکا اندوہ وغم ہوا کہ سگ حضوری از برادر دور میری امت ضعیف خستہ جگر مبتلاے رنج
والام سے یہ موقع حضوری ہاتھ سے جاتا رہا فرمان ایزدی جل شانہ وتعالی برہانہ نافذ ہوا کہ
اپنی امت سے کہدو کہ اسیقدر کافی ہی کہ وقت دربار سیاہ دکھا کر مجرا کرکے انعام لیو
رَکْعَتَانِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ اِلَی اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا دو رکعتیں آدھی رات کو پڑھنا
اللہ تعالی کے نزدیک بہتر ہی دنیا اور ما فیہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وَلَوْلَا اَشُقُّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُھَا اگر میری امت پر یہ دو رکعتیں نصف لیل کی شاق نہوتیں
تو انکو فرض کر دیتا جب کہ قیام شب کا حکم نہ رہا کل سے معاف ہو گیا مگر سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کو حکم رہا کہ آپکی حضوری آپکو ضروری ہی کہ بڑے بڑے امور اہم نبوت کے آپکے متعلق
ہیں اگر دربار خاص ہیں آپ موجود رہینگے حالت انتظامی میں بڑا فتور واقع ہوگا ارشاد ہوا
قُمِ اللَّیْلَ آپ قیام شب کریں یہ آپکے اور آپکی امت کے حق میں بہتر ہی حضرت تمام

کے نزدیک بڑا اجر و ثواب ہے بہتر بندہ وہی ہے جو مالک کی بندگی میں مستعد رہے اپنی عمر
گرانمایہ کو خدمتگزاری میں صرف کرے تاکہ عقبیٰ میں نجات ہو اور حضرت نے ام المومنین
بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہوکر فرمایا یا حمیرا عمر انسان کی بہت تھوڑی
ہے نصف شب و نصف روز کی ہے رات کو تہجد پڑھو دن کو روزہ رکھو بستر نرم پر رات کو راحت
و آرام سے نہ سو دن کو سیر و آسودہ ہو کر نہ کھاؤ فرماتے ہیں ما شبع آل محمد
من خبز شعیر فوق ثلٰث لیال قط کبھی آسودہ ہو کر متعلقین محمد مصطفےٰ وابستہ وامان
احمد مجتبیٰ نے جو کی روٹی جو بھوسے بھی نہیں چھانی تھی تین روز سے زیادہ نہیں کھائی
اپنے صحابہ کرام کی جانب خطاب فرمایا قم اللیل ولو بقدر حلب شاۃ اگر زیادہ توفیق
نہ ہو تو اتنی ہی دیر رات قیام لیل کرو کہ جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے مستحب
وقت قیام شب کا چھٹا حصہ رات کا ہے کہ نماز تہجد کے لیے بیدار ہونا چاہیے اور سستی
اور کاہلی کے لیے قبل از صبح صادق بمقدار بکری کے دودھ دوہنے کے بھی قیام نہ
خالی ثواب سے نہیں ہے چنانچہ صحیح مالک میں لکھا ہے کہ جو کوئی کسیقدر شب بیدار ہو کر کلمہ
طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرے حق سبحانہ جلشانہ اسکے نامہ
اعمال میں ثواب چوبیس ہزار نیکی کا ثبت فرماتے ہیں اور جس قدر سرانی اسکی ہو وہ کہاں
یا اس شخص سے بہتر ہے جو صبح تک سویا کرے اور بعد اسکے ہی حق سبحانہ تعالیٰ کلام مجید
میں خبر دیتا اور فرماتا ہے قل تمتع بکفرک قلیلا انک من اصحاب النار یعنی اے رسول خدا
کہہ دو کافر و مشرک و مرتد سے کہ دنیا میں حالت کفر و شرک میں تھوڑا سا تمتع و برخورداری
حاصل کرلے عیش و آرام کرلے آخرت میں یقینی تو یاران آتش دوزخ سے ہے امن ہو
قانت اناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الاخرۃ ویرجو رحمۃ ربہ
کیا وہ اسکے برابر ہے جو قنوت خوان و شب بیدار ہے اوقات رات سے حالت سجود و قیام
ڈرتا ہے آخرت سے مالک پروردگار جبار قہار کے سامنے جانے سوال اعمال جزا و سزا سے

اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یقین ہی تمھارا پروردگار تمکو مقام محمود عطا کرے جگہ ستودہ مبعوث کرے یعنی مقام شفاعت منظور کرے لفظ عسیٰ اگرچہ محاورہ عرب مین شک کے لیے مستعمل ہے لیکن نسبت ذات احدیت رب کو ریب نہین مقام محمود سے مراد صدر شفاعت ہی بعضے فرماتے ہین ایک محل ہی فردوس اعلیٰ مین جیسا بمقابلہ دنیا کے بہشت مقام محمود جاے ستودہ ہی اور بہشت اول بمقابلہ بہشت دوم کے بہ تفاوت مراتب و درجات ایک دوسرے سے مقام محمود ہی آٹھ طبقہ بہشت تک اور آٹھوین سے مقام محمود فردوس اعلیٰ ہی اور بعضے ارشاد کرتے ہین نام ایک مقام کا ہی دار الجلال مین کہ مخصوص شفیع المذنبین کے لیے ہی اور تہجد کہتے ہین قیام بعد النوم کو سونے سے بیدار ہو کر نماز پڑھنا تعداد رکعات مین علما کا اختلاف ہی متفق علیہ بارہ رکعتین ہین اگر کوئی شخص تمام شب بیدار رہے ثواب شب بیداری کا پائیگا نہ کہ تہجد کا اگر کوئی قسم کھائے کہ مین نماز تہجد پڑھونگا تمام شب بیدار رہے نوافل پڑھتا رہے نماز تہجد سے عہدہ برا نہوگا قسم پوری نہوگی جبتک سو کر نہ اٹھے اور بہ نیت تہجد نماز ادا نکرے ای مومنو نماز تہجد کے پڑھنے کا التزام کرو ہرگز ایسا وقت حضوری اپنے مالک کا نہ چھوڑو دست بستہ اپنے پروردگار سے عفو جرائم چاہو اگر یہ وقت خلوت خاص نہوتا تمھارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم امور صالح است گنہگار کے لیے مخصوص نہ فرماتے ہاے استجابت دعا و قضاے حاجات کا یہی وقت ہی اور بہترین اوقات نیم نصف شب ہی کہ حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام نے مناجات فرمائی کہ بار الٰہا دربار خاص کا کون وقت ہی عرض معروض کس وقت کرون فرمان ایزدی ہوا فِی کَبِدِ اللَّیْلِ رات کے قلب و جگر مین یعنی نصف مین کہ وقت قبولیت عبادات و استجابت دعوات ہی اسوقت کی دو رکعت نماز دوست تر ہی عبادت اٹھارہ ہزار عالم سے اور ہمارے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے خطاب فرمایا ای صدیق اگر چاہتے ہو کہ تنگی گور و تاریکی قبر مین ہمارا مالک و خالق مونس و غمگسار معین و مددگار ہو نماز تہجد پڑھنے کو اپنے اوپر التزام کرو لِلتَّهَجُّدِ عِنْدَ اللّٰهِ اَجْرٌ عَظِيْمٌ تہجد گزار کے لیے اللہ تعالیٰ

پڑھے اور دوسری مین آمَنَ الرَّسُولُ آخر سورہ تک پڑھے بعد اسکے بارہ رکعت دوگانہ
چھ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت دوگانہ مین قرات رکعت اول سے زیادہ ہووے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ التَّہَجُّدِ اَنَا ضَامِنٌ لَهٗ بِالْجَنَّةِ جسنے نماز تہجد
پڑھی اسکو بہشت مین داخل کرنیکا مین ضامن ہون ایسا ہی خلاصۃ الاخبار مین لکھا ہی **قولہ**
صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سَبِیْلِ اللہِ راہ خدا مین یہ ٹکڑا ہی حدیث سابق کا جسکا بیان ہو رہا ہی
یعنی عَیْنٌ سَہِرَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ جو آنکھ بیدار رہے خدا کی راہ مین فکر و فکر ذوق شوق
الٰہی مین جو آنکھ بیدار رہو اُسکی یہ فضیلت ہی نہ وہ آنکھ جو فکر و تردد ات امور دنیوی مین یا کسی کے
عشق و انتظار مین بیدار ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مَنْ لَمْ یَکُنْ لِلْوِصَالِ
اَهْلًا فَکُلُّ اِحْسَانِهٖ ذُنُوْبٌ جو کوئی اہلیت وصال کی نہ رکھتا ہو مالک کا
خلوص دل سے خدمت گزار نہو اسکی کل احسان اُسکے بمنزلہ گناہ کے ہین تمام عبادات
و طاعات اُسکے ہباءً منثوراً و بمنزلہ خطا کے ہین جاننا چاہیے کہ شب بیداری کی
دو قسم ہین یا طاعت پر یا معصیت پر جو طاعت پر ہی اُسکے چند اقسام ہین ایک
بخوابی اخلاق اللہ تعالی سے ہی فرماتا ہی لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اسکو اونگھ
و نیند نہین ستاتی یہ اُس جل جلالہ عز شانہ کی صفت ہی جو کوئی اسکا عادی ہو اُسکے لیے
ثواب جمیل و اجر جزیل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَمَسَّكَ بِخُلُقٍ مِنْ
اَخْلَاقِ اللہِ فَهُوَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ جسنے کوئی خلق و عادت اخلاق اللہ سے حاصل کی وہ بےخوف
لوگون سے ہوا انکو غضب و غصہ الٰہی کا خوف عذاب و رنج کا ڈر نہین ہی بعض روایت
مین ہی فَلَهٗ عِنْدَ اللہِ اَجْرٌ عَظِیْمٌ اسکے لیے اللہ تعالی کے نزدیک بڑا اجر و ثواب ہی
بعض روایت مین ہی اَجْرٌ کَثِیْرٌ اجر بے حد و بیشمار ہی دوسری قسم بخوابی و بیداری
نماز کے لیے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شب تاریک مین دو رکعت
نماز پڑھے بہتر ہی سات سو رکعتون سے جو روز روشن مین پڑھے نفل نماز اندھیرے مین

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ای حبیب آپ کہدو آیا برابر ہین جو لوگ کہ دانا ہین کہ اُسکی قوت و طاقت ہیبت و جبروت کو بخوبی جانتے ہین اور وہ لوگ جو نادان و جاہل بے عقل محض ہین کہ ایسے مالک ذی القوۃ المتین کو چھوڑکر حجر و شجر شمس و قمر وغیرہ سے ملتجی ہوتے ہین معبودان باطل بے حس و حرکت لاشی محض کو اپنا حاجت روا جانتے منت مرادین مانتے ہین اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ جز این نیست کہ پند پذیر وہی ہوتے ہین جو ارباب دانش و اصحاب بینش ہین جنکے حصہ مین قسام ازل نے فہم و فراست عقل و کیاست عطا کی ہی وہ بخوبی سمجھتے ہین کہ عقلاً و نقلاً نہ مسیح ابن اللہ ہو سکتے نہ عزیر ابن اللہ ہو سکتے نہ اسد اللہ قاسم نار و جنان الہ ہو سکتے ہین کوئی مخلوق خالق کے برابر کوئی خادم آقا کے مقابل نہین ہو سکتا وہ حاکم علی الاطلاق از فرش تا عرش کل اپنے ہی قبضۂ قدرت و اختیار مین رکھتا ہی اسیطرح قائم و نائم کیونکر ایک پلے مین وزن ہو سکتے ہین جاہل و عالم کس طور سے ایک میزان مین تل سکتے ہین

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔۔۔ چہ وقعت ذرہ را باشد بہ افلاک

حدیث مین ارشاد ہی کہ قیامت کے روز شب بیدارون تہجد گزارون کو براقون برق رفتار پر سوار کرینگے جنکی آنکھین سرخ مثل یاقوت احمر کے ہونگی اہل عرصات انکو دیکھکر حسد و غبطہ کرینگے مناجات پڑھینگے یا الٰہنا ملکنا یا دیشاہنا یہ کون لوگ ہین انھون نے کیا عمل کیے ہین فرمان ایزدی ہوگا یہ وہ لوگ ہین جو دنیا مین نہ کبھی نیند بھر سوتے نہ پیٹ بھر کھایا قیام انکا حالت خشوع مین رہا خواب انکا حالت سجود مین رہا شب و روز ہماری ہی عبادت و اطاعت خوف و رجا مین بسر کی هُمْ اَحِبَّائِیْ هُمْ اَحِبَّائِیْ یہی تو میرے دوست و محبوب ہین یہی تو میرے پیارے و مطلوب ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قائم اور شب بیدار درمیان خفتگان ایسا ہی جیسے زندہ و ہشیار درمیان مُردگان اور کمتر نماز تہجد چار رکعت ہین اور اکثر بارہ رکعت اور جس شخص کو حق سبحانہ تعالیٰ شانہ توفیق شب خیزی عطا کرے چاہیے کہ بعد تحیۃ وضو دو رکعت شکرانہ قیام شب ادا کرے رکعت اول مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی خَالِدُوْنَ تک

ین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رات کو غزا و جہاد کے لیے چلتا یا مسافرت
تا ہی اللہ تعالی بدلے ہر ہر قدم کے ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب اسکے نامہ اعمال مین ثبت
ہوتا ہی آٹھوین قسم شب بیداری آملاحظ ذکر قصص و حکایات دلبری و دلربائی اپنی زوجہ
شوہر مطبوع عبقر طلعت ماہ صورت نیک سیرت پاک پرستد کے لیے ہی وہ بھی داخل عبادت
طاعات ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ جو شخص اپنی بی بی کی دلجوئی کے واسطے شب بیداری
رے تو اسکے لیے ہر ہر گھڑی رات کا ثواب ایسا ہی کہ گویا اسنے شب قدر کی جستجو مین
شب بیداری کی اور اشغال و اوراد مین جاگتا رہا یہ تو اقسام طاعت شب بیداری
ہوے انواع معصیت شب بیداری بھی چند ہین جیسے شب بیداری زنا کرنے شراب
پینے چوری کرنے وغیرہ وغیرہ کی غرض سے اور یہ موجب انواع عقوبات و درکات
ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہی اُن لوگون کے حال پر جو تمام رات
بدکاری و قمار بازی و داستان گوئی و قصہ خوانی وغیرہ امور معصیت اور لہو و لعب
مین بیدار رہتے ہین اور موسوم بہ شب بیداری گناہ و معصیت ہی اس سے بچو اور شب بیداری
طاعت و عبادت پر مستعد ہو کہ یہ ایک علامت و نشانی محبت باللہ و خلوص الی اللہ
ہی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا حبیب اللہ
علامت و نشان محبت باللہ کیا ہی حضور نے ارشاد کیا سہر اللیالی و ارسال
اللآلی راتون کا جاگنا موتیون کا برسانا یہ دو علامتین عاشق صادق کی ہین
یعنی جمع ہو ... دلی ہمین یہان مراد اشکہائے ان و آنسو سے ہی **شعر**

عجب للمحب کیف ینام ۔ کل نوم علی المحب حرام

کہا شیخ حمید الدین فرماتے ہین ۔ عجب از دوستی کہ خواب کند

خواب از دوستان شدہ ہست حرام ۔ جو شخص چاہے کہ شب بیداری اُسپر
سہل و آسان ہو جاے نہ پیٹ بھر کھانے نہ پیاس بھر پانی پیے اور دنکو ایسی محنت

تربیعہ مجھا سبب ہی اور نماز فریضہ کہ وہ ہی تیسری قسم بیداری ذکر اللہ کے لیے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ غَفَرَ اللّٰهُ ذَنْبَهُ وَنَوَّرَ قَبْرَهُ جو کوئی تاریکی شب مین حق سبحانہ جلشانہ کا ذکر کرتا ہی اللہ تعالی اُسکے گناہ بخشتا اور اُسکی قبر نور روشن کر دیتا ہی چوتھی قسم بیداری تلاوت قرآن مجید کے لیے ہی اور یہ موجب سعادت ابدی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنِ اسْتَظْهَرَ الْقُرْآنَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ نُودِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِثَلَاثِ نِدَاءٍ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا أَهْلَ اللّٰهِ يَا مُجَاهِدَ اللّٰهِ جس شخص نے شب تاریک مین اُٹھکر قرآن مجید کو حفظ یاد کیا وہ دن قیامت کے پکارا جائیگا تین ندائے خوب و خطاب سے فرشتے ندا کرینگے یا ولیّ اللہ ای خدا کے دوست یا اہل اللہ ای اہل ملاقات بندے اللہ یا مجاہد اللہ ای جہد و کوشش کرنیوالے رضا خدا کے لیے پانچوین قسم شب بیداری تحصیل علم کے لیے ہی جیسا کہ طلبا شب کو مطالعہ کتب مین مصروف رہتے ہین یہ بھی باعث اجر و ثواب ہی جامع الفضائل مین مذکور ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبق کے یاد کرنے مین شب بیداری کرے اُسکے لیے ثواب مرد حاجی و غازی کا ہی چھٹی قسم شب بیداری سفر بیت اللہ مین ہی کہ پیادہ یا سواری حجاز پر شب کو مسافرت کرتے و بیدار رہتے ہین یہ بھی سبب بڑے اجر و ثواب کا ہی حق سبحانہ جل شانہ اپنے پیغمبر کیجانب خطاب فرماتا ہی يَا أَحْمَدُ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ إِلَى بَيْتِي فَأَنَا لَهُمْ قَائِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ ای احمد مجتبی بشارت دیدو اُن مسافرین کو جو رات کو بیت اللہ کی زیارت و حج کے لیے چلتے ہین کہ مین اُنکا بنفس نفیس ہاتھ پکڑکر پہونچا دینے والا ہون جنت مین ساتوین قسم شب بیداری و مسافرت جہاد و مقابلہ کفار کا رکھتی ہی کہ غازی و مجاہد رات کو سفر کرتے ہین اور بہترین حسنات ہی جسکی حق سبحانہ نے قسم یاد فرمائی فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا قسم ہی اُنکی جو رات بھر قطع مسافت کرتے ہین جبح ہوتے ہی کافرون پر جا پڑتے

چین عَینُ المَعَاصِی چشم چشمہ ہی گناہ کا اکثر معاصی اسی کے باعث سے سرزد ہوتے
ہین چشم سے گناہ اسطرح پیدا ہوتے ہین جسطرح چشمہ سے گیاہ اُگتی ہی اور اہل تجربہ کا قول ہی
النظر اساس الذنوب نظر ہی تو جڑ و بنیاد گناہونکی ہی دیکھو اگر حضرت آدم ابو البشر علیہ
السلام سوے گندم نہ دیکھتے میلان خاطر اسکی جانب نہوتا مبتلاے عتاب عصیٰ مستحق خطاب
عصیٰ آدم ربہ فغویٰ نہوتے اگر داؤد پیغمبر علیہ السلام حسن جمال وجہ اوریا پر نظر
نہ ڈالتے اسکی شکل و شمائل پر فریفتہ نہوتے چالیس برس تک کیون گریہ وزاری کرتے
اگر ابو شحمہ مغ بچہ کی دختر بداختر پر والہ و شیدا نہوتے کیون ذلت و خواری سے دُرّے
کھاکر جان گنواتے غرض کہ تمام خرابیان دنیا و دین کی اسی سے پیدا ہین جاننا چاہیے
کہ محارم کی کئی اقسام ہین ایک زن بیگانہ ہی کہ دیکھنا اسکا بالکل حرام ہی اور ذی رحم کو زیر ناف
سے زانو تک دیکھنا حرام ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد کہ زیر ناف سے اپنا
سترغلیظ کسیکو دکھاوے یا دوسرے کا دیکھے حقتعالیٰ روز قیامت کے حکم کرے کہ
اسقدر عضو کو مقراض دوزخ سے تراش کر آتش مین ڈالدین اور لڑکون اور امردون
کو بنظر شہوت دیکھنا حرام ہی شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ نے اپنے رسالے مین
لکھا ہی کہ سونے و چاندی مال و متاع دنیوی کیطرف بنظر ہوس دیکھنا حرام ہی اے
مومنو اپنی آنکھون کے بچانے مین سعی و کوشش کرو کہ جسنے انکو بچایا دیکھنے نامحرم سے اسنے
نجات پائی ایکمرد نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مَا النَّجَاتُ کیا ہی نجات
اور کس فعل مین نجات ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا اِحْفَظْ عَیْنَکَ
اپنی آنکھ کو بچا اور اسکی حفاظت کر ایکمرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر
ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ میری زوجہ منکوحہ عفیفہ و پاکدامن
رہے آنحضرت نے فرمایا کہ اوروںکی زوجہ و حرم کو بدنظری سے مت دیکھ جاننا چاہیے
کہ کسی عورت کے لیے دکھانا اپنے ستر غلیظ کا زیر ناف سے تا زانو اپنی لونڈی کو بھی

وشقت نہ کرے کہ اُسکی وجہ سے رات کو سست وکاہل ہو جاوے منقول ہے جو کوئی سوتے
وقت اس آیہ کریمہ کو پڑھ لے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ
جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا آخر رکوع حِوَلًا تک اور کہے الٰہی بحرمت اس
آیت کے مجکو فلان وقت بیدار فرما دے حق سبحانہ جل شانہ برکت آیہ کریمہ سے اسوقت پر اُسکو
بیدار فرما دے قولہ صلی اللہ علیہ وسلم عَیْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ تیسری وہ آنکھ ہے
جو بند ہے محارم اللہ سے یعنی جن چیزون کے دیکھنے کو شریعت نے حرام کر دیا ہے یہ ٹکڑا ہے حدیث
اول کا جاننا چاہیے کہ نامحرمون سے نگاہ بچانا بھی فرض ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالی شانہ نے
بسبب خطاب فرماتا ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ کہدو ایمان والون سے
بچائے رکھیں اپنی آنکھون کو نیچے کیے رہین آنکھین اور عورتون کے حق مین فرمایا قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ کہدو ایمان والی عورتون سے بچائے رکھیں اپنی آنکھو کو
نامحرمون کے دیکھنے سے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ نَظَرَ اِلٰی امْرَأَۃٍ اَجْنَبِیَّۃٍ
سُبَّتْ فِیْ عَیْنَیْهِ الْاٰنُكُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جسنے عورت اجنبیہ کیطرف دیکھا
بھرا جائیگا اُسکی دونون آنکھون مین سیسا قیامت کے روز اجنبیہ غیر عورت جو دوسرے
کے نکاح مین ہو یا نہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلنَّظَرُ بِالشَّھْوَۃِ
سَھْمٌ مَّسْمُوْمَۃٌ مِّنْ سِھَامِ الْاِبْلِیْسِ دیکھنا بنظر شہوت کے ایک تیر زہر آلودہ ہے
تیرہائے ابلیس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کو مقید بشہوت فرمایا
اگر بلاشہوت ہو جیسے نظر طبیب وغیرہ بغرض علاج و معالجہ وغیرہا اس نظر مین باک نہین
پیدا ہوا ہے اور سرور کائنات علیہ التحیات نے فرمایا مَنْ غَضَّ بَصَرَہٗ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْهِ
حَرَّمَهُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ جسنے بچایا اپنی نظر کو اُن چیزون کے دیکھنے سے جسکو اللہ تعالی
نے دیکھنا حرام کیا ہے تو حرام کر دیگا اللہ تعالے اُسکو آتش دوزخ پر جسطرح اسنے اپنی آنکھون کو
غیر محرم سے محفوظ رکھا حق سبحانہ تعالی عذاب جہنم سے اُسے محفوظ رکھیگا بزرگون کا قول ہے

مین فرق مذکور ہی احکام بواسطہ غیظ و غضب بہ زوال ہین جیسے رسم و عادت شاہنشاہان
ذیشان مقدر ہی کہ جسوقت خشم و عتاب بواسطہ اسکے انہین نفاذ حکم کرتے ہین اور بعض علما ارشاد
کرتے ہین برعکس اسکے یعنی نفاذ احکام بواسطہ عیان موجب شرف و عزت و اختیار اسکا
ہوتا ہی جیسا کہ ظاہر ہی یعنی کہدو اے محمد مومنون کو اگر تمہارے ایصال پیام کو بعینہ میرا
حکم نہ سمجھین رانده درگاه و سزاوار عذاب ہونگے یہ مزید اعزاز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہی اور بعضے فرماتے ہین کہ یہ خطاب بواسطہ مزید رحم و کرم رب العالمین ہی مومنون
کے تئین یعنی اے محمد تم انکو سمجھاؤ و فہمایش کرو یقین ہی کہ تمہاری فہمایش موثر ہوا ور وہ
تعمیل کرین اور در صورت عدم عمل تمسے شرمندہ ہون والا جسوقت کہ مین بنفس نفیس نفاذ
حکم کرون اور وہ برخلاف اسکے کرین تو ضرور مستحق جزا و سزا ہونگے تو یہ سراسر رحمت
شفقت ربوبیت ہی مومنون کے حال پہ **قوله** لِلْمُؤْمِنِيْنَ حق تعالی نے مومنین
فرمایا یعنی ذکر مومنین فرمایا تاکہ مشرکون کافر خطاب سے نکل جائین کہ وہ سزاوار حکم شریعت کے
نہین ہین خدا نے تخصیص مومنین اس لیے ارشاد کی کہ انہین صلاحیت و مادہ پند پذیری
ہی مشرک و کافر تو دوزخی ہین وہ گناہ کرین یا نہ کرین انکی خلاصی عذاب سے محال ہی
اگرچہ عذاب اس گناہ کا جداگانہ ہوگا لیکن اے مومنین تم تو بہشتی ہو تم کیون اس فعل کے
مرتکب ہو جس سے دوزخی ہو جاؤ تمکو چاہیے کہ محارم اللہ سے بچو کہ تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ نَظَرَ نَظْرَةً وَاحِدَةً اِلٰى مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ عُذِّبَ فِي النَّارِ
اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا جس شخص نے ایک نظر بھی ڈالی ان نامحرمون کیطرف جنسے اللہ تعالی
منع فرماتا ہی عذاب کیا جائیگا آتش دوزخ مین چالیس برس ایسا ہی ہی صغیر الرازی
رحمۃ اللہ علیہ مین **قوله** يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنی آنکھین بچاتے ہین بعضے مفسر
کہتے ہین مِنْ زائد ہی تقدیر کلام یون ہی کہدو اے محمد مومنون سے کہ نیچی آنکھین رکھین جیسا کہ مین
اور بعضے کہتے ہین زائد نہین ہی بلکہ مِنْ تبعیضیہ ہی اور تقدیر کلام یون ہی یغضوا بعض ابصارهم والحکل

درست نہین ہو اسیطرح سے خواجہ اور آقا کو درست نہین ہو کہ اپنی لونڈی کو جسکا نکاح
کر دیا ہو اُسکا ستر غلیظ دکھاوے حضرت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ جورو
کے مقامات غلیظہ کو بنظر شہوت دیکھنا درست ہو یا نہین آپ نے فرمایا حرام ہو حدیث میں
وارد ہو کہ جو کوئی بندہ کسی محارم اللہ کیطرف نظر کرتا ہو حقتعالی فرماتا ہو ای بندے میرے
میری نظر رحمت تیری طرف ہو تو کیسا گستاخ و بے ادب ہو جو دوسری طرف دیکھتا ہو او
لکھا ہو کہ نظر کا بچانا واجبات سے ہو اب ہم تفسیر آیۂ قرآنی بیان کرتے ہین کہ حق سبحانہ تعالی
فرماتا ہو **قولہ تعالی** قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ کہدو ایمان والون سے
اپنی آنکھون کو اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرین یہ اُنکے حق مین صفائی و پاکیزگی کی بات
یقینی اللہ تعالی خبر دار ہو اسکا جو وہ کرتے ہین **قولہ** قُلْ ... واحد قُلْ کے یا محمد
محذوف ہو اور ایسے محذوفات قرآن مجید مین بہت ہین جیسے قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ
کہدو ای محمد وحی کیجاتی ہو میری طرف قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کہدو تم ای کفار
ناخبار بشیر اور امر ... کلمات حق سبحانہ تعالی نے خود ہی ارشاد فرمائے بلا واسطہ
... جیسے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ قائم کرو تم نماز ... اور دو تم زکوۃ اور مثل
اسکے ... اوامر ... قرآن مجید مین بہت ہین اور درمیان ... صلی اللہ علیہ وسلم
... مین سے بعضے علما کہتے ہین کہ امر بلا واسطہ
و بواسطہ ایک ہی ہین کچھ فرق نہین کیونکہ حقتعالی حکم فرما چکا ہو مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ جو دیوے تمکو رسول ... تبلیغ احکام کرے اسکی بجا آوری کرو اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جسنے میری اطاعت و فرمانبرداری
کی اسنے بیشک خداتعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی تو احکام بلا واسطہ و بواسطہ ایک
ہی ہین کچھ فرق ان دونون مین نہین اور بعضے اسکے قائل ہین کہ نہین بلا واسطہ و بواسطہ

وسکنات کی اُسکو خبر ہی ایک ذرہ اُس سے پوشیدہ نہین ہی خبیر و بصیر کے معنی لغت مین قریب ایک ہین اور بعضے کہتے ہین ان دونون اسم کے ایک ہی معنی ہین اور بعضے کہتے ہین خبیر ایک اسم خاصہ ہی اور بصیر ایک اسم مشترک ہے اور بعض فرماتے ہین بصیر بینا ہی ظاہر کو کہتے ہین اور خبیر بینا ہے باطن کو بینا کی شیخ حمید الدین حاکم رحمہ نے تمجید باری تعالی جل شانہ و عز برہانہ مین لکھا ہی **قطعہ**

بصیرست ہمہ او ظلمت تحت الثری بیند	خبیرست مر او را ہمہ ہست مغز استخوان خلق
علیمست اندک و بسیار داند ظاہر و باطن	سمیع ست بشنود راز دل مور و دم طوطی

وہ بینا ایسا ہی کہ کل چیز کو تاریک رات مین دیکھ لیتا ہی خبردار ایسا کہ مچھر کی ہڈی کے گودے سے بھی خبردار ہی کہ کس مقدار ہی۔ دانا ایسا ہی کہ اندک و بسیار ظاہر و باطن کل حال سے واقف ہی سننے والا ایسا ہی کہ چیونٹی کے دل کی بات اور طوطی کے نفس دم کی سن لیتا ہی اور بعضون کا یہ قول ہی کہ بصیر تمام اشیا کے بینا کو کہتے ہین اور خبیر کل چیزون کے دانا کو کہتے ہین بصیر بینندہ شی بصورت ظاہر خبیر دانندہ مقدار شی بہیئت باطن **قولہ** بِمَا يَصْنَعُونَ جو کچھ وہ اعمال کرتے ہین نیک و بد خوب و زشت سے اسکو حقتعالی دیکھتا اور جانتا ہی فاعل اور صانع از روے لغت ایک ہی ہین لیکن معنی مین فرق ہی فاعل صانع سے اعم تر ہی اس لیے کہ ضرب کو فعل کہتے ہین اور بنانے و تراشنے چیز کو صنع کہتے ہین یعنی جو کچھ تمسے اقوال و افعال و احوال صادر ہوتے ہین اندک و بسیار نہان و آشکارا سب کا دانا خبردار ہی ہمہ اور غافل باشی بیدار و ہوشیار تا نشوی۔ و از جزا شرمسار یہ حال اسوقت کھلیگا جب قیامت کے روز نامہ اعمال ہاتھ مین دیا جائیگا جو کچھ اعمال نیک و بد دنیا مین کیے ہین وہ سب ظاہر اور منکشف ہو جائینگے اور تو تعجب سے کہیگا مَا لِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا کیا حال ہی اس کتاب نامہ اعمال کا کہ نہ چھوٹے کو چھوڑتی ہی نہ بڑے کو مگر سب کو گھیرے ہوئے ہی اُس روز افسوس و حسرت کام نہ آویگا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب اللہ تعالی کو خوب حال اپنے بندون کا معلوم ہی اور اُسی کیطرف مرجع و بازگشت ہی

اَبْصَارَهُمْ چھپائین بعض مواقع سے اپنی آنکھین یعنی محل نامحرمون سے اور اُن چیزون کے دیکھنے سے جو مناہی و منکرات ہین اگر حرف (من) ہو تو مطلق چشم پوشی لازم آوے **قوله** وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ اپنی شرمگاہون کی محافظت کرین نظر اغیار سے بچائین نہ اور کا ستر دیکھین نہ اپنا دکھائین حق سبحانہ جل شانہ نے حکم محافظت ابصار کو مقدم کیا حفاظت فروج پر اس لیے کہ ابصار اصل ذنوب و اساس معاصی ہین جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا یا اس سبب سے کہ آنکھین جسم اعلی ہین اور فروج جسم اسفل ہین اور اعلی اسفل پر مقدم ہی اور ترتیب کا مقتضا بھی یہی ہی کہ بلندی سے پستی کیجانب ہو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو ذکر خلق آسمان مقدم ہی خلق زمین پر بلحاظ ترتیب اور مومنین کو حکم ہوا کہ حفاظت اپنے فروج کی کرین زنا سے نظر محارم سے لمس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنی شرمگاہ دوسرے شخص کو دکھاوے اللہ تعالی اور اُسکے فرشتے اس شخص پر لعنت کرین **قوله** ذٰلِكَ اَزْكٰى یہ اونکے حقمین صفائی و ستھرائی کی بات ہی ذلک کا اسم اشارہ یہ ہی ای ذلک الحفظ یا ذلک الامر اطہر لھم یہ نگہداشت فروج انکے لیے موجب طہارت قلب و صفائے نیت ہی اگر امورات دنیوی مین منکرات سے طہارت قلبی حاصل کرینگے امورات اخروی مین تزکیہ قلب و تصفیہ باطن حاصل ہوگا کہ وہ نجات کا باعث ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ ضَمِنَ لِیْ مَابَیْنَ اللِّحْیَتِهٖ وَبَیْنَ رِجْلَیْهِ ضَمِنْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ جو شخص ضمانت دے میرے پاس آکر اس شی کی جو درمیان جبڑے کے ہی وہ کیا چیز کہ زبان ہی اور جو درمیان دونون پیرون کے ہی وہ کیا فرج ہی مین اُسکے داخل کرنے جنت کا ضامن ہوتا ہون یعنی زبان غیبت و بدگوئی و سخن چینی سے بچائے اور شرمگاہ کو زنا و لواطت وغیرہ سے بچانے مین اُسکا ضامن ہون جنت مین پہونچانیکا **قوله** اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ یقینی اللہ تعالی خبردار ہی دانا و آگاہ ہی سب چیز کی حرکات

وہ روز ایسا ہوگا کہ ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ حلال و حرام سے سوال ہوگا کہ کہان سے کسب کیا
اور کس جگہ صرف کیا جاننا چاہیے کہ حساب روز قیامت برحق ہی بیشک ہونا ہی حق سبحانہ عالیشانہ
فرماتا ہی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ
اور اگر ظاہر کرو تم اس چیز کو جو تمھارے دلون مین ہی یا پوشیدہ کرو حساب کریگا تمسے اللہ تعالی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاسبوا قبل ان تحاسبوا حساب کرلو اپنے مداخل
ومخارج کا دنیا ہی مین کہ وجہ حلال سے ہی یا وجہ حرام سے اور مقامات خرچ ضروری یا اسراف
وتبذیر موقع مناسب غور کرلو اس سے پیشتر کہ روز قیامت کے تم حساب کیے جاؤ اور وہ احکم
الحاکمین تم سے پوچھے من این اکتسبت واین صرفت کہان سے کمایا اور کہان
خرچ کیا اور بعضے بندگان خدا ایسے ہونگے کہ انسے مطلق حساب وکتاب نہوگا سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یدخلون الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب
داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے قیل من ھم یا رسول اللہ
عرض کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ قال الذین لا یسترقون ولا یتطیرون
ولا یکتوون وعلی ربھم یتوکلون ارشاد کیا وہ لوگ نہ نیک وفالی لیتے ہین
نہ بدشگونی اور نہ داغ ونشان کرتے ہین بلکہ اپنے پروردگار پر توکل وبھروسا کرتے ہین پس اگر
مومن تم ہو پس ان خصائل حمیدہ وشمائل پسندیدہ کو اختیار کرو اپنے خالق ومالک کو قادر مطلق حاکم
علی الاطلاق جانو نیک وبد خیر وشر سب اسی کے قبضہ قدرت مین سمجھو تا پاؤ بہشت
جنات فردوس مین بے روک ٹوک داخل ہو گلگشت کرو مزا و نعمت غیر متناہی شایان
محبت الٰہی ہو فرماتا ہی ان اللہ یحب المتوکلین یقین اللہ دوست رکھتا ہی توکل کرنیوالون
کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من توکل علیہ کفاہ جسنے اسپر بھروسا
کیا پس وہ کافی ہی اسکے لیے جملہ احوال مین معین ومددگار ہی تمام مصائب سے مستغنی فرماید
ہی بار امور کا نگران وکفیل ہی اور بعضے وہ لوگ ہونگے جنکا حساب وکتاب سہولت وآسانی

المجلس الخامس فی حساب یوم القیٰمۃ

مجلس پانچوین حساب روز قیامت مین

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَالَ یُحَاسَبُ ابْنُ اٰدَمَ بِکُلِّ نِعْمَۃٍ اَنْعَمَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَیُسْاَلُ عَنْ شُکْرٍ غَیْرَ اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ خُبْزًا یَاکُلُہٗ وَمَاءً قَرَاحًا یَشْرَبُہٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ عَوْرَتَہٗ وَبَیْتٌ یَسْکُنُہٗ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ وَمَا اَعْطٰی فَضْلًا عَلٰی ھٰذِہٖ یُحَاسَبُ عَلَیْہِ وَیُسْاَلُ عَنْ شُکْرِہٖ ھٰکَذَا فِی الْمَصَابِیْحِ

روی ہے امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حساب کیے جاوینگے فرزند آدم علیہ السلام ہر ایک نعمت سے جو کہ حق سبحانہ جل شانہ نے انپر انعام کی ہو اور سوال کیے جاوینگے اداے شکر ہر ایک نعمت سے سواے چار چیزون کے کہ انسے سوال نہ کیے جاوینگے ایک نان خشک سوکھی روٹی جو بھوک کے وقت کھالی دوسرے تازہ پانی جو پیاس کے وقت پی لیا تیسرے پارچہ بقدر ستر عورت چوتھے مکان بقدر ضرورت جس مین گرمی و سردی کی تکلیف سے محفوظ رہے ماورا اسکے اور جو کچھ جناب باریتعالی اپنے انعامات و احسانات متعددہ وغیر متقبہ سے مرحمت فرمائے حساب کیے جاوینگے اور سوال کیے جاوینگے کہ کون کون مقامات پر صرف کیا اور کس کس طرح سے اداے شکر کیا ایسا ہی کتاب المصابیح مین لکھا ہے اس حدیث صحیح کے راوی وہ مرد اشجع افراد انسان ہین کہ جنکے حق مین فرمان سرور انس و جان ہے اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ یعنی شیطان لعین بھاگتا ہے سایہ سے عمر رضی اللہ عنہ کے قولہ علیہ السلام یُحَاسَبُ

ز ذرہ ذرہ حلالت سوال خواہند کرد	ز قطرہ قطرہ حرامت شمار خواہد بود

درویش دریوزہ گر کو حاضر کرینگے اس حیثیت سے کہ کملی کاندھے پر ڈالے کلاہ پشمی قبہ دار سر پر زنبیل چوبی کشتی گدا گری بغل مین تسمہ لگائے تہ بند مین عصا لیے ہاتھ مین جیسے ملائکہ مردمان سرکاری ازلی عرض کرینگے شاہنشاہا مالکا قدیرا نگاہ روبرو فرمان جج اجب الاذعان ہوگا کرسی مرصع قضا بیٹھنے کو دو چوکی زرنگار قدر حاضر کردو اذن عام دو اہل عرصات کو کہ استقبال کرین تعظیم بجا لائین مقام مجری مین حاضر ہون اداب و کورنش ادا کرین ضوان کو فرمان ہوگا خلعت خانہ خاص سے حلہ بہشتی لاؤ مالا مروارید در بے بہا ے خلد پہناؤ خطاب ہوگا ای سالک راہ پیغمبری ای مطیع خاص الفقر فخری دنیا مین مین نے تجکو نہایت خستہ حال پریشان بال نان شبینہ کو محتاج کوزہ آب کو درماندہ و ذی احتیاج رکھا بے سر و سامان آوارہ دشت و بیابان بے یار و مہربان بغیر از کلبہ احزان زیر سایہ درختان زندگی بسر کرائی تو نے ہر حال اور ہر وقت مین دامن رضا و تسلیم کو نہ چھوڑا خوب مضبوط پکڑا ہمارے عبادت و رضا جوئی مین تقصیر کی عدول حکمی سرزد نہوئی نیک نہادی و خوش نیتی سے فرائض منصبی ادا کرتا رہا ہم بہت خوش و راضی ہین آج پوری پوری بخشش پانیکا مستحق ہے تمغہ قبولیت عبدیت لے اور سچے دل سے جلسہ عام کی روبرو بیان کر کہ حق خدمت مالک برحق حسب دلخواہ پایا یا نہین بخوشی تمام تو نے اسکو منظور کیا وہ بمجرد مشاہدہ عنایات سلطانی اور الطاف ربانی کے سر بسجدہ ہوگا اور عرض کریگا۔ ~~

خداوندا مین کیا ہون اور کیا میری ہستی ہی
سراسر رحمت یزدان مرے سر پر برستی ہی

الہ جانے کی میں نے لگایا دل کو مولی سے
متاع وصل جانان جان دینے پر بھی سستی ہی

جہان فانی مین جسے دیکھا غرور عجب ہی پایا
کوئی مداح خود بینی کوئی سرشار مستی ہی

گلو نکا ہی کہ یان چاک دست جور صرصر سے
صبا مضطر سی ہی اور گھر یان غنچہ تنگی سی ہی

عجب الٹی وہ نعمیہ خراب آباد بستی ہی
جو پستی ہی بلندی ہی بلندی انکی پستی ہی

رہے ہشیار دنیا مین ضیا جسے خداوندی
بچشم غور جب دیکھا تو متوالون کی بستی ہی

نرمی وملایمت سے سمجھا جائیگا اور وہ وہ لوگ ہونگے جنکو نامۂ اعمال انکے داہنے ہاتھ مین دیا
جائیگا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا
اور لیکن وہ شخص جسکے داہنے ہاتھ مین کتاب نامۂ اعمال دیجائیگی پس اسکا حساب آسانی سے کیا
جائیگا وَیَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا اور پھریگا اپنے اہل کیجانب نہایت فرحان وشادان
نہایت مسرت وخوشی سے اہل بہشت کیجانب روان ہوگا اور بعضون کا حساب ایک ہی
بات پر موقوف ہوگا کہ اس سے پوچھا جائیگا لای شئی خلقتک کس لیے تجکو پیدا کیا پیشتر سے
یعنی دنیا مین اُسکے جواب مین وہ عرض کریگا لطاعتک پروردگارا تو نے مجھی عبادت اور عبودیت کے لیے
پیدا کیا جیسا کہ تو نے حکم کیا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
جن وانس کو نہین پیدا کیا مگر عبادت کے لیے فرمان ایزدی ہوگا
عبدی اصطفیتک فادخل الجنۃ من ای باب شئت
ای میرے پیارے بندے مین نے تجکو مقبول کیا تو نے جواب معقول دیا پس داخل ہو جنت مین
جس دروازے سے تیرا جی چاہے۔ اور بعضے ایسے ہونگے کہ تین باتون سے انکا حساب پاک
کھاتۂ عصیان بیباق ہو جائیگا ایک بات یہ ہوگی کہ ارشاد ہوگا دنیا مین تو نے کیا کیا وہ عرض
کریگا بار الٰہا جو تو نے حکم فرمایا اسکی بجا آوری کی دوسری بات یہ ہوگی پوچھا جائیگا
کہ دنیا مین تو نے کھانا اکل حلال کھایا یا حرام جواب مین گزارش کریگا رزاقا جو کچھ تو نے
رزق وروزی عطا کی تیسری یہ بات ہوگی کہ دریافت ہوگا کہ پہنا تو نے کیا کون سا کپڑا
دیبا وحریر یا پلاس وگلیم مشروع یا نامشروع التماس کریگا مالکا جو کچھ تو نے ستر عورت کے
لیے ستار العیوبی سے مرحمت فرمایا حکم الٰہی ہوگا سیدھا چلا جا جنت مین حور العین کے ساتھ
عیش ونشاط کر کہ تو نے سوال کے جواب معقول دیے امتحان مین پورا اترا ہر محکمۂ جنتی کا پاس
ملگیا فردوس دیوانی ہو خواہ جنت فوجداری جس اجلاس پر جی چاہے بلا روک ٹوک
خوش خوش چلا جا سب ارباب دفتر بہشتی زیر فرمان ہین کتاب شمائل مین مذکور ہے کہ فقیر کو جو گرد

فِی الْحِسَابِ فَقَدْ عُذِّبَ جس کسی کے حساب مین مناقشہ واقع ہوا پس وہ عذاب مین پکڑا گیا عتاب مین پھنسا اور نشان اور علامت اس شخص کی جسکے حساب مین سخت گیری کیجائیگی یہہ کہ نامہ اعمال اسکا دست چپ مین پس پشت سے نکالکر دیگا جبتک نامۂ اعمال اسکے ہاتھ مین پڑیگا تو درد اور حسرت و افسوس سے کہیگا یَا لَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتَابِیَہْ ای افسوس کاشکی مین کتاب نامہ اعمال نہ دیا جاتا وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَہْ اور نہ معلوم کرتا کہ اسمین کیا حساب لکھا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مومن صالح کو نامہ اعمال دست راست مین ملیگا اور مومن طالح کو دست چپ مین اور کافرون کو پس پشت سے سینہ پھاڑکر بایان ہاتھ نکال کر ملیگا پس ای مومنو بیدار و ہوشیار ہو جاؤ

دنیا کہ فانی جان لو مرنے کو بر حق ٹھان لو　　یہ بات حق ہے مان لو جانو اسے فرض اتم
اکدن ایسا ہوویگا تو قبر مین جا سوئیگا　　شرم گنہ سے رویگا مولی رکھے وان پہ شرم
بھائی برادر باپ کو جب دیکھیں اسکے پاس کو　　ہو جائین سب آپ آپ کو ساتھی ہمین جز اپنا دم
نیکی بدی تولیں وہان نامے سبھی کھولیں وہان　　جب دست و پا بولیں وہان جاتا رہے سارا بھرم
دنیا مین ہرگز مت پھنسو اسکی الفت مین دھنسو　　ہوشیار یان ہردم رہو مت ہارو تم اپنا حشم

ای بھائی حساب روز قیامت بہت سخت و دشوار ہیبت اسکے بسیار و بیشمار حدیث مین وارد قول سید ابرار ہی کہ فردا ے قیامت کو جب فرمان رب العزت یہہ پہنچے ای بنی آدم موقف حساب مین حاضر آؤ ذرے ذرے کا حساب سمجھاؤ کس سے لیا کسکو دیا کیا کیونکر کیا بمجرد استماع فرمان واجب الاذعان کے ہیبت ولرزہ اہل عرصات مین پڑجائیگا ہر شخص دہشت کے مارے زمین مین گڑ جائیگا سب بنی آدم بہیئت مجموعی حضرت آدم ابو البشر کیجانب متوجہ ہوکر بہ الحاح و زاری عرض کرینگے یَا اٰبَانَا قَدْ مَعْنَا ای باپ ہمارے آج ہمارے پیشوا ہوجیے آگے چلیے آپ ہمارے پدر مہربان ہین ہم آپکی اولاد شقاوت نشان ہین آپکے سوا ہمارا کون شفاعت کنان ہی حضرت صفی اللہ اپنی اولاد کو بحالت تباہ دیکھکر گریہ کنان نعرہ زنان فرمائینگے جسکی پیشانی پر داغ عصیان ہو وہ کیونکر بارگاہ قہاری جباری مین

پھر تجھ سے سر اٹھانے لگا اور دست بستہ موقف عرض مین کھڑا ہوکر التماس
کرے گا کہ بار الہا خوشنودی حضرت تو باید از من بیچارہ چہ آید ع

گر ہر بن مو مرے زبان ہو	احسان کا کب ترے بیان ہو

مین اپنے مالک سے بہت خوش و راضی ہون حق سبحانہ جل شانہ بعنایت ربانی
اس بندے مستمند سے ارشاد فرمایگا اے میرے پیارے بندے تو نے قوت روزی دنیا
کیونکر پیدا کی وہ عرض کریگا خداوندا تو تو عالم الغیب ہے خوب جانتا ہے کہ ہر گلی کوچہ
مین پھر کر دروازے سے سوال کر کے ٹکڑہ ٹکڑہ جمع کرکے آتش جوع کو بجھاتا یا چیتھڑا
جمع کرکے اندر سوتا اس ستر عورت کو چھپاتا نفس امارہ کو مارتا تھا حکم الٰہی ہوگا آج اسکے
بدلے فواکہات جنت سے جسقدر جی چاہے سیر و آسودہ ہوکر کھا اور جنت مین چلا جا وہ
فقیر جب ہزار ہزاران حسرت در جنت پر آکر ٹھٹک رہے گا رضوان داروغہ جنان
پوچھے گا کہ رکنے کا کیا باعث ہے وہ کہے گا تنہائی کا سبب مانع ہوتا ہے ع

پاے در زنجیر پیش دوستان	بہ کہ با بیگانگان در بوستان

فرمان ایزدی ہوگا جن لوگون نے تجکو دنیا مین ایک ٹکڑا روٹی کا دیا یا چیتھڑا پرانا
کپڑا عطا کیا ہے یا ایک گھونٹ آب سے آتش تشنگی کو بجھایا ہے ان سب کو اپنا رفیق و مصاحب لے
تو وہ لائق بخشش و قابل دخول جنت نہین ہین مگر ہمنے تیری ہمدردی و اعانت کے باعث
سبکو بخشدیا اپنے جلو و رفاقت مین بہشت مین لیجا وہ شادان و فرحان خرامان خرامان
سب اہل بہشت بیچ مین درویش براق برق رفتار پہ سوار با جبہ و دستار با دبدبہ و شوکت
شاہان گردون وقار جلوس مین فرشتے ہزار در ہزار فردوس برین و اعلی علیین کی گلگشت
سیر و تماشا کریگا توانگر و دولتمند حسرت سے اسے دیکھکر دم سرد بھریگا اور تمنا کریگا کہ کاشکے دنیا
مین بھی محتاج و فقیر حاجتمند و دلگیر ہوتا تو آج یہ رتبہ علیا پاتا اور جس شخص کے حساب مین
سختی کی گئی وہ گرفتار عذاب ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ نُوقِشَ

سپاہ کردہ روح اللہ ہین زندہ کن مردہ صد سالہ قم باذن اللہ ہین وہ سب جان سے عاری باگریہ و
زاری اشک خونین آنکھون سے جاری لب پر آہ جگر سوز یا شرارہ ناری حالت غشی کی طاری
باری باری عرض حال کرینگے شفاعت کا سوال کرینگے آپ بھی خوف عتاب کرینگے ثالث ثلثہ کہنے
کفار نابکار کا ڈر اندیشہ مآل کا خیال احکم الحاکمین کے روبرو فکر جواب باصواب کرینگے فرمائینگے
آج مجھے معاف میری جان سے سینہ تنگ کردہ امت و دستگیر سب مجرم غفیر دستگیر ہمدرد و شرمائین و
حیران باحالت تباہ و پریشان اپنی حالت پر ملالت پر تاسف کرینگے اور کہینگے ؎

ہائے قسمت جنھین سمجھے تھے مسیحا دم ہین	حق مین ہم مجبورون کے وہ بھی ہلاکو نکلے
کسکو دکھلائین آبلے دل کے	زخم آلے ہوئے ہین جھیل جھیل کے
کشتی ہی غنا بھی وہ حضور مین بیکس گنہگار الٰہی	[illegible] عصیان ہین

آب چلو سوا سے ذات اقدس محمد بہار رب العالمین شفیع المذنبین کے دوسرا ہمدرد و مونس
غمگسار نہین ہے ہم گنہگارون کی بیکسی و بے نوائی سے بیکر عرض حال کرین کہ بطور سے تو انکے جگر
کے زخمہائے دامن دار ہونگے اسد رہائے ریشہ دار کی فکر اندمال کرین دوان دوان
گریہ کنان بنجمبر زبان خدمت باعظمت رسول مقبول محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ
وسلم مین حاضر ہونگے اور عرض کرینگے کہ قیامت برپا اور یہ صورت ہیبت حالت مین حضور پر نور
پر ہمارا حال تباہ آج آفتاب من الشمس دانی من الاسر ہوا آج حضور ہماری حضور مین عاجزون کی
فریادرس و رہاندون ہو کے بیچارہ ہے وہ تمامی پیغمبران از صفی اللہ تا روح اللہ علیہم السلام
اور جملہ علماء اور شہدا غازی اولیاء اللہ و زاہدان و صالحان طالبان بابیگان جو بیچارگان و عاجزان
و شکستہ دلان مخلصان مفلسان کوئی فریادرس باقی نہ رہیگا جو بیدردی ہین وسیع پیغمبر خدا علیہ التحیۃ
والثنا پناہ گزیر ہوا اور سب کے مقتدا ہم اور سب ہین دست بستہ کھڑے ہوکر عرض کرینگے یا حبیب اللہ
آج وہ دن ہے کہ دربار ملک القہار گرم ہے اٹھارہ ہزار عالم در دولت پر حاضر اس انبوہ کثیر اور
اژدہام غفیر مین ہمارے حال تباہ کا کون پرسان خطیات ہمارے بیحد و بے پایان آج یا مالک

شفاعت کے شایان ہو جسکے حق میں عَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی کا فرمان ہو وہ کس طور
سے مالک الملک والملکوت سے ہمزبان ہو [illegible] فرزند رشید ہابیل کے پاس جاؤ حال [illegible] اپنا اسکو سناؤ
شاید وہ کچھ چارہ جوئی کرے [illegible] تمھارے [illegible] وہ سب افتان وخیزان
ہابیل کے پاس آئینگے اپنا درد دل سنائینگے [illegible] ہم موقع شفاعت ہرگز نپائینگے
تم حضرت شیث علیہ السلام کے پاس [illegible] اپنا عرض حال با خضوع وخشوع
کرو شاید وہ تمھارے حال پر [illegible] ہمیں [illegible] شفاعت
بجا لائیں وہ سب [illegible] حضرت شیث علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
ہو کر عرض حال کرینگے حضرت انکے [illegible] ملال کرینگے وکالت میں
قیل وقال کرینگے کہ [illegible] حضوری سے شرم
ہے تم [illegible] حضرت نوح کی [illegible] ہو وہ دل بر
بحالت شکستہ [illegible] اختلال کرینگے حضرت بھی
[illegible] احوال کرینگے
فرمائینگے [illegible] سلیم [illegible] بارگاہ رب العزت
کا [illegible] وہاں حاضر ہونگے
عرض [illegible] کیونکہ شاید خطاء
[illegible] خلیل علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ صاحب رب
جلیل ہیں [illegible] خلیل [illegible] انکے
[illegible] مسافت سے لنگ
آبلہ پا [illegible] خوب علیل ہونگے آپ بھی
معذرت [illegible] نعمت کو خوان خلیل سے [illegible] کا
اٹھا [illegible] تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پاس

رعایا برایا مطیع فرمان جہانداراکین سلطنت ابدی حلقہ بگوشان مالک ورضوان چتر بردار معزو
ہمنبان جبرئیل ومیکائیل لگام کش سمند براق برق فشان سفید وسیاہ کے مالک و مختار اختیارات
مالی وملکی کے سزاوار خزائن و دفائن کے کلید بردار مصارف بجا وبیجا کے کلیتاً ذی اختیار محبس و زندان کے
افسر با وقار افواج بیشمار ملائکہ کے سردار پیغمبران و مرسلان کے پیشوائے نامدار تم ہی تو ہو ؂

یہ دنیا و عقبیٰ جنوب و شمال	تری نور کی روشنی ہے کمال
جدھر دیکھتا ہون اودھر تو ہی ہے	خدا نے دیا ہے یہ حسن و جمال
زتحت الثری تا بہ عرش برین	صدا آتی ہے آفرین آفرین
شفیع الورا امیرا ایسا ہی	نہوگا نہوگا نہوگا کبھی
شفیع مطاعؐ نبیؐ کریم	قسیم جسیم نسیم وسیم

مالک ملک لایزال کو تمھاری خوشی منظور ہے آج تمھارے لیے بارگاہ عزت وجبروت
مین وہ مرتبہ و توقیر ہے کہ جو کچھ تمھاری تمنا و آرزو ہوگی سب پوری ہوگی تمھاری طرف
سے خواستگاری ہماری جانب سے عطاے بیشماری تمھاری سمت سے طلب کرنا اور
مانگنا ہماری سرکار سے دینا و بخشنا تمھاری جانب سے استدعا کرنا ہماری شان ہے قبول کرنا
آج اپنی نیابت دلپسند ستی مین جسکو چاہو پیش کرو رسول مقبول اہل عرصات کیجانب متوجہ
ہونگے اور ہر ایک کیطرف بنظر تجویز ملاحظہ فرمائینگے ہر شخص بطور خویش سر خجالت پیش کرینگے
آخر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خدمت کے لائق منتخب
فرمائینگے اور آنکا ہاتھ پکڑ کر حساب گاہ کیجانب کھینچینگے اور فرمائینگے کہ اے ابو بکر میری امت کے
حال زار کو دیکھتے ہو آگے ہو حضرت ابو بکر عذر کرینگے کہ یا حبیب اللہ آج مجکو پیش نظر ہے کہ مجکو
شرم آتی ہے اس لیے کہ میری تمام عمر جہالت مین صرف ہوئی آخر عمر مین مشرف بہ اسلام ہوا
مجھ سے کوئی عمل صالح نہ صادر لائق انعام ہوا ایسے کسی شخص کو منتخب فرمائیے جسکی طاعت معبول
بارگاہ صمدیت ہو حضرت صدیق کے اس عذر معقول ومتین سے تمام اہل عرصات مین شور وشین

شاہنشاہ زمین وآسمان ہم اور یا وسیلہ شفاعت و ذریعہ بخشایش فرات حضور شفیع مذنبان ہی حضور ہمارے امام و پیشوا ہون اور بارگاہ رب العزت مقام محمود مین ملتمس ہو جا ہون از آدم صفی اللہ تا عیسی روح اللہ سب کی خدمت مین پھرتے پھرتے نہایت خستہ حال و شکستہ بال ہو گئے ہین مصیبت محشر الورد و تکلیف گو جہ گردی کے سبب جو کچھ حضور اقدس اعلی ہماری نسبت نفاذ حکم احکم الحاکمین مزین بہ تخط کروا ئینگے ہم بخوشی تمام اسکو منظور کر لینگے باغ بہشت ہو پر از میوہ و ثمر و یا نار سقر ہو باشعلہ و شرر اسوقت خلاصۂ انواع بشر شفیع روز محشر مستعد و آمادہ خلاص گناہگاران و نجات عاصیان امت سراپا معصیت ہو کر بسم اللہ فتح من اللہ ونصر قریب فرماکر اُٹھ کھڑے ہونگے آگے آگے سرور کائنات پیچھے پیچھے جمیع مخلوقات سراپردۂ سرادقات عزت جبروت مالک لاہوت وملکوت کے قریب جا کر سربسجدہ ہونگے آستان بوسی شاہنشاہ ازل و ابد جبہہ سائی خاقان احد واحد کے لیے زیر سریر عرش منہ کے بل پڑینگے اور مناجات کرینگے کہ مالکا قدیرا بے نیازا آج اپنا وعدہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى پورا فرما اٹھارہ ہزار عالم ایک لاکھ چوبیس ہزار مرسلان بنی آدم کے سامنے میری آبرو رکھ لے میری عزت افزائی کر میری امت عاصی کی رہائی کر قسم ہے مجھکو تیرے عزت و جلال کی اگر کسی فرد بشر سراپا فتنہ و شر کو میری امت پر رحمت سے اسکے کل خطیات و سیئات کو عفو فرما کر داخل خلد برین مصاحب حور العین صدر نشین اعلے علیین نفرمائیگا مین راضی نہونگا ؎

ناز بر آن کن کہ خریدار تست	پیش کسے رو کہ طلبگار تست

تو میرا خالق و مالک ہے فرمان واجب الاذعان آلہی آو شفیع باوقع سلطان سلاطین الا نتہا ہی شرف نفاذ پانے گا حبیب محمد اسر سجدہ سے اٹھا ؎

گر بر سر چشم من نشینی	ناز ت بکشم کہ نازنینی

تا بدولت و اقبال لایزال کو تمام عرض و معروض کل ہدایت واجب العرض منظور و مقبول جاؤ وزارت لمن الملک کا ڈنکا بجاؤ لواء حمد کا پھریرہ اوڑاؤ جمیع

ال ممن تسیلو علیہ الرب حجتہم اول ان اشخاص کا جنپر پروردگار عالم سلام بھیجیگا
رضی اللہ عنہ ہین جیسے عمر رضی اللہ عنہ حساب [illegible] الارباب [illegible] ہوگا
صاحب باری معین ہمیر لیسبا دنیا مین کیا کہ [illegible] پروردگار تو
السر والخفیات ہی کسی ورسے کا حال تجھسے [illegible] ارشاد ہوگا جو
تو نے کیا اسکو ہمنے مقبول بارگاہ لم یزلی کیا [illegible] ہوتی
ستار دو العین ہی بعد ازان سید الثقلین امیر المومنین [illegible] فرشتے
رب العالمین ہوگا ای نور دیدہ و دل ابتم سوال [illegible] لیے
رجو تمھارا معین و مددگار ہی آج اسکے لیے [illegible] اور یہ برات
ان معافی حساب کی یہ برکت دعا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اسکا ظہور اس طرح مذکور ہی کہ ایکدن کہ وہ
عید الفطر تھا سرور عالم کی نواسون حسن حسین افطار کے روز [illegible] تھا آنحضرت صلعم پانی کے افطار
صلی [illegible] عیدگاہ کی تشریف بری کا قصد فرمایا ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ تو عیدگاہ تشریف لیجاتے ہین اور ہم سب کے کلیجے حزین ہین
بچہ نان جوین بھی نہین اور روز عید ہی ہم کیا کرینگے حضرت نے یہ کلام اپنی مونس تمام
تبسم فرمایا اور نہایت فرحت و سرور سے ارشاد کیا الان تمّ نعمتی والان تکمل فقری
وہ وقت ہی کہ اتمام نعمت کا مجھپر پورا ہوا یہ وہ ساعت ہی کہ اطلاق فقر کا مجھپر کامل
ای حمیرا یہ تو ہمارا فخر و افتخار ہی کیا تمکو اس سے ننگ و عار ہی عرض کی نہین ہم اسی مین
خوشی ہین جو رضاے پروردگار و آفریدگار ہی لیکن سائلون محتاجون یتیمون بیواؤن
کے سوال و آمد و شد سے ناچار ہین اس لیے ملتمس و مکلف بار بار ہین حضور تو سلطان سلاطین
روزگار ہین مگر ہم تو پابند ننگ و ناموس خواہان عزت و وقار ہین آنحضرت نے ارشاد کیا
یا کرین کارکنان قضا و قدر اپنے فعل کے مختار ہین جیسے اسباب عزت و ذلت کے
[illegible] ادار ہین ہم لوگ شکر و صبر کی تعمیل کے فرمانبردار ہین تمامی جن عالم مشیت ازلی کے

بچ جائیگا سب یقین کرینگے کہ آج بغیر سزا کوئی نہ بچ جائیگا رسول مقبول فرمائینگے کہ آج سزاوار
تم ہی ہو کہ میرے خلیفہ برحق افضل البشر اول چار یار تم ہی تھے بوقت ہجرت غار حرا مین یار
تم ہی تھے راہ خدا مین جان نثار تم ہی تھے مالک کی رضا مین تمام مال کے صاحب ایثار تم ہی
بجز تمھارے آج کوئی مستحق شفاعت نہین صدیق اکبر کو جب ارشاد سید البشر دربار عام
و قہاری مین دست بستہ حاضر ہونگے ادب سے باچشم نم نظر بر قدم حضوری مین پیش ہونگے
فرمان حضرت رحمان جل شانہ بغیر التفات ہوگا جیسا آفرین صد آفرین تمھاری اس فہم
فراست پر اول ہی ایسے شخص کو یار و غار کو پیش کیا جسکے موے سفید سے ہمکو شرم آتی ہے صدیق
صدیق سے خطاب منکر ہیبت جبروتی سے سربسجدہ گر پڑینگے فرمان ایزدی ہوگا ای یار غار خلیل
ای دوست حبیب جلیل یا صدیق سر اٹھا اور ہمارے سوال کا جواب باصواب دے کہ دنیا مین
اسقدر مدت العمر کیا کرتا رہا کون کون طاعت و عبادت مین مصروف و مشغول رہا
صدیق ہیبت جبروتی سے کانپ کانپ کر تھر تھرا کر خاموش ہو رہینگے یارای جواب
نہ پائینگے جب مکرر ارشاد و استفسار جواب ہوگا ناچار عجز و انکسار سے عرض کرینگے
ملکا بادشاہا کردار اس عاجز گنہگار سے استفسار ہے جو ضعف نحیف محض لاشئی و بیکار ہے فرمان
الہی ہوگا ای حبیب حبیب یا جب تو تمام مال و دولت ہماری راہ مین دیگر متاع دنیوی سے
بے نیاز بارگاہ بے نیازی مین حاضر ہوا عوض و بدلہ اسکا آج منظور خاطر عاطر ہوا جا بہشت برین
مین مقام کر محل اجلاس اپنا دار السلام کر ادائے شکر خالق انام کر ہمارے حبیب لبیب پر
درود و سلام کر صدیق اکبر بجلدوے حسن خدمتگزاری خلعت و انعام منصب ہفت
ہزاری اجازت دخول بہشت بہشت پاکر فائز المرام جائے خلود و دارام ہونگے من بعد
جناب رسالت مآب امیر المومنین عمر بن الخطاب کو پیش کرینگے جب وہ مقام حساب گاہ
مین حاضر ہونگے فرمان بے صوت و الحان مالک زمین و زمان ہوگا السلام علیک
یا عمر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف مین ارشاد فرمایا

بن عفان مرسلہ ساٹھ شتر بار ہی تفصیل کا یہ شمار ہی کہ دس شتر روغن دس شتر شہد شتر گوسفند لقمہ
پانسو دینار ہی جسکا یہ انبار ہی لیجانیوالونکی تعداد ہزار در ہزار ہی بقیہ طعام کافی سیری گرسنگی کل
حضار ہی برکت دینے والا پروردگار ہی آیندہ مرضی سرکار ہی عرض کرنا میرا اختیار ہی آنحضرت
نے فرمایا یہ تو تمھارے ہی گھر مین آنے کا اظہار ہی اور بیبیون کی کیفیت کا کیا اخبار ہی آیا
انھون نے بھی کھایا پیا ہی کیا ویسا ہی سب کا منہ نہار ہی بی بی عائشہ نے عرض کی عثمان
نے سب کے گھر بھیجا اسی مقدار ہی اگر حضور کو میرے قول کا نہین اعتبار ہی قدم رنجہ فرمائیے تو مشاہدہ
کرنا حضور کا اختیار ہی جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بہجت اشتمال استماع فرمایا بجوش
رحمت و شفقت سے ارشاد کیا یَا رَحْمٰنُ سَهِّلِ الْحِسَابَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بارخدایا
بیشک تو ہی رحمن آسان فرما دے حساب عثمان بن عفان یہ دعا حضور نشانہ ہدف
اجابت ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لائے کہ عثمان کو حساب روز قیامت سے برات
ہوئی حضور کو یہ اشارت پر بشارت ہوئی اصحاب کرام علیہم السلام نے عرض کی یا رسول اللہ
حضرت عثمان کو اسقدر مقدور ہوا جو اسقدر راہ خدا مین پیشکش حضور ہوا مفلس و محتاج تو
مجبور ہوا اسکی آسانی حساب کے لیے کیا حیلہ منظور ہوا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی روز عید کے
اپنی دیگ کا لقمہ بھی کسی بیوہ و یتیم کو دے حق سبحانہ جل شانہ بمزید رحمت سے ایکسال کا
حساب روز قیامت کا اسپر سہل کردے الغرض جب عثمان بن عفان بھی شادان و فرحان
داخل جنان ہونگے تو پھر بعد اسکے سرور کائنات علیہ التحیات حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو بہشت فرمائینگے وہ بھی فوراً سربسجدہ گر جائینگے فرمان ایزدی
ہوگا اے برادر رسول ما اے مایہ نظر قبول ما دنیا مین کیا اعمال کرتا رہا عمر عزیز کو کس کس کام
مین صرف کرتا رہا اے میرے حبیب کے چشم کا تارا عرض کرینگے پروردگارا ص

دانائے نہان و آشکارا	دانستہ بحال سنگ خارا

آج بارگاہ جبروتی مین کسکو یارائے قیل وقال ہی جواب از حد محال ہی ص

تا بعد لہ بین مطیع حکم خالق نور و نار ہین حضور اقدس و اعلیٰ کو عیدگاہ کے جانے مین
بوجہ رد جواب باصواب توقف و وقت تنگ ہوا صحابۂ کرام علیہم السلام نے گذارش
کی یا حضرت مصلے پر خلقت از دحام منتظر تشریف آوری سید انام ہے آفتاب آگیا تا نصف
بام ہے روز عید تو تا شام ہے حوائج دنیوی کا بہت سا درپیش کام ہے ہر ایک اعزا و اقربا سے
ملنا و موقع سلام و کلام ہے عجالۃً حضور روانہ مصلے ہوے بعد ادائے دوگانہ مع جلساء جلوس
شاہانہ بایگانہ و بیگانہ روانہ کاشانہ ہوے راہ مین ہر ایک مہاجرہ انصار کے رونق افزا
خانہ بہ شفقت پدرانہ ہوے وہ سب ہمراہ بہیئت مجموعی زمین بوس آستانہ ہوے اثناء راہ مین
حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ غربا و فقراء مساکین یتیم و یسیر و محتاجین طعام پختہ و خام شیرین
و نمکین لنگر خانہ مصطفویہ سے برابر لیے جاتے ہین حضرت کو بڑا تعجب اور کمال حیرت ہوئی کہ
جاتے وقت بہ عسرت کہ پارچہ نان جوین افطار صوم کے لیے نہین آتے وقت بیسرت کہ جوق جوق
غربا و مساکین دامن پر از طعام چرب و شیرین گرما گرم از مطبخ سرد و بے آتشین محمدیہ سے لیے جاتے ہین
کیا بات و کیا ماجرا ہے عجالۃً حجرۂ شریف بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا مین تشریف لے گئے
اور دریافت حال دستیابی اسقدر مال فرمایا ام المومنین نے نہایت بشاشت
و غایت فرحت و مسرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ سب اصحاب و تابعین اور
ہمراہان مشائین سے اشارت بہ بشارت فرما دیجیے کہ خوان خلیل کانون
سے سنا ہوگا خوان حبیب رب جلیل آنکھون سے دیکھتے جاتے ہین ؎

شنیدہ کے بود مانند دیدہ	ترا دیدہ و خلقت را شنیدہ

ماحضر کھاتے جاتے نان و نمک سے جو اشیا انکو کھاتے جاتے ہین آنحضرت نے تبسم فرمایا
اور ارشاد کیا سبحان اللہ سوال دیگر جواب دیگر سوال از زمین جواب از آسمان
مین پوچھتا کچھ ہون تم کہتی کچھ ہو یا حمیرا یہ اسقدر طعام پختہ و خام آیا کہان سے عرض
کی مالک دو جہان خالق کون و مکان سے اور اگر ذریعہ و وسیلے سے استفسار ہے تو عثمان

مبعوث ہوے جملہ اولیا و شہدا علما و فقرا اسی سے مقبول و منظور رہوے جنت و دوزخ
اسی کے لیے مخلوق ہوئی راحت دنیا و عقبی اسی کے لیے مخصوص ہوئی مصائب اور
تکالیف مین بنی آدم ہی مبتلا ہوے مشقتون اور ریاضتون کا انھین کے امتحان ہوا
چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَالَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا
ہی کاش پروردگار محمد کا محمد کو پیدا نہ کرتا بوقت انقطاع وحی و عدم نزول جبرئیل وایام
مہاجرت ارشاد کیا اخبار مین آیا ہی کہ ایک روز امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک درخت
کے نیچے بیٹھے تھے کہ آپ پرند طائر کو دیکھا کہ خوش فعلی و چہچہے کر رہا ہی ایک شاخ سے دوسری
شاخ پر اچھل رہا ہی حسرت سے فرمایا طُوبیٰ لَکَ یَا طَائِرُ خوشحال ہو تیرا ای پرند کہ
کس خوشی و مسرت سے زمزمہ سنجی کر رہا ہی کیا آزادی و خود مختاری کا دم بھر رہا ہی جس درخت
و شاخ اور محل پہ چاہتا ہی بیٹھتا ہی جہان چاہتا ہی آشیانہ بناتا ہی بسیر کرتا ہی بیچارہ پسر ابو قحافہ سے تو
ہزار درجہ بہتر ہی کہ اگر وہ بیٹھا ہی تو اسکے اعمال لکھے جاتے ہین اگر چلتا ہی تو لکھے جاتے ہین اگر بولتا ہی تو لکھے
جاتے ہین اگر خاموش ہی تو لکھے جاتے ہین (ابو قحافہ) کنیت والد بزرگوار صدیق اکبر ہی بنظر
عبرت فرمایا ای کاش مین تیری جگہ پر طائر ہوتا اور تو میری جگہ مرد ظاہر ہوتا کیا خوب ہوتا
روز قیامت کے فرشتون سے بھی حساب ہوگا لیکن چونکہ وہ عبادت الٰہی مین مصروف ہین
انکے لیے عذاب نہین ہی تو گویا بمنزلہ حساب نہونے کے ہی چارپایون اور درندون سے بھی
پرسش حساب ہوگی اور بدلہ ظلم و زبردستی کا ایک دوسرے کو دلوایا جائیگا جیسا کہ حدیث شریف مین
وارد ہی کہ بے سینگ والونکو سینگ والے نے دنیا مین مارا ہوگا اسکا حق ظلم بے سینگ والونکو دلایا جائیگا مگر چونکہ مرجع دوا عاقبت
بعد للا دوزخ سے امن ہین حساب انکا معتبر نہین ہی جب مسلمانان امت مرحومہ نجات
پا جائینگے اور جانوران چارپایان خاک مین ملجائینگے کفار فجار مبتلا سے عذاب ہونگے اسوقت
تمنا و آرزو کرینگے اور کہینگے یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا ای کاش ہم بھی آج مثل چارپایون کے
خاک مین ملجاتے تو بہتر تھا کہ روز بد تو نہ دیکھتے گرفتار عذاب تو نہوتے موقف حساب مین کھڑا پاب

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا	سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے
تو ہی مالک تو ہی خالق تو ہی داناے راز دل	بامید عفو در بار مین غفار کے آئے

حکم ہوگا ای علی تم تو ہمارے حبیب پر جان فدا کرتے رہے اعداے دین سے لڑتے
رہے تین تین روز فاقے سے بسر کیا ہے در خیبر کے اکھاڑنے سے نہ ڈرتے رہے اب
تمسے کس چیز کا حساب لیا جاوے کیا پوچھا جاوے جاؤ جنۃ الماوے تمھارا مقام ہے
تم اور تمھارے سچے محبان و پیروان اہل سنت وجماعت کے لیے وہ اعزاز واکرام
ہے کہ حور وغلمان خدمت کو موجود آرامگاہ دار السلام ہے واجب اداے شکر منت
واحسان خالق انام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشتر ہی خبر دی تھی فرمایا تھا
اَسْرَعُ الْمُحَاسَبَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِسَابُ عَلِیٍّ جلد تر محاسبہ سے بری ہونے والا حساب
علی کا ہے کیونکہ جانچا ہوا حساب ہے چند صاع جو کھاکر زندگی بسر کی تمام عمر اشاعت دین
اسلام پر نظر کی اعداے دین وکفار لعین رعب سے کانپتے اجمعین عرب خوف سے بھاگتے تھے

آیا نہ کبھی سامنے لشکر کفار کا سالا	جو منہ پہ چڑھا تیغ سے سر اسکا اتارا

اور آنحضرت نے ابن عوف کے بھی بارے مین ارشاد فرمایا کہ یَسِیْرُ الْحِسَابِ حِسَابُ
ابْنِ عَوْفٍ اور آسان ترین حسابون مین حساب ابن عوف ہے کیونکہ وہ زاہد ترین قانع
بہیم نانے تھے بعد اسکے تمامی امت مرحومہ محمدیہ کا حساب وکتاب علی قدر مراتب و درجات
پیش ہوتا جائیگا اور پہلے یہی امت عاصی وگنہگار روبروے مالک غفار پیش ہوگی
اور میزان مین اعمال وزن کیے جاوینگے اور اسی امت کو پل صراط سے عبور کرائینگے
اور بہشت برین مین داخل ہونے کا حکم ہوگا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم یُحَاسَبُ ابْنُ
آدَمَ حدیث ماسبق کا ٹکڑا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ اول
حساب اولاد آدم علیہ السلام پیش ہوگا اس لیے کہ مقصود آفرینش سے بنی آدم ہی ہے
اشرف المخلوقات ہونے کا خلعت اسیکو عنایت ہوا جملہ انبیا ومرسلان اسی سے

ذاتی دوسری غیر ذاتی پھر نعمت ذاتی کی دو نوع ہین ایک ظاہری دوسری باطنی نعمت باطنی کیا ہی دل ہی جگر ہی پھیپھڑا ہی کہ تلحال ہی اور جو چیزین اندرونی ہین جس سے ظاہر بدن کا قائم ہی اور نعمت ظاہری کیا ہی آنکھ ہی زبان ہی کان ہین ہاتھ ہین پانون ہین اور بعضے کہتے ہین کہ فائدہ ان نعمت ظاہری کا بھی باطنی ہی جیسے آنکھ نعمت ظاہری ہی اور بینائی نعمت باطنی ہی زبان نعمت ظاہری ہی گویائی نعمت باطنی ہی دنیا مین بسا دہ لوگ ہین کہ باوجود زبان ہونے کے گونگے ہین کہ کلمۂ توحید انکی زبان سے نہین نکلتا اور بسا دہ لوگ ہین کہ باوصف گوش کے حق نیوش نہین ہین کلمۂ حق کے سننے سے بہرے ہین حقتعالیٰ فرماتا ہی وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً اور پوری کردی تم پر نعمت اپنی ظاہری و باطنی سب طرح کی پر حیف کہ تم بالکل وحوش سیرت بہائم خصلت ہو کہ غذا بھی اپنی ذاتون مین غور نہین کرتے کہ جمیع اہل حرفہ و پیشہ کیسی کیسی کلین انجن تمھارے جسم مین جاری ہین مگر تمھارے فہوم انکے فہم و سمجھ سے عاری ہین تمام خدائی ذات مین سمائی ہی لیکن ہزار افسوس کہ تمکو کہان بینائی ہے اور کب شنوائی ہی فرماتا ہی وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ خدائی چہ معنی دارد خود خدا ہی تمھاری ذات مین موجود ہی چشم بصیرت ہو کھول لو اگر حس قلبی ہو ٹٹول لو۔ ع

دل کے آئینے مین ہی تصویر یار	جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اور نعمت غیر ذاتی کیا ہی اسباب و سامان عیش و راحت و آسایش سفر و حضر زیب و زینت کر و فر جیسے گھوڑے ہاتھی اونٹ زن و فرزند مال و زر باغ و بستان محل و مکان لباس و پوشاک اشیا متاع ظاہری روز قیامت کے ہر ایک سے پرسش ہوگی کہ حقوق نعماء لاتعد ولاتحصیٰ الٰہی کے کیا ادا کیے اور نعمت باطنی سے کہ ذاتی ہی اول سوال دل سے ہوگا کہ ای بندے ہمنے تجکو دل عطا کیا اور اسمین عقل کو ودیعت کیا اسکو کس لیے تو نے معدن محبت اور شکر و رضا و شفقت کا نہ کیا مخزن عجب و کبر و ریا و حسد و بغض و عداوت و حرص و حقد

تو نہوتے لیکن یہ تمنا اور حسرت و افسوس سودمند نہو گا اس لیے کہ وہ احکم الحاکمین بذریعہ اپنے پیغمبر رحمۃ العالمین عام خبر دے چکا تھا کہ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۵

ز ذرہ ذرہ حلالت شمار خواہند کرد	ز قطرہ قطرہ حرامت شمار خواہد بود
ز ہول روز قیامت چرا نمی ترسے	کہ کار ہیجران سخت زار خواہد بود
اگر تو کردہ کردار خود نہان داری	یقین بدان کہ ہمہ آشکار خواہد بود

جسکو حق سبحانہ جل شانہ نے اپنے فضل عمیم اور رحمت قدیم سے نجات عطا کی فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا پس بڑے نصیب اسکے خوب بچا وہ اچھا فائز المرام و شاد کام ہوا اور اگر معاذ اللہ خدانخواستہ پھنس گیا اور مبتلائے عذاب ہو مستحق وعید كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا ہوا جب ارادہ کرینگے دوزخسے نکلنے کا لوٹا دیے جاوینگے اسکی طرف پس ابنی آدم اس مرتبہ و درجے کے ہونگے کہ ملائکہ انکے ہمرکاب ہونگے فرشتے انکے گرد مثل براق کو نہ پاسکینگے وہ انبیا اولیا شہدا علما صلحا فقرا وغیرہ ہون گے بسا ایسے ذلیل وحقیر ہونگے کہ طوق لعنت کا انکی گردنمین داغ شقاوت کا انکی پیشانی پر ہوگا جنکے حقمین مالک الملک الملکوت صاحب الہیبۃ والجبروت فرماتا ہے لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ نہ انسے کلام فرمایگا نہ نظر رحمت سے انکی طرف دیکھیگا نہ معاملات حساب وکتاب سے انکو پاک وصاف کریگا اور انکے لیے عذاب سخت و دردناک ہے۔ پروردگارا دعا سحری مترجم مستجاب ہو ہول قیامت سے نجات سہل حساب ہو حشر زیر سایہ دامن جناب رسالت مآب ہو بجائے عذاب ثواب ہو وہ فضل وکرم رب الارباب ہو **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم بِكُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی یہ تتمہ حدیث سابق متعلق (یحاسب ابن آدم) کے ہے کل ان نعمتون سے سوال وحساب ہوگا جسکو حق سبحانہ تعالی نے انعام فرمایا جاننا چاہیے کہ نعمت کی دو قسم ہین ایک نعمت

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش — عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش — کس نتواند کہ بجا آورد

دلمین سوچو فکر کرو کہ آیا ہم مستحق ان نعماے الٰہی لا متناہی کے تھے یا ہماری خواہش تھی ہمارا وجود ہی کیا ہی محض اُسنے اپنے رحم و کرم ذاتی وصفاتی سے ہمپر انعام واکرام کیا یہ دل کا شکر ہی زبان سے ہر کہ ومہ کے روبرو ہر جلسہ ومحفل عام مین بیان کرو اقرار کرو کہ ہماری فکر وتدبیر کوئی چیز نہین اُسکی مشیت خاص موثر ہی ہماری راحت ورنج اُسیکے قبضہ واختیار مین ہی الحمد للہ کہنے کی عادت ڈالو یہ شکر زبان ہوا دیکھو سرور دوجہان کو خطاب خالق انس وجان ہوا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اے احمد مجتبیٰ اے محمد مصطفیٰ جہان بیٹھو جس جلسے مین ہو ہماری نعمت کو بیان کرو کہ ایسے یتیم بے مایہ ایسے امی ناخواندہ محض کو کریم ورحیم وہ دبدبہ وشوکت وہ فصاحت وبلاغت وہ نخلخہ طلاقت عطا کرے کہ قیصر وفغفور جسکے نام کی دہشت سے کانپین فصحاے عرب وبلغاے عجم وسحبان وائل اسکے آگے سے بھاگین زبان نہ کھول سکین ہر ہر لفظ کی جوامع الکلامی مین متحیر وششدر رہجاوین یہ اُسی کا فضل وکرم ہی یا کچھ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلتَّحَدُّثُ بِالنِّعْمَةِ شُكْرٌ بیان کرنا نعمتون الٰہی کا ذکر کرنا اسکے افضال وانعام کا یہی شکر زبان ہی شکر جوارح واعضا یہ ہی کہ اوامر کیطرف دوڑو مناہی سے باز رہو اور اسکا نفع وفائدہ بھی تو دیکھو کہ وہ تمہاری جانب عائد ہوتا ہی فائدہ بخش تمہارے ہی لیے ہو فرماتا ہی لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اگر شکران نعمت کروگے ازدیاد نعمت کے مستحق ہوے اگر کفران نعمت کروگے ازالہ نعمت کے سزاوار ہوگے یہ بارگاہ عالی لاوبالی ہی اگر اٹھارہ ہزار عالم ایکدم فنا ہوجاے یا کل کافر ومرتد ہوجاتین کچھ پرواہی نہین اس سے بہتر وبرتر پیدا کرسکتا ہی ہر وقت قادر وتوانا ہی آلہ وذریعہ ووسیلہ کا محتاج نہین اِذَا قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اُسکی صفت وشان فوری الحکم ہی کے ساتھ کل مخلوقات مہیا وموجود ہی اُس قادر مطلق کے سامنے سے

غضب کیون کیا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا
یقینی کان اور آنکھ اور دل ہر ایک انسے سوال کیے گئے ہین جیسے دل سے سوال ہوگا ویسا ہی
کان اور آنکھ سے سوال ہوگا لیکن سب سے زیادہ سوال زبان سے ہوگا اس لیے کہ اکثر گناہ و معاصی
آدمی سے سرزد ہوتے ہین جیسے جھوٹ غیبت نامی سخن چینی شہادت زور قذف محصنات و
فواحش وغیرہ جو لاتعد ولاتحصیٰ ہین سب اسی سے متعلق ہین ایک مرد نے جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ زبان ہکو دوزخمین لیجائیگی حضور نے ارشاد فرمایا
کہ بیشک کیا خلقت ایسی ہوگی جو زبان کے سبب سے گرفتار دوزخ ہوگی تو جیسا کہ نعمت
ذاتی سے روز قیامت کے سوال ہوگا نعمت غیر ذاتی سے بھی سوال ہوگا اور انکے منافع
اور فوائد سے پرسش ہوگی تا اینکہ آفتاب کی گرمی سے کہ ایام شدت سرما مین دھوپ مین
بیٹھکر راحت پاتے تھے کانپتے تھرتھراتے آگ کے پاس آبیٹھتے انگیٹھی ساتھ رکھتے تھے
ایام گرما مین ماہتاب کی ٹھنڈک اسکی خنکی سے آسایش ہوا سرد سے فرحت حاصل کرتے
تھے حقتعالی ارشاد فرماتا ہی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اگر تم چاہو کہ تمام
رب العالمین کی نعمتون کو شمار کرو تو ہرگز نہین کر سکتے کہ طاقت بشری سے خارج
ہکر اپنی ذات مین سمجھ لو کہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین (ہر نفسکی فرو میرود ممد حیات ست
و چون برمی آید مفرح ذات پس در ہر نفسی دو نعمت موجود ست و بر ہر نعمتی شکری واجب ۵

از دست و زبان کہ برآید	کز عہدہ شکرش بدر آید

آیا کوئی فرد بشر ایسا ہی جو اسکے شکر سے عہدہ برآ ہو سکے لَیُسْئَلُہٗ عَنْ شُکْرِھَا
پروردگار عالم پوچھے گا کہ ان نعمتون بیشمار کا کیا شکر ادا کیا ایمان عطا کیا فہم دی
عقل معاش عقل معاد بھی تو دل مین سوچا یا زبان سے اقرار کیا کہ وہ ہمارا مالک خالق
مختار ہی ہم اسکے بندے ناچیز ہمین کیا اختیار ہی پس تمہارے حقمین بہتر یہی ہی کہ معترف بعجز و قصور
گردیدہ انفعال و سزاوار عبدیت ہو اور تا کہ شایان مقبولیت بارگاہ ربوبیت ہو ۵

اور اسوقت مین چلنی نہ تھی کہ جسمین آٹا چھانا جاتا اول بدعت جو اسلام مین پیدا ہوئی بعد وفات سرور کائنات کے وہ چلنی تھی اور دسترخوان ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعوت کی اور اپنے گھر مین آنکو لیگیا انھون نے اسکے مہمانخانے مین چلنی دیکھی تعجب سے پوچھا یہ کیا چیز ہی کس کام آتی ہی اُسنے عرض کی یا حضرت اسکو چلنی کہتے ہین اسمین آٹا چھانا جاتا ہی انھون نے فرمایا میرے سامنے تو چھانو دیکھون اسمین کیونکر آٹا چھانا جاتا ہی وہ شخص تھوڑا سا آٹا لایا اور چلنی سے چھانکر دکھایا جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بدعت تازہ دیکھی ایک نعرہ مارا اور اُسکے گھر سے اُٹھکر بھاگے اور مسجد نبوی مین آکر حضرت امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ کا زمانہ خلافت تھا خلیفہ وقت تھے عرض کی کہ اے امیر المومنین اسلام جاتا رہا بدعت پھیل گئی مسلمانون نے اتباع پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑکر بدعت اختیار کرلی نئی بات اپنی خواہش نفس سے بنالی خلیفہ برحق نے ارشاد کیا اے ابوہریرہؓ کہو تو وہ کیا بات ہی تمنے کیا بات اور کیا چیز بدعت کی دیکھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آلہ آرد بیزی نئی چیز دیکھی یہ سنکر تمام مسجد و حاضرین مین شور و غوغا مچ گیا گریہ وزاری تمام مین ہوگئی کہ ابھی حضرت کی وفات سے چند ہی روز گذرے ہین کہ لوگ ایجاد بندہ اگرچہ گندہ کرنے لگے اور آنحضرت کے وقت مین حضور کے اہل بیت و ازواج طاہرات و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین دستور عام تھا کہ بعض لوگ جو کے آٹے کو منہ سے پھونک لیتے تھے کہ کسیقدر چھلکے و بھوسی نکل جاتی تھی اور گیہون کے آٹے کو ویساہی رہنے دیتے اور روٹی پکا کر کبھی نمک کے ساتھ کبھی سرکہ کے ساتھ گاہے روغن زیت کے ہمراہ گاہے روکھی پانی ہی کے ساتھ بقدر اشتہا بلکہ کم بقدر قوت اداء فریضہ خدا کھالیا کرتے تھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ تین روز برابر نان گندم نوش نہ فرماتے تھے اور یہ عادت شریف بوجہ عسرت و تنگی یا بخل کے معاذ اللہ ہرگز نہ تھی بلکہ از راہ جود و کرم و ایثار و سخا تھی علی ہذا اہل بیت نبوت کا یہی حال تھا کہ ام المومنین بی بی عائشہ

برابر ہین دونون وجود و عدم		نہ رہنے کی شادی نہ جانے کا غم

ہر صناع کو اپنی صنعت کے ضایع و تلف ہونیکا ملال ہوتا ہی کیسا ہی اپنی صنعت مین کامل و قادر ہو کاتب نہ لکھ سکے جبتک سیاہی و قلم اچھا نہو مصور سے تصویر نہ کھچ سکے رنگ درست نہو جب تک درست نہو علی ہذا القیاس کل صناعین اور حاذقین و ماہرین و کاملین ہر ہر فن کا یہی حال ہی بخلاف اُس صانع لایزال کے کہ اُسکو کسیوقت کسی چیز و آلہ کی ضرورت نہین پس ایسے واسع القدرت صانع الحکمت کے صدق و یقین و اقرار باللسان المبین مین ہر طور سے تمہارا ہی تو نفع و فائدہ دنیا و دین ہی دنیا مین کثرت اولاد و بساتین عقبیٰ مین فردوس اعلیٰ بریں حور العین ملیں ہی **قوله** غیر اربعة اشياء خبز يأكله سوا چار چیز کے ایک روٹی کہ آدمی اُسکو کھاتا ہی تاکہ عبادات و طاعات کے لیے قوت و توانائی اسکے سبب سے ہو حقتعالیٰ فرماتا ہی وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ کوئی جسم ہمنے ایسا نہین پیدا کیا جو بغیر کھائے رہ سکے مادام الحیات ایک روز دو روز چار روز البتہ بھوکا رہ سکتا ہی چونکہ روٹی باعث حیات ہی اس لیے اسکی پرسش سے نجات ہی ای مومنو تمکو چاہیے ضرور روٹی کی بزرگی کرو کہ فرمان سرور انس و جان ہی اَكْرِمُوا الْخُبْزَ فَإِنَّهُ أُنْزِلَ مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ روٹی کا تم لوگ اکرام کرو اس لیے کہ وہ نازل کی گئی آسمان سے منجملہ برکتون آسمان سے ہی اعلیٰ ترین اور عمدہ نان گندم گیہون کی روٹی ہی آٹے چھانے ہوے کی ادنیٰ ترین کم قدر کی روٹی نان جوین جو کی روٹی ہی جسکا آٹا چھانا نہ گیا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالیٰ ارشاد کرتا ہی اَلْبُرُّ مِنْ بَهَائِي وَالشَّعِيرُ مِنْ عَظَمَتِي گیہون میری قدرت سے ہی اور جو میری عظمت سے ہی جو کوئی اسکی بزرگی و عزت کریگا دنیا و عقبیٰ مین اسکا اکرام کرونگا اور جو کوئی انکی سبکی اور ذلت کریگا مین اسکی سبکی و ذلت دنیا و عقبیٰ مین کرونگا اور عزت و اکرام کے یہ معنی ہین کہ جسوقت سامنے آوے نان خورش کا منتظر نہ رہے بسم اللہ کہکر کھانا شروع کرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایسا ہی تھا

دکھاؤنگا شفاعت امت گنہگار کیونکر کرونگا مین اس لیے مخلوق و مبعوث نہین ہوا
کہ عیش و عشرت مین زندگی بسر کرون بلکہ اس لیے کہ از آدم تا ایندم جسقدر کفر و ضلالت
ہو اسکے نام و نشان کو مٹادون اپنے مالک کی شان وحدانیت و ربوبیت کو علانیہ
دکھادون ظالمین و جبارین و منکرین کو تیغ سیاست کا مزہ چکھادون صفحہ ہستی سے
غیر اللہ جل جلالہ و عز شانہ کی پرستش کرنیوالون کو اڑا دون جب امیر المومنین نے یہ کلام
خیر الانام سنا تعمیل ارشاد حضور پرنور کی وہ طباق یا وہ تقسیم اناث و ذکور کی ہی اے
مومنو اس حدیث و کلام سرور انام سے چند باتین معلوم ہوتین اول کہ انسان کو پابند
ذائقہ زبان نہونا چاہیے دوم کہ دل شکن برادر مسلمان نہونا چاہیے سوم کہ تین روز
متصل خورندہ گندمی نان نہونا چاہیے چہارم کہ جزئی امرین بھی خلاف اقتدا سرور
انس و جان نہونا چاہیے مقید زیب و زینت فرش و ظروف نہونا چاہیے کہ آنحضرت
نہی ہی جسکو خوف بازپرس خالق کون و مکان الگ نہین ... ہونا چاہیے ...
یہ تو بیچ مین جملہ معترضہ آگیا اب کچھ بیان حدیث سنو کہ آنحضرت نے ارشاد کیا خبز
یا کلہٗ وہ روٹی جو آپ ہی کھاتا ہی اور جو دوسرون کو کھلاتا ہی یا اضِ محنت سے
پیدا کرکے لاتا ہی اسکا کیا حال ہی اگر وہ اپنی نام آوری اور ریا و سمعہ شہرت خیرات خانہ
و لنگر خانے کے لیے کھلاتا ہی اسکا حساب ہی اور وہ مستحق عذاب بھی ہی اور اگر وہ خلوص
نیت سے خالصاً لرضا اللہ للہ و فی اللہ محتاجون و غریبون کو کھلاتا ہی اس سے بھی
حساب ہی لیکن مستوجب اجر و ثواب ہی اے مومنو طعام کے چند اقسام ہین کہ انکا حساب
نہین ہی اول وہ طعام جو بقدر کفاف غلبہ اشتہا کے وقت بلا نا خورش کھایا جاوے
اسکا حساب نہین ہی دوسرا وہ طعام ہی جو افطار صوم کیلیے مہیا کیا جاوے قابل حساب نہین ہے
تیسرا طعام سحرگہی ہی کہ بنیت روزہ کھائی جاوے اگرچہ اسمین تکلف بھی ہو سزاوار حساب کے
نہین ہی چوتھا وہ طعام جو مہمانون کے لیے سامان کیا جاوے اگرچہ انواع و اقسام کا ہو اور

رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ شَعِیْرٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ قَطُّ
کبھی پیٹ بھر کر اور آسودہ ہو کر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی تین روز سے
زیادہ نہین کھائی ایک روز کا ذکر ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے واسطے پالودہ بنا کر لائے اور حضرت ام المومنین بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر
تشریف رکھتے تھے جب وہ حضرت کے روبرو پیش ہوا تو حضور نے خوشی سے تناول فرمایا
بعد اسکے حجرے سے باہر تشریف لا کر حضرت عمرؓ سے ارشاد کیا ای عمرؓ آج تو تم نے عجب تحفہ لائے
اسکو کیونکر بنایا اور بنانے کی کیا ترکیب ہم بتاؤ کہ خوش مزہ تھا حضرت عمرؓ نے اسکی ترکیب بنانے
کی عرض کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا سبحان اللہ یہ بھی ایک نعمت ہے نعمائے
الٰہی سے امیر المومنین بہت شگفتہ و خوش خوش اپنے گھر چلے گئے اور دوسرے روز کہ
باری شب باشی آنحضرت ام المومنین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھی ایک طباق
پالودہ کا بنا کر لائے اور حجرے شریف مین بھیجا آنحضرت نے نوش جان فرمایا تیسرے روز
ام المومنین بی بی زینب کے گھر باری ہوئی تو مطابق عادت دو روزہ حضرت عمرؓ نے
ایک طباق پالودہ اپنے ہاتھ مین لا کر بلاغ خدمت کیا چاہتے ہین حضور نے اسکو ملاحظہ فرمایا
چشم پر آب کی اور آبدیدہ ہو کر فوراً اسکو دست مبارک مین لیے ہوئے باہر تشریف لے
آئے اور ارشاد کیا ای عمرؓ تم نے تکلیف کی اور آج پھر نعمت دیروزہ لائے اول بار
تمہاری خاطر سے لیکر کھالیا دوسری مرتبہ تمہاری دل شکنی کے لحاظ سے واپس نہ کیا اب
سہ بارہ تم لائے اسکو لیجاؤ گھر والون کو کھلا دو کہ مین فرعون و نمرود نہین ہون
پابند ہونا لذائذ و حظوظات و شہوات کا انھین کو زیبا و شایان تھا مین ایک بندۂ
غریب و محتاج ہون مجکو ان لذتہای جسمانی و حظوظ نفسانی سے کیا سروکار ہے ابن عطا نے
[illegible] تمہاری [illegible] زبان کو اسکا مزہ چکھا دیا ورنہ ہر روز اگر ایسا ہی
[illegible] عشرت افزا طعام و عیش و آرام کا پابند ہو جاؤ نگا روز قیامت کے خداوند عالم کو کیا

رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ سید الابرار مین لکھا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ
نے اپنے عہد خلافت مین سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ کو ملک شام کیجانب ایکبار روانہ کیا وہانکا حاکم
مقرر فرماکر اور رکتی ایکسال تک سلمان فارسی بعہدہ امارت مامور رہے اور سال گذرنے پر وہانکی
آمدنی کا روپیہ خلیفہ برحق کیخدمت مین بھیجا اور سپاہی اسکی حفاظت کے لیے ہمراہ کیے بوقت
روانگی افسر مذکور سے خفیہ کان مین کہدیا کہ تم خدمت مین خلیفہ برحق کے اکثر عرض معروض کو
روپیے کی رسید لینے اور داخل بیت المال کرانے ضرور جاؤ گے امیر المومنین خلیفہ وجانشین
حبیب رب العالمین کو دیکھنا سنت نبوی وسیرت پیغمبری کے کل عادات کلی وجزئی
مین قدم بقدم ہین یا کسیقدر جانب حکومت وشان وشوکت میلان خاطر اقدس ہے جب وہ خزانہ
لیکر روانہ ہوا اور رسالہ لے کر خلیفہ کیخدمت مین پہونچا اور حسب قاعدہ رسید لیکر واپس گیا اور
اس اثناء آمد وشد مین خلیفہ برحق کے حالات نشست وبرخاست کو بخوبی نظر انداز کر لیا
وہان پہونچا اور امیر شام کو رسید دی کہ جو امانت سپرد ہوئی تھی اسکو بدیانت پہونچا دیا امیر نے
پوچھا کہ جس امر کی نسبت ہمنے تمسے چلتے وقت کہا تھا اسپر بھی تمنے غور کیا یا نہین اس
افسر نے یہ سنتے ہی ایک نعرہ مارا اور بیہوش گر پڑا کہ خود کہین ہتھیار کہین دستار کہین
جب ہوش مین آیا تو عرض کی یَا اَمِیْرُ قُلْ ھٰذَا الدِّیْنُ اے امیر شام اسلام جاتا رہا
دین کی بنیاد گر گئی سلمان فارسی نے بکمال تعجب پوچھا کچھ حال تو کہو تمنے کیا دیکھا
اسنے عرض کی مین نے تو دو باتین خلاف عادت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھین
ایک تو خلیفہ برحق دوتہ کی چادر بچھائے بیٹھے تھے دوسرے دو نانخورش کے ساتھ روٹی تناول فرماتے تھے
غلام کے نزدیک بہتر ومناسب یہی ہے آپ امارت سے مستعفی وکنارہ کش ہون سلمان یہ سنکر کمال ملول وغمگین ہوے
اور فی الفور کل امور حکومت کو چھوڑ چھاڑ خرقہ فقر ودرویشی پہن جانب مدینہ منورہ تن تنہا چل کھڑے
ہوئے اور بعد طے مسافت امیر المومنین خلیفہ وجانشین سید المرسلین کیخدمت مین حاضر ہوے
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر سنی کہ سلمان فارسی آستانہ بوسی کے لئے

میزبان بھی اسمین شریک ہو حساب سے بری ہی نقل ہی کہ جب حضرت دحیہ کلبی کہ جوان رعنا
خوبصورت و وجیہ تھے آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوے و مشرف بہ اسلام ہوے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے تکلف سے انکی دعوت فرمائی کہ نان گندم تھی اور پانچ رنگ کا
سالن اور گوشت بریان و مفیۂ ناکیان شہد و سرکہ اور شیر مادۂ شتر وغیرہ مہیا تھا سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے ساتھ شراکت فرمائی اور طعام موجودہ تناول فرمایا اسوقت
عکاشہ نامی ایک صحابی حاضر تھے انھین نے دست بستہ عرض کی کہ مین نے کبھی حضور عالم کو
دو نانخورش کے ساتھ روٹی تناول فرماتے نہین دیکھا آج پانچ قسم کے سالن کے ساتھ
حضور کو روٹی نوش فرماتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا اے عکاشہ
جو نعمت اور اقسام طعام کہ مہمان دینی کے لیے موجود کیا جاوے اسکا حساب نہین ہی
اگرچہ میزبان بھی مہمان کا نوش طعام مین شریک ہو حدیث شریف مین وارد ہی کہ ایکروز
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محلے سے تشریف لاتے تھے نصف النہار کا وقت تھا
تمازت آفتاب بشدت تھی حضور نے ایکساعت زیر سایہ درخت کے توقف فرمایا قریب
اسکے آبادی تھی ایک گانون تھا وہانکے مرد دہقانی نے جو کسی ضرورت سے نکلا دیکھا
کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم زیر سایۂ درخت رونق افزا ہین دوڑا گیا اپنے گھر اور وہان
سے روٹی اور گوشت بریان اور پنیر لے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے رکھدیا
اور دست بستہ عرض کیا کہ حضور یا حضر حاضر ہی تناول فرمائیے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مزید شفقت و رحمت کے اسکو قبول فرمایا اور نوشجان فرمانے لگے پنیر کو اپنے لیے پسند کیا
اور گوشت بریان کو یاروں کو عنایت کیا اس مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کھانا وجہ حلال
سے آمدنی مزدوری سے روزی حاصل کرتا ہون حضور گوشت بھی تناول فرمائین حضرت
نے ارشاد کیا ایک ہی نانخورش کافی ہی خیال تھا اس لیے کہ حساب اسکا آسان ہی دو طرحکی
نانخورش مین روز قیامت کے حساب ہوگا - اور اس حکایت کو امام حجۃ الاسلام محمد غزالی

تجویز کی کہ انڈیکی زردی کیساتھ روٹی کھاؤ چنانچہ ایک کاسے مین سفیدی رکھی تھی کہ
مین انمین ہی زردی نکالکر دوسرے کاسے مین رکھکر کھاتا تھا اور اگھر اکپڑا اچھائے بیٹھا
تھا بخیال ملوث ہونیکے طعام ہی آگے سوا ملکود مبارد یا شکر پروردگار ہی کہ مجھسے اسوقت
تک کوئی امر خلاف طریقہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سرزد نہین ہوا سلمان فارسی اسیوقت
اٹھکر قدمونپر گر پڑے اور خواستگار معافی وسوالی ہوئے امیر المومنین نے فرمایا
تمھاری خطا نہین حمیت اسلامی وجوش دینی کا یہی مقتضا ہی بعد اسکے سلمان رض نے
عرض کی یا امیر المومنین اگر اجازت ہو تو زیارت قبر شریف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور صدیق اکبر سے مشرف ہوون اسوقت اپنی دار الحکومت کو روانہ ہون ورنہ حضور کی
کی خدمت سے سیدھا واپس جاؤن کہ بغیر اطلاع واجازت طلبی جناب والا کے مین چلا آیا ہون امیر
المومنین نے فرمایا کہ اپ الگ ہو تو چندروز یہین رہو تاباہم لطف ملاقات [illegible]
مقتضا یہی ایمان واسلام ہی ہے کہ بمقدار ذرہ بھی اتباع سنت سے تجاوز نہ ہو اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شِرَارُ اُمَّتِی الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ مُخَّ الْحِنْطَۃِ شریر امت میری کے
وہ بدترین لوگ ہین کہ مغز گندم کھاتے ہین یعنی میدہ کے پراٹھے روغنی اچھے پکے ہوئے
ہین اور اسکے عادی ہین اسکی مداومت وعادت حرام ہی کبھی کبھی کھانا خاصہ نسل کے
مین مضائقہ نہین اور یہ صفت وشان دولتمندون ومترفون کی ہی جنکے حق مین سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شِرَارُ اُمَّتِی الَّذِیْنَ غُذُوْا فِی النَّعِیْمِ بدترین امت
میری کے وہ لوگ ہین جنکی عیش زندگانی تنعم وراحت وآسایش سے ہے کہ کسی
قسم کی تکلیف ومحنت کی برداشت نہین کر سکتے ذرا خلاف عادت ہوا وقت پر پان
وحقہ وافیون وبالائی وچاے نملی شکایت پروردگار عالم ناموافقت زمانہ کے
دفتر بیان ہونے لگے کھانے وپینے وسونے مسہری وکمرے وباغات وآرامگاہون و
خسخانونکا مذکور نہین - جاننا چاہیئے کہ عمدہ ترین ناخوش وہ ہی کہ جو گوشت سے بنائی جائے

حاضرین متعجب ہوئے کہ بلا اجازت رخصت واطلاع امراہم انتظام ملک شام کو چھوڑ کر
کیون چلے آئے کیا حادثہ پیش آیا فوراً باہر تشریف لائے اور امیر شام کا اعزاز واکرام
کیا مرحبا وسلام کیا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جیسے ہی حضرت امیر المومنین کو دیکھا بے
تحاشا گستاخانہ کہہ بیٹھے ای امیر المومنین آپنے اتباع سنت نبوی ترک فرمادی آپ
قابل سلام وکلام نہ رہے امیر المومنین انکی اس سوء ادبی سے غرق عرق خجالت وندامت
ہوکر اور بیہوش زمین پر گر پڑے اور پیشانی مبارک سے آب جو روان ہوا اتنا دیر یہ حالت
طاری تکلم سے عاری رہے حاضرین وتابعین نے ہوش لانے کے لئے روی مبارک پر
پانی چھڑکا بعد دیر جب ہوش آیا متحیرانہ ومتاسفانہ دریافت فرمایا ای سلمان رض کچھ بیان تو
کرو کہ کیا سنا اور کیا دیکھا جو تمکو اسقدر غیظ وغضب مجبور آیا سلمان رضی اللہ عنہ نے
عرض کی کہ اس عاجز نے صحیح خبر سنی کہ آپنے دو طعام خلاف پیغمبر خدا اختیار فرمائین
امیر المومنین نے فرمایا وہ کیا ہین سلمان نے عرض کی ایک تو آپ دو ترکاریان کھا لیا کر
تے ہین دوسرے ہر رنگ کے سالن ونانخورش نوش فرماتے ہین سلمان رض کا یہ اعتراض
واقعی تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خوش ہوی اور اٹھ بیٹھے شادان وفرحان
کیونکہ یہ بات بہتان تھی اور سلمان رض سے خطاب کیا کہ تم سے کسنے بیان کیا انھون
نے کہا کہ فلان شخص نے جو حضور کی خدمت مین ارسال زر لیکر آیا تھا امیر المومنین
رضی اللہ عنہ نے اسکو طلب فرمایا استفسار کیا کہ باعث دروغ بیانی تیرا کیا ہوا وہ سنکے
دست بستہ عرض کی یا امیر المومنین حضور کے خادم نے جسوقت رسید زر مرسلہ امیر شام
لینے آیا تھا تو بچشم خود دیکھا تھا کہ حضور کے سامنے دو نانخورش رکھی تھین ایک زرد تھی
دوسری سفید ونمکین دونو اکٹھا کھا رہے بیٹھے تھے امیر المومنین یہ سنکر مسکرائے اور ارشاد
کیا تیری عقل نے اس وقت تو نے کیون نہ دریافت کیا اور سلمان رض سے مخاطب ہوکر فرمایا
کہ اوئی علیل ہون اور ... علیل تھا طبیب حاذق نے میرے لئے یہ غذا

لوگ ناز و نعمت مین پرورش پاتے ہین عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتے ہین انکے لیے دنیا زندان نہین بلکہ بوستان ہے اور زندان خاص اہل ایمان کے لیے ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنیَا سِجنُ المُؤمِنِ دنیا تو مومن کے لیے زندان ہے بمقابلہ عیش و آرام غیر متناہی باقی و ابدی کے یہ چند انفاس زندگی جو آناً فاناً گذرتے چلے جاتے ہین گو کیسی ہی دولت و ثروت و حکومت کیون نہو یا کہ شاہنشاہ وقت ہو زوال و انتقال کا رنج و صدمہ کیا تھوڑا انتظامات ملکی و مالی کے ترددات و تفکرات کا غم و الم کیا کم ہے بقول شخصیکہ ؎

گر سلیمان زمانہ بھی ہوے تو کیا ہوے
آخرش ہین چنٹیون کی ہم غذا کیواسطے

نقل ہے کہ ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین دودھ مین شہد ملا کر لایا اور عرض کی کہ حضور اسکو نوش فرماوین آنحضرت نے نہ پیا واپس فرما کر عذر کیا کہ دو نعمت سے ایک دفعہ مین زندانی و محبوس کو متمتع ہونا زیبا نہین ہے اخبار مین آیا ہے کہ ایک روز اتفاقیہ بی بی فاطمہ خاتون جنت کے یہان چار نان خورش تھین شہد تھا دودھ تھا گوشت تھا روغن تھا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کھانے کیوقت ارشاد کیا کہ ہم چار آدمی ہین اور چار نانخورش ہین ایک ایک پسند کرو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے شہد کو پسند کیا حضرت امام حسین رض نے روغن کو اختیار کیا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے دودھ کو منظور کیا اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گوشت اپنے آگے رکھ لیا ایک ہی مقام پر یہ چارون بزرگوار کھانا نوش فرمانے لگے کہ اس اثنا مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوے یہ سب کھانا چھوڑ کر حضرت کی تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوے حضرت اندر گھر کے تشریف لائے جو ہین نظر حضرت کی کھانے پر پڑی اور ملاحظہ فرمایا کہ چار نان خورش موجود ہین غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا اور گرم مزاجی سے ارشاد کیا انتم اهل بيتي ام آل فرعون وهامان آیا تم لوگ میری اہل بیت سے ہو کہ الفقر فخری مجکو زیبا و شایان ہے یا تم اولاد فرعون و

جیسے قورمہ قلیا و قیمہ کباب وغیرہ اور کمترین وہ ہی جو سرکہ و نمک سے ہو جیسے چٹنی و اچار
نمک مرچ لہسن و نمک پیاز و مولی وغیرہ ہی جو لوگ کہ مجاہدان نفوس سالکان راہ
طریقت تابعان طریقۂ شریعت پیروان جادۂ سنت ہین وہ ایسی غذاؤن سی تقوّی
وغذ و رہتے کھانا بھی بقدر سد رمق کھاتے اشتہا سی نصف حصہ بقیہ سی ہاتھ
اٹھاتے شکر و احسان رازق انس و جان دل و زبان سے بجالاتے ہین اور جو لوگ
راحت طلب عیش و آرام کے عادی ہو جاتے ہین ظاہر ہی جبکہ نفس خبیث مطابق
اپنی تمنا او رآرزو کے پورا پورا سامان پاتا ہی غفلت و ظلمت و معصیت مین ترقی
کرتا چلا جاتا ہی جو جو سامان نشاط و انبساط مہیا ہوتے جاتے ہین حیات ابدی کا یقین
کرتا جاتا ہی دنیا کے امورات انتظامی مین اسدرجہ ہر وقت محو و سہو و مستغرق رہتا ہی
کہ گاہی مرنیکا خیال مظالم کا وبال قبر کا سوال حشر و قیامت کا احوال سالہا سال مین
کسی وقت کسی مصیبت زدہ غم رسیدہ کو بھی دیکھکر آوی کیا مجال ہی اگر کسی عبرت خیز
مقام پر کسی میت کے جنازہ و ماتم و تعزیت مین شریک ہین تو بھی وہی گپ خودستائی
وخودنمائی و یکتائی و محبوب خدائی اور خلق عالم کی حاجت روائی کا ذکر و مذکور ہے
مطلقا نہ خوف یوم النشور ہی مردے کی پرچھائین سی انکو نفور ہے کندھا دینا تشیع
جنازہ تو بہت دور ہی انکے لیئے دنیا ہی مین موجود جنت فردوس حور و قصور ہی
مرنا یا خدا سے ملنا نصیب دشمنان زبان زد متعلقین اناث و ذکور ہی سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی احبّ لقاء اللہ احبّ اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ
لقاءہ جو دیدار خدا کو دوست رکھے حق سبحانہ تعالے بھی اسکے دیدار کو دوست
رکھتا ہی اور جو دیدار خدا کو مکروہ جانے ایزد تعالی بھی اسکے لقا کو مکروہ جانتا ہی اور مراد
اس سی مرگ ہی کیونکہ لقاء دوست بے مرگ کے حاصل نہین ہوسکتی اور جب تک انسان دنیا کو
زندان خانہ یقین نہ کرے دل اوسکا عقبی کیطرف مائل نہین ہوتا بس جو

دیکھو پانی سے بہتر کوئی چیز نہین دریا تالاب کنوئین حوض موجود کیسی عام نعمت ہے اسکی
پھر بھی تم قدر و منزلت سمجھتے ہو اور جانتے ہو بے ضرورت چار چار لوٹون سے ہاتھ مونہ دہو
ڈالتے ہو چار چار مٹکے غسل مین بہادیتے ہو افسوس ہزار افسوس حیف وصد حیف ہزار ذرا
سوچو اور فکر کرو کہ یہ کتنی بڑی نعمت عظمی ہے حق سبحانہ جل شانہ کی جسپر زندگی کا مدار ہے
فرمایا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيًّا اور کیا ہمنے پانی سے ہر شی کو زندہ دیکھو اصل وجود
انسان و حیوان قطرۂ آب منی سے ہے البتہ ایام گرما کی فصل مین روزہ دارون کو مسافرین
و ریگستان و جنگلون کو پیاسون و تاجرون کو دریای شور مین جانیوالون کو کسی قدر پانی کی قدر
معلوم ہوتی ہے کہ سرور کائنات علیہ الف الف تحیات فرماتے ہین اِنَّ اللّٰهَ اَحْيٰى جَمِيْعَ
الْاَشْيَاءِ بِالْمَاءِ وَلَوْلَا الْمَاءُ لَخَرِبَتِ الدُّنْيَا یعنی حق سبحانہ جل شانہ نے زندہ فرمایا جمیع
اشیا کو پانی سی اگر پانی نہوتا بیشک دنیا خراب ہو جاتی شہیدان کربلا تشنگان صحرا کا حال
سنا ہوگا غازیان و مجاہدان فی سبیل اللہ کا ذکر کسی تواریخ مین دیکھا ہوگا یا کسی فوجی و
لشکری پیادہ و سوار سے جنکو میدان جنگ و کارزار و مقابلہ حریف تجربہ کار سے سابقہ
پڑا ہو پانی کی قدر پوچھو تو کہ کیا چیز ہے اگر ایک سال فصل بارش مین کمی ہوا اور اچھی بارش
نہو کیا حال ہوا اور جو خدانخواستہ ایک سال امساک باران ہو دریا تالاب خشک جنگل و
بیابان و صحرا کے درخت ٹھوٹھ رہجائینگے کل جاندار کیا انسان وکیا حیوان سب مرجائین اناج
و غلہ ملنے پر کہانا نہ کہانے پر صبر ہو سکتا ہے بتاسے یا تنگی بھولون پر قناعت ہو سکتی
ہے لیکن پانی سے ایک ساعت صبر نہین ہو سکتا غلبۂ تشنگی سے ہزارون انسان
و حیوان مرجاتے ہین اور عذاب دوزخ کے دس جزو ہین نو جزو تو تشنگی کے ہین اور ایک
جزو اور انواع عذاب مین چنانچہ اہل دوزخ اہل بہشت سے ملتجی ہونگے اور کہینگے
حق سبحانہ تعالی و تقدس خبر دیتا ہے اون کے قول کی اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ اَوْ
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ارباب جحیم اصحاب نعیم کا نام بنام لیکر پکارینگے اور فریاد کرینگے

وہاں ہو کہ یہ سامان مہیا تمکو آن ہی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا و امیر المومنین اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خفگی و خطاب پُرعتاب سے مثل بید کے لرزان و ترسان ہوئے اور دست بستہ عرض کی مَا ادامنا عندنا یا بابا جان حضور نے جو چار نان خورش با نان مشاہدہ فرمائین ہم چار آدمیون کے لیئے علیحدہ علیحدہ ایک ایک ہی نانخورش ہی چارون نانخورش نہین کہاتے آنحضرت نے عذر انکا سنکر سکوت فرمایا اور آزردگی حضور کی دفع ہوئی اپنی صاحبزادی کے ہمراہ کسیقدر نان با گوشت بریان حضور نے تناول فرمایا **قوله** صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا تُسْقٰى بِهِ شِرْبَةٌ دوسری وہ چیز جسکا حساب نہ کیا جاویگا تازہ پانی ہے جو بوقت غلبۂ تشنگی کے پیا جاتا ہے اور اگر آب سرد یا آب برف [illegible] ہوگا اسکا حساب لیا جاویگا اور حضور نے پینے کیلیے ارشاد کیا اگر بغیر ضرورت مقدار ضرورت سے زیادہ نہانے دہونے وضو کرنے وغیرہ مین صرف کریگا اسکا بھی حساب لیا جاویگا جیسا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ فرماتے ہین ۵ لکن اسراف در آبیاری [illegible] ولا تسرفوا [illegible] خوانی لیکن خالصاً اللہ خدا کی راہ سبیل رکھنے کا ثواب ہے اور پیاسونکو پانی پلانے کا اجر [illegible] آبخورے [illegible] پانی بھر کر رکھ دینے کا ثواب بیحد و [illegible] ہے اس مین جسقدر [illegible] ثواب بلکہ میزان اعمال [illegible] سے بشرطیکہ [illegible] بنظر راحت تشنگان خدا ہو نیت خیر کو ہر کام مین [illegible] دخل ہے نیک کام مین ثواب ہے اور برے کام مین عذاب اگر نیت بخیر ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَنْ سَقٰى مُؤْمِنًا شَرْبَةَ مَاءٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُلِّ قَطْرَةٍ ثَوَابَ اَلْفِ حَسَنَةٍ جو شخص کہ کسی مومن کو ایک گھونٹ پانی پلائے گا حق سبحانہ جل شانہ اسکو بدلے ہر قطرے کے ثواب ہزار نیکیون کا عطا فرمائے گا ای مومنو کسی وقت تو اپنا ذہن اپنی فکر دنیا کے امورات سے خالی کر کے نعماء الٰہی کو غور کرو

انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمراہ رکاب تھے آنسے پانی طلب فرمایا ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ بھی وہان حاضر تھے انھون نے دیکھا کہ حضور نہار منہ پانی پینے کو طلب فرماتے ہین جلد
اُٹھے اور جو روٹی جو انکے پاس موجود تھی اسکو آگ پر گرم کرکے حاضر کی کہ حضور پہلے روٹی
گرم تناول فرما لیجیے پھر پانی نوش کیجیے حضرت نے بخوشی تمام قبول فرمایا اور حاضرین کیساتھ
تناول فرمایا بعد اُسکے آب سرد بھی نوش فرمایا اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور
عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج تو حضور نے تین نعمتونکو ایکجا جمع فرمایا ایک سایہ درخت
دوسری نان گرم تیسرے آب سرد اور حق تعالیٰ فرماتا ہی ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ پھر
سوال کیے جاؤگے تم اوس روز نعمتون سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقدر گریہ و
زاری فرمائی کہ محاسن مبارک حضور کا تر ہوگیا بعد اسکے آپنے تا بہ حیات کبھی نان گرم کو آب
خنک کے ساتھ نوش نہ فرمایا اسیوجہ سے بزرگان دین نے نان گرم کے کھانے اور آب سرد کے پینے
سے احتیاط کی ہے افسوس ہی جو لوگ شربت قند و گلاب و برف آب کے پینے کے عادی ہین وہ
روز قیامت کے حساب سے کیونکر عہدہ برآ ہونگے اور عذاب الٰہی سے کسطرح نجات پائینگے مقام
غور و اندیشہ ہی مگر وہ آب سرد کہ صائم اس سے افطار صوم کرے اسکا حساب روز قیامت
کے نہو گا جیسا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین كُلُّ اَشْرِبَةٍ يَشْرِبُهَا الصَّائِمُ لَا يُسْئَلُ
عَنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ کل جو شربت آب روزہ دار پیئے اُس سے سوال نہوگا اس حدیث شریف
کو ترمذی نے روایت کیا ہی اگر کوئی اعتراض کرے کہ کل شربت مین مسکرات بھی داخل ہی
جواب اسکا یہ ہی کہ مراد کل اشربہ سے حلال ہی نہ حرام یا کل سے مراد بعض لیجاوے جیسا کہ اللہ
جلشانہ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہی كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ کل شی ہلاک ہونیوالی ہین مگر
ذات پاک اسکی حالانکہ بہشت دوزخ اور اوسکے رہنے والے اور ارواحونکو فنا نہین ہے
مراد کل سے بعض ہی اور جیسا کہ ایام گرما مین آب سرد نعمت ہی ویسا ہی ایام سرما مین آب گرم نعمت
ہے جیسا کہ سرور کائنات علیہ التحیات نے فرمایا اَلْمَاءُ الْحَارُّ فِي الشِّتَاءِ نِعْمَةٌ اکبر گرم جاڑون

ای باپ ہمارے اور ای بھائی ہمارے اور ای پیر ہمارے اور ای اُستاد ہمارے اور ای ماں
ہماری اور بہن ہماری اور ای اعزا و اقربا ہمارے دنیا مین تم لوگ ہمارے رنج و راحت
کے شریک رہے وقت و بیوقت ہمارے معین و مددگار آج سے زیادہ اور کون سخت
دشوار ون مصیبت کا ہوگا آج تو ہماری خبر خبر لو ہمکو تھوڑا پانی عنایت کرو ہماری طرف
تھوڑا پانی بہاؤ یا ہمکو اور ہی کچھ دو جسمین رطوبیت و مائیت ہو جیسے دنیا مین انار
و میٹھے و نارنگی و تربوز وغیرہ میوون کا ہوتا ہے اللہ تعالی نے جو تمکو کھانے کو دیا
ہی رزق عطا کیا ہی دنیا مین تنہا خوری کی تمھاری عادت نہ تھی اگر کبھی نذر و فتوح
تحفہ تحائف حصہ بخرا کہین سے آتا تھا سب کا سب تقسیم کر دیتے تھے اپنے واسطے
ذرہ بھی نہ رکھتے تھے دنیا مین یہ عادت تمھاری تھی جنت مین سکی بھی کچھ ایثار کرو خود
کھاتے ہو اورون کو بھی کھلاؤ بہشتی عذر کرینگے کہ آج ہم مجبور ہین حکم پروردگار عالم
نہین رحمت و شفقت کرنیکا اذن بالہم نہین اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الْکَافِرِیْنَ یقینی
حق سبحانہ عزشانہ نے آج کیدن پانی اور میوون دونون کو حرام کر دیا ہی کافرون پر
جو دنیا پر انکار اسکی وحدانیت و ربوبیت کا کرتے رہے مرتے وقت بھی تائب نہوے
کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ منہ سے نہ نکالا مالی اور جسمی قوت غیر حق کی پرستش
مین صرف کرتے رہے آج بجای آب ریم و زرد آب ہی اور بجای طعام و فواکہات
ثمر زقوم ہی دنیا مین ہم ضرور تمھارے شریک حال رہے مگر یہان محال ہی پس اے
مومنو اس بیان سے مقصود یہ ہی کہ جب پانی پیو تشکر الٰہی بجالاؤ تشنگی روز قیامت یاد
کرو خاصۃً جب آب سرد غلبہ پیاس کیوقت ملے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اَلْمَاءُ الْبَارِدُ نِعْمَۃٌ یُسْأَلُ عَنْہَا ٹھنڈا پانی بھی ایک نعمت پروردگار ہی کہ روز
قیامت کے اسکی بجاآوری شکر سے سوال کیے جاؤ گے۔ لکھا ہی کہ ایک روز سرور کائنات
علیہ التحیات نے تپش آفتاب و ہوای گرم صحرا ہولناک سے زیر سایہ درخت باردار قیام فرمایا اور

وکرنہ وغیرہ مین حساب ہے اور جو لباس بنظر تجمل و خود آرائی کے ہو اوسمین حساب ہے اور جو لباس بنیت صفائی و ستھرائی و طاعت و عبادت کے پہنے اسمین نہین بلکہ ثواب ہے جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین کے لئے جامہ علٰحدہ رکھتے تھے اور جو جامہ کہ اظہار فقر و درویشی کے لئے ہو مضایقہ نہین بلکہ محمود ہے اور بدترین لباس وہ ہے کہ جو بنظر شہرت و حب جاہ پہنے اور امتیاز بین الخلائق مدنظر ہو جیسے کملی یا خرقہ وغیرہ اس نیت سے پہنے کہ لوگ اسکو متقی و پرہیزگار یا صاحب ریاضت جانین اور یقین کرین تو ایسے لباس سے روز قیامت کے حساب سخت ہوگا اور ہر ساعت جب تک اس لباس معینہ کو پہنتا رہے گا لعنت مین خدا و رسول کے گرفتار رہے گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین مَنْ لَبِسَ لِبَاسَ الشُّهْرَةِ مَلْعُوْنٌ مَا دَامَ فِيْ بَدَنِهٖ جس شخص نے لباس و شہرت و امتیاز کا پہنا وہ لعنت کیا گیا ہے جب تک اسکے بدن پر وہ لباس ہے اور ایسے لباس شہرت کو ترک کر دینا موجب اجر و ثواب ہے جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا مَنْ تَرَكَ لِبَاسَ الشُّهْرَةِ بَرِيْءٌ مِنَ النِّفَاقِ جس شخص نے ترک کر دیا لباس شہرت کو وہ بری ہو گیا نفاق سے پس ای مومنو تمکو چاہئے کہ لباس میانہ اختیار کرو کہ لباس شہرت اور نہ لباس ذلت کہ وہ بہترین لباس ہے اور چاہئے کہ جامہ تجمل و زینت سے پرہیز کرو حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو کوئی باوجود مقدرت کے جامہ قیمتی کا پہنا ترک کر دے اسکے گناہون کو حق سبحانہ جل شانہ بخشدے اور جس جامہ و لباس مین کہ حساب بھی ہے اور عذاب بھی ہے وہ جامہ حریری و ابریشمی ہے کہ جسکی ممانعت مردون کو شریعت مین وارد ہے جیسا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَطِرَانًا مِنَ النَّارِ جو کوئی لباس حریر و ابریشم کا پہنے پہناوے اسکو حق سبحانہ تعالی روز قیامت کے روغن قطران کا آتش جہنم سے اور بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ لباس پشمین لباس پیغمبرون کا ہے اور سوتی لباس مومنون کا اور ریشمی لباس عورتون کا

مین نعمت پروردگار ہی مزید ثواب غسل و وضو کرنا آب سرد سے ایام سرما مین ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مَامِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فِي الشِّتَاءِ اِلَّا كَتَبَ
اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ مِائَةَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحٰی عَنْهُ مِثْلَهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ
مِثْلَهَا دَرَجَةً وَلَوِ اغْتَسَلَ فَكَاَنَّمَا يَغْتَسِلُ فِي رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰی بَدَنِهِ
مَدِيْنَةٌ فِي الْجَنَّةِ كُلُّ مَدِيْنَةٍ مِثْلُ الدُّنْيَا خَمْسِيْنَ مَرَّةً کوئی مرد مسلمان ایسا نہین
ہی جو وضو کرے آب سرد سے ایام سرما مین مگر لکھتا ہی اللہ تعالی اسکے لیئے بدلے ہر قطرے
پانی کے ایک لاکھ نیکی اور دور فرماتا ہی مثل اوسکے اوس سے برائی و بلند فرماتا ہی مثل اوسکے
اسکے درجہ اور اگر غسل کرے پس گویا وہ دریاے رحمت الہی مین نہایا اور اسکے لیئے بدلے
ہر ایک بال کے جو اوسکے بدن پر ہی ایک شہر جنت مین دنیا سے پچاس حصہ زائد ہوگا کذا فی تحفۃ
الاخیار ایسا ہی لکھا ہی تحفۃ الاخیار مین اور حدیث مین وارد ہی کہ جو کوئی رات کو بیدار رہا ایام
سرما مین اور اپنی بی بی یا لونڈی کو پانی گرم کرنے کو بیدار نہ کرکے آب سرد سے وضو کرے
بدلے مین ہر نعمت کے جو اس نے سوئی دیا اسکے ثواب حج مقبول اور عمرے مبرور کا پاوے اور
اجر مرد غازی و شہید کا اسکے نامہ اعمال مین ثبت ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی
یا رسول اللہ اگر آب سرد سے غسل کرے تو کیا ثواب ہی ارشاد فرمایا اسکے ثواب کا علم خداوند
علیم کو ہی کسی کو نہین معلوم کتاب الملح مین ایسا ہی لکھا ہی **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وَثَوْبٌ
يُوَارِيْ عَوْرَتَهُ اور وہ کپڑا کہ چھپاتا ہی شرمگاہ اسکی کو اوسکا حساب نہوگا ۔ یہ ٹکڑا حدیث
سابق کا ہی یعنی جیسا کہ طعام خوردنی و آب نوشیدنی بقدر حیات سے حساب نہوگا ویسا ہی
لباس پوشیدنی بقدر ضرورت و ستر عورت و بچانے سردی گرمی سے حساب نہوگا اور وہ جامہ
ہی جو مرد کے نیچے ناف کے زیر زانو تک ہی اور عورت کے لیئے تمام بدن کا ستر ہی کہ نامحرم سے
اسکا چھپانا فرض ہی خواہ وہ کپڑا موٹا ہو یا باریک درست نہین اتفاق علمای دین ہی اسقدر پر حساب
نہین اور اس سے زیادہ پر حساب ہوگا اور بعضے فرماتے ہین کہ نہوگا مگر ازار و دستار و زیر پوش

حضرت کو کمال پریشانی ہوئی چپ وراست نگرانی ہوئی ظاہر نگاہ کو ہرسو پڑانی ہوئی دور ایک خیمہ استادہ ملاحظہ ہوا جب اسطرف کا ارادہ ہوا ایک عورت اجنبیہ کو اوسمین بیٹھے ہوے مشاہدہ ہوا لاحول کنان دوسری جانب قدم استادہ ہوا ایک غار تنگ وتاریک مین چاہا کہ سکونت پذیر ہون وہان بھی ایک مار سیاہ پرہیبت بیٹھا ہوا معاینہ ہوا کیا کرین کدہر جائین کہ ایک درخت سایہ دار کی طرف توجہ فرمائی وہان پر ایک شیر نیستان غران دمان ملاحظہ ہوا اسوقت غایت اضطراب لازمۂ بشری سے مناجات کی کہ بارالٰہا پروردگارا ہر ایک جاندار کے لیئے مامن ومسکن تو نے عنایت کیا مگر یہہ عاجز پرمحن اس سے محروم رہا فرمان آلہی ہوا اے روح اللہ جسکا کوئی ماوا ومسکن دنیا مین نہین اسکا ماوا ومسکن مین ہون میری ذات احدیت اسکی ملجا ہے ای عیسیٰ اگر تو چاہے تو تمام جہان کو تیرے لیئے مسکن ومکان بہتر از فردوس وجنان کردون اگر تونے اپنے لیئے دنیا مین خانہ بدوشی اختیار کی مسکن نہ بنایا روز قیامت کے وہ مکان وسیع پر از نعماء جہان عطا کرونگا کہ جسکے ایک گوشے مین ساتون طبقہ زمین کے آجائین اور معلوم نہون اور اگر تونے دنیا مین تجرید اختیار کی عورت پسند نہ کی جس سے امور خانہ داری متعلق ہون جہان اسکی خاطر داری سے خوش ہون فرداے قیامت کو ایسی حور عین کے ساتھ نکاح کردون جسکی سلیقہ شعاری ومجلس آرائی سے تمامی انبیا واولیا وزہاد وعباد محظوظ وراضی ہون اور اسکی میزبانی ودلجوئی کو پسند کرین حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ اشارت پربشارت خالق کون ومکان سنکر شادان فرحان نعرہ ہو ہو زنان حمد کنان بالاے کوہ سینان چڑہہ گئے اور اس تکلیف جسمی ومشقت بدنی کی اصلا پروانہ کی اور حضرت لقمان علیہ الرضوان نے خانہ بدوشی مین عمر بسر کی جب وقت موعود حضرت عزرائیل علیہ السلام آئے پوچھا ای لقمان تمکو خالق دوجہان نے ہزار برسکی عمر عطا کی تمنے ایک جھونپڑی بھی اپنی آسایش کے لیئے نہ بنائی جواب دیا جسکے پیچھے تم ایسا آمادہ

اور حدیث مین وارد ہی کہ جس روز حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حق سبحانہ جلشانہ نے کلام کیا اونکے جسم مبارک پر ایک کملی تھی اور سر پر کلاہ پشمی اور پاؤن مین نعلین چرمی پوست خام سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی لباس مطہر اکثر کملی تھی اور ہمارے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اکثر کملی سیاہ زیب جسم مطہر فرماتے تھے ایک روز کسی سائل نے حضور سے سوال کیا اُسوقت کچھ حاضر نہ تھا جناب اقدس نے وہ کملی جو زیب دوش انور تھی اُسکو مرحمت فرمادی کسی نے حضرت کے اصحاب کرام سے التماس کیا کہ یا حضور وہ کملی آپنے کیا کی ارشاد کیا کہ ایک سائل نے سوال کیا اُسکو دیدی اونھون نے کہا میرے مان باپ فدا ہون حضور کے جسم مبارک پر کوئی لباس اس سے زیب مین نے نہین دیکھا جسم انور کی سفیدی و لمعان اُسکی سیاہی مین ایسا درخشان تھا جیسا کہ آفتاب تابان بیچ نیلگون آسمان پر اور بیشتر جامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید تھا اور فرماتے تھے کہ زندون کے لئے بھی لباس سفید عمدہ ہی اور مُردون کے لیئے بھی سفید کفن کافی ہی اور جامۂ سبز رنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھا بسا اوقات اُسی کو پہنتے تھے **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وَبَیْتٌ یَسْکُنُہٗ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ اور تیسری وہ چیز جس سے حساب روز قیامت کے نہو گا مکان ہی کہ جسمین رہتے ہیں اور گرمی اور سردی سے بچتا ہی یہ ٹکڑا حدیث سابق کا ہی جسکا بیان ہورہا ہی ایسے مکان بغیر کہ جس سے حرارت آفتاب اور رطوبت ماہتاب سے محفوظ رہی انسان ضعیف البنیان کو چارہ نہین زندگی دشوار ہی ماندگی ہر دم تیار ہی ہر حیوان و انسان اُس سے ناچار ہی کہ انبیا و اولیا و ابرار کو بھی درکار ہی اسکو البتہ حساب سے نہین سروکار ہے اور جملہ انبیا علیہم السلام سے حضرت عیسیٰ روح اللہ نے گھر نہین بنایا خانہ بدوشی و تجرید مین زندگی بسر فرمائی اور اولیا رضوان اللہ علیہم سے لقمان حکیم نے گھر نہین بنایا ایک روز کا ذکر ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صحرا بے درخت وگیاہ مین عبادت معبود حقیقی بے نیاز کی بارگاہ عالیجاہ مین مشغول و مناجی تھے کہ یکایک باد و باران کی طغیانی

اس دیوار مین مٹی چھوپ دیجاوے کھگل لگا دیجاوے تاکہ مضبوط ہو جاوی خوف انہدام جاتا رہی آنحضرت نے فرمایا اسی حال پر رہنے دو کچھ ضرورت نہین حافظ حقیقی خداوند عالم ہی حرو برد کی حفاظت کو مکان کہنہ کافی ہی شاید تم اسکے انتظام عدم انہدام مین مشغول ہوا ور قابض ارواح آپہونچے اور تمکو کام دنیاء فانی کے اہتمام مین دیکھکر متعجب ہوا ور اس سے شرمندگی و خجالت ہو گیا فائدہ کار غیر ضروری سی لکھا ہی کہ ایک روز سرور کائنات علیہ التحیات کا گذر جانب خانہ اپنے چچا امیر المومنین عباس رضی اللہ عنہ ہوا حضور نے ملاحظہ کیا کہ وہ دیوار مین کھڑکیان نصب کرا رہے ہین چھت مین روشندان بنوا رہی ہین حضور وہان کھڑے ہو گئے اور عبد اللہ پسر عباس کے کاندھی پر سر مبارک رکھدیا اور رونے لگے اور حضرت عباس کیطرف بچشم حیرت و تعجب سے دیکھنے لگے بار بار سر مبارک اوٹھاتے تھے اور اُسکا نکو نگاہ حیرت سے ملاحظہ فرماتے تھے ہر بار قدم جانب خانہ بڑھاتے اور ٹھہر جاتے تھے عبد اللہ پسر عباس رضی اللہ عنہ سی ارشاد کیا کہ اپنی والد بزرگوار سے کہدو کہ یہ کیا صرف بیجا خرچ بضرورت ہی سمجھا دو کہ عمارت کو زمین روشندان بنائین کہ جنت فردوس سے اُسمین روشنی آئے قبر مین غرفہ بنائین کہ بہشت کی ہوا اُسمین آئے مقام تعجب ہے

خانہ و خانقہ و منزلِ ما زیر زمین / ما بتدبیر سر اساختن و بام دریم
پدر و مادر و فرزند و عزیزان رفتند / آنقدر دیدہ نداریم کہ برخود نگریم
روز و شب در سدد دار فنا منہمکیم / وہ چہ ما ناقص عقلیم و چہ کوتہ نظریم

عبد اللہ حسب الحکم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کوٹھے پر چڑہ گئے اور اپنے والد ماجد سے عرض کی سرور عالم فخر بنی آدم ایسا ایسا ارشاد کرتے ممانعت بنا بے بنیاد فرماتے ہین عباس یہ سنکر رونے لگے اور کاریگرون کو ممانعت کی کہ مت بناؤ اسی حال پہ رہنے دو چنانچہ وہ مکان اسی طرح سی آدہ بنا رہگیا مدد موقوف ہوگئی پختہ اینٹ سی مکان بنانے مین اختلاف ہی بعضے علما فرماتے ہین مکروہ ہی بعضے فرماتے ہین مضائقہ نہین ہی اور زمانہ ہبوط ابو البشر آدم علیہ السلام سی تا عہد فرعون مردود خشت پختہ کا وجود نہ تھا اسکی خام خیالی سی پیدا یا لگا او

دستعد انہدام و تاک وکھات مین ہو اسکو کیونکر نفس دن سی غفلت اعتماد حیات مین ہو
جاننا چاہیئے کہ شریعت مین تین مکانون تک کے بنانے کی رخصت و اجازت ہی ایک مکان
اپنے اور اپنی زوجۂ منکوحہ کے لیئے دوسرا مکان اپنی اولاد کے لیئے تیسرا مکان صادر
و وارد و مہمان کیلیئے جب تک تیسرا مکان قائم و بنا رہیگا ہر روز ثواب چند سال
عبادت کا اسکے نامۂ اعمال مین ثبت ہوتا رہیگا خلوص نیت شرط ہی اور حدیث شریف مین
وارد ہی کہ جو کوئی خانۂ مہمان خانہ بنائیگا بدلے ہر خشت کے جو اسمین لگی ہی ثواب ایک ماہ
عبادت کا پائیگا هٰكَذَا فِي فَضَائِلِ النَّاصِرِيِّ ایسا ہی کتاب فضائل الناصریہ مین لکھا ہی
اور زیادہ بلندی عمارت مین تکلف کرنا نہ چاہیئے چھ ہاتھ سے زیادہ اونچی نکرین کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی چھ ہاتھ سے زیادہ عمارت بلند کرے فرشتے
آسمان کے ندا کرین يَا عَدُوَّ اللهِ إِلَى أَيْنَ تَصْعَدُ ای دشمن خدا کہانتک بلند کریگا اسکو
او حجرۂ شریف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا پست تھا کہ اگر لمبے قد کا آدمی ہوتا تھا اُسکا
سر چھت مین لگ جاتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ
يُنَادِيَانِ يَا أَهْلَ الدُّنْيَا لِدُوا لِلتُّرَابِ وَاجْمَعُوا لِلذَّهَابِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ وَأَنْتُمْ بَعْدَ
ذٰلِكَ مُحَاسَبُونَ مُعَاقَبُونَ کوئی ایسا روز نہین ہی کہ گذرتا ہو مگر اللہ تعالی کے
دو فرشتے ندا کرتے اور پکارتے ہین کہ اے اہل دنیا کے اے زمین کے رہنے والو
جنو مٹی مین ملنے کے لیئے اور مال جمع کرو جانیکے لیئے اور مکان و عمارت بناؤ خراب
اور ویران ہونیکے لیئے اور تم اس سی حساب کیئے گئے ہو عذاب کیئے گئے ہو یعنی تمسے ذرہ ذرہ
کا حساب ہوگا کہان سی کمایا کہان لگایا مال حرام تھا یا حلال زور و مکر و رشوت ستانی
و دزدی سی جمع کیا یا محنت و مزدوری سی حدیث مین وارد ہی کہ حجرۂ شریف جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوار کی چند اینٹین خام بوسیدہ ہوگئی تھین دیوار جھک گئی تھی نیڑہی
ہوگئی تھی ام المومنین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ اگر اجازت ہو تو

پس اہی مومنو عمارت دو قسم پر ہی ایک عمارت گلی ہی دوسری عمارت دلی ہی عمارت گلی کو فنا و ناپائداری ہی اور عمارت دلی کو بقا و استواری ہی ایک درم کا خرچ ہونا عمارت دلی مین بہتر ہی ستر ہزار درم عمارت گلی مین صرف کرنے سے

از ہزاران کعبہ یک دل بہتر ست	دل بدست آور کہ حج اکبر ست
دل گذرگاہ جلیل اکبر ست	کعبہ بنگاہ خلیل آزر ست

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اعطی فضلا علی ھذا حوسب علیہ وسیال عن شکرہ یعنی پس جو دیا گیا زیادہ ان چار چیزون سے جو شمار کیئین حساب کیا جائیگا اُسپر اور سوال کیا جائیگا اُسکے شکر سے اگر قدر ضرورت سے زیادتی بہتر و اچھی ہوتی تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا نہ فرماتے اللھم ارزقنی العفاف والکفاف ای پروردگار مجھکو بقدر عفاف و کفاف عطا کر یعنی روزی حلال بقدر کفایت مرحمت فرما اور یہ دعا کرتے اللھم اجعلنی فقیرا صابرا ولا تجعلنی غنیا شاکرا ای بار الٰہا مجھکو فقیر صابر کر غنی شاکر نکر اور اگر فقر ممدوح اور غنا مذموم نہوتا تو یہ ارشاد نفرماتے اللھم من ابغضنی فاکثر ماله وولده ومن احبنی فارزقه العفاف والکفاف ای خدا وندا جو کوئی مجھسے بغض عداوت رکھے اسکے مال اولاد کی کثرت فرما اور جو مجھسے محبت والفت کرے اوسکو بقدر عفاف و کفاف عنایت فرما کہ اسکو وجہ حلال کی روزی اتقا و پرہیز گاری کا رزق محنت مزدوری کی کمائی بقدر ضرورت و کفایت ملتی ہے اہی مومنو انواع نعماء الٰہی کو خیال کرو وکہ لا تعد و لا تحصی ہین منجملہ انکے اصل اصول چار چیزین ہین پانی کھانا جامہ خانہ ہر ایک بن منہ سے شکر پروردگار عالم بجالاؤ کہ انواع واقسام کا جامہ ولباس سرمائی و گرمائی پشمی و ریشمی و سوتی و چھالی عطا کیا اب سنو تفسیر آیہ قرآنی فضل و احسان مالک سبحانی کہ کیا ارشاد فرماتا ہی کیسا فضل عمیم اپنا جتاتا ہی یابنی ادم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم ای اولاد آدم یقینی ہمنے تمپر اُتارا وہ لباس و پوشش جو تمھارے عیوب کو چھپاوے وریشا ولباس التقوی اور وہ تمھاری زینت و آرایش ہی کہ الناس مع اللباس مستغنی از فہمایش ہی لباس تقوی و پرہیزگاری جبہ دستار

خشت پختہ تیار ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو خانہ کہ حساب روز قیامت
سے بیباکانہ ہی وہ کھاس پھوس کا شغانہ ہی عمر بے ثبات کی بسر کو شایانہ ہی اس سے
زیادہ نشان فرعون و ہامانہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ ایک روز ایک مرد قبیلہ بنی نضر کا
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قریہ و گانون مین مہمان لیگیا کہ وہان اسکے رہنے کی ایک
جھونپڑی تھی نے وکاہ سے بنی ہوئی اسمین لیجا کر بٹھایا اور دست بستہ حضرت کے آگے
معذرت خواہ ہوا کہ حضور سید انام شاہنشہ خاص و عام ہین صدر دیوان کے مزین و شایان
ہین معذور ہون کہ اس قریہ و دیہات مین کوئی مکان پختہ بنام حضور کے لایق [illegible] عام کے
قابل نہین ناچار حضور کو اسی کلبہ مسکین مین بٹھایا ہے صدر مرحبا کہ [illegible]
حضور نے کمال بشاشت سے ارشاد کیا کہ مین نے بہت پسند کیا للہ الحمد سنگ و خشت سے
خالی تیرا مکان ہی حساب روز قیامت کا تجھ بہت سہل و آسان ہی بسا اہل دولت
و ثروت صاحب شوکت و نعمت تمنا و حسرت روز قیامت کرینگے کہ کاش دنیا مین
ہم قصر و ایوان مین نہ رہتے خس و خاشاک مین رہتے آج گرفتار حساب و عتاب کیون ہوتے
اگر نان جوین پر قانع فتوح حرام کے مانع ہوتے تو کیون ثمر زقوم آج ہمین کھانے ہوتے
نقل ہی کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص اپنے یہان مہمان لیگیا اسکی ملک
مین دو مکان تھے ایک پختہ کہ سنگ و خشت سے بنا تھا دوسرا خام کہ نے وکاہ سے چھپا
تھا دونون کو ضیافت مہمان کیلیے سجا تھا جب قریب مکان کے لیگیا حسن بصری
رضی اللہ عنہ سے دست بستہ عرض کی کہ یا امام المسلمین یہ دونون کلبہ احزان ملک اس فقیر کے
الآن مین حضور جہان چاہین رونق افروز ہون حسن بصری نے خانہ خس پوش کی راہ لی جو بستی
تمام اسمین ضیافت طعام و آب جاری او ارشاد کیا وہ جاے تکبر یہ مقام تواضع ہی ایسا مکان
خدا کو مقبول ہونیکا شانہ رسول ہی حساب روز قیامت کے دور بسر اوقات انسانکو ضرور ہی ۵

سر سلطنت سے آستان یار بہتر ہی		ہمین ظل ہما سے سایہ دیوار بہتر ہی

قیمتی عورتون کیلئے اور بعضے اسکے قائل ہین کہ لباس صرف جامہ ہی اور ریش متاع و
واسباب خانہ جیساکہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ انہ اعطی رجلا مائۃ ناقۃ بریشہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کیئے ایک شخص کو سو مادہ شتر مع اُسکی پوشش و
زمام وغیرہ کے (بریشہا) اے (مع زمامہا واستعہادما شبہ ذلک) **قولہ تعالی**
وَلِبَاسُ التَّقْوٰی اور لباس تقوی وپرہیزگاری کا یعنی تمھارے عیوب جسمانی کی
پوشش کیلئے لباس ظاہری عطا کیا تمھارے عیوب وحالی چھپانیکو لباس باطنی
عطا کیا وہ تقوی وپرہیزگاری ہی یعنی تمھارے عیب ظاہری کے چھپانے والا لباس
ہی کہ چشم نامحرم کی اسپر نہ پڑے اور عیب باطنی کے چھپانے کو تقوی ہی کہ شیطان لعین
تمکو آنکھ اُٹھاکر نہ دیکھ سکے **قولہ تعالی** ذٰلِکَ خَیْرٌ یہ بہتر ہی یعنی لباس باطنی ظاہری
سے بہتر واولی ہی ع خز اجل اطلس بپوشید خراست * صورت ظاہری کو لباس
وپوشاک سے کم سنوار وسیرت باطنی کو طاعت وعبادت سے آرایش دو کسیکی ظاہری
صورت دیکھکر فریفتہ نہو اسکے خصائل باطنی کو چشم بصیرت سے دیکھو کہ بصورت ظاہری

برعونت فرعونی ہی باسیرت باطنی شبیہ پیغمبری
روا رکھ کلفت ایام ہنس ہنس قدر نیکونکی
بھیے کیڑے مین بھی انکو سمجھنا لعل گودڑ کا
خاکساران جہان را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد
قولہ تعالی ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یہ سب

آیات باہرات پروردگار عالم سے ہی جو مالک وخالق اٹھارہ ہزار عالم کا ہی مینہ کا برسانا
بنولے کا درخت اُگانا اور اس سے روئی کا پیدا کرنا سوت کاتنے کی حکمت وآلہ تیانا
کپڑے بُننے والون کو تانے بانے کی ترکیب بتمیز عطا کرنا ہر ایک ملک کو سیر بسیر دسیر سے
انواع انواع اقسام اقسام نو بنو تیار ہوکر ایک ملک سے دوسرے ملک مین جانا یہ سب اسی
حکیم مطلق کی تعلیم وتلقین ہی **قولہ تعالی** لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ شاید وہ نصیحت پذیر وپند
گزیر ہون چشم ظاہری وعین بصیرت سے دیکھلین کہ مانس وبدمانس مین امتیاز

نشان بزرگواری ہی ذٰلِکَ خَیْرٌ یہ نیک و بہتر ہی سوچو اور غور کرو ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ
یہ خداوند عالم کی بڑی نشانیون سے ہی اسکے منافع و فوائد کو کہانتک سمجھ سکتے ہو لَعَلَّھُمْ
یَذَّکَّرُوْنَ شاید وہ اولاد آدم ہمارے بیان انعامات واحسانات بے حد وبے شمار
سے نصیحت پذیر ہون منت گزیر ہون جان و دل سے شاکر نعمائے بے انتہائے قدیر
ہون قولہ تعالیٰ یَابَنِیْٓ اٰدَمَ اے اولاد آدم مخاطب بخطاب مخصوص اولاد آدم ہوئے جو لباس
کے محتاج ہین اسلیئے کہ فرشتون کے پر اُن کے لباس ہین حورون کے حلۂ بہشتی ہین
پرندون وطائرون کے پر وبال ہین جرندون وچارپایون کے پشم وکھال ہین انسان
ہی اُسکے محتاج بہرحال ہین قولہ تعالیٰ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ خاص تم ہی پر نازل
کیا لِبَاسًا پوشش یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ جو تمھارے عیبون کو چھپاتا ہی یعنی عین لباس
نہین نازل کیا بلکہ مسبب لباس نازل کیا وہ کیا کہ باران رحمت الٰہی ہی جس سے روئی بنولے
کے درختون سے پیدا ہوتی ہی گھانس کھاکر دنبے مینڈھے اونٹ وغیرہ فربہ ہوتے
ہین اُن سے اُون وپشم نکلتا ہی ریشم کے کیڑے پلتے ہین جنسے حریر وابریشمی کپڑے
بُنے جاتے ہین یہ سب لباس گرمائی وسرمائی کی غرض سے ہین سبب بمعنی مسبب
ہی جیسے ارشاد فرماتا ہی وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ آسمان مین تمھارا رزق ہی وہ کیا باران رحمت
کہ موجب روئیدگی وپیدایش اسباب رزق ہی ارشاد فرماتا ہی کہ سبب بھی ہمین ہین مسبب بھی ہمین ہین اور جملہ
اسباب وسائط ہین بارش باران کی حکم دہندہ بھی ہمین ہین رزق وروزی کے دینیوالے بھی ہمین ہین لباس و
پوشش کے بنانیوالے وحکمت بتانیوالے بھی ہمین ہین تاکہ تم بھوکے ونںگے نرہو اور کسیوقت تو ہمارے انعامات واحسانات
سمجھو یا انکی بجاآوری شکر کرو دوسرے مخلوقات بے اختیار کی پرستش سے باز آؤ قادر مطلق حاکم علی الاطلاق
ہمین کو سمجھو قولہ تعالیٰ وَرِیْشًا تمھاری زیب وآرایش کیلیئے بعضے علما فرماتے ہین کہ
لباس فقط ستر عورت وشرمگاہ کیلیئے ہی اور ریش تمام جسم کے لیئے اور بعضے فرماتے ہین
لباس عام جامہ ہی اور ریش وہ پشمی وابریشمی لباس حریری دشالی وزرتاری وغیرہ

ہمارم سید انام سے باقی و ست ام رہیگا **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ خَیْرًا
جب کسی بندے کیلیے اللہ تعالی ارادہ بھلائی کرتا ہی یعنی اسکی تقدیر مین نیکی لکھی ہوا ور وہ
سعید ازلی ہی کہ اس سے کارہاے نمایان صادر ہوتے ہین از مشیت ازلی اور سعادت ابدی
اسکی معین و مددگار ہی اور نظر رحمت پروردگار اسپر مبذول ہے اَعْطَاہُ اللّٰہُ قَلْبًا شَاکِرًا وَ
لِسَانًا ذَاکِرًا اسکو قلب شاکر عطا فرماتا ہی کہ وہ ہر ایک انعامے الٰہی نامتناہی کو دیکھتا اور
سمجھتا اور شکر کرتا ہی جسم انسان مین بہترین اعضا دل و زبان ہین ان دونون کو مصروف
اپنی ہی شکر و ذکر کے فرماتا ہی دل مین اسکی وحدانیت کا یقین زبان سے اسکی [illegible]
اور [illegible] کو تلقین کرتا ہی وَبَدَنًا صَابِرًا عَلَی الْبَلَاءِ اور بدن صابر عطا کرتا ہی کہ وہ رنج و
مصیبت مین سمجھتا ہی اور کامل یقین کرتا ہی کہ وہ حال سے خالی نہین یا تو یہ اعمال کی
ہماری سزا ہی توبہ و استغفار کرتا ہے اپنے افعال مین غور کرتا ہی کہ کون گناہ ہم سے ایسا
ہمسے سرزد ہوا اسکا جبر نقصان کرتا ہے یا اس بلا و مصیبت مرض و نقصان مال اولاد کو وسیلہ
موجب نجات اخروی مشیت مصلحت رب الارباب تصور کرتا ہی بہر حال یہی یقین کرتا ہے

ہرچہ از دوست میرسد نیکوست	آنکس کہ تو انگرت نمی گرداند
از مصلحت تو از تو پیدا نہ	اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت
سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے	سر رضا و تسلیم سے ہرگز نہین پھیرتا

وہ ہران اپنے قصور و خطا کا معترف مالک حقیقی سے معذرت خواہ رہتا ہی توبہ و استغفار طاعت
و عبادت مین مشغول رہتا ہی پس اے مومنو سمجھو اور غور کرو کہ شکر بڑی نعمت عظمی موجب
از دیاد نعمت ہے اور ایک اعمال حسنہ سے ہی دیکھو حق سبحانہ جلشانہ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہی
وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ اور بہت تھوڑے ہین میرے بندون سے جو شکر گزار میرے
احسانات و انعامات ہون ناشکر بہت ہین ذرا سے امر جزئی مین اگر خلاف اپنی خواہش
و مرضی انتظام فکری کے واقع ہو فوراً کلمات بے ادبانہ و گستاخانہ جو کفر و شرک ہی اور اسکی بارگاہ بے نیازی

لباس سے ہے اور انسان اور حیوان مین فرق زبان سے ہے اسکی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ پر زبان و دل سے اقرار کرین وحدہٗ لاشریک لہ کے ہردم وہر آن قائل ہین طاعت و عبادت پر قائم ہین تاکہ انجام بخیر ہو بعد مرنیکے بہشت بریں کی گلگشت سیر ہو یاد از ین التعبس باقی ہوس ہائی

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ فِی الشُّکْرِ وَالذِّکْرِ وَالصَّبْرِ

مجلس چھٹی شکر و ذکر و صبر کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ خَیْرًا اَعْطَاہُ اللّٰہُ قَلْبًا شَاکِرًا وَلِسَانًا ذَاکِرًا وَبَدَنًا صَابِرًا فِی الْبَلَاءِ روایت ہے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے وہ روایت کرتے ہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسوقت حق سبحانہٗ جل شانہٗ کسی بندیکے لیئے ارادہ خیر و صلاح کا فرماتا ہے اسکو عطا فرماتا ہے قلب شاکر اور زبان ذاکر اور بدن صابر وقت بلا و مصیبت کے راوی اس حدیث شریف کے وہ مرد میدان شجاعت پر اکرم کبریا ورث اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ ہین جنکی شان مین سرور انس و جان فرماتے ہین انا مدینۃ العلم و علی بابہا مین مدینہ و شہر علم کا ہون اور علی دروازہ ہین جو کچھ شہر سے باہر جاویگا ضرور ہے کہ دروازہ ہی سے نکلے گا

جو جو اسرار سے کہ پنہانی	حیدر سے کھلے وہ سب بانی

اصل جا پیر چہار دہ خانوادے کی ذات بابرکات علیہ ہے جملہ کشف و کرامات خرق عادات کی مرکز نقش جمیلہ ہے تا قیام قیام خاندان سادات و ائمہ علیہم الصلوۃ والسلام اور سلاسل مشائخ کرام و طائفہ اصفیہ صوفیہ عظام نسل و تابعین و مریدین انہین خلیفہ

ہوا اپنے پروردگار کا شکر کرتے راحت و رنج مین نعمت الٰہی اسکی رحمت سے سمجھتے تھے زحمت
کی طرف سے خیال کرتے تھے اور اپنے سیئات کو اسکا سبب یقین کرتے تھے دوسری حدیث
مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُؤْمِنُ يَغْلِبُ فِي الْحَلَالِ شُكْرُهُ وَفِي الْحَرَامِ صَبْرُهُ
وہ مومن ایماندار ہین کہ حلال ملنے پر انکا شکر غالب ہوتا ہے اور حرام ملنے پر صبر زیادہ ہوتا ہے حلال
راغب ہوتے ہین شکر کرتے ہین حرام سے اجتناب پرہیز کرتے ہین شدت احتیاج پر صبر
کرتے ہین بھوکے ننگے رہتے ہین روزی حرام رشوت و زور و مکر و فریب کی کمائی سے ہرگز
پیٹ نہین بھرتے فجار و فساق کی خوشامد سے دور بھاگتے ہین ظالم کو عادل کہنے سے
زبان کو ٹوکتے ہین بخیل و ممسک و ثانی قارون کو حاتم دوران و فیاض زمان کہنے سے قلم
کو روکتے ہین اور حقیقت ادا شکر یہ ہے کہ اپنے دلمین پکا پکا یقین کرے اور سچا سچا اقرار زبان
سے کہ جسقدر نعماء باطنی و ظاہری ذاتی و صفاتی دنیوی و اخروی ہین اسکا معطی و بخشندہ
بیشک و بے شبہہ وہی وحدہٗ لاشریک ہے کہ جسکے اختیارات کلی مین دوسرے مخلوقات کو دخل ہی
نہین اور ہکو کسی سے احتیاج و نیاز ہی نہین اسکو کسی وقت کسی چیز و آلہ کی ضرورت
ہی نہین جسوقت جس چیز کے خلق کا ارادہ کرتا ہے قَالَ لَهٗ كُنْ اسکے لیے فرماتا ہے موجود ہو جا
فَيَكُوْنُ پس وہ چیز فوراً بحکم احکم الحاکمین موجود و مہیا ہو جاتی ہے بہیئت مجموعی اٹھارہ
ہزار عالم کیونکر نہون ایک ہی حکم مین سب کے سب باساز و سامان موجود ہین تو دل و زبان کا شکر
ہوا تن کا شکر یہ ہے کہ مولی و مالک کی طاعت و عبادت مین اعضا و جوارح کو مصروف رکھے
فرماتا ہے اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وہ عمل کرو وہ کام بجالاؤ اے آل داود جو شکر پر دال ہون
جنسے شکر یہ خالق و مالک پایا جائے آنکھون سے اسکی صنعت بیچونی کو دیکھو کانون سے اسکی صفت
بیچگونی کو سنو زبان سے کہ وہ بھی ایک مضغہ گوشت ہے مثل اور اعضا کے اسکو ذائقہ عطا
کرنیوالا نطق و گویائی دینے والا الٹنے پلٹنے والا دل کی بات کو ترجمہ کرا کے بیان کرا دینوالا کون ہے
کسی مین طاقت و قدرت ہے نمک و مصری جب تک ہاتھ مین ہے تمیز و حس نہین جیسے ہی

کے زیبا وسزاوار نہیں زبان سے نکالتے ہیں طعن وتشنیع کے طور پر بمقام صبر الفاظ شکریہ بولتے ہیں جس سے
بجز اسکے کہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ ہوا اور کوئی فائدہ نہیں ؎ اگر ابلہے مشک را گندہ گفت + تو
مجموع باش او پراگندہ گفت + مالک مالک ہی عبد عبد ہی غلام بے اختیار محض کو آقائے
مختار حقیقی کے سامنے کیا حقیقت ہی کیا جائے گفت ہی جب سلاطین و حاکمین ظاہری کو
اپنی رعایا و برایا کو جزا وسزا بہ اختیارات کلی حاصل ہیں شاہنشاہ حقیقی کے نفاذ احکامات
کو کون روکنے والا ہی اے مومنو سمجھو کہ شیطان لعین نے اولاد آدم علیہ السلام پر کیا اعتراض کیا
کہا وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شَاکِرِیْنَ بار الٰہا بہتوں کو بنی آدم سے شکر گزار نپاویگا اور حق سبحانہ
جلشانہ نے اپنی صفت رحیمی و کریمی سے خطاب فرمایا وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ اے
اولاد آدم تم سب میرا شکر کرو نعماء باطنی و ظاہری ذاتی و عرضی و صنعت بوقلمونی و شان
بیچونی و بیچگونی کو دیکھو کہ مین محتاج آلہ و وسیلہ و اسباب کا ہرگز نہیں کفران نعمت میرا نکرو
اور شکرانہ نعمت بضایع و بیکار نہوگا بلکہ مین وعدہ کرتا ہون اور وعدہ میرا حق و سچا ہی لَئِنْ
شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ اگر شکران نعمت کروگے اسکا نتیجہ و ثمرہ تمھاری طرف عائد ہوگا لازدیاد
نعمت ہوگا اموال و اولاد مین ترقی ہوگی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا النعمۃ لا ینقص
بالشکر نعمت ہرگز نقص و کم نہیں ہوتی شکر سے جب تک شکر کرتے رہوگے نعمت بڑھتی رہیگی ؎

مت سمجھنا اپنی پوشاک غذا کے واسطے		شکر کے معنے یہ ہین غیر کو ہو اس سے نفع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الطاعم الشاکر افضل من الصائم الصابر
کھانا کھانے والا شکر کرنے والا افضل ہی روزہ دار صبر کرنے والے سے اور ایک روایت مین
بجاسے لفظ صابر لفظ صائب واقع ہی یعنی نیکی و صواب کنندہ کے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت کے جب عرصات محشر مین منادی ندا کریگا اَیْنَ الْحَامِدُوْنَ
کہان ہین وہ لوگ جو اپنے مالک و خالق و پروردگار کی حمد و ثنا کرتے تھے دنیا مین فَلَا
یَقُوْمُوْنَ اِلَّا الشَّاکِرُوْنَ لِلّٰہِ بِالسَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ پس یہ ندا سنکر وہی لوگ کھڑے ہوجائینگے

تھا اغیر ملکی و غیر زبانی پر اور ہزار حیف ہے ان اقوام نصرانی و عیسائی و یہودی و بنگالی و برہمنی
و بت پرستی پر جو قرآن مجید و فرقان حمید کی کسی آیت کے معانی سمجھیں یا سمجھائیں اور دوسرن کو
بتائیں تاسف ہے ان واعظون کے حال پر جو مزبلہ و شارع عام پر کھڑے ہوکر وعظ فرمائیں
تحسر ہے ان مسلمانون کے فہم و فراست پر جو باوصف نادانی و بیعلمی کے پادریون عیسائیون سے
مباحثہ و مناظرہ کرین اور معقول ہو جائین یا فوجداری کر کے عزت گنوائین۔ یہ جملہ معترضہ
تھا بہرحال بجاآوری شکر واجب ہے حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام نے اپنی مناجات مین عرض کی
یَا رَبِّ کَیْفَ اَشْکُرُکَ وَاَنْتَ الَّذِیْ یُنْعِمُ عَلَیَّ وَتَرْزُقُنِیْ الشُّکْرَ فَالنِّعْمَۃُ مِنْکَ وَالشُّکْرُ
مِنْکَ فَکَیْفَ اُطِیْقُ الشُّکْرَ پروردگار کیونکر تیرا شکر ادا کرون اور تو وہ مالک و خالق ہے جو
ہر آن انعام و احسان مجھپر کرتا ہے اور شکر کرنے کی روزی دیتا ہے نعمت بھی تیری ہی جانب سے اور
توفیق شکر بھی تیری عنایت سے ہے پس اس جز ضعیف کو کیونکر طاقت ادائے شکر ہو فرمان
ایزدی ہوا اَلْاٰنَ عَرَفْتَنِیْ حَقَّ الْمَعْرِفَۃِ وَشَکَرْتَنِیْ حَقَّ الشُّکْرِ آگاہ ہو یقینی کلمہ عجز معرفت
تیری ہی حق معرفت ہے اور اقرار عدم طاقت شکر ہی حق شکرگزاری ہے ۵ بندہ ہمان بہ کہ
ز تقصیر خویش + عذر بدرگاہ خدا آورد + ورنہ سزاوار خداوندیش + کس نتواند کہ بجا آورد +
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی بار آلہا عالم بنا ہمارے باپ آدم علیہ السلام نے
بجاآوری شکر تیرے انعام و احسان کی کیونکر کی حکم ہوا اے موسیٰ اوسنے صدق و یقین سے
جانا کہ عطا کرنیوالا ان نعمتون بے انتہا کا مین ہی ہون میری حمد و ثنا کی اپنا اظہار عاجزی
وہ عذر مقبول بارگاہ صمدیت ہوا شکر نعمائے الٰہی مقرر ہوا ہمارے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نِعْمَۃٌ لَا یُشْکَرُ خَطِیْئَۃٌ لَا یُغْفَرُ جس نعمت پر شکر نہ ادا کیا جائے وہ ایسی خطا ہے
جسکی مغفرت نہین اخبار مین لکھا ہے کہ شہر دمشق مین ایک شخص رہتا تھا اسکو عید یہ نام کہتے تھے
ایک زمانہ مین اوسنے سفر اختیار کیا بستی سے نکلکر جنگل کو چلا جب ایک بیابان لق و دق مین
پہونچا وہان ایک مرد بادیہ نشین کو دیکھا کہ حالت تنہائی دیتوائی ہین بے لباس بوریائی شکر خدائی

زبان پر رکھا فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ نمکین اور یہ شیریں ہے فقط یہی قدرت کاملہ اوس قادر مطلق کی غور کرو اور یہ اسکی عطیا و عنایت بے غایت ہے جو تم لوگ تمھارے بھی ہم صورت و شکل بلکہ تم سے افضل و بہتر ہیں گونگے و بے زبان ہیں باوجود زبان ہونے کے کہ وہی زبان مضغۂ گوشت انکے منہ میں بھی موجود ہے پھر کیا بات کہ قدرت مطلق نے طاقت گویائی نہیں دی بالوگ انکی بولی اپنی کہتے سنتے [illegible] بات [illegible] سمجھتے ہیں مطلب نہیں سمجھتے اہل معاملہ گھبرا اٹھتے ہیں [illegible] اسکی حمد و ثنا کرنی چاہیے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ التحدث بالنعمۃ شکر بیان کرنا نعمتوں الٰہی کا یہی شکر ہے حق سبحانہ جل شانہ نے اپنے حبیب کی جانب خطاب فرمایا واما بنعمۃ ربک فحدث اور لیکن اپنے پروردگار کی نعمات غیر متناہی کو بیان کرو

عقل را [illegible]	یتیمی که ناکرده قرآن درست
کتب خانهٔ چند ملت بشست	ز آیات عزی برآورد گرد
که تورات و انجیل منسوخ کرد	تا آمد سے بڑے فصیحان عرب بلیغان

عجم تھکے لت [illegible] بنا نہ سکے باوجود عربی زبان مادری لسان موروثی و آبائی فصاحت ہو سکے ایک فقرہ ایسا نہیں بنا سکے معنی نہیں مفہوم کر سکتے تھے ایک ایک لفظ کے صد ہا لغوی و اصطلاحی ظاہری و باطنی معانی ہزاروں پہلو کنائی و تاویلی مغلق و مجمل لاتعد و لاتحصی ہیں جسکے فہم سے نفوس انسانی و بشری قاصر ہیں یہی تو دلیل اعجاز قرآنی وحجت انزال آسمانی ہے دیکھو انگریزی زباندان اردو میں جو ترجمہ کرتا ہے یا دوسری زبان میں اسکو لفظیا رہے نفی کا اثبات اثبات کا نفی جس مضمون کو جس طرح سے چاہے پلٹ دے موافق خواہش و غرض ترجمہ کرے ناواقف زبان اسی ترجمہ کو اصل علم سمجھتا لفظ لفظ کو سند و دستاویز جانتا ہے اور باوجود مادری زبان ہونے خلقی لسان ہونے آبائی بیان ہونے کے اسی الفاظ کو اور لہجہ و محاورہ کو اسکی لفظی ترکیبی فصاحت و بلاغت کو نہ سمجھیں متحیر و ششدر رہجائیں جیسا ہے معانی مختلفہ متعدد جو ہر ایک لفظ کی ہیں کیا خاک مفہوم کرینگے افسوس ہے ان جہلا

پہونچا دیا اور ارمیا علیہ السلام اسپر سے اترے اور کھانا لیکر سر چاہ پہونچے اور آواز دی حضرت
دانیال نے قعر چاہ سے پوچھا کون ہی کسلیئے آیا ہی انھون نے عرض کی مین تمھارا بھائی ارمیا
ہون تمھارے لیئے کھانا لایا ہون کیا سنتے اپنے پروردگار سے التجا کی تھی انھون نے کہا اگر
اپنے مالک سے التجا نہ کرتا تو کس سے کرتا اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
مَنْ وَثِقَ بِهٖ کَفَاهُ وَلَمْ یَکِلْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُجَازِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاتًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَکْشِفُ الضُّرَّ بَعْدَ الصَّبْرِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ رَجَاءُنَا حِیْنَ یَنْقَطِعُ الْحِیَلُ عَنَّا حمد وثنا ہی اُس پروردگار کی جو ہمکو نہین بھولا
اپنی یاد سے حمد وثنا ہی اوس مالک کی جسنے اسپر وثوق کیا وہ اُسکے لیئے کافی ہو گیا اور اسکو
کسی غیر کے بھروسے پر نہین چھوڑا ستایش ونیایش ہی اس ذات قدیم کے لیے جو مقابل احسان
کے احسان کرتا ہی ایک نیکی کا ثواب دس بلکہ سو عطا کرتا ہی تعریف وتوصیف کے سزاوار وہ آفریدگار
ہی جو جزا صبر کی نجات ہر ایک بلا سے مرحمت فرماتا ہی تحسین وآفرین اسی بے نیاز کو زیبا ہی جو دور
کردیتا ہی ضرر کو بعد صبر کے تحمید وتمجید کا مستحق وہی ہی جو ہر آن ہماری امیدون وآرزؤنکو
پورا کرتا ہی اسوقت جب کہ کل وسائل و وسائط سے انقطاع ہوا اور جاتے رہین جبکہ دانیال
علیہ السلام بہر حال ملتجی الی اللہ رہے شکر وصبر سے روبراہ رہے حافظ حقیقی نے اس شاہ ظالم کے شر سے
محفوظ رکھا بخت نصر نے ناچار ہو کر قید سے رہا کردیا جو کوئی اس دعا کا عامل رہیگا وہ کبھی کسی چیز کا
نہ سائل رہیگا مقصود اس بیان سے یہ ہی کہ عاقل کو چاہیئے کہ چار چیز سے کبھی غافل نہ ہو اول
ذکر دوم شکر نعمت سوم رجاء خدمت چہارم خوف خاتمت حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین جو نعمت کہ مالک باعظمت کی خدمت سے سبب دوری ہو وہ بیشک موجب مہجوری ہو نقل ہی کہ
ایک روز حضرت عیسی روح اللہ علیہ السلام نے ایک پارسا کو دیکھا کہ خضوع وخشوع کے ساتھ
عبادت الٰہی مین مشغول ہی یقین کامل سے جانا یہ بیشک مستجاب الدعوات ہی کہا جو حبیب خداوند
عالم سے چاہو اور دعا کرو وہ قبول ہو گی تین بار اس بات کو حضرت روح اللہ نے اوس سے کہا

دہم ثنائی مین مشغول ہی اس مرد متقی مسافر کو کمال تعجب ہوا اس سے پوچھا اے مرد بیوقوف
اس صحراے بے آب و گیاہ مین بجز تہمد و بوریا اور کون نعمت ہی جسکا ادائے شکر کرتا ہی اوسنے
جواب دیا ای مرد سنجیدہ و فہمیدہ افسوس ہی تو نعماے ظاہری و عرضی مصالح دنیوی نہین دیکھتا
نعماے باطنی ذاتی کو تو کیا خیال کریگا چشم انسان مین کیا کیا نعمت ہی صحت و عافیت کی کیا
عظمت ہی ایمان اور امت محمدیہ ہونے کی کیا برکت ہی زبان کو ذکر الٰہی و شکر نامتناہی مین کیا
حرکت ہی دنیا اور اہل دنیا سے مجکو کیا نفرت ہی یہ سب ہی مالک الملک کی عنایت کی بدولت
ہی وہ مرد مسافر یہ جواب باصواب اس درویش دلریش کا سنکر اسقدر رویا کہ گریہ سے بیہوش ہوگیا
جب ہوش مین آیا راہی مقام مقصود ہوا شہر مین پہونچتے ہی جو مال و متاع اسباب مال
تجارتی پاس رکھتا تھا سب کا سب راہ خدا مین درویشون محتاجون یتیمون مسافرون کو دیدیا
آپ تنہا گوشۂ تنہائی اختیار کیا۔ اور تذکرہ مین مذکور ہی کہ جب بخت نصر بادشاہ دمشق بیت المقدس
کو خراب و برباد کرکے دانیال پیغمبر علیہ السلام کو پکڑ لیگیا اور قید سخت مین مقید کیا انواع اقسام تکلیف
و تعذیب دیتا تھا جب کرتا کوئی آپ سے سوال فرماتے الحمد للہ علی کل حال اسنے جانا
کہ یہ تعذیب کو تہذیب جانتے ہین دو شیر گرسنہ بیابان پکڑ واکر انکے آگے ڈال دیا وہ شیر شکر ہوکر سایبان
بن گئے ناچار ہوکر انکو ایک چاہ تنگ و تاریک مین ڈلوا دیا حضرت دانیال اسمین بھی بکشادہ پیشانی
مزید جاہ سمجھکر شکر خالق دہر دما دم ادا کرتے تھے کبھی آہ نکرتے تھے اس مردود نے تین فاقہ برابر
دلوا دیے تا زبان سوالت کھلوائے حضرت دانیال خستہ حال رہی فاقہ سے انکے بھائی ارمیا
علیہ السلام کو رازق انام نے الہام کیا جو ملک شام مین تھے کہ اپنے بھائی کیلئے طعام تیار کرو
ارمیا متحیر ہوے عرض کی پروردگارا وہ مقید چاہ بابل مین ملک شام مین امور دنیوی کا شاغل
یہ حکم کیونکر تعمیل کے قابل ہی حکم ہوا سعی و کوشش سے سامان کرنا تمھارا کام مہیا کرنا اسباب ہمارا
کام فوراً ارمیا نے بجا آوری وحی کی تیار نان و نمک و سمک و دہی کی پارۂ ابر آیا اور اسکو لیکر
ارمیا علیہ السلام اس ابر پہ بیٹھ گئے اور وہ ہوا مین مثل تخت روان ہوا ہوا آناً فاناً بچاہ بابل پہ

فراموشی بھلاتی ہی ایمان کو بے نمازی ستاتی ہی نعمت کو ناشکری اڑاتی ہی مشائخ علیہم الرحمۃ
نے فرمایا ہی کہ بلا پر بھی شکر کرنا چاہیئے اس سبب سے ممکن ہی کہ اس سے بڑھکر کوئی اور سخت بلا مین
ہوتا البتہ کفر و معصیت پر شکر کرنا نہ چاہیئے ایک بزرگ کو قزاقون و چورون نے پکڑ کر مال
چھین لیا اور انکو جان سے ہلاک کرنا چاہا ساتھیون نے چورون سے کہا خون ناحق کیا ضرور ہاتھ
کاٹ کر چھوڑ دو اُن بزرگ نے بجا آوری شکر و حمد حافظ حقیقی بدل و جان کی چورون نے
متعجب ہو کر پوچھا کون مقام شکر ہی جواب دیا کیون نہین اُسنے جان تو بچا دی خیر لیتے ہی
تھی چور بہت نادم ہوے اور ان بزرگ کو صحیح و سالم رہا کر دیا اور ایک مرد بزرگ
کی نقل ہی کہ انکے گھر مین چور آکر سب مال و اسباب چرا لیگئے صبح کو لوگون نے پوچھا کیا ہوا
پیر زال نے کہا الحمد للہ علی کل حال گو چور لیگئے مال لیکن شیطان کو ایمان لیجانے کی نہو ئی بچا
دیکھو کوئی بلا و مصیبت و رنج و مرض و افلاس فلاکت ایسی نہین جس سے فوق مرتبہ نہو بہر حال
اپنے سے بدحال کو دیکھکر شکر مالک لا یزال کرنا چاہیئے حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ ایک
روز با جبہ و دستار نماز جمعہ کو تشریف لیے جاتے تھے ایک شخص نے بالاے بام سے مشت خاک
آپ پر ڈال دیا کہ تمام جسم و پوشاک خاک آلودہ ہو گئی ریش مبارک جسم و لباس کو جھاڑنے لگے
اور بجا آوری شکر پروردگار کرنے لگے اور ہمراہیان نے تعجب سے پوچھا بجاے زجر و ملامت
مردبیہودہ شکر سلامت چہ معنی دارد فرمایا باجو مستحق آگ ہو اُسپر خاک پڑے یہ کیا اُسکی تھوڑی
عنایت و فضل ہی پس ای مومنو احوال و اقوال و افعال بزرگان دین کے سنو اور اُسپر عمل
کرو تاکہ تم بھی اپنے مالک کے جنات نعیم مین دخل کرو فرماتا ہی فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي
میری بندون مین جنمین صفت بندگی پائی جاتی ہی داخل ہو پس شوق سے میری جنت مین
داخل ہو کہ تمھارے ہی لیئے تو پیدا کی گئی ہی سمجھو و غور کرو کہ کوئی زحمت و بلا ایسی نہین جو
کفارہ گناہ و معصیت نہو حتی کہ تپ یکشب کفارہ گناہ یکسالہ ہی پس مقام شکر ہی یا نہین کہ
اندک تکلف مین بسیار گناہ معاف ہوے اور یہ تپ مقدر تھی ضرور آنیوالی تھی الحمد للہ کہ اس سے

اُسنے جواب دیا اے پیغمبر خدا مجکو شرم آتی ہی اپنے پروردگار سے کہ یہ دو نعمتین جو اُسنے مرحمت فرمائی ہین ایک اسلام و مشغولی طاعت دوسری انعام صحت و بحالی خود استقامت اسکے شکر و احسان سی عہدہ برا نہین ہوسکتا زیادہ اسسے اور کیا چاہون لکھا ہی کہ ایک روز حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام نے مناجات کی کہ بار الہا کون بندہ تیرا تیرے نزدیک فضیلت تر ہی ارشاد ہوا جو بندگی بجالائے عطا پر شکر بلا پر صبر کرے غصہ کیوقت عفو کرے جو صدقہ و خیرات کل کرنا چاہیے اوسکو آج ہی کرے معاملات مین نرمی و آسانی کرے حضرت موسیٰ نے پھر مناجات کی پروردگارا مجکو بھی توفیق ان اعمال صالحہ کی مرحمت ہو ارشاد ہوا تیرے حقمین فاضلترین عملہا یہی دو کافی و وافی ہین اَلذِّکْرُ وَالشُّکْرُ حکایت مین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان دارانی کہ امیر و حاکم بصرہ تھے حضرت ثابت بنانی کو بعد وفات کے بہشت برین مین خوشحال و براحت فراوانی دیکھا اُسنے پوچھا یہ درجہ عالی تمنے کس عمل صالح کی بدولت پایا جواب دیا محض فضل و عنایت رب کریم سے لیکن دنیا مین تین چیز کا پابند بہت رہا اول قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کے پڑھنے کا دوم بلا و مصیبت پر صبر کرنے کا سوم فضل و احسان پر شکر کرنے کا حکمائے دانشمند کہتے ہین کہ آفریدگار عالم چار چیزونکو دوست رکھتا ہی اسکے بدلے و قیمت مین چار چیزون کے عطا کرنیکا وعدہ فرماتا ہی اول جو طاعت و عبادت مقبول ہی بہشت اسکے لئے مبذول ہی دوسرے توبہ پسند ہی مغفرت اُسکے لئے پسند ہی تیسرے دعا مستجاب ہی اجابت بشرط مصلحت اُسکے ہمرکاب ہی چوتھے ادا شکر مشکور ضرور ہی اُسکے عوض نعمت موفور منظور رہی جاننا چاہیئے کہ لفظ شکر مین تین حرف ہین (ش) (ک) (ر) (شین) سے شاد رہنا خوشحالی و بدحالی مین (کاف سے) کاروبار کرنا سنت پیغمبری پر (رے سے) راضی بقضائے مولی رہنا ہر حال مین رضا و تسلیم کو اپنا پیشہ کرنا دیکھو نعمت نے شکری نصیب شیطان ہی شدت بے صبری عذاب دو جہان ہی عمل بے خلاص ضایع کردن ایمان ہی لکھا ہی تجربہ کاران جہان نے کہ چار چیزون کو چار چیزون سی مقید و مزین کرنا چاہیے صحبت کو خدمت سے علم کو کتابت سے ایمان کو ادائے نماز سے نعمت کو شکر خالق بے نیاز سے صحبت کو بے خدمتی مٹاتی ہی علم کو

موجب دخول جنان ہی بعد اسکے صوم صیانت کنندۂ دوزخیان ہی مقصود اس سی تصفیۂ
قلب انسان ہی اسلیئے کہ دل ہی قرارگاہ ذکر مالک زمین و زمان ہی زیارت گاہ خانۂ کعبۂ
دل خاصان ہی اور اصل مسلمانی و بیخ ایمانی کلمۂ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
ہی یہی تو ذکر ہی خدا گواہ ہی اور دوسری عبادات اسی کی موئید ہوا خواہ ہی ثمرۂ و نتیجۂ ذکر
رب الارباب شمر یاد فرمائی مالک یوم حساب ہی جو باعث ہزاران ہزار اجر و ثواب ہی فرماتا ہی
فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ تم میرا ذکر کرو مین تمھارا ذکر کرون وہ ذکر حادث ہی یہ ذکر قدیم ہی وہ قلیل
ہی یہ کثیر ہی وہ مثمر صلاح ہی یہ منتج فلاح ہی فرماتا ہی وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ذکر کرو
اللہ کا کثیر تاکہ حاصل ہو تمکو فلاح کبیر اور جو لوگ اسکا ذکر کرتے ہین چلتے پھرتے کھڑے بیٹھے لیٹے
جاگتے سوتے اٹھتے اونکی مدح فرماتا ہی اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ
اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طُوْبٰى لِمَنْ مَاتَ وَلِسَانُهٗ رَطْبَةٌ بِذِكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اوس شخص کی موت عین شادی ہی جسکی زبان ذکر کلمۂ طیبہ کی عادی ہی ۵ عروسی بود نوبت
ماتمت * بود گر بر ذکر و کلمہ بود خاتمت * اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صحابۂ
کرام سے کہ مین تمکو بہترین اعمال اور افضلترین افعال سے آگاہ کرتا ہون اور بزرگترین درجات
جو ادنی ہی راہ خدا مین زر و سیم کے صدقات سے بتاتا ہون اور فاضلترین جہادات غزوات
کو سناتا ہون عرض کی صحابۂ کرام نے یا رسول اللہ وہ کیا چیز ہی قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ سِرًّا وَّجَهْرًا یاد
کرنا پروردگار عالم کا دلمین اور زبان سے اور آنحضرت نے ارشاد کیا کہ حقتعالی فرماتا ہی
جس شخص کو ذکر میرا دعا سے مشغول کرے اوسکو دونون کا ثواب عطا کرتا ہون اُسکو بے مانگے
مراد دیتا ہون اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذاکر حق درمیان غافلون کے ایسا ہی
جیسے شخص زندہ مردون مین سرسبز درخت سوکھے خشک شجرون مین اور مرد غازی مجاہد دشمنان
خدا سے لڑتا فراریون اور بھاگنے والون مین حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ
اہل جنت کسی بات پر اسقدر حسرت نہ کرینگے جسقدر کہ دنیا مین ذکر خدا کے فوت کرنے پر

صحیح وسالم بچے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک روز چھت سے گر پڑے جھاڑ پونچھ کر اٹھ کھڑے ہوئے حمد وثناء خداوند عالم کرنے لگے لوگون نے کہا یا شیخ یہ کیا مقام شکر وحمد ہی فرمایا کیون نہین یہ واقعہ پیش آنے والا تھا للہ الحمد کہ ہاتھ پاؤن سلامت بچے اگر کوئی خیال کرے کہ شکر اسوقت اور اوس حال مین چاہیئے کہ جب کوئی نعمت و دولت ملے تو انسان کو سمجھنا چاہیئے کہ کوئی نفس و آن نعمت الہی سے خالی نہین کیا گلستان شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی بھی ایام طفولیت مین نہین پڑھی کہ وہ فرماتے ہین (ہر نفسی کہ فرو میرود ممد حیات است وچون برمی آید مفرح ذات پس در ہر نفسی دو نعمت موجود است وبر ہر نعمتی شکری واجب) اور دیکھو تو وہ کلام مجید مین فرماتا ہی پروردگار وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ اگر تم آفریدگار عالم کی نعمتون کو شمار کرنا چاہو تو ہرگز نہین شمار کر سکتے یقینی انسان تو اپنے نفس پر بڑا ظلم کرنے والا اور ناشکا ہی

قوله صلی اللہ علیہ وسلم ولسانا ذاکرا یہ جو حضرت نے ارشاد کیا زبان ذکر کرنے والی اسلیئے کہ زبان مترجمہ جنان ہی دل کی بات کو زبان ہی ادا کرتی ہی اور لب لباب کل طاعت وعبادت ذکر خداوند عالم ہی اور وہ حالت نماز مین ہوتا ہی بہتر فرماتا ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ نماز بے حیائی اور برے کامون سے روکتی ہی اور ذکر خدا اور یاد الہی وہی بڑی چیز ہی اسلیئے کہ مقصود قیام وقعود ورکوع وسجود سے خضوع وخشوع قلبی ہی کہ وہی تو منظر گاہ بارگاہ صمدیت ہی اور مراد ان حرکات سے ذکر اللہ ہی کہ وہی علت غائی ہی اور اگر یہ صفت حاصل نہوئی تو یہ حرکات وسکنات فعل عبث ہین موجب عصیان ہین نہ سبب غفران دیکھو حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہین ع طاعت ناقص ما موجب غفران نشود ٭ راضیم گر سبب علت عصیان نشود ٭ اور حضرت کے دونون رخسارون پر رونے سے دو خط سیاہ پڑ گئے تھے اور بعد نماز کے فاضلترین عبادت تلاوت قرآن ہی اسلیئے کہ وہ کلام مالک انس وجان ہی زندہ کن مردہ صد سالہ جہان ہی تعمیل اوامر ونواہی اسکی

تذکرۃ الحسینیگار روایت کرتے ہین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ حضرت نے فرمایا جس شخص نے راہ خدا مین یعنی حج کے جانے مین یا جہاد مین یا مسافرت
مین کہا اللہ اکبر بلند آواز سے پکار کر حق سبحانہ جلشانہ اسکے لیے اپنی بڑی خوشی لکھدیتا
ہی اور جسکے حق مین اسنے اپنی بڑی خوشی لکھدی اسکو جمع کردیا اپنے خلیل ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھ اور تمام انبیا علیہم السلام کیساتھ دار الجلال مین جو مقام بزرگ ہی اور
ہوتا ہی وہ شخص ان گروہ سے جو اپنے پروردگار کو صبح و شام دیکھا کرتے ہین ہر وقت
دیدار آفریدگار کے نشے سے مست و سرشار رہتے ہین اور فتاوی ناصری مین لکھا ہی کہ
حمام مین بلند آواز سے قرآن پڑھنا مکروہ ہی اور آہستہ پڑھنا مکروہ نہین ہی اور ایسا ہی تسبیح
و تہلیل اور کتاب نوادر الاصول کے اصل دو سو ساٹھ مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دوسری
روایت یون لکھی ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا آہستہ سے ذکر افضل ہی بلند آواز کہنے سے اور بلند
کہنا اس شخص کیلیے افضل ہی جو دوسرے کا مقتدی ہو اور کتاب تنبیہ ابی اللیث رحمۃ اللہ علیہ
مین لکھا ہے کہ حرمت مسجد سے ایک یہ ہی کہ وہان خدا کا ذکر بلند آواز سے اور کثرت
ذکر کی کرے دنیا کے ذکر اذکار و معاملات و صحبت مین مشغول تھو اور کتاب شمائل مین
لکھا ہی کہ جب تک غلبہ اسلام نہ تھا کفار نابکار کے دشنام کا ڈر تھا مصلحۃ یہ حکم عام تھا
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ اپنے پروردگا
کا ذکر اپنے دل مین کر زاری و چپکے سی نہ بلند آواز سی پکار کر جب بفضل ایزد قہار کفار
نا ہنجار مغلوب و شرمسار ہوے غلبہ اسلام ہوا مشرک تارک زنار ہوے مسلمان ریش ورد
کے تابدار ہوے سید ابرار تابعدار حکم پروردگار ہوے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کے
سزاوار ہوے رفع صوت کے عادی دیندار ہوے ذکر جہر سے پرکوچہ و بازار ہوے
اسوقت سی فضائل اذکار جہرا آشکار ہوے اہل ایمان ممنون احسان پروردگار ہوے
اور تذکرہ مین لکھا ہی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مدت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بسی از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی	کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی
جنھین ہی عشق صادق وہ کہاں فریاد کرتے ہین	لبون پر مہر خاموشی دلونمین یاد کرتے ہین

آنحضرت نے فرمایا ذکر الٰہی دلون زنگ آلودہ کا صیقل ہی جسقدر زیادہ اشتغال کریگا اوسیقدر زیادہ روشنضمیر ہوگا دنیامین جسکا دل ذکر الٰہی مین کرتا رہے شور او سکو نہ کھاوین بعد از مرگ کرمان گور مار و مور جسکا دل ذکر خدا سے دنیا مین پاے سرور روز قیامت کے اوسکے منہ سے نکلتے رہین شعلہاے نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے پوچھا ای الاعمال افضل یا رسول اللہ کون کام افضل ہین فقال ذکر اللہ ارشاد فرمایا اپنے پروردگار کو یاد رکھنا اگر تم اوسکو

بھول جاؤگے وہ تمکو بھول جائیگا ۵	تو یار ہی غیرونکا مین کب یار ہون تیرا
جو تو ایک بار میرا تو مین سو بار ہون تیرا	فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

مقصود کل طاعات و عبادات سے ذکر الٰہی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی جہاد کسلیئے ہی فرمایا اقامت ذکر کیلیئے التماس کی کہ نماز کسلیئے ہی فرمایا مداومت ذکر کے لیئے گذارش کی روزہ کسلیئے ہی فرمایا شکم پوری ذکر کے لیے پوچھا حج کسلیئے ہی ارشاد کیا وہ تمام ذکر ہی پوچھا تلبیہ و طواف فرمایا وہ ذکر ہی صاف آنحضرت نے حضرت ابو ذر سے کہ ایک صحابی اہل صفہ سے تھے خطاب فرمایا یا اباذر اذا خلوت تحرک لسانک بذکر اللہ تعالیٰ فانک لا تزال فی صلوٰۃ ما ذکرت ربک اے اباذر جب تم خلوت مین بیٹھو اپنی زبان کو یاد الٰہی سے حرکت دو جبتک نماز جب تک ذکر الٰہی کرتے رہوگے گویا نماز ہی مین ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان حضور مجلس ذکر افضل من صلوٰۃ الف رکعۃ و شہود الف جنازۃ و عیادۃ الف مریض یقینی حاضر ہونا مجلس ذکر کا افضل ہی ہزار رکعت نماز سے اور حاضر ہونے ہزار جنازے پر اور عیادت کرنے ہزار مریض سے اور ارشاد کیا الا ان اجلس مع قوم یذکرون اللہ من صلوٰۃ العصر الی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ رقبۃ من ولد اسمٰعیل آگاہ ہو یہ بات کہ مین اس قوم کے ساتھ بیٹھون جو خدا کو یاد کرتی ہی نماز عصر سے مغرب تک دوست تر ہی

ایا اللہ ولی الذین امنوا اللہ تو نہین کا دوست ہی جو ایمان والے ہین وان الکافرین
مولی لہم اور کافرون کا کوئی دوست ہی نہین گو دنیا مین کسی بشر یا حجر و شجر کو ٹھہرا لین
ان و مال فدا کرلین آخرت مین وہ بالکل بیزار ہوجائینگے دنیا مین کیا کام آئے جو عاقبت
ن کام آوینگے ہر کہہ و مہ کی زبان پر ہی یہ فقرہ من احب شیئا اکثر ذکرہ حضرت
نون سی کوئی کسی چیز کو پوچھتا جواب دیتے لیلی اپنی نکی آنکھون مین بسی تھی وہ چھیلا
ل مین کھپی تھی سی کی نرگس متھلا آئے بندہ و گندہ و ذرا تو غور کرو تم وہ پاک ذات ہو فرماتا ہی
اذکرونی اذکرکم کہان تم مشت خاک کہان وہ خالق الافلاک سکا ذکر جو قدیم ہی بذریعہ
تمارا ذکر جو حادث ہو بالای عرش برین سکی یہ سراسر رحمت و عنایت ہی یا نہین ہی کوئی
دوسرا سکا سہیم آسمان و زمین مین کہین حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہی فرماتے ہین
نہوا مومنین پر ظلمت غفلت کا اندھیرا در رہوتے وہ بینا و بصیرانہ فرماتا پروردگار عالم
ذکر اللہ ذکرا کثیرا کثیرا کے لیا معنی ہین ای علی اللہ دائم بالقعود والقیام فی کل
وقت و زمان بالسر والاعلان فی کل مکان من الفضاء والعمران کل حین وان
ہمیشہ بیٹھے کھڑے ہر وقت اور ہر زمانہ مین چپکے سی اور پکار کر ہر مکان مین جنگل آبادی
ن ہر وقت و ہر ساعت ای غافلو تم مینڈک دریائی سی بھی ہو زیادہ تسبیح فرماتے ہین
پیغمبر زبان فصیح لا تقتلوا الضفدع فانہ کثیر التسبیح صحابہ نے عرض کی حضور کا ارشاد
تسبیح ہی سمجھتے ہم نہین مینڈک کی تسبیح فرمایا وہ چلاتا ہی شب و روز مثل عاشق زار
اتا ہی سبحان المعبود فی قعر البحار اخبار مین لکھا ہی کہ ایک روز حضرت موسی کلیم اللہ
علیہ السلام بیابان مین ذکر ملک العلام کر رہی تھے حضرت کے دل مین خطرہ ہوا کہ بجز میرے
اس صحرای بے پایان مین دوسرا کون ہوگا جو ذکر خدا مین مشغول ہوگا فی الحال وحوش
و طیور و درندگان صحرائی کو حکم الہی پہونچا کہ بالحان فصیح میری تسبیح مین مصروف ہو تا یہ
خیال قلب موسی ہی کی خاطر خطیر سی نکل جاوے اور سکو مشاہدہ صریح ہو جاوے اور یقین صحیح کہ

آپکی خدمت مین حاضر ہوی اور عرض کی یا رسول اللہ جب مین ذکر سری کرتا ہون اور دوسرا
کلام دنیاوی کان مین جاتا ہی پریشان ہوجاتا ہون خاطر کو التفات اس جانب ہوجاتا ہی
آنحضرت نے فرمایا اِرْفَعِ الصَّوْتَ بِذِكْرِ مَوْلَاكَ تم خوب چیخ کر پکار کر اپنے مولی
ذکر کرو کسی سی نہ ڈرو اب کیا کر سکتا ہی کوئی مردک مجھیر نازل ہوچکا حکم وَاذْكُرْ رَبَّكَ
اب ذکر کرنیکے آداب کو سنا چاہیئے کہ کیا ہین ذاکر کو چاہیے کہ تھوڑا کھانا کھالے ذکر
کرلیے پیٹ خالی رکھے مستقبل قبلہ بجائے نرم چارزانو بیٹھے اور آنکھ نیچی کرے یا بند
کرے اور دل کو خیالات فاسدہ سی پاک کرے اور بر وقت کہنے کلمہ لَا اِلٰہَ کے داہنے
جانب رخ کرے تا سینے پر زور پڑے اور بر وقت کہنے اِلَّا اللّٰہُ کے بائین جانب پھرے
اور دل پر ضرب لگائے تاکہ ہر آواز کے صدمے سے دل متاثر ہو اور اسکی حرارت و گرمی
سی دل کی چربی پگھلے ملکا پھلکا ہو جسطرف چاہے اُدھر پھر سکے چستی و چالاکی آوے
دیکھا ہوگا بٹیر بازون کو کہ ...سے بٹیر کو موٹھ کرتے اتارتے اسکی چربی پگھلا کر دانے پر
لگاتے رات کو بیدار کرکے سدھاتے پھر سو سو روپیہ بازی لگاتے جیتتے ہارتے
ہین افسوس ہی کہ تم اپنے مرغ دل کو ذرا بھی نہ سدھاو نہ بھوک دو نہ دانے پر لگاؤ پھر یہ
کیونکر بازی لیجاؤ سوائے اسکے کہ ہمت ہار جاؤ ایمان ہار جاؤ اور بہترین ذکر کلمہ طیبہ ہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
جیسے عبادات کی حد و پایان نہین ہر ایک کے لیئے طریقے مختلف ہین اسیطرح سی ذکر کے بھی
انواع مختلف ہر خاندان مین جسطرح سی سینہ بہ سینہ پشت بہ پشت چلا آیا ہی وہ اسیکا عامل
ہی گویا کے لیئے خاص طریقہ واحد معین نہین آپ سنو تفسیر آیۂ قرآنی پڑھ اہی قاری یہ آیۂ کریمہ
بجوش الہامی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا فرماتا ہی مالک ملک کبیر اسنو
ایمان والو امیر و فقیر ہر دم کرو ذکر آلہی کو اپنا وتیرا رب الارباب نے خاص مومنون کو
خطاب کیا کافرون منافقون کا سد باب کیا دوستون کو کامیاب کیا دشمنون پر عتاب کیا

یقان ہی وقت بلا و مصیبت کے صبر واجب ہی جسنے بلا پر صبر کیا وہ ایک بڑی بڑد وغنیمت
دنیا سی لیگیا اسکے بدلے آخرت مین جاکر عیش کیا خیر و بہتری دنیا و عقبی موقوف و منحصر صبر پر
ہی اسکی عادت کرو اسکا تحمل کرو دیکھو قرآن مجید مین کیا فرماتا ہی تمھارا پروردگار سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ سلامتی ہی تمھارے لیئے بسبب تمھارے صبر کے اور اچھا ہی
گھر عقبی کا بوجہ دل پر جبر کرنیکے جیسا صلوۃ وزکوۃ کے لیئے حکم فرمایا اس طرح سے صبر کے لیئے
بھی ارشاد کیا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا ای ایمان والو خود بھی بلا پر صبر کرو
اور دوسرونکو بھی مصابرت پر ہدایت کرو اسکا ثمرہ و نتیجہ یہ ہی لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ شاید کہ تم اور
وہ لوگ ناصح و نصیحت شنو اسکی برکت سے فلاح و رستگاری پاجاؤ و ذلت و خواری سے
بچ جاؤ فرماتا ہی رب العالمین اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ
اعانت و مدد چاہو خدا سی بوسیلہ صبر و ذریعہ صلوۃ کے وہ عام صبر یا خاص روزہ ہی یقینی
اللہ کی رحمت تو صبر کرنیوالون کے ساتھ ہی جاننا چاہیئے کہ صبر کی ہر کام مین ضرورت ہی توبہ
بے صبر و شکر کے درست نہین اداے فرائض و ترک معصیت بے صبر جائز نہین سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سی لوگون نے پوچھا کہ ایمان کیا ہی ارشاد فرمایا صبر الصبر نصف الایمان
صبر نصف ایمان یعنی بڑا حصہ ایمان کا ہی اسلیئے کہ حق سبحانہ جلشانہ نے بہتر جگہ قرآن مجید مین
اسکا ذکر فرمایا ہی اور امامت و ہدایت کو بوسیلہ صبر مربوط فرماتا ہی وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً
يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا اور کیا ہمنے انکو امام و ائمہ کہ ہمارے حکم کی ہدایت کرتے تھے
بسبب انکے صبر کے کہ مصائب و تکالیف کی برداشت کی سختیون و مکروہات کا تحمل کیا یہ تو
نتیجہ دنیوی ہی کہ کل مخلوقات کے ہادی و پیشوا ہوے دیکھو آخرت کے لیے کیا فرماتا کہ
اسکی اجر... إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ پوری پوری مزدوری پاجاوینگے
... بے حساب کما اور پروردگار عالم نے صلوات و رحمت اور ہدایت کو کسی کے
... جمع نہین کیا مگر صابرون کے حق مین اور فرمایا أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ

ہر گیاہ سے کہ از زمین روید		وحدہ لاشریک لہ گو

بحکم و نفاذ حکم جملہ وحوش وطیور صحرائی بہ خوش ادائی حمد و ثنائی خدائی خدائی میں ح
و زمزمہ سنج ہوئے حضرت کلیم چار سو میں تسبیح و ذکر شہنشاہ قدیم سنکر معترف خطای نفس
لئیم ہوئے اور سر سجدۂ مالک الکریم زمین پر گر پڑے قعر زمین سے بھی صدائے ذکر ہی کے
فضل عمیم کی سُنی اور بھی متحیر و مدہوش ہوئے از خود رفتہ و سقیم حکم ہوا اسوقت تجکو ہی معائنہ
قدرت کاملہ ہماری فرض اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْأَرْضَ عصا اپنا زمین پر مار دیکھ قدرت
پروردگار جو ہیں موسیٰ نے زمین پر عصا مارا وہ شق ہو گئی اور نہر نکلا اس سے دھارا آب
بھی نکھرا کہ وہی ہی مالک سنسارا حکم ہوا پانی کو عصا سی ہلا کھل جائے تجھپر قدرت اے جب
موسیٰ نے پانی میں عصا ڈالا اس سے نکلا ایک پتھر کالا حکم ہوا اُس سو تو ڈرا اِضْرِبْ بِعَصَاكَ
الْحَجَرَ جیسے حضرت موسیٰ نے پتھر پر عصا مارا ہو گیا وہ چو پارا اور نکل آیا اُس سے ایک مرغ
سبز رنگ نہایت پیارا اسکی زبان پر جاری ذکر پروردگارا موسیٰ نے اُس سے پوچھا کب سے
مخلوق ہوا اے مرغ شیرین مقال کہا میری عمر کے گذرے تین سو سال پوچھا اس مدت
کیونکر رہا تیرا احوال کہا بذکر و تسبیح مالک لایزال گذر گئے مجھپر اتنے ماہ و سال کہ چونچ تر نکی رہا یہی خیال
کہ شاید عزرائیل آئی نہ دین مجال کہ نوک منقار کو آب سی تر کرتا ہوں مال یہ کہکر وہ پتھر میں پتھر
پانی میں پانی میں ریت گئی منت صانع سبحان دکھا گیا بس اے ایمان والو مطلب اس بیان سے
یہ ہی کہ یہ سب شان خدا سے زمین و آسمان قدرت مالک دو جہان سے ہی اُسکا ذکر واجب خلوص
قلب و جان ہی کہ وہ موصوف اطمینان سے ہی دیکھو وہ فرماتا ہی کیا خوب اَلَا بِذِكْرِ اللّٰہِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ جان لو اہل دل وہی ہیں اور مطلوب جنکو ذکر آلہی ہی مرغوب اطمینان
ہی دل سی منسوب نفس سیکا ہی وہ محبوب ہی ہی مقلب القلوب قولہ صد منون کو
وسلم وَبَدٰا فِي الْحِكْمَةِ صابرا اور عطا کرتا ہی بدن بلا پر صابر یہ ٹکڑا ہی حدیث پر عتاب کیا
جسکا بیان ہو رہا ہی اسے مومنو جاننا چاہیئے کہ صبر بھی ایک حصہ عظیم ایمان ہے

کیا مذہب رکھتے ہو انھوں نے عرض کی اسلام و ایمان ارشاد فرمایا کیا علامت و نشان ہی ایمان کا عرض کی نعمت پر شکر کرتے ہین بلا پر صبر کرتے ہین قضا پر رضا رکھتے ہین فرمایا اَنتُمْ مُؤْمِنُوْنَ حَقًّا بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ تم سچے مومن ہو ایماندار ہو مجکو قسم ہی پروردگار کعبہ کی اور امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہی کہ صبر مثل سر کے ہی تن سے جسکے سر نہین وہ انسان نہین اور جسکو صبر نہین اُسکا ایمان نہین اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہین کہ ایک وقت مین ہمراہ رکاب سالت مآب تھا کہ حضور نے ایک قبیلے مین گذر فرمایا ایک زن انصاریہ ہمین سے حضرت کی خدمت مین دوڑی آئی اور عرض کی اِنَّ اِبْنِیْ یَمُوْتُ میرا لڑکا قریب بمرگ حالت نزع مین ہی حضور قدم رنجہ فرمائین حضرت وہان تشریف لیگئے اور اُسکے لڑکے کو بمزید شفقت و الفت گود مین اپنی لٹا لیا بعد چند ساعت وہ لڑکا جان بحق تسلیم ہوا حضرت کو بخیال اسکی ماد ضعیفہ کے رنج عظیم ہوا بے اختیار چشم مبارک سے آنسو جاری ہوی اور اس ضعیفہ کو مانع اضطرار و بیقراری ہوے فرمایا اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ مِنْ عِبَادِہٖ وَلَہٗ مَا بَقِیَ وَ لِکُلٍّ اَجَلٌ کِتَابٌ فَاصْبِرِیْ وَاحْتَسِبِیْ فَاِنَّ الصَّبْرَ فِیْ اَوَّلِ الصَّدْمَۃِ یقینی اللہ ہی کے ملک ہین اسکے بندے جنکو اسنے بلا لیا اور اسی کے ہین جنکو اسنے باقی رکھا اور ہر ایک شی کیلیے ایک مدت معین ہی اسکی فنا کو بقا اسی کو ہی جو باقی ہی اور یہ سب لوح محفوظ پہ لکھا ہی پس اے زن ضعیفہ تجکو صبر کرنا چاہیے اور اسکا اجر و ثواب لینا چاہیے کہ صبر اول ہی صدمہ ابتدائی رنج مین کرنا چاہیے جزع و فزع نکرنا چاہیے ورنہ رفتہ رفتہ صبر تو آہی جاتا ہی انسان بے اختیار کیا کرسکتا ہی

جو مرنے کی اوسکے خبر آئیگی	تو فوراً ہی خاطر بگڑ جائیگی
طبیعت کو ہوگا قلق چند روز	ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائیگی
اگر یہ نہوگا تو ہووے گا کیا	خدا سے خدائی گذر جائیگی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قَدْ یُدْرِکُ الرَّجُلُ دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ وَلَا یُدْرِکُہَا بِصِیَامٍ وَلَا قِیَامٍ وَلَا حَجٍّ وَلَا جِہَادٍ کبھی پاتا ہی مرد ایک درجہ بزرگ جنت مین اور اوسکو

وَرَحْمَةٌ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ وہ گروہ نہیں پر ہی صلوۃ انکے رب کی اور رحمت اور
وہی گروہ توراہ پانیوالے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ

صبر تو کنجی کشود کل کار ہا ہی ۔ عاقبت روزی بیابی کام را
صبر کن حافظ بہ سختی روز و شب
اگر کیجئے تو کیا کیجئے گا
ترا ب اپنے دلمین بس اب صبر کیجیے
آنحضرت نے فرمایا صبر ایک کنجی ہی

کنجیوں بہشت سی صبر اگر مرد ہوتا تو بڑا کریم و جواد ہوتا حق سبحانہ جلشانہ نے داؤد پیغمبر علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ ہی داؤد میرے اخلاق حمیدہ کی اقتدا کر و عرض کی پروردگار کیا تیرا اخلاق ہی ارشاد ہوا کہ مین صبور ہوں دیکھو میری مخلوقات لاشی محض بالکل بے اختیار کیسے کیسے ادعاے باطلہ کرتے ہیں کیسے کیسے میرے رسولوں اور پیغمبروں سے سوء ادبی و منازعات سے پیش آتے ہیں کر انکے قتل و ہلاک پر آمادہ انکار وحدانیت و ربوبیت پر ستادہ ہوتے ہیں اور ہر طرح کا اصرار کرتے ہیں اور رزق کل موجودین انکی حاجت روائی کرتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا رُزِقَ الْعَبْدُ شَيْئًا اَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ نہیں رزق دیا گیا کوئی بندہ کسی چیز کا جو وسیع زیادہ ہو صبر سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جُرْعَتَيْنِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ جُرْعَةِ الصَّبْرِ عَلٰى مُصِيْبَةٍ مُحْزِنَةٍ رَدَّهَا بِصَبْرٍ وَجُرْعَةِ غَيْظٍ رَدَّهَا بِحِلْمٍ نہیں کوئی چاوا ور گھونٹ پیا کسی بندے نے ان دو گھونٹوں سے کہ دوست تر ہوں وہ اللہ تعالی کے نزدیک ایک گھونٹ صبر سے مصیبت پر کہ موجب حزن و ملال ہو کہ اسکو روکے اور دور کرے صبر کرکے اور دوسرا گھونٹ غیظ و غضب غصہ پھر کہ اسکو روکے ور دور کرے حلم بردباری سے حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے فرمایا کہ تم اپنے مطالب و مقاصد کو ہرگز نہ پاؤ گے مگر بوسیلہ جمیلہ صبر کے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو نفعار سے دیکھا فرمایا تم لوگ

ہر آئینہ تعجب فرمایا حق سبحانہ جلشانہ نے تم دونون کے صبر کرنے سے برکت دے اللہ تعالی تم دونون کی رات اور تمھاری ہم بستری مین حضرت کی دعا کی برکت سے ام سلمہ اسی شب کی ہمبستری سے حاملہ ہوگئین اور ابوطلحہ کو حقتعالی نے اسکا نعم البدل عطا کیا اس حمل سے لڑکا پیدا ہوا جسکا نام عبداللہ رکھا اور وہ سات برس کے سن مین حافظ قرآن مجید ہوا پس جاننا چاہیئے کہ حقیقت صبر کی یہ ہے کہ بندہ اپنے مال و اولاد اور اپنی ذات کو اپنا نہ جانے اور یقین کرے یہ عنایت پروردگار ہے

جیسے کہتے ہین ظاہر مین یہ میرا ہے یہ تیرا ہے — یہ جسکا ہے اُسیکا ہے نہ میرا ہے نہ تیرا ہے
این متاع کہ بنگرے از ماست — درحقیقت ہمہ ز ملک خداست
زان تمتع نفس سے گیریم — چند روزے بہ عاریت بر ماست

جب انسان اس بات کا یقین کامل کرے گا کسی چیز کے فوت کا کبھی شرنج بلا حاصل کریگا جانیگا جو کچھ ہمارا مالک منصف عادل کریگا وہ سراسر ہمارے حق مین خیر و خوبی کے قابل کریگا تو ایسا شخص کبھی نہ حادثات دنیوی کی طرف اپنے دل کو شاغل کرے گا نہ وبال اخروی اپنے اوپر نازل کریگا بلکہ زبان و قلب کو دعا خیر انجام کا سائل کرے گا خیر و شر جو کچھ کریگا وہی فاعل مختار کریگا صابرون کے اجر و ثواب مین اپنے تئین شامل کریگا ہرگز نہ جزع و فزع لاطائل کریگا اور جاننا چاہیئے کہ صبر کے تین اقسام ہین ایک صبر طاعت پر ہے جیسا کہ حالت نماز مین کہ کسی طرف دیکھے نہین کسی جانب مُنہ پھیرے نہین دل مین بجز یاد خدا کچھ سوچے نہین اور یہ صبر اختیاری ہے دوسری قسم صبر معصیت پر ہے جو کوئی اسکو ستاوے اسکے مکافات سے ہاتھ اُٹھاوے جیسا کہ خالق جن و بشر اپنے پیغمبر کی جانب خطاب فرماتا ہے اور ذکر کرتا ہے آگاہ اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَدَعْ اَذٰہُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ صبر کر اُنکے کہنے پر مت کر آہ اور تکلیف و آزار انکی نہ چاہ اور چھوڑ دے انکو گمراہ اور کر توکل علی اللہ اور یہ صبر صدیقون کا ہے تیسری قسم صبر مصیبت پر ہے اور وہ غیر اختیاری ہے نفس خبیث کی حالت اضطراری ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صبر قرآن مجید مین تین درجے پر ہے ایک صبر

نہیں پہونچ سکتا صیام سے اور نہ قیام اور نہ حج سے اور نہ جہاد سے یہ چارون اسکو موصول الی المطلوب نہیں ہوتے اور نہ وہ رتبہ وہ مرتبہ بلند پاسکتا ہے صحابہ نے عرض کی فَبِمَ یُدْرِکُھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پس کس وسیلہ و ذریعہ سے وہ اس رتبۂ اعلیٰ کو پا سکتا ہے یا رسول اللہ قَالَ بِبَلِیَّۃٍ اَتَتْ عَلَیْہِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ فرمایا بہ برکت بلا و مصیبت کے جو سپر دفعۃً آپڑے پس اس وسنے اس حالت اضطرار و اضطراب مین صبر کیا اور اُسکے اجر و ثواب کا منتظر رہا انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا اکلوتا بڑا پیارا تھا اسکو وہ بہت جان سے زیادہ چاہتے تھے قضاء الٰہی سے وہ مرگیا ام سلمہ انکی زوجہ نے بخیال اُسکے کہ ابو طلحہ صائم ہین اور مشغول عبادت و عادت دائم ہین اسکی وفات کی خبر نکی جب شام کو وہ گھر مین آئے اور افطار صوم کیا تو دریافت حال پسر و بوقت نوم کیا بی بی نے حیلہ بازی کھیل ہمراہ اطفال ہمقوم کیا اور اس طرح سے دل کو شوہر کے موہم کیا کہ انھون نے ہمبستری کا عزم کیا بعد از فراغ صحبت یہ مسئلہ شوہر سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو امانت دے اور وہ اس سے متمتع و کامیاب ہو اور بروقت طلب خیانت چاہے اور عمدیدہ اور چشم پرآب ہو شوہر نے کہا یہ ہرگز درست نہین شریعت ضرور اسکو مانع ہے یہ تو عین عنایت مالک و صالح ہے کہ بلا خواست و درخواست امانت کو عنایت کیا مدت معینہ تک خوشدلی کو رعایت کیا زوجہ نے کہا اگر حق و سچ یہی بات ہے تو تمھارا فرزند دلبند داعی اجل کو لبیک ممات ہو گیا اسکا وقت وفات ہے مین نے صبر کیا اور تم بھی صبر کرو اسکا اجر و ثواب عقبیٰ کے لیے دھرو ابو طلحہ نے یہ سنکر کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ہم تو اللہ ہی کے ملک ہین اور اسی کیطرف رجوع کرنے والے اور ابو طلحہ اپنی بی بی کے صبر جمیل سے متحیر و ششدر رہ گئے ہنوز خبر اس حادثہ کی ابو طلحہ جناب رسالتمآب کی خدمت مین گذارش نہ کرنے پائے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے ابو طلحہ و ام سلمہ کے واقعہ جانکاہ و صبر خاطر خواہ سے حضرت کو آگاہ کیا آپنے یہ سنتے ہی واہ واہ کیا فرمایا انکے حق مین جب وہ حاضر خدمت ہوے لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ صَنِیْعَتِکُمَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ لَیْلَتِکُمَا فِیْ دَحْیَۃِ بِنْتِکُمَا

الفاظ و کلام سے زبان کو روکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جس چیز کے
فوت ہونے پر صبر جمیل کرے اسکا نعم البدل پاوے یا وہی اسکو پھر ملجاوے جیسے حضرت
یعقوب علیہ السلام نے جدائی یوسف علیہ السلام پر صبر کیا اور اسکا نعم البدل پایا کہ یوسف
علیہ السلام کو باخدم وحشم عزیز مصر فرمانروا و حاکم باختیار جزا و سزا دیکھا اور یہ اوس مالک
الملک کی مزید فضل و فرط عنایت سے ہی کہ بعد آزمایش و امتحان احسان و امتنان کرے اب
اسی مومنو سنو تفسیر آیہ قرآنی اور پڑھو اسکو بخوش الحانی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
آخر آیہ تک مالک بے چون خالق بے چگون رازق عاقل و مجنون حاکم حکم کن فیکون کلام ربانی
منزل آسمانی مین یون فرماتا ہی کہ تم صرف اقرار زبانی و صدق جنانی سے مومن صادق و
قابل اطلاق لفظ مسلمانی نہین تصور کیئے جاتے جب تک ان پانچ چیزون کی آزمایش مین لاثانی
نہ معلوم ہو اول خوف و ہراس دوسری بھوک پیاس تیسرے نقصان اموال چوتھے اولاد
واقربا کی فوت کا ملال پانچوین تلف ثمرات و زراعت وآمد خشک سال جب سب ان احوال
مین صابر و راضی بقضا خالق لایزال پائے جاؤگے اسوقت مستحق فرمان بشارت سزاوار
ملغزار اشارت کرامت ہوگے اور جان لوگے کہ ہم ایک مالک صاحب قہار کے حکم سے دنیا مین آئے
اور پھر بحکم طلب فوراً اوسی پاس لوٹ جائینگے وہی تو ہمارا جاے قیام و دوام ہی اور یہ تمام
تعلقات ظاہری خیال اوہام ہی ہمارے پھانسنے کو ابلیس صیاد کا دام ہی ہمارا تو فردوس
مقام ہی ہمارا مالک خالق انام ہی اور دیکھو یہ کیا اسکا مزید انعام ہی (بشیء) واقع کلام ہی اور
(بالشیاء) کا جاے اہتمام ہی تاکہ اندک شی کی آزمایش تھوڑی چیز مین امتحان کا گمان ہو اور
امید سعد فضل و کرم و احسان کا سزاوار نہان ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی
تفسیر مین اس آیۃ کے بیان مین فرماتے ہین ان اللہ تعالی بین فی ھذہ الایۃ ان الدنیا
دار البلاء وخلق فیہا العباد للابتلاء وامرھم بالصبر ووعد البشارۃ للصابرین
یقینی حق سبحانہ تعالی نے بیان فرمایا اس آیہ کریمہ مین کہ دنیا دار البلا ہی جو ہمارے بندے ہین انکیلئے

طاعت پر وہ تین سو درجے پر ہی دوسرا صبر حرام پر وہ چھ سو درجے پر ہی تیسرا صبر معصیت پر
وہ نوسو درجے پر ہی اور صبر بلا پر وہ صدیقون کا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی
کہ بار خدایا مجکو ایسا صبر ارزانی فرما کہ مصائب دنیاوی مین آسانی معلوم ہو اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق سبحانہ جلشانہ فرماتا ہی کہ جس بندیکو مین کسی بلا مین مبتلا کرون
وہ صبر کرے اور گلہ و شکوہ نکرے بعد از نجات و عافیت گوشت و پوست نیا عطا کرون اور
اگر اس مصیبت مین وہ مرجاے فردوس بریں مین اسکی جا کرون مشرف بہ لقا کرون حضرت داؤد
علیہ السلام نے عرض کی بار خدایا کیا جزا ہی اوس شخص کی جو بلا پہ صبر کرے حکم ہوا وسے
خلعت ایمان عطا کرون ہرگز ایمان اس سے سلب نکرون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حق سبحانہ جلشانہ ارشاد فرماتا ہی جس شخص کی ذات یا اولاد یا مال مین کوئی آفت و مصیبت پڑے
اور وہ صبر جمیل کرے اور قضاء حکم رب جلیل سمجھے مجھے اس سے شرم آتی ہی کہ روز حساب
کے اسکے اعمال سے پوچھون یا میزان مین اسکو وزن کراؤن اور فرمایا مَنْ اَصَابَ لَهُ مُصِيبَةٌ
فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ جسکو کوئی مصیبت پہونچی ہو اس نے صبر کیا اور ثواب سمجھا
بخشدیتا ہی اللہ تعالی اسکو اور آنحضرت نے فرمایا جس شخص کی بصارت و بینائی دنیا مین لیلیا
اور وہ صبر کرے روز قیامت کے اپنے دیدار سے اسکی چشم کو منور کرون اور صبر جمیل اوسکو
کہتے ہین کہ صاحب مصیبت اور غیر مصیبت مین امتیاز و فرق نہ دیکھا جاوے جیسے اور آنے
والے اوسکی مصیبت مین شریک ہونیوالون کی ہیئت و صورت ہو ویسا ہی صاحب مصیبت کی بھی
حیثیت ہو برہنہ سر گریبان دریدہ بند شکستہ از خود رفتہ نہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون
نے کیفیت صبر جمیل استفسار کی حضرت نے فرمایا مَنْ فَتَحَ عَلَيْهِ وَكَلَّ لِسَانُهُ صبر جمیل کی
یہ علامت ہی کہ صاحب مصیبت آنکھ کھلی رکھے آنکھون پر رومال نہ رکھے یا آنکھون سے آنسو
جاری ہین اور گونگی ہو زبان اسکی جزع و فزع شکوہ و شکایت نہ کرے بجز استرجاع کے آسمان
پھٹ پڑا پہاڑ ٹوٹ گرا خدا نے گھر میرا برباد کر دیا عزرائیل نے گھر تاک لیا معاذ اللہ ایسے

اللہ تعالی روایت کرتے ہین خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے
آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ نجات نہ پائیگا مومن عذاب خدا سے جب تک ان چار چیزون کو
چھوڑے ایک کبر وغرور ہے دوسرے غیبت وبدگوئی تیسرے حسد وکینہ ہے چوتھے
بدظنی وبدگمانی اللہ کے ساتھ راوی اس حدیث کے وہ شیر بیشہ شجاعت ہین جنکے حق مین
فرماتے مالک شفاعت روز قیامت ہین خالد بن ولید سیف من سیوف اللہ تعالی
فی الارض خالد بن ولید ایک تیغ برہنہ ہین تلوارون اللہ تعالی سے زمین مین یعنی نامی
بہادرون سے ہین جو دنیا مین مشہور ومعروف ہین **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن ایمان
والا جس مین صفت ایمان پائی جاے خدا کی وحدانیت نبی کی رسالت کا اقرار باللسان تصدیق
بالجنان وعمل بالارکان ہو اور یہ بطریق عموم اسلام ہے اور عام ایمان اور مومن خاص وہ ہے جو کل
معاصی سے دست بردار ہو چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے استفسار
کیا ما المومن یا رسول اللہ مومن کون ہے اے پیغمبر خدا آنحضرت نے ارشاد کیا من اجتنب المعاصی
جو بچے اور پرہیز کرے کل گناہون صغیرہ وکبیرہ سے دوسرے شخص نے دریافت کیا ما علامۃ
المؤمن کیا علامت ونشان وپہچان ہے مومن کی قال من لم یکل لسانہ من ذکر المؤمن
فرمایا جس شخص کی زبان نہ ٹھہرے ذکر مومن المہیمن سے یہ نام ایک اسماء حسنی پروردگار
عالم سے ہے **حکایت** شہر بغداد مین ایک جہودی تھا زید نام جود وسخا مین مشہور انام
جو سائل آتا کبھی محروم نہ جاتا مطابق سوال کے نقد وجنس لیجاتا ایکبار وہ نہایت علیل
وبیمار ہوا چونکہ ازبس سخی تھا ہر شخص بطور خود دوا ودعا کا خواستگار رہا کوئی بہ تلاش طبیب
حاذق کوئی بہ جستجوے بندگان خاص پروردگار رہا چنانچہ قاضی امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ
بھی بمقتضاے شفقت عام خدمت بابرکت حضرت امام اعظم علیہ السلام مین حاضر ہوے اور
عرض کی یا امام المسلمین یہ جہود قریب المرگ رفتنی زمین ہے اگر صحیح وتندرست ہو جاتا اور
مشرف بہ اسلام ہوتا تو کیسا نام بین الانام ہوتا اور حضور کا شکر گزار ہر ایک خاص وعام ہوتا حضرت

آزمایش کی جا ہی صبر کرنا اونکو حکم خدا ہی وعدہ بشارت ہوقت صابرون کو بجا ہی ۵

یارو عزیزو دوستو دنیا مین ہر گز مت گھبنو
بھائی برادر باپ کو جب دیکھین اُسکے باپ کو

دل اُنکی اُلفت مین ندومت اہار و تم اپنا جنم
ہوجائین سب آپ آپ کو ساتھی نہین جز اپنا دم

روایت ہی حضرت ابن عباس اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے کہ اُنھون نے کہا ما اعطی امتا ولا نبیا انا للہ وانا الیہ راجعون الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وامتہ ولو اعطی نبیا لاعطی یعقوب علیہ السلام فانہ قال یا اسفی علی یوسف کسی نبی اور انکی امت کو استرجاع نہین عطا ہوا بجز محمد اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر کسی نبی کو مرحمت ہوتا تو ضرور یعقوب علیہ السلام کو کرامت ہوتا اُنھون نے کلمہ تاسف مہاجرت یوسف علیہ السلام پر کہا اس سے معلوم ہوا کہ عنایت مخصوص اسی امت پر ہی سبحان اللہ و بحمدہ بعد اسکے ان صابرونکے حق مین فرماتا ہی اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ انہین لوگون پر ہی رحمت انکے پروردگار کی اور عنایت اور وہی لوگ تو ہدایت پانیوالے ہین رحمت واسعہ من اللہ یعنی (رحمۃ من اللہ) ہی اور مکرر در لفظ و رحمۃ کا نشان ہی سنت و حسان خالق کون ومکان کا تاکیدا موجب القان ہی اہل ایمان مین بعض کا قول ہی صلوۃ عطا اجر و صبر ہی اور بعض فرماتے ہین صلوۃ رحمۃ ہی دنیا ور رحمت شفقت ہی عقبی مین اور صبر عین ہدایت ہی پروردگار کی اور ہدایت عین عنایت ہی غفار کی مصیبت و بلا پر صبر کرنا بغیر ہدایت دشوار ہی اور ہدایت وابستہ فضل غفور یگار ہی رزقنا اللہ وایاکم

المجلس السابع فی الکبر والغیبۃ والحسد وسوء الظن باللہ تعالی

مجلس ساتوین غرور اور غیبت اور حسد اور بدگمانی باللہ کے بیان مین

عن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المومن لا ینجی من عذاب اللہ تعالی حتی یترک اربعا الکبر والغیبۃ والحسد وسوء الظن

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس اے مومنو اس حکایت سے تین فائدے استفادہ کرو اول یہ سخاوت
موجب ہدایت ہی دوم یہ کہ توجہ خاص بندگان رب الارباب مثل قطرۂ آب تیزاب ہی کہ مس
کاسۂ بے آب وتاب کو روشن ومصفا مانند آفتاب کر دیتی ہی کیا نہین دیکھا ظروف مسی برنجی
خستہ وخراب کو ٹھنڈی ملع سے کیسے باآب وتاب بہتر از سیماب ونقرہ تاب ہو جاتے ہین تم بھی
صحبت صحاب تبع خاص جناب رسالت مآب مین اگر خلوص عقیدت سے باریاب ہو تو
کیونکر نہ فیضیاب وکامیاب ہو نُورٌ علی نُور مثل آفتاب ومہتاب ہو تیسرا فائدہ یہ کہ ایسے
سلامتی واسلام سے احتراز ہی جسپر یہود ونصاری وغیرہم کو اعتراض ہو اس شخص کی صحبت
ومصاحبت واختیار طریقہ واوضاع سے بچو جو رند مشرب وقمار باز وبے باک وبے نمازہو
یا جھلملدار ٹوپی ترکی جاکٹ پتلون پہنکر دغاباز وجعلساز ہو گو حکام میں بیرسٹر وقانوندان
بے مثل وانباز ہو غرض کہ دنیاے دنی وحیات بے ثبات مین خوف مالک کارساز ہو
قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینجی من عذاب اللہ تعالی نہ نجات پائیگا عذاب خدا تعالی سے
یعنی آخرت مین عذاب دوزخ سے نہ بچیگا اگرچہ عقاب دنیاوی بھی مراد لیا جاوے
لیکن وہ لائق اعتبار نہین اسلیئے کہ اوسکو ثبات نہین اور عذاب اخروی ابدی ہی اسکو
فنا نہین ہر روز ازدیاد ہی وہ نار جہنم ہی کہ حرارت اسکی شدید اور درد اسکا جدید اور یاقی
اسکا صدید اور قعر اسکا بعید اور رکارکن اسکے عنید اور صدا اسکی ہل من مزید ہی حق سبحانہ
تعالی فرماتا ہی کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِیْدُوْا فِیْهَا جب ارادہ کرینگے اہل دوزخ
اس سے نکلنے اور بھاگنے کا پھیر دیے جاوینگے اسمین اور ڈھکیل دیے جائینگے اسمین
اور پھر پھیک دیے جائینگے اسمین ایک بار حضرت جبرئیل علیہ السلام سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے مغموم ومحزون حضرت نے استفسار فرمایا یا اخی مالی
اَرَاكَ باكيا مَحْزُوْنًا اے برادر تمھارا کیا حال ہی ابتر کہ تمکو چشم تر اور آشفتہ جگر دیکھتا ہوں
حضرت جبرئیل نے کہا اے پیغمبر خدا جس روز سے دوزخ مخلوق ہوئی اور اوسکو دیکھا

امام علیہ السلام ملک العلام نے قول قاضی وقت کو رد نہ فرمایا اور چند نفر مرد بزرگ
و مسلمان سنجیدہ و فہمیدہ کو دعا اور فہمایش دعوت اسلام اور قبول طریقہ خیر الانام کیلیے
ہمراہ قاضی یوسف کے کر دیا جب وہ لوگ زید جہود کے پاس پہونچے اور اُسکی علالت
و زحمت کو مشاہدہ کیا متاسف ہوے اور اسکے حق مین دعاے صحت و خیر انجام فرماکر دعوت
دین اسلام کی اور فہمایش تام کہ دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہی ۵

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا	مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا
سکندر رہی نہ دارا ہی نہ کیکاؤس ہی	پڑا ہر ایک لحد مین نادم و مایوس ہی

بہتر یہی کہ ایسے وقت نازک و نزع مین توبہ کرو اور زبان سے کلمہ طیبہ پڑھو تاکہ
اعمال سیئہ تمھارے رحیم و کریم افعال حسنہ سے مبدل فرماوے اور کیا عجب اگر حیات باقی
ہو صحت و تندرستی عطا کر دے اور بہت سے کلمات ترغیب و ترہیب اسکے گوش زد کیے
کہ اگر مسلمان ہو جاؤگے تو یہ خیرات و مبرات تمھارے ضائع نہونگے بڑا اجر و ثواب پاؤگے
اور اگر حالت کفر و انکار پہ مر جاؤگے تو بروز قیامت بچھتاؤگے جب اُس مردود نے یہ
کلام بندگان مقبول و مسعود سنا اول سکوت کیا بعد دیر تامل کرکے کہا اگر مسلمانی کے
یہی معانی ہین جیسے کہ امام صاحب مین پائے جاتے ہین تو وہ میرے اندازہ خیال سے دور
موجب پریشانی ہین اور جو اوصاف ایمانی کہ تم لوگ رکھتے ہو اُسکے قبول سے مجکو محض عار ہی
اور وہ باعث شرم و پشیمانی ہی قاضی صاحب اور وہ بزرگوار گفتگوے ناہموار اس احمق
ناتجربہ کار کی سنکر کبیدہ خاطر و ناہستوار گریہ کنان زار زار ہوے اور مایوسانہ اٹھکر حاضر
خدمت امام با عظمت و وقار ہوے اور مظہر سوء ادبی یہود نابکار ہوے یہ سنکر حضرت از
نہایت شفقت خود بہ نفس نفیس عازم خانہ بیمار ہوے راہ مین ملتجی ایمان از حضرت پروردگار
ہوے جیسے وہان پہونچے اور اُس بیمار سے دوچار ہوے حضرت کو دیکھتے ہی خود بخود
اسکی زبان سے کلمات توحید و رسالت ظاہر ہوے بے تعلیم و تلقین کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ

صدا اُنکے کان مین پہونچنے لگی ہاتف غیبی نے اسوقت آواز دی اے سلیمان اگر تمہارے دل مین بمقدار ذرہ بھی تکبر و غرور ہوتا تو یہ اختیار نہ عطا کرتا اور زمین مین دھنسا دیتا اور آسمان تک نہ آنے دیتا اور آنحضرت نے فرمایا کہ روز قیامت کے اللہ تعالیٰ متکبرون و مغرورونکا حشر بصورت چیونٹیون کے کریگا کہ کمال ذلت و خواری سے جملہ خلائق تلے پیرون سے روندے جائینگے یہ ایک سزا ہی منجملہ اور سزاؤن کے عجب و تکبر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ مین ایک وادی ہی کہ اسکا نام ہباب ہی وہ مخصوص عذاب جبارون و متکبرون کے لیئے ہی جو غریب آزاری و جفاکاری کرتے ہین زبردستی اجیر و مزدور کی دل آزاری کرتے ہین ہیزم کش و ترہ فروش وغیرہ آدمیون سے بد معاملگی کرتے ہین زیادہ تلواتے گھٹا تا لیتے دام کم دیتے گالی دیتے مار بیٹھتے ستاتے ہین ستم شعاری سے اپنی مونچھون پر تاؤ دیتے حضور نواب صاحب و خانصاحب و مرزا صاحب کے نام پر اور میر صاحب رسالدار صاحب و تھانہ دار و حولدار صاحب کے عہدہ پر مرتے ہین کہ ہم رئیس زادے یا ملازم حاکم وقت ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق سبحانہ روز قیامت کے نظر رحمت سے اُنکی طرف نہ دیکھیگا جو فخر و ناز سے اپنے دامن جامہ و ازار کو حد سے زیادہ نیچا کرتے زمین مین گھسیٹتے انداز سے ہاتھ مین اُٹھاتے چلتے ہین لہراتے تنگے دار جو گوشیہ و جھبدار ٹوپی سنبھالتے اور پیچھے پیچھے خدمتگار رومال جھلتے چلتے ہین یہ سب علامات نخوت و شان تکبر ہی حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کی ہی بیٹا زمین پر دیکھکر چل بوجہ تکبر نظر کر

ناز کم کن کہ درین باغ بسی چون تو شگفت	این سخن با دصبا با گل نو خواستہ گفت

نقل ہی کہ ایک درویش صاحبدل راہ مین بیٹھے تھے ایک امیر جاہل اُدھر سے نکلا وہ بزرگ دست بسر ہوئے آداب و کورنش بجا نہ لائے وہ امیر از بس غیظ و غضب سے مستغرق ہوا کہا ای فقیر بے ادب مجکو نہین جانتا کہ مین امیر بالقب ہون فقیر نے کہا تقصیر معاف آپکی حقیقت سے اول و آخر کی بخوبی آگاہ ہون اول خلقت از نطفہ گندہ جسکے خروج کے

اور اہل دوزخ کا حال سُنا ہی لرزان و ترسان ہوں ہر دم خوف و ہراس طاری ہی اشک خونین آنکھوں سے جاری رہتے ہین **قوله** صلی اللہ علیہ وسلم حتی یترك الجبار الکبر یہانتک چھوڑ دے جبار یا تو تکو کہ اول اسکا کبر و غرور ہی کہ وہ سوا پروردگار کے دوسرے کو سزاوار نہین

مرا و را رسد کبریا و منی
که ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

کہ ایک خصلت ہی مذموم جسکی مذمت قرآن مجید سے ہی مفہوم فرماتا ہی آفریدگار عالم اٹھارہ ہزار کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ اور ایسی ہی مہر کر دیتا ہی حق سبحانہ جل شانہٗ دل پر ہر ایک تکبر کرنے والے ظالم کے جس مرتبہ تکبر و غرور ہوتا ہی مطابق اوسکے قلب پر مہر منقش ہو جاتا ہی کہ وہ راہ راست پر نہین آتا اور جگہ فرمایا کُلَّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ مہر کر دیتا ہی دل پر ہر ایک جبار سرکش کے اور جگہ واقع ہی اِنِّی عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِّنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ پناہ چاہتا ہوں اپنے اور تمہارے رب سے ہر ایک تکبر کرنے والے سے جو کہ ایمان نہین لاتا روز حساب کا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تکبر وضعہ اللہ جسنے تکبر و غرور کیا اسکو حقتعالی نے پست و زبون کیا من تکبر اهانه اللہ جسنے تکبر کیا اللہ تعالی نے اسکی توہین کی من تکبر ابغضه اللہ جس نے غرور کیا خدائے تعالی نے اس سے بغض رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نجاویگا وہ شخص جسکے دل مین موافق ایک دانے رائی کے بھی تکبر و غرور ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگون کی عادت تکبر و غرور کی ہی اُنکا نام جریدۂ جباران مین ثبت ہی جو عذاب کہ اُنکو ہوگا وہی عذاب اُن شخصون کو بھی ہوگا جنکا پیشہ و خو تکبر ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایکبار حضرت سلیمان علیہ السلام نے جملہ دیو و پری و مردم سپاہ پیشہ و وحوش و طیور کو حکم کیا کہ میدان مین جمع ہوئین چنانچہ چار لاکھ کے قریب یہ سب جمع ہوے اور صف بصف پرے باندھکر کھڑے ہو گئے حضرت نے سبکا جائزہ دیکھا اور تخت روان طلب فرماکر اوسپر بیٹھے اور سوے آسمان روانہ ہوے اور اسقدر قریب پہونچے کہ تسبیح ملائکہ مقربین کی

وعلماء شرع متین و صوفیہ صافیہ با صدق و یقین متبعین شریعت خاتم النبیین کے ہو سراسر اتہام و
افترا کرنا سب و شتم دنیا انکا شعار ہے چوتھا درجہ وہ جو بمقابلہ بزرگان دین و استادان و مصنفین و
حفاظ و قراء و مفسرین ہو جنکی اقتدا و اتباع پر ہزارون علماء و مشائخین ہوں انکی توہین عین
علامت بچہ زائیدہ شیطان لعین و نابکار ہے پانچوین درجہ وہ جو بمقابلہ اپنے امثال و اقران
طعن و تشنیع کی زبان بے لگام و تیر و سنان ہو یہ نشان جہالت و رذالت و خطا پر اصرار
ہے چھٹا درجہ وہ جو علی العموم ہو خود را نصیحت دیگران را فضیحت [illegible] خود ستائی و خود
نمائی و خود بینی و خود مختاری پر بشارت دوسرون کو جو اپنے سے اولی و افضل ہیں دیکھنا
نظر حقارت سے یہ سب دلائل کبر و عجب ہیں فرماتا ہے حق جل جلالہ العظمۃ ازاری
والکبریاء ردائی فمن نازعنی فیہما قصمتہ یہ موافق ہمارے عقول کے اظہار ہے ورنہ
وہ ستر و پوشش سے منزہ و مبرا ہے کہ عظمت میری تہمد و ازار ہے کبریائی میری چادر ہے او قادر ہے
جسنے ان دونون مین مجھسے منازعت کی وہ ناہنجار ہے نابکار ہے اسکے لئے ہلاکت و آتش
دوزخ تیار ہے جو مالک [illegible] ہمارا ہے اسکو عظمت و کبریائی سزاوار ہے اور اسباب و مواد
کبر و غرور کے بھی چند ہیں اول علم ہے کہ بذریعہ تعلیم و تدریس دوسرون سے تعظیم و
تخصیص چاہتا ہے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آفۃ العلم الخیلاء آفت علم
اپنے کو بزرگ جاننا ہے ناز و تجبر سے چلنا پھرنا گفتگو کرنا ہے دوسرا زہد ہے کہ تقوی عبادت
مین خود کو حاضر دوسرون کو قاصر جانتا ہے اپنے کو عاقل و کامل اوروں کو جاہل و
کاہل سمجھتا ہے حکایت مین لکھا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد زاہد تھا کہ ہمیشہ پڑھتا مصروف
عبادت تھا ابر سایہ چادر سر پر کرتا تھا ایک مرد فاسق اسکی زیارت کو گیا اور اسکے بستر کے پاس
بیٹھ گیا زاہد مرد فاسق کو دیکھ کے غضب مین آیا اور اسپر [illegible] دل مین دیکھتا
[illegible] کہان یہ بستر جاسکے [illegible] خاصہ
کو نادم و شرمندہ اپنی راہ [illegible]

ہر شخص شرمندہ ہیں جیز دکیہ سے مین الگ جاے وہ نجس وپراگندہ ہر قوم کے آدمی جبتک غسل نہ کرلین [illegible] مردہ وسنا مین مادام الحیات حمال نجاسات گوسند نشین وحاکم وقت بیراہ کورنش وتسلیمات اور آخر مین پیس ازمردن بدتراز سگ مردہ پلیدات ضرورت دلیل نہین اکثر [illegible] مشاہدات وہ امیر ہین فقیر کے جواب بغایت ذلیل وحقیر مقر تقصیر اور اپنے را دگمراہ [illegible] حقیقت کبر وتعلات غرور یہ ہے کہ [illegible] اوصاف حمیدہ بیان ہون فرحت [illegible] اور صفت وثنا ہوتی جب ہو د مردن ہم پیشون کی مذمت [illegible] مع [illegible] ہمت وکمال کے ذکر سے نفرت [illegible] واحد [illegible] کے جاہ و جلال کے [illegible] کذب مقالات سننے کی عادت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعوذ باللہ [illegible] پناہ چاہتا ہون اللہ سے باکبر ولوپے غرور سے خود بینی وخدا بینی مین [illegible] قرار [illegible] وہ منزل [illegible] ہوا [illegible] سمجھا وحمقا [illegible] حال [illegible] اور دن کو دون سمجھتے ہین مجلس ومحفل نشست وبرخاست مین [illegible] تسلیمات جواب سلام [illegible] اشارہ وبھون [illegible] سر اٹھا [illegible] دست سر نگون بھول جائین قدرت [illegible] کہ اصل ہم سب کی ایک ہی [illegible] اگر علم ومشیخت کا فخر ہے تو یہی تواضع [illegible] کا بڑا اجر ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کبر کیا چیز ہے ارشاد کیا حق سے انکار باطل پہ اصرار خودی کا اظہار تحقیر ابرار توقیر اشرار یہی سب نشان تکبر ہین آشکار یہ خصائل [illegible] حلیم ومانع سلوک راہ رحیم وکریم ہین اور ترک ان عادات ذمیمہ کا داخل ایمان خدا ورسول وموجب دخول جنات النعیم ہے اور درجات کبر متفاوت ہین اول درجہ وہ جو بمقابلہ خالق زمین آسمان ہو جیسے تھا نمرود وفرعون وہامان وشداد اور انہین کے امثال و اقران کو یہی خدائی کا اقرار خدا کی بندگی سے عار تھا۔ دوسرا درجہ وہ جو بمقابلہ سید ابرار قریشی کفار نابکار کو ایمان اپنے خدا ورسول سے انکار تھا تیسرا درجہ وہ جو بمقابلہ خلفاء راشدین وائمہ مجتہدین

راضی برضا و تسلیم کیونکہ فرماتا ہی رحیم و کریم اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ مگر وہ جو
خدا پاس لیکر آیا قلب سلیم اور عقل فہیم وہی تو ہی اسکا دوست و ندیم اور یہ کبر و غرور بڑا
مرض مہلک و بیماری لا علاج ہی اسکے لیے پرہیز و طبیب حاذق احتیاج ہی ایمان کو
مُضر کوڑھ مین کھاج ہی وہی لوگ اسکے درپے ازالہ و دفع رہتے ہین جنکو خدا و رسول
سے شرم و لحاج ہی ہر شخص کو بطور خود اسکی فکر ازالہ چاہیئے محتاج یا صاحب تاج ہی ہمیشہ
رکھے اسکو دل مین جا بگیر فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ وہان کچھ نہ چلے گی حیلہ و تدبیر
دوزخ مین چلے جائینگے ناگزیر دنیا مین سمجھا ڈرا گئے بشیر و نذیر کہ وہ کل اعمال و افعال
کا ہی سمیع و بصیر جبار ہی علی کل شئ قدیر حضرت خواجہ شیخ المشائخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے
لوگون نے پوچھا کہ کبر و ناز کا کسوقت موقع اور کسکو زیبا ہی فرمایا جب بہشت مین جا رہے
اور حساب و کتاب روز قیامت سے بخوبی بری ہو جاے اور دار السلام مین جم جاے وہ وقت
اور اس شخص کو البتہ سزاوار ہی اور دیکھو شامت کبر کا انجام کا ہی فرماتا ہی احکم الحاکمین در
حق شیطان لعین اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ اسنے انکار و استکبار کیا اور تھا
منجملۂ کافرین قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْغِیْبَۃُ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
کبر کے بعد غیبت و بدگوئی ہی پیٹھ پیچھے کسیکو برا کہنا اسکی ہجو و مذمت کرنا اسکو لعن طعن سب
و شتم کرنا حسب و نسب آبا و اجداد و پیر و استاد پر کسیکے پیچھے یا بعد از وفات اتہام و افترا
و جھوٹ کی نسبت کرنا اسکو غیبت کہتے ہین اور یہ اعمال دل اور افعال قلب سے نہین بلکہ
احوال زبان سے ہی اور اقوال لسان سے وبال اسکا عظیم ہی قرآن مجید مین فرماتا خداے
کریم ہی غیبت کو گوشت میت سے تشبیہ دیتا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا اور
حدیث سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین سنا ایاکم والغیبۃ فان الغیبۃ اشد
من الزنا بچو غیبت و بدگوئی کی زنا نکاری سے اسلیے کہ غیبت اشد و سخت تر ہی بدکاری
سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا بارہا ان الرجل قد یزنی فیتوب اللّٰہ

فاسق سے کہدو بوجہ تیری خوش اعتقادی و عقیدت مندی کے کل گناہونکو تیرے بخشدیا اور زاہد سے کہدو بسبب تیرے کبر و غرور کے کل اعمال حسنہ کو حبط کردیا تیسرا سبب غرور کا نسب ہے لوگ اپنی سیادت و مرزائی پر نازان علوی و رضوی و قریشی و خواجگی پیشادن ہوتا ہی حالانکہ بندے کی شرف و بزرگی بوجہ عبادت و بندگی ہی جیساکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ خلق الجنۃ لمن اطاعہ وان کان عبدا حبشیا والنار لمن عصاہ ولو کان حرا قرشیا یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نے جنت کو اس شخص کے لیے جو اسکی اطاعت کرے و فرمانبرداری کرے اگرچہ غلام حبشی ہو اور آگ کو پیدا کیا اوس شخص کے لیے جو اسکی نافرمانی کرے اگرچہ وہ خود مختار و قریشی ہو چوتھا سبب غرور جمال ہی

اور محض حماقت و نادانی کمال ہے	بر مال و جمال خویشتن تکیہ مکن
آن را بیک شب بزرد زین بالیدہ سبتے	جوانی مین اکڑتا ہے یہ ہین عصا لیکر

چنانچہ اکثر یہ اکثر عورتون مین شائع ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسیار زنان رومی و فرنگی دوزخ مین بدتر از حبشی و زنگی ہونگی بسبب غرور حسن و کبر جمال کے پانچوین سبب غرور ایمان ہی کہ اپنے کو ایماندار اور دوسرون کو بے ایمان جانکر غرور کرتا ہی اپنے افعال و اقوال و احوال کو اورون پر ترجیح دیتا ہی حالانکہ مقبولیت و انجام کار معلوم نہین بزرگون نے کہا ہی نہین کبر ہی ایمان کا مگر شیطان کو چھٹا سبب قوت و طاقت ہی کہ پہلوانون و کشتی گیرونکو ہوا کرتا ہی کہ جو راہ مین اٹھتے چلتے خود کو زبردست جانتے دوسرون کو کمزور و زیردست سمجھتے غریب آزاری پر کمر باندھتے ہین حالانکہ تھوڑیسی بیماری و اسہال مین اس حال کو پہونچ جاتے ہین کہ بغیر مدد غیر کے زمین و بستر سے اٹھ نہین سکتے ساتوان سبب غرور کثرت مال و اولاد ہی اور یہ سب سے ناچیز ہی یون کہ فرماتا ہی ایزد بیچون لیکم لا ینفع مال ولا بنون اس روز یعنی روز قیامت کے مال و اولاد کوئی بھی کام نہ آوینگے عذاب دوزخ سے نہ بچاوینگے بہرکیف بندہ کو یہی زیبا ہی کہ رہے

تلاش کریگا اللہ تعالی اُسکے عیوب کو کھول دیگا اور فضیحت کر دیگا اسکے گھر کے بیچ مین یعنی وہ اپنے گھر والون اور عزیزون مین ذلیل رسوا ہو جاویگا مسلمانون کو اس سے دور رہنا چاہیے ہے

ترا غیبت باشد دریدہ ننگ
مدر پردہ کس ہنگام جنگ

مرے منہ سے بھی کچھ سنا چاہیے ہو
زبان مین بھی رکھتا ہون گالی تہ دیجیے

عود را گر بو نباشد ہیزم است
آدمی را آدمیت لازم است

یہ کون بشر ہی جسمین مادہ شر نہین

خبث تک دفع نہو کوئی حیوان سے بہتر نہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا عذاب القبر ثلثۃ اجزاء جزء من الغیبۃ وجزء من النمیمۃ وجزء من البول عذاب قبر کے تین جز ہین یعنی ان تین باتون کے ارتکاب سے ہوگا ایک غیبت و بدگوئی ہونا دوسری نمامی یعنی چغلی ہے تیسری پیشاب کی پلیدی و گندگی ہو کہ پیشاب سے طہارت نہین کرتے ڈھیلے سے استنجا نہین کرتے قطرہ کا دھیان نہین رکھتے بوقت شدت احتیاج پائنچے سے پیشاب کر لیتے ہین مسیا معززین مسلمان عہدہ دار و نشان تیلون سے بند کھول دیوار و درخت کے ہشیار کر دیتے وردی و لباس کو آلودہ و کبھی دیتے بے تکلف چھوٹ پیتے روان اکڑتے اکڑتے پھرتے ہین حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ایک بار مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھا کہ حضور ایک قبرستان سے گذرے اور ارشاد کیا کہ دو میت عذاب قبر مین سخت مبتلا ہین یہ ایک بوجہ غیبت کے دوسرا بسبب بول کے کپڑون کو چھینٹون سے نہ بچاتا تھا طہارت بخوبی نکرتا تھا یہ فرما کر بنظر رحمت و شفقت ایک چوب تر اُٹھا کر دو پارہ کر ان دونون قبرون کے سرہانے ایک ایک گاڑ دی اور ایک روایت مین اسقدر زیادہ ہی کہ ارشاد کیا جب تک یہ شاخین تر رہینگی میت عذاب قبر سے محفوظ رہینگے اور ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین غیبت خراب کنندہ دل سراسر ظلمت ہی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین غیبت کنندہ دنیا مین مردار گوشت خور ہی

علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر حتی یغفر لہ صاحبہ یقینی مرد کبھی زنا کرتا اور توبہ کرتا ہی پروردگار اسکی توبہ مقبول کرتا ہی اور بخشدیتا ہی اور بدگوئی کرنے والیکو نہیں بخشتا جھڑک دیتا ہی اسلیئے کہ یہ گناہ حق اللہ نہیں حق العباد ہی خدا سے توبہ و فریاد بے بنیاد ہی گریہ وزاری بیکار استغفار بے سود و برباد ہی جسکی غیبت کی اوس سے عفو چاہیئے حکم وارشاد ہی اسبات کو رکھنا چاہیئے یاد ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مررت لیلۃ اسری بی علی قوم یخمشون وجوھھم باظفارھم فقلت یا جبرئیل علیہ السلام من ھولاء فقال ھولاء الذین یغتابون الناس ویقولون فی اعراضھم گذرا میں اس رات میں کہ سیر کرائی گئی مجکو یعنی شب معراج کو ایک قوم پر کہ وہ اپنے مونھوں کو اپنے ناخونوں سے نوچتے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون قوم ہیں بس کہا جبرئیل نے یہ وہ لوگ ہیں جو غیبت کرتے تھے آدمیوں کی اور طعن و تشنیع کرتے تھے انکی عزت و آبرو میں ایک بار سلیمان بن جابر نے خدمت میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجکو وہ بات تعلیم فرمائیے جو میرے دین و دنیا میں کام آوے حضرت نے ارشاد کیا کہ نیک کام کو حقیر نہ جانو اگرچہ اپنے ڈول سے کسیکے کٹورے میں پانی دو اور برادر مسلمان سے بکشادہ پیشانی ملاقات کرو اور جب وہ چلا جاوے اوسکے پیچھے غیبت اسکی نہ کرو ان تین باتوں کو یاد رکھو اور ایکبار جناب سرور کائنات علیہ التحیات نے خطبہ بلیغ باواز بلند ارشاد کیا کہ عورتوں نے اپنے اپنے گھر میں بخوبی سنا وہ یہ ہی یا معشر المسلمین من امن بلسانہ ولم یؤمن بقلبہ لا یغتابوا المسلمین ولا یتبعوا عوراتھم فانہ من یتبع عورۃ اخیہ یتبع اللہ عورتہ یفضحہ اللہ فی جوف بیتہ اے گروہ مسلمین جو زبان سے ایمان لاوے گو دل میں نہو ایسے مسلمانوں کی غیبت نہ کرو کہ حکم شریعت ظاہر پر ہی اور نہ فاش کرو انکے عورات کی یعنے عیوب کی اور ان چیزوں کی جنسے شرم و حیا آوے کیونکہ تحقیق جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے پیچھے اسکے عیوب کی

دوزخ میں چلی جائیں گی دوسرے مال دار بخیل ہیں کہ بوجہ بخل و کبر و غرور جہنم کو خود بخود چلے جائینگے تیسری روستائی دہقانی ہیں کہ بہ باعث جہل و نادانی و عدم تمیز حلال و حرام کے خود بخود دوزخ میں چلے جائینگے اور ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب تنبیہ میں لکھا ہے کہ جابر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گرد باد اٹھا اور ہوائے سخت بھی اور اس سے گندہ بو پھیلی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یاران و اصحاب کو آواز دی اور ارشاد کیا کہ جانتے ہو کہ اسوقت باد صرصر سے بوے پراگندہ کیوں آئی انھوں نے عرض کی اللہ و رسولہ اعلم ارشاد کیا معلوم ہوتا ہے کہ کسی مقام پر گروہ منافقان مومنوں کی غیبت کر رہے ہیں اور یہ اُسکی عفونت ہے جو دماغ کو پریشان کرتی اور بذریعہ باد آتی ہے اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ ہمارے وقت و زمانے میں کسی غیبت کنندہ کے منہ سے بوے گندہ نہیں آتی اکثر مشاہدہ ہوا کرتا ہے جواب ہمارا یہ ہے کہ وہ وقت تو زمانہ برکت پیغمبری تھا ہر ایک گناہ و جنایت سے بچتا و ڈرتا تھا اور اب اسوقت میں کثرت جنایات و سیئات کی فخر و مباحات ہوگئی بجاے سلام کے دشنام مروج ہے اور مخطا کا کلام زبان زد خاص و عام ہے انسانیت و متانت کا کیا کام ہے مادر و پدر و خواہر کا زبان پر نام ہے علامت غیبت و غیبت سلام ہے ہماری ناکوں کو ایسی بو و گندگی کیونکر محسوس ہوسکتی ہے دیکھتے ہو دباغوں موچیوں گردن بوچڑوں و قصابوں وغیرہ پیشہ وروں اور بلوچ پورے کی گڑھیا اور مولوی گنج کے نالے کے رہنے والوں کو کہ بخوبی تمام اپنے اپنے مکانوں میں رہتے سہتے کھاتے پکاتے ہیں اگر چوک و چکلے کے ساکنوں کا وہاں گذر ہوتا ہے رومال سے ناک کو بند کر کے نکلنا محال ہوتا ہے پراگندگی دماغ کا کیا حال ہوتا ہے کہ دم راست نہ تا بھی نہیں وبال ہوتا ہے اسی پر ہر امر کو قیاس کر لو ایک بزرگ کا ذکر ہے کہ ایام سرما میں لحاف میں بھرنے کو روئی لیکر گھر سے دھنیے پاس بیچلے بی بی نے کہا بغیر وزن کیے لیے جاتے ہو دھنیے سب چور و دغا باز ہوتے ہیں فوراً بی بی کو طلاق دیدی لوگوں نے پوچھا

آخرت مین دنیا مین غیبت کرنے سے مسرور ہی آخرت مین مردار گوشت کھانے پر مجبور ہوگا
کوئی عذر نہ منظور ہوگا کہان مفرور ہوگا کیونکہ مغذوم ہوگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین جسوقت کہ انسان اورونکے عیوب وغیبت کرنا چاہے اوسوقت اپنے عیوب کو پیش نظر رکھے اور
خیال کرے کہ ہم بھی ان عیوب سے پاک وصاف ہین یا نہین اگر نہین ہین اپنے عیوب سے ہم خود ہی اپنی زبان سے
کرتے ہین اور تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہی کہ ایک روز ایک مرد جوان گریہ کنان عبد اللہ
بن مبارک کی خدمت مین آیا انھون نے سبب گریہ کا استفسار کیا اوسنے عرض کی یا
حضرت مجھسے جنایت عظیم سرزد ہوئی عبد اللہ نے کہا کچھ بیان تو کرو وہ کیا ہی اوسنے
کہا اپنی مان کے ساتھ گھر مین زنا مین مبتلا ہوگیا آپنے فرمایا توبہ کر مین سمجھا شاید تونے
کسی بھائی مسلمان کی غیبت کی اور حکایات مین لکھا ہی کہ خواجہ ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ
کو ایک شخص اپنے گھر دعوت مین مہمان لیگیا جب وہ اوسکے گھر جاکے بیٹھے تو میزبان نے
کہا کہ فلان شخص اب تک نہین آیا اسکا انتظار ہی دوسرے شخص نے کہا وہ بہر انسست وکاہل
ہی انتظار اسکا بیکار ہی حضرت خواجہ نے فرمایا

تا نکنی گوش بہ غیبت دراز
اے شکم خیرہ بنانے بساز

یہ کہکر اوٹھ کھڑے ہوے اور تین شبانہ روز
کچھ نہ کھایا فاقہ پر فاقہ کیا اور ایک حکیم حاذق نے کہا ہی تین کام اگر انسان سے
نہ ہوسکین اور اوسکے کرنے کی توفیق نہو بارے تین کام کو تو کرنا چاہیئے اول اگر نیکی و
احسان نہ کرسکے کسی مسلمان سے تو بدی ونقصان اسکا نہ چاہے دوسرے اگر دوسرونکو
منفعت نہ پہونچا سکے تو مضرت کا خواستگار بھی نہو تیسرے اگر روزہ رکھنے کی توفیق نہین ہی
تو گوشت مردار بھائی مسلمان کا بھی نہ کھائے اخبار مین آیا ہی کہ ابلیس پر تلبیس ہر سال مین
ایک رات کو پہاڑ پر چڑھکر پکارتا ہی کہ اسکی آواز سنکر سب ذریات اسکی جمع ہوجاتی ہین اور
وہ وصیت کرتا ہی کہ تین گروہ کی طرف ہرگز نہ جانا کہ وہ خود بخود آخر کو بسبب اپنے کردار خویش
جہنم کو چلے جاوینگے اونکو اغوا کی ضرورت نہین ہی اول عورتین ہین کہ بسبب غیبت وکذب کے

وضع کو دیکھکر آپسمین کہاکہ یہ شخص زنانہ ہیجڑا آلۂ بریدہ ہی اور اسکو ہنسے جب نماز کو مسجد مین
ئے بعد فراغ نماز کے عطا بن مالک کی خدمت مین اسکا ذکر کیا اُنھون نے فرمایا فی الحال
توبہ کرو از سر نو نماز پڑھو تازہ وضو کرکے کہ تمنے گوشت مردار کھایا اور اگر صوم ہی ٹوٹ گیا
اسکی قضا رکھو اور عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہین بزرگان سلف کو مین نے دیکھا کہ درود
وظائف مین کم مشغول رہتے تھے لیکن زبان و ہاتھ کو غیبت وایذاء مسلمانون سے روکے
رہتے تھے کبھی غیبت سننے کو روا بھی نہین رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو بات سننے والے
کو مکروہ معلوم ہو وہی غیبت ہی گو اسکا نصف نام ہی لیکر بلایا و پکارا جاے اور جاننا چاہیئے
جیسے غیبت بزبان ہی ویسا ہی باشارہ چشم و دست و ابرو ہی اور کنایۃً و ضمنًا ہی ایک
بار ام المومنین بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کسی عورت کی جانب اشارے
سے کہاکہ ٹھینگنی و کوتاہ قد ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اشارہ انکا مشاہدہ ہوا
فرمایا اے حمیرا تمنے غیبت کی بُرا کیا اس سے توبہ کرو اور اس سے معافی چاہو ایک مرتبہ
امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ساتھ باتین کرتے ہوے
راہ مین آنحضرت کی خدمت مین آتے تھے اثناء کلام مین کسی شخص کی نسبت یہ کلمہ نکلاکہ وہ
بڑا سونے والا ہی بعد حضوری وقت رخصت عرض کی یا حبیب اللہ آج نان خشک ہی
نان خورش نہین اگر حضور کے ہیان ہو تھوڑی عطا ہو ارشاد کیا نان خورش تو پیش از
این کھا چکے ہو اب کیا ضرورت ہی وہ متحیر ہوے اور دست بستہ عرض کی حضور ابھی تو
ہمارے منہ مین پانی تک نہین پیا ارشاد کیا راہ مین گوشت مردار تو تناول کر چکے بھائی مسلمان کا
وہ نادم و محجوب و متنبہ ہوے توبہ و استغفار کی اور اوس شخص سے معافی خواہ ہوے
ایک بزرگ کی زبان سے نکلا دوسرے بزرگ کے گوش گزار ہوا تھا حضرت نے
دونون کا ایک ہی حکم ارشاد کیا معلوم ہوا اس سے کہ جیسا گناہ و وبال غیبت کرنے
والے کیلیئے ویسا ہی غیبت سننے والے کیلیئے ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم سے بی بی نے کیا سو ادبی کی جو تمنے یہ حرکت بیجا کی انھون نے جواب دیا روز جزا کے جب اس عورت کے جھوٹے اس وصیفہ کے ہاتھ مین دیکھون گا مجکو کیونکر صبر آویگا باغیرت وباحمیت کوئی بھی دنیا مین ایسا ہی جو اپنی زوجہ ومنکوحہ کو دوسرے مرد غیر کو گھسیٹے و مارتے دیکھے اور چپ رہی اس خیال سے مین نے زوجہ سے مفارقت کی آور پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا المستمع احد المتغابین سننے والا بھی ایک غیبت کرنیوالا ہی کہنے و سننے کا ایک ہی حکم و وبال ہی اور ارشاد کیا النار فی التبن الیابس لیست باسرع من الغیبۃ فی حسنات العبد آگ لکڑی خشک و گھاس مین بھی ایسی تیز رو اور لے اڑنے والی والی نہین ہی جیسے غیبت نیکیون کو جلا دیتی اور لے اڑتی ہی اور حضرت نے فرمایا غیبت اعمال حسنہ کے لئے منجنیق ہی کہ اسکے ذریعہ سے چھار و پراگندہ ہو جاتے ہین اور جن لوگون کی غیبت کی انکو پہونچ جاتے ہین ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا یا حضرت ہم لوگون کی عادت ہی حلیہ بتانے کی کہ فلان بالا قد ہی فلان پستہ قد یا لنگڑا یا لولا یا کانا یا اندھا یا گونگا وغیرہ ہی کیا یہ سب غیبت مین داخل ہی انھون نے فرمایا وہ محل وموقع بیان دیکھنا چاہیئے کہ بر وجہ غیبت وعصیان ہی یا بطرز پتہ ونشان اگر بر وجہ غیبت ہی دیا اظہار عیب [illegible] جائز ہی اور اگر بطور حلیہ و پتہ ہی مرح ہی جائز ہی جیسے راویان احادیث واخبار بزرگان سلف نے بلقب جمیل وطویل واعرج واعمش وغیرہ علامتون سے لکھا ہی تاکہ اور ہم نامون سے فرق وامتیاز سمجھا جائے اور جاننا چاہیئے کہ غیبت حقوق العباد ہی انسانون ہی کے لیئے خاص ہی بہائم اور جانورون کے بیان عیوب غیبت نہین ہی اور بحق انسان کے کنایۃً وصراحۃً یکسان ہی ارشاد کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم من المسلم دمہ ومالہ وان ظن بہ ظن السوء یقینی اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مسلمانون کا خون گرانا مال تلف کرنا اور اس بات کو حرام کیا کہ اسکے ساتھ بدگمانی کرے اسکے حق مین سوء ظنی وغیبت کرے اخبار مین لکھا ہی کہ مسجد نبوی کے دروازہ پر دو شخص بیٹھے تھے کہ انکے سامنے سے ایک مرد مخنث گذرا انھون نے اسکی صورت

ہی بہتر یہی کہ بنام زید و عمر و بکر پوچھے اور اگر اس شخص کا نام بھی لے تو بھی مضائقہ نہین کہ فلان
شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیا یا ظہار کیا یا قذف محصنہ وغیرہ کیا چوتھے بہ وقت معاملہ
مرد صالح کو مرد فاسق و بدمعاملہ بتا دینا یا غلام و لونڈی کے عیب کو اُسکے خریدار سے بتا
دینا یا کسی چیز کے عیب دار شکستہ و بوسیدہ و آب رسیدہ ہونے سے آگاہ کر دینا درست ہی
تاکہ وہ نقصان سے بچے اور اسمین فائدہ بھائی مسلمان کا ہی پانچوین یہ کہ اس مریض کی
بیماری کی ناواقفون کو اطلاع دینا جو سرایت کنندہ و لاعلاج ہین جیسے مدقوق و مبروص
و دایم المرض عورت و مرد کی تزویج مقرر ہوا اور وہ حالت ناواقفیت مین مبتلا ہوتے
ہون بیان کر دینا اسکا درست ہی چھٹے جو شخص کہ فاسق مجاہر ہو کہ علانیہ زناکاری و
قماربازی و شراب خواری کرتا ہو اسکی ہجو و مذمت کرنا جائز ہی تاکہ اورون کو تنبیہ ہو اور
بعضون نے فرمایا ان تین شخصون کے افعال قبیحہ کو بیان کرنا غیبت مین داخل نہین ایک
سلطان ظالم دوسرا مبتدع جو دین مین رخنہ ڈالے تیسرا فاسق مجاہر جو علانیہ فسق
و فجور کرے اور ملامت سے نہ ڈرے اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ توبہ و استغفار کرے زبان سے
اور نادم و پشیمان ہو دل سے اور اس شخص سے جسکی غیبت کی معافی و بخشش چاہے الگ
الگ مفصلاً نہ مجملاً اگر وہ معاف کر دے زہی سعادت اور اگر وہ معاف نہ کرے الحاح و
زاری و عذر معذرت سے اسکا کفارہ ہو گیا اور وہ بری ہو گیا اور اگر وہ شخص مر گیا ہی جسکی
غیبت کی ہی تو اُسکے حق مین آمرزش و بخشش چاہے اور درود و صلوٰۃ کا اُسکو ثواب بخشے
اور اپنے فعل قبیحہ پر نادم ہو کر توبہ و استغفار کرے اور اکثر سبب غیبت حسد و سوء ظن ہی
اور سوء ظن تجسس و تلاش اسکے حالات سے پیدا ہوتا ہی اور اللہ تعالیٰ اس سے منع فرماتا ہی
اب سنو تفسیر آیہ قرآنی اور پڑھو خوش الحانی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ
الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اے ایمان
والو بچو بہت بدگمانی سے پس تحقیق بعض بدگمانی گناہ ہی پس نہ غیبت و بدگمانی کرے

جو شخص غیبت کنندہ کو مانع دل سے کارہ نہو وہ منافق ہی اور جسطرح غیبت کرنا زبان سے حرام ہی ویساہی دل مین دھیان بھی حرام ہی کہ بغیر آنکھ کے دیکھے اور کانون کے سنے کسی کی نسبت بدگمانی و سوءظنی کرے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جیساکہ خون و مال مسلمان کا حرام ہی ویساہی اُسکی طرف بدگمانی کا خیال کرنا حرام ہی اور ظاہر ہی کہ شخص عادل و منصف مزاج و محتاط کسی کی غیبت نہ کریگا کسی کی عیب جوئی نہ کریگا اور جس مین یہ صفت پائی جاے وہ فاسق ہی اور فاسق کی خبر مقبول نہین کہ حق تعالی فرماتا ہی اِن جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاءٍ فَتَبَیَّنُوا اگر تمھارے پاس کوئی فاسق خبر لاوے کسی امر کی اُسکو باور نہ کرو بلکہ اُسکو تفحص کرلو کہ وہ معتبر ہی یا نہین اور یہ مواخذہ و گناہ اسوقت ہی جبکہ دل مین اُس شخص بدگمانی جم جاوے اور یقین ہوجاوے یہ امر اختیاری ہی اور اگر سرسری طور پر خیال آوے اور دل مین نہ جمے وہ معاف ہی کہ وہ بے اختیاری ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خیال بد سے خالی نہین رہتا لیکن بہتری یہی ہی کہ اپنے دل مین اسکو غور کرے کہ مخبر اسکا مرد صادق و عادل ہی یا مرد کاذب و فاسق ہی اگر وہ مرد عادل ہی یقین کرنے مین توقف چاہئے اگر عادل کو فاسق گمان کیا تو یہ بھی بدگمانی ہی نسبت عادل کے بہرحال اس سے اجتناب واجب و لازم ہی اور علاج اسکا یہی ہی کہ اپنے دل سے یقین کرے کہ غیبت ایسی بُری چیز ہی کہ حسنات کو ایسا جلا دیتی ہی جیسے آگ لکڑی کو اور اپنے اعمال حسنہ کا ثواب اُسکو دینا اور اُسکا وبال اپنی گردن پر لے لینا ہی اور یہ عاقلون کا کام نہین بلکہ بدترین کام ہی اور اسکو احمق سے احمق بھی نہ پسند کریگا اور جو قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو باور نہ کریگا وہ کافر و دوزخی ہی اور جاننا چاہیئے کہ چھ مقام مین غیبت کی رخصت ہی اول ظلم و ستم اہل کار جبار ظالم یا زبردست حاکم کی بادشاہ یا اُسکے افسر بالادست سے روا ہی بنا بر مدد خواہی و فریاد رسی اور اگر یہ مقصود نہو نہ چاہیئے دوسرے محل موقع فساد یہ جہان چند بدمعاش جمع ہوکر قصد فتنہ و فساد کر رد کی و انسداد کے لیے حکام وغیرہ کو خبر کرنا درست ہی تیسرے مفتی سے فتوی پوچھنے مین

مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ آپکے اصحاب کبار سے دو
بزرگوار مبتلائے غیبت ہوئے انکو آپ تنبیہ فرمائین اور آیۂ کریمہ لائے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اے ایمان والو یہ سراسر ستار و غفار کی پردہ پوشی تھی کہ عام طور سے ارشاد کیا نام بنام نہ
فرمایا جب حضرت جبرئیل علیہ السلام اس مضمون کی وحی لائے تو آنحضرت نے ان دونون
حضرات کو طلب فرمایا وہ جب حاضر ہوئے اور روبرو پیش ہوئے آپنے دیکھتے ہی ارشاد
کیا کہ تم دونون صاحبون نے یہ گوشت کہان سے پایا جو کھایا جسکی سرخی تمھارے لب و
دہان سے عیان ہی انھون نے عرض کی یا رسول اللہ اسامہ حضور کے خزینہ دار نے
نان خشک بھی نہ دی چہ جائے گوشت ہمنے تو اب تک کچھ نہین کھایا ہی حضرت نے
ارشاد کیا حلال نہین ملا مگر گوشت مردار تمنے ضرور کھایا ہی زمین پر تھوک کر دیکھلو رنگ
و بو ہی یا نہین انھون نے حسب الارشاد آب دہن زمین پر ڈالا تو سرخ رنگ و بو دار نکلا وہ
متعجب و متحیر ہو گئے غایت خجالت و ندامت سے رنگ روی فق ہو گیا حضرت نے وحی
منزل انکے روبرو پڑھی کہ حق سبحانہ جلشانہ تنبیہ و حکم اجتناب فرماتا ہی اور کل ظن کیلیئے
نہین حکم دیتا ہی بلکہ بعض ظن ارشاد کرتا ہی وہ ظن بد ہی ظن نیک جائز و درست ہی اور
اس آیہ کریمہ مین تین چیزون سے منع فرمایا ایک گمان بد دوسرے تجسس تیسرے غیبت سے
اور اول سوء ظن کو ارشاد کیا اسلیئے کہ یہ مقدمہ تجسس ہی اور بعد اسکے تجسس کو کیا اسلیئے
یہ مقدمہ غیبت ہی اول کسی شخص سے سوء ظن ہوتا ہی اسکو وہ تلاش کرتا ہی اور بعد تلاش
کے اسکے عیوب کو بیان کرتا اور غیبت کرتا ہی اسلیئے ان تینون باتون سے حق سبحانہ جلشانہ
نے منع فرمایا اور تمثیلاً ارشاد کیا کہ غیبت مثل گوشت میت ہی اور پھر وہ کون تمھارا بھائی
یعنی خواہ دینی ہی حکم مین یکسان اولاد آدم ہی اور پھر کون مردہ اگر زندہ ہو تو وہ بھی
چلت لگا نیکو موجود ہوا اور ظاہر ہی کہ مردیکو نہ احساس ہی نہ قدرت منع اپنی کھال مردار
اور ناخن تراشیدہ وغیرہ کو دیکھلو کچھ احساس نہین تو ایسے گوشت سے لطیف تر اسکی کیفیت

بعض تمہارا بعض کی اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ کیا رغبت
ہر ایک کو تم مین سے ہی کہ اپنے بھائی مردہ کا گوشت کھائے پس مکروہ جانو تم اسکو شان
نزول اس آیت کا یون لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر غزوات مین ایسا
التزام مقرر فرمایا تھا کہ ایک درویش محتاج بے زاد وراحلہ کو دو مرد تونگرون کے سپرد
فرما دیتے تھے تاکہ وہ اسکی خبرگیری و باربرداری کرین اور وہ انکی خدمت چنانچہ حضرت
ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے سپرد سلمان فارسی کو کردیا تھا کہ وہ منزل
پر پہونچکر کھانا پکاتے اسباب سفر اتارتے اونٹون کو آب وخور دیتے تھے اور پیشتر سے پہونچکر
فرودگاہ پر اشیاء ضروری مہیا کرتے تھے ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ سلمان راہ مین بیمار
ہوگئے منزل گاہ پر پہونچکر بعلت خستگی راہ کے سوگئے جب یہ دونون بزرگوار پہونچے
حسب عادت معمولی منتظر حضر دریافت رہے بوقت طعام سلمان کو تلاش کیا تو دیکھا بوجہ علالت
سوگئے ہین انکو بیدار کرکے پوچھا کہ تم نے کچھ کھانے کو بھی پکایا انھون نے کہا نہین
کہا آہستہ آہستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چلے جاؤ اور استفسار کرو اور
عرض حال اگر کچھ کھانا بچا ہو لے آؤ سلمان حسب الادعان چلے جب حضرت کی خدمت
مین پہونچے عرض حال کیا اور خواستگار طعام ہوئے حضرت نے ارشاد کیا خزینہ دار
اسکے اسامہ بن زید ہین اُنسے دریافت کرو اگر موجود ہو لیجاؤ جب اُنسے پوچھا تو اسامہ نے
جواب دیا کچھ موجود نہین ہی اسوقت بقیہ طعام سلمان بے نیل مرام واپس گئے ان
دونون بزرگون نے اُنکو خالی ہاتھ دیکھکر باخود کہا لو بعثنا الی بئر سمیحة لغاض ماؤها
لوجع کما ذهب اگر ہم سلمان کو کنوین سمیحہ پر بھیجتے کہ اسکا پانی لے آؤ تو ہمکو کافی ہوتا
تشنگی تو رفع کرتا اُسامہ کے پاس جیسے گئے ویسے ہی خالی ہاتھ چلے آئے یعنے اُسامہ نے
نہ دیا اور اُنکے حق مین سوءظن کیا کہ انھون نے ٹال دیا اور کہدیا کہ موجود نہین اور
سمیحہ ایک مقام کا نام ہی کہ پانی اُسکا شیرین وخوش مزہ ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول

منزل نہین بحیلہ حرام خوری وستایش ومدح جابران اظہار مادہ لیاقت علمی ونازک خیالی و خوش فکری ہی اوراصابت رائی پر پھولنا نشان شقاوت ابدی اور بُعد از رحمت سرمدی ہی مومن کو ہر سے اجتناب کرنا چاہیے اللہ تعالی فرماتا ہی كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ستھری چیزین کھاؤ حرام کی روزی سے بچو اور عمل بھی نیک کرو جیسی روزی کھاؤگے ویسی ہی توفیق وہمت ہوگی ؎ نہ روید زتخم بدی بار نیک قوله صلى الله عليه وسلم وَالْحَسَدُ اور عذاب خدا سے خلاصی ونجات نہ پائیگا جب تک حسد کو نہ چھوڑے گا یہ ٹکڑا ہی حدیث سابق کا جسکا مذکور ہی عطف ہی وَالْغِيْبَةُ پر جاننا چاہیے کہ حسد ترین گناہان ہی اور محسود مین اثر ہونا حق ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمایا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ استعاذہ کرو اور پناہ چاہو پروردگار عالم کی شر حاسد سے جب وہ حسد کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الحسود لا یسود حسد کرنیوالا کبھی فائدہ مند نہین ہوتا ہمیشہ آتش حسد مین جلا کرتا ہی تپش وغضب مین سلگا کرتا ہی ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ انا خائف من النار باشد الخوف ای پیغمبر خدا مین آتش دوزخ سے بہت ڈرتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا لا تحسد الناس تکن امنا تو کسی سے حسد نکر آتش دوزخ سے بیخوف ہوجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحسد تاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب حسد نیکیون کو ایسا کھاجاتا ہی جیسا کہ کھاجاتی ہی آگ لکڑی کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا تم لوگو نمین وہ عادت ہوتی جاتی ہی جسکے سبب سے اگلی امتین ہلاک ہوگئین حاضرین نے دست بستہ عرض کی یا رسول اللہ وہ کیا تھین فرمایا الحقد والحسد والعداوۃ ان تین چیزون کی شامت وعداوت سے وہ ہلاک بدتر از خاک ہوگئے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے ایک مرد کو زیر سایۂ عرش استادہ دیکھا مناجات کی پروردگار اُسنے یہ مقام کس عمل سے پایا ارشاد ہوا اُسنے اپنے کو حسد سے بچایا حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی

یت بھی کارہ دشمنوں ہی لیکن احساس باطنی چاہیے حس ظاہری سے امتیاز ممکن نہین اور
یبت اسی کو کہتے ہین جو غیبت مین یعنی پیٹھ پیچھے ہو اور بوقت مناظرہ و مجادلہ کیسا ہی
نگو وسخت کلامی و مادر خواہر ہو اسکو غیبت نہین کہتے ہین بعد اس فہمایش کے جو شان
وبیت کے سزاوار شایان رحمت پروردگار لائق شفقت آمیز گار ہی ارشاد کیا وَاتَّقُوا اللّٰہَ
نَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ڈرو اپنے مالک سے تقویٰ و پرہیزگاری کرو یقینی پروردگار بڑا
بہ قبول کرنے والا بڑا مہربان بڑا رحیم ہی اگر کوئی شخص جو عقل سے بے بہرہ ہو حرام یا
شتبہ چیز مین مبتلا ہوا اور تحقیق وتجسس حلال وحرام نہ کرے اور کہے حق تعالیٰ فرماتا ہی وَلَا
تَجَسَّسُوْا تو اسکی راے واجتہاد محض غلط ہی اسلیئے کہ اس آیہ کریمہ مین مراد تجسس سے غیبت
تلاش عیوب ہی نہ تجسس حلال وحرام اور جو کوئی یہ مراد لے وہ تحت وعید اس حدیث کے
اخل ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من فسر القران برایہ فلیتبوأ مقعدہ
من النار جتنے تفسیر بیان کی قرآن پاک کی اپنی راے سے پس اسکو چاہیے بنالے جگہ اپنی
آتش دوزخ مین جو کوئی اپنی راے اور مراد کے موافق معنی قرآن سے نکال لے اور
ٹھہرائے وہ دوزخی ہی یہ کلام الہامی ربانی ہی اسکے معانی جو پیغمبر خدا کی زبانی تسلسل
روایات صحیحہ تابہ مجتہدین ومفسرین بذریعہ صحابہ وتابعین پہونچے ہین اسکے علاوہ معانی
ٹھہرانے والا یا بجاے تمسخر ومضحکہ اقتباس کرنیوالا یا بمقام تجنیس واستعارہ استعمال کرنیوالا
یا محل توہین وتمثیل اشارہ کرنیوالا ایسے لوگ یہ سب داخل وعید عذاب شدید ہین عظمت
کلام ربانی ہیبت نزول آسمانی کے الفاظ وتکلم کا موقع زبان طاہر وجسم طاہر وقلب
طاہر سے چاہیئے نہ کہ بے موقع وبے محل حکایات عشق زنان تعریف محل ومکان ومح
شاہدان وبتان مین معاذ اللہ جیسے شعراء زمان کا دستور وشیوہ ہی استعمال اقتباس
کرنا محض خطا ہی ظالمون اور کافرون اور حاکمون کی شان مین آیات قرآنی سے قافیہ
بندی وسجع ملانا استخراج تواریخ مردگان وباغ ومکان وایوان کے لیئے یہ قرآن مجی

مین آیا ہی کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے ایک حواریین سے مرگیا فرشتون کو فرمان الٰہی ہونچا کہ اسکی روح کا استقبال کرو تعظیم بجالاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اُسکے اس مرتبہ قبولیت کو دیکھا تعجب کیا اور مناجات کی کہ بار الٰہا کس عمل اور حسنات کے باعث سے اسکو یہ درجہ عطا ہوا حکم الٰہی ہوا کہ پانچ خصلتون کے سبب سے ایک یہ کسی سے کینہ نہ رکھتا تھا دوسرے بخل نہ کرتا تھا تیسرے غیبت سے لرزتا تھا چوتھے طمع سے بچتا تھا پانچوین حسد سے بھاگتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ الحاسد کالمجاھد مع اللہ حسد کا کرنیوالا گویا لڑنیوالا ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی جانب فرمایا کہ ای علی اگر چاہتے ہو کہ بہشت مین درجہ پیغمبرون کا پاؤ ہرگز حسد کے پاس نجاؤ اپنے کو بچاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ مین ایک وادی ہی مخصوص حاسدون کے لیئے اورون سے اُسمین عذاب کی ازدیادی ہی ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے کبھی کسیکو دیکھکر حسد نہین کیا کیونکہ اگر وہ محسود اہل بہشت سے ہی دنیا اسکے حق مین زندان ہی بمقابلہ عقبیٰ کے زندانی سے حسد نا وا لی ہی اور اگر وہ اہل دوزخ سے ہی تو عقبیٰ اُسکے لیئے محبس ہی حسد اس سے عبث ہی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا شیخ آیا مومن بھی حاسد ہوتے ہین آپنے فرمایا البتہ جنکے خیالات فاسد ہوتے ہین جیسے پسران حضرت یعقوبؑ کہ رجحان پدری تھی انکو مطلوب حضرت یوسف تھے باپ کے محبوب اُسنے کہا مثال دی آپنے کیا خوب ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جسے روز مرگ یاد ہوگا وہ کبھی نہ حسد سے شاد ہوگا اور جاننا چاہیئے کہ حسد کے کیا معنی ہین اور کسکو حسد کہتے ہین خداوند کریم کسیکو کسی طرح کی نعمت و دولت و ثروت و حرمت و عزت و علم دینی فرزند و نام آور عطا کرے حاسد اُسکو مکروہ جانے اُسکا زوال چاہے کہ اوسکو یہ مرتبہ کیون ملا تو یہ خدا سے منازعت ہی اور بدترین اعمال سے اور شریعت محمدیہ مین حرام ہی اور ایسے شخص کا ایمان

قوم سے ارشاد کیا کبھی حسد نہ کرنا اسلیئے کہ حاسد عدو اللہ ہی اسکی تقسیم کو پسند نہین کرتا اسکے حکم
وقضا پر غصہ کرتا ہی جسکو اُسنے عزیز کیا اُسکو ذلیل اور جسکو ذلیل کیا اوسکو عزیز ہونا چاہتا ہے
پھر کیونکر وہ مستحق نار و عذاب ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ گروہ بلا
حساب وکتاب دوزخ مین چلے جائینگے ایک امیر بظلم فقیر دوسرے عرب بوجہ غضب
تیسرے تونگر بسبب تکبر جو تھے سوداگر سود کھاکر پانچوین روستائی بجہالت وخود ستائی چھٹے
علماء حاسد بزعم وخیال فاسد اور فضیل بن عیاض فرماتے ہین کہ ہو احسد دو حصے کا خ
دماغ علماء خود آرا مین صاعد ہی اور ایک حصہ تمامی مخلوقات عامی مین وارد ہی ایک حکایت
مین لکھا ہی کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک مرد حاضر ہوا اور عرض
کی یا رسول اللہ فلان قبیلہ مین ایک شخص نے انتقال کیا ہم لوگ سب اسکے جنازے کو لیچلے
اثناء راہ مین ایسا ہلکا پھلکا معلوم ہوتا تھا گویا ہوا پر اُڑا جاتا تھا ہم سب کو بڑی حیرت
ہوئی حضرت نے ارشاد کیا اسکی نیکی کے باعث اسکا اسقدر جنازہ ہلکا تھا ایک یہ کہ اُسمین بوی
کبر نہو گی دوم خوی حسد نہو گی اور ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محبوبہ
مطہرہ ام المومنین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے خطاب فرمایا ای حمیرا اس بات کو خوب
یاد رکھو اگر یہ چاہتی ہو کہ بلا حساب وکتاب داخل فردوس برین ہو تو کبھی حسد قریب نہ مسلمانون
سے حسد کرنیکا وبال سخت ہی مگر کافرون سے حسد کرنا درست ہی ایکبار کا ذکر ہی کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے سات قافلے کافرون کے مال و اسباب لادے ہوے
گذرے آنحضرت نے فرمایا اگر یہ مال و اسباب مسلمانون کو ملتا تو فراغت سی عبادت خدا مین
مشغول رہتے اور سامان جہاد کا بخوبی درست کر لیتے اُسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام
سورۂ فاتحہ لاے کہ حق سبحانہ جل شانہ نے اسمین سات آیتین نازل فرمائی ہین کہ وہ سات
قافلون کے مال و اسباب سے اولیٰ و افضل ہین جو کوئی مسلمان آپکی اُمت مرحومہ سے اُسکو
پڑھیگا گویا سات قافلون کا مال و اسباب راہ خدا مین دیگا اسقدر اجر و ثواب ملیگا اخبار

باللہ اور بدگمانی خدائیتعالی کے ساتھ یہ ٹکڑا ہی حدیث سابق کا جسکا بیان ہی یعنی مومن عذاب آلہی سے نجات نپائیگا جب تک گمان بد خدا کے ساتھ کیئے جائیگا اور سوء ظن دو قسم ہی ایک باللہ جیسے حدیث مین وارد ہی دوسرے بعباد اللہ اول کفر ہی دوسرا گناہ ہی اور بعض محدثین اس حدیث کی تاویل فرماتے ہین کہ مراد باللہ سے بعباد اللہ جیسے اکثر جا قرآن مجید مین واقع ہی قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ یعنی کہدو مال غنیمت خدا کے لیئے ہی یعنی بندگان خدا کے لیئے یہ اضافت شرف وکرامت ہی مجاز آہی نہ حقیقت جیسا کہ مشہور ہی خداوند کریم نے حضرت موسی کلیم سے شکایت فرمائی ہم علیل تھے عیادت نہ کی گرسنہ تھے خبر نہ لی تجھ سے عرض کی تیری ذات اقدس اس سے بری ہی پروردگار یہ تو لوازم بشری کے ہی سزاوار حکم ہوا شعر

خاصان خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند
ہست رنجوری او رنجوری ما ہست سیری او سیری ما

ایک بار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کفار نابہنجار کی طرف تیر لگایا کہ وہ گیارہ صف کو چھوڑ کر گیارہ آدمی و پانچ زرہ و سپر کو توڑ کر زمین مین دھنس گیا حاضرین کسیقدر رہوا واہمہ خطاب ہوا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ

ہیبت حق است این از خلق نیست ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

تیر دستی مین یہ طاقت کمان تیر قدر تی سے البتہ زخمی ہو سکتا ہی پیارا جہان سوء ظن باللہ دو نوع پر ہی ایک ذات مین دوسرا صفات مین ذات مین جیسے جسم و حیولی اور تجسیم وغیرہ یا زن و فرزند کے قائل ہونا اور صفات مین جیسے علم جزئی و عدل وغیرہ سے منکر و جاہل ہونا اور یہ کفر ہی اور ایک سوء ظن باللہ یہ ہی کہ اسکی رحمت عامہ سے مایوس ہونا جسکو قنوط کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ نہین ناامید ہوتی میری رحمت سے مگر قوم ظالم ایک مرد قریب الموت تھا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت کیلیے تشریف لیگئے بعد استفسار حال پوچھا تیرا گمان پروردگار دوجہان کے ساتھ کیسا ہی اوسنے

ہمارے نام ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ المومن مایحب لنفسہ نہ مومن ہوگا کوئی تم مین سے یہانتک کہ دوست رکھے اپنے بھائی مومن کیلیے وہ بات جو دوست رکھتا ہی اپنی ذات کیلیے ایمان کامل اسوقت ہوتا ہی جب یہ سمجھتا ہی ؏

بنی آدم اعضاء یکدیگراند	کہ در آفرینش زیک جوہراند
چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضوہا را نماند قرار

اسلام و ایمان نام ہمدردی باہم محبت و مروت و رعایت کا ہی اور اگر دوسرے سے زوال نعمت و مرتبہ کا نچاہے بلکہ اپنے ہی لیے وہ نعمت ملنا چاہیے اسکو غبطہ و منافقہ کہتے ہین اگر دین کے کام مین غبطہ ہی محمود ہی بلکہ اس امر مین سعی و کوشش واجب و لازم ہی فرماتا ہی پروردگار عالم سابقوا الی مغفرۃ من ربکم سبقت لیجاؤ دوڑو خدا کی مغفرت کے حصول مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی کسیکی دولت و حکومت کو دیکھے کہ وہ سخاوت و عدالت کرتا ہی اور کہے اگر خداوند کریم مجھکو بھی یہ نعمت عطا کرتا تو مین بھی ایسا ہی کرتا یہ حسد نہین بلکہ نیک نیتی ہی اور اگر کسی کو فسق و فجور و معصیت و عیاشی مین مبتلا دیکھکر اس امر کی تمنا کرے مواخذہ و وبال مین اسکا شریک ہی گو زمانہ مساعدت نکرے اور وہ مقدرت حاصل نہو پس اے مومنو اس سے بچو کہ یہ مرض مہلک ہی اسکے معالجے کی فکر و تلاش کرو جسقدر محسود کو نعمت کی ترقی ہی حاسد کو مرض غم و اندوہ کی ترقی ہی جس مین یہ مرض سرایت کرگیا وہ جیتے جی دنیا ہی مین داخل جہنم ہی کہ آتش حسد سے جلتا رہتا غم و غصہ سہتا رہتا ہی آخرت مین وہ نار لہیب ہے کہ الحذر الامان کرتا اس سے ہر ایک عاقل و لبیب ہی دیکھو حسد ابلیس مردود و با آدم محمود و مسعود اسکے طوق لعنت گلے کا ہار انکے لیے طرۂ مغفرت پروردگار رحمت معین و مددگار ہابیل و قابیل کا قصہ زبان زد خاص و عام ہی سعادت ازلی و شقاوت ابدی اسیکا نام ہی ان سب امور سے اجتناب عقلا کا کام ہی ... آرام عقبیٰ مین ... مقام دار السلام ہی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وسوء الظن

افترا و بہتان ہی اور وہ شخص مجسم شیطان ہی اوسکا عذاب اور بھی بعید و پایان ہی عیوب ذاتی ہون یا صفاتی جیسے زانی بخیل خائن دروغگو قمار باز مدمن خمر وغیرہ ایک روز حضرت خالد جہنی رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا آپنے اُسکو کچھہ دلوا دیا جب وہ چلا گیا خالد نے کہا اے امیر المومنین یہ مرد ذی مقدور ہی آپنے کہا اے خالد ایسا گمان بد کرنا تمھاری شان سے دور ہی توبہ کرو کہ وہ غفور ہی مین نے سنا سرور عالم سے ضرور ہی من ظن بالمومنین سوء حرم اللہ علیہ رائحۃ الجنۃ یوم القیمۃ جسنے مومن کیساتھہ گمان بد کیا اسپر اللہ تعالی نے بوی جنت کو حرام کر دیا اب سنو تفسیر آیۃ قرآنی اور پڑھو بخوش الحانی وَيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا اور عذاب کریگا خدا منافق مردون اور عورتون اور مشرک مردون اور عورتون کو جو کہ خداوند عالم کے ساتھہ گمان بد کرتے ہین زن و فرزند ٹھہراتے ثالث ثلاثہ کہتے ہین اونھین پر ہلاکی و عذاب بد ہی اور غصہ کیا اون پر اللہ تعالی نے اور لعنت کی اور مہیا کیا انکے لیئے جہنم کو اور بری ہی انکے لیئے رہنے کی جگہ قولہ تعالے وَيُعَذِّبَ اللّٰهُ عذاب کریگا دنیا مین مجاہدین کے ساتھہ قتل ہونیکا اسیر ہونیکا بردہ و غلام ہونیکا جزیہ دینے کا ذبح ہونیکا خوار و ذلیل ہونیکا آخرت مین سختی جانکندنی عذاب گور سوال منکر نکیر ضغطہ زمین عذاب عالم برزخ ہیبت دخول دوزخ صبح و شام اپنا مقام دیکھنا عرصات مین سختی حساب گرمی آفتاب تپش زمین غرق از عرق جسمی نامہ اعمال دست چپ مین جانا پل صراط پر رہجانا خلود نار گرفتاری انواع عقوبہاے پروردگار محرومی از دیدار قولہ تعالی اَلْمُنَافِقِيْنَ منافقون کو عذاب کریگا مشرکون پر مقدم ہوے اسلیئے کہ یہ ظاہر مین مسلمان معلوم ہوتے ہین دعوی اسلام کرتے باطن مین مبتلا ہی کفر و شرک مین اہل ایمان دھوکہا کہاتے ہین ظاہر صورت ریش دراز جبہ و دستار زبان طرار دیکھو انکے لیے عذاب

چشم نم و سینہ پر غم سے عرض کی ع	نہ عابد ہون نہ زاہد ہون سیہ کار و کمین ہون
بندہ غفار ہون گو مین گنہگار و کمین ہون	حضور نے ارشاد کیا دخلت الجنۃ

بظنک الحسن تو بعد موت داخل جنت ہوگا بہ سبب اپنے حسن ظن کے اور اسکی اس حدیث قدسی سے تسکین کی کہ فرماتا ہے وانا عند ظن عبدی بی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے بعد وصال خواب مین دیکھا پوچھا کہ پروردگار عالم نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا جب میری روح کو حضرت رب العزت مین لیگئے حکم ہوا اے حسن اگر تیرے موی سفید کی ہوتی ہمکو شرم تو نار سقر تھی آج تیرے لیے کرم کیا ہماری رحمت کا تجکو نہ تھا خیال جو تونے رو رو کر بہادی اپنے منہ کی کھال کیا تھا کانون سے بھر انہین سنا ظن المومنین خیرا اور سوء ظن بعباد اللہ یہ ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم انکی نسبت بدگمانی رکھتی تھی کہ انکے جسم پر داغ سفید مرض برص ہے اور وجہ اسکی یہ تھی کہ آپ غایت غیور و شرمگین تھے کسی کے سامنے جامہ تن سے نہ اتارتے تھے حمام اور غسل خانہ یا نہر اور دریا و تالاب مین نہاتے و کپڑے نکھارتے تھے ایک روز حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے اتار کر پتھر پر کنارے رکھدیے اور دریا مین نہانے لگے حق تعالی نے قوم کی دفع بدگمانی کیلیے پتھر کو حکم کیا کہ وہ کپڑے لیکر روان ہوا اور حضرت موسیٰ برہنہ اسکے پیچھے پیچھے دوان بحالت مضطر پکارتے ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر تا انکی بستی مین پہونچ گئے قوم پر اور دیکھ لیا انھون نے عریان برہنہ سراور جا رہا انکا گمان یکسر توبہ و استغفار کرنے لگے وہ سب اپنے اس گمان بد پر اور وہ سب گر پڑے کلیم کے قدمون پر پس اے مومنو اسسے بچا ہو الحذر اس خیال و گمان کا نام تو ظن ہے اور اگر زبان سے بیان ہے وہ غیبت کا چلن ہے اور اسکا دوہرا عذاب پر محن ہے حضرت کا ارشاد من وعن ہے فرماتا قرآن مجید مین خالق مرد و زن ہے سنو اسکو اے بحر عصیان کے غرق اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ اور یہ تو راست بیانی کا ذکر ہے اور اگر دروغ بیانی ہے اسکا نام

وادی کا ہی دوزخ مین اُن نمازیون کے حال پر جو اپنی نماز کو بھولے ہوئے ہین ۵

زبان در ذکر و دل در فکر خانہ	چہ حاجت زین نماز پنجگانہ
چہ شد گر مصحف در پیش باشد	چو دل در فکر گاؤ میش باشد

لوگون کے دکھانے کو اسلام کے جتانے کو نماز پڑھتے ہین ۵ واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر می کنند + چون بخلوت می روند آن کار دیگر می کنند + قولہ تعالیٰ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰہِ ظَنَّ السَّوْءِ جو رکھتے ہین اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لوگون نے پوچھا کہ حق تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی کسطرح سے ہی آپنے فرمایا اُسکے حق مین وہ ہاتین یقین واعتقاد کرنا جو خلاف شان ربوبیت و مالکیت و رحمت ہی وہ فرماتا ہی یَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاہِلِیَّۃِ گمان کرتے ہین پروردگار کے ساتھ غیر حق کے جو مناسب و سزاوار بارگاہ کردگار نہین ہی گمان جاہلیت کا معاذ اللہ کیا وہ کسی کام مین عاجز ہی یا کوئی اُسکا سہیم و شریک ہی وہ مختار ذاتی ہی قدرت تامہ رکھتا ہی یہ تو بدگمانی ذات مین ہی دوسری صفات مین جیسے اسکے کلام پاک مین قرآن مجید مین وہ پانچ معنی پر ہی ایک بمعنی یقین کے جیسے سورۂ الحاقہ مین ہی اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَہْ اور سورۂ بقر مین ہی یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ دوسری بمعنی شک ہی جیسے سورۂ جاثیہ مین ہی اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا تیسری بمعنی حساب وادراک ہی جیسے سورۂ انشقت مین اِنَّہٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ یقینی اس نے جان لیا و شمار کرلیا کہ اسکی طرف بازگشت نہوگی اور سورۂ حم سجدہ مین ہی وَلٰکِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَعْلَمُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ اور لیکن سمجھ لیا تمنے کہ یقینی اللہ نہین جانتا بہت سے کامون کو تمھارے جزئی امور کا علم نہین رکھتا بلکہ اٹھارہ ہزار عالم کے کل کلی و جزئی احوال واقوال وافعال پر حاوی ہی سمجھنا یہ صریح غلطی و نادانی ہی وہ چیونٹی کی چال کی آواز مچھر کے استخوان کے گودے کے مقدار جانتا ہی ہردم وہر آن نگران ہی چوتھے بمعنی انکار ہی جیسے سورۂ ص مین ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

سخت تر تھی طبقہ ہی تیار فرماتا ہی اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اور اپنے
پیغمبر کو متنبہ فرماتا ہی کہ انکی چرب زبانی طلاقت لسانی دروغ بیانی کو محمول بے ایمانی پر فرما
اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ
يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكَاذِبُوْنَ جب آپ پاس منافق اگر کہین ہم شہادت دیتے ہین
آپ یقینی پیغمبر خدا ہین انکے قول کو باور نہ کرو اور اللہ تعالی بخوبی جانتا ہی کہ آپ اسی کے رسول
ہین اور اللہ شاہد ہی کہ منافق بے شبہہ جھوٹے ہین کذب زبان ہی صدق جنان نہین
انہین بالکل بوی ایمان نہین جاننا چاہیے کہ نفاق کے اقسام ہین ایک یہ کہ زبان سے اقرار
دل سے انکار یہ کفر ہی دوسرے کہ ظاہر اً دعوی محبت باطناً قاطبۃً عداوت یہ تکذیب ہی
تیسرے حضوری مین خوشامد و دلجوئی غیبت مین سخن چینی و بدگوئی یہ گناہ ہی قولہ تعالی
وَالْمُشْرِكِيْنَ اور مشرکون کو ہر چند کافر و مشرک ایک ہی ہین لیکن معنًا فرق ہی مشرک وہ ہی
جو خدا تعالی کا شریک اعتقاد کرے اسکی وحدانیت کو نہ مانے یہ شرک اکبر ہی اور دوسرا شرک
اصغر ہی جسکی دو قسمین ہین ایک جلی دوسرے خفی شرک جلی وہ ہی جو ظاہر کھلا ہوا ہو جیسے کہ
اسکے صفات پر اعتماد نہ کرنا استعانت و اعتقاد بغیر حق کرنا شگون و بدشگون لینا فال دیکھنا
قسم بغیر اللہ کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من حلف بغیر اللّٰہ فقد اشرک باللّٰہ
اور خفی وہ ہی کہ پوشیدہ ہو اسی کو ریا و سمعہ کہتے ہین جیسے اپنی مدح و ستایش سے خوش ہونا
اس فن کے کمال کا اظہار جس سے کلیۃ نہین ہی سروکار عابدون و زاہدون کی صورت بنانا
بادہ ارغوانی اوڑانا بنگ و بوزہ پینا ڈھولک و طبلہ کی آواز سے مست ہونا اتباع سنت سے
دور بھاگنا عبادات کے پاس بھی نجانا صرف گاہ گاہ برائے نام جمعہ و جماعت اسلام مین شریک ہونا یہ سب شرک ہی

زاہدا شرک خفی کی بھی خبر کچھ رکھنا	ساتھ ہر دانۂ تسبیح کے زنار بھی ہی

یہ بہت بڑے کاملون و تجربہ کارون کا کام ہی اس سے بچنا حق تعالی فرماتا ہی فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ افسوس ہی یا ویل نام ایک

نیا کر اچھا کراس عمل کو اور جب شروع کرتا ہی طواف کرنا لکھتا ہی اللہ تعالی اُسکے لیئے عبادت
ستر برس کی اور جس وقت حجر اسود کو چومتا ہی بس گویا اُسنے بوسہ دیا جنت کے دروازے
کو بس جس وقت سعی کرتا اور دوڑتا ہی درمیان صفا اور مروہ کے لکھتے ہین اوسکے
حسنات کو ستر ہزار فرشتے اور جب وقوف عرفات کرتا ہی آزاد کر دیتا ہی اللہ تعالی
اُسکو آتش دوزخ سے اور بدل دیتا ہی اُسکی برائیون کو نیکیون سے رواہ البیھقی
روایت کیا ہی حدیث کو بیہقی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جو
شخص بارادہ حج بیت اللہ اپنے گھر سے نکلے اور راہ مین مرجاے تا قیام قیامت ہر سال
اُسکے لیئے ثواب حج کا لکھا جاے اور جو ایمان دار مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ مین مرجاے
حساب کتاب سے بری ہو جاوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
حج مبرور جو فسق و فجور سے پاک و صاف ہو بہتر ہی دنیا و مافیہا سے اور اوسکا
مقام جنت فردوس و دار السلام ہی اور جو شخص وقت وقوف عرفات کے یقین
رکھا نے سیئات کا کرے یہ گناہ عظیم ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من
مات ولم یحج فلیمت بای دین شاء اور جو شخص مرگیا اور باوجود مقدور
و فرضیت حج کے حج نکرے وہ جس دین پر چاہے مرجاے اور ایک حدیث مین فرمایا
فلیمت یھودیا او نصرانیا یس چاہیئے کہ وہ مرے جس حال پر خواہ یہودی مذہب
یا نصرانی ملت پر یعنی گروہ اہل ایمان سے وہ نکل گیا اور ایک حدیث مین ارشاد کیا
من استطاع ولم یحج فقد کفر جسنے باوجود استطاعت حج اور وجود اسباب فرضیت
کے حج نہ کیا بس تحقیق اُسنے کفر کیا یعنی قریب بہ کفر ہوا یا کفران نعمت پروردگار
کا کہ حق سبحانہ جل شانہ کے باوصف مہیا کردینے اسباب حج کے عیش دنیا کا
مرغوب رہا اور آنحضرت نے فرمایا جو شخص باوجود مقدرت کے زیارت کرنے سے
محروم رہی حق تعالی اُسکو نظر رحمت سے گرا دے دعا اُسکی مستجاب نہ کرے اور منکر و نکیر

اس حدیث کو روایت کیا مسلم مین راوی اس حدیث صحیح کے وہ مرد بزرگ مرتاض متقی
و پرہیزگار ہین کہ جنگل سے لکڑی کاٹ کر شہر مین لاتے تھے اور اسکو بیچ کر اپنی بسر اوقات
کرتے تھے ایک روز اسقدر پشتارہ لکڑیونکا بوجھل ہو گیا کہ اُنسے اُٹھ نہ سکا اور بوجہ
روزہ دار ہونے کے ضعف بھی تھا کئی بار زور لگایا مگر نہ اُٹھ سکا فرشتے کو حکم الٰہی
پہونچا کہ فوراً ہمارے دوست کی مدد و کمک کو پہونچ فرشتہ اُسیوقت پہونچا اور
پشتارہ اُٹھا کر ابو ہریرہ کے سر پر رکھدیا جاننا چاہیئے کہ حج کرنا بھی ایک منجملہ
پنج ارکان اسلام سے عمر بھر مین ایک مرتبہ فرض ہی جب شرائط وجوب ہون موجود
اور اجر و ثواب اسکا یہ ہی جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم فرماتے ہین
من خرج من بیتہ یرید الحج للہ کتب اللہ لہ بکل خطوۃ یضعہا ویرفعہا ثواب عتق رقبۃ
فاذا غسل واراد الاحرام خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ واذا لبی یقول اللہ تعالی
عبدی غفرتک بمغفرتک فاذا دخل المسجد الحرام نادی منادمن السماء یا ولی
اللہ استانف العمل فاذا اخذ بالطواف کتب اللہ لہ بکل طواف عبادۃ سبعین سنۃ
فاذا استسلم الحجر الاسود فکانما قبل باب الجنۃ فاذا سعی بین الصفا والمروۃ
یکتبون لہ الحسنات سبعون الفا من الملائکۃ فاذا وقف بالعرفات اعتقہ
اللہ من النار ویبدل اللہ سیئاتہ بالحسنات جو شخص نکلا اپنے گھر سے ارادہ
کر کے حج بیت اللہ کا لکھتا ہی حق سبحانہ جل شانہ بدلے ہر ایک قدم کے جو زمین پر رکھتا
اور اُٹھاتا ہی ثواب ایک غلام کے آزاد کرنیکا ہیں جسوقت وہ غسل کرتا ہی اور قصد
احرام باندھنے کا کرتا ہی اپنے گناہون سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہی گویا اوسکی
مان نے اسکو آج ہی جنا ہی اور جب تلبیہ پکارتا ہی لبیک اللھم لبیک کہتا ہی
فرماتا ہی حق تعالی اے میرے بندے مین نے تجھکو بخشدیا اپنی مغفرت خاص سے اور
جب مسجد حرام مین داخل ہوتا ہی ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہی اے اللہ کے دوست

جو شخص مر گیا مکہ معظمہ کی راہ مین جاتے وقت یا آتے وقت اسکے لیے ہر سال لکھا جائیگا ثواب ستر حج و عمرہ کا اور آنحضرت نے فرمایا جو شخص درمیان راہ حرمین الشریفین کے مر گیا یعنی بعد ادای حج مدینہ منورہ جاتا تھا کہ راہ مین مر گیا حق تعالیٰ اسکو مرتبۂ علی عطا کریگا اور جو لوگ کمال ذوق و شوق جذبہ خلوص محبت الٰہی سے پیادہ پا اپنے وطن سے چل کھڑے ہوتے ہین اُن کے حق مین آنحضرت ارشاد فرماتے ہین ان اللہ وملائکتہ لیستغفرون لمن خرج من مصرہ ماشیا للحج یقینی اللہ تعالیٰ اور اوسکے فرشتہ مغفرت چاہتے ہین اس شخص کی جو اپنے وطن و شہر سے پیادہ پا حج کیلیئے چل نکلا اور آنحضرت نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ بھی حکم مین صلوٰۃ کے ہی اسقدر فرق ہی کہ اسمین کلام کرنا درست ہی اسمین نادرست پس چاہی کہ حالت طواف مین اگر کلام کرو تو نیک بات کہو فحش نہ بکو غیبت و ناجائز سخن منہ سے نہ نکالو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی کہ ای پیارے لڑکے تو فضل الٰہی سے جوان جہان ہی شباب کا عنفوان ہی قطع مسافت بعید کرنا تجکو آسان ہی زیارت کر خانہ کعبہ کی پیادہ پا جاکر اور لوٹ بھی آ پیادہ پا کہ مین نے سنا ہی سرور انس و جان سے کہ بدلے ہر ہر قدم کے جو رکھتا و اٹھاتا ہی زمین پر ثواب سات سو نیکی کا عطا کرتا ہی اسکو ملک منان ہی یہ اُسکا فضل و احسان ہی اور نیکی وہ جو مسجد حرام مین ہو اُسکا اجر ایک کا ایک لاکھ ہونے کا بیان ہی یہ سب ثواب خارج از قیاس و گمان ہی اور آنحضرت نے ارشاد کیا کہ علامت و نشان حج مقبول و مبرور ہونیکا یہ ہی کہ بعد از حج حاجی سے خصائل ناپسندیدہ دور ہو جائین کذب و دروغ مکر و فریب ریا و سمعہ چھوٹ جائین جیسا نمازی لقب سے عادت نداہ مردمان نہین حاجی لقب سے بھی مانع و کارہ ہو کہ منجملہ فرائض مفروضہ سے ہی فخر و مباحات عزت و جاہ کیلیے نہین حسن خلق تواضع و سکنت حلم و بردباری محبت و ہمدردی و رحم دلی و شفقت قلبی کے بنی آدم پر آثار پیدا ہو جائین جان تو اسکا حج مبرور و محنت سفر منظور گناہ سب مغفور ہوے ورنہ معاذ اللہ

ساتھ اُسکا حشر کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سال زیارت خانہ کعبہ کے لیے روز حج کے چھ ہزار آدمی حاضر ہوتے ہین اگر اسقدر شمار مین کمی ہوتی ہی تو حق سبحانہ تعالی اپنے فرشتون کو حکم فرماتا ہی کہ اس عدد کو پورا کرو اور آدمیون کے ساتھ حجمین شریک ہوا ور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت کے خانہ کعبہ کو مثل عروس نو کے بناؤ سنگار کر کے عرصات مین حاضر کرینگے اور سب عاشقین و زائرین اسکے گرد و پیش اسکے پردون کو پکڑے مناجات کرتے داخل فردوس برین ہونگے اور کتاب المصابیح مین لکھا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ باوجود مقدرت و وجوب حج کے اگر ایک سال معذور رہے دوسرے سال قصد کرے اور اگر دوسرے سال بھی کوئی مانع پیش آوے تیسرے سال ارادہ کرے علی ہذا القیاس تا بہ حیات قصد و ارادہ مصمم رہی اور نیت زیارت خانہ کعبہ دلمین جمی رکھی یہ بندیکا اختیار ہو العیاذ الی المطلوب فعل فاعل حقیقی ہی بندے کے اختیار سے باہر ہی جو کوئی غفلت و بے پروائی سے بھول جاے یہ رکن دین اور مشغول رہی دنیامین بہ زینت و تزئین لکھا جاے اُسکی جاے پیشانی پر بعد مرگ اِنَّهُ كَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار شخصون کا عذر مقبول نہوگا بارگاہ بے نیازی مین ایک وہ شخص جو وقت نماز مسجد مین بانگ موذن سنے اور اجابت نہ کرے وحاضر جماعت نہو دوسرے وہ شخص جسکے آگے کھانا رکھا ہوا اور خود کھاتا ہوا اور کوئی سائل محتاج اُس سے سوال کرے اور وہ اُسکو محروم پھیر دے اور ایک لقمہ بھی اُسمین سے ندے تیسرے وہ شخص جو امر منکر دیکھے اور باوصف قدرت منع نکرے امر معروف نہ کرے چوتھے وہ شخص جو باوجود استطاعت سامان حج و وجود اسباب وجوب کے تہیہ و ارادہ زیارت خانہ کعبہ نہ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من مات فی طریق مکة جائیا او ذاهبا کتب اللہ له فی کل سنة سبعین حجة وعمرة

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حجاج احرام باندھتے اور تکبیر کہتے ہین اور زمین انکی آواز سے
پُر ہو جاتی ہی خطاب فرماتا ہی خداوند عالم فرشتون سے اے فرشتو میرے دیکھو بندون
کو کہ کس ذوق و شوق سے ترک وطن و مہاجرت از فرزند و زن کرکے ادای مناسک
مین قدم زن ہین مین ان سے خوشنود و راضی ہون تو بہ انکی قبول کی گناہ انکے عفو کیے
دوزخ انپر حرام کی بہشت انکے لیے حلال کی نہ انکے لیے میزان ہی نہ حساب کتاب یہ
میرے سچے دوست ہین اور مین رب الارباب اور انکے لیے جسکی ودیعت سیات اُٹھ مین
ہوجاتی ہی زائر الحرام نہین ہوتے بیت الحرام تک نہین پہونچے فرماتے ہین سیدانام من
مات فی طریق مکۃ انا شفیع لہ ولسبعین من اھل بیتہ جو راہ ہی مین مرگیا مکہ
معظمہ تک نہ پہونچا مین اُسکے لئے شفاعت کرنے والا ہون اسکی اور اُسکے ستر نفر اعزا
و اقرباکی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین گروہ کے لیے میری شفاعت
لازمی وضروری ہی ایک وہ لوگ جو کہ میری حیات مین میری زیارت سے مشرف ہوے اور
اپنے اوطان سے ہجرت کرکے آئے دوسرے وہ جو میری زیارت بعد وصال الی اللہ کرینگے
تیسرے وہ جو دوبیبیون یا تین یا چار مین عدالت و انصاف سے برتاو کرینگے حکم پروردگار
پر چلین گے اور آنحضرت نے فرمایا جسنے زیارت کی میری قبر کی بعد ممات گویا دیکھ لیا
اُسنے مجکو بحالت حیات من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یوم القیمۃ اور جو لوگ حج ہی
کرکے چلے آئین گے مصائب سفر خشکی کو نہ اختیار کرینگے یا بد اعتقادی سے مدینہ منورہ نہ
جائینگے وہ ہین گروہ شیطانی پابند خبائث نفسانی ارباب قلوب ظلمانی فرمایا من حج
ولم یزر قبری فقد جفانی اور حضرت امیر المومنین عثمان ابن عفان رضی اللہ
عنہ روایت فرماتے ہین کہ مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کیلیے مرض
موت مین ایسے وقت حاضر ہوا کہ اُسوقت کوئی شخص آنحضرت کے پاس حاضر نتھا
مین نے سلام کیا حضور نے جواب دیا مین نے دیکھا کہ محاسن مبارک آنسوؤن سے تر ہے

خرِ عیسیٰ اگر بہ مکہ رود		باز آید ہنوز خر باشد

یہ محک امتحان ایمان کسوٹی صدق البیان ہی جیسا سونیکا حال آگ پر تپانے سے معلوم ہوتا ہی کہ کھرا ہی یا کھوٹا کس درجے کا بہ نرخ گران یا ارزان ہی ویسا ہی بعینہ حال انسان ہو معاذ اللہ ملکی خصائل ہوا یا مجسم شیطان ہی کل عبادات طاعات مین ان امور نازک کا خیال کا ضرور واجب رکھنا دھیان ہی تا معلوم ہو کہ خبث نفسی سے امان ہی مقام آخرت وارد جہان ہی … جب حاجی پلاؤ و قورمہ کھانے دوشالے رومال اوڑھنے کا سامان درپیش رہنے کا ارمان ہی … دستار صدری کلاہ بمبئی تارزی فرغول سیاہ تا بہ زمین و زبان … کا شایان ہی اس سے بیا ہیما الحذر الامان ہی کہ … ماجزاء … المبرور الا الجنان ہی اور کیا کلام ہی حضور کا جامع و لطیف فرمانا … اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُن زائرون کے حق مین … محبت اور کمال ذوق و شوق سے دنیا کو چھوڑ اعزا و اقربا سے منہ موڑ دل کو کل تمناؤن سے توڑ خوف اعمال سے روتے روتے آنکھون کو پھوڑ عفو جرائم حقوق عباد … کیلیے سرکو … ہاتھ جوڑ … خانہ کعبہ ہوتے ہین فرماتا حق سبحانہ جل شانہ من اشتاق الی بیت اللہ وفاضت عیناہ نادی الجلیل جل جلالہ یا ملائکتی انظروا الی عبدی کیف فاضت عیناہ من اشتیاق بیتی اشہدوا انی قد غفرت لہ ذنوبہ وسترت عنہ عیوبہ جو مشتاق ہو جانب بیت اللہ اور آنکھون سے اُسکے آنسو جاری ہون خوف و خشیت ذوق و شوق سے ندا فرماتا ہی پروردگار بزرگ منان ای ملائکہ آسمان دیکھو میرے بندے کی محبت و خلوص کے نشان کہ کیونکر ہین اسکے آنسو رواں اشتیاق مین میرے گھر کے جسکی بڑی عظمت و شان گواہ ہو جاؤ یقینی بخشدیے مین نے سب اُسکے عصیان اور چھپا دیے اُسکے کل عیوب کردیا اُنکو نہان رواہ ابن ماجۃ اس حدیث کو روایت کیا ہی ابن ماجہ مین اور آنحضرت

(رح) (ج) حاحلم الحق ہی اور رحیم جرم العباد ہی پس حق حلیم جملہ جرم عباد کو بفضل عمیم عفو فرمادیتا ہی اور بندگی شیخ مخدوم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نشان مقبولیت حج کا یہ ہی کہ تکالیف و مصائب حج مین اسکو لذت ملے اور حرف شکایت زبان پر نہ آئے اور اشتیاق اسکا بڑھجاے اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الاقامة بمکة سعادة والخروج منھا شقاوة ٹھرنا مکہ معظمہ مین سعادت و نیکبختی ہی نکلنا اس سے شقاوت و بدبختی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صبر علی حر مکة ساعة من نھار تباعدت منہ النار مسیرة مائة عام جس شخص نے صبر کیا گرمی اور حرارت دھوپ اور تپش آفتاب پر مکہ معظمہ مین کہ وہ ملک گرم سیر و ریگستان و کوہستان ہی ایک ساعت دن سے دور ہوگیا وہ نار جہنم سے سو برس کی راہ پر اور فرمایا من مرض یوما واحدا بمکة کتب اللہ لہ من عمل الذی کان یعمل فی غیرھا عبادة ستین سنة جو کوئی ایک دن بھی مریض ہو مکہ معظمہ مین لکھتا ہی حق سبحانہ جل شانہ اسکے لیے اسکے عمل کے بدلے مین جو کرتا تھا غیر مکہ مین ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَلْبَابِ اور حضرت حسن بصری رحمة اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مکہ معظمہ مین ثواب ایک روزہ رکھنے کا برابر ایک لاکھ روزے کے ہی اور ایک درم صدقہ دینے کا اجر برابر ایک لاکھ دینار ہی اسیطرح سے ہر ایک نیکی کا ثواب برابر ایک لاکھ کے ہی جو غیر مکہ مین کرے اور آنحضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ جل شانہ ہر شب و روز مین خانہ کعبہ پر ایکسو بیس رحمت نازل فرماتا ہی منجملہ اسکے ساٹھ طواف کرنے والون کے لیئے اور چالیس گرد خانہ کعبہ کے کھڑے ہونیوالون کیلیئے اور بیس دور سے دیکھنے والون کے لیئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دو وقت طواف خانہ الکعبہ کا بجا لاوے وہ تمام گناہون کی امرزش پاوے ایک بعد نماز صبح کے تا طلوع شمس دوسرا بعد نماز عصر کے جبتک آفتاب غروب ہوجاوے اور فرمایا جو کوئی منا مین سر منڈاوے آتش جہنم اسکے پاس نہ جاوے

مین نے عرض کیا حضور کا مزاج اقدس کس حال پر ہی اور چہرۂ مبارک پر گریہ کا کیون اثر ہے
کوئی امر خیر ہی بہتر ہی فرمایا ہان الحمد للہ خیر ہی لیکن موجب گریہ یاد آوری امت
بحالت ابتر ہی حیات مین انکا کفیل و شفیق مین ہون بعد ممات کون انکا سرپرست ہو
مین یہ سنکر بحال غم واندوہ ایک گوشہ مین بیٹھ گیا بعد چند ساعت کے حضور کے چہرۂ
مبارک کو مسرت و شادمانی سے پر دیکھا تو حالت دیکھکر ملتمس ہوا موجب غم موقوف معلوم ہوتا
باعث فرحت و مسرت کیا ہی معلوم ہو زبان الہام بیان سے ارشاد کیا اسوقت جبرئیل
امین آئے اور یہ پیام مسکن قلب لائے کہ حق سبحانہ جل شانہ فرماتا ہی جسطرح سے آپ بحالت
حیات مین کل امور امت مرحومہ کے شفیع و خبرگیران رہے ہین بعد ممات کے بھی
نگران رہینگے جو کوئی آپ کی قبر کی زیارت بنیت خلوص سے بغرض مدعا کریگا وہ اپنے
کل امور دنیوی واخروی کو حاصل کریگا اپنے کل گناہون ماتقدم وماتاخر کا حسنات
سے بدلا کریگا گو وہ فاسق و فاجر ہو حاضر ہونا قبر شریف کا کل حاجات کو روا کریگا
تلخی جان کندن وسوال گور سے رہا کریگا اور فرماتے ہین سید الابرار ولم یحج ومات
علی ذلک دخل النار جو ذی مقدور ہو اور صاحب اقتدار وہ حج نہ کرے اور مر جائے
بحالت اضطرار اسکے لیے ہی دخول نار اور وہ عذاب الٰہی کے ہی سزاوار اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحج المقبول کفارة لذنب سبعین سنة حج مقبول
کفارہ ہی ستر برس کے گناہ کا اور فرمایا اذا خرج الحاج من منزله الی بیت اللہ
غفر الله له ما تقدم من ذنبه جسوقت نکلتا ہی حاجی بارادہ حج اپنے گھر سے خانہ کعبہ کی
طرف بخشدیتا ہی اللہ تعالی اسکے سب گناہ جو کہ گذشتہ مین کرچکا ہی اور مؤلف اس کتاب کے
ابوبکر بن محمد علی القریشی الملقب بدر کہتے ہین کہ مین نے حضرت مخدوم اپنے پیر ومرشد سے
سناکہ وہ اپنے والد شیخ حمید الدین حاکم سے بیان کرتے تھے کہ مین نے شیخ المشائخ رکن الدین
ابوالفتح فیض اللہ قدس سرہم سے سناکہ انھون نے فرمایا لفظ حج مین دو حرف ہین

یا برکت والا اسلیے ہی کہ اول نزول رحمت الٰہی وہین ہوتا ہی اور وہان سے تمامی اکناف
عالم اور اطراف مساکن بنی آدم مین پہونچتا ہی یا برکت والا اسلیئے ہی کہ وقت آفرینش دنیا سے
علما و ملا و اجنہ مین ہزار انبیا اور اولیا اور زہاد اور عباد اور اوتاد و ابدال رہتا ہی اور تا قیام
قیام ہی جلوہ آرا مقام کا رہیگا یا برکت والا اسلیئے ہی کہ چارون طرف اسمین نماز پڑھنا جائز
ہی اور ثواب ایک رکعت کا بجاے سو کے ہی اور اوسکی تعریف مین ارشاد کیا قولہ تعالیٰ وھدًی
للعالمین یہ تو تمام عالم کے لیئے ہدایت کرنیوالا راہ نیک بتانیوالا ہی جو کوئی اسکی کرامات اور خرق
عادات کو دیکھتا ہی فورًا ادیان باطلہ کو چھوڑ دین حق اختیار کرتا ہی مسلمان ہو جاتا ہی چنانچہ
ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جو کوئی حالت جنابت و گندگی مین اپنا ہاتھ
خانہ کعبہ پر رکھدیگا وہ خشک ہو جائیگا بیکار پڑجائیگا ایک کافر قریشی نے جب سنا اسکا امتحان
لیا آدھی رات کو حالت جنب مین آکر کعبہ کو مس کیا پھر جاتے جاتے ہاتھ سوکھ گیا صبحکو آکر آنحضرت کے
پیرون پر گر پڑا اور رات کا حال بیان کیا فورًا مسلمان ہوا اور حضور کی قدمبوسی کی برکت سے
وہ ہاتھ بحال ہو گیا اور اوسکے کرامات و برکات و آداب سے چند امور ہین ایک یہ کہ کوئی پرند
اوسکے اوپر اڑ نہین سکتا اگر اڑتا ہی فی الحال جل جاتا ہی دوسرے یہ کہ کوئی درندہ جانور
کسی شکار پر دوڑتا ہی جب وہ حرم مین پہونچ جاتا ہی وہ باہر حرم الٹا باز جاتا ہی تیسرا
ہی ایسا ہی پرندہ کا حال ہی کہ باز و بہری و چرہ و شکرہ کبوتر و چڑیا وغیرہ کو شکار نہین کرسکتا
تیسرے یہ کہ جب کسی جنگلی و صحرائی جانور کو کوئی مرض گھیرتا ہی وہ مقابل کعبہ کے کھڑا
ہو کر ہوا لیتا ہی فورًا اچھا ہو جاتا ہی چوتھے یہ کہ اسکی عظمت و ہیبت اسقدر ہی کہ انسان کا تو کیا
ذکر حیوانات موذی کا زہرہ آب ہوتا ہی کوئی جانور زبردست اپنے زیردست کو نہین
ستاتا ہی پانچوین یہ کہ جو کوئی اسکے انہدام و ویرانی کو آتا ہی خود معرض ہلاک مین پڑجاتا
ہی جیسا کہ قصہ اصحاب فیل کا حال حق سبحانہ بتاتا ہی چھٹے یہ کہ جو کوئی نجس و ناپاک اندرون
حرم جاتا ہی حبط الحواس ہو جاتا ہی ساتوین یہ کہ کسی وقت شب و روز مین طواف کرنیوالون سے

اور فرماتے ہین سید الانام بحق تعالیٰ مدینۃ انور تراب المدینۃ امان من الجذام
جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ نے اپنے مزید رحم و کرم سے روے زمین پر محبت و دیدار
پرتو نور جمال لایزالی سے ایک جاے خصوص کی بنا ڈالی اول مکان جو زمین پر تھا وہ
خانہ کعبہ تھا جسکا کہ حضرت ذوالجلال قرآن مجید مین فرماتا ہو جل قولہ تعالیٰ اِنَّ اَوَّلَ
بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا آدمیون کی زیارتگاہ اور مغفرت
ذنوب کیلیے پہلا گھر جو بنایا گیا البتہ [illegible] اور مکہ ایک ہی مقام ہی تلفظ کا صرف
فرق ہی وہ بڑا برکت والا ہی رب العالمین نے جب زمین کو پیدا کیا تو اسکو مسکن ملائکہ
سماوی کیا اور وہان زمین پر ایک مکان زمرد سبز خام سے پیدا کیا جسمین جوڑ نہ تھا گویا
سانچے مین ڈھلا تھا اور اسکو قبلہ اور سجدہ گاہ فرشتون کا مقرر کیا وقت آفرینش سے تا
عہد نوح پیغمبر علیہ السلام وہ قائم و برقرار رہا جب طوفان نوح آیا اور تمام زمین
غرقاب ہوگئی حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے اُس مکان کو چوتھے آسمان پر اُٹھا لیا چنانچہ وہ
آسمان پر موجود قبلہ ملائکہ ہی جسکے محاذات مین عرضا و طولا بعینہ خانہ گلی و خشتی مکہ معظمہ
مین موجود ہی [illegible] ساتون طبقہ زمین سپکا مثل و نمونہ مسجود رہی چنانچہ حضرت یوسف
علیہ السلام نے قعر چاہ مین اور یونس علیہ السلام نے بطن ماہی مین اسکے سمت نماز
ادا کی حق سبحانہ جل شانہ نے اسکی توصیف مبارکا کرکے فرمائی خاص کعبہ کی
[illegible] برکت والا [illegible] ہی کہ وجود جسم مطہر حضرت سید البشر
اسی زمین [illegible] سے ہوا اور ظہور خلافت ابو البشر بھی اسی مین واقع ہوا اور ایک
تخت مرصع حضرت [illegible] علیہ السلام کے جلوس کے لیے طولا و عرضا بمقدار کعبہ معظمہ
کے تیار ہوا اور وہان رکھا گیا اور [illegible] برکت والا اسلیے ہی کہ بہترین خانہاے دنیا
[illegible] زیارتگاہ عالمیان ہی اور جو کوئی اس سرزمین مین مرتا ہی
[illegible] مین مرض جذام و برص سے محفوظ رہتا ہی

جس سے یہ خطا سرزد ہولی تھی آپہونچا دیکھکر تحریر سے اور ندامت شامت سے کہا یہ اس عاصی کی خطا تھی کہ نیم شب کو حاجت بشانی بپاکی مشک اذفر ہوجاتا یہ قدرت ہی خدا کی کہ بجائے بو خوشبو عطا کی تیرھوین خانہ کعبہ کی کرامات سے یہ ہو کہ ایام جاہلیت مین رُخام نام ایک عورت جمیلہ و خوش اندام ایک مرد عقیل نامی کے عشق مین بدنام و زبان زد خاص و عام تھی حرم کعبہ مین دونون ملاقی ہوے رُخام نے عقیل کو پکڑا اپنے کام مین مشغول کیا عضو تناسل اُسکا اندام نہانی رُخام مین ویسا ہی چسپان رہ گیا ہرچند دونون نے زور کیا کچھ سود نہوا تین دن اسی حال مین مبتلا رہے چوتھے روز بصورت خوک ہو کر مرگئے چودھوین اسکی کرامت سے یہ ہی کہ ایک مرد زانی نے ایک زن عفیفہ کو بنظر شہوت حالت طواف مین دیکھا فوراً نور بصارت کھو بیٹھا پندرھوین اسکی کرامت سے یہ ہی کہ ایک روز پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا اندرون حرم کعبہ تشریف رکھتے تھے مردمان مکہ وہان حاضر ہوے اور بہ نیت مکر و فریب حضرت سے معاہدہ اطاعت کرنے لگے اندرون خانہ کعبہ سے آواز آئی یہ لوگ محض جھوٹے ہین کبھی عہد و پیمان پورا نہ کرینگے اسکی ہیبت سے وہ لوگ سب باہر بھاگ گئے سولھوین یہ کہ ایک دزد کو صاحب مال مسروقہ نے پایا اور اوسکو پکڑا دزد نے انکار کیا اور قسم کھانے کو ہاتھ سوئی خانہ کعبہ اُٹھایا فوراً ہاتھ اوسکا خشک ہوگیا اور وہ پچھتایا سترھوین یہ کرامت اسکی ہی کہ جسقدر اسمین اژدہام ہو سکی گنجایش تمام ہوسکی کبھی تکلیف ذرا بھی برائے نام ہوا اٹھارھوین یہ کہ آنحضرت نے فرمایا جسقدر خانہ کعبہ کو زیادہ دیکھیگا اوسیقدر نور بصارت کو زیادہ پائیگا اُنیسوین یہ کہ ایک روز کا مذکور ہی کہ ابوجہل اپنے ایک غلام پر خفا ہوا اور آلہ ضرب لیکر اُسکے پیچھے دوڑا وہ افتان و خیزان اندرون حرم آپہونچا ابوجہل بھی اُسکے عقب مین حرم کا عازم ہوا فوراً وہ تو نظر سے غائب اور بینائی چشم کا اسکو غم ہوا اپنی اس حرکت بیجا پر نادم ہوا خاک خانہ کعبہ آنکھون مین ملی اور خواستگار عفو جرائم ہوا رحمت ایزدی سے نور بصر نے عود کیا اور حالت اصلی پر قائم ہوا بیسوین یہ کہ خاک خانہ کعبہ کو

خالی نہین رہتا ہی چنانچہ حضرت شیخ المشائخ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ مین
چالیس روز خانۂ کعبہ مین معتکف رہا اس تمنا مین کہ بوقت تنہائی طواف خانۂ خدا کی کرون
نہ پایا آٹھوین یہ کہ جسقدر زایران دارین وار ہا یدار مین ہین اس خانہ معظمہ کی الفت شوق
دیدار انکے دلونمین استوار ہی نوین یہ کہ جسنے اسکو دیکھا کیسا ہی وہ سنگدل ہو ضرور رو دیا
دسوین یہ کہ جو کوئی اسکی زیارت سے مشرف ہوا کسی نہ کسی امر صلاحیت سے معروف ہوا
گیارہوین یہ کہ ایک مرد زیارت بیت اللہ جانا چاہتا تھا چند درم زاد راہ کے لیئے بہم کیئے اور
ایک مقام محفوظ مین رکھدیئے نہ زمین مین گاڑ دیئے ایک چور کو اطلاع ہوئی اس مقام پر
سیند لگائی جب اس مال پر ہاتھ ڈالا زمین کو حکم الٰہی پہونچا کہ تنگ ہو جا وہ اسقدر تنگ
ہوگئی کہ وہ بیچ مین بھنچ کر مرگیا سر تن سے جدا ہوگیا صاحب مال نے جب یہ حال دیکھا دست بسر
متحیر رہگیا ہاتف غیبی نے آواز دی جو کوئی ہمارے دوست کا مال چرائے وہ یہی سزا پائے
تاآنکہ مجاوران کعبہ نے بھی یہ آواز سنی اور واسطے مشاہدہ و علم الیقین کے اسکے گھر مین آکر
دیکھا قدرت قادر قدیر کی شان جباری و قہاری کو پرکھا بارھوین یہ مذکور ہی اخبار مین
کہ ایک شخص محو شوق دیدار پروردگار اندرون خانہ کعبہ مشغول ذکر و اذکار شب کو
وہان پڑا رہگیا مجاورون نے وقت معمول پر دروازے بند کر دیئے اور اونکو مقفل کر دیا
جب آدھی رات گئی اور حاجات انسانی اور ضرورت پاخانے نے اوسکو ستایا مجاورون
کو پکارا و چلایا کسی نے نہ سنا تو وہین حاجت کو رفع کیا اور علی الصباح بجہت بیم و ہراس خطا
فاش خانۂ کعبہ سے نکل بھاگا جب کسیقدر روشنی ہوئی اور صبح صادق نمودار اور ہر ایک
بیدار و ہوشیار ادای نماز کو تیار ہوا بوی مشک اذفر سے ہر ایک کا دماغ پراگندہ و سرشار
ہوا بالطور خود ہر ایک طرف چار سو جستجو کرنے لگا ایک مقام پر ایک تودہ مشک خالص رکھا دیکھا
آواز دی یہ نقطہ کسکا ہی کون یہان رکھکر بھول گیا وہ تو میلا گندہ تھا اسکا کون جوینده
و یابندہ تھا یہانتک اسکا چرچا پھیلا کہ اس مقام و موقع کو ہر ایک نے دیکھا چنانچہ وہ شخص بھی

تو حضرت خلیل علیہ السلام نے عرض کی بار الٰہا میری آواز تمامی اطراف عالم واکناف و ساکن
بنی آدم تک کیونکر پہونچ سکتی ہی حکم ہوا پکارنا تمھارا کام سنوا دینا ہمارا کام حضرت خلیل نے
تعمیل حکم رب جلیل کی پہاڑ پر چڑھکر آواز دی حق سبحانہ جل شانہ جلالہ روا حون مسلمانونکو
جو تا قیام قیامت دنیا مین آنے والی اور زندہ رہنے والی تھین اور جو صلاب پدران و
ارحام مادران مین تھین سبکو سنوا دی جس نے ایک بار لبیک کہا وہ ایک بار اور جسنے
دو بار اور جسنے تین بار اور جسنے متواتر چالیس بار کہا وہ اسیقدر مشرف زیارت خانہ کعبہ
سے ہوگا اور اُسے حج نصیب ہوگا اور جسنے جواب نہ دیا اور خاموش رہا وہ محروم رہا قولہ
تعالیٰ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا اسکا شرف و بزرگی و عظمت یہ ہی کہ جو کوئی اسمین داخل ہوگا
وہ نڈر و بیخوف ہو گیا بعض مفسرین فرماتے ہین اگر قاتل اور سارق وہان داخل ہو
اُسکے لیئے تا مدت اقامت قتل و قطع ید کا حکم نہین ہی اور علما حنفیہ مذہب کے نزدیک یہ
حکم ہی کہ اسکا کھانا پانی روکا جائیگا تاکہ وہ مجبور ہوکر وہان سے باہر نکل جاے اسوقت
اُسکو سزا دیجاوے اور بعض مفسرین فرماتے ہین بیخوف و نڈر ہو جاتا ہی مرض جذام و برص
سے اور بعضے فرماتے ہین ایمن ہو جاتا ہی نار جہنم سے جیسا کہ حدیث مین وارد ہی کہ آنحضرت
نے فرمایا من دخل الکعبة امن من الهاویة قولہ تعالیٰ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
اور خداوند عالم کیلیئے آدمیون پر واجب ہی حج کرنا خانہ کعبہ کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لا تشد الرحال الا لثلثة مواضع المسجد الحرام والمسجدی هذا
والمسجد الاقصی تم اپنے کجاؤن کو کسی اسباب نہ باندھو یعنی قصد سفر کا نہ کرو سوا
تین مقام کے اوّل مسجد حرام ہی کہ زیارت خانہ کعبہ بوقت وجود شرائط فرض ہی دوسرے
میری مسجد یعنی مدینہ منورہ مین مسجد نبوی کا ارادہ کرو تیسرے مسجد قصی بیت المقدس کی
زیارت کیلیئے جاؤ بعد اسکے اور مقامات متبرکہ و مقابر انبیا و اولیا و صلحا و ابرار کی زیارت سے
مشرف ہو اوّل جو تمھارے ذمہ فرض و واجب ہی اُسکو پورا کرو من بعد بطیر نفل و مستحب کے

جسم مریض پر ملے گا بحکم ایزدی وہ مرض جسمی جاتا رہیگا اکیسوین یہ کہ ایک بار نوشیروان عادل اپنے
وزیر اعظم بزرجمہر پر خفا ہوا اور اوسکو خانہ کعبہ مین محبوس کیا ایک رات کو بزرجمہر محبس خانے کے
کوٹھے پر چڑھا نصف شب تھی وقت نزول رحمت آلٰہی تھا دیکھا ایک نور آسمان سے بالائی
خانہ کعبہ ساطع ولامع ہی چونکہ فہم وفراست کا جامع تھا دست دعا بدرگاہ خدا بغرض مدعا
اُٹھایا اور کہا بار آلٰہا بہ برکت اس خانہ کی اس عاصی کو قید خانے سے رہائی دے فوراً دعا
مستجاب ہوئی نوشیروان صبحکو خود بنفس نفیس در حبس خانہ پر آموجود ہوا وزیر یہ قدرت قادر
قدیر دیکھکر سربسجود ہوا اوسیوقت قید سے رہائی پائی دل مین نور ایمان باللہ کی روشنائی پائی
بالجملہ کہان تک بیان کیا جاے نہ زبان کو طاقت گویائی اور نہ سامعین کو قوت شنوائی ہی
اسیقدر پر اختصار کیا قولہ تعالی مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وہ خانہ کعبہ کیا ہی مقام بنایا ہوا حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کا ہی چونکہ آخری عمارت خانہ کعبہ اور حرم شریف کی حضرت خلیل نے باعانت
حضرت اسمعیل اپنے پسر رشید کے تیار کی تھی اسلیے حضرت ابراہیم کی جانب منسوب ہوا
مشہور ہی اور اکثر کتب تواریخ مین مسطور ہی کہ سات مرتبہ خانہ کعبہ کی عمارت بنی اول بار
بیت المعمور دوسری بار بعہد نوح علیہ السلام بعد طوفان تیسری بار ریلد نامی کافر نے
اپنا بتخانہ بنایا تھا چند خشت خانہ کعبہ کی مقام میزاب سے نکلوالی ہیبت آلٰہی سے زمین مین
زلزلہ آیا اور خانہ کعبہ گر پڑا وہان کے باشندون نے کسیقدر پھر درست کیا چوتھی بار جب
سمعون پسر ریلد قائمقام اپنے باپ کے ہوا خانہ کعبہ کی مرمت کو حکم دیا پانچوین بار حضرت
داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد خلافت مین اسکی تعمیر کی چھٹے مرتبہ حضرت موسٰی علیہ السلام
نے اسکی کسیقدر مرمت کی ساتوین بار حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمعیل اور
حضرت اسحاق اور بی بی سارہ اور بی بی ہاجرہ نے ملکر از سر نو اُسکو بنایا اور حرم
شریف کی دیوارون کو بلند کیا جب اسکی عمارت سے فارغ ہوے فرمان آلٰہی ہوا ہمارے
بندون کو آواز دو و پکار دو کہ مین نے بیت اللہ کو بخوبی بنادیا تم سب حج وزیارت کیلیے

تو بار و غیر دن کا مین کب یار ہون تیرا	جو تو ایک بار ہی میرا تو مین سو بار ہون تیرا

نفعنا اللہ وایاکم حق سبحانہ ہمکو تمکو سب کو چشم بینا گوش شنوا قلب جویا اور لسان

گویا عطا کرے آمین ثم آمین ہ	پند گیر از نصیحت دگران
تا نہ گیرند دیگران بہ تو پند	رہو دنیا مین اس طرح ہوشیار
سمجھو تم آخرت کو دار قرار	دار نا پائدار دوست مدار
دوستی را نشاید این غدار	اللہ بس باقی ہوس

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ فِی الْعَدْلِ وَالشَّبَابَۃِ وَالْعِبَادَۃِ وَالْمَشْیِ اِلَی الْمَسَاجِدِ وَالْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَالصِّیَانَۃِ عَنِ الزِّنَاءِ وَالصَّدَقَۃِ بِالسِّرِّ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی خَالِیًا

مجلس نوین بیان مین عدل اور جوانی وعبادۃ ومسجد مین جانے اور محبت اللہ اور بچنے کے زنا سے اور صدقہ دینا چھپا اور خدا کو تنہائی مین یاد کرنے کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃُ نَفَرٍ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُتَعَلِّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَأَۃٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا یَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا یُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ

متوجہ ہو یہ نہین کہ اصل کو بھول جاؤ فرع کو پکڑ لو فرائض کو محو و منسے کر دو نوافل مین مستعد
و سرگرم ہو یہ مکر و فریب شیطان دام ابلیس و لوث نفسانی ہی اور جو قصد حج بیت اللہ
ہو وہ خالصًا و مخلصًا للہ ہو نہ براے حُبّ جاہ ہو نہ تجارت اشیا گران بہا ہو نہ وقت
مصیبت و بلا کے کہ رنج و غم سے رہا ہو نہ دوسرے کی خاطر اور عشق و محبت مجازی
مین اس مشقت سفر کو سہا ہو نہ بعد عیاشی و تماش بینی کے کہ دولت موروثی اڑا چکو
ایک حبہ تمھارے پاس نہ رہا ہو نہ ایام پیری و ضعیفی مین کہ دنیا نے جواب دیدیا ہو تاہم
یہ اوقات بھی مغتنمات سے ہین اگر توفیق الٰہی شامل حال ہو خود اسی دل مین غور کرو
کہ وقت قدرت و اختیاری اور ہی وقت مجبوری و ناچاری اور ہی دونون برابر نہین
تفاوت درجات ضرور ہی اور حدیث آنحضرت نے فرمایا من حج للہ جسنے حج بیت اللہ
خدا ہی کے حکم و فرمانبرداری کی راہ سے کیا کہ حالت مقدرت و امن راہ پر فرض ہی نہ زن
و فرزند کی مفارقت و مہاجرت پر یا خیال نفع تجارت پر اور زندگی بھر مین ایک بار
فرض کیا اور اسکو استطاعت پر مقید کیا قولہ تعالیٰ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا جب
کوئی عوائق و موانع نہو آنے جانیکے موافق خرچ راہ ہو اہل و عیال کا کھانے پینے
سے تباہ ہوا ہو نہ کوئی خوف ہلاک و تباہ ہو سو وقت تمکو ضرور چاہیئے کہ مطیع حکم الٰہ
ہو دیکھو فرماتا ہی احکم الحاکمین قولہ تعالیٰ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ اور
جو کوئی کفران نعمت کرے کہ باوجود مقدرت و دولت و ثروت و جسمی طاقت کے قصد
حج بیت اللہ نہ کرے وہ اپنی ہی آخرت کو بگاڑے اسکا کیا کرے وہ تو بے نیاز و بے
پرواہ کل عالم سے ہی اگر سب کے سب اٹھارہ ہزار عالم کافر و مرتد ہو جائین اسکی وحدانیت
و ربوبیت مین دھبا نہین لگتا اگر کل عابد و زاہد ہو جائین اسکی شان مین ذرہ نہین
بڑھتا یہان کفر کی لفظ سے مراد کفر حقیقی نہین ہی بلکہ مقصود کفران نعمت ہی یہ سراسر اسکی شفقت و رحمت ہی

یاری از وی جو مجو از زید و عمرو
مستی از وی جو مجو از بنگ و خمر

اسکی حرارت وحدت کو ایام گرما مین انسان وحیوان نہین برداشت کرسکتا کوہستانی وریگستانی
ملکون اور گرم سیر والایتون زنگ وحبش کے آدمیون سے پوچھنے اور انکے رنگ وصورت کو
دیکھنے سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہی کہ کیا حال ہی خط استوا ونصف النہار کے وقت ایام
گرما مین جب آفتاب ہوتا ہی جنگل وکوہ وصحرا کے درختون وجانورونکو بھی اسکی برداشت
نہین ہوتی سایۂ درخت تلاش کرتے تلملاتے اور مرجاتے ہین اُس روزکو خیال کرنا
چاہیئے جس روز اسقدر نزدیک ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا نہ دریا حائل اُس روز اُسکی
حرارت وشدت کا کیا حال ہوگا کسکو اسکے تحمل کا مجال ہوگا مفسرین لکھتے ہین کہ گرمی
آفتاب مین کہان سے ہی بعضے فرماتے ہین کہ خدا تعالی نے اُسکو گرم پیدا کیا ہی اور بعضے
کہتے ہین ہر شب دوزخ مین ڈوبتا ہی اور اُسکی تپش وگرمی اُسمین اثر کرلی ہی اور اُسکا اثر
دھوپ وعکس کے ذریعے سے زمین پر پڑتا ہی اور بعضے کہتے کہ ہر روز وقت طلوع کے
حضرت جبرئیل علیہ السلام آتش دوزخ کسیقدر لاکے اسکے جرم کو دھکا دیتے ہین اور بعضے
کہتے ہین کہ حق سبحانہ تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہی گرما وسرما سے اور مقام اسکا چوٹی کوہ
قاف ہی وقت طلوع آفتاب اس فرشتے کی پشت سے گذر جاتا ہی اور اُسکی حرارت سب
اُسمین اثر کرجاتی ہی اور تمام دن گرمی حسب تقاضای موسم کے اُسمین رہتی ہی قیامت کے
روز بحکم احکم الحاکمین قریب زمین آجائیگا اور دوزخ قعر زمین سے بلند کردیجاویگی اسقدر
کہ لپک اور شعلے اسکے عرصات مین پھیلینگے زمین مثل جلتے توے کے گرم ہوگی اور آفتاب
کی گرمی سر پر اور جحیم قلیش اور اژدہام بنی آدم بلکہ تمامی مخلوقات جمع ہوگی اور
غرق عرق عصیان اُسوقت کا حال جن بندگان خاص کو برای العین مشاہدہ یا
تصدیق یقین کالمعاینہ ہی انکے قلوب کو لذائذ نفسانی وحظوظ جسمانی کاکب ملاحظہ
ہی از خود وسہو ومحو ہین مجذوبون وسالکون اور اولیاء عظام ومشائخ کرام وصوفیہ صافیہ
تابعین سید انام علیہ السلام کے حال کو ملفوظات وسیر وتواریخ سے دیکھنا چاہیئے کہ کیسے

روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ انہون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سات نفر آدمی ہین کہ جنکو اللہ تعالی اپنے سایۂ عنایت وعاطفت مین رکھیگا
اُسدن کے سوا اُسکے سایہ کے اور کوئی سایہ نہوگا یعنی روز قیامت کے ایک
امام عادل ہی دوسرا جوان صالح ہی کہ جس نے نشو ونما پائی اور پرورش ہوا خدا کی
عبادت مین تیسرا وہ مرد ہی جسکا دل معلق ہی مسجدون مین کہ ایک وقت کی نماز جماعت
کیساتھ ادا کر آیا دوسرے وقت کا انتظار رہی چوتھے دو شخص ہین جو آپسمین محبت رکھین
خدا کیلیے کوئی رشتہ داری وقرابت نہو ملین خدا کیلیئے اور جدا بھی ہون تو خدا ہی کے
لیئے اور کوئی غرض نہو پانچوین وہ مرد رعنا جسکو عورت جمیلہ وحسینہ صاحب حسن
جمال کی بلائے کہ اپنے پاس سُلائے اور وہ انکار کرے کہ مین خدا سے ڈرتا ہون کہ
زنا سے اوس نے منع کیا ہی چھٹے وہ شخص جو داہنے ہاتھ سے صدقہ وخیرات کرے اور
بائین ہاتھ کو اُسکی خبر نہو ایسا پوشیدہ کرکے دیدے اور نا معلوم غریب ومحتاج کو دے
ساتوین وہ شخص جو خدا یتعالی کو خلوت مین یاد کرے یا اسکا ذکر ونام سنے اور فوراً
آنکھون سے اسکے آنسو جاری ہون کہ یہ علامت سعادت ورقت قلبی ومحبت ولی نعمت
وآقا ومالک کی ہی روایت کیا اس حدیث کو صحیح مسلم وصحیح بخاری مین **قولہ** صلی اللہ علیہ
وسلم سبعۃ نفر یظلہم اللہ سات نفر ہین جنکو خدائی تعالی اپنے سایہ مین رکھیگا جاننا
چاہیئے کہ قیامت کے روز آفتاب ایک میل پر ہوگا اور رُخ اُسکا اُسی جانب ہوگا لوگ عرق
مین غرق ہونگے جیسے جسکے اعمال ہون گے کوئی تا بگلو کوئی تا بہ سینہ کوئی تا بہ زانو اور
میل مسافت ارضی سے ایک کوس اور ثلث فرسنگ کا ہوتا ہی قیامت کے روز اسقدر
نزدیک ہوجائیگا اور اسوقت دنیا مین زمین سے آفتاب تک چار ہزار برس کی راہ کا
فاصلہ ہی اور بہشت اس جانب ہی اور چوتھے آسمان پر ہی اور درمیان مین بہت سے حجاب
واقع ہین کہ محیط مین ہر ایک آسمان کے ایک دریای قہار واقع ہی اور دریا وجود ان حجابات کے

دنیا و شاہت میں کیا کیا ظلم و ستم نہیں کیا کتب تواریخ و سیر موجود ہیں اہل عرصات آپسمین
چرچہ و استفسار کرینگے کہ تم نے دنیا میں کیا نیک کام کیے تھے ایک کہیگا کہ ہم اپنے بزرگ
و استاد و مرشد کی اسقدر تعظیم کرتے کہ انکی کفش پا کو سر پر رکھ لیتے تھے دوسرا کہیگا ہم
عالم کی اسطرح سے عزت و توقیر سمجھتے تھے کہ انکی پا پوش کو اپنے سر پر جگہ دیتے تھے تیسرا کہیگا
ہم حافظ قرآن کا ایسا رتبہ سمجھتے تھے کہ اطفال خورد سال کی زیر پائی کو بھی سر پر رکھ لیتے
اور آنکھوں سے لگا لیتے تھے آج حق سبحانہ جل شانہ نے ہمکا سایہ چتر کیا اپنے مزید رحم و کرم
سے ان بزرگوارون کو ہم مہربان ہے کہ سبکو اس سایہ میں کسیطرح بیٹھا کے ہیں اور بعض محدثین فرماتے
ہیں کہ مراد سایہ سے سایۂ عرش عظیم ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہے الیس فی العرصات الا
ظل العرش میدان عرصات میں اور دوسرا سایہ نہو گا سوا سایۂ عرش کے کہ وہ اعظم
ہی مخلوقات سے عظیم ترین اشیا ہی کہ آنحضرت نے ارشاد کیا کہ اسکے چہر لاک پائے ہیں
ہر پایہ کے نیچے اسقدر میدان و وسعت ہی کہ جسمین چہر لاکھ شہر آباد ہون اور ہر شہر سات
حصے دنیا کے ربع مسکون سے بڑا ہوا ور اسمین حق سبحانہ جل شانہ نے فرشتے پیدا کیے اور
آباد کیے ہین کہ انکا کام صرف تسبیح و تحمید کرنا اپنے مالک و خالق کا ہی اور دعا کرنا امت
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین اور انکے خلفاء راشدین و اہل بیت طاہرین اور
اولیا و عباد و زہاد و مجاہدین و علماء دین کیلیے کہ پروردگارا عالم بنا ہا مالکا قدیرا
تو ابو بکرؓ کی صدق محبت و خلوص نیت و یار غار پیغمبر ہونے پر نظر رحمت رکھیو شاہا
قدیما لایزالا عمرؓ فاروق کی عدالت و جرات اور عثمانؓ کی عفت و علیؓ کی شجاعت
و جان فدائی پر نظر شفقت مبذول رکھیو اپنے حبیب کے اہل بیت طیبین و طاہرین کو
ذیل طاعت و عنایت مین جگہ دیجیو کہ دنیا مین کیسے کیسے تکالیف و مصائب و فقر
و فاقہ و سختی کی برداشت کی اور باوجود تیرے عطاے اختیارات و استجابت دعوات
دم نہ مارا رضا و تسلیم پر مستقیم رہی اسیطرح جسے اولیا و علما و صلحا و فقرا و شہداے امت کے

مجاہدات وریاضات سے بسر اوقات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک
بشر کے جسم سے اسقدر عرق جاری ہوگا کہ ستر اونٹ تشنہ کے سیرابی کو کافی ہو دوسرے
حدیث مین فرمایا کہ اگر کشتی وجہاز تمام جہان اسمین روان ہو تو مثل دو کش بادی
کے سمندر مین روان ہو ہر ایک مجرم بقدر جرم کوئی تا بقدم کوئی تا بساق کوئی تا بہ
زانو کوئی تا بسینہ کوئی تا بحلق کوئی تمام غرق ہوگا کوئی سمت شمال کوئی بطرف جنوب
کوئی بجانب غرب کوئی بسوی مشرق روان ہوگا سترہ کہال کو دم بھر مین گلا دیگا
آتش دوزخ سے کم نہوگا جسکو حق تعالی فرماتا ہی كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ
جُلُودًا غَيْرَهَا جب پک جائینگی انکی کہالین بدل دینگے ہم انکی دوسری کہالین اور یہ
آنحضرت نے فرمایا اگر ایک قطرہ اسکا زمین پر گرے احد پر پڑ جائے فوراً جل جائے قولہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ سایہ خدا مین ہونگے اسدن کہ نہین سایہ سوا
سایۂ خدا بعض محدث فرماتے ہین مراد سایہ سے سایۂ لطف الٰہی ہی جو کوئی اس سایہ مین
ہوگا وہ شدت حرارت وگرمی آفتاب سے محفوظ رہیگا ؎ ہر کہ در سایۂ عنایت اوست
گنہش طاعت است و دشمن دوست انبیا و اولیا و صلحا و ابرار اس سایہ و سائبان عنایت
لم یزلی کے نیچے ٹہلتے ہونگے اور اپنے اپنے متبعین ومقلدین ومریدین کی شفاعت کرتے
ہونگے اور انکو کشان کشان اس سایۂ عاطفت کے نیچے لاتے ہونگے اور انکو نہ زمین تفت
اور نہ گرمی سخت کا اثر ہوگا جیسے سمندر جانور آگ مین اور مچھلی دریا مین پھرتی خوش رہتی ہے
اسطرح سے وہ لوگ پھرتے چلتے ہونگے دنیا مین اسکا نمونہ دیکھ لو اگر یقین اور علم الیقین
نہو کہ نمرود مردود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈلوا دیا جسکی لپٹ تو چالیس
فرسنگ تک تھی کسی جاندار کو اپنے پاس نہین آنے دیتی ہی انکے حق مین باغ وبستان
ہوگئی چنگیز خان ہلاکو بادشاہ دہلی نے شیدی احمد خان کو آتش سوزان کی بھٹی مین
ڈلوایا اسکا بال بیکا نہوا اور سلاطین جبابرین کے حالات کو دیکھو کہ اپنے اپنے عہد خلافت

اس روز کوئی اور بھی سایہ ہوگا آنحضرت نے ارشاد کیا المومن تحت ظل صدقتہ
یوم القیمۃ ایماندار نیچے سایہ صدقہ اپنے کے ہوگا قیامت کے روز جس کسی نے پارچہ کہنہ یا
پارۂ نان کسی محتاج کو دیا ہوگا وہ روز قیامت کے بمنزلہ چتر وسائبان کے ہوگا اور
حدیث شریف مین وارد ہی جس شخص نے مدت العمر مین ایک لاکھ بار پڑھا ہوگا لا الہ الا اللہ سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر عرصات مین اسکے سر پر وہ مثل قبہ نور کے ہوگا جسکے
چار در ہونگے اور ہر در پر ایک ایک کلمہ لکھا ہوگا ان چار کلمون سے اور اسکے نیچے تخت مرصع
یاقوت سرخ سے ہوگا معلق ہوا جسپر وہ کلمہ گو بیٹھا ہوگا اہل عرصات اسکو دیکھین گے اور
کہین گے بار الہا کس عمل حسنہ سے یہ تخت رواں ہے آج سیر کنان ہی جہان ہر متنفس تنگ
بجان ہی حکم ہوگا یہ ہمارا دوست تسبیح خوان ہی یہ حدیث غریب ابو علیہ مین مذکور ہی اور
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات گروہ ہون گے جو زیر سایۂ عرش ہونگے
ایک امام عادل کہ قوام دنیا اور معاملات دنیوی اسکی عدالت سی قائم ہین آنحضرت نے فرمایا
قوام الدنیا باربعۃ اشیاء الاول بعلم العلماء والثانی بعدل الامراء والثالث
بسخاوۃ الاغنیاء والرابع بدعاء الفقراء قوام دنیا کا چار چیز سے ہی ایک علم علما سے
دوسرے عدل امرا سے تیسرے سخاوت اغنیا سے چوتھے دعاء فقرا سے بہترین خلائق
امرا کا عدل ہی شاہون اور حاکمون سے اول سوال عدل سے ہوگا آنحضرت نے فرمایا
اول مایحاسب بہ الامراء العدل رعایا و برایا وبندگان خدا کو اپنے عدل و انصاف
سے راضی وخوش رکھا یا جبر وظلم وستم سے ناخوش پیغمبر برحق کے زبانی کیا نہین پہونچا
یہ فرمان اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ اور نہین سنی تمنے حدیث سرور انبیاء
المقسطون یوم القیامۃ علی منابر نور یغبطہم الانبیاء عدالت اور انصاف
کرنیوالے قیامت کے دن منبرون نور پر بیٹھے ہون گے کہ انکو دیکھکر غبطہ کرین گے
انبیا کہ کاش یہ منبر ہمکو ملتے اور یہ حدیث سنی ہوگی بارہا عدل ساعۃ خیر من عبادۃ

کے حق مین دعا کرتے ہین اور عفو جرائم وزلات کے خواستگار رہتے ہین اور جو لوگ دشمن خلفاء راشدین یا اہل بیت طاہرین یا بدگوے علماء مجتہدین یا بدعقیدت آئمہ معصومین ہین انکے حق مین بد دعا کرتے ہین جو لوگ اولیاء اللہ سے عداوت رکھتے ہین صوفیہ کرام کی شان مین گستاخی کرتے ہین علماء دین کے حق مین سوء ادبی سے پیش آتے ہین مشائخین علیہم السلام کے حق مین سوء ظن رکھتے ہین زاہدین وعابدین وواعظین کو مکار وفریبی بتاتے ہین انکے لیئے دخول نار کے خواستگار بدرگاہ آفریدگار رہتے ہین پس اے مومنو بچو ان خصائل ذمیمہ سے دور رہو ایسے لوگون کے ہرگز پاس بھی نہ جاؤ ورنہ اُس روز پچھتاؤ گے اور زیر عرش عظیم ایک منبر نور کا رکھا ہی جسکا طول پانسو برس کی راہ ہی اور اوس پر ہمارے پیغمبر خدا محمد مصطفے واحمد مجتبیٰ با صد ہزاران جاہ وجلال جلوہ افروز ہون گے اور گرد پیش اسکے اور پیغمبرون ومرسلون کیلیئے از حضرت آدم صفی اللہ تا حضرت عیسیٰ روح اللہ علی قدر مراتب ودرجات منابر نور رکھے ہون گے جن پر وہ اجلاس کرینگے درازی ان منبرون کی بقدر دو دوسو برس کے راہ کی ہوگی داہنے جانب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اب الاعظم حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام ہونگے اور بائین طرف حضرت کے جد امجد ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہونگے اور اولیاء امت محمدیہ کیلیئے اعقاب انبیا مین کرسیان نشست کے لیئے ہونگی جنکی بلندی چھ مہینے کی راہ کے مقدار ہوگی اسیطرح جیسے علماء امت وصلحا وقراء وشہدا وغیرہ ومومنین کیلیئے چوکیان ومنبرین وتپائیان بکثرت ہونگی جنکی بلندی کمتر سے کمتر سات روز کی راہ سے کم نہوگی علی قدر مراتب ودرجات وصدق ایمان واعمال صالحات انپر زینت بخش ہونگے اور جس نے اس دربار عام مین جگہ پائی وہ موکلین دوزخ سے محفوظ رہا دوزخ سے بچگیا کسی وسیلہ کوئی پاس ہونیکی ضرورت نہین روک ٹوک محافظان سے مستثنیٰ ہوگیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے استفسار کیا یا رسول اللہ سوا سایۂ عرش کے

انا ولدت فی زمان الملک العادل پیدا ہوا مین عہد مین کسریٰ نوشیروان جو تھا مثال
واقران سے عادل نہ محروم پھیرا اسکی در دولت سے سنعیت و سائل جسکا وزیر تھا بزرجمہر
با دانش و رای کامل نہ رہتا تھا حال رعایا سے گاہی غافل انصاف برایا پر تھا راغب و مائل
و مذکور رہیگا تا قیام قیام ہر زبان عالم و جاہل او سنو ای اہل ایمان فرماتے ہین سرور دو جہان
فرض علیکم دعاءان دعاء الایمان و دعاء السلطان فرض کی گئی ہین تیر دو دعائین
زبانب خالق کون و مکان ایک دعا ایمان دوسری دعا سلطان عادل زمان جس سے
پاتے ہو ہر وقت حفظ و امان اور اطاعت کو اسکی فرض جانو تم فرماتا ہی اَطِیۡعُوا اللّٰهَ
وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ اور یہ حدیث ہی تمھارے حسب لخواہ من اطاع
الوالی فقد اطاعنی و من اطاعنی فقد اطاع اللہ اور یہ بھی پہونچ گیا تمکو فرمان
احب الاذعان من اطاع السلطان فقد اطاع الرحمن اور نفاذ حکم ہو العموم البلوی
علانوا هوا قرب للتقوی نہ مقبول ہوگا کوئی عذر و شکوی مذکور ہی کہ امیر المومنین
خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت مین کسی امر کا فیصلہ فرمایا کہ مخاصمین نے
کو پسند نہ کیا حاضرین نے عرض کی ما احسنت یا امیر المومنین آپنے فیصلہ اچھا نہ کیا فرمایا
مقتضای عدالت و انصاف یہی تھا جو فیصل ہوا افسوس ہی کہ نوشیروان عادل اگرچہ کافر تھا
مین مجھسے ہزار درجہ بہتر تھا کہ امر جزئی مین بھی عدالت و انصاف کو مرعی رکھتا تھا مشہور ہی
جب ایوان کسریٰ تیار ہوا تو دیمین دربار کا اذن عام ہوا خلق کا ازدحام ہوا ہر شخص کو
خوبی عمارت و بناوٹ و سجاوٹ سی تعجب تمام ہوا نوشیروان نے وزرا و امرا سے کہا دیکھو
مکان مین کوئی سقم تو نہین باقی رہا سب نے دست بستہ عرض کی نہین ہاں سچ ہی مگر ایک
نہ سکا کچھ ہی روزن سے دھوان آتا ہی اسباب آرایش سیاہ پڑجاتا ہی کہا اندرون
ایک پیر ضعیفہ کا مکان ہی کہ اوسکو مقابلہ زر و جواہر بھی اپنی زمین دینا گران ہی
و لقد ی خلاف شان شہان ہی اور جو پڑھتا ہی قرآن سمجھتا ہی صفت خالق زمین و آسمان

سِتِّیْنَ سَنَۃً قَامَ لَیَالِیْہَا وَصَامَ نَہَارَہَا عدل ایک ساعت کا بہتر ہی ساٹھ برس کی
عبادت سی جسمین راتون کو قیام کیا ہو دنوںمین روزہ رکھا ہو اور علی العموم فرمایا حضرت نے
بحق عیال دار و مال دار و مجرد و تہی کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ کل تمہارے
چرواہے ہین اور شبان اپنے زیردستون کے محافظ و نگہبان ہر ایک پوچھے جائین گے
کس طرح سے رہے انکی پاسبان بتایا انکو اوامر و نواہی خالق نفس و جان اور اپنی زن و فرزند
لونڈی غلام کو اونچ نیچ سمجھا کر بنایا انسان یا ویسا ہی رہنے دیا مطلق حیوان اور ہمارے
پیغمبر برحق نے کیا تمکو جم غفیر و مجالس مین نہین پکارا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ
وَاَہْلِیْکُمْ نَارًا اے ایمان والو بچاؤ اپنی ذاتون اور اہل و عیال کو نار جہنم سے اور ڈر کرو
اس سے کنارہ کوہ احد کو جلا دیگا اسکا ایک شرارہ اور سنا دیا شاہان روم و روس کو
یہ حکم اَلْمُلْکُ یَبْقٰی مَعَ الْکُفْرِ وَلَا یَبْقٰی مَعَ الظُّلْمِ بادشاہت و سلطنت کفر کیساتھ
رہتی ہی جیسا کہ الحال مشاہدہ ہی اور نہین رہ سکتی ظلم کیساتھ جیسا کہ سنا احوال سالقہ کا
لمعائنہ سے جاننا چاہیے کہ لفظ عدل مین تین حرف ہین (عین) بمعنی چشم و چشمہ ہے عایا
اور متعلقین کو عین عنایت سے دیکھے چشمہ فیض جاری رکھے (دال) بمعنی ہادی و
رہنما ہے امور معاد و معاش کی انکو بخوبی راہ بتائے (لام) بمعنی مغفرت و خود درزہ
ہی انکو اعدای دنیا و دین مکر و فریب شیطان لعین سے بچاوے تہذیب اخلاق تدبیر
منزل سیاست مدن سکھاوے خاصۃ عورات و بنات کو علم دین پڑھاوے
عصمت و عفت کے درجات بتاکے و حسن اخلاق و حقوق زوجیت کے مراتب سناوے
امید ہی کہ روز قیامت کے عذاب و سوال سے نجات پاوے بادشاہت و حکومت کا نہین
ہی آسان فرماتے ہین سرور انس و جان اَلْوَالِیْ اِذَا کَانَ عَادِلًا فَہُوَ خَلِیْفَۃُ الرَّحْمٰنِ وَاِنْ کَانَ
ظَالِمًا فَہُوَ خَلِیْفَۃُ الشَّیْطَانِ نزدیک ترین خلق کا خداوند عالم کے نزدیک امام عادل
ہی اور دشمن ترین و دور ترین جابر و جاہل ہی مباہات فرماتے ہین سید کامل و باذل

بوقت انصاف قتل کرڈالا ساتوین یہ کہ جلیس و انیس و اہلکار و ماتحت اہل امانت و دیانت شرفا و علما کو منتخب کرے اراذل و بدطینت مردمون کی صحبت و مداخلت سی اجتناب کرے آٹھوین یہ کہ عمال و محصلین کے حال پر غور کرے کہ آمدنی و محصول و نذر و فتوح مین ظلم تعدی نہو ورنہ انکو جزا و سزا دیتا ہی حرص و طمع و زیادتی پر نظر نہ کرے نوین یہ کہ اپنے نوکرون و چاکرون غلامون اردلیون کو ہر وقت زجر و منع کرتا رہی کہ پیشہ ورون و تاجرون دوکانداروں و مزدورون و رعیتون و یتیمون و ضعیفون پر کسی قسم کی زیادتی کرنے نہ پاوین تکلیف مالایطاق و بیگار مین لیسکو نہ پکڑین خفیف امر مین بڑی سزا دے تاکہ اورون کو موجب عبرت ہو دسوین یہ کہ مردمان جنگی و سپاہی و افسران فوجی کی بخوبی تمام نگرانی رکھے زر و مال و انتظامات فلوت در یغ نکرے اسلحہ و آلات حرب کی درستی و تیاری و موجودگی و صفائی و کسرت دو ورزش و قواعد کے تعلیم و تعلم مین اغماض و تساہل نہ کرے غرضکہ حکومت و خلافت ایسا امر نازک ہی کہ انبیا کو بھی فرماتا ہی خدا یا داؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الهوی فیضلک عن سبیل الله ای داؤد ہمنے اپنا نائب تمکو زمین مین مقرر کیا تم حکم و فیصلہ بندگان خدا مین حقسے کرنا خواہش نفسانی کو دخل نہ دینا ورنہ وہ گمراہ کردیگی تمکو راہ خدا سے حق سبحانہ جل شانہ نے اول خلیفہ زمین مین حضرت ابوالبشر علیہ السلام کو مقرر کیا فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفة دوسرا خلیفہ حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کو بعد رحلت ابوالبشر کے مقرر فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام تمام روی زمین کے بادشاہ ہوے اور خلعت خلافت سی مفتخر ہمارے سرور انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال کا وقت قریب ہوا گریہ و زاری فرمانے لگے حکم الٰہی ہوا کہ حبیب الحسن کا غم ہی عرض کی غم امت بھائی کلیم اللہ نے اپنے بھائی ہارون کو خلیفہ کیا تا قوم گوسالہ پرستی نہ کرنے پاوین میرا کوئی بھائی نہین جسکو خلیفہ کرون کہ میرے بعد امت شرک و بت پرستی نہ کرے ارشاد ہوا انا خلیفتك من بعدك انا هادی امتك انا حافظ امتك انا ناصر امتك انا مولی امتك

اللہ الذی انزل الکتاب بالحق والمیزان یہ ہی اس پروردگار پاک کی شان کہ ایسی کتاب
نازل کی جسمین تمیع احکام ہین موزون بعدل میزان اور محبت آلھی شامل ہی حال عالمین
فرماتا ہی اقسطوا فان اللہ یحب المقسطین جسکو خداوند عالم سلطنت وحکومت و
ریاست عطا کرے اسکو چاہیے کہ ان امور کا ضرور لحاظ رکھے اول یہ کہ جس بات کو اپنے
حقمین پسند نہ کرے اپنی رعایا اور محکومون کے حق مین پسند نہ کرے دوسرے یہ کہ جب ارباب
حاجت وغرض اسکے دائرہ دولت ومحکمہ مین حاضر ہون انکی رفع حاجت وغرض مین عجلت
کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت مین جو کوئی غرض مند آتا
اور حضور نماز مین ہوتے اسکو قصر فرمادیتے اور بعد فراغ اسکی جانب توجہ فرماتے تیسرے
یہ کہ ہمہ تن مصروف الہمت اپنی آرایش وآسایش کے سامان اور لباس وپوشاک کے
فکروارمان مین نہ رہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے مطبخ وطعام مین چوبیس ہزار راس
گاؤ چالیس ہزار بکریان تیس ہزار من آٹا بیس ہزار من چانول خرچ ہوتے تھے اور
جانور اسقدر ذبح ہوتے تھے کہ ہر روز ہزار اونٹ انکے پرون وآلایش لاد کر دریا مین
ڈالنے جاتے تھے یہ سب درویشون ومحتاجون کو انواع طعام تقسیم ہوتے تھے اور
خود بہ نفس نفیس نان جوین سرکہ یا نمک کے ساتھ تناول فرماتے تھے چوتھے یہ کہ رعایا
ومحکومون سے برفق ونرمی وملائمت انکے حالات ومعاملات کو دریافت کرے
بعد تفصیل قضایا کرے پانچوین یہ کہ حدود وقصاص وسزا مین پابندی شریعت م
اہل اسلام کے حقمین کرے مفتی وعلما سے دریافت کرکے نہ کہ بشدت غیظ وغضب
جو چاہی کر گذری نہ کسی اہلکار کی خاطر روے ورعایت کرے جو امر حق اللہ ہو
مطابق نفاذ حکم کرے چھٹے یہ کہ حاضر وغائب نزدیک ودور امیر وفقیر یکسان د
کو ایک ہی پلہ عدل مین وزن کرے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
اپنے لڑکے وہو چچا سے قصاص لیا سلطان محمود غزنوی نے اپنے حقیقی بھتیجے

خواہان ہی کہ اس پیرزال کو بعوض ایک مشت آرد کی بدولت وہ مال ملے جس سے مع عیال آسودہ حال رہی وہ یہ ہی کہ اس قریہ کے قعر دریا مین ایک تاجر مال کی کشتی مین سوراخ ہو گیا جس سے اسمین پانی دریا کا بھر آیا وہ قریب غرق ہوئی مالک مال نے دعا کی الٰہ العالمین اگر کشتی مع المال بچا دیگا اور اس مہلکہ سی نجات عطا کریگا نصف مال محمولہ کشتی راہ خدا مین دون گا دعا مستجاب بارگاہ ربوبیت ہوئی واسطہ بواسطہ باد صرصر کو حکم ہو چکا کہ فوراً پیرزال سے آٹا چھین کشتی کی معین ہو بمجرد نفاذ حکم اوسنے تعمیل کی وہ تاجر کل صبح کو بخیریت تام تمھارے پاس پہونچیگا اُس سی مال کو لو اور اُس بڑھیا کو دو پس ای مومنو غور کرو کہ محکمہ عدالۃ العالیہ شاہنشاہ عادل وہ مکان ہی جہان پر موجود خود خالق کون و مکان مالک زمین و آسمان ہی جب وہ مقرر برای ادا حقوق بندگان ہی اسکی حضوری سے انکار فعل جاہل و نادان ہی بشرطیکہ قاضی و حاکم متبع شریعت و مرد باایمان ہی ورنہ اس عزت و ناموس کا ضرور دھیان ہی ہر ایک بنیے و بقال کے سامنے کھڑا ہونا آبرو کا نقصان ہی اس بات کو پسند کرتا سارا جہان ہی الغرض دوسرا حکم حضرت داؤد کو یہ ہوا وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ہرگز اپنی خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو پس وہ تمکو گمراہ کر دیگی خدا کی راہ سی جاننا چاہیئے کہ ہوا پرستی بدترین گناہ ہی اور اوسکو حق تعالی نے برتبہ الوہیت منسوب فرمایا اور جانب پیغمبر خطاب کیا اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ کیا نہین دیکھا تمنے اُس شخص کو جو خدا پرستی چھوڑ کر ہوا پرستی کرتا ہی جس بات کو اسکا نفس خبیث چاہتا ہی اسکی مہیا و موجود کرنے کی فکر مین شب و روز بسر کرتا ہی اور اسکی مخالفت پر فرماتا ہی جنت کا وعدہ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى اور ہوا پرستی کا نتیجہ ضلالت ہی اور ضلالت کا انجام فرماتا ہی رب الارباب اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ جو لوگ راہ رست کو بھول جاتے گمراہی مین پڑجاتے ہین اُنکے لیۓ عذاب سخت ہی اس سبب سے کہ انھون نے فراموش کر دیا دن حساب کا

مین تمھارا خلیفہ و نائب تمھارا ہون تمھارے بعد مین ہادی امت تمھارا ہون مین نگہبان
امت تمھارا ہون مین مددگار امت تمھارا ہون مین مولی و مالک امت تمھارا ہون تم سب طرح
سی دلجمعی اطمینان رکھو پس اس مقام سے مرتبہ سیدانام کو غور کرنا چاہیئے حضرت داؤد
کے عہد خلافت مین ایک پیر زال سوت بیچکر آٹا مول لیکر اپنے آذوقہ کو لیئے جاتی تھی
راہ مین باد صرصر کے صدمی سے وہ آٹا سب اڑگیا پیر زال مضطر و بیحال ہوگئی زمین و
آسمان کو دیکھنے لگی حضرت سلیمان دبستان سے جاتے تھے چونکہ ولیعہد تھے آپسے داد
خواہ ہوئی آپ اپنے والد بزرگوار پاس لیگیے حضرت داؤد نے بعد دریافت حال مطبخ
عام سی دو چند آٹا دلوا دیا حضرت سلیمان نے عرض کی بابا جان قرین انصاف یہ ہد
کہ ظالم سے مدعی کو عین المال دلوایا جاے مقدمہ قائم کیا جاے مدعا علیہا باد صرصر کو
طلب کیا جسنے بلا صدور قصور اسکے اسکی روزی مین فتور ڈالا حضرت داؤد نے اسکو
پسند کیا ہوا کو طلب کیا اوسنے عذر کیا مین محکوم ملک حاکم بادی ہون اوس فرشتے
کو طلب کرکے پوچھا اسنے کہا مین تابع حضرت جبرئیل ہون وہ اسکے جوابدہ ہین خلیفہ
وقت نے مناجات کی پروردگارا جبرئیل کے نام حکمنامہ بھیج تاکہ محکمہ عدالت مین آکر وہ
شہادت دین حضرت جبرئیل بحکم ایزدی حاضر عدالت ہوے اور عذر کیا کہ مین مامور
حکم اپنے افسر اعلی میکائیل کا ہون جب وہ آئے تو اونھون نے کہا مین محکوم حاکم
بالادست اسرافیل کا ہون جب وہ بھی آئے تو اونھون نے کہا مین مطیع فرمان عزرائیل
داروغۂ قضا ہون جب وہ بذات خاص حاضر ہوے تو کہا اے داؤد خلیفہ رب العالمین
تم بخوبی جانتے ہو مین خود مختار نہین فرمانبردار حکم احکم الحاکمین ہون اسوقت داؤد
ہیبت و عظمت جبروتی سے سر بسجدہ گر پڑے اور عرض کی بار الہا اب کون مقام تحقیق و
تنقیح مقدمہ ہی فرمان الہی پہونچا اے داؤد ہم بذات پاک جوابدہ ہین ہماری شان
گنج بخش یا ذرہ ستان ہی ہمارا ہی مطیع حکم سارا جہان ہی ہماری مشیت و مصلحت اسکی

اجتناب معصیت کی عادت کریگا ضرور ہی کہ پیری مین اس سے دور رہیگا اور جب اُن ایام مین
ناش بینی و عیش و کبوتر بازی و مرغ بازی و کوے تر و گنکوہ بازی و شطرنج و نرد بازی مین
مشغول رہیگا تا حالت مرگ وہ عادت بھی نہ ترک ہوگی آنحضرت نے فرمایا ان
الله یبغض الشاب الفارغ یقینی اللہ تعالیٰ عداوت رکھتا ہی جوان فارغ سے یعنی جو ایام
جوانی مین امور دین کی طرف متوجہ نہوئے لہو و لعب مین مشغول رہی علم و صلاحیت
حاصل نہ کرے صوم و صلوۃ کے پابند نہوئے وہ جوان فارغ سے ہے

دنیا مین عبادت سے جو دل شاد کرینگے
عقبیٰ مین جوانی کے مزے یاد کرینگے
اس عمر کو گر کھیل مین برباد کرینگے
عقبیٰ مین بہت روئینگے فریاد کرینگے

حق سبحانہ جل شانہ نے زمانہ دقیانوس کے چند جوانون کی تعریف فرمائی جو عین شباب مین
ملک و مال عزیز و اقارب چھوڑ کر بطلب ایمان و ہدایت پیادہ پا صحرا و جنگل مین چلے گئے
پیغمبر خدا نے فرمایا نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى
ہم بیان کرین تمسے قصہ و خبر انکی جو لوگ کہ جوان تھے اور ایماندار کہ عین اُمنگ
و جوانی مین بت پرستی سے متنفر ہو کر خداپرستی کی طرف دوڑے اور ہم نے انکو ہدایت
کی اور اونکے صدق کو بڑھا دیا او پیغمبر خدا نے فرمایا انا حبیب اللہ و الشاب التائب
حبیب اللہ اور دوسری حدیث مین ارشاد کیا دو انگلیون کو ملا کر انا و الشاب التائب
کھاتین فی الجنۃ اور فرمایا طوبیٰ للشاب التائب ثم طوبیٰ اور فرمایا توبۃ شاب
واحد احب الی اللہ من توبۃ الف شیخ توبہ ایک جوانکی محبوب تر ہی خدا کے نزدیک توبہ
سے ہزار بوڑھون کے اور ایکبار رسول مقبول ایک گورستان سے گذرے اور ایک قبر پہ
کھڑے ہو کر رونے لگے کہ وہ عذاب مین مبتلا تھا اور فرمایا لو صرفت شبابک فی عبادۃ
اللہ لکان خیرا لک اگر صرف کرتا ایام شباب کو عبادت خدا مین تو تیرے حق مین
بہتر ہوتا کہ تو اس عذاب مین مبتلا نہوتا اب سنو ای مومنو اس آیت کی تفسیر جو فرماتا ہی رب قدیر

قیامت کو بھول گئے **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وشاب نشاء فی عبادۃ اللہ دوسرا شخص وہ جوان زیر سایہ عرش ہوگا جو پرورش ہو عبادت خدا مین ایام طفولیت سی حفظ قرآن وقیام مسجد و صوم وصلوٰۃ کا پابند رہا علم دین کا سیکھتا رہا اور لفظ شاب یعنی جوان اٹھارہ برس کی عمر سی تینتیس برس کے سن تک بولا جاتا ہی پس ای مومنو جوانی بھی رحمت یزدانی ہی آنحضرت صلعم نے فرمایا ایک رکعت نماز جوان کی بہتر ہی بوڑھے کی دس رکعت سی اور طاعت و عبادت جوان کی بدرجہا افضل تر ہی عبادت پیر سے اور توبہ حالت جوانی مین محبوب بارگاہ ربانی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا احب التوبۃ الی اللہ توبۃ الشباب دوست تر توبہ حقتعالی کے نزدیک توبہ جوان لوگون کی ہی حدیث مین لکھا ہی کہ جب جوان آدمی گناہ و معصیت سے توبہ کرتا ہی چالیس برس کا عذاب جملہ گورستان کے مردون سے جو مشرق سی مغرب تک ہین دور کیا جاتا ہی اور وہ سب اس تائب کے حق مین دعاء مغفرت کرتے ہین اور جب جوان صالح مرتا ہی اور دفن کیا جاتا ہی نکیرین سوال کرتے ہین حکم ہوتا ہی ارحموا فانہ شاب لم یکمل عمرہ رحمت کرو اسکی جان پر کہ یہ جوان مرا ہی اپنی عمر طبعی پوری نہین کی پس ای مومنو حالت جوانی مین کہ ایام قوت و توانائی ہی جو کچھ عمل صالح ہو سکین بجالاؤ انتظار بڑھاپے کا نہ کرو آنحضرت نے فرمایا خذوا من شبابکم لہرمکم جوانی کے وقت حصہ لو پیری کیلئے جو کچھ نیکی و ثواب کر سکو جوانی مین کر لو افسوس ہی کہ دنیا مین معاش و جائداد جوانی مین پیدا کرنے مین کیسی مستعدی کرتے ہو کہ بوقت ضعیفی کام آوی اور امور معادی کو بالکل بھول جاؤ جسکی راحت ہمیشہ ہی آنحضرت نے فرمایا من بلغ اربعین سنۃ ولم یغلب خیرہ من شرہ فلیتجہز الی النار جو شخص چالیس برس کی عمر کو پہونچ گیا اور اسکی نیکیان غالب نہوئی امور خیر پر نہ آئی اور امور شر اوسکے خیر پر افزون ہوے اسکا ٹھکانا نار جہنم ہی عمر چہلسالہ کمال عقل کیلئے مقرر ہوئی جب اس سے بھی متجاوز ہوگیا اور توبہ الی اللہ نہوئی تو یہ علامت سوء خاتمہ ہی جب جوانی مین ترک لہو و لعب

ساتوین بمعنی طعام وکہانیکے ہی جیسے رَبِّ اِنِّی لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ای پروردگار جو کچہ مجہپر ازقسم طعام اتاریگا مین اوسکا محتاج ہون جب حضرت عیسیٰ روح اللہ نے دعا کی مائدہ اترا جسمین مرغ بریان نمکین وترنجبین شیرین تہی آٹہوین بمعنی فتح وظفر وغنیمت کے جیسے وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِہِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا اور دیا اللہ تعالی نے کافرون کو انکی حالت غیظ وغضب مین اسلیئے کہ نہین پہونچی انکو غنیمت وفتح **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم فی عبادۃ اللہ جو جوان پرورش ہوا اور جوان ہوا اسحالت مین کہ عبادت خدا کی کرتا رہا اب جاننا چاہیے کہ عبادت کا مرتبہ اور اوسکا نتیجہ وثمرہ کیا ہی عبادت معبود حقیقی کی سرمایۂ اولیا ہی پیرایۂ اتقیا حرفۂ مردان ہمت پیشۂ صاحب ہمتان ہی راہ سعادت دلیل جنت ہی بزرگون نے کہا ہی سعادت در بندگی ست و عزت در سر افگندگی ست ٥

رتبۂ مرد بجود ست وکرامت بسجود	ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود

خلق آفرینش سے ثابت ہی یہ مضمون فرماتا ہی ایزد بیچون وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ وحضرت کلیم سے کلام ہی خالق بشر وجن کا الالوہیۃ منی والعبادۃ منک ای موسیٰ ہماری شان ربوبیت والوہیت ہی تیرا کام عبادت وخدمت ہی حضرت خواجہ سعید رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے پوچہا ما الحریۃ ای شیخ حریت وآزادی کیا چیز ہی فقال العبودیۃ جواب دیا وہ بندہ ہونا اور عبودیت ہی اسنے کہا یا شیخ یہ تو اجتماع ضدین ہی کہا نہین یہی عین حقیقت ہی جب تک بندۂ فرمان نہو گا کبہی حریت کا نشان نہو گا ایک بزرگ نے کسی بردہ فروش سے غلام خریدا پوچہا تیرا نام کیا ہی عرض کی جو مالک نام رکہین کہا کام کیا کریگا التماس کی جو مالک حکم کرے پوچہا تجکو کس چیز سے رغبت اور کس سے نفرت ہی گزارش کی خاکسار سراسر بندۂ خدمت ہی جو مالک کی رضا ہی اوسیکی بجا آوری غلام کو زیبا ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے پوچہا کہ حضور شوکت سلطنت وشاہی کو پسند فرماتے ہین یا عبودیت

وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور جو حاصل کروگے اپنی ذاتون کیلیے بہتری سے اسکو خدا کے نزدیک پاوگے یقینی اللہ تعالی جس کام کو تم کرتے ہو بخوبی تمام دیکھتا ہی یعنی اندک وبسیار گفتار وکردار جو اعمال حسنہ سے کرو اسکو وہ پروردگار غور کی نظر سے ملاحظہ فرماتا ہی کہ اسمین نیت کیا تھی ریا وسمعہ وحب جاہ کیلیے تھی یا خالصا ومخلصا لرضاء اللہ ویسا ہی اسکا اجر وثواب پاوگے اگر ظاہر کچھ اور باطن کچھ بجای ثواب عذاب پاوگے خود ہی دھوکا کھاوگے فرمایا فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ پس جو شخص عمل کریگا ہم وزن ذرے کے کہ وہ ایک حقیر وذلیل چیز ہی جو شعاع آفتاب سے دکھائی دیتی ہی خیر ونیکی اسکو قیامت کے روز دیکھ لیگا اگر ایک نوالہ روٹی کا یا ایک گھونٹ پانی کا کسی بھوکے پیاسے کو کھلایا پلایا ہوگا اسکا اجر وثواب پائیگا ضایع نجائیگا حتی کہ کسی سایل کو خندہ پیشانی وخوش روئی سے جواب بھی دیا ہوگا اسکو نامۂ اعمال مین پائیگا (عند اللہ) سے مراد جنت ہی کہ وہان تو وہ ذخیرہ خیرات وحسنات کا موجود پائیگا جو تخم خیر دنیا مین لگائیگا ثمر اسکا آخرت مین کھائیگا۔ جاننا چاہیے کہ لفظ خیر زبان عرب مین آٹھ معنی کیلیے مستعمل ہی اور قرآن مجید مین وارد ہی ایک بمعنی خیر ونیکی کے جیسے اس آیۂ کریمہ مین دوسرے معنی مال کے جیسے اِنْ تَرَكَ خَيْرًا اِلْوَصِيَّةُ اگر میت نے مال ترکہ چھوڑا تو وارثون کے حقمین یہ وصیت ہی جو آگے آیت مین بیان ہی تیسرے بمعنی ایمان کے جیسے اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا اگر جانتا اللہ تعالی تمھارے دلون مین ایمانکو چوتھے معنی فضل وبہتر کے جیسے خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ بہترین رزق دہندہ پانچوین بمعنی صحت وعافیت کے جیسے اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ اگر ارادہ صحت وعافیت کا کرے چھٹے معنی مژدہ وثواب کے جیسے وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ اونٹون قربانی کو ہمنے تمھاری نشانیون خدا سے کیا ہی کہ اسمین تمھارے لیے مژدہ وثواب ہین

اور جہاد اکبر ہی فرماتے ہین سید اطہر رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر خواجہ
جنید بغدادی قدس سرہ العزیز کا ذکر ہی کہ آپ حجام سے مونچھین کترواتے خشخشی کراتے
اور لب بنواتے تھے زبان ذکر مین متحرک تھی حجام نے کہا حضور ذرا ساکت ہوجائین
ورنہ ہونٹ کٹ جاویگا آپنے فرمایا خموشی سے ہونٹ کا کٹ جانا بہتر ہی سرور عالم
نماز شب مین اسقدر قیام فرماتے کہ پنڈلیان شق ہوتین خون اونسے جاری ہوجاتا
اہل بیت نبوت وازواج طاہرات نے عرض کی کہ حضور کیون اسقدر رنج مشقت
گوارا فرماتے ہین مالک غفار نے تو فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر
اگلے پچھلے سہو خطیات کو معاف فرما دیا اب کیا خوف ہی کسکا ڈر ہی فرمایا افلا اکون
عبدا شکورا کہا مین بندہ شکر گذار نہون اُسکی عنایت وشکریہ کا مع سراد ثنا خوان
نہون بندگی مین موجود تر ہون تواریخ مین لکھا ہی ایام سابقہ مین ایک عابد تھے کہ
کہ انہون نے تین سو برس یک لخت عبادت کی پیغمبر زمان کو الہام ہوا کہ عابد سے کہدو
کہ طاعت تیری مقبول نہین پیغمبر نے پیغام رسانی کی عابد نے کہا بندگی کام بندی فرمانبردار
کا ہی قبول کرنا اور نہ کرنا کام آفریدگار کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف
تھی کہ اکڑو بیٹھ کر کھانا نوش فرماتے ایک بار ام المومنین بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا ٹوکا کہ آپ چارزانو بیٹھکر اطمینان سے کھانا تناول کیا کرین کہا انا عبد اکل
کما اکل العبید مین بندہ وغلام ہون اسطرح سے کھاتا ہون جسطرح سے غلام ونوکر لوگ
زمین پر بیٹھ کر جلدی جلدی دو چار لقمے لگاکر اوٹھ کھڑے ہوتے ہین اور پھر ہاتھ پونچھ مالک
کے کام پر موجود ومستعد ہوجاتے ہین ایک روز کا ذکر ہی کہ آنحضرت بی بی فاطمہ کے
گھر تشریف لائے اور وہ جاروب کشی کر رہی تھین آنحضرت کو دیکھکر عرض کی بابا جان
اب زیادہ محنت دکار وبار خانگی مجھسے نہین ہوسکتا ایک لونڈی مجکو عنایت ہو مال
غنیمت سے فرمایا جان پدر یہ درد سر بہتر ہی یا حساب درسی روز صدر ہم خود ہی غلام لونڈی

و گدائی کو ارشاد فرمایا (یا اخیا) لا ادیدان اکون ملکا نبیا بل ادیدان اکون عبدًا نبیا کہا
یرادر مین نہین مجکو سکی ہیبن کہ ہو تین شاہ زمن بلکہ زیبا ہی مجکو یہ چلین رہون پیغامبر رب
و دالمنن غلامی مین حاضر فارغ از فرزند و زن حضرت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے
لوگون نے پوچھا کہ علامت بندون کی ہو کیا کہا ابدانھم فی الدنیا وقلوبھم فی العقبٰی
جنکے بدن ہین دنیا مین دل عقبیٰ مین جیسے کہ غلامون نوکرون کا قاعدہ ہی کہ بیٹھے اپنی
جگہ پر ہین مگر دل مولا و آقا کے حکم مین لگا ہی کہ جسوقت نفاذ ہو فورًا حاضر ہون اور
تعمیل کرین لکھا ہی کہ لفظ بندہ مین چار حرف ہین (ب) سے یہ اشارہ ہی کہ بندگی
مین مضبوط رہی بلا پر صبر کرے (ن) سے یہ مراد ہی نور ہو قلب کو طاعت سے نشاط
ہو عبادت سے (د) سے یہ کنایہ ہی کہ دوام ذکر مولا مین موجود ہ ولت سرمدی حاصل
کرنے مین کوشش کرے (ہ) سے یہ مقصود ہی کہ ہیبت الٰہی سے ڈرتا رہی ہدایت
کی راہ پر سیدھا چلا جائے بعض فرماتے ہین کہ بندگی کے معنی یہ ہین کہ ان لا یغفل عن
خدمتہ ساعۃ غفلت نہ کرے پروردگار کی خدمت و حضوری قلب سے دست در کار
دل با یار ہو ایک درویش فرمایا کرتے تھے (بابا جیتین سکھین سی جب گاگرین) جیسا پن
بھریون وبھریون کا قاعدہ ہی کہ آپسمین کلام کیئے جاتی ہین پانی کے کلسے گگرے سر پر
تلے اوپر لیئے جاتی ہین یا گدنین وغیرہ دودھ دہی منزلون لیئے جاتی اور آپس مین
ہنستی کھیلتی چہل کرتی جاتی ہین لیکن دل اسی مین لگا ہی جو سر پر ہی ایسا ہی بندیکو
چاہیئے کہ ہر وقت بیدار و ہوشیار رہی کسی امر خفیف وجزئی مین بھی خلاف ورزی
حکم مالک نکرے دیکھو ابلیس نے چھہ لاکھ برس عبادت کی ذرا سی سو ادبی وگستاخی
و نافرمانی مین راندہ درگاہ بے نیاز ہو گیا منجملہ بندگی سے ایک نماز ہی کہ فرماتے ہین
سرور کائنات قرۃ عینی فی الصلوٰۃ تازگی و ٹھنڈک آنکھ کی مجکو نماز مین حاصل ہوتی
ہی اور فرمایا الصّلوٰۃ خیر العبودیۃ نماز بہتر بن عبودیت ہی پھر روزہ ہی کہ وہ نفس کشی

الجاھلون قالوا سلاما جب راہ مین کوئی جاہل ونادان ملجاتا ہی اسکی جانب التفات نہین کرتے کہدیتے ہین سلام علیک اور تیسری علامت انکی یہ ہی والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما کہ رات گذاردیتے ہین اپنے مالک کی عبادت مین حالت سجدے اور قیام مین اور چوتھا نشان انکا یہ ہی واذا مروا باللغو مروا کراما اور جب گذرتے ہین وہ مقام لہو ولعب ولغو پر اور موقع زجر ومنع نہین دیکھتے گذر جاتے ہین بزرگی و وقار سے آہستہ سے نظر بچاکر نیچی نگاہ کرکے حضرت لقمان نے اپنے فرزند دلبند کو پند سودمند فرمائی بار ہا ولا تمش فی الارض مرحا اے جان پدر زمین پر اترا کر مت چل انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا نہ تو زمین پھاڑنے کی تجھین طاقت ہی نہ پہاڑ کی بلندی تک پہونچ سکتا ہی اور یہی دو سبب اکڑ کر چلنے کے اکثر ہوا کرتے ہین ایک زور وطاقت پہلوانی دوم قد طولانی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل قلبہ معلق بالمساجد تیسرا شخص وہ زیر سایہ عرش ہوگا جو ایک نماز پڑھکر مسجد سے نکلا اور دل اسکا لگا ہوا ہی مسجد مین کہ کار دنیا سے جلد فارغ ہو کر مسجد کی جانب دوڑے اور ذکر خدا وانتظار نماز مین مشغول رہی یا جاروب کشی وصفائی مسجد وفرش مین مستعدی کرکے نمازیون کا پانی وضو کا مہیا کردے یہ عین نشان خلوص ایمان ہی فرمان ایزد سبحانہ کا انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوۃ مساجد کی آبادی وصفائی مین وہی شخص مستعدی کرتا ہی جو ایمان رکھتا ہی خدا کا اور روز آخرت کا اور ادائے نماز مین سرگرمی کرتا ہی آنحضرت نے فرمایا حب المساجد من الایمان دوستی مسجد کی علامت ایمان سے ہی شب معراج مین حضرت رب العزت عز اسمہ وجل جلالہ نے اپنے پیغمبر سے خطاب فرمایا یا احمد بشر المشائین فی ظلم اللیل الی المساجد بالجنۃ اے احمد مجتبی بشارت دیدو دوڑنیوالون کو جو شب تاریک مین بجانب ادائے نماز جماعت کیلئے دوڑتے ہین جنت کی دوسری روایت مین واقع ہی بشارت دیدو اکو بنور التام یوم القیمۃ

ہین غلام کو غلام لونڈی کو لونڈی کی ضرورت نہین لکھا ہی کہ جب ابو البشر آدم علیہ السلام
دنیا مین تشریف لائے حکم پہونچا یا ادم جعلت الدنیا مقام العبادۃ فعلیک بعبادتی
فیھا فان من عبدنی فی الدنیا صار ملکا فی العقبی ای آدم ہمنے
کیا دنیا کو مقام عبادت کا پس تجھپر لازم ہی میری عبادت کرنا دنیا مین پس جو کوئی بندہ
رہا دنیا مین بادشاہ ہوگا وہ عقبیٰ مین شرف انبیا کا خطاب بندگی کے ہوا حق سبحانہ جل شانہ
نے حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کو فرمایا نِعمَ العَبدُ اچھا بندہ
ہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جب زبان کھلی تو پہلا کلام جو کیا وہ یہ تھا اِنّی عبد اللہ
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حق سبحانہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا اِنّی اَنا اللہ لا الٰہ الا
انا فاعبدنی یقینی مین ہی ہی تو خدا ہون کوئی دوسرا خدا میرے سوا نہین پس ای موسیٰ تو
میری ہی عبادت کر اور حضرت خضر علیہ السلام کو حضرت موسیٰ کے قصہ مین اللہ تعالیٰ
نے بیان کیا کہ فوجدا عبداً من عبادنا موسیٰ نے ایک بندہ ہمارے بندون
سے پایا اور ہمارے سرور انبیا کی شان مین فرماتا ہی کہ لما قام عبد اللہ جس وقت حضرت
کو یہ خطاب عنایت ہوا حضرت نے غایت فرح و سرور سے اسکے شکریہ مین چالیس اونٹ
راہ خدا مین قربانی کیے اور عبدیت کو رسالت پر مقدم کیا عبدہٗ ورسولہٗ کلمۂ شہادت
ہوا اور مزید رحم و کرم سے اس امت عاصی کو بھی لقب سے یاد فرمایا اذا سالک عبادی
عنّی فانی قریب دوسری جگہ فرمایا عبادی انی انا الغفور الرحیم اور جگہ ارشاد کیا یا عبادی
فاتقون دخول جنت کو عبدیت پر منحصر فرمایا فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی میرے
بندونمین داخل ہو میری جنت مین داخل ہو جسقدر عبودیت سچی ہوگی اوسیقدر جنت
مین جگہ پاوینگے بندگان عام اور بندگان خاص مین بڑا فرق ہی خاص بندونکو فرمایا کہ
عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھوناً بندے رحمٰن کے وہ ہین جو چلتے ہین زمین پر
آہستہ قدم کو دیکھتے سر جھکائے اور دوسری انکی شناخت کیا ہی واذا خاطبھم

اب سنو اے مومنو معنی آیۂ قرآنی اور پڑھو کوش الحانی اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ مالک الملک والملکوت صاحب القدرت والجبروت ارشاد فرماتا ہے مساجد کو وہی شخص آباد کرتے ہین جو کہ ایمان لاتے ہین خدا کا اور دن آخرت کا اور قایم کرتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوۃ اور نہین ڈرتے سوا خدا کے پس شاید ایسے لوگ ہون وہی راہ پانیوالون سے قولہ تعالی اِنَّمَا يَعْمُرُ جاننا چاہیے کہ عمارت مسجد کی دو طرح سے ہے ایک ظاہری دوسری معنوی ظاہری جیسے مسجد کی تعمیر کرنا بنا کرنا آنحضرتؐ نے ارشاد کیا جو شخص اپنی مسجد بنائیگا حقتعالی اسکے لیے جنت مین ایک قصر والیوان تیار فرمائے گا اور فضائل تعمیر مسجد کے انشاء اللہ ایک مجلس علیحدہ مین بیان کیے جائینگے اور معنوی یہ ہے کہ مسجد کی مرمت کرنا جاروب کشی آمین کرنا نمازیون کو مدد دینا موجودگی پانی و بدھنیون سے صفائی و فرش وچٹائی وغیرہ سے خدمت کرنا ایک بزرگ حالت مسافرت مین ایک قریہ کے قریب ایک مسجد ویرانہ وخراب مین فروکش ہوے کہ اسمین نہ موذن تھا نہ امام نہ چٹائی نہ پانی کا اہتمام شب کو اندرون مسجد سے آواز سنی پروردگارا اہل قریہ بھی ویران ہون جیسے مجکو ویران کیا وہ بزرگ حیران ہوے کہ الٰہی صدا کہان سے آئی ہے بعد غور معلوم کیا کہ یہ مسجد بزبان ہاتف غیبی گویا ہے صبح کو اٹھتے ہی اہل قریہ پاس گئے اور اونسے قصہ انکا بیان کیا جو اہل اسلام اسمین آباد ان تھے انہین نے اسی روز اس مسجد کا سب اسباب ضروری کا سامان کر دیا اور بعض لوگ مسجد مین شب کو رہگئے ہاتف غیب سے آواز سنے سنی نیم شب کو بارالہا جیسی مستعدی و سرگرمی سے اہل قریہ نے مجکو آباد ان کیا تو انکی مال واولاد مین برکت عطا کر انکا خاتمہ بخیر کر قولہ تعالی مَسَاجِدَ اللّٰهِ خدا کی مسجدون کو یعنی خدا کیلیئے وجہان سجدہ کرتے ہین نہایت کرامت وشرافت اس جاے ومقام کی کہ جسکی اضافت رب العزت اپنی جانب فرمائے جیسے جس چیز کی نسبت حق سبحانہ جل شانہ نے اپنی طرف فرمائی

کہ انکا چہرہ منور روشن ہوگا دن قیامت کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
من استیقظ من نومه واصبح وقلبه معلق بالمسجد فکانما احیا لیلة القدر
جو شخص جاگا اپنی نیند سے اور صبح کی اُسنے اور اُسکا دل لگا ہوا ہی مسجد مین پس گویا اُسنے
رات بھر عبادت کی اور جاگتا رہا شب قدر کو دوسری روایت مین ہی استیقظ وهمّ
المسجد جاگا اور ارادہ کیا مسجد کے جانیکا کہ نماز جماعت اول وقت پڑھے صبح کی اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من دخل المسجد مع المومنین خرج من زمرة
المنافقین جو داخل ہوا مسجد مین مومنون کے ساتھ وہ خارج ہوگیا زمرۂ منافقین سے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مقامات مساجد ہین کہ وہان ذکر خدا
نماز واشغال ہوتا ہی اور بدترین بقعہا بازار ہین کہ وہان اکثر فحش ومعاملات فریب
و دروغ واقع ہوتے ہین اور آنحضرت نے فرمایا جس شخص کو سردی زمستان
اور گرمی تابستان کی مسجد کے جانیسے مانع نہو وہ آتش دوزخ سے محفوظ و مامون ہو
اور فرمایا جو قطرہ پسینے کا ایام گرما مین مسجد کیواسطے بدن سے گرتا ہی وہ آتش دوزخ کو بجھاتا
ہی اخبار مین لکھا ہی کہ ایک روز امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد
مین تشریف رکھتے تھے اور ایک شخص آیا پسینے مین نہایا تر بتر کرتہ و جامہ اتار کر
زمین پر پسینا نچوڑنے لگا امیر المومنین نے فرمایا اکرم العرق فانه خرج فی سبیل
اللہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال کل عرق خرج فی سبیل اللہ
فهو کدم الشهداء اس پسینے کو بدن پر خشک ہوجانے دے اور اسکا اکرام کر اسلیئے کہ یہ مجاہد
فاتعوب
بندون مین داخل ہوا تو نماز کیلیے دوڑتا آیا ہی پس مین نے یقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
مین جگہ پاوےگے بندگان مایا جو پسینا راہ خدا مین نکلے وہ مثل خون شہیدون کے ہی شیخ
عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض فرماتے ہین کہ جو پسینا مجاہدہ راہ خدا مین نکلے اسکو چاہیئے کہ
آہستہ سے قدم کو دیکھتے سر جھکا رہے کو اسکا کفن دیا جاوے وہ عذاب گور سے محفوظ رہے

جسکی مقدار و اندازہ پچاس ہزار برس دنیا کا ہی جو لوگ مصیبت و تکلیف مین مبتلا ہونگے
انکو درازی اسدن کی اس مقدار معلوم ہوگی اور جو راحت و سرور مین ہونگے انکو ایک
ساعت کے موافق محسوس ہوگی جسقدر وقت مین نماز فریضہ ادا کرتے ہین صحابہ نے
حضرت کی خدمت مین عرض کی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ عَبْدُ اللّٰہِ ای پیغمبر خدا بندۂ
خدا کا کون ہی فرمایا مَنْ وَاظَبَ الْعِبَادَۃَ فِیْ مَسَاجِدِ اللّٰہِ جو ہمیشگی کرتا ہی عبادت
مین خدا کی مسجدونمین قولہ تعالیٰ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ اور مساجد کو وہ آباد کرتا ہی
جو نماز پڑھا کرتا ہی اگر مومن ہی اور نمازی نہین ہی اسکو مسجد سے کیا تعلق ہی وہ ایمان معتبر
نہین جبتک نمازی نہو کہ یہ علامت ایمان ہی فرماتے ہین سرور کائنات عَلَمُ
الْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ تارک الصلوۃ کے حقمین فرمایا مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ
جسنے قصدًا نماز چھوڑ دی وہ قریب بکفر ہوگیا اسی حدیث سے امام شافعی رح نے حکم فرمایا
کہ تارک الصلوۃ عمدًا قتل کیا جاے قولہ تعالیٰ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وہ آباد کرتا ہی مساجد
کو جو زکوۃ دیا کرتا ہی ضرور ہی کہ جو سر کو بسجود مقرب کریگا وہ ہاتھ کو بجود مشرف
کریگا جو نشینان مساجد و گوشہ گزینان معابد کی خبر گیری کریگا اگر مساجد مین آمد
شد نہ رکھیگا مساکین کی تلاش مساجد مین نہ کریگا اسکو کیا حال معلوم ہوگا قولہ تعالےٰ
وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ اور وہ جو نہین ڈرتا ہی سوا خدا کے عزیز و اقربا کی ملامت زن
و فرزند کی ناراضگی سی اسلیئے کہ وہ مانع ہوتے ہین کہ اول خویش بعدہ درویش
پہلے کمرہ و باغیچہ بنوالو پھر مسجد کی بناؤ اور مرمت کرو پہلے بیٹی و بیٹے کی عقد و ختنہ و
خرچ برادری و نام آوری اعزا کے موافق جمع کرلو من بعد زکوۃ نکالو لیکن وہ
کسی کی نہین سنتا کسی سی نہین ڈرتا یہ شان و صفت آباد کنندگان مساجد کی ہی جسکو
حق سبحانہ جل شانہ نے یکے بعد دیگرے مذکور فرمایا قولہ تعالیٰ فَعَسٰۤی اُولٰۤئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا
مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ جنکے خصائل پسندیدہ و افعال برگزیدہ ہین پس شاید کہ ایسے لوگ ہدایت

جیسے محمد رسول اللہ کلام اللہ بیت اللہ ناقۃ اللہ عبد اللہ عرش اللہ مقصود اس سے
عظمت و بزرگی ہی کہ انکی اطاعت کرو تعظیم بجالاؤ یعنی محمد رسول اللہ کی اطاعت و پیروی
کرو انکے حکم کو عین حکم خدا سمجھو کلام اللہ کی تعظیم کرو اسکے احکامات امر و نواہی بجالاؤ
بیت اللہ کی زیارت کرو مناسک حج ادا کرو ناقۃ اللہ اونٹون کی خبر گیری رکھو دانے و
چارے سے کہ وہ تمھارے بارکش ہین عبد اللہ بندون خدا کی جو مومن خالص ہین خدمت
بجالاؤ انکی عزت و توقیر کرو عرش اللہ یہ کنایہ ہی قلوب علما و فضلا و فقرا سے ان کے
دلون کو بمنزلہ عرش کے سمجھو انکی عظمت بمقابلہ عرش اعظم یقین کرو ویسا ہی ارشاد ہوا مساجد
مقامات عبادت اللہ کو صاف و ستھرا و آباد رکھو اسکی عظمت سمجھو بنابر اظہار کرامت خاص
اپنی جانب اضافت فرمایا کہ یہ عین علامت خلوص ایمان ہی قولہ تعالیٰ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وہ
آباد کریگا جو کہ ایمان لایا اللہ کا کافر و مشرک و منافق مساجد کو آباد نہ کریگا جیسا جسکا
ایمان باللہ ہوگا ویسا ہی وہ آبادانی مساجد مین مستعد و راغب ہوگا آنحضرتؐ نے فرمایا
اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ مُؤْمِنٍ تَقِیٍّ مسجد تو گھر ہی ہر مومن پرہیزگار کا جیسے مومن اپنے گھر
کی مرمت و تیاری و آرایش مین مصروف رہتا ہی ویسا ہی مساجد کی جانب مصروف
رہیگا اگر اپنے گھر کی مرمت مین ایام برسات مین دس روپیہ صرف کریگا مسجد کی مرمت
مین بھی ایک روپیہ خرچ کرے گا جو اوس کے قرب و محلہ مین واقع ہو اور اس شخص کا مسجد مین
حق ہی ایماندار کی یہ شان ہی کہ جیسا وہ گھر کا خیال رکھتا ہی مسجد کا بھی خیال رکھے اگر
مقدور نہو دوسرون کو ترغیب دے اور مرمت و وسعت و آبادانی مسجد اور راحت
نمازیون کا سامان کرتا رہی اور نماز کیلیئے مسجد مین بھی حاضر ہوتا رہی تا معلوم رہی کیا
ضرورت ہی قولہ تعالیٰ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور ایمان لایا دن آخرت کا یعنی مساجد کو وہی
آباد کریگا جو اوس دن کا ایمان لایا جسکے بعد نہ رات ہوگی اور نہ دن اور وہ ایسا
دن ہوگا جسکی درازی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ وہ دن ہی

ہوگئی جنت اور آنحضرت نے فرمایا المتحابون فی اللہ علی عمود من یاقوتۃ حمراء فی راس العمود سبعون الف غرفۃ یشرقون علی اھل الجنۃ کما تضئ الشمس لاھل الدنیا فیقول اھل الجنۃ انطلقوا بنا ننظر الی المتحابین فی اللہ فیضی حسنہم لاھل الجنۃ کما یضئ الشمس علی ثیاب سندس خضر مکتوب علی جباھھم وجوھھم المتحابون فی اللہ آپسمین محبت رکھنے والے خالص خدا ہی کیلیے بدون واسطہ قرابت وحسان کے یاقوت سرخ کے ستونوں پر ہونگے سب اہل الجنۃ سے اونچے پر بیٹھے ہون گے کہ کنارے ہر ایک ستونکے ستر ہزار دریچے بنے ہونگے کہ جھانکین گے اہل جنت کو اور چمکین گے اہل جنت پر جسطرح سے سورج چمکتا ہی اہل دنیا پر پس کہینگے اہل جنت چلو دیکھین ہم سب مل کر اون لوگون کو جو آپسمین محبت کرتے تھے دینی بھائی تھے اور گھر کیون کی راہ سے دیکھینگے جب اہل جنت کے چہرون پر انکا عکس پڑیگا تو انکا حسن ایسا چمکیگا جیسے آفتاب چمکتا ہی ریشمی کپڑے سبز پہنے ہونگے کہ آنکھ اُسپر نہین ٹھہرتی ہوگی انکی پیشانیون اور منہون پر لکھا ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہین جو آپسمین خدا کیلیے دوستی ومحبت رکھتے تھے ابو ادریس خولانی رضی اللہ عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجکو تمسے محبت والفت للہ ہی کہ تم مرد نیک متقی پرہیزگار ہو معاذ نے کہا ای بھائی تمکو مژدہ وبشارت ہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت کے گرداگرد عرش کرسیہای نور بچھی ہونگی اور اُنپر وہ لوگ بیٹھے ہونگے جنکا پیشانی مثل آفتاب کے چمکتا ہوگا سب لوگ خوف وہراس مین ہونگے اور وہ لوگ ہنسی کھیلتے ہونگے لوگ حیرت وتعجب سے انکو دیکھینگے اور کہینگے یہ کون لوگ ہین ای بار آلہ ارشاد ہوگا المتحابون فی اللہ ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے بروقت نزع روح کے دعا کی ای پروردگار تو جانتا ہی اگرچہ میری گناہ ومعصیت مین گذری لیکن اہل طاعت وعبادت کو مین دوست رکھتا تھا انکی دوستی کے سبب میرے کفارہ گناہ ومعصیت کا فرمایا اور حضرت مجاہد

پانیوالون سے ہون راہ رست پر آنیوالون سے ہون عسی بمعنی شاید کلمہ شک ہی لیکن
اللہ کی شان مین ریب کو زیب نہین لہذا بمعنی تحقیق و یقین ہوگا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم
رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ چوتھے وہ دو نفر ہین جو زیر سایۂ عرش
ہونگے جو آپسمین محبت و دوستی رکھین خدا کیلیے دینی بھائی ہون دنیا کی کوئی رشتہ داری
و قرابت نہ رکھتے ہون فقط ایک استاد کے دو شاگرد یا ایک پیر کے دو مرید یا اہل
ورع و اتقا ہونیکی جہت سی آپسمین محبت کرین اور یہ فاضلترین عبادات ہی اور
ایسا مقام بزرگ ہی کہ حق تعالی اپنے پیغمبر کو خبر دیتا ہی وَجَبَتْ مَحَبَّتِی لِلْمُتَحَابِّیْنَ
فِی اللّٰہِ واجب ہی محبت میری ان لوگون سے جو دو شخص آپسمین محبت کرین خاص
خدا ہی کیلیے بدون غرض کسی نفع کے یا خوف و ضرر دنیوی کے اور آنحضرت نے
فرمایا تودد وا تقاد بوا آپس مین مودت کرو اس وسیلہ سے بارگاہ الٰہی مین
تقرب ڈھونڈھو اور فرمایا اَکْثِرُوْا مِنَ الْاِخْوَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ اَنْ یُّعَذِّبَ عَبْدَہٗ
بَیْنَ اِخْوَانِہٖ کثرت سے بھائی بندی کرو باہمی اتفاق بھائی پیدا کرو ہمدردی سے ایک
دوسرے سے پیش آؤ بیس اللہ تعالی صاحب جود و کرم ہی بے پرواہی اس سے کہ
عذاب کرے اپنے بندیکو اسکے بھائیونکے سامنے وہ بڑا ستور ہی اور غفار ہی اور ستار
ہی بھائیون دینی کے سامنے رسوا و ذلیل نہ کریگا عذاب سے بچا دیگا علما و فضلا و حفاظ و قرا
و اہل اللہ کی خدمت استمالت خاطر ہر طور سے کرتے رہو انکو بھائی بنائے رہو جسقدر کثرت سے برادران دینی
تلاش کروگے اتنا ہی روز قیامت عزت و آبرو عذاب سوال سے نجات پاؤگے اور
آنحضرت نے فرمایا مَا زَارَ رَجُلٌ فِی اللّٰہِ شَوْقًا اِلَیْہِ وَرَغْبَۃً فِیْ لِقَائِہٖ اِلَّا نَادَاہُ مَلَکٌ خَلْفَہٗ
طِبْتَ وَطَابَتْ لَکَ الْجَنَّۃُ نہین زیارت کرتا کوئی مرد کسی مرد کی خدا کیلیے مشتاق
ہو کر اسکا اور رغبت کرنیوالا اسکے دیدار کا مگر یہ کہ ندا کرتا ہی اسکے پیچھے ایک فرشتہ
بہت اچھا کیا تو نے کہ بدون غرض دنیوی کے اسکی زیارت کو نکلا تیرے لیے سزاوار

ایمان کی ہرگز نہیں اہل بدعت واہل معصیت و فاسق مجاہر سے اور ایسے لوگون سے جو شعار و قصائد مین ہجو و مذمت اہل اسلام خواہ مدح وثنا حکام ظلام کرین محبت رکھنا منع ہی اور بغض اہل کفر سے واجب ہی فرمایا حق سبحانہ تعالی نے لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکَافِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَی اللّٰهِ الْمَصِیْرُ نہ دوستی ومحبت کرین مومن کافرون سے سوا مومن کے اور جو اسکے برخلاف کرین پس اللہ تعالی کو انکی پروا نہین کچھ حق نہین کسی کام مین جب تک کہ تقوی وپرہیزگاری نہ حاصل کرین یہ اسکی سراسر رحمت وشفقت ہی کہ تمکو بذات پاک آگاہ کرتا اور ہدایت فرماتا ہی اور اللہ ہی کی جانب تو تمھاری بازگشت وٹھکانا ہی روز قیامت کے اسکا حال معلوم ہوجائیگا کہ اصحاب طاعت وفرمان کون تھے اور ارباب معصیت وطغیان کون تھے اور اسکا بھی حال معلوم ہوگا کہ اسلام وایمان وصورت ظاہری و مسلمان بریا وسمعہ وحب جاہ وفائدہ دنیوی تھی یا حقیقۃً باقلب جنان وصدق ایقان اور بظاہر خیرخواہ اسلام تھے یا واقعی دل سے ترقی خواہ کافہ انام یا برای نام وعظمت شان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے زیادہ شائق تھے یا کہ علی گڈہ وانگلستان فرماتا ہی خالق زمین وآسمان قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہدو ای پیغمبر خدا اگر تم اپنے دل کی باتون کو خفا کرو خواہ ظاہر اسکو خوب ہی جانتا ہی پروردگار عالم کیونکہ تم اسی کی مخلوق تو ہو وہ تو کل زمین وآسمان کے ذرہ ذرہ کے حالات تغیر وتبدلات سے واقف ہی اور اللہ ہی تو ہر شی پر قدرت والا ہی کیونکہ وہی تو کل اشیا کا خالق وصانع ہی پس علم سری وجزئی کو کون مانع ہی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ پانچوین وہ مرد زیر سایۂ عرش ہوگا جسکی

رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے کہ دوست دینی جو آپس مین خوش طبعی کرتے ہین اونسے گناہ
ایسے جھڑتے ہین جیسے موسم خزان مین برگ درخت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
فرماتے ہین ای مومنو برادران دینی سے اپنی جماعت کی قوت وہمدردی اختیار کرو
آپس مین محبت مصادقت بڑھاو دوست دلی ایک دوسرے کے بچاؤ فریاد کرینگے
اہل جحیم فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ہمارا نہ کوئی آج سفارشی ہی نہ دوست
دلی جو کام آوے ۵ ہی آشنا وہی جو بجھا دے لگی ہوئی + ہی دوست وہ جو دوست
کیخاطر جلا ہی دل + حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے قسم ہی خدا کی
اگر تمام عمر دنکو روزہ رکھون اور رات کو قیام کردن اور تمام مال اپنا صدقہ کر دون
کچہ کام نہ آویگا جو کہ محبت والفت دل طاعت وعبادت اور دشمنی ارباب کفر ومعصیت
کی روز قیامت کے سودمند ہوگی ۔ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ اہل طاعت سی دوستی محبت کرنا اور اہل معصیت سی بھاگنا ہی موجب قربت بارگاہ
رب العزت ہی لیکن حُبّ فی اللہ اسی کو کہتے ہین جسمین لوث وغرض دنیا دی کسی قسم
کی نہ پائی جاے محبت آقا ولی نعمت وپیر واستاد معلم حرفہ وفن وفرزند وزن وغیرہ
یہ سب محبت دنیا وی ہی مقصود وجلب منفعت ہی محبت علما وفقرا ومشائخ وصوفیہ بلاسبب
وغرض محض انکے اہل اللہ ہونے سے یہ حب فی اللہ انکے برخلاف اہل کفر وشرک ومعصیت
وبدعت سی بغض وعداوت یہ بھی موجب اجر وثواب ہی فرماتے ہین رسول اللہ علیکم
بِالْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضِ فِی اللّٰہِ تمکو چاہیئے ای ایمان والو جیسی محبت فی اللہ رکھو ویسا ہی
بغض فی اللہ رکھو اہل حرب سے عداوت فرض ہی فرماتا ہی پروردگار لَا تَجِدُ قَوْمًا
یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ای پیغمبر خدا تم
اہل ایمان کو کبھی نہ پاؤگے جو خدا تعالی اور روز آخرت کا ایمان رکھتے ہین کہ وہ ایسے
لوگون کو دوست رکھین جو محاربہ کرین مقاتلہ کرین خدا ورسول خدا سے یہ شان اہل

کہ داستان گوئی کرے جھوٹے قصے بنا وے عبارت آرائی و مضمون بندی مین عمر گنوائے
یا فسانۂ آزاد طلسم ہوش ربا لوگون کو سنائے اندر سبھا و اسوخت مہیج طبع چھپائے
مثنویات گلزار نسیم و میان امانت و میان ندیم و شمیم کے شایع کرنے مین زر لگائے
تیسرے فقیر متکبر محتاج مغرور جو کیمیا گر ہونے کی عیب اڑائے کامل اکمل بنکر بے محنت
غریبون کو لوٹ کھائے بصورت استغنا ظاہر بنائے نذر و فرمایش سے اہل اغراض کو
ستائے تعویذ و گنڈہ جھوٹ موٹ چھو چھا کرکے بھوت پلیت بھگائے دن کو مسجد مین بیٹھکر
شاہ صاحب و میان صاحب و حضرت کہائے رات کو مدک و چرس وغیرہ پی رنڈیون مین
مزے اڑائے حق سبحانہ تعالی ایمان والون کو ایسی صحبت سے بچائے مسلمانکو چاہیے کہ ایسے
لوگون کے پاس ہرگز نہ جائے ورنہ روز جزا کیا سود ہوگا پچھتائے جہان مال و دولت
پیر و مرشد بھی نہ کام آئے بجز صدائے ہائے ہائے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہر چیز کے عذاب کے لیے دوزخ مخلوق ہوئی دوزخ کی
سزا ہی کے لیے کیا چیز ہے ارشاد فرمایا کہ ایک قعر چاہ ہی جسکا نام ہاویہ ہی وہ طبقۂ دوزخ
نہایت سخت و دردناک ہی اگر دوزخ اسمین ڈالدیجاے مثل خس و خاشاک کے جل جاوے
عرض کی وہ کن مجرمون کے لیے مخلوق ہی فرمایا زانیون کے لیے ربو خوارون کے لیے
نافرمانون والدین کے لیے کہ یہ تین گروہ اسمین معذب ہونگے **حکایت** شہر بغداد مین
ایک بزرگوار رہتے تھے زوجہ انکی نہایت گستاخ و بے ادب تھی ایک بار شوہر کو
کہہ اٹھی چپ رہ اے مردود دوزخی شوہر نے یہ سنکر جواب دیا اگر مین دوزخی ہون تو تمکو
طلاق جب غصہ دفع ہوا افسوس کیا کہ زوجہ مطلقہ ہوئی نادم ہوئے کہ مین نے ایسی لفظ
کیون کہی علماء وقت سے استفسار کیا مگر کسی نے جواب باصواب نہ دیا ناچار وہ بزرگوار
قاضی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض حال کیا آپ نے فرمایا اے
مرد بزرگ اپنی حال پر غور کر کہ از ایام شباب تا این دم کسی فعل حرام سے باوصف قدرت باز رہا ہے

خواہش عورت صاحب حسن و منصب جمال کرے اور طالب وصال ہوا ور وہ انکار کرے اور
کہے یہ حرام ہی مین اپنے خدا سے ڈرتا ہون عصیانت وحفاظت نفس خبیث کی زنا و فسق و فجور
سے موجب دخول جنت و سبب نجات و رفع درجات ہی آنحضرتؐ نے فرمایا تین گروہ کو اگرچہ
بجہت سزا معصیت و گناہ دوزخ مین ڈال دینگے لیکن دوزخ انکو نہ جلاویگی
ایک وہ لوگ جو شب و روز تلاوت قرآن مجید مین مشغول رہینگے دوسرے وہ گروہ جو
مہمان نوازی کے سامانین مصروف رہینگے تیسرے وہ گروہ جو عورات زانیہ سے
بھاگتے رہینگے ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ابلیس لعین ملاقی ہوا اور کہا
ای نبی اللہ آپ نصیحت میری بھی سنتے جاؤ حضرت متوجہ ہوئے کہا کبھی کسی عورت اجنبیہ کے
ساتھ خلوت نہ کرنا ورنہ تیسرا وسوسہ انداز مین وہان ضرور موجود ہونگا ایک بار کا ذکر
ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اپنی صاحبزادی بی بی حفصہ
رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف لائے اس غرض سے کہ رسول مقبول کی زیارت
سے مشرف ہون جب اندرون حجرہ گئے اپنی صاحبزادی کو تنہا پاکر الٹے پاؤن ایسے
بھاگے کہ دروازہ مین لگا اور سر شق ہوکر خون بہنے لگا بی بی حفصہ نے چند
آواز دی بابا جان ٹھہر جائیے نہ ٹھہرے مسجد مین اگر سر کو صاف کیا بندش کی جب آنحضرت
کو یہ معلوم ہوا تعجب سے استفسار کیا ای عمرؓ اپنی دختر سے ایسے بدحواس کیون بھاگے جو دروازے
مین لگا سر عرض کی ای سید بشر یشر مین یا ہی مادہ شر بہتر ہوا اگر ٹوٹا سر تسبیر الشیطان
تو رکھیا باہر دست بستہ حضورؐ فرمایا اس بات کو اگنے اسلیئے بھاگا بے تحاشا نہ دیکھا پاؤن
نہ سر اور آنحضرت نے فرمایا تین گروہ ایسے ہونگے کہ جنسے خدا کلام نکریگا نظر رحمت سے
دیکھیگا نہ عذاب دوزخ سے خلاصی دیگا ایک پیر زانی کہ ستر برس کی عمر مین بھی ارباب
نشاط کی صحبت گرم کرے فواحش و زانیون سے اختلاط رکھے قوت باہ کے نسخے
تلاش کرے معجونات کی تیاری مین صرف ہمت کرے دوسرے دروغ گو کہ داستان

وہ عورت راضی ہوئی کہا کیا مضائقہ لیکن اندیشہ ہو کہ کوئی شخص اجنبی اس باغ مین آنہ جائے دروازہ بند کر آؤن مرد نے کہا بہتر جب دروازہ باغ بند کرکے آئی تو کہنے لگی کہ آؤ مین حاضر ہون درِ خلائق تو مین بند کر آئی جو زمین پر تھا اب درِ خالق تم بند کر لو جو آسمان مین ہے تا کہ موجب رسوائی و فضیحتی نہو وہ مالک باغ یہ سنکر رونے لگا اور کہا یہ غیر ممکن ہے جس راہ سے تو آئی ہو اُسی راہ چلی جا نادم و پشیمان گوشہ باغ مین آبیٹھا اور توبہ و استغفار کرنے لگا ہاتف غیب نے آواز دی کہ تیرے اور اُس عورت عفیفہ کے کُل گناہ کو بخشدیا اور ہم کہ رحیم و کریم ہین تم دونون سے راضی و خوش ہوئے جا اور اپنا کام کر اور اللہ تعالی نے مومنونکو زنا کرنے سے منع فرمایا ہو ارشاد کیا لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيلًا تم نزدیک نہ جاؤ زنا کے زن اجنبیہ سے خلوت نہ کرو بیگانی عورت کو جو دوسرے کے نکاح مین ہو نظر سے نہ دیکھو کسی کی زوجہ و دختر و ہمشیرہ پر نظر نہ ڈالو یقینی یہ تو بڑی بیحیائی کی بات ہو اور بہت بُری راہ ہو جب تم دوسرون کی عورتون سے ایسا خیال بد کروگے تم بھی تو مان بہن بیٹی بہو رکھتے ہو دوسرے لوگ اُنکو بد نگاہ سے دیکھینگے تمھارے اُنکے عداوت و دشمنی دنگہ و فساد ہوگا آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے مپسند اگر تم اپنی لونڈی کو کسی مرد غیر سے ہنستے بولتے دیکھ لو تو تمکو کیسی غیرت و شرم آتی ہو کہ دست بقبضہ ہوتے ہو لاٹھی لیکر سر توڑنے کو موجود ہوتے ہو ویسا ہی دوسرون کا حال سمجھو وہ بھی تمھارے بھائی برادر ہین اور کیسی بد راہ ہو کہ جب تم باغوائے نفس و شیطان اورون کی لڑکیون اور بہنون کو بحیلہ متعہ و ملازمی و غلامی بنا کر اپنے تصرف مین لاؤگے تمھاری دخترون و بہنون و بہوون و اولاد کو سند ہوگی سب بدراہ ہو جائینگی شرم و حیا عزت و آبرو سب جاتی رہیگی لہذا تم ہرگز ایسے افعال شنیعہ و خیالات فاسدہ کے پاس بھی نہ جاؤ نہ ایسے لوگون سے خلط و ملط رکھو ورنہ خراب ہوگے آبرو نہ پاؤگے **قوله** صلی اللہ علیہ وسلم وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا يَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا يُنْفِقُ يَمِيْنُهُ چھٹے زیر سایہ عرش وہ شخص ہوگا جو چھپا کر صدقہ دے کہ اُسکے

یا نہین اُسنے بعد تامل عرض کی یا امام عین شباب مین ایک زن ہمسایہ مجھسے محبت رکھتی تھی ایک روز مکان خالی پاکر اپنے کو زیور ولباس سے آراستہ پیراستہ کرکے آموجود ہوئی اور مجھ سے طالب وصال ہوئی مین اُسوقت خوف خدا اور ہیبت روز جزا سے عرق عرق ہوگیا اور معاً اپنے کو اُس سے چھڑا کر باہر چلا گیا امام نے یہ سُنکر فرمایا کہ خوشا حال تیرا زوجہ تیری مطلقہ نہین ہوئی تو بہشتی قطعی ہی یہ نص قرآنی فرماتا ہے مالک و سرا وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى سلیمان بن یسار ایک جوان رعنا باحسن و وقار تھے ایک زن حسینہ وجمیلہ فریفتہ تھی ایک روز کسی حیلے سے اُسنے انکو گھر مین بلا یا جب اندر گئے تخلیہ پایا اُس عیارہ نے اپنے مکر وفریب سے انھین لُبھایا جب سلیمان نے غور کیا کہ ہم دو تھے اب تیسرا شیطان بھی آیا کپڑے چھوڑ کر بھاگے کہین راستہ نہ پایا دیوار پر چڑھ کر باہر کود ے چوٹ کا مطلق خیال نہ آیا جب گھر پہونچے بگریہ وزاری مناجات کی پروردگارا تو ہی نے آج بچایا شب کو حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب مین دیکھا اور انھون نے فرمایا شاباش ای مرد خدا کہ تجھ نے مجھ سے بھی تفوق پایا مینے تو بشریت سے زلیخا پر ہاتھ بڑھایا کچھ بن نہ آیا صرف ارحم الراحمین نے مجھ پر رحم کھایا جو مجکو اُسکے دام سے بچایا اخبار مین لکھا ہی ایک زن جمیلہ کسی ضرورت سے بازار جاتی تھی راہ مین تشنگی معلوم ہوئی اِدھر اُدھر دیکھتی چلی راہ مین ایک باغ کا دروازہ کھلا پایا کہ وہان حوض پانی سے پُر ہی اندر جاکر پانی پینے لگی مالک باغ نے دور سے دیکھا زن جوان تنہا باغ مین ہے آواز دی ای بی بی یہان درخت انگور وغیرہ بھی موجود ہی وہ کھا کر پانی پی وہ زن عفیفہ آگے بڑھی اُس مرد مالک باغ کو شیطان موسوس ہوا قریب آکر کہا ذرا زیر سایۂ درخت آرام لو کھانا کھاؤ پانی پیو نقد لو جامہ لو سب موجود ہی جان تک سے دریغ نہین ہے ذرا ایک دم کے دم اس تشنۂ وصال کو سیراب کیے جاؤ بعد منت والحاح

اضعافاً مضاعفۃً بڑھتی چلی جاتی ہر ایوان جنان و باغ بہشت بنتے جاتی ہین جہان ابدالآباد عیش و آرام ہر یہ آیۂ کریمہ شان مین حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نازل ہوئی کہ ایک وقت چار ہزار درم آپکے پاس آگئے ہزار رات کو دیے ہزار دن کو دیے ہزار آشکارا دیے ہزار پوشیدہ دیے دینے کا یہ طریقہ ہر کہ غربا و مساکین کے گھر مین کاغذ یا کپڑی مین باندھ کر ڈالدے یا انکے جامہ و چادر مین باندھ دے یا سب سے آنکھ بچا کر انکی گود مین دیدے یا نابینا کو بغیر آواز سنائے دیدے تاکہ وہ آواز نہ پہچانین غرضکہ نیت خالصاً للہ ہو نہ اسمین شائبہ ریا ہو اور صدقہ دینا مساجد مین اولیٰ ہر خاصتہً طلبا اور ارباب انزوا کو فتاوی نوازل مین لکھا ہر کہ افضل یہی ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مسجد مین نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک سائل نے سوال کیا آپ نے حالت رکوع مین انگشتری جو ہاتھ مین تھی اسکو پیش کر دی کہ اسنے آپکے دست مبارک سے اتار لی اور راہی ہوا حضرت رب العزت نے آپکی مدح فرمائی کہ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ **قولہٗ** صلے اللہ علیہ وسلم وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ ساتوین زیر سایۂ عرش وہ ہوگا جسنے خدا کو یاد کیا جاے خلوت و تنہائی مین پس آنسو بہانے لگین دونون آنکھین اسکی شوق و محبت ربوبیت سے ہیبت و جبروت مالکیت سے حضرت انس بن مالک رض بیان کرتے ہین کہ ایک روز رسول مقبول کوہ عرفات پر تشریف رکھتے تھے اور مین خدمت مین حضور کے حاضر تھا کہ حضرت نے بعد ادا دوگانہ ذکر کلمہ طیبہ فرمایا اور اسقدر دونون چشم مبارک سے آنسو جاری ہوے کہ تمام محاسن شریف تر ہوگئی اور تا بسینہ مبارک پونہچے اور زمین وہانکی سب تر ہوگئی مجکو بھی یہ دیکھکر رقت طاری ہوئی اور بے ساختہ آنکھون سے آنسو جاری جب ساکت ہوے تو مجھسے خطاب فرمایا یا انس طُوْبٰی لِمَنْ تَحَرَّکَ لِسَانُہٗ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَفَاضَتْ عَیْنَاہُ اے انس خوشحال اس شخص کا جسکی زبان کو حرکت ہو ذکر خدا مین اور آنسو بہائین آنکھین اسکی جاننا چاہیے کہ اسباب

بائین ہاتھ کو نہ معلوم ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا دیا نہ دینے والے کو معلوم ہو کہ ہمنے کسکو دیا نہ پانے والے کو کہ کسنے دیا محدثین فرماتے ہین اس سے یہ مراد ہی کہ داہنے بائین جو شخص ہو اُسکو معلوم نہو اسطرح سے صدقہ دے اور ایسے شخص کو دے جو عیالدار و متعفف و محتاج ہو اور اُسکو ہمچشمون کے سامنے لینے سے شرم آئے فرماتے ہین سید الابرار مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِالْخِفَاءِ كَانَتْ لَهُمْ اَمَانًا مِنَ النَّارِ جسنے صدقہ چھپاکر دیا ہوگا وہ اُسکے لیے موجب بیخوفی کا آتش دوزخ سے اور حق سبحانہ جلشانہ ارشاد فرماتا ہی اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اگر ظاہر کرکے صدقہ دو پس بہتر ہے کہ اور لوگ بھی شرما شرمی دیکھا دیکھی صدقات دین اور اگر اُن صدقات کو چھپاکر فقرا اور اہل احتیاج کو دو پس یہ بہت ہی بہتر ہے تمھارے حق مین کہ ریا و شہرۂ سخاوت و نام آوری سے اسمین بچاؤ ہے وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ اور دور کر دے تمسے تمھاری برائیون کو پوشیدہ دینا صدقات کا اولی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ پوشیدہ دینا صدقات کا بجھا دیتا ہی غصے پروردگار کو اور فرمایا صَدَقَةُ السِّرِّ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ صدقہ پوشیدہ ایک خزانہ ہی خزانون جنت سے ایکدرم صدقہ پوشیدہ دینا بہتر ہے لاکھ درم آشکارا دینے سے اور حق تعالی ارباب جود و سخا کی مدح فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ جو لوگ اپنے مالون کو رات دن خرچ کیا کرتے ہین ظاہر کرکے اور چھپاکر اُنکے لیے ہے اجر و ثواب اُسکا اُنکے پروردگار کے پاس اور نہ اُنپر ہے کچھ خوف اور نہ وہ غمگین ہونگے جو کچھ دنیا مین کماتے حق حلال سے پیدا کرتے ہین وہ سب ارباب حقوق کو دیدیتے صلہ رحم کرتے غریبون و محتاجونکی خبر لیتے ہین رات و دن ظاہر و پوشیدہ دیا کرتے ہین یتیم کو دیا بیوہ کو دیا گویا وہ خزانۂ عامرہ سرمدی مین جمع کرتے چلے جاتے ہین نہ ضرورت محافظ ہی نہ خوف دزد ہی اُسکی رقم درست

قَالَ سَبْعَۃُ نَفَرٍ یُحَوَّلُ وُجُوْھُھُمْ عَنِ الْقِبْلَۃِ فِی الْقَبْرِ فَاذْھَبُوْا وَانْبِشُوْا قُبُوْرَھُمْ فَاِنْ نَجِدُوْا ھٰکَذَا اِمَّا قُلْتُ لَکُمْ فَھُوَ بَاطِلٌ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ شَارِبُ الْخَمْرِ وَبَائِعُ الْبَشَرِ وَشَاھِدُ الزُّوْرِ وَاٰکِلُ الرِّبٰوا وَالنَّائِحَۃُ وَالْمُحْتَکِرُ وَتَارِکُ الْجَمَاعَۃِ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا کہ سات گروہ ہین جنکے منھ قبلے کی جانب سے پھیر دیے جائینگے قبر مین پس جاؤ اور انکی قبرونکو کھود کر دیکھ لو پس اگر نہ پاؤ انکو اسی حالت پر جو مین نے بیان کی پس جانو کہ یہ بات جھوٹ ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کی وہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ فرمایا ایک شراب پینے والا دوسرا آدمیونکا بیچنے والا تیسرا گواہی جھوٹ یعنی آزاد کا بیچنا دینے والا چوتھا سود کھانیوالا پانچوان عورتین نوحہ و بین کرنے والین چھٹے غلہ جمع کرنیوالا بغرض گران فروشی ساتوین جماعت کو ترک کرنیوالا جاننا چاہیے کہ عذاب قبر کافرون و مشرکون اور فاسقون اور بعض گنہگارون کو ہونا حق ہی اللہ تعالی فرماتا ہی اپنے کلام پاک مین سَنُعَذِّبُھُمْ مَّرَّتَیْنِ کافرون کو دوبار عذاب کرینگے ایک عذاب گور روح تن سی جدا ہوتے ہی تا مزہ کفر و شرک کا و نافرمانی و طغیانی کا جو زندگی فانی مین کیا چکھ لین اور جان لین کہ نافرمانی حکم خدا و رسول کی یہ سزا ہے دوسرا عذاب دوزخ ہی جو ابد الآباد تک منقطع نہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ قبر یا روضہ ہے ریاض جنت سے انبیا و اولیا و صلحا و شہدا و فقرا اہل طاعت و عبادت کے لیے یا ایک گڈھا ہی گڈھون نار جہنم سے اہل کفر و شرک و طغیان ظاہر فسقہ کے لیے جاننا چاہیے عذاب قبر کی دو قسم ہین ایک ضغطۂ قبر ہے وہ یہ ہی کہ جب مردے کو قبر مین رکھین اور تختہ بند کردین چارون طرف سے سمٹ آوی اور مردے کو اسقدر دبائے کہ ہڈی و پسلی اسکی سب چور چور ہو جاوے اور یہ بدترین عذاب گور ہے چنانچہ جب آنحضرت کی چچی

گریہ کے چند ہین یا تو لذت ذکر الٰہی سے گریہ ہوتا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یا غفلت دل سے کہ زبان محرک ہے دل غافل ہے آنحضرت نے فرمایا وَیْلٌ لِمَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ بِلِسَانِہٖ وَقَلْبُہٗ غَافِلٌ عَمَّا قَالَ یا غیرت سے گریہ آتا ہے کہ نام ایسے مالک قدیم کا پاک کا زبان حادث ناپاک کیونکر لے حضرت شمعون غازی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا تم ذکر خدا کیون نہین کرتے کہا غیرت سے کہ نام پاک زبان ناپاک سے کیونکر لون شیخ ابوالحسن نوری قدس سرہ روتے تھے اور کہتے تھے بار الٰہا اگر تیری یاد سے ایک لحظہ خالی رہون عبودیت کی خلاف ہے اگر تیرا نام لون ڈرتا ہون کہ اسم باقی زبانِ فانی سے کیونکر لون حیران ہون کیا کرون فرماتے ہین سرور دوجہان ذِکْرُ السُّبْحَانِ عَلَمُ الْاِیْمَانِ بہرحال جس طور سے ہو لذت سے خواہ غفلت سے یا غیرت سے باگریہ و بےگریہ ذکر مالک پاک کا نشان ہے ایمان کا اسکو کسی وقت بھولے نہین یاد کیے جائے آخر کوئی اثر و نتیجہ ہوئیگا فرماتا ہے جہت تسکین خواطر امت خیر الامم فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ کسی بزرگ نے حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہ کو خواب مین دیکھا پوچھا بتلایئے کس چیز مین ہے ملتی خدا کی راہ کہا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ تمام دنیا و دین کی بہتری و حسن عاقبت و انجام بالخیر موقوف ہے ذکر و یاد مالک حقیقی پر کہ ہر آن و ہر لمحہ و ہر ساعت جاری رہے ضرور ہے کہ کسی وقت قلب بھی اسکی موافقت کرے اور وساوس سے باز رہے۔ اللہ بس باقی ہوس

اَلْمَجْلِسُ الْعَاشِرُ فِیْ ذِکْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَشَارِبِ الْخَمْرِ وَبَائِعِ الْبَشَرِ وَشَاهِدِ الزُّوْرِ وَاٰکِلِ الرِّبٰوا وَالنَّائِحَۃِ وَالْمُحْتَکِرِ وَتَارِکِ الْجَمَاعَۃِ

مجلس دسوین ذکر مین عذاب قبر کا اور شرابی کا اور بردہ فروش کے اور جھوٹے گواہ کا اور سود کھانیوالے کے اور نوحہ کرنیوالی عورتون کے اور غلہ جمع کرنیوالون کا اور تارک جماعت کے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ

اور آنسو آنکھونسے جاری ہو گئے بعد ایک ساعت کے وہانسے اُٹھ گئے اور تاسّفانہ ارشاد کیا
لَوْ نَجَا اَحَدٌ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَنَجَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ اگر کوئی نجات پاتا عذاب گور سے
کہ بالکلیہ ہوتا تو ضرور نجات پاتا سعد بیٹا معاذ کا یعنی باوجود چندین اعمال وحسنات کے
کہ تشیع جنازے کے لیے چندین فرشتے حاضر ہوئے تا ہم عذاب گور سے نہ بچے تا بدیگران چہ
رسد کفایہ شعبی مین لکھا ہے جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ
کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اذا زلزلت تین بار پڑھے اللہ تعالی عذاب قبر اسپر
آسان کردے اور جو کوئی اس سے بچنا چاہے ہر روز ایک سو ساٹھ بار سورہ اخلاص
پڑھ لیا کرے دوسری قسم عذاب گور یہ ہے کہ صورت اسکی مسخ کردیجاوے بصورت خر یا خوک کے
حدیث مین وارد ہے جو مقتدی امام سے پیشتر سر رکوع وسجود سے اُٹھائے صورت اسکی حق تعالی
بصورت خوک مُبدّل کردے یہ حدیث مشارق الانوار مین بھی لکھی ہے اُم المومنین بی بی خدیجہ
کبری رضی اللہ عنہا نے مرض موت مین بی بی فاطمہ اپنی صاحبزادی رضی اللہ عنہا کو
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا کہ حضور سے کہو کہ مجکو اپنی رداء مبارک
یا عمامہ عطا کرین بی بی فاطمہؓ نے جاکر عرض کی آنحضرتؐ نے فرمایا لَوْ اَرَادَتْ جِلْدِیْ
لَاَعْطَیْتُہَا کہدینا اگر تم میری کھال بھی منگوا بھیجو تو مین دیدون دریغ نکرون لیکن پوچھ
آؤ ردا یا عمامہ کیا کرو گی وہ فوراً جاکر جواب لائین کہ بضرورت کفن طلب کرتی ہین تا عذاب
گور سے محفوظ رہین یہ سُنا حضرتؐ کے آنسو آنکھونسے بہنے لگے اور ردا مبارک بھیجدی اور
فرمایا جو کچھ وصیت منظور ہو ابھی زبان گویا ہے کہدو بی بی خدیجہ نے کہلا بھیجا کہ جب قبر
مین مجکو حضور والا رکھ چکین تو آپ ملاحظہ کرین کہ میرا منہ سمت قبلہ ہے یا نہین سطرف
کو پھیر دین یہ سُنکر حضرتؐ اسقدر روئے کہ ہچکی بندھ گئی اور بعد انتقال خدیجۃ کبری
رضی اللہ عنہ کی حضرتؐ نے وصیت اُنکی پوری کی حدیث مین لکھا ہے کہ حق سبحانہ جلشانہ
قبر مین شخص نیک کردار کے لیے ایک مونس وغمگسار پیدا کردیتا ہے کہ اُسکے گلے مین

والدۂ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کہ انھون نے آنحضرت کو پالا اور تربیت کیا تھا اور
اکثر دایون کے دودھ انکی پستان سے دوہ کر حضرت کو پلایا رحلت کی تو حضرت کو رنج
ہوا اور اپنا پیراہن مبارک انکو کفن کے لیے دیا اور جب وہ قبر مین دفن ہوئین اور زمین
ہموار کی گئی تو حضرت برابر انکی قبر کے لیٹ گئے اور داہنا ہاتھ ایک جانب قبر کے رکھا
اور بایان ہاتھ دوسری طرف قبر کے اور چند ساعت اسی حال پر رہے بعدہ اٹھ کھڑے
ہوے حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مَا صَنَعْتَ
مَعَهَا مَا لَمْ تَصْنَعْ لِغَيْرِهَا جو بات حضور نے آج ان میت کی ساتھ کی کبھی کسی اور کے ساتھ
نہین کی فرمایا ای صدیق انکے حقوق خدمت میری ذمے بہت تھے کہ انکے گود مین مین
پڑا ہوا اور مجکو تربیت کیا انکے اونٹ بیچ بیچ کر راہ خدا مین دیتا رہا میری بڑی نازبرداری
کی تھی اور میرے کہنے سے ایمان لائی تھین ہرچند ابوطالب انکے شوہر انسے سخت بیزار
ہو گئے تھے مجکو اسوقت خیال ہوا کہ یہ ضغطۂ قبر مین مبتلا نہون اسلیے مین انکے برابر لیٹ گیا
اور قبر کو دبائے رہا اور پیراہن کفن مین دیا حق سبحانہ تعالی نے ضغطۂ گور سے انکو محفوظ
رکھا صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یا رسول اللہ یہ ضغطۂ قبر سب کو ہوگا فرمایا ہان
یہ سنکر حالت گریہ وزاری سب پر طاری ہوئی کہ حضور کا پیراہن ہر شخص کو کہان نصیب ہوگا
حضور انکے قبر پر کب لیٹینگے کیا صدمہ ہم گنہگارون پر گذریگا اسوقت فرمان الٰہی ہوا ای
پیغمبر خدا کہدو امت مرحومہ سے اگر شب کو چار رکعت نماز نفل پڑھتے رہوگے ضغطۂ قبر
سے تمکو محفوظ رکھینگے بعض محدثین نے لکھا ہے رکعت اولی مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص
اسّی بار پڑھے دوسری مین ساٹھ بار تیسری مین چالیس بار چوتھی مین بیس بار حدیث
مین لکھا ہی جب سعد بن معاذ نے جہان فانی سے انتقال کیا انکے جنازے پر اس قدر
فرشتون نے ہجوم کیا کہ سایۂ آفتاب جاتا رہا گویا ابر چھا گیا جب انکو قبر مین دفن کر چکے
اور سرہانے انکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے چہرۂ مبارک حضرت کا زرد ہو گیا

یَشْرَبُ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا اِلَّا حَبَسَهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ سَبْعَمِائَةِ اَلْفِ سَنَةٍ نہین ہی کوئی
شخص جو شراب پیے دنیا مین مگر قید کریگا اللہ تعالی اُسکو نار جہنم مین سات لاکھ برس
اور فرماتے ہین سرور دوجہان وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ
فِی التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ قسم ہی اُس مالک زمین وآسمان کی جسنے مجکو
نبی برحق کر کے بھیجا جسنے شراب پی وہ لعنت کیا گیا ہی توراۃ اور انجیل اور زبور اور
قرآن مجید مین یعنی اسکی حرمت و مذمت ہر ایک کتابون آسمانی سے ثابت ہی اور اسکا
بیچنے والا اور بنانے والا اور مدد دینے والا یہ سب ایک ہی حکم مین ہین جو مسکر اور نشہ
لانے والی ہو اسے شراب کہینگے خواہ گنے و گڑ و انگور و خرما وغیرہ سے ہو جب اسمین نشہ آگیا
تشدید کرنے سے یا دھوپ مین رکھنے سے وہ شراب ہوگئی پینا اُسکا حرام ہی آنحضرتؐ نے
فرمایا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ تَحْرِیْمَةَ الْخَمْرِ وَهِیَ خَمْسَةٌ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ
وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ اے لوگو تحقیق اللہ تعالی نے نازل
فرمائی تحریم وحرام ہونا شراب کا اور وہ پانچ قسم کی ہی اور وہ انگور سے بنتی ہی اور خرمے
سے اور شہد سے اور گیہون اور جو سے اور شراب کوئی خاص چیز نہین ہی جو عقل کو
کھووے اور نشہ لاوے اسی کا نام شراب ہی فرمایا کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ہر شی نشیلی حرام ہی شراب کے
اقسام بہت ہین کلیہ یہ ہی جو چیز عقل کو کھووے اور نشہ لاوے وہ سب حرام ونجس ہے استعمال
اُسکا گو ایک قطرہ دو قطرہ کیون نہو فرمایا مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُهٗ فَقَلِیْلُهٗ حَرَامٌ جسکا زیادہ
پینا نشہ لاوے اسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے اور فرمایا لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّهٗ دَاءٌ اگر
دوا سمجھکر پیے تو بھی حرام ہی کہ وہ دوا نہین ہی بلکہ خود مرض مہلک ہی کہ اسکا مریض
ابد الآباد مرض عذاب مین مبتلا رہیگا اگرچہ دنیا مین اسکا نام بدل کر ماء طہور اور
آب ارغوانی کیون نہ رکھلے اور اسی حکم مین بھنگ و چرس وغیرہ ہی جسکے پینے سے نشہ
آوے عقل جاتی رہے افیون مین اختلاف فقہا ہی کہ منشیات مین ہی یا کہ سمیات مین

مالاے مروارید دُرِ بے بہا کا پڑا ہوتا ہی جب وہ شخص اُس زن باحسن وجمال کو دیکھتا ہی بیساختہ
محوِ حسن وجمال ہوکر ہاتھ اُسکی گردن مین ڈالدیتا ہی اور وہ مالا اُس زن جمیلہ کا ٹوٹ کر
گر پڑتا ہی وہ دونون اُسکے چُننے مین مشغول رہینگے کہ قیامت برپا ہوجاویگی دفعۃً وہ
خوش ہوکر کہیگا اہا ہا لَمْ يَلْبَثُوا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ہم پہر دوپہر صبح یا شام کی
بھی اس کام مین نہین مصروف رہے اور جو بدکردار ہین انکے لیے برعکس اسکی صورت زشت
وہیبت ناک نمودار ہوگی کہ وہ ترسان ولرزان رہیگا اور ایک ایک ساعت اُسکو
بمنزلہ ایک ایک برس کے معلوم ہوگی اہل ایمان کو جنکا خاتمہ بخیر وصدق وایقان ہوگا
ایسی راحت گور خوش آویگی کہ صور قیامت سے بھی نہ اُٹھینگے حور وغلمان مضطربانہ عرض
کرینگے خداوندا ہمارے خاوند ومالک کہان ہین جنکے لیے ہم مخلوق ہوے حکم ہوگا
جاؤ اُنکو اُنکی قبرون سے اُٹھاؤ جنکا دبہشت مین لیجاؤ وہ نشۂ محبت الٰہی مین سرشار ہین
قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شَارِبُ الْخَمْرِ اَوَّلُ مَا [illegible] شرابی ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوّل شراب پینے والے کو مقدم کیا اسلیے کہ شراب اُمّ الخبائث ہی ہاروت
وماروت فرشتے اسی کو پیکر بدمست ہوگئے اور عقل وحواس باختہ ہوکر عشق مین زہرہ کے
قتل اسکے شوہر وزنا کے مرتکب ہوے جو چاہ بابل مین مقید ہین بعذاب دُخان جہان
معذب ہین مدار کل اوامر ونواہی کا عقل وحواس ہی امور معاد ہو خواہ معاش ہو
فرماتے ہین سید زمن شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ شرابی مثل بت پرست کے ہے اگر
عقل وحواس درست ہوتی صورت سنگی بیحس وحرکت کی کیون پرستش کرتا دوسری حدیث
مین ارشاد کیا اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ وَاُمُّ الْفَوَاحِشِ شراب پینا گناہ کبیرہ ہی اصل ہے کل برائیون
بیحیایون کی اور فرمایا مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَقِيَ اللّٰهَ اَسْوَدَ الْوَجْهِ سَاقِطٌ لِسَانُهُ عَلٰى
صَدْرِهِ يَسِيْلُ عَنْهَا قَيْحًا وَدَمًا جسنے شراب پی ملیگا وہ خدا سے سیاہ رو ہوکر پھیلنے والی
ہوگی زبان اُسکی سینہ پر کہ جاری ہوگا پیپ وخون اُس سے اور فرمایا مَا مِنْ اَحَدٍ

اور ثواب پاؤ گے نکاح کہلائیگا اولاد حلالی ہوگی اگر آشنائی و دوستی سے خفیہ کروگے
سفاح کہلائیگا اولاد حرامی ہوگی ایام جاہلیت مین آب خرماے خام و آب نبیذ و تاڑی
وغیرہ حلال تھی اسکے پینے مین باک نہ تھی ایک نمازی حالت سکر مین مسجد مین نماز پڑھنے کو
آیا سورۂ قل یا ایہا الکافرون کو غلط پڑھ گیا بعد فراغ چلا گیا حاضرین مسجد کو ناگوار ہوا
ایک نے دوسرے کو پکارا بہ اشارا حکم پونہچا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی اس
آیت سے اوقات نماز پر پینا حرام ہوگیا وقت طلوع شمس بعد ادا نماز فجر تا وقت زوال
حلال رہی تا اینکہ سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ نے کسی تقریب مین جلسہ دوست
واحباب کو جمع کیا نبیذ پی پی کر سب مست ہوگئے اور نرد بازی کرکے آپس مین دنگہ و فساد
کرنے لگے ایک نے اثناء غضب مین ایک ہڈی اونٹ کی سعد کی ناک پر ماری کہ ناک انکی
ٹوٹ گئی اور بڑا صدمہ پونہچا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پونہچی آنحضرت نے
دعا فرمائی رَبَّنَا بَیِّنْ فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شَافِیًا پروردگارا صاف صاف حکم شراب کا بیان
فرما اسوقت حکم آیا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ ای ایمان والو یقینی شراب جوا
اور انصاب اور ازلام یہ سب نجس ہین موجب فتنہ و فساد ہین شیطان لعین کے اعمال
سے ہین ای ایمان والو اس سے بچو اور اس سے پرہیز کرو اسکے پاس بھی نجاؤ بعد اسکے
ارشاد فرمایا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ شاید تم فلاح و نجات پاؤ اگر نصیحت پذیر ہوگے تمہارے
حق مین بہتر ہے اگر نہ مانوگے اپنا سر کھاؤگے خود ہی درد دکھ پاؤگے بعد اسکے مذمت بیان
فرمائی اسکی خرابیون کو ارشاد فرمادیا یُوْقِعُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ
اللّٰہِ بغض و عداوت پیدا کرتی ہی خدا کی راہ سے روکتی ہی وَعَنِ الصَّلٰوۃِ اور نماز سے
روکتی ہی چونکہ انسان اشرف المخلوقات بوجہ عقل و تمیز کے ہی جبکہ عقل جاتی رہی مثل بہائم
کے ہوگیا اسوجہ سے اسکا نام خمر رکھا گیا کہ عقل کو ڈھانک لیتی ہے اور حرام مطلق ہوئی

بہر حال اسکا استعمال بھی مکروہ ہی حضرت ابن عباسؓ اپنی تفسیر مین فرماتے ہین اِنَّ الشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ فِی الْقُرْاٰنِ ھُوَ الْبَنْجُ مراد شجرہ ملعونہ سے جو قرآن مجید مین واقع ہی بنگ ہے جو پھل و پتی گھانس کہ نشہ لاوے وہ سب بنگ کے حکم مین داخل ہے حق سبحانہ جلشانہ قرآن مجید مین فرماتا ہی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُھُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا اے پیغمبر خدا تم سے لوگ پوچھتے ہین حکم شراب و جوے کا کہدو ان دونون مین بڑا گناہ ہی شراب مین عقل جاتی رہتی ہے حلال و حرام مین تمیز نہین رہتا زوجہ و مان کو نہین پہچانتا جوے مین سراسر نقصان ہی دوسرے کا مال مفت ملتا یا اپنا جاتا ہی یا اُسکو رنج و غم ہوتا ہی یا اپنے کو گو بظاہر انسان فائدہ سمجھے کہ شراب پینے سے فکر و اندیشۂ دنیوی جاتا رہتا ہی جوے سے مال مفت بلا محنت و مشقت ملجاتا ہی لیکن درحقیقت انکا گناہ اُنکے فائدے سے بڑھکر ہے شراب سے بہائم خصلت ہوجاتا ہے گالی و مار کی شرم نہین رہتی حیا و ننگ بھاگتی ہی جوے مین اثاث البیت زن و فرزند تک ہارجاتا ہی غم و غصہ سے مرجاتا ہے عقلا و ارباب فراست کبھی اسکے پاس نہین جاتے گو کوئی ملّت و مذہب رکھتے ہون قطع نظر عذاب اخروی سے دنیا مین سراسر رسوائی و ذلت ہی شرابی و جواری لقب ہوجاتا ہی کوئی سمجھدار و دانشمند پاس نہین جاتا ہی حق سبحانہ جلشانہ نے فرمایا وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْہُ سَکَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا پھلون درخت خرما و انگور سے بناتے ہو اس سے نشیلی چیز اور رزق پاکیزہ و عمدہ دیکھو ایک ہی چیز ہے اگر اُسکو سڑا اڑالوگے یا بگاڑ ڈالوگے حرام اور نجس ہوجائیگی کیونکہ نشیلی ہوجائیگی اور اگر میوہ و فواکہات کے طور سے کھاؤگے غلہ ہے رزق حسن ستھری و پاکیزہ غذا ہی یہ دونون امر تمھارے اختیار مین ہین ایک ہی چیز ہی اگر چاہو حلال سے حاصل کرو یا حرام سے کُل اشیا کا یہی حکم ہی اسی اختیار پر عذاب و ثواب مترتب ہے اگر بطور شرعی ایجاب و قبول سے عورت اجنبیہ کو علانیہ تصرف مین

لیکن بردہ فروشی نکرنا اور اشیا کی تجارت کرنا کہ الکتاجر مرزوق والجالب ملعون تجارت کرنیوالا رزق دیا گیا ہی کہ اللہ تعالی ہرگز کسی کی محنت رائگان نہین کرتا اور طالب منفعت بلالحاظ حلال وحرام وضرر ونفع مردمان وتکلیف دہندہ بندگان ملعون ہی بعضے فرماتے ہین جالب اُسکو کہتے ہین جو لڑکا لڑکی کو مان سے جدا کرکے بیچڈالے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ قبیلہ بنی نضر سے ایک مرد تھا کہ اُسکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے تھے ایک روز اُس مرد نے یہ حرکت کی کہ زرخریدی اپنی لونڈی کو فروخت کر ڈالا اور اُسکے لڑکے خردسال کو اپنے پاس رہنے دیا جب اُسکی خبر آنحضرت کو پہنچی اور وہ مرد حسب معمول آنحضرت کی خدمت مین آیا تو آپ نے اُسکی جانب سے مُنہ پھیر لیا اور اُسکی طرف توجہ نفرمائی اُسنے آثار رنجش حضور معائنہ کرکے اپنا سر قدم مبارک پر رکھدیا اور رونے لگا کہ حضور فدوی سے کیا خطا سرزد ہوئی جو حضور نے روے مبارک میری طرف سے پھیر لیا اور بیزار ہو گئے حضور نے ارشاد کیا کہ جب سے تمھاری یہ حرکت نالائق سُنی کہ تمنے لونڈی کو اپنی بیچڈالا دوسرے شخص کے ہاتھ اور اُسکو وہان بھیجدیا اور اُسکے لڑکے خردسال کو بلکتے ہوی اپنے پاس رہنے دیا اُسکا سخت ملال ہوا کہ یہ بات تمنے خلاف رضاء خدا ورسول کے کی وہ مرد فوراً دوڑا گیا اور لونڈی کو دوچند قیمت دیکر واپس لے آیا اور مع اُسکے لڑکی کے حضور کی خدمت مین حاضر کیا حضرت خوش ہو گئے اور فرمایا الجالب ملعون جو شخص اپنا ہی فائدہ ونفع دیکھے فرزند کو مان سے جدا کردے وہ لعنت کیا گیا ہی اور بعضے علما فرماتے ہین کہ مراد بشر سے حُر وآزاد ہی کہ کسی کے لڑکا و لڑکی کو جو حُر وآزاد ہو فریب دیکر بھگا کر بیچڈالے اُسکے حق مین یہ وعید ہی اور بعضے فرماتے ہین کہ بشر بکسر با وسکون شین نام ایک غلام کا تھا جسکو آنحضرت نے خریدکرکے آزاد کردیا اور اُسکو کسی بردہ فروش نے پکڑ کر بیچڈالا تھا اُسکے حق مین یہ وعید ہی بہرحال یہ پیشہ ناروا ہے اس سے اجتناب اولی ہی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وشاھد الزّور تیسرا وہ شخص جسکا منہ

مسائل متعلق اسکی حرمت کے کتب علیحدہ مین دیکھنا چاہیین بہرحال اس سے احتراز لازمۂ اسلام ہے حدیث مین لکھا ہو کہ جعفر طیار مین چار خصلتین پسندیدہ تھین ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ جعفر طیار سے آپ استفسار فرمائین کہ ایام جاہلیت مین تم اسکے کیون مرتکب نہین ہوے اوّل شرب مدام دوسرے عبادت اصنام تیسرے صحبت بازنان گلفام چوتھے جھوٹ حسب عادت عوام آنحضرتؐ نے جعفر طیار سے دریافت فرمایا تو اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ شراب مین یہ عیب دیکھا کہ وہ مزیل عقل ہے جب عقل نرہی وہ بدتر از حیوان ہو اسلیے اسکا تارک رہا عبادت اصنام سے اسوجہ سے کنارہ رہا کہ اُنکو بیحس وحرکت پایا کوئی فعل اختیاری نفع وضرر نہ دیکھا صحبت وخواہش زنان بازاری سے اسوجہ سے بھاگا کیا کہ نطفہ لب لباب جسم انسانی ہو اُسکو ضائع وتلف کرنا عقل کے خلاف ہے جای حلال مین ہونا بہتر ہے دروغ بیفروغ آدمی کی قدر ومنزلت کو کھو دیتا ہو اسلیے اسکو برا جانا کیا غرضکہ حرمت خمر کی نص قطعی سے ثابت ہو اور یہ جو حق تعالی نے فرمایا وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ آدمیون کے لیے اسمین فائدے ہین اسکو سُن لینا چاہیے کہ کیا ہین سو

عیب مے جملہ تو گفتی ہنرش نیز بگو	نفی حکمت مکن از بہر دل عام چند

وہ یہ ہین مسمن بدن ہو مصفی لون ہو ہاضم طعام ہو شجاعت دہندۂ جبان ہو سخی کنندۂ بخیلان ہو یہ سب منافع ظاہری ہین لیکن حق سبحانہ جلشانہ کے نزدیک اِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا اسکا گناہ بڑھکر اسکے فوائد سے ہے کہ یہ سب منافع برای جسم فانی ہین اور وہ مضر ضد روح باقی ہین فوائد جسم خاکی اعلی ہین یا منافع روح نوری ہر ذی عقل اسکو بخوبی سمجھ سکتا ہو

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وَبَائِعُ الْبَشَرِ دوسرا وہ شخص جسکا منھ قبلہ کیطرف سے پھیر دیا جاویگا بردہ فروش ہو اور یہ پیشہ شریعت مصطفویہ مین درست نہین ہے حدیث مین لکھا ہے کہ ایک مرد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ مین تجارت کرنا چاہتا ہون خرید وفروخت کے لیے باہر جاتا ہون حضرتؐ نے ارشاد فرمایا بہتر ہو

مکان پر گئے اُسنے عذر کیا کہ آج موجود نہین ہی کہا کچھ سود مین دیدے اُسنے کہا آج کچھ موجود ہی نہین کہا میرے آنے کا ہرجہ ضرور چاہیے وہ جبر یہ لونگا یہ کہکر اندر اُسکے جھوپڑے مین چلے اور وہان ایک کلہ بکری کا بھنا ہوا رکھا تھا اُٹھا لیا اور کہا خیر اپنی خوراک ہی پائی اُس مزدور کی عورت نے فریاد کی کہ ای باباعجمی آج تین روز کے فاقے سے ہمکو یہ کلہ ہاتھ آیا میرے اور فرزندون و شوہر کے فاقہ شکنی کے لیے رکھا ہی برائے خدا و رسول نہ لو باباعجمی نے کچھ نہ سُنا اُس کلہ کو اُٹھاتے ہوے گھر مین اپنے لے آئے جب قریب مکان کی پونہچے اطفال خُرد سال کھیل رہے تھے حبیب عجمی کو دیکھکر کہنے لگے بھاگو مردود زخمی کی ہوا نہ لگے یہ شخص سودخوار ہے ہم بھی اُسکے ساتھ دوزخ مین چلے جائین یہ کہکر سب لڑکے اپنی اپنی طرف بھاگے حبیب عجمی نہایت نادم و پشیمان متحیر و ششدر ہوے کہ پروردگار عالم مین ایسا بدکردار و گنہگار ہون کہ یہ ناسمجھ لڑکے میری ہوا سے بھاگ گئی توبہ و استغفار کرنے لگے اور سر بسجدہ گرے اور اسقدر روئی کہ بیہوش ہو گئے ملکوت اعلی سے ہاتف غیبی نے آواز دی ای حبیب تیری توبہ قبول کی لوث معصیت کو تیرے آب مغفرت سے دھویا جا حقوق العباد کو ادا کر اور معافی چاہ تا تو اسم بامسمی حبیب بارگاہ الٓہ ہو جب وہ ہوش مین آئے تدارک جنایات مافات و توبہ و استغفار مین مشغول رہے تا آنکہ مرتبہ ولایت کو پونہچے حق سبحانہ جلشانہ منع فرماتا ہی کہ ہرگز نہ جاؤ ربواخواری کی پیرامون لَا تَاكُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ای ایمان والو آدھ آنہ روپیہ اور ایک آنہ روپیہ کیا چیز ہے اگر دوچند و سہ چند بھی اصل سے سود ملے تو ہرگز سود نہ کھاؤ کہ یہ حرام ہی اور خدا سے ڈرتے رہو شاید تم نجات پاؤ اور قیامت کے عذاب سے بچ جاؤ فرماتے ہین پیغمبر خدا مَنْ اَكَلَ الرِّبٰوا فَلَهُ النَّارُ وَ اللَّظٰى جسنے سود کھایا اُسکے لیے مہیا ہی نار جہنم اور لظی کہ نام ہے ایک طبقہ کا جسکا عذاب بہت سخت ہوگا **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وَ النَّائِحَةُ اور پانچوین جسکا مُنہ قبلہ کی جانب سے پھیر دیا جاویگا نوحہ کرنے والی عورتین ہین جو مُردے پر بین کرتی اور سر او چھاتی پیٹتی اور کلمہ کفر و شرک

سمت قبلہ سے پھیر دیا جاویگا جھوٹی گواہی دینے والا ہے جو دو دو آنہ چار چار آنہ لیکر عدالت
مین حکام کے سامنے حلف کرتا اور جھوٹی گواہی حلفیہ دیتا از روے علم ویقین اظہار کرتا ہے
یہ گناہ عظیم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ شَهِدَ بِالزُّوْرِ مُسِخَ فِيْ قَبْرِهٖ
خِنْزِيْرًا جو گواہی جھوٹی دیگا قبر مین اسکی صورت مسخ ہوجاویگی سور کے منہ سے بدل جاویگی
(اعاذنا وسائر المسلمین) مروی ہے ایک شخص خلیفہ اول حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا اور عرض کی یا امیر المومنین مینے اتفاقیہ ایک قبر سے تختے
ہٹائے اور اس میت کو دیکھا تو اسکا منہ بالکل سور کا ایسا معلوم ہوا آپنے فرمایا وہ
شخص زندگی مین شاہد زور رہوگا حکام کے سامنے عدالت العالیہ مین جھوٹی گواہی دیتا ہوگا
حق العباد مین گرفتار ہوگا آنحضرت نے فرمایا شہادت زور سے عرش از تا حملۂ عرش کانپتے
ہین اور آنحضرت نے فرمایا مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْهَدُ بِالزُّوْرِ اِلَّا يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ عَذَابًا شَدِيْدًا
کوئی مومن ایسا نہین جو جھوٹی گواہی دے مگر یہ کہ عذاب کریگا اسکو اللہ تعالی عذاب سخت
مسلمانکو شہادت زور سے دور رہنا چاہیے **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وَاٰكِلُ الرِّبٰوا چوتھے
وہ شخص جسکا منہ جانب قبلہ سے پھیر دیا جائیگا سودخوار ہے کہ اللہ تعالی نے سود کو حرام کیا
ارشاد فرمایا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حلال کیا اللہ تعالی نے خرید فروخت کو
کہ باہم معاملہ بیع وشرا کرو مضائقہ نہین کہ امور معاش اسی پر موقوف ہے اور حرام کیا سود کو
کہ یہ سراسر ظلم ہے کہ بھائی مسلمان سے اصل پر زیادتی بلا وجہ لیلو جسقدر دو اسیقدر واپس لو
اور پھر اس جنس سے زیادتی لیلو یہ حرام ہے اور جگہہ تاکیدی حکم قطعی ارشاد کیا لَا تَاْكُلُوا
الرِّبٰوا تم سود نہ کھاؤ گو ظاہر مین نفع مال لیکن آخر کو ضرر مآل ہے بمقتضاے رحمت شفقت
حق تعالی نے اپنے بندونکو اس سے منع فرمایا لکھا ہے شیخ حبیب عجمی پیشتر از توبہ کے سودخوار تھے
سودی روپیہ چلاتے تھے آگاہی دیتے تھے اور وعدے پر ہر ایک کے مکان پر تقاضے کو جاتے
تھے اگر وہ نہ دیتا تھا تو اپنے جانے کا اس سے ہرجہ و خوراک لیتے تھے ایک روز کسی غریب مزدور کے

مزید رحم و کرم سے اُنکی دعا مستجاب فرمائی ارشاد فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ
مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ پس
قبول کیا ہمنے اور دور کر دیا اسکے مرض و نقصان کو اور ملا دیا ہمنے اس سے اسکے اہل
و عیال کو اسکے ساتھ اور انکے ساتھ اور خدم و حشم کو یہ سراسر رحمت تھی ہمارے بحر مواج رحمت سے
اور یادگاری ہی عابدون کے لیے کہ بلا پر صبر کرنے کا یہ انجام ہی دنیا مین کہ نعم البدل ملتا ہی
اور عقبیٰ مین وہ ہی جو وہم و گمان سے باہر ہی قصہ حضرت ایوب علیہ السلام یون لکھا ہے
کہ حق تعالی نے انکو دولت و ثروت و ریاست مثل شاہون کے عطا کی تھی انکے والد ماجد کا
نام موسی تھا بعضے کہتے ہین وہ بھی پیغمبر تھے اسقدر نقد و رکھتے تھے کہ حضرت ایوب کے
تیس ہزار گھوڑے عربی و ترکی و نجدی و بغدادی اصطبل مین بندھے تھے چالیس ہزار اونٹ
پچاس ہزار مادہ گاوان و نر گاوان ساٹھ ہزار دُنبیان و بکریان تیس ہزار لونڈی غلام
زمین و زراعت بے شمار تھی چھ بیبیان بارہ لڑکے چھ لڑکیان اور خدم و حشم نوکر چاکر
بہت تھے جود و سخا مین لاثانی تھے شب و روز عبادت مین مشغول و مصروف رہتے تھے ابلیس
لعین نے حسد کیا اور اعتراض کیا کہ فراغت پر عبادت دولت پر طاعت کوئی امر اہم نہین
جب عُسرت و انواع مصیبت پر صبر کرتے تو البتہ قابل مدح ہی حکم الٰہی ہوا ای مردود یہ تیرا
اعتراض غلط ہی ہمارے بندگان خاص کو عُسرت و عشرت تنگی و فراخی یکسان ہی نہ اس سے
نالان نہ اسپر نازان ہوتے ہین اگر تجکو یقین نہو امتحان کر لے ہمنے تجکو اختیار دیا چنانچہ
شیطان درجہ بدرجہ درپے انکی ہلاک و بربادی کے ہوا اہل و عیال ہوا تا اینکہ جسم مبارک تک پر
تسلط حاصل کیا جب امتحان مین پورے اُترے شیطان خائب و خاسر ہوا ذلت و ندامت پائی
اللہ تعالی نے اُنکو نعم البدل اور کل اہل و عیال کو زندہ و تندرست فرما کر دو چند و سہ چند
دولت و نعمت عطا فرمائی **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وَالْمُحْتَكِرُ چھٹے وہ شخص جسکا منہ قبلہ
کی طرف سے پھیر دیا جائیگا غلہ جمع کرنیوالا ہی بہ نیت گران فروشی و تکلیف دہی عامۂ خلائق کے

بولتی ہین قادر قدیر کی شان مین الفاظ طعن وتشنیع کہتی قضا وقدر و ملائکہ کی نسبت سوء ادبی کرتی ہین مالک کو اپنی ملک مین ہر وقت ہر طور کے تصرف کا اختیار حاصل ہے چہ جائے خالق وصانع رسول مقبول فرماتے ہین اَلنِّیَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِیَّةِ نوحہ کرنا اور مُردے پر بین کرنا وپیٹنا یہ اعمال جاہلیت ہین ایّام جاہلیت مین دستور تھا کہ مصیبت پر سیاہ کپڑے پہنتے روتے سر پیٹتے بال نوچتے کپڑے پھاڑتے چھاتی کوٹتے خاک بھوسا سر پر اُڑاتے کلمات بیہودہ کہتے تھے جیسے آسمان پھٹ پڑا پہاڑ ڈھے پڑا ملک الموت نے گھر دیکھ لیا خدا نے برباد کر دیا جب یہانتک نوبت ہوئی مصابرت کا حکم ہوا کہ بلا پر صبر کرنا چاہیے نوحہ و بین کرنے کی ممانعت ہوگئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا مِنِ امْرَأَةٍ اَصَابَتْ لَهَا مُصِیْبَةٌ فِیْ زَوْجِهَا اَوْ وَلَدِهَا فَنَاحَتْ اِلَّا وَفُتِحَتْ فِیْ قَبْرِهَا اَبْوَابُ النِّیْرَانِ وَیَخْرُجُ مِنْهَا الْحَیَّاتُ وَالْعَقَارِبُ وَالدِّیْدَانُ نہین ہے کوئی عورت ایسی جسکو مصیبت پہونچے اُسکے خاوند اور اُسکے لڑکے سے پس وہ نوحہ کرے مگر یہ کہ کھولے جاوینگے اُسکی قبر مین دروازے دوزخ کے اور نکلینگے اُسکی قبر سے سانپ اور بچھو اور کیڑے اور احادیث صحیحہ مین نوحہ کرنیوالی عورتونکو بڑی بڑی ممانعت اور وعید شدید آنحضرت نے فرمائی ہے اور مصیبت پر صبر کرنیکا بڑا ثواب فرمایا ہے حق تعالی حضرت ایوب علیہ السلام کو نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهُ اَوَّابٌ کہا اچھا بندہ ہے جو ہماری طرف رجوع لایا بلا پر صبر کیا جب حضرت ایوب امتحان مین پورے اُترے کہ تمام جسم مین کوڑھ ہوگیا کیڑے پڑگئے قوم نے نکالدیا تھا مگر حمد وثنا پروردگار کی کیا کیے نوبت یہانتک پہونچی کہ زبان مین بھی کیڑے پڑگئے آپ مضطر ہوے کہ آلہ شکر بھی مجروح ہوگیا کیا کرون انکا حال بیان فرماتا ہے رب العالمین وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور ایوب نے جسوقت پکارا اپنے پروردگار کو کہ اے پروردگار مجکو اب بڑا نقصان وضرر پہونچا کہ آلہ ثنا خوانی ومدح سرائی مین بھی خرابی پڑگیا اور تو تو رحیم تر رحیمون کا ہے حق سبحانہ جل شانہ نے

اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْمَسَاکِیْنِ وَھُوَ عِیْدٌ لِاَھْلِ الدُّنْیَا فِی الدُّنْیَا وَعِیْدٌ لِاَھْلِ السَّمَاءِ فِی السَّمَاءِ وَعِیْدٌ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ فِی الْجَنَّۃِ روایت کرتے ہین معاذ بن جبل رضی اللہ جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یقینی آپ نے فرمایا کہ جمعہ حج ہے مسکینون کا اور وہ دن عید ہے اہل دنیا کی دنیا مین اور عید ہے اہل آسمان کی آسمان مین اور عید ہے اہل جنت کی جنت مین معاذ بن جبل جو راوی اِس حدیث کے ہین شہسوار میدان شریعت فارس مضمار شجاعت ممتاز بارگاہ رسالت ہین کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حاکم ملک یمن کا مقرر کرکے روانہ فرمایا اور ولایت یمن اُنکے سپرد کی تو اُنکو جبہ و دستار مبارک اپنا خلعت مین عنایت کیا اور شتر بغدادی پر اُنکو سوار کراکے خود بنفس نفیس مع صحابۂ کرام پیادہ پا ہمراہ اُنکے اونٹ کے دروازۂ مدینہ تک تشریف لیگئے ہرچند معاذ نے چاہا کہ مین بھی پیادہ پا ہولون کہ خلاف ادب ہے مگر حضور نے نہ مانا اور اُنکی اردلی مین تشریف لیچلے اور فرماتے تھے خود بدولت اُسْکُنْ اُسْکُنْ یَا مُعَاذُ آرام سے اونٹ پر بیٹھا رہ اچھی طرح سے بیٹھ اے معاذ کہ تو امیر ولایت یمن ہے تعظیم تیری واجب بسر انجمن ہے اور وقت وداع و رخصت ارشاد کیا اُفَوِّضُ الْیَمَنَ لَکَ بِمَا تَقْضِیْ یَا مُعَاذُ تیرے سپرد کرتا ہون ملک یمن کو تو کس طور سے وہان فیصلہ قضایا حکمرانی کریگا کیا معاملہ رعایا کے ساتھ کریگا اے معاذ اُنھون نے دست بستہ عرض کی بِکِتَابِ اللّٰہِ موافق فرمان مالک دوجہان خالق زمین و آسمان کے جو کہ اُسنے اپنی کتاب مین حکم دیا قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ ارشاد کیا اگر قرآن مجید مین صاف صاف وہ حکم نپایا تو کیا کریگا قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ گزارش کی اگر کتاب اللہ مین صاف حکم نہ ملیگا تو مطابق حکم حضرت رسول اللہ کرونگا قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فرمایا اگر حدیث رسول مین بھی وہ نہ ملے تو پھر قَالَ فَاَجْتَھِدُ بِرَأْیِ النَّاسِ کہا اُسوقت اپنی رائے ناقص سے اجتہاد کرونگا جو کچھ عقل مین آویگا اُسکے مطابق کرونگا فَعَانَقَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پس معانقہ کیا اُنسے اور گلے لگایا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلاِحْتِکَارُ اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ غلہ فصل پر خرید کرنا بہ نیت
گران فروشی کے یہ گناہ کبیرہ ہی اور فرماتے ہین سید الابرار مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ
یَوْمًا فَلْیَتَجَهَّزْ اِلَی النَّارِ جسنے جمع کیا طعام یہ لفظ ہی عام برائے غلہ پختہ و خام چالیس روز تک
پس اسکو چاہیے کہ سامان کرے دخول نار کا اور حدیث مین فرمایا اَلْمُحْتَکِرُ فَاسِقٌ اور جگہ فرمایا
کَافِرٌ غرضکہ احتکار ممنوع ہی مسلمانکو نہ چاہیے کہ اورون کے نقصان اور اپنے فائدے کا
خواستگار ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چالیس روز احتکار کریگا چالیس ہزار
برس آتش دوزخ سے گا جو بیس روز احتکار کریگا بیس ہزار برس دوزخ مین پڑیگا جو کوئی
اِس سے خوف احتراز کریگا حق تعالی اُسکو انواع نعیم سے سرفراز کریگا **قولہ** صلی اللہ علیہ
وسلم وَتَارِکُ الْجَمَاعَۃِ ساتوین وہ شخص جسکا مُنہ جانب قبلہ سے پھیر دیا جائیگا تارک
جماعت ہی جو بلا عذر جماعت مین نہ حاضر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَارِکُ
الْجَمَاعَۃِ مَلْعُوْنٌ تارک جماعت لعنت کیا گیا ہی اور فرمایا جو کوئی ایک ہفتہ نماز ترک کرے
وہ فاسقون مین شمار کیا جائی حکم فرماتا ہے رب العالمین وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ رکوع
کرو رکوع کرنے [illegible]ن کی ساتھ یعنی نماز جماعت سے پڑھو رکوع رکن نماز ہے بمنزلہ قیام کے
[illegible] رکوع [illegible] امام کو پایا اُسنے پوری رکعت پائی انسان جسقدر اتباع سُنت پیغمبری مین
مربوط رہیگا اُسیقدر ایمان اُسکا مضبوط رہیگا

[illegible] حافظ [illegible]	[illegible] روز و شب		عاقبت روزے بیابی کام را

اَلْمَجْلِسُ [illegible] عَشَرَ فِیْ فَضِیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ وَالْغُسْلِ وَالصَّلٰوۃِ وَمَا یَلِیْقُ بِهَا

مجلس گیارھوین فضیلت جمعہ و غسل اور نماز مین اور جو کار لائق کرنی روز جمعہ کی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کہا یہ یوم آدینہ ہے کہ آپکی اُمّت مرحومہ کو عطا ہوا جو اُس روز ایک نیکی کریگا ایکہزار نیکی کا
ثواب پائیگا حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ نقطہ سیاہ اسمین کیا ہے حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ ساعت شب کے
جو کوئی شب جمعہ کی اس ساعت کو کوئی حاجت چاہیگا دعا کریگا کوئی مشکل و غرض رکھتا ہوگا
حق تعالیٰ مستجاب کریگا کسی اُمّت کو اُمم سابقہ سے یہ برکت یوم و شب نہین عطا ہوئی اگر اُمّت
موسیٰ کو ملتی گوسالہ پرست نہوتی اگر اُمت عیسوی کو ملتی چلیپا پرست نہوتی اہل بہشت
اُس روز کو یوم المزید کہتے ہین حوران بہشتی اپنی آرایش کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَتَہٗ اَرْبَعَۃٌ وَعِشْرُوْنَ سَاعَۃً وَلِلّٰہِ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ
سِتُّ مِائَۃِ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ یعنی دن و رات روز جمعہ کی چوبیس گھنٹے کی ہے
ہر گھنٹے مین محبس خانۂ آلہی و جیلخانۂ خدائی سے چھ لاکھ قیدی آتش دوزخ سے آزاد ہوتے
ہوتے ہین یہ حدیث مشکوۃ المصابیح مین لکھی ہے مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا وَھِیَ
مُسَبِّحَۃٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنْ حِیْنِ یُصْبِحُ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَۃِ اِلَّا
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ کوئی جنبش کرنیوالا زمین پر چلنے والا وحوش و طیور چرند و پرند و حشرات الارض
سے ایسا نہین جو تسبیح نکرے اپنے مالک و خالق کی وقت صبح جمعہ سے غروب آفتاب تک کسی
جز و گھڑے مین ساعت کے سوای جن و انس کے کہ وہ تسبیح سے غافل رہتے ہین وَفِیْہِ سَاعَۃٌ
لَا یُصَادِفُھَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یَّسْئَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ اور روز جمعہ مین ایک ساعت
ایسی ہے کہ نہین مطابقت کرتا اس ساعت کی کوئی بندہ مسلمان جو سوال کرے اللہ تعالیٰ
کی جناب مین مگر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو وہ چیز یعنی فوراً دُعا اُسکی اس ساعت سعید مین مستجاب
ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حج مساکین کا جیسے حاجیون کو صفا و مروہ پر
دوڑنے کا ثواب ملتا ہے جو لوگ وہان پونہچنے کی مقدرت نہین رکھتے زاد راحلہ سے عاجز
ہین اُنکے لیے نماز جمعہ مین دوڑنے کا وہی ثواب ہے فرماتا ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ
یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ جب بانگ اذان پکاری جای جمعہ کے دن پس دوڑو

وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلٰی مَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی اور فرمایا شکر ہے اُس پروردگار کا جسنے توفیق دی رسول رسول خدا کو جسطرح سے وہ چاہتا اور پسند کرتا تھا وَقَبَّلَ عَلٰی جَبْھَتِہٖ وَرَخَّصَہٗ اور بوسہ دیا معاذ کی پیشانی پر اور اُنکو رخصت کردیا اس حدیث سے مرتبہ ورتبہ راوی حدیث کا معلوم ہوا اب جاننا چاہیے کہ یوم الجمعہ افضل ایام سبعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ دوسری حدیث مین اَفْضَلُ الْاَیَّامِ تیسری حدیث مین اَشْرَفُ الْاَیَّامِ چوتھی حدیث مین اَکْبَرُ الْاَیَّامِ ارشاد فرمایا ہے اور فرمایا اَلْجُمُعَۃُ کَنْزُ الْحَسَنَاتِ وَمَعْدَنُ الْخَیْرَاتِ روز جمعہ خزانہ ہے حسنات کا معدن ہے خیرات کا اہل اسلام وایمان اس روز خوشی کرتے نہاتے دھوتے کپڑے بدلتے نماز جمعہ پڑھتے محتاجون غریبون کو خیرات دیتے مریضون کی عیادت کرتے اعزا واحباب کی ملاقات کرتے اہل وعیال کے لیے فواکہات وثمرات واغذیہ و اطعمہ سے تحفہ وہدیہ لاتے ایام معمولہ سے رزق واطعام مین فراخی کرتے اہل محلہ کی خبر لیتے خدم وحشم نوکر وچاکر کو فرصت دیتے لونڈی وغلامون سے آسان کام لیتے اگر سات روز دال وترکاری کھانے کو دیتے تو بروز جمعہ گوشت وقلیہ وپلاؤ وغیرہ حسب مقدور دیتے ہین یہی وجہ ہے کہ اُمت محمدیہ مین جسقدر سلاطین ماضیہ گذرے اور جواب موجود ہین اور کل کارخانہ دار اور دوکاندار واہل حرفہ وپیشہ وتجار کیا خرد وکیا بزرگ وملازمین کل محکمجات وکچہریات بروز جمعہ خود بھی اشغال معمولہ سے باز رہتے اور اپنے ماتحتونکو تعطیل دیتے ہین اور تا قیام قیامت یہی آئین و دستور رہیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پروردگار اس اُمت عاصی پر دنیا مین عذاب نازل فرماتا تو ہرگز یوم آدینہ کو یہ شرف نہ عطا کرتا اور اُمتیونکو اُس سے مشرف نفرماتا یہ روز وہ روز بزرگ شان ہے جسکی عظمت بزرگی ہر طرحسے عیان ہے ایک روز حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انکے ہاتھ مین ایک شیشہ شفاف تھا جسپر ایک نقطہ سیاہ تھا آنحضرت کی خدمت مین پیش کیا حضور نے استفسار کیا یا اخی یہ کیا ہے

کر روز جمعہ جب تمام روز پھرتا رہیگا دل اگر حاجت بشری سے فارغ ہونا محرم وزن اجنبیہ پر
نظر نکریگا اگر مجرد ہے یا مسافر گوشہ مین بیٹھا و تسبیح و استغفار مین مشغول وساوس سے دل
فارغ کرنا سوم یہ کہ صبح روز جمعہ کے غسل کرے بدن کو بالون کو اگر ہون پاک وصاف کرے
اگر ایک ہی غسل مین جنابت و غسل جمعہ کی نیت کرے کافی ہے دونون کا ثواب پائیگا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم خاکی کا بھی مرد وزن پر حق ہے ہفتہ مین ایکبار دھونا میل و
کچیل سے صاف رکھنا جو کوئی روز جمعہ کو غسل کرے اللہ تعالی اسکے گناہون کو بخشدے
امراض ظاہری و باطنی سے محفوظ رکھے خلوص نیت درکار ہے چہارم یہ کہ بعد غسل سفید کپڑے
پہنے وضو کرے مسواک کرے عطر لگائے اگر بال ہون سر مین تیل ڈالے اول وقت جانب مسجد
روانہ ہو کہ آنحضرتؐ کے زمانہ مین صحابہ کرام روشنی چراغ مین جمعہ کو مسجد مین آتے تھے اور
تا وقت نماز تسبیح و تہلیل و اذکار مین مشغول رہتے تھے پنجم یہ کہ جب مسجد مین جاے جہان
جگہ پائی بیٹھ جائے آدمیون کے سرون و گردنون کو نہ روندے معزز جگہ نہ تلاش کرے
آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی آدمیون کی گردنون کو نانگھیگا روز قیامت کے پل صراط سے
نہ گذریگا بلکہ وہ خود ایک پل جہنم ہوگا کہ اور لوگ اُس پر سے گذرینگے لیکن اگر صف اول
مین داخل ہونے کی نیت سے کہ اسمین ثواب زیادہ ہے وہان تک پہنچ جاے اور کسیکو تکلیف نہو
مضائقہ نہین ششم یہ کہ اگر کوئی نوافل گزار نماز پڑھتا ہو اُسکے سامنے سے نہ گذرے اور
اگر خود نماز نوافل پڑھے تو محاذی ستون مسجد و دیوار وغیرہ دیکھ لے تاکہ اور لوگ اُسکے
آگے سے نہ گذرین کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مصلی کے آگے سے گذرنے والا اگر جانتا کہ کیا گناہ ہے
نماز کے آگے سے گزرنے کا تو چالیس ماہ وہین کھڑا رہتا بعضے فرماتے ہین چالیس برس ہین
کھڑا رہتا اور سامنے سے مصلی کے نہ گذرتا دوسری حدیث مین ارشاد کیا مصلی کے سامنے
سے گذرنے والا اگر جلا کر خاک کر دیا جاوے اور وہ ہوا مین اڑا دیجاے بہتر ہے اُسکے
حق مین اس سے کہ وہ نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گذر جاے یہ حکم ہے جب کہ مصلی کی نظر

جلدی کرو ذکر خدا کی لیے یعنی نماز جمعہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَا مَعْشَرَ
الْفُقَرَاءِ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ صَلٰوۃَ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ اَدّٰہَا مِنْکُمْ فَقَدْ اَدّٰی الْحَجَّ
ای گروہ فقرا تحقیق کہ فرض کیا اللہ تعالی نے تمپر نماز پڑھنا جمعہ کی مسجد جامع مین جماعت سے
جسنے تم مین سے اسکو ادا کیا پس اسنے گویا حج ادا کیا یعنے یہ تمھارے حق مین بمنزلہ حج ہے
وہ عمر بھر مین بشرط استطاعت ایکبار فرض ہی یہ ساری عمر ہر ہفتہ مین ایکبار فرض ہے
کہ نہا دھو کر سفید پوش ہوکر ادای نماز کے لیے دوڑو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جسنے پیاپے تین جمعہ کی نماز کو چھوڑا اُسنے اسلام سے مُنہ موڑا کفر سے رشتہ جوڑا ہر روز
آفتاب پُشت دوزخ سے گرم ہوکر نکلتا ہی مگر روز جمعہ کے جو کوئی اُس روز وفات پائے
عذاب دوزخ سے نجات پائے عقاب گور سے محفوظ رہے مرد شہید کا اجر و ثواب پائے
جاننا چاہیے کہ روز جمعہ کے بیس باتین سُنّت اور آداب و فضیلت سے ہین اُنکو نگاہ رکھنا
چاہیے اول روز پنجشنبہ سے استقبال روز آدینہ کا چاہیے کہ اُس روز کام متعلقہ کو ختم کردے
کہ کل روز جمعہ یوم تعطیل و عید اسلام ہی کوئی کار ریاستی و تجارتی و درباری و عرائض نویسی
وغیرہ روز جمعہ کو نہ کرنا پڑے خرچ صدقہ و ہدیہ و تیل کھلی کپڑون کی فکر کہ صبح جمعہ کو غسل
کرینگے سفید کپڑے پہنینگے نماز کو جائینگے بعد نماز وعظ سُنینگے بعد برخاست فقرا و مساکین
جو مسجد کے دروازے پر جمع ہونگے خیرات دینگے یا غلہ و جنس وغیرہ تقسیم کرینگے وہان سے
جب فارغ ہونگے اعزا و احباب کی ملاقات کو جائینگے بقدر مقدور ہدیہ و تحفہ شیرینی و
فواکہات و ترکاری فصلی لیجائینگے کچھ راہ مین یتیم و معصوم بچون کو تقسیم کرینگے دوم یہ کہ
اگر متاہل ہے اور منکوحہ رکھتا ہی بلا عذر زنان شب جمعہ کو اپنی زوجہ و منکوحہ سے ہمبستری
کرنا عطر و پھول و ہار و لوزیات حسب مقدور مہیا کرنا تا موجب ازدیاد محبت و فرط انبساط
زوجہ ہو آنحضرت نے فرمایا جسنے شب جمعہ کو اپنی زوجہ سے ہمبستری کی گویا دونون زن
و شوہر نے ایک ایک بردہ راہ خدا مین آزاد کیا موجب اجر و ثواب بیشمار ہی مصلحت یہ ہے

ساعت اجابت ہی کوئی ساعت خاص مخصوص نہین ہی تمام روز ورد و وظائف اشغال مصالح
امور اخروی مین مصروف رہے شاید ساعت موعود دین کے عاخیر زبان سے نکلجا ہی اور مستجاب ہو
تیرھوین یہ کہ بروز جمعہ کثرت درود شریف کرے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی جمعہ پر ستر بار درود
بھیجے حق تعالی اسی برس کے گناہ اُسکے بخشدیوے صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ وہ درود کیا ہی ارشاد کیا
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ رِضَاءً وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً فَاَعْطِ مُحَمَّدَ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ
وَعَدْتَهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا
عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ چودھوین یہ کہ بہ نسبت اور روزون کی تلاوت قرآن مجید کی زیادہ
کرے خصوصاً سورۂ کہف ضرور پڑھے کہ فضیلت اسکی حدیث سے ثابت ہی اور عابدان سلف
روز جمعہ کے وظیفہ مقرر کرتے تھے کہ اسمین سورۂ اخلاص اور درود شریف اور سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ بہت پڑھا کرتے تھے بزرگان دین نے
فرمایا ہی جو کوئی سورۂ اخلاص روز جمعہ کے سو بار پڑھے اللہ تعالی اُسکے جسم کو آتش دوزخ پر
حرام کردے پندرھوین یہ کہ جسقدر ہو سکے بقدر توفیق غربا و مساکین کو صدقہ دے اگرچہ مُشت
آرد و گندم و پارچہ نان ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْ بِكِسْرَةِ خُبْزٍ نُوْدِيَ مِنَ السَّمَاءِ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اِسْتَانِفِ الْعَمَلَ
فَقَدْ غُفِرَتْ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ سولھوین یہ کہ اُس روز زیارت قبور بزرگان
و عزیزان کرے خصوصاً والدین و اُستاد و پیر اگر انکا انتقال ہوگیا ہو کہ دُعا اُنکی اُسکے
حق مین موثر ہی اور ثواب حج و عمرے کا اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاے سترھوین یہ کہ اپنے
اہل و عیال پر فراخ دستی کرے بہ نسبت اور روزون کے خرچ و طعام مین اٹھارھوین یہ کہ
نماز نوافل اور صلوٰۃ التسبیح پڑھے انیسوین یہ کہ اُس روز کو مخصوص کار مصالح آخرت کے لیے سمجھے

اس تک پہونچے جب کہ وہ سجدے کے مقام کو دیکھتا ہو یا ایک درجہ و دالان ہو یا دوسرا شخص
پُشت کیے ہوے حائل نہو یا دوسری چیز سترہ وغیرہ درمیان مین رکھا نہو ہفتم یہ کہ رفتہ
رفتہ آہستہ آہستہ صف اوّل تک پہونچ جاے کہ فضیلت اسکی بہت ہے ایک مرد نے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون عمل ہے جسکے سبب سے دخول جنت آسان ہو
ارشاد کیا دخول صف اوّل نماز جماعت ہشتم یہ کہ جب امام خطبہ شروع کرے نوافل کے ادا سے
باز رہے اور ہمہ تن مودّب خطبہ کے سُننے مین مشغول ہو اگر خطیب سے دور ہے کہ خطبہ نہین سُنائی
دیتا تو بھی خاموش بیٹھا رہے کلام نہ کرے نہ خود کسیکو سلام کرے نہ دوسرون کو جواب سلام دے
گو یہ اشارةً ہو آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی دوسرون کو بھی کلام کرنے سے منع کرے اور کہے
چُپ رہو خاموش رہو بوقت خطبہ خوانی ثواب فضیلت نماز جمعہ سے محروم رہے بلکہ بوقت
خطبہ اگر قرآن مجید حفظ یا ناظرہ پڑھتا ہے یا کوئی وظیفہ پڑھتا ہے ترک کر دے نہم یہ کہ بعد نماز جمعہ
سورۂ فاتحہ اور چارون قُل پڑھکر دَم کر لے اپنے تمام جسم پر کہ اسمین اثر عظیم ہے اللہ تعالیٰ
اسکو محفوظ رکھتا ہے تا جمعہ دیگر غم واندوہ اور بلا و مصیبت سے اور اگر وقت ملنے کے یہ دعا اکثر
مرتبہ پڑھ لے بیش از کلام کے تو دفع افلاس و محتاجی کے لیے بڑا اثر ہے رزق و روزی فراغ
کرتی ہے اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ
یَا مُعِیْدُ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ جو کوئی
اس دعا کی مواظبت کرے امید ہے کہ دوسرا جمعہ نہ گذرے کہ اللہ تعالیٰ اُسکے لیے وسعت
رزق و روزی کی فرمائے دسوین یہ کہ نماز عصر تک مسجد مین بیٹھا رہے درود وظائف مین
مشغول رہے اور نماز مغرب تک ٹھہرنا افضل تر ہے کہ ساعت اجابت دعا سے کہ بقول اشہر
وقت غروب آفتاب ہے محروم نہ رہے اور ثواب حج وعمرے کا پاوے گیارھوین یہ کہ روز جمعہ کے
مجلس علم و وعظ و مذاکرہ مین حاضر ہو تا کہ لوگ اسکی سیرت وصورت کی طرف رغبت کرین
کار دنیا مین کمتر مشغول ہون بارھوین یہ کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ تمام روز مین ایک

امامت کرتے ہین جب نماز سے فارغ ہوتے ہین اُمت محمدیہ کے حق مین دعای خیر فرماتے ہین
جملہ ملائکہ آمین کرتے ہین یہ عید اہل سمٰوات ہی اور مُردون کے لیے بھی جمعہ روز عید ہے کہ
حدیث مین وارد ہی کہ ارواح مومنین رہا کردی جاتی ہین تاکہ اپنے اپنے جسمون کو دیکھین
اور اعزا و احباب کی زیارت کرین چنانچہ وہ اپنے اپنے مکانون پر جاتی ہین اگر اعزا و اولاد کو
اہل طاعت و عبادت پاتی خوش ہوتی ہین اور اگر اہل معصیت و بدعت دیکھتی ہین غم کرتی
ہین اور پند و نصیحت کہ افسوس ہمنے اپنی زندگی لہو و لعب مین مفت رائگان کی تم ہوشیار
رہو آخر روز مرگ پیش آنا ہی اگر اعزا و اقربا سے کچھ تحفہ ہدیہ ثواب صدقہ و خیرات یا درود و کلام
پاتی ہین دُعا دیتی ہین اور واپس جاتی ہین قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِیْدٌ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ
فِی الْجَنَّةِ اور روز خوشی و سرور ہے اہل جنت کے لیے جنت مین کہ حوران بہشتی و غلمان
جنتی اپنی اپنی زیبایش و آرایش بروز جمعہ کرتے ہین اور اپنے شوہرون اہل اسلام
و ایمان کو جو نماز کے لیے کپڑے بدل کر عطر لگا کر خوش خوش تسبیح گویان خیرات کنان
جانب مساجد جاتے ہین نظارہ کرتی ہین اور دعا کرتی ہین کہ پروردگار اُنکو توفیق
عمل صالح عطا کر اور جلد ہمسے ملا کہ اب تاب مفارقت نہین اور لکھا ہی کہ اہل بہشت کے
لیے بھی روز جمعہ عید ہوگی کہ جملہ پیغمبران و عارفان و زاہدان و شہیدان و نمازیان
و صالحان و عالمان و متقیان و اہل ایمان و تائبان دار الجلال مین جمع ہونگے
اور دیدار پروردگار بیچون و بیچگون سے مشرف و مسرور فرماتا ہے وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ چہرے مسلمانون کے سرخ و بشاش ہونگے اپنے
پروردگار کے جمال جہان آرا کو دیکھتے ہونگے اور محو دیدار آپ شنو دل سے اے
بندگان خدا تفسیر آیہ کریمہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اے ایمان والو جب اذان پکاری جاے واسطے نماز جمعہ کے
لیے پس دوڑو خدا تعالی کے ذکر کے لیے مراد ندا سے اذان ہی اور نجو قتیہ اذان کہنا

جو کچھ خیرات ومبرات ہوسکے بجالاوے بیسوین یہ کرنا ہین نماز عصر ومغرب کے سوا تسبیح و درود کے
کوئی کلام نکرے اور یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ زیادہ کہے اور متوجہاً الی اللہ رہے تا جملہ حاجات
دینی ودنیوی اُسکے حسب دلخواہ بارگاہ قاضی الحاجات سے اجرا ہون اسیقدر فضائل جمعہ پر
اقتصار کیا گیا تا موجب ملال سامع نہو فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خَیْرُ یَوْمٍ
طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ خَلَقَ اللّٰهُ الْاٰدَمَ فِیْهِ وَفِیْهِ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ
وَفِیْهِ هُبِطَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ بہترین دنون کا جنپر آفتاب نکلے
دن جمعہ کا ہی پیدا کیا اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو جمعہ ہی کے روز اور جمعہ ہی کے روز داخل کیا
اُنکو جنّت مین اور جمعہ ہی کے روز اُتار دیگئے زمین کیطرف اور جمعہ ہی کو روز قیامت برپا
ہوگی **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ عِیْدُ اَهْلِ الدُّنْیَا فِی الدُّنْیَا روز جمعہ کا عید ہے اہل دنیا
کی دنیا مین عید نام ہی روز خوشی ومسرّت کا اہل طاعت کو خوشی ہی زیادتی اجر وثواب
قبولیت کی اہل معصیت کو خوشی ہی مغفرت کی کہ ہزارون گنہگار آزاد ہوتے ہین آتش دوزخ سے
اطفال کو خوشی ہی کہ مکتب خانہ ومدرسے سے چھٹی پاتی ہین عورات کو خوشی ہے کہ اُس روز نہا
دھو تبدیل لباس بناؤ سنگار کرتی ہین مزدوران شاگرد پیشہ کو خوشی ہی کہ تعطیل پاتی ہین
بلا محنت فقرا کو خوشی ہی کہ صدقات وخیرات پاتے ہین اُسدن کا نام یوم السرور یوم الزینۃ
ہی جسقدر اہل اسلام ہین علی قدر مقدور ہر شخص خوشی وزینت وآرایش وعمل صالح وخیرات
کرتا ہی یہ تو خوشی اہل دنیا کی دنیا مین ہی **قولہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعِیْدُ اَهْلِ السَّمَآءِ
فِی السَّمَآءِ اور روز عید اہل آسمان ہے آسمان مین کہ وہ فرشتے اور کروبیان وروحانیان
ہین کہ حق تعالی بروز جمعہ اُنپر نزول رحمت واجلال فرماتا ہی اور وہ بڑی خوشی کرتے
ہین تسبیح وحمد پروردگار پیش عرش کرتے ہین اخبار مین وارد ہی کہ بروز جمعہ فلک چہارم پر
بیت المعمور مین حضرت جبرئیل علیہ السّلام بانگ نماز دیتے ہین جملہ ملائکہ بامئیت نورانی
شادان وفرحان جمع ہوتے ہین حضرت میکائیل علیہ السلام خطبہ پڑھتے ہین حضرت اسرافیل

تبدیل فرماکر یوم جمعہ نام رکھا اور وہ جمعہ اول تھا اسلام مین اور اول جمعہ جو بعد ہجرت
مدینہٗ منورہ مین ہوا وہ روز تھا کہ آنحضرتؐ نے قبا رعلی بن عمرو بن عوف مین نزول اجلال
فرمایا اور روز شنبہ و یکشنبہ و دوشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ وہان قیام فرمایا اور وہان مسجد کی
بنا رکھی پھر شہر مدینہ مین تشریف لائے اور وادی بنی سالم بن عوف مین پونچے اور وہان
نماز جمعہ ادا فرمائی اور خطبہ پڑھا اُس روز سے مدینہ مین جمعہ مقرر ہوا آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ
سَمِعَ اَذَانَ الْجُمُعَۃِ فَسَعٰے اِلَیْھَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ جسنے اذان روز جمعہ
سُنی پس دوڑا اُسطرف نکلگیا اپنے گناہون جیسے کہ اُس روز معصوم ہوتا ہے جبکہ پیدا ہوا اپنی
مان کے پیٹ سے بعد اُسکے حق تعالی نے حکم فرمایا وَذَرُوا الْبَیْعَ اور ترک کرو روز جمعہ کے
جب بانگ نماز سنو خرید و فروخت کو اور موقوف کرو اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم جانتے ہو
عظمت و بزرگی روز جمعہ کی کہ نفع دین و دنیا کا اُس روز تمکو حاصل ہے فَاِذَا قُضِیَتِ
الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ پس جب نماز پڑھ لی جاوے پس منتشر و پراگندہ ہو
زمین مین جبتک نماز جمعہ نہ ادا کرلو اُسوقت تک مسجد سے نہ نکلو وہان حاضر رہو ذکر و تسبیح
و تہلیل و سماعت وعظ مین مصروف رہو بعد فراغت اختیار ہے کہ عیادت مریض کرو ملاقات
دوست و احباب عزیز و اقارب کرو وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ اور تلاش کرو فضل و رحمت
پروردگار کی رزق و روزی سے یا بیع و شرا یا حضوری مجلس علم سے وَاذْکُرُوا اللّٰہَ
کَثِیْرًا اور یاد کرو خدا کو بہت ذکر الٰہی سے غافل نہ رہو فضل یوم جمعہ سے محروم نہ رہو ساعت
اجابت تلاش کرتے رہو لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ شاید کہ تم رستگاری پاؤ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً
اَوْ لَھْوَا ن انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا اور جب دیکھتے ہین مال تجارت یا کھیل کی بات
دوڑ جاتے ہین اسطرف اور چھوڑ دیتے تمکو اکیلا کھڑا ہوا شان نزول اسکا یون لکھا ہے کہ
ایک روز جمعہ کے پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا خطبہ پڑھ رہے تھے مسجد مین اور ایک قافلہ
سوداگرون کا مصر سے غلہ لادے اُس راہ سے گذرا اور ان ایام مین گرانی غلہ کی تھی اسکا

مسجد مین سُنت مؤکدہ ہی یہان مراد اذان سے بعضے فرماتے ہین اذان اوّل ہی بعضے فرماتے ہین جب خطیب خطبہ پڑھنے کو منبر پر بیٹھے وہ مراد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سات برس مسجد مین اذان دیتا رہے اللہ تعالیٰ اُسکو آتش دوزخ سے آزاد فرماوے آنحضرتؐ کے وقت مین اور خلافت امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین ایک مؤذن معین رہا جب عہد خلافت امیر المؤمنین عثمان ذی النورین ہوا اور مسلمانون کی کثرت ہوئی اور مکانات ہر ایک کے دور دور فاصلے پر ہوے تو ایک اور مؤذن مقرر کیا گیا کہ وہ ستون مسجد پر کھڑے ہو کر اوّل اذان دیتا تاکہ لوگ اپنے اپنے مکانون مین دور سے سُن لین اور مسجد مین حاضر ہون اور دوسرا مؤذن مسجد مین منبر پر کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا کہ آدمی مجتمع ہو جائین اور صفین باندھ لین اسکے بعد اقامت کہتا تھا اور جاننا چاہیے کہ روز آدینہ کا نام یوم جمعہ ہوا اسوجہ سے کہ آدمی اُس روز ادائے نماز کو مسجد مین جمع ہوتے ہین یا اس سبب سے کہ اُس روز حضرت آدم علیہ السّلام کے جسم مین نفخ روح ہوئی جسم و روح جمع ہو گئی یا یہ کہ اُس روز حضرت آدم کا نکاح حضرت حوّا کے ساتھ ہوا دونون آپسمین جمع ہو گئے یا یہ کہ بعد ہبوط کوہ عرفات پر دونون ملاقی ہوے یا اس جہت سے کہ حق تعالیٰ نے اُس روز مین عرش و کرسی و آسمان و زمین و آفتاب و ماہتاب کو خلق فرمایا اور یہ سب جمع ہو گئے یا اس سبب سے کہ اس روز رحمت پروردگار مومنون کے ساتھ جمع ہوتی ہی یا بدین سبب کہ اُس روز قیامت قائم ہوگی اور جملہ خلائق عرصات کی میدان مین جمع ہونگے سابق مین اُس روز کا نام عروبہ تھا چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز کعب بن لوی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ یہودون کے لیے روز عید شنبہ ہی نصرانیون کے لیے یکشنبہ آپ حق تعالیٰ سے اپنی اُمت کے لیے روز عروبہ کی درخواست فرمائین آنحضرتؐ نے سعد بن زیاد سے ارشاد کیا کہ کُل مسلمانونکو جمع کرو جب مسلمان جمع ہوے آنحضرتؐ نے دو رکعت نماز ادا کی اور عروبہ کا نام

لکھا ہے اور چار رکعت نماز حفظ الایمان پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار
اور بعد سلام کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سو بار حق تعالیٰ اُسکے ایمان کو سالم رکھے خاتمہ
بخیر و ایمان کرے کتاب المضمرات مین ایسا ہی لکھا ہے اور جب مسجد مین آوے دو رکعت نماز
تحیۃ المسجد ادا کرے پھر چار رکعت نماز سنت پڑھے پیش از خطبہ کے پھر دو رکعت نماز امام کے
ساتھ پڑھے اور یہ نیت کرے نَوَیْتُ اَنْ اَسْقُطَ فَرْضَ الظُّهْرِ عَنْ ذِمَّتِیْ بِاَدَاءِ رَکْعَتَیْنِ
صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ عَقِیْبَ هٰذَا الْاِمَامِ بعد اسکے چار رکعت بہ نیت ادا ظہر وقتیہ پڑھ لے
بعد اسکے چار رکعت نفل پڑھے اور بعد ختم نوافل کے ان دو رکعت کو پڑھے رکعت اول مین
بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ قل اعوذ برب الفلق پچیس بار اور رکعت دوسری
مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص ایکبار اور سورۂ قل اعوذ برب الناس پچیس بار اور بعد سلام
کے درود شریف سو بار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پچاس بار پڑھکے
صلوٰۃ جمعہ کو ختم کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ان دو رکعتون پر نماز
جمعہ کو ختم کرے دنیا سے نہ جائے جبتک اپنی جگہ بعالم رویا بہشت مین نہ دیکھ لے یا دوسرا مرد
صالح و متقی اسکو بہشت مین اور اُسکے مقام کو خواب مین نہ دیکھ لے حق سبحانہ جلشانہ بطفیل
اپنے نبی کریم کے ہر مومن مرد و عورت کو توفیق توبہ و عمل صالح کی عطا فرماوے اور
اسکی نظرون مین دنیا کو اور کل لذات دنیا کو فانی اور آخرت اور عیش اخرت کو باقی
دکھاوے آمین ثم آمین

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِی الْحِرْفَةِ وَالْفَقْرِ

مجلس بارھوین پیشہ اور فقر کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

شور و غل اونٹون کی آواز سُنکر لوگ سب اُس طرف سے متوجہ ہوے اور اُسکے پیچھے پیچھے چلے
بعد اُسکے ایک طائفہ نٹون و بازیگرون کا مُلک حبش سے آیا ہوا وہ بھی اُس راہ سے گذرا
اُسکے ڈھول و بازی کی آواز سُنکر بقیہ لوگ مسجد سے چلیگئے اور حضرت ممبر پر خطبہ پڑھتے
تنِ تنہا رہ گئے حضرت کو اُسکا ملال ہوا جب وہ لوگ وہانسے واپس آئے اپنی اس حرکت ناشائستہ
سے نادم و پشیمان و عذر خواہ ہوے فرمان الٰہی پونہچا حضور نظر رحمت و شفقت سے اس بار معاف
فرمایئن اور ارشاد کردین قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ کہدو اے
محمدؐ جو کچھ خدا کے نزدیک اعمال حسنہ سے ہے وہ بہتر ہے کھیل اور تجارت سے یعنی تم تماشا اور بازی
نٹونکی دیکھنے کو نماز چھوڑکر چلے گئے یہ نہ خیال کیا کہ اسمین حظ نفس ہے اُسین ثواب اخروی
اور جو لوگ قافلہ سوداگرون کے پیچھے گئے اس خیال سے کہ غلہ ارزان اسوقت ملیگا لیکن
اور جب ہجوم خریداران کا ہوگا گران ہوجائیگا تو کہدو کہ یہ دونون فعل عبث ہین کھیل مین
گناہ ہے اور غلہ اگر آج ارزان ملگیا کل کیا کروگے وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ اور اللہ تعالیٰ
بہترین رزق دینے والون کا ہے ہر ایک کا رزق مقسوم ہے اور حریص محروم ہے اور یاس
اُسکی رحمت سے شوم ہے ؎

خواجہ میداند کہ روزی دہ دہد	این نمیداند کہ روزی دہ دہد

قبض و بسط رزق کا اُسی رازق العباد کے قبضۂ قدرت مین ہے ؎

ہین مجنبان بہر روزی پا و دست	رزق تو بر تو ز تو عاشق ترست
گر تو نشتابی بیاید بر درت	ور تو بشتابی دہد درد سرت

جاننا چاہیے کہ یوم جمعہ سید الایام ہے جو عمل نیک کریگا بیشمار ثواب پاویگا جسقدر شب و روز
مین نماز نوافل پڑھ سکے پڑھے لکھا ہے اگر شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت
مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص ستر بار اور بعد سلام کے یہ دُعا ستر بار پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تمام گناہ صغیرہ و کبیرہ اُسکے بخشے جادین یہ کتاب لآلی مین

دست مبارک سے سی کر انکو عنایت کی اور انھون نے تبرکاً اسکو اپنے سر پر رکھا اور بعد وفات
کفن مین رکھی گئی اور آنحضرتؐ نے فرمایا عَلَیْکُمْ بِالْحِرْفَةِ فَاِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حِرْفَةً لازم کر و اپنے
اوپر حرفہ و پیشہ کرنے اور ہنر و کاریگری سیکھنے کو اِسلیے کہ ہر ایک نبی کے لیے ایک ایک پیشہ تھا
کہ وہ اُسکے ذریعہ سے روزی حلال کی حاصل فرماتے تھے اور فرمایا اَلْحِرْفَةُ سُنَّةُ الْاَنْبِیَاءِ
فَمَنْ تَرَکَ الْحِرْفَةَ فَقَدْ تَرَکَ السُّنَّةَ پیشہ کرنا سُنّت انبیا کا ہے پس جسنے اسکو ترک کر دیا
اُسنے سُنّت انبیا کو ترک کر دیا اور فرمایا پیشہ گر مثل غازیون و مجاہدون کے ہین ایک مرد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ خیاطی پیشہ کرتا
ہون درزی ہون آپ نے ارشاد کیا تیرا پیشہ عمدہ و بہتر ہے اگر وخیانت و چوری کپڑے مین
نہین کرتا ہے تو تیرے لیے ہر ایک سوئی کے ٹانکے کے بدلے ثواب ہر ایک تیر لگانے کا راہ خدا
مین دشمن خدا کو اور اگر بوقت سِلائی زبان سے مصروف یاد الٰہی بھی ہے تو تیرے لیے عبادت
یک سالہ کا اجر بعوض ہر ٹانکے سوئی کے ہے ایک دوسرا شخص حاضر ہوا اور التماس کی یا رسول اللہ
میرا پیشہ پارچہ بافی ہے مین جولاہہ گری کرتا ہون فرمایا اگر راستبازی سے کرتا ہے ہر تار و پود
کے بدلے تجھکو ثواب مجاہد فی سبیل اللہ ہے اور اگر اُسکے ساتھ یاد و ذکر خدا مین بھی مصروف رہتا ہے
تو تیرا رتبہ شیث علیہ السلام کا ہے اسیطرح سے ایک شخص نے عرض کی میرا پیشہ بزازی ہے فرمایا
اگر اسمین دروغ و کذب و فریب نہین ہے ثواب حضرت صالح پیغمبر خدا کا تجکو حاصل ہے دوسرے
نے آکر گزارش کی میرا پیشہ کشاورزی و زراعت ہے ارشاد کیا اگر اسمین امانت ہے تیرے لیے
جنّت ہے تیسرے نے عرض کی میرا پیشہ تجارت ہے فرمایا اگر مال کی زکوٰة دیتا ہے اوقات نماز کو
نگاہ رکھتا ہے سفر و حضر مین ثواب حج و عمرہ کا پاتا ہے اور فرمایا حِرْفَتِیْ اِثْنَانِ میرا پیشہ
دو چیز ہے جیسا کہ درجہ و رُتبہ آنحضرتؐ کا سب انبیا سے اعلیٰ و افضل ہے ویسا ہی حرفہ بھی
سخت و اکمل ہے طاعت و عبادت و قناعت و اشاعت احکامات و ہدایت قوم اجہل ہے
اَلْفَقْرُ وَالْجِہَادُ ایک فقر و محتاجی ہے کہ قانع بہ نیم نانی رہنا پارہ نان جوین بلا نانخورش

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اَحَدٍ حِرْفَۃٌ وَحِرْفَتِیْ اِثْنَانِ اَلْفَقْرُ وَالْجِہَادُ فَمَنْ اَحَبَّہُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَہُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یقینی حضرت نے فرمایا ہر شخص کے لیے حرفہ وپیشہ ہے اور میرے پیشے دو ہین ایک فقر ودرویشی دوسرا جہاد وغزا راہ خدا مین پس جس شخص نے ان دونون پیشون کو دوست رکھا اُسنے مجکو دوست رکھا اور جسنے انکو دشمن رکھا اُسنے مجکو دشمن رکھا حضرت انس راوی اس حدیث کے خادم خاص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنکے حق مین حضرت نے ارشاد فرمایا اَنَسٌ خَادِمِیْ مَنْ اَحَبَّہٗ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ انس میرا خادم ہے اور ایسا متقی وپرہیزگار ومقبول بارگاہ لم یزلی ہے کہ جسنے اُسکو دوست رکھا پس وہ داخل جنّت ہوا اسکی محبت ودوستی موجب دخول جنّت ہے حضرت نے فرمایا ہر ایک کے لیے ایک پیشہ معینہ ہے کہ اُسکے ذریعہ ووسیلہ سے وہ دُنیا مین معاش حاصل کرتا ہے جاننا چاہیے کہ حرفہ وپیشہ وصنعت سُنّت انبیا وسیر اولیا ہے چنانچہ ابو البشر آدم علیہ السّلام کھیتی کرتے تھے زراعت پیشہ تھے حضرت شیث علیہ السلام کپڑا بُنتے تھے جولاہہ گری کرتے تھے حضرت ادریس علیہ السلام کپڑا سیتے تھے درزی گری کرتے تھے حضرت داؤد علیہ السّلام زرہ بناتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بناتے تھے حضرت نوح علیہ السّلام نجاری کرتے تھے بڑھیی گری کرتے تھے حضرت زکریا علیہ السّلام درودگری کرتے تھے حضرت یوسف علیہ السّلام کلاہ گر تھے ٹوپیان بناتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السّلام بکریان چراتے تھے چرواہہ گری کرتے تھے ہمارے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایام طفولیت مین ہمراہ اپنے برادر رضاعی کے بکریان چراتے تھے ایام شباب مین زراعت کرتے تھے سودا بازار سے خریدتے تھے تجارت کرتے تھے اپنا کپڑا سی لیتے تھے کلاہ بنا لیتے تھے چنانچہ ایک بار عکاشہ نامی ایک صحابی ٹوپی کے لیے کپڑا بازار سے لائے خیاط نہ ملنے کی شکایت کرنے لگے آنحضرت نے اُنسے کپڑا لے کر ٹوپی اپنے

محتاج و مفلس ہین فرمایا تم دولت فانی پوچھتے ہو مین دولت باقی بتاتا ہون اذا کان یوم القیامۃ قیل لھم انظروا من اطعمکم کسرۃ وسقاکم شربۃ وکساکم ثوبا خرقا فاخذوا ایدیھم ثم افیضوا بہ الی الجنۃ جسوقت روز قیامت ہوگا کہا جاویگا فقرا سے دیکھو کس شخص نے تمکو ٹکڑا روٹی دی یا ایک گھونٹ پانی پلایا یا پھٹا پرانا کپڑا پہنایا اُسکو پہچان لو اور ہاتھ پکڑکر انکا جنت مین پونہچا دو اور فرمایا الا اخبرکم عن ملوک الجنۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال ھم الفقراء الذین لا یزوجون المنعمات ولا یفتح لھم ابواب المسدد تموت احدھم وحاجتہ احدھم یتلجلج فی صدرہ ولو اقسم علی اللہ لابرہ کیا نہ خبر دون مین تمکو شاہان جنت وسلاطین بہشت سے کہا انھون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ فقرا و غربا ہین کہ دولتمند و توانگر انکی ساتھ رشتہ داری اور دامادی کو معیوب جانتے ہین نہین کھلتے اُنکے لیے دروازے اگر کوئی انسے مرجائے یعنی کوئی پروا بھی نہین کرتا اور بعض انکا ایسا ہی جسکی حاجت و غرض اسکے دل ہی مین کھولتی ہے کیا کرے کس سے کہے اسکی صورت سوالی کو دیکھکر لوگ مُنہ پھیر لیتے ہین اور خداوند عالم کے نزدیک اُسکا یہ مرتبہ ہے کہ اگر وہ قسم کھائے خدا پر کہ قسم خدا کی ایسا ہی ہوگا فلان شخص مرجایگا فلان قید ہوجائیگا فلان مقدمہ ہارجایگا علی ہذا جو کچھ وہ کہیگا اللہ تعالی اُسکی قسم کو سچّا کردیگا اُس بات کو پورا کردیگا جیسا اُسکی زبان سے نکلیگا ویسا ہی ظاہر ہوگا اشرف بنی آدم اور افضل تمامی عالم انبیا علیہم السلام ہین اُنکے لیے باوجود عطاے اختیارات کُلّی کے فقر و درویشی کو پسند فرمایا اور سرور انبیا علیہ التحیۃ الثنا کو خلعت (یا ایھا المزمل) ای کملی پوش اور (یا ایھا المدثر) ای گدڑی پوش مرحمت فرمایا اور آنحضرتؐ نے فقر کو اپنا فخر فرمایا اور ارشاد کیا کہ درویش پانسو سال پیشتر از توانگر جنت مین داخل ہونگے اور فرمایا رایت اکثر اھل الجنۃ الفقراء شب معراج کو مین نے جنت مین اکثر درویش و مساکین کو دیکھا اور فرمایا الفقراء جلساء اللہ یوم القیامۃ فقیر تو جلیس و مصاحب ہین خداوند عالم کے روز قیامت کے اور فرمایا

شیرین و نمکین بقدر سد رمق کھا لینا یہ جہاد نفس ہے ارشاد کیا جِهَادُ النَّفْسِ اَفْضَلُ مِنْ جِهَادِ الْكُفَّارِ اپنے نفس سے جہاد کرنا اسکو مائل طاعت راغب عبادت کرنا فرمانبردار حکم پروردگار بنانا یہ بہتر ہے جہاد کُفّار سے کہ اسمین امید نفع مال غنیمت ہے، اور اسمین خیال فائدۂ آخرت ہی جب حضور نے جنگ تبوک سے مراجعت فرمائی ارشاد کیا اکثر رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ جہاد اصغر یعنی جہاد مع الکفار و غزا و جنگ مُشرکان نابکار سے اب توجہ کی جانب جہاد اکبر یعنی تہذیب و ریاضت نفس ناہنجار کے راضی برضا و تسلیم جہاد نفس لئیم ہے مصائب و بلا پر صبر پیشۂ کریم ابن الکریم ہی فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرنا حلال روزی پر صبر کرنا موجب دخول جنّات النعیم ہے غنا سزاوار حضرت رب العزت ہی فرمایا رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ہی انسان محتاج آب و نان حوائج ستہ ضروریہ مین پریشان معرض ہزار امتحان ہی فرمایا اَللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ مالک زمین و آسمان ہی فقر مین ہی سروری فرماتے ہین سرور عالم اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ فقیر کا تین حال ہے ایک محتاج و خستہ و نڈھال ہے لیکن در پی طلب مال ہے اسکو فقیر حریص کہتے ہین دوسرے گو وہ باطناً غریب و شکستہ بال ہی مگر ظاہراً مستغنی الحال ہے کسی سے نہ کسی طرح کا نہ کبھی سوال ہی خیال رزّاقی خالق ذو الجلال بہر حال ہے اسکو فقیر زاہد نام رکھتے ہین تیسرے وہ کہ نہ رد ہی نہ سوال ہی نہ ملنے کی خوشی اور نہ نہ ملنے کا ملال ہے اگر ملی تو روزی ورنہ روزۂ ماہ و سال ہے زبان سے کچھ نہین قیل و قال ہے اسکو فقیر قانع نہ طالب مانع کہتے ہین مدح فرماتا ہی رب العالمین لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ اور فرماتے ہین آنحضرت اَلْفَقْرُ مَشَقَّةٌ فِي الدُّنْيَا وَمَسَرَّةٌ فِي الْاٰخِرَةِ اور اَكْثِرُوْا مَعْرِفَةَ الْفُقَرَاءِ وَابْسُطُوْا عِنْدَهُمُ الْاَيَادِيَ فَاِنَّ لَهُمُ اللّٰهُ وَلَهٗ کثرت سے تلاش کرو فقرا کی اور انکے آگے ہاتھ بھی پھیلاؤ کہ درحقیقت وہی تو توانگر و دولتمند ہین صحابۂ کرام علیہم السلام نے عرض کی وَمَا دَوْلَتُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انکے پاس کیا دولت ہے یارسول اللہ وہ تو خود

اور نہین تھا در کسب معیشت پر کہ انکو کافی ہو شام کرتے ہین اسی حالت پر اور صبح در حالیکہ
راضی ہین اپنے پروردگار سے اسکے شاکی نہین ہین پس ایسے لوگ مصاحب و ہمنشین انکے ہین
جنپر حق سبحانہ جلشانہ نے انعام واحسان کیا جو نبیون سے ہین صدیقون سے ہین شہیدون
سے ہین صالحون سے ہین اور اچھے ہین رفیق ایسے لوگ رفاقت ایسے مقبولون کی موجب
رفع درجات ہی جبکہ خاک کیمیا سے بمقدار ایک رتی کے نو من مس طلا ہوتا ہی چہ جاے
خاصان بارگاہ رب العزت شاہنشاہ عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر
گاہی صرف کملی ہوتی تھی کبھی پیراہن ہوتا تھا تو ازار نہوتا تھا ایک روز حضور صرف
پیراہن پہنے تھے اور کوئی کپڑا جسم مبارک پر نتھا ایک سائل نے سوال کیا آپنے اُتار کر
اُسکو حوالہ کیا اور خود برہنہ تن حجرہ مین تشریف لیگئے جب وقت نماز کا آیا لوگ منتظر کہ حضور
تشریف باہر لائین تو اذان ہوا اور جماعت استادہ ہوا اور حضور کے پاس دوسرا لباس
اُسوقت نتھا جو ستر تن ہوتا بدین لحاظ حضور باہر نہ نکلے جب آپکے یار غار صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کو یہ وجہ آشکار ہوئی فوراً پیراہن و ازار اپنے گھر سے لے آئے حضور وہ
پہنکر باہر تشریف لائے فرمان الٰہی پونہچا وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا
مَّحْسُورًا آپ اسدرجہ سخاوت و ایثار نہ کرین اور فراغ دستی نہ فرمائین کہ خود حاجتمند
و عاجز رہجائین اور مشہور ہی کہ سلطان روم نے بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اُمّ المومنین بی بی عائشہؓ کی خدمت مین ستر ہزار نقد اور امتعۂ نفیسہ بطور نذر و ہدیہ بھیجا
جب آپکے پاس پونہچا خادمہ کو حکم دیا کہ کل نقد و جنس دروازہ پر رکھے اور فقرا و مساکین
و یتیم و اسیر کو تقسیم کردے چنانچہ اُسنے تعمیل ارشاد کی اور کل تقسیم کردیا جب خادمہ شام کو
اندرون خانہ آئی اور وقت افطار صوم تھا اور خود مصروف پیوند دوزی چادر تھین
تو اس سے پوچھا کہ کچھ موجود ہی اُسنے عرض کی ایک دو مشت جو ہونگے فرمایا کوٹ لاؤ اور
ایک روٹی پکادو کہ وقت افطار آگیا اسنے اسوقت بچشم گریان و سینہ بریان دست بستہ

اَلْفَقْرُ شَیْنٌ فِی الدُّنْیَا وَ زَیْنٌ فِی الْعُقْبٰی محتاجی و مفلسی عیب ہے دُنیا مین دنیادار مرد مفلس کو
نظر توہین سے دیکھتے ہین اور کہتے ہین ؎

مرد مفلس را جہان یک سر محل آفت ست ‏‏ شیشہ گر خالی ست چون بادش سرو اژون کند

مفلسی سب بہار کھوتی ہے ‏‏ مرد کا اعتبار کھوتی ہے

لیکن زینت و رونق ہے عقبی مین کہ بلا محاسبہ جنّت مین چلا جائیگا جسقدر دنیا مین تکلیف اُٹھائی فقر و فاقہ سہا ہے اُسیقدر لذات اُخروی و عیش سرمدی سے محظوظ ہوگا کُل سوالات و حسابِ کتاب سے محفوظ ہوگا حدیث مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بسبب سلطنت مصر کے چالیس برس بعد دخول انبیا کے جنّت مین تشریف لیجائینگے اور آنحضرتؐ نے اپنے محبوب ترین ازواج ام المومنین بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یَا عَائِشَۃُ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَکْفِیْکِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّاکِبِ وَلَا تَسْتَبْدِلِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْہِ اے عایشہ اگر تم مجھسے ملنا چاہتی ہو اور روز قیامت کے میری ساتھ ہمنشینی پسند کرتی ہو پس کافی ہے تمکو دنیا سے ٹکڑا روٹی کا بقدر سد رمق افطار صوم کرنے کو اور کپڑے کو نہ اُتارو اور اُسکو نہ بدلو جبتک پیوند نہ لگالو مشہور ہے کہ محبوب ترین دختران حضرت رسالت بی بی فاطمہ زہرا کو بروز تزویج چودہ پیوند کی چادر اور بارہ پیوند کا پاجامہ ملا جو ملکہ عرب بی بی خدیجہ کبریٰ کی صاحبزادی اور شاہنشاہ عرب و عجم کی دختر نیک اختر تھین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ مَنْ اِذَا تَغَدّٰی لَمْ یَجِدْ عَشَاءً وَاِذَا اسْتَقْرَضَ لَمْ یَجِدْ قَرْضًا وَلَیْسَ فَضْلُ کِسْوَۃٍ اِلَّا مَا یُوَارِیْہِ وَلَمْ یَقْدِرْ عَلٰی اَنْ یَّکْسِبَ مَا یُغْنِیْہِ یُمْسِیْ مَعَ ذٰلِکَ وَیُصْبِحُ رَاضِیًا عَنْ رَّبِّہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا فقراء مومنین جنّت مین ہونگے جنکی صفت یہ ہے کہ صبح کو اگر کھانے کو ملا تو رات کو فاقہ ہے اور اگر کسی سے قرض مانگیں نہ پائین اور اُنکے پاس اس سے زیادہ کپڑا نہین ہے مگر اُسیقدر کہ اُنکے ستر کو چھپالے

اوین اور ادنی درجہ کے آدمی اراذل غربت زدہ واہل فلاکت وہان نجاوین یا اور دین اوین چونکہ سرور دوجہان حریص ایمان اور دریای رحمت وشفقت کا برحال اُمت جوشان و فروشان تھا بعد مشورہ کے حضور نے اُنکی درخواست کو منظور فرمایا اُمرا کیلیے ایک یوم مخصوص فرمادیا فقرا وغربا کو جب یہ حال معلوم ہوا وہ نہایت ملول وشکستہ خاطر ہوگئے کہ افسوس امرا بوجہ دولت عزیز وجلیل ہوئے اور ہم بسبب عسرت حقیر وذلیل ہوئے امرا کو حضوری کا وقت موقع سلام وکلام زیادہ ملیگا غربا کو کم سراسری طور سے خلوص ایمان کیونکر کھلیگا حوصلہ دلکا دل ہی مین رہیگا حق سبحانہ جلشانہ نے بنابر استمالت خاطر فقرا یہ آیت نازل فرمائی اور دوسرا علم کیا بذریعہ وحی وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ان لوگونکو اپنے پاس سے نہ ہٹاؤ ای رسول انام جو یاد کیا کرتے ہین اپنے رب کو صبح وشام وہی ہین لائق مزید انعام قابل سلام وکلام گو بظاہر ہین حقیر وگمنام لیکن درحقیقت وہی ہین خاصان بارگاہ کرام منظور نظر ذوالجلال والاکرام اور اے حبیب اللہ امرا کی دلجوئی اور فقرا کی دل شکنی پر نہ خیال کرو تم وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ روکو اور جبر کرو اپنے نفس نفیس کو انکی معیت اور مصاحبت پر گو وہ بظاہر کیسے میلے کچیلے اور گندہ دہن ہین لیکن اپنے پروردگار کو ہر وقت یاد کرتے واُٹھاتے رنج ومحن ہین جب حضرت نے بموجب درخواست بخیال حرص ایمان ومصلحت وقت امرا سے علیحدہ ملنا پایا غربا جو مسجد مین منتظر تشریف آوری تھے نا امید سانہ گوشون مین بیٹھے ہے راہ مین ملاقی ہوئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا ای سید انام یہ حکم ہے خالق آفریدگار کا صبح وشام کہ آپ غربا کے حال پر کرین توجہ تمام اور انھین دین زیادہ موقع سلام وکلام سرور بنی آدم بحکم خالق عالم واپس تشریف لائے مسجد مین وجانب فقرا متوجہ ہوئے اُمرا یہ دیکھ شرمندہ چلے گئے اور بکمال ذلیل ہوئے دوسرے روز متدعی ہوئے کہ ہمارے لیے مقدمہ سے صدقہ اپنا زہو کہ ہماری جانب جلسہ خاص مین رو مبارک وچشم باز ہو حضور نے تامل کیا حق سبحانہ تعالی نے

عرض کی ایک روز نقد اور ایک پارچہ چادر کو اپنے لیے حضور نے بخشے دیا ہوتا تو کیا ہوتا فرمایا
آج کو اسقدر بھی جو کافی ہین کل کا رازق رزاق عالم ہی اور کثرت پیوند سے چادر مضبوط ہو گئی
ایک ہفتہ کو کافی ہی ع چون بفردا برسم روزی فردا برسد ۔ اور سرور کائنات علیہ التحیات
اسقدر فقر و مسکنت کو دوست رکھتے تھے کہ بوقت دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا
وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ ای بار الٰہا مجکو زندہ رکھ حالت
مسکنت و محتاجی پر اور مرگ بھیج درویشی و محتاجی کی وقت چنانچہ مشہور و معروف ہے کہ
شب وفات سرور کائنات بی بی عائشہ صدیقہ کے گھر مین روغن چراغ نہ تھا ایک زن
یہودیہ سے قرض طلب کیا اور فرمایا کہ حشر بھی کر میرا زمرہ فقیرون و محتاجون و مسکینون
مین اب سنو تفسیر آیۂ قرآنی حکم منزلہ آسمانی وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا
فرماتا ہی خالق زمین و آسمان مالک انس و جان ای فخر زمان سید عالمیان جب تمہارے
پاس آوین اہل ایمان جنکی صورت سے فقر ہی عیان صفت ایقان مین کامل ہین ازروی امتحان
فَقُلْ پس اُنسے کہدو تم سَلَامٌ عَلَیْکُمْ سلام ہی تمپر شان نزول اس آیۂ کریمہ کا یون لکھا ہی
کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین ہر درجہ کے لوگ امیر و فقیر دولتمند
و محتاج تونگر و غریب سرداران قریش و مساکین درویش آیا کرتے تھے امرا بلباس فاخرہ
و پوشاک عمدہ و عطر مالیدہ غربا بگلیم بوسیدہ و پیوند رسیدہ و موے ژولیدہ ایک ہی مقام پر
نشست و برخاست و خلط و ملط سے امرا کارہ و متنفر تھے ان لوگون کو یہ بات ازحد ناگوار
تھی کہ دربار پیغمبری مین ہماری کسر شان ہی ہماری دولت و ثروت و عظمت کا حضرت کو
نہین دھیان ہی کوئی بشکل حیوان کوئی بصورت انسان ہی کہان بادیہ نشینان عرب جنگلی
صحرائی کہان ہم لوگ بستان شہری یہ شان خدائی اور ایک ہی جگہ پر اجتماع ہیئت گدائی
ہم بلباس مرائی وہ لیئے زنبیل گدائی انھون نے درخواست کی کہ ہمارے واسطے کوئی جاے
مخصوص ہو یا یوم معین ہو کہ ہم لوگ اعلی درجہ کے اشراف قریش ذی عزت اس مقام پر یا اسدن

سزاوار ہی دریاے عفو بھی اسکا دربار ہی خزینہ رحمت بھی گو ہر شار ہے وہ جبار و قہار ہے
کہ خطا پر عطا طاعت پر نار ہی یہ وہ لاو بالی سرکار ہے کہ حضرت آدم کو ایک کلمہ عجز پر باوصف
غوائیت خلعت سرفرازی ابلیس کو ایک کلمہ تکبر پر باوجود چالیس ہزار برس عبادت حکم
طوق لعنت گلو اندازی پس ای مومنو فقر و محتاجی کو نہ سمجھو ننگ و عار سنت پیغمبری کو کرو
اپنا شعار کہ یہی ہی پسندیدہ بارگاہ کردگار عبادت پر نہ ہو مغرور نہ دولت پر مسرور رضا و تسلیم کو
رکھو منظور تاکہ روز قیامت ہو مغفور

وہ باقی اور سب خاشاک و خس ہے	میان اللہ و بس باقی ہوس ہے

اللہ تعالی کل مؤمنین و مومنات کو توفیق عمل و قبولیت عطا کرے بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَعَشَرَ فِیْ فَضِیْلَۃِ الْمُحَرَّمِ الْمُکَرَّمِ وَصَوْمِہٖ

مجلس تیرھوین فضیلت ماہ محرم محترم اور اُسکے صوم مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا شَھْرَ اللّٰہِ الْمُحَرَّمَ فَمَنْ اَکْرَمَ اَکْرَمَہُ بِالْجَنَّۃِ وَنَجَا مِنَ النَّارِ روایت ہی حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یقینی حضرت نے فرمایا کہ بزرگی و اکرام کرو خدا کی مہینے شہر محرم کی پس جو اسکا اکرام کریگا اللہ تعالی اُسکو جنت مین جگہ دیگا اور نجات دیگا آتش دوزخ سے راوی اسکے بزرگ شان شاد شہید ان جامع آیات قرآن ہین جنھون نے غایت حیا و شرم سے چالیس برس تک اپنے ستر غلیظ و شرمگاہ کیطرف نظر نہین کی اور کبھی داہنے ہاتھ سے اُسکو چھوا نہین وہ روایت فرماتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکرام شہر محرم کو حکم فرمایا یعنے یہ شہر اللہ ہی مالک وجہان

تیسرا حکم نازل کیا اور جامع صفات پاک کی لَا تَعْدُ عَيْنَاكَ تیری شان مین اُتری آیۂ لولاک
اُمرا جن گستاخ و بے باک فقرا کو اپنے سے سمجھتے ہین بدتر از خاک آپ ہرگز نفرماتین اُمرا
کی جانب توجہ خاص فقرا کا رکھین لحاظ و پاس نہ کیجیے انکی سمت روے مبارک و چشم باز
کہ غربا سے ہو جاے انکو اعزاز یہی مرضی ہے مالک کارساز حضور اُسی وقت سے مجالست فقرا
و مصاحبت غربا کو عین رضاے خدا یقین فرمانے لگے وہ آپ کے قریب آنے جانے لگے
برابر بیٹھکر بے تکلف پیٹ کھانے لگے حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایک وقت سرور کائنات
بوجہ شکایت عسرت ازواج طاہرات کبیدہ خاطر ہوئے فوراً حکم الٰہی نازل ہوا کہ کل شاہان
زمان زیر فرمان ہین جسقدر زر و خزانہ مطلوب ہو حاضر ہے علاوہ اِسکے کوہ احد تمام سے
طلا ہو جاے اور آپ بخوشی خاطر صرف کرین اور بکشادہ پیشانی اہل و عیال کو تقسیم کرین
ایک ذرہ مرتبۂ عالیہ اور درجۂ محمدیہ سے کم نہوگا جب یہ حکم پونہچا گریان و شادان ہوے
فرمایا صبر اولیٰ شکر سے ہے اَجُوْعُ يَوْمًا وَّ اَشْبَعُ يَوْمًا غلام و بندہ کو یہی سزاوار ہے
نگران حال اسکا ہر وقت مالک و پروردگار ہے جو کچھ اسے درکار ہے گو جوتا ٹانکنے کو ضرورت
ستار ہے بھوک و پیاس تو جسم خاکی کا شعار ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ كَتَبَ
عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ تمھارا پروردگار پروردگار غفار ہے کل سیئات و خطیات کا محو کنندہ
ہے گو صد ور اسکا ہزار ہزار بار ہے بندہ و غلام ہر وقت خطاوار ہے مالک کے آگے دست بستہ
و شرمسار ہے یہ اسکی شان ربوبیت کا اظہار ہے کہ وہ کل عفو جرائم کو تیار ہے اسکے خزانہ
عامرہ مین کس چیز کی کمی ہے کیا اسکو درکار ہے اسکی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ خلق زمین
و آسمان سے آشکار ہے وہ کافر ہے جسکو انکار ہے اسلیے تو انزال کتب و ارسال رسل بار بار ہے
خلق و عالم مین وحدہٗ لاشریک لہٗ کی صدا و پکار ہے کل مخلوقات کو اسکا اقرار ہے جو منکر ہے
وہ داخل نار ہے کتب بمعنی اوجب ہے ذات خاص منزہ کون و فساد پر سراسر وجوب رحمت کا
اظہار ہے اس فعل متعدی کیلیے کون فاعل درکار ہے خود ہی نور السموات والارض کو یہ امر

الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَکُمْ یہ دین اسلام بہت قائم و مضبوط ہی کل خیر و برکت اسی سے مربوط ہی پس نہ ظلم کرو ان چار مہینون مین اپنی ذاتون پر یعنی ان مین لڑائی جنگ وجدال سے باز رہو اور عبادت اور طاعت مین مصروف رہو اور مجادلہ موقوف ان چارون مہینون سے ایک منفرد و علاحدہ ہی شہر اللہ اصم ماہ رجب المکرم اور تین مسلسل ذی القعدہ و ذی الحجہ و محرم اور جو کہ تیرہ مہینے سال کے شمار کرتے ہین تیسرے سال ماہ کبیسہ یا لوند کے نام سے وہ معتبر نہین وہ کفار و اہل فارس و ولایت کا ایجاد ہی اہل اسلام و ایمان کو اس سے سروکار نہین یہ چار مہینے حرمت والے معظم و مکرم ہین انمین طاعت و عبادت و صدقات و خیرات کا ثواب دوچند و سہ چند ہے فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ان ماہ بزرگ مین تین روزے متصل رکھے اول پنجشنبہ و جمعہ و شنبہ لکھا جاوے اسکے نامہ اعمال مین ثواب سات سو برس کی عبادت کا اور دور بھاگ جاوے اس سے دوزخ سات سو سال کی راہ اور رہ وہ بلا حساب وکتاب داخل بہشت ہو اللہ تعالی کل مؤمنین و مومنات کا خاتمہ بخیر کرے اور توفیق عمل نیک عطا کرے ؎

جو گذری چمن مین تو اے صبا تو یہ کہیو بلبل زار سے	کہ خزان کے دن بھی ہین سامنے نہ لگا تو دل کو بہار سے

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِیْ فَضِیْلَۃِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَذِکْرِ شَهَادَۃِ الْحَسَنَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا

مجلس چودھوین فضیلت یوم عاشورا اور شہادت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اسکی نسبت اپنے جانب مضاف فرماتا ہے اسمین عبادات وطاعات وحسنات بجالاؤ وصدقات وخیرات کرو دن کو صیام رات کو قیام کی ہمت باندھو کہ بعد ماہ رمضان کے افضل شہور ہے فرمایا آنحضرتؐ نے مَنْ صَامَ یَوْمَ الْاٰخِرَ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَوَّلَ یَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَکَاَنَّمَا صَامَ الدَّھْرَ کُلَّہٗ وَغَفَرَ لَہٗ ذُنُوْبَ سِتِّیْنَ سَنَۃٍ جسنے روزہ رکھا آخر ماہ ذیحجہ کو یعنے انتیس تاریخ اور اول روز ماہ محرم کے کہ شروع سال ہے پس گویا اسنے روزہ رکھا تمام زمانہ بھر اور بخشے گئے اسکے گناہ ساٹھ برس کے اور دوسری حدیث مین ہے مَنْ صَامَ اَوَّلَ یَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَالْعَاشِرَ مِنْہُ وَالْاٰخِرَ مِنْہُ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ جسنے روزہ رکھا اول روز ماہ محرم اور یوم عاشورا اور آخر یوم کا داخل کریگا اللہ تعالی اسکو جنت مین اور فرمایا مَنْ صَامَ عَشَرَۃَ اَیَّامٍ مِنْ اَوَّلِ الْمُحَرَّمِ فَکَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰہَ عَشَرَۃَ اٰلَافِ سَنَۃٍ قَامَ لَیَالِیَھَا وَصَامَ نَھَارَھَا پس شخص نے دس روز اول ماہ محرم کے رکھے اسنے گویا عبادت کی اللہ تعالی کی دس ہزار برس کہ قیام کیا اسکی راتون کو اور صائم رہا اسکے دنون مین اور فرمایا جو کوئی اول شب ماہ محرم کے آٹھ رکعتین نماز کی پڑھے چار سلام سے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ سورہ اخلاص دس بار پڑھے وہ اپنے اہل بیت کا شفیع ہوروز قیامت کے یعنی مرتبہ شفاعت کا اسکو حاصل ہو اگرچہ وہ اہل بیت اسکے مستحق نار جہنم ہون تو بھی شفاعت اسکی مقبول ہوگی اور بہت سی احادیث مختلف دربارہ صوم وصلوۃ ماہ محرم وارد ہین موجب تطویل ہین یہان اسیقدر اکتفا کی اب سنو تفسیر آیہ قرآنی منزلہ حکم ربانی اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یقینی گنتی اور شمار مہینون سال کا خدا تعالی کے نزدیک بارہ مہینے ہین مسطور کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور فرقان حمید مین اس روز سے کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ منجملہ ان بارہ مہینون کے چار مہینے بزرگ اور حرمت والے ہین جنمین جدال وقتال کفار سے حرام ہے وہ ماہ محترم ومکرم ہین ذٰلِکَ

ماہ محرم ہی آن حضرت نے فرمایا کہ ندا کردو اور آگاہ کردو آدمیونکو کہ آج یوم عاشورا ہے
بقیہ روز امساک کرین کھانا نہ کھاوین اُسکی تعظیم و تکریم واجب ہے گو فرضیت اُسکی بوجہ
صیام ماہ رمضان جاتی رہی کثیر بن سلیم جو صحابی تھے کہتے ہین کہ مین ایک روز انس
بن مالک کے پاس گیا تو اُنکو دیکھا کہ وہ رو رہے ہین اور اشک اُنکی آنکھون سے جاری ہین
مین نے اُنسے سبب گریہ کا پوچھا اُنھون نے کہا مین نے ارادہ کیا تھا کہ آج نیت صوم کرون
علالت مجکو مانع ہی اور آج یوم عاشورا ہی اور آنحضرتؐ سے مین نے سُنا ہی کہ فرمایا آپ نے
مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ اَبَدًا جس شخص نے روز عاشورا کے روزہ رکھا
اُسکو آتش دوزخ مس نکریگی مین افسوس کرتا ہون کہ مین آج اس نعمت و برکت سے محروم
رہگیا ربیعہ ایک صحابی بزرگ بیان کرتے ہین کہ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین روز
عاشورا منادی ندا کردیتا تھا کہ سب لوگ روزہ رکھین چنانچہ کل زن و مرد اہل اسلام
روزہ رکھتے تھے تا اینکہ شیر خوارہ بچون کو بھی اُنکی مائین تمام روز دودھ نہین دیتی
تھین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جو کوئی دس آیت قرآن اُس روز پڑھے تمام سال
قرآن خوانی کا ثواب پاوے اور ہر ایک نیکی کا ثواب برابر ہزار نیکیون کے اُسکو ملے اور
جو کوئی غسل کرے بدلے ہر قطرۂ پانی کے جو اسکے بدن سے ٹپکے ثواب عبادت ایک
سال کا پاوے اور امراض جسمانی سے محفوظ رہے اور جو کوئی چار رکعت نماز ادا کرے
ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص پچاس بار حق سبحانہ جلشانہ اُسکے پچاس
برس کے گناہ عفو فرماوے عمر گذشتہ کے اور پچاس برس عمر آیندہ کے اور جو کوئی چھ رکعت
نماز پڑھے دوگانہ دوگانہ اور ہر ایک رکعت مین بعد فاتحہ سورۂ والشمس ایک بار سورۂ
قدر ایک بار سورۂ اذا زلزلت ایکبار چارون قل ایک بار تمام گناہ اُسکے بخش دیے
جاوین اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار رہا ہو اور فرمایا آنحضرتؐ نے مَنْ زَارَ عَالِمًا فِیْ عَاشُوْرَاءَ
فَکَاَنَّمَا زَارَ نَبِیًّا وَکَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِکُلِّ نَظْرَةٍ اِلَیْهِ ثَوَابَ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ

وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً قَامَ لَيَالِيْهَا وَصَامَ نَهَارَهَا روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرتؐ نے فرمایا جسنے روزہ رکھا یوم عاشورا مین یعنی دسوین تاریخ ماہ محرم کے لکھدیا اللہ تعالیٰ نے اُسکے لیے ثواب ساٹھ برس کی عبادت کا جسکی رات مین قیام کیا اور دِن کو روزہ رکھا راوی اس حدیث کی زبدۃ الاتقیا پسر عم رسول اللہ برادر علی مرتضیٰ ہین جنکی حق مین حضرتؐ نے فرمایا اَفْقَهُ النَّاسِ اَخِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فقیہ ترین آدمیون کی بھائی میرے عبداللہ بن عباس ہین رضی اللہ عنہ جاننا چاہیے کہ روز عاشورا دو روز بزرگ ہی کہ اس روز مین حضرت آدم علیہ السلام پر روزہ فرض تھا اور ہر ایک اُمت سابق پر اسکا روزہ فرض ہوتا چلا آیا ہی اور دسوین ماہ محرم کو روز عاشورا اسواسطے کہتے ہین کہ دو ہزار پیغمبر اس روز مین تولد ہوے ہین اور بعضے فرماتے ہین دو ہزار پیغمبرون کو خلعت نبوت اُسدن مین عطا ہوا ہی اور بعضے فرماتے ہین دو ہزار پیغمبرون کی دُعا اُس روز مستجاب ہوئی ہی اور بعضے فرماتے ہین کہ حق تعالیٰ نے دس چیزین اس روز پیدا کی ہین عرش و کرسی لوح قلم بہشت آدم و حوا ارواح زمین آسمان اور بعضے کہتے ہین کہ بزبان سُریانی عاشورا بمعنی جامع برکات ہی چونکہ اسمین اکثر برکات پائی جاتی ہین اسلیے یوم عاشورا مشہور ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ بِمِلَاءِ الْاَرْضِ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ فَضِيْلَةَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ صَامَ فِيْهِ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ اگر صرف کرے مومن زمین بھر سونا خدا کی راہ مین تو بھی نہ پا سکے فضیلت یوم عاشورا کو پس جو کوئی روزہ رکھے اُسدن مین کھول دیے جاوین اُسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے جس دروازے سے چاہے اُسمین داخل ہو حدیث مین لکھا ہی کہ ایک روز مدینہ منورہ مین قریب پہر دِن چڑھے کے لوگون نے گواہی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنے کہ آج دسوین

فراخی کرے رزق کی اپنے اہل و عیال و غربا و مساکین پر حق تعالی سکو تنگی و گرسنگی روز قیامت سے بچاوی اور یہ دس چیزیں سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں انکی بجا آوری موجب اجر و ثواب ہے

سنتیں دس عاشورا کی ہیں — بخشے حق اس کو اجر بیحد کرے
پڑھ نماز اور غسل کر سرمہ لگا — روزہ رکھ خود اور بہت کھانا پکا
کر یتیموں کی تسلی پرسش بیمار کر — عالمِ دین سے ملاقات کر
صلح دشمن کر دعا حق سے طلب — تا کہ راضی ہو وے تجھ سے کردگار

اس یوم بزرگ میں مشغول لہو و لعب نوحہ و بین بحیلہ زیارت تعزیہ کے امام حسین خلاف طریقہ سنت سید الثقلین نہونا چاہیے بشوق کربلا فواحشات و کھیل تماشے پابرہنہ سر کھلا ظاہر میں رونے بر ملا نظر جانب نشان مع القائے سدن کو تلف نکرنا چاہیے اگر ان امور مذکورہ بالا کی بجا آوری میسر نہو تاہم بگوشہ مسجد و خانہ خوف روز جزا سے آنسو بہانا گورستان میں جانا دعائے خیر سے مردون کو یاد دلانا یا قرآن و حدیث و پند و موعظہ سنانا خواب غفلت سے غافلوں کو جگانا یہ بھی کار مردانہ قبولیت بارگاہ صمدیت کا نشان ہے ایصال ثواب بشربت و طعام و قرآن و درود بہ ارواح مقدسان حضرت کونین امیر المومنین حضرات حسنین و شہیدان کربلا تشنگان صحرائے کرب و بلا عین ثواب محض نیز موجب خوشنودی سرور انس و جان ہے

ذکر شہادت حضرت حسن علیہ السلام

اس ماہ محترم و مہینے مکرم میں ایک واقعہ عظیم الشان و حادثہ جانستان بمشیت و قضائے مصلحت خالق کون و مکان مالک زمین و آسمان شہادت سبط اصغر سرور دو جہان واقع ہوا چونکہ یہ درجہ علیا اور یہ نعمت کبری بعض انبیا علی نبینا و علیہم الصلوۃ و السلام کو بھی

جسنے کسی عالم و متقی و پرہیزگار کی زیارت کی گویا اُسنے نبی و پیغمبر کی زیارت کی اور لکھتا
ہی اللہ تعالیٰ اُسکے لیے بدلے نظر کے جو اس عالم کیطرف دیکھتا ہے ثواب عبادت ہزار برس
کا ایک مرتبہ ہارون رشید بادشاہ بغداد واسطے زیارت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے
بروز عاشورا گیا اور شیخ علیہ الرحمۃ سے تصدیق حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہی
جب شیخ نے تصدیق کی تو ہارون نے عرض کی یا شیخ اگر گستاخی نہو تو میری عرض قبول ہو
شیخ نے فرمایا بیان کر و عرض کی آپ پیراہن اپنا اُتار ڈالین تاکہ بعوض ہر ایک روئین
جسم مبارک آپکے مین ثواب پاؤن اور بروز عاشورا جو کوئی عیادت مریض و بیمار پرسی کرے
وہ بدلے ہر ایک قدم کے ثواب عبادت ایک سال کا پاوے اور جو کوئی اپنی آنکھون مین سرمہ
لگائے درد چشم و آشوب چشم سے تمام سال محفوظ رہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مَنِ اكْتَحَلَ
بِالْاِثْمِدِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ لَمْ تَرْمَدْ عَيْنَاهُ اَبَدًا جسنے سرمہ اثمد لگایا کہ نام ایک
پتھر سیاہ کا ہی جسکا سرمہ ملک عرب سے آتا ہی روز عاشورا کے نہ دُکھینگی آنکھین اُسکی کبھی اور
جسنے کسی طفل یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرا اور اُسکو کچھ دیا اُسنے عذاب الٰہی سے نجات
پائی جنّت مین درجۂ اعلیٰ کو پہونچا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ مَسَحَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِ
الْيَتِيْمِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ رُفِعَتْ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرٍ رَاْسِهٖ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ جسنے یتیم کے
سر کو مسح کیا اور محبّت کی نظر سے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا یوم عاشورا کے بلند کیے گئے بدلے
ہر ایک بال سر یتیم کے درجے اُسکے جنّت مین اور جسنے درمیان دو برادر مسلمان کے صلح و آشتی
کرادی روز عاشورا کے وہ بری ہو گیا حساب روز قیامت سے اور اپنے مخاصمون کی منازعت سے
چھوٹ گیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ صَلَحَ بَيْنَ اِثْنَيْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَصْلَحَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ خُصَمَائِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ جسنے دو شخصونکے درمیان
مین صلح کرادی روز عاشورا کے صلح کرادیگا اللہ درمیان اُسکے اور درمیان اُسکے دشمنون
و قرضخواہون اور مخاصمونکے روز قیامت کے اور واجب کردیگا اُسکے لیے جنّت اور جو کوئی

ردوس برین و مصاحبت حورالعین پاکر دنیا ہی مین کھاتے پیتے چلتے پھرتے ہین بر تو زمین
بھوا اگر رکھتے ہو چشم حقیقت بین قدرت خالق خلق آفرین آور ... لو جو فرماتے ہین سرور
ین اَلشُّهَدَاءُ هُمْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ اَلشُّهَدَاءُ هُمْ رُفَقَاءُ اللّٰهِ دَمُ الشُّهَدَاءِ اَرْجَحُ
الْمِيْزَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَطْرَةٌ دَمِهٖ اَثْقَلُ مِنْ جَبَلِ الْاُحُدِ شہدا وہی تو ... نے
نیق حضرت آلہ ہین خون شہیدون کا وزن کیا جائیگا ... قیامت کے روز ایک
قطرہ خون شہید کا گران تر ... کا پہاڑ احد سے جب یہ مرتبہ اعلیٰ اور درجۂ اقصیٰ بہ نص
قرآن و حدیث سرور جہان صحیح ... واضح و لائح ہی تو ذات اقدس لولاک لما فخر ارض و سما
کیونکر اسکے استحصال سے محروم رہ سکتی تھی وہ یون عطا ہوا ہر چند ... تھا ... نے
خاص ذات اقدس کو مثل اور انبیا حضرت ... زکریا کے قتل و مسموم کرنا چاہا ... حافظ
حقیقی نے بمصلحت انہدام بنیان دین متین و شوکت و شان ... اس سے محفوظ
رکھا جب کفار قریش نے قتل کرنا چاہا حکم ہجرت ہوا جب عورت یہودیہ نے گوسالہ زہر آلود
مین مسموم کرنا چاہا گوشت بریان گویا و گریان ہوا اور عرض کی لَا تَاكُلْ مِنِّيْ فَاِنِّيْ
مَسْمُوْمَةٌ حضور عالم مجکو نوش نفرماوین کہ مین زہر آلودہ ہون چونکہ حضرت بمایت گرسنگی
مین ایک لقمہ اول تناول فرما چکے تھے اثر اسکا ایڑی مبارک مین بحکم الٰہی باقی رہا کہ
بوقت وصال اسکے اثر نے عود کیا کہ باعث از دیاد تپ محرقہ ہوا درد سر نے صعود کیا
بقول بعضے درجۂ سری یون عطا ہوا بالظاہر مخفی رہا جہری از بس ... از محل طعن و تشنیع
کفار نابکار تھا اس طور سے عطیہ پروردگار ہوا اولاً بذریعۂ اولاد ثانیاً بوسیلۂ خلفاء
امجاد مشہور و معروف تا ابدالآباد رہا خلیفۂ اول ابوبکر صدیق یار غار بہ اثر زہر مار
بہ شہادت سری موصول ہوئے خلیفۂ دوم عمر فاروق بدست غلام شجاع نام ستم شعار
مقتول ہوئے خلیفۂ سوم عثمان ذی النورین بدست گروہ باشرارت و شین شہید ...
بارگاہ کونین ہوئے خلیفۂ چہارم علی مرتضیٰ برادر و داماد مصطفیٰ اشقیٰ جنازی مقبول

اور رب العالمین نے اپنے پیغمبر خاتم النبیین کو جامع جمیع صفات انبیا مخلوق فرمایا تھا اور
یہ صفت شہادت خاص ذات اقدس موجب انکسار ہیبت اسلام تا قیام قیام اور توہین
بنیان آئین ادیان بین الانام و عوام ظاہر اسمجھی جاتی ہو مصلحت ایزدی اسکی مقتضی ہوئی
کہ ضمناً و نسباً و صفتاً یہ مرتبۂ اعلیٰ بذریعۂ سبطین حضرات حسنین مرحمت ہو اور اسکے
دو اقسام تھے سراً و جہراً سبط اکبر کو سراً اور سبط اصغر کو جہراً تکمیلاً لخصائل الانبیا
عطا ہوئی فرماتا ہے خالق بیچون وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ
اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ نہ کہو حق مین ان لوگون کی جو قتل ہوے راہ خدا مین غزا و جہاد
مین شہید ہوے مضبوط کرنے اسلام کی بنیاد مین ظلم و ستم کفاران و جباران اہل عناد مین
کہ وہ مردہ ہین چشم عباد مین بلکہ وہ زندہ ہین ابد الآباد مین تمکو شعور و تمیز نہین حیات
ارباب رشاد ارواح بے اجساد مین چشم بصیرت کہان جو دیکھ سکو اور لیا راحیا کو امر اعام
معاد کو فرماتے ہین رسول خدا اور کرتے ہین آگاہ طُوْبٰى لِمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَطُوْبٰى لِمَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مژدہ و بشارت ہو جو راہ خدا مین یعنی حج مکۂ معظمہ
یا زیارت مدینۂ منورہ کو جاتا تھا یا اعانت و مدد اسلام و مسلمان یا بغرض تحصیل علوم
دین یا شوق لقا و دیدار اہل صدق و یقین علما و مشائخ و صوفیہ ارکان شرع متین
یا زیارات مقامات مقدسہ و قبور اولیاء امت خاتم النبیین جاتا تھا اور راہ مین مرگیا
پس وہ زندۂ جاوید ہوگیا اور بہت بڑی خوشی و سرور ہو ان مقتولین و شہدا کو جو
اعلاء کلمۂ دین بحکم رب العالمین کفار لعین کے مقابلہ و مقاتلہ مین مقتول و شہید ہوے
کہ وہ ابد الآباد کو سعید مستحق درجات مزید طائفین عرش مجید اشرف العبید ہو اور جگہ
فرماتا ہی خداوند عالم بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
بلکہ مقتولین و شہدا فی سبیل اللہ و اعلاء کلمۃ الدین درحقیقت زندہ ہین نزد رب العالمین
رزق و روزی پاتے ہین فواکہات شیرین و غذاء نمکین خوش و مسرور ہین بہ مجالست

حکومت سے مست و سرشار ہوا اُسکے اراکین و ماتحتونکو ہر طرحکا اختیار ہوا سپاہ و لشکر جرار
انتظام ملکی کو روانہ دیار و امصار ہوا ہر ایک شاہ و شہریار تابعدار و فرمانبردار ہوا اَب
یزید کو اطمینان کلی و پایدار ہوا کہ مین اب شاہ نامدار و بادشاہ باشوکت و وقار ہوا
سامان عیش و عشرت ہر طرحکا مہیا و تیار ہوا ناچ و رنگ لعبتان چین و فرنگ شوخ و شنگ
حوران بہشتی کی ہمرنگ کا جما و ہر ایک کو شوق طنبور و ستار بدمعاش جہان ہر ایک محکمہ
و کچہری کا سردار ہوا اور یہی دستور و طریقہ دربار ہوا ڈوم ڈھاڑی رزیل و بدقوم
ہتھیار بند موچھون کو تابدار ہوا ہر ایک میر محلہ و تھانہ دار غریب آزار و رشوت خوار ہوا
اور صبح و شام بدمعاشون کا اژدہام قمار بازی و زناکاری و مردم آزاری شایع
ہر کوچہ و برزن و بازار ہوا اَب یزید کو خواہش مزید زنان جمیلہ و حسینہ کے ساتھ
شراب خواری کا شوق بیحد و شمار ہوا عشق عاشقی و فواحشات کا علانیہ ذکر و اذکار
ہوا منجملہ اِسکے حُسن و جمال زینب بنت جعفر کا بھی یزید کے گوش گذار ہوا لیکن زید کی
زوجہ ہونے کا بھی ساتھ ہی اظہار ہوا یزید بمکر و فریب طلاق زینب بظاہر تملق و چاپلوسی
اور بہ باطن زید کے درپے آزار ہوا زید کو بہ اعزاز و اکرام طلب کیا اور کہا ای برادر نامدار
تم رئیس قوم اور قبیلہ کے سردار ہو نائب السلطنت ہونے و مشیر باتدبیر ملکی کے سزاوار ہو
میری ہمشیرہ خرد عاقلہ بالغہ تمسے عقد کرنا چاہتی ہی اگر منظور کرو تو اس سے بہتر کہ سہیم و
شریک ملک و مال اور ہر طرح سے خوشحال و فارغ البال ہو دس ہزار نقد بالفعل سامان
دعوت ولیمہ کو لو اور سرداران قریش و قبائل کو جمع کرکے ایک وقت معینہ کو عقد کرلو زید
یہ سُنکر راضی اور دام فریب مین قید ہو گئے بروز معینہ سب عزا و اقربا دوست و آشنا کو
جمع کرکے عقد کے لیے موجود مع قاضی و شہود یزید بھی بکفالت و وکالت ہمشیرہ عزیزہ کو
آمادہ مع شاہد و شہود اندرون دولتسرائے شاہی اجازت عقد و گواہی کو گیا اور اپنی
ہمشیرہ سے اجازت خواہ ہوا وہ بہ گریہ و زاری مستدعی ہوئی کہ اسوقت خارج سے معلوم ہوا

بزخم شمشیر گو زمکان شہید و مقتول ہوے امیر حمزہ عم رسول خدا بروز جنگ صفین غزاء
مصطفی بہجوم لشکر کفار لعین بدرجہ شہادت قرین ہوے جاننا چاہیے کہ تفصیل اس
اجمال کی یہ ہی کہ قبیلہ قریش مین دو برادر توام امیہ و ہاشم تولد ہوی پشتین دونو کی
باہم چسپان تھین بہ آلہ شمشیر اُن دونون کو جدا کیا گیا جب یہ حال منجمان و دانایان عرب
نے سنا تو اُنھون نے تطیر یعنی بدشگونی تجویز کی کہ باہم اِن دونون حقیقی بھائیون کی
اولاد مین تا قیام قیامت شمشیر و حرب و محاربہ رہیگا ایک دوسرے سے عداوت و دشمنی قتل
و قمع کرتا رہیگا چنانچہ مشاجرات و محاربات اکثر صحابہ کرام کی یہی وجہ واقع ہوئی کہ واقعات
عظیم و حادثات سقیم کشت و خون جنگ و جدل ہوتے رہے تا اینکہ زمانہ خلافت خلیفہ چہارم
امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین امیر معاویہ بن ابی سفیان سے مناقشہ رہا اور
بعد شہادت خلیفہ چہارم امیر المومنین امام حسن سبط اکبر علیہ السلام اپنے والد ماجد کے
قائم مقام ہوے اور ایک سال کئی مہینے کسیقدر روز کم و بیش تکمیل خلافت مدت معینہ
تیس برس جسکو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مقرر فرما گئے ختم کر کے مستعفی ہوی کہ اب
سلطنت و حکومت ہو گئی جو مستحق اسکا ہوا اختیار کرے چنانچہ امیر معاویہ اس امر خطیر
سلطنت و ملک داری پر مستعد ہوے اور یزید ولد اکبر اپنے کو ولیعہد اپنا مقرر کیا جیسا کہ
دستور سلاطین ماضیہ تھا اور خلافت نبوت استحقاق فضلیت و اولویت مرتبہ و درجہ پر
منحصر تھی بلا لحاظ اولاد و اعزا و اقربا کے جب بعد انتقال امیر معاویہ یزید مستقل حاکم
خود مختار ہوا تو فسق و فجور اسکا شعار ہوا ہر کہ و مہ بدمست و شراب خوار ہوا عیاشی و
زناکاری کا گرم بازار ہوا اہل اسلام و ایمان کو یہ امر سخت ناگوار ہوا اور اُسکی مملکت
مین رہنا دشوار ہوا ایک تو باہم عداوت خلقی و جبلی و اصلی تھی دوسری فرعی مابین
اولاد امجاد امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور اولاد امیر معاویہ کی مترقی ہوئی
کہ از مام اختیارات ملکی غور و پرداخت رعایا و برایا بدست یزید پلید ہوئی وہ بادہ غرور

پیغام مناکحت بھیجا کہ جملہ خدم و حشم تیرے زیر قدم ہین مالک ملک و صاحب تاج تو ہی اور ہم ہین سے

تو ہی ہر وقت مری مونس مری ہمدم ہی	مین جہانگیر ہون تو نور جہان بیگم ہے

زینب نے ہدیہ کے قبول کرنے سے انکار کیا اور با دل ملول جگر فگار جواب دیا کہ بعد انقضاء ایام عدت دیکھا جاے جو امر تقدیری ہے ظاہر ہوگا سہ

وصل بھی دیکھا جدائی دیکھ لی	حق نے جو صورت دکھائی دیکھ لی

یا قسمت یا نصیب بعد انقضاء عدت یزید نے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کو برسم رسالت و مشاطگی زینب کے پاس روانہ مدینہ منورہ کیا جب ابو موسی اشعری مدینہ مین پونہچے اولاً بقصد زیارت روضۃ انور سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے وہان دیکھا کہ جناب امام حسن علیہ السلام اور عبد اللہ ابن عمر قریب روضۂ اطہر تشریف فرما ہین بعد تحیہ درود و سلام ابو موسی انکے جانب متوجہ ہوئے یہ دونون بزرگوار بعد سلام سنت الاسلام مستفسر و ہمکلام ہوے کہ ای ابو موسی تمھارا اس عالم شیخوخت مین باعث اختیار سفر دور و دراز کیا ہی انھون نے حقیقت حال بیان کی کہ مین مرسلہ یزید برسم رسالت و پیغام مناکحت زینب بنت جعفر زن مطلقہ زید کے آیا ہون اُن دونون بزرگوارون نے فرمایا بہتر ہے ای ابو موسی جہان پیغام رسانی یزید کی کروگے وہان زینب سے ہمارا بھی پیام و سلام پہنچا دیجیے گا یہ آپکا احسان ہی ابو موسی وہانسے رخصت ہوکر زینب پاس آئے اور اپنی آنے سے انکو آگاہ کیا زینب نے چادر کا پردہ ڈال کر ابو موسی اشعری کو اندرون خانہ بلوا لیا اور بعد خاطر و مدارات پوچھا ای ابو موسی تمھارا موجب قدم رنجہ فرمائی و تشریف آوری اس کلبۂ احزان مین کیا ہی ابو موسی نے مافی الضمیر بعد خیریت و مزاج پرسی کے بیان کیا کہ اول تو تمھاری بے شوہری و تنہائی کا حال سنکر از حد ملال ہوا دوم یزید شوق عقد مناکحت تمھاری مین مضطر کمال ہوا لہذا روانگی مدینہ کا خیال ہوا بوقت حضوری روضۂ انور حضرت امام حسنؑ اور عبد اللہ ابن عمر کا بھی تمسے سوال ہوا اب تمکو اختیار بہر حال ہوا اور اگر مجھی کو

کہ زید کے پاس دوسری عورت عقد نکاح مین ہے میری کیا قدر و آبرو کریگا اگر اسکو طلاق بائنہ دیدے تو البتہ منظور ہے اگر وہ اس شرط پر مستعد ہو بہتر اسکو طلاق دیکے ورنہ یہ جلسہ برخاست ہو یزید مضطربانہ زید کے پاس آکر متلطف ہوا کہ اے برادر نامدار اسوقت ہمشیرہ عزیزہ کا یہ اظہار ہے سوا منظوری و طلاق دینے زوجۂ اولی کے اور کوئی علاج نہین کہ اُسکو اسی پر اصرار ہے اور دیا نتسے بلا تامل جرام چلے جانا موجب آبروریزی و رسوائی کوچہ و بازار کیا شہرت ہر شہر و دیار زید طمع زر کے دام مین ایسے قید تھے کہ فوراً طلاق بائنہ دے دیا انجام کار نہ سوچا یزید شادان و فرحان یہ خبر فرحت اثر لیکر اندرون دولت سرا گیا اور عجالۃً جواب لایا کہ اسوقت ہمشیرہ بوجہ وہم و فکر و اندیشہ بیہم بے ہوش ہوگئی ہے اور حالت غشی اُسپر طاری ہے اور چونکہ عورت عاقلہ و بالغہ ہے اجازت اُسکی ضرور ہے لہذا آج مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ آپ اس امر میں توقف فرمائیے کہ مجبوری ہے زید کو بجز مطاوعت و منظوری چارہ نہوا طوعاً و کرہاً مع برادری وہ خود واپس چلے گئے بعد دو چار روز آرام ملے مین گذران کر یزید نے پیغام دیا کہ میری بہن کہتی ہے کہ غنا و غضب جامہ سے باہر ہے کہ جب زید نے بلا صدور قصور ایسی زن عفیفہ و مطیعہ و حسینہ و جمیلہ کو طلاق دیدیا مجکو اُس سے کیا امید ہے ہرگز اُسکے ساتھ نکاح کرنا منظور نہین اور بخوبی ظاہر ہے کہ وہ خود عورت عاقلہ اپنے نیک و بد کی ماہر ہے کون اُسپر جابر ہے اور کچھ فکر کرو تمہارا خدا حافظ و ناصر ہے یزید نے اس حکمت عملی سے زینب بنت جعفر زوجۂ منکوحہ زید کو طلاق بائن دلوا دیا اور یقین کیا کہ زینب ضرور ملکۂ آفاق و شہنشاہ بیگم ہونا پسند کریگی اور بخوشی خاطر میرے ساتھ عقد کو راضی ہوگی زید اپنی حرکت و نا فہمی سے پشیمان زینب خبر مطلقہ بائنہ ہونے سے غم و غصہ مین غلطان و پیچان ہوئین لیکن تیر از کمان جستہ و وقت از دست رفتہ کیونکر پھر آسکتا ہے دونون بحال شکستہ بال قرین اندوہ و ملال ہوے زینب کو انقضاء عدّت طلاق لازم آیا گوشۂ انزوا اختیار کیا یزید نے باتحف و ہدایای مزید زینب کے پاس کنایۃً

رسول الثقلین حضرات حسنینؑ کی فضائل ومحامد سے کتب احادیث وسیر پر ہین نہ زبان کو طاقت
تقریر نہ قلم کو قوت تحریر ہے اور امیر معاویہ کی صحابیت مین کلام نہین اور معاملات اور
خطای فی الاجتہادی سے مناقشات ومحاربات خلیفۂ چہارم رضی اللہ عنہم کے ساتھ خطاءً
ثابت ہین نہ کہ عمداً الغرض یزید قاطبۃً عدو کامل حضرات حسنینؑ ہوا اسلیے کہ بعض اہل ولایت کے
لوگون نے بدستور خلافت اسکی بیعت وامارت سے انکار وانحراف کیا کہ وہ فاسق وفاجر
وزانی ہے چنانچہ ولایت خوارزم وبغداد وسیستان والون نے اور کہلا بھیجا کہ فرزندان
رسول کو خلافت زیبا ہے ہم انھین کے مطیع فرمان اور انھین سے بیعت کے خواہان ہین
یزید کو یہ بات سخت ناگوار ہوئی ہر ایک شہر مین ایک حاکم ومنتظم با فوج وسپاہ روانہ کیا چنانچہ
عتبہ بن ولید کو چھ ہزار سوار کے ساتھ روانہ مدینہ منورہ کیا کہ کل رعایا وبرایا سے بیعت لو
اور خطیب خطبون مین منابر مساجد پر میرے مدح وسپاس دعا وثنا کرین اور جو کوئی انکار
کرے اسکا استیصال کرو چنانچہ عتبہ بن ولید اسپر مستعد وآمادہ ہوئے اور خدمت بابرکت
حضرات امام حسنؑ وامام حسینؑ مین پہونچے اور اظہار مدعا کیا اُن حضرات نے بوجہ عذر فسق
وفجور یزید کی بیعت سے انکار رد کیا عتبہ نے حقیقت حال سے یزید کو آگاہ کیا اُسنے سات
سرداران قبائل مدینہ کو جو باعزت ووقار وجاعت بسیار مدینہ مین رہتے ومشہور دیار تھے
بتواضع ومدارات طلب کیا اور بحیلۂ دعوت اُنکو قتل کیا جب یہ خبر اہل مدینہ مین منتشر ہوئی
ہر ایک پر خوف وہراس طاری ہوا اور سد امن امن وامان حضرات حسنینؑ پناہ گیری کا
خواستگاری ہوا راستۂ آمد وشد خفیہ جاری ہوا سایۂ عاطفت خلقی وعنایت وشفقت جبلی
موروثی شاہزادگان ہر ایک کہ ومہ پر دائر وساری ہوا جب یزید نے یہ حال سنا اور بھی
شعلۂ غضب اُسکا مشتعل وناری ہوا عتبہ حاکم مدینہ کو نامہ لکھا اگر بحیلہ وتدبیر تم فرزندان پیغمبر
بشیر ونذیر کو قتل واسیر کروگے ضرور میرے دستور معظم ووزیر ہوگے عتبہ بطمع دنیا تنہا خدمت
شاہزادگان باصدق وصفا مین حاضر ودست بستہ بعد مدح وثنا مشغول گریہ وبکا ہوا

کفش برداری مین منظور کروا رین چہ بہتر زینب نے بعد غور و تامل یہ جواب دیا کہ میرا ہی عالم
شباب اور تم پیر و ضعیف مثل حباب ہیرے تمہارے نباہ کا ہی ستہ باب کیا ہنسینگے سنکر
شیخ و شاب (زن جوان را اگر تیرے بر پہلو نشیند بہ کہ پیرے) البتہ ان تینون کی پیام
رسانی عقد کے بارے مین تمسے مشورت خواہان ہون کہ تم معمر و جہاندیدہ ہوا اور مین پردہ نشین
و غم رسیدہ ابو موسی اشعری نے جواب دیا کہ تمہاری عقل رسا پر آفرین اور ہزار آفرین
اگر دولت و حکومت دنیا کی تمنا ہے تو یزید کو منظور کرو اگر ملت و آخرت کا خیال ہے عبد اللہ
بن عمر کو قبول کرو اور اگر دنیا و عقبیٰ مین ملکہ جہان و قیصرۂ جنان بننا چاہتی ہو تو حضرت
امام کو پسند کرو زینب ابو موسی کے جواب با صواب سے بہت خوش و مسرور ہوئین اور کہا
میری دلی تمنا تو یہی ہے کہ دنیا مین امام حسین کی بھاوج علی مرتضی و فاطمہ زہرا کی بہو کہلاؤن
عقبی مین امام حسن کو اپنے پہلو مین بٹھاؤن حوران بہشتی کو رشک حسد سے جلاؤن جب امام حسن
کو منظوری زینب معلوم ہوئی آپ انکو اپنے عقد نکاح مین لائے اور ابو موسی بدنیل مرام
ناکام یزید کے پاس واپس گئے اور حقیقت حال اس سے بیان کی وہ یہ سنکر مثل قالب بے جان
غیظ و غضب سے مار پیچان ہوا ایک تو تخم عداوت اصلی اسکے مزرعۂ دل مین جما تھا اب دوسرا
اور یہ نیا پودھ عداوت فرعی بار آور ہوا یزید بادل ہزاران ہزار رنج و محن در پے
قتل و شہادت حضرت امام حسن ہوا اور جناب ممدوح شب و روز معروف ریاضت نفس و
عبادت و طاعت پروردگار عالم تھے ریاست و جاہ و حشم سے کنارہ طوعاً و کرہاً اتمام
خلافت مدت تیس سال کی کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ اَلْخِلَافَةُ مِنْ بَعْدِي ثَلٰثُوْنَ
سَنَةً ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ مُلْكًا عَضُوْضًا کہ خلافت و ریاست بطریق دین و رسالت
و دستور رسالت تیس برس تک رہیگی اسکے بعد سلطنت ہو جائیگی حاکم و فرمانروا مثل سگ
درندہ و شیر غرندہ ہونگے امام حسن تارک ریاست ہو کر مشغول ریاضت و عبادت ہوئے
اور باعث صلح و آشتی ... اگرچہ ... گوشہ

عروس آرائی کہین بصورت پارچہ فروشی کہین بشکل پارچہ دوزی اپنے کام کی تدبیر سازی کی
ونکہ حضرت امام حسنؑ رضی اللہ عنہ کثیر الازدواج تھے ہشتر عورتون کو اور بروایت بعضے
ونسو عورتونکو یکے بعد دیگرے طلاق دیدے کر عقد نکاح مین لائے تھے چنانچہ جب
ضرت کے والد ماجد علی مرتضی کو حالت علالت مین یہ امر منکشف ہوا تھا کہ حضرت حسنؑ کثرت
ازدواج مین راغب ہمہ تن ہین اور پھر ویسا ہی صبح کو نکاح و شام کو طلاق دینے مین
بے باک مطلقات پر رنج و محن ہین مہاجر و انصار و خویش و تبار کو و قبائل قرب جوار کو
طلب فرما کر منبر پر تشریف لیگئے اور خوے تلون المزاجی حضرت حسنؑ کے شاکی ہوی اور
اس بات کو مانع کہ تم لوگ اپنی اپنی ہمشیرون و دخترون کو حسنؑ کے عقد نکاح مین نہ دو چونکہ
مین انکا والد علیؑ اور ولی ہون اطلاع شرط ہی وہ کل حاضرین یہ مضمون بیان فصاحت
عنوان حضرت امیر کا سنکر یک زبان ہوی اور قبیلہ سلیم سے ایک شخص مسعود نام ترجمان ہوے
اور دست بستہ سب کی جانب سے عرض کی یا امیر المؤمنین ہمارا عین فخر و سعادت ہے اگر حسنؑ
ایک روز مین چار چار عورتون سے ہماری نکاح کرنا و طلاق دینا چاہینگے تو بھی ہم انکا
نہ کرینگے کیونکہ نور دیدۂ رسول مقبول فرزند علی مرتضی جگر گوشۂ بتول ہین ان کی
سب باتین ہمین بدل منظور و قبول ہین حضرت علی کرم اللہ یہ جواب باصواب انکا سنکر
خوش و راضی ہوی اور فرمایا ؎

لَوْ كُنْتُ لِلْجِنَانِ بَوَّابًا		لَأَدْخَلْتُكُمْ فِيهِ آقَابًا

اگر مین روز قیامت کے مقرر ہونگا دربان جنت کا ہر آئینہ داخل کرونگا تمکو اسمین ہر ایک کو
پکار پکار کر۔ الغرض وہ زن پیر با ہزاران تدبیر قطامہ نام ایک زن منکوحہ اور بقولے
کدبانو نام کنیت ام محمودہ حضرت حسنؑ تک پہونچی اور جیسا کہ دستور زنان عیارہ و مکارہ ہے
مستفسر حالات حسن معاشرت حضرت حسنؑ ہوی اس عورت سادہ لوح ناقص العقل نے کہا
ایک دو چار عورات کی دلجوئی و مدارات ہوسکتی ہے اور سیان تو ایک صبح جلیس و ہمدم ہے

اور نامہ یزید پیش کر کے مظہر مدعا ہوا شاہزادگان عالی ہمم نے چشم پُر نم کر کے فرمایا کہ ہمارا احسان و حُسن سلوک اُسکے ساتھ ظاہر ہے کہ ہمنے تفویض مملکت و سلطنت اُسکے باپ معاویہ کے بخوشی و رضا کر دی اَبْ اُسکو داعیہ امارت و سلطنت و خلافت جو کچھ ہی ہمکو حاشا کچھ بحث و مباحثہ نہین اقرار و انکار رعایا و برایا کی ہم مانع و مزاحم نہین ہماری ساتھ عداوت و بغض یہ اسکا تخمی نقص ہے غرضکہ عتبہ حاکم مدینہ بعد عرض و معروض و استمالت خاطر شہزادگان اور عفو جرائم و عصیان کر کے واپس چلے گئے جب مخبرون نے یزید کو خبر دی کہ عتبہ حضرات امام حسنؑ و حسینؑ سے مِل گئی اور بجز تملق و آشتی کے تعمیل فرمان نکر گئے وہ شریر عتبہ کی یہ تقصیر مخبرون کی تحریر و تقریر سے سُنکر بغایت برہم و درہم ہوا اور عتبہ کے نام فرمان مُہر جریان لکھا کہ ای عتبہ اگر تو اپنا عہدہ اور جان کی امان چاہتا ہے تعمیل حکم قتل حسنین مین مستعد و سرگرم ہو ورنہ خود کو معزول و مقتول سمجھ جب عتبہ کے پاس یہ نامہ تہدیدی و تاکیدی بدستخط خاص یزید بد حواس پہونچا تو وہ اپنے دل مین سوچا

کہ نقد را بہ نسیہ گذاشتن کار خردمندان نیست ؎

اَبْ تو پانی عیش سے گذرتی ہے ۔۔۔ عاقبت کی خبر خدا جانے

حاکم وقت کی عدول حکمی مین سراسر دنیا کا نقصان ہی گو عاقبت کا بالکل زیان و دخول نار جہنم کا سامان ہی حیلہ جوئی و تہیہ اسباب و فکر ہلاک جگر گوشگان جناب رسالت مآب ہوا زنان مکارہ و ساحرہ اور عورات شرارت انگیز فتنہ خیز کو تلاش و جستجو کر کے بلوایا از انجملہ ایک زن پیر زال مادر ابلیس بدخصال جُعیدہ نام فاسق و سحر مین بدنام عابدون کی فریب دہندہ و کشندہ زاہدون کی دام بد سرانجام بہ اُجرت دس ہزار زر سرخ علاوہ انعام و اکرام مستعد انجام مہام قتل و ہلاک شاہزادگان عالیمقام ہوئی دس توڑے زر سرخ پیشگی لیکر گھر مین رکھا اور بر قصد مکر و فریب دام عصا لیکر باہر نکلی اور بخانہ زوجات حضرات حسنینؑ آمد و شد و راہ و رسم جاری کی کہین بہ تلاش نوکری طعام پزی و ماماگری کہین بلباس مشاطہ گری

باقت دیگر معروف عیش و عشرت صبح و شام ہوا آپ درپئے قتل سبط اصغر حضرت خیر الانام ہوا	
وہ دونون بھائی یک طرف	باری خدائی یک طرف

ب صاحبزادے کا یہ انجام ہوا دوسرے صاحبزادے کی فکر کرنا لازم و ضرور تمام ہوا دوسرا
م احکام عتبہ کے نام جاری کیا مرحبا شاباش مالک کا کام ایسا ہی انجام دینا چاہیے جیسا تو نے
ا آپ نیری نمکحلالی سے امید ہے کہ دوسرے سبط پیغمبر کی ہلاکی کی فکر بغفلت آمینؑ وانہ رکھ
ہ بچہ شیطان ازبس شادان و فرحان ہوا ایک تو خلعت و انعام پر نازان تھا دوسرا یہ
بان خیر خواہی و خوشنودی تو امان پونچا جب جناب امام حسین علیہ السلام کو یہ خبر معلوم
وئی تو آپ با چشم گریان و سینۂ بریان با ہجوم اندوہ و غم یکہ و تنہا بے برادر و پدر و غمخوار
ندیشہ مند اور اپنے دوستون ہواخواہون سے مصلحت جو و مشورت خواہ ہوے کہ صورت مفر اس
ز یدپلید اور عتبۂ بدخصال بدکردار سے کیونکر متصور ہے سب نے یک زبان دست بستہ عرض
ن بس ہے کہ حضور ترک وطن فرمائین مدینۂ منورہ سے مہاجرت گوارہ فرمائین اور مکۂ معظمہ میں
شریف لیجائین حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس امرکو بتقدیم و انعام گوارا فرمایا اور
تیاری سفر کی اور بارگاہ بے نیاز مین دست بدعا ہوے کہ خداوندا

قفس مین پائین وہ راحت کہ ہم بلبل چمن بھولین	ملے وہ عیش غربت مین کہ آرام وطن بھولین

اور بعد تہیۂ سامان سفر حضرت ام المؤمنین بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین بہ نیت
رخصت گئے کہ وہ بقید حیات تھین جب انھون نے امام کو زار و نزار دیکھا کہا ای لخت جگر نور نظر
دوش نشین پیغمبر تمھارا یہ حال ابتر دیکھکر جگر خون ہوگیا اور آنکھونکی راہ بہہ گیا برائے خدا
تنہا سفر اختیار نہ کرو اور اندرون حجرہ تشریف لیگئین اور ایک شیشہ پر از خاک کربلا اٹھالائین
اور ارشاد کیا ای فرزند من یہ سیدز من تمھارے نانا نے مجکو دیا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ اے
ام سلمہ جب یہ خاک خون ہو تو جانیو کہ میری فرزند دلبند حسینؑ کا حال زبون ہوا اسکی اہلبیت کا
کشت و خون ہوا لاش اسکی پامال اسپان طالبان دنیا ہو دون ہو فرمائے جناب رسالت مآب

اور ایک رات یہ ہی واردات اُس پیرزال نے باصد ملال کہا ای کدبانو قربانت شوم میرے پاس ایک دوا مجرب و آزمودہ در باب حُبّ و محبت زن و شوہر باہم مخالف و آزردہ ہے
چہ جاے اطمینان و آسودہ اگر اجازت ہو حاضر کرون کدبانو نے کہا

اے بُوا قربان احسانت شوم ۔۔۔ اینچہ احسان ست قربانت شوم

نیکی و ریوچھ پوچھ بعد اشتیاق تمام وہ بدسرانجام زہر ہلاہل تیار کر کے لائی اور نصیحت کی کہ بوقت تشنگی شربت مین گھول کر اگر پلادوگی تو اسکا اثر دیکھوگی کہ امام حسنؑ تمہیں قربان ہر وقت زیر فرمان رہینگے کدبانو نے ویسا ہی کیا کہ بہ نوبت شب باشی بوقت غلبہ تشنگی شربت مین پلادیا جب اُسکے اثر نے سرایت کیا او حضرت امام کو محسوس ہوا عجالۃً فرزند اکبر حضرت قاسم کو بطلب برادر خورد حضرت حسینؑ بھیجا وہ جب تشریف لائی بھائی کا حال دگرگون پایا استمزاج کے بعد استفسا حقیقت حال کیا حضرت امام حسنؑ نے باجرأت و شجاعت خلقی و جبلی آہستہ سے فرمایا برادر من وقت موعود آگیا اذا جاء الاجل نقطع الامل راضی برضا و تسلیم ہونا چاہیے کسی کی جانب سوء ظن بعید از شیوہ بعلو حسن ہی منتقم حقیقی انتقا کش ہر مردو زن ہے گریہ و زاری مردان طریقت خاندان نبوت کی خلاف ہی گو ہزاران ہزار رنج و محن ہی بعد وصیت و نصیحت بتاریخ عشرہ محرم الحرام سنہ اُنسٹھ ہجری قریب شام رونق افزا ہے دارالسلام ملاقی مالک حقیقی ذوالجلال والاکرام ہوے اعزا و اقربا تمام اہل مدینہ کا حال ہوا دگرگون اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ سب اللہ کی ملک ہین اور اُسی کی آگے سرنگون

ذکر شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

جب یزید پلید اس مہم سی فارغ البال سزاوار عذاب و نکال لائق عتاب و الجلال مع اہل دنیا و دنی کے نزدیک شاہنشاہ با دولت و اقبال ہوا حضرت امام حسینؑ کی جانب خیال ناآل ہوا مشیران سلطنت و ارکان دولت سے محظوظ و خوشحال ہوا ہر ایک کو انعام و اکرام بقدر

حکم پروردگار ہی جواہر سبز و سُرخ اثیر نثار ہے تم دونون کی خوشی و رضا منظور خالق آفریدگار ہی
پھر دونون تختیون پر حسنؑ کی تختی کو زمرد سبز سے حسینؑ کی تختی کو یاقوت سُرخ سے پُر کر دیا
اور آنحضرتؐ کو حوالہ کر دیا آنحضرتؐ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حمد و ثناء پروردگار کے بعد کہا
الٰہی زر و جواہر تو زینت تاج شاہون کو زیبا سزاوار ہی مین فقیر و محتاج مجکو وسیلہ و حیلہ شفاعت
امت گنہگار درکار ہے یہ کہکے حضرت زار زار رونے لگے اُسوقت جبرئیل بھی چشم پُرآب ہوے
اور کہا آپ کو از یوم ولادت شفاعت اُمت کا سوال بار بار ہی تو رحمان و رحیم کو بھی آپکی
امت مرحومہ کی کل خطیات و سئیات کی مغفرت کا اقرار ہی وہ بارگاہ عالیجاہ ہی گیلی و سوکھی کا
ایک ہی نرخ و بازار ہے ایک ہی درجہ مین جنت و نار ہی اور یہی شان وحدانیت و ربوبیت کے
سزاوار ہی جب شاہان مجازی کو یہ اختیار ہی کہ گاہی بسلامی بر نجند و گاہے بد شنامے
خلعت دہند) تو وہ تو مالک شاہنشاہ حقیقی قادر علی الاطلاق کل عالم کا آفریدگار ہے
اولیا و اشقیا نیک و بد عابد و زاہد فاسق و فاجر کیا جو منظور نظر و مقبول بارگاہ غفار و ستار
ہوا وہ رستگار ہے ابلیس باوصف عبادت چالیس ہزار برس داخل نار ہی حضرت آدمؑ
و اولاد آدم کے لیے باوجود ہزاران ہزار گناہ بیشمار حیلہ عفو و بخشش توبہ و استغفار ہے
اسیکا نام لاابالی سرکار ہی اے حبیب آپکی کل اُمت آپکی مغفور ہوگی لیکن صبر آپکو درکار ہے
زمرد سبز سے یہ اشارہ ہی کہ حسنؑ مسموم ہونگے یاقوت سُرخ سے یہ کنایہ ہی کہ حسینؑ کے گلے پہ
تلوار ہے تن نازنین اُنکا پامال کرنیوالا اشقیاء اُمت کا گروہ سوار ہے سر تن سے جُدا
کرنیوالا شمر ذی الجوشن دوزخیونکا سردار ہی پھر یہ خاک کربلا حاضر ہی وہی موقع کارزار ہے
جب یہ خاک خون ہووے ہی یوم قتل حسینؑ کا اس سے اظہار ہے اُم المؤمنین بی بی اُم سلمہ نے
کل داستان سُنا کر باگریہ و زاری و دلجوئی و دلداری حضرت حسینؑ کو رخصت و وداع کیا
وہانسے حضرت حسینؑ روضۂ انور سید البشر اپنے نانا پیغمبر پر گئے اندرون روضۂ مطہر سے
آواز آئی یا قرۃ عینی عجل الینا فنحن مشتاق الی لقائک اے آنکھ کی پتلی جلد ہمسے مل

اَلدُّنیَا جِیفَۃٌ وَطُلاَّبُھَا کِلاَبٌ دنیا مُردار ہی اور طالب وخواہان اسکے سب مُردار خوار ہین
حضرت امام علیہ السّلام نے کہا ای مادر مشفقہ مین یہ شیشہ خاک کربلا پیغمبر خدا نے کس موقع پر آپ کو
عطا کیا بی بی اُم سلمہ نے کہا ای فرزند جگر پیوند مین ایک دن کا ذکر ہے کہ رسول مقبول میرے
حجرہ مین تشریف رکھتے تھے اور تم دونون بھائی سعلم سے درس وتعلیم خط کرتے تھے تم دونون نے
تختی لکھکر اپنے والد ماجد حضرت علی کو دکھائی کہ حضور ہمارے حرفونکو خلعت دین اور پسند کرین
کہ کسنے اچھا لکھا ہی حضرت علی نے بلحاظ شفقت پدری کہ دونون قرۃ العینین ہین اگر ایک کو
اچھا کہونگا دوسرا ناراض ہوگا فرمایا دونون کے خط اچھے ہین تم دونون مُصر ہوئے کہ بالک ہٹ
مشہور ہے اور کہا بابا جان کچھ فرق کم وبیش تو ہوگا حضرت علی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ
کے پاس لیجاؤ اور اُنکو دکھاؤ کہ وہ مرد معمر وبزرگ ہین جب تم دونون اُنکے پاس آئے تو اُنھون
نے بھی بخیال ملال ٹال دیا اور کہا اپنے نانا پیغمبر خدا کے پاس لیجاؤ کہ وہ انصاف فرمائین
مابہ الامتیاز بتائین جب تم دونون بھائی آنحضرت صلعم کے پاس تختی لائے اور مستفسر ہوے
کہ نانا جان انصاف کرین کہ ہم دونون مین کسکا خط اچھا ہی آنحضرتؐ نے غور فرمایا کہ
دونون آنکھین برابر ہین اگر ایک کو اچھا کہونگا دوسرا مچل جائیگا زمین مین لوٹ جائیگا
سر کے بال نوچیگا فرمایا نور چشمان مَن مجکو اسمین دخل نہین رہنے دو اگر تم دونون کو بحث
وتکرار ہی حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو آنے دو وہ حامل وحی ہین انصاف اُنکو سزاوار ہے
اس اثنا مین حضرت جبرئیلؑ بھی آموجود ہوے آن حضرتؐ نے ہنسکر دونون تختیان پیش کین اور
کہا ای اخی آج صبح سے اِن دونون بھائیون کی آپسمین یہ گفتار ہے کہ کسنے اچھا لکھا کسکا
کون حرف تحریر مین پائدار ہے اب اسکا انصاف تمھارے اختیار ہے اِن دونون کو اسی پر
ہٹ واصرار ہے حضرت جبرئیلؑ نے دونون تختیونکو بغور دیکھا اور کہا کہ دونون خط یکسان
ہین [illegible] خدا کا پیارا ہی ایک معدن جواہر زواہر سبزوار ہی دوسرا کان یاقوت سُرخ
شرر بار ہی ایک علم وبُردباری کا بحر ذخار ہے دوسرا صبر وشکر کا دریائے ناپیداکنار ہی یہی انصاف

جب یہ نامہ کید شمامہ حضرت امام پاس پہونچا سر نامہ وا کر مضمون خط کو بخوبی غور و ملاحظہ کیا اور قصد مصمم کہ واقعی یہ نامہ مصداق شمامہ ہی کوفہ چلنا چاہیے مکہ جای خطرناک ہی گو ہر فتنہ و فساد سے پاک ہی کوفہ جاے امن و امان ہی حاکم وہان خادم خادمان ہی حضرت امام کو یقین ہوا بجواب اسکے ارشاد کیا ؏

کمال شوق ملاقات اُسنے لکھا ہے	چلون مین آپ ہی قاصد جواب کے بدلے

بلا تامل اسمت کوفہ قصد روانگی فرمایا ہر چند اہل مکہ نے بہ الحاح و زاری عرض کی کہ انکو قوّت لایُوفی دکوفی لوگ وفا عہد نہین کرتے حضور عماد کے قول پر اعتماد نفرمائین کہ وہ کیاد و مکار ہی کوفہ چھوٹا شہر ہے گو حصار و سپاہ جرار ہی لیکن بمقابلہ یزید کب انکو طاقت جنگ و پیکار ہے وہانکے رؤسا و رئیس کا ام محض بیکار ہے اور شہر مکہ با امن و سکن قدیم سید ابرار ہے آیندہ حضور کو اختیار ہی لیکن حضرت حسین علیہ السّلام نے قصد روانگی مصمم فرمایا اور بغرض اظہار خلوص نسبت سرداران جلیل اپنے برادر مسلم بن عقیل کو مع اِنکے دو پسر اور چالیس سواروں کے پیشتر روانہ فرمایا تاکہ کوفہ مین پہونچکر وہان سے کیفیت و حالات اشتیاق قدمبوسی تحریر کرین جب بعد قطع منازل حضرت مسلم مع نسل مع ہمراہیان کوفہ پہونچے عماد بادشہ کو خبر ہوتی وہ استقبال کو نکلا اور بکمال اعزاز و اکرام ظاہری سے حضرت مسلم کو اندرون شہر لیگیا اور ایک مقام وسیع قیامگاہ کو تجویز کر دیا اور سامان دعوت مہیا اور اہل کوفہ بھی برسم زیارت قدمبوسی مسلم کے ہجوم کیا رئیس اور سرداران قبائل بھی ذوق شوق سے ملے حسب الارشاد برادر عالیقدر کے مسلم نے حضرت امام علیہ السّلام کو حقیقت حال اور خاطر داری عماد بدخصال سے اطلاع دی اُسوقت حضرت امام باذریت و ہمراہیان تمام راہی شہر کوفہ ہوے اور عماد بنیاد فساد نے یزید پلید کو خفیہ معروضہ لکھا کہ بدولت و اقبال حضرت مسلم جال مین آگئے یقین ہی کہ امروز فردا مین امام بھی دام مین آجائین میرا کام پورا سرانجام ہوا اب تدبیر قتل و اسیر کرنا چاہیے یزید سنتے

کہ ہم مشتاق تیری دیدار کے ہین حضرت حسینؑ بہ آہ و زاری و ہزار بیقراری روضۂ مبارک سے
رخصت ہوکر بجمعیت چار ہزار ہمراہیون پیدل و سوار کے جانب مکۂ معظمہ بادیہ پیما ہوے
اور مدینۂ منورہ مین نمونہ روز رستاخیز نمودار ہوا واحسینا کی صدا و پکار ہوئی کہتے ہین کہ
تین بار مدینہ مین ایسا شور قیامت برپا ہوا ہر ایک خانہ ماتم کدا ہوا اوّل بروز وفات
سیّد الثقلین دوم بیوم شہادت امام حسنؑ سوم بوقت وداع امام حسینؑ بعد قطع منازل و طے
مراحل جب مکۂ معظمہ مین حضرت حسینؑ پونہچے منجملہ چار ہزار ہمراہیون کے بہتّر تن باقی رہگئے
ہر ایک راہ سے کٹ کٹ کر واپس آنے لگے اہل مکّہ نے بڑی خاطر و مدارات سے حضرت کو ہاتھون ہاتھ
لیا اور نہایت اعزاز و اکرام سے استقبال کیا اور مکان وسیع و فرحت افزا مین اُتارا اور ما حضر
حاضر کیا اور دست بستہ عرض کیا کہ وطن اصلی حضور عالی کا یہی مقام ہے ہر ایک خُرد و بزرگ
بجا آوری خدمت مین حاضر صبح و شام ہے یہ ملک موروثی مفتوحۂ سید انام ہے سب طرح سے
مہیا اسباب عیش و آرام ہے جب عتبہ بن ولید پلید کو یہ خبر ملی کہ حضرت حسینؑ مکہ پہونچے اور
وہان لوگون نے کمال اعزاز و احترام سے استقبال و اکرام کیا فوراً یزید کو مفصلاً حال لکھا
یزید خط پڑھکر ڈرا اور رؤسار کوفہ کے نام فرمان لکھا اور عماد پاشا کو تہدید نامہ روانہ کیا
اگر ملک و ریاست و حفاظت رعایا منظور ہے حسینؑ کو معین ندو بجبر بیرون شہر کردو اور
کوفہ مین بلالو اگر تم لوگ میرے وفادار و ترقی خواہ ہو چنانچہ عماد پاشہ مضمون خط یزید پر
مطلع ہوا تو رؤسار شہر سے مصلحت خواہ ہوا کہ یزید کا یہ منشا ہے کہ کسی حیلہ و مکر سے امام کو
کوفہ مین بُلالیا جاوے اُسنے عرضی بدین مضمون حضرت امام حسینؑ کی خدمت باعظمت میں
روانہ کی کہ سُنا گیا کہ حضور پرنور بسبب گردش زمانہ ناہنجار وارد مکہ ہین اور یزید شاہ شام
درپی آزار خاندان عالیمقام ہے اور یہ جان نثار خادم دیرینۂ والد ماجد حضور بدم و دام ہے
بہتر ہے کہ حضور تشریف شریف یہان ارزانی فرمائین یہان قلعۂ مستحکم اور نوّے ہزار سوار
جرار اور دو لاکھ پیادہ تیار لائق کارزار اور رؤسا یہانکے ہر ایک خادم و جان نثار ہوا دا ہے

جدا کرکے یزید کے پاس بھیجدیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام بموجب ورود خطوط متواتر شوقیہ بادیہ پیمای جادہ غربت ہو چکے تھے بکوچ متواترہ دشت کربلا مین لب دریا فرات فروکش ہوے اور مطلقاً اس معرکہ عظیم سے بیخبر مع اہلبیت بہتر نفر چونکہ مکہ معظمہ سے چند سوار و پیادہ ہمراہ چلے تھے وہ راہ ہی مین ہوگئے تتر بتر ہوگئے حضرت امام ہر سو نگران متحیر و ششدر اور یوم ورود دشت کربلا شب غرہ محرم وقت شام تھا کو چہای متواترہ شبانہ شب سے شترہای باربرداری اور اسپان سواری شل و بیکار ہوگئے تھے ایک قدم آگے نہ بڑھ سکتے تھے ہرچند حضرت امام دلدل کو ایڑ لگاتے اور چابک مارتے تھے مگر وہ اثیرن ہوکر وہین رہجاتا تھا آگے نہ بڑھ سکتا ہر وشت سے نام موضع و صحرا کا دریافت فرمایا انھون نے جواب دیا اسکا نام کربلا ہے اسوقت کمال تاسف و حسرت سے ایک آہ جگردوز سینہ پرسوز سے کھینچی اور ارشاد کیا هٰذَا مَوْضِعُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ معلوم ہوا کہ یہ موضع رنج و مصیبت و بلا ہے اور یہ سب الْنَصِيبُ يُصِيبُ جو امر مقدر اور مشیت ازلی ہے وہ ہونا ضرور ہے خیمہ گاڑنے اسباب اتارنے کا حکم دیا اور خود بدولت بتلاش آب وضو ہر طرف متلاشی ہوے دور سے دریا روان دیکھائی دیا ہمراہیونکو اشارہ کیا کہ وقت مغرب ہے پانی وضو کو دریا سے لے آؤ جب وہ لوگ کنارہ فرات پر پہونچے دیکھا لشکر یزید لب ساحل خیمہ زن ہے اور ہر گھاٹ پر متعینہ ایک بڑا دستہ فوج کا افسر یا لا مانع آب کشی مردوزن ہے وہ واپس آئے اور حضرت سے کیفیت مشاہدہ بیان کی اور زبانی لشکریان یزید کے شہادت حضرت مسلم اور انکی جرأت و شجاعت عیان کی جب حال پر ملال شہادت برادر اور بیوفائی اہل کوفہ معلوم ہوا تو اہلبیت نانا پیغمبر بیصبر بحالت تفتہ جگر خاک بسر ہوئے کا یقین و مضمون ارشاد مفہوم ہوا خیال ثبات اسی مقام ہولناک سے موہوم ہوا ہر کہہ و بہ غمگین و مغموم ہوا کثرت غم و اندوہ سے رفتہ رفتہ فرمایا کہ تیمم کر اداے صلوۃ کی شب بیداری و گریہ و زاری مین رات تمام کی صبح کو حکم کیا کہ جلد خندق جہت محافظت و حفاظت عورات و اطفال خردسال کھودا جائے اور تہیہ اسباب و آلات حرب کیا جائے ہمراہیون نے تعمیل ارشاد کی عورات کو خیمہ مین قلب لشکر مین جگہ کی گرداگرد میمنہ و میسرہ پناہ لی ور قریب ستونا کر

نامہ پڑھتے ہی سرداران کوفہ کو حضوری مین طلب کیا اور اُنکو انعام و خلعت و جاگیر دینے کا
اقرار اور اپنے مدعا و دلی کا اظہار اور قتل مسلم پر آمادہ و تیار کیا منجملہ اُنکے شمر بن خفش جہود
مع اپنی برادر تمر کے بیس ہزار سوار ہمراہ لیکر واسطے قتل مسلم کے اُٹھ کھڑا ہوا اور دو سردار
اہل اسلام برای نام سے ایک عبداللہ بن زیاد دوسرا عبداللہ بن عمر کو یزید نے بطور کمک
پچاس ہزار سوار تجربہ کار کے جو اپنی اپنی کارگزاری مین رستم و اسفندیار کو اسیر کمند و گرفتار کرکے
حاضر دربار کرنیوالے تھے ساتھ کرکے حکم روانگی کوفہ کیا اب ستر ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادہ اور
اُنکے بھارجہ و ہیر و بھنگہ کا لشکر خاطر خواہ ہو گیا اور شہر کوفہ کو دبا کر محاصرہ کر لیا جب عماد
بانی فساد کو معلوم ہوا کہ اسکا کام بخوبی انجام ہو گیا تو مضطربانہ بظاہر بخلوص عقیدت اہل بیت
پیمبر اور بباطن بحکمت عملی و جنگ زرگری حضرت مسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور دست بستہ
ملتمس ہوا کہ بڑا غضب ہوا کہ یزید کی لشکر بیشمار نے آکر شہر کا محاصرہ کر لیا اب بجز لڑنے اور مرنے
کے چارہ نہین ہے حضرت مسلم نے شجاعت و مردانگی موروثی و خلقی کو کام فرمایا اور چالیس سوار
بمقابلہ کفار ناہنجار و لشکر بیشمار بیرون شہر نکل کھڑے ہوئے اور عماد بحیلہ تہیہ اسباب مردمان
لشکری کوفہ کے شہر مین واپس آیا اور جو لوگ کہ ہمراہ مسلم کے شراکت چاہتے تھے اُنکے تدارک مین
مصروف ہوا اور اُنکے قتل و اسیر کرنے مین مستعد ہوا اور شہر پناہ کے دروازے کو جب سُنا کہ
مسلم بیرون شہر مقابلہ کفار ہو چکے ہین بند کرا دیا کارزار شروع ہو گیا کہان یہ ایک سردار و
چالیس سوار کہان وہ لشکر بیشمار لیکن یہ اولاد حیدر کرار خاندان سید ابرار وہ ارزل قوم حرام خوار
بندۂ درم و دینار ایک ایک نے ایک ایک ہزار کو قتل و داخل نار کیا وہ داد شجاعت و مردانگی دی
کہ کشتون کے پشتے لگ گئے زمین و آسمان سے صدائے تحسین و آفرین اُٹھی آخر انجام کار بنیاد چالیس
کے بمقابلہ ایک لاکھ ستر ہزار مرتبۂ شہادت کے حصول مین صبح سے تا شام رہی ہنگامۂ رزم گرم رہا
بوقت غروب آفتاب ہزارون زخم کاری کا صدمہ تشنگی کا غلبہ اعدا کا حربہ خود تنہا دیکھ مسلم بن عقیل
صبر جمیل داخل دار الجلیل ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن حاکم کوفہ نے سر مبارک انکا تن سے

قتل لشکر بیشمار رہوا آخر کو خود بھی شہید وہ جان نثار ہوا داخل بر حمت پروردگار ہوا حضرت امام
کو صدمہ وقلق شہادت خادم باوقار ہوا انکے بعد فوراً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رزمگاہ
کی جانب حسب الاجازت امام علیہ السلام شمشیر تیز کو خیز کیا اور سمند باد رفتار کو کاوہ دیا رجز کیا اور
مبارز طلب کیا بہادران لشکر یزید نے شان صولت عمری و دبدبہ فاروقی دیکھکر محاربے منھ پھیرا
عبداللہ نے قلب لشکر مین گھسکر دلیران فوج کو آگھیرا اور دو سو نام آوران سپاہ کو تہ تیغ کیا
بمجبوری یکبارگی لشکر یزید نے نرغہ کر کے انکو شہید کیا بعد انکے خالد بن قیصر رضی اللہ عنہ نے
گھوڑا اٹھایا اور نعرہ مارا ہل من مبارز کی صدا دی جب کوئی مقابل نہ آیا تو خود ہی انپر
حملہ کیا اور قریب ساٹھ ستر نفر سردار لشکر کے سر کو تن سے جدا کیا اور تین حملے متواتر کیے اور ہر
حملے مین اسیقدر علف تیغ بیدریغ ہوے آخر کو خود بھی شہید ہوے وو داخل فردوس ہوا انکے بعد
مسعود بن سعد رضی اللہ عنہ نکلے باہیبت و وقار اسپ تیز رفتار کی لگام کو تھام کر لشکر کفار
نابکار کو پکار آواز دی ہل من مبارز کوئی لڑنیوالا ہے جسکو دعوی شجاعت ہو سامنے آوے
تا دیر انتظار کیا جب کوئی نہ نکلا اشہب کو تیز رفتار کیا اور لشکر پر جا گرے وار تیر و تلوار کیا
کشتونکا انبار کیا ہزارون کو داخل دار البوار کیا پھر خود بھی شہید ہوئے کار رضاء پروردگار کیا
انکے بعد عبدالرحمن بن زید عراقی رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو جولان دیا اور میدان جنگ مین
نکلے فیل مست کیطرح جھومتے بگڑے اور جانب لشکر اعدا جا سمٹے ہزارونکو پامال و بھگا کر لوٹے
کہ نامردون نے پیچھے سے تیرون کی بوچھار کی انکو بھی شہید کیا اور اپنی جائے خلود نار کی انکے بعد
محمد بن مالک عابد و زاہد و سالک رضی اللہ عنہ بلاخوف مہالک گھوڑا اڑا تے اعدا کو رجز سناتے
راہ ہدایت بتاتے سامنے آئے اور کہا ہل من مبارز کوئی لڑنیوالا ہے جب لشکر کفار سے جواب نہ آیا
میمنہ میسرہ کی سمت جھکے وہان بھی کوئی مقابل نہ پایا تو قلب لشکر مین دوڑ پڑے اور دو ہزار
پیادے و سوار کے سرون کو اتار مثل خیار دو پارہ چہار پارہ کر قصد ہلاک سرداران لشکر جرار کیا
آخر خود شہید ہوے ہزارونکو داخل نار کیا انکے بعد خالد بن خویلد یمنی نکلے شیر نیستان کیطرح

آفتاب بعد نماز چاشت حضرت امام داہنے جانب حضرت قاسم بن برادر حسنؑ بائین سمت کو علی اکبر فرزند اکبر اور پس پشت چند سوار مجموع بہتر نفر رزمگاہ مین نکلے اور اسپ سمند رفتار کو جولان دیا اور رجز فرمایا کہ زمین و آسمان ہیبت پیغمبری اور شوکت حیدری سی ہل گیا اور جانب لشکر یزید رخ کیا اور مبارز طلب کیا اُن بزدلون کا سینہ دہل گیا سوارون کا پاؤن رکاب سے پھسل گیا پشت زین سی نیچے گرے گھوڑا اوپر اُچھل گیا پیادے خوف سے ایسے سرنگون ہوئے کہ تیر و ترکش ہاتھ سے نکل گیا حُر بن ریاح نے جو نامی شہسوار ملک تھا جب یہ ذلت و خواری شجاعان لشکر یزید دیکھی جرأت و دلاوری سے اپنے کو سنبھال گھوڑے کو ایڑ دی اور حضرت امام کے مقابلے کو حاضر ہوا جب تیغ از نیام کشیدہ قریب آیا ہیبت حیدری نے تھپڑ مارا تھرتھرا کر گھوڑے سے کود پڑا اور دوڑ کر لگام اسپ نبیرہ سید انام تھام لی اور بکمال عاجزی و ادب سے عرض کی کہ یہ تو حضور کا خادم خاص ملکعب خانہ مین ہر وقت پاس رہتا تھا آج یہ مجال ہے کہ حضور کا قاتل ہو امیدوار ہے کہ عفو جرائم کمترین غافل و جاہل ہو تا دلجمعی و تسلی کامل ہو اور صدور حکم ہو کہ بمقابلہ و محاربہ لشکر کفار شاغل ہو حضرت امام نے حُر کو سینے سی لگایا اور پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ٭ مرحبا شاباش اے حُر یہ مردونکا کام ہے دنیاء فانی کو چھوڑنا آخرت باقی کو لینا اے حُر

دیکھتا ہون بچشم عبرت میدان کارزار مین

بندۂ داور و مظلوم کے یاور کم ہین ٭		طالب زر ہین بہت طالب کوثر کم ہین

الحمد للہ کہ تمکو توفیق ازلی ہادی ہوئی خیر اگر تمھاری یہی خوشی ہے لشکر کفار کے مقابل ہو داد شجاعت و مردانگی دو تا کہ زمانہ رستم و اسفندیار قصۂ بہرام و شہریار سے لوگ بیزار ہون تمھارے مدح خوان دلیران و شجاعان ہر شہر و دیار ہون بمجرد اشارہ و ارشاد حُر نے وہ حملہ دلیرانہ کیا لشکر یزید کو ہدف تیر کا نشانہ کیا کہ جرنیل و کرنیل و لفٹنٹ لشکر یزید کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا میجرون رسالدارون کمیدانون نے ازار مین پاخانہ کیا بھاگنا دشوار ہوا آپس ہی مین شور غلغلہ مار رہا صحرا مین لاشونکا انبار رہا تحسین و آفرین کا گرم بازار رہا جب حُر کے ہاتھ سے

مرتبہ حیات مٹا دیا قدر نے مرتبہ شہادت عطا کیا یہ حال دیکھکر معاً انکے برادر حقیقی طلحہ بن علی مرتضیٰ شیر خدائی میدان رزم مین گھوڑا بڑھا دیا دلیران لشکر کو جلوہ شان پیمبری و شوکت حیدری دکھا دیا فوراً وہ حملہ مردانہ کیا کہ سارے لشکر کو بھگا دیا زمین و آسمان کو ہلا دیا ہزارون کو خاک و خون مین ملا دیا پر افسوس تشنگی نے تمام شجاعت مٹا دیا بالآخر خود کو بھی شربت شہادت پلا دیا انکے بعد دوسرے انکے حقیقی بھائی جعفرؓ بن علی شیر خدا نے اپنی بیکسی و تنہائی خاندان پیمبری کی تباہی شفقت موروثی و شجاعت آبائی کو خیال کر کے پیش قدمی کی ہر چند امام علیہ السّلام نے با چشم تر و سوز جگر ممانعت مین سرگرمی کی لشکر کفار نا ہنجار کے ساتھ ہدایت نرمی کی اور فرمایا ہمنے بہت سمجھایا ڈرایا مگر انھون نے ہٹ دھرمی کی جعفر نے عرض کی جان نثار کو اب تاب نہین بے شرمی کی شمشیر کھینچا میدان جنگ مین جاکر پکارا ہے کوئی ماں کا پیارا باپ کا دلارا مقابل میرے آئے مین ہون در خیبر کشا کی آنکھ کا تارا ایکدم سے آجائے لشکر سارا دیکھ لین کسنے کسکو قتل کیا کسنے کسکا سر تن سے اُتارا تعرِ جہنم مین کسکو گرایا یہانتک مارا جب مخالف سے کسی نے بھی دم نہ مارا قلب لشکر مین گھسکر کسیکو کردیا دو پارا کسیکو چوپارا خون کا بہ گیا دھارا جب شدت پیاس سے آنکھون مین آگیا اندھیارا تو یا اخی کہکر پکارا لو بھائی مین نے کیا دنیا سے کنارا شہید ہوکر وہ نوجوان بھی جنت کو سدھارا اب خاندان نبوت و اہلبیت سے کوئی سوا قاسم بن حسن اور علی اکبر بن حسین کے میدان کارزار مین نکلنے کے قابل نہ رہا اور ان بارہ جان نثارون نے غرۂ ماہ محرم سے تا نوین تاریخ کی شام تک ایک ایک یوم باری باری داد شجاعت و دلاوری دیکر دبدبہ صولت پیغمبری شان و شوکت حیدری دکھا کر ایک عالم کو زیر و زبر کر کے داخل فردوس برین ہمقرین حور العین فائز مقام علیین ہو چکے تو حضرت امام ہمام علیہ السّلام نے با چشم نم و سینۂ پُر غم یمین و یسار دیکھا اور یار و مددگار نہ پایا بہ آہ و حسرت جان کاہ فرمایا ؎

غرانی لرتے بزدلون کو پکارتے میدان جنگ مین گھوڑہ کودا تے نام آبا و اجداد بتاتے آج ہی لشکر
مخالف سے جو سامنے آوے جب کوئی نہ نکلا آپ ہی حملہ کیا اوّل ہی وہلہ مین سواسو نفر سواران لشکر
اعدا سے جانب میمنہ کو قتل کیا اور اسیقدر پیادگان سمت میسرہ کو داخل جہنم کیا جب غایت تشنگی سے
زبان لکڑی ہوگئی گھوڑا پھیرا کہ نامردون فوج نے پیچھے سے دھاوا کیا اور تیر لگا کر شہید کیا اور
سر کاٹ لیگئے انکے پیچھے عبد اللہ بن مسلم ہب کلبی رہ وخود و زرہ سے آراستہ و پیراستہ ہوکر جوشان
وخروشان گھوڑے کو گرماتے لگام سنبھالتے ایکطرف بڑہے اور آواز دی کہ ع

به بینم که تا کردگار جهان	درین آشکارا چه دارد نهان

ای دلیران لشکر آج سامنے آؤ اور فن سپاہگری کی ہنر دکھاؤ
حملہ کیا ... سر تن سے جدا کیا پیاس سے وہ غلبہ کیا کہ آنکھوں کے تلے اندھیرا آگیا
آپکے ساتھ ... گھوڑے کو پھیر انسے خطاب کیا العطش یا امّی مان پیاسا
حوض کوثر پر جاتا ہون تو آنکھ مین آنسو بھی نہیں رہا اس گفتگو مین ... تیر ...
تن سے جدا کیا اور مان کے آگے پھینکدیا مان ... انکے ظلم و جبر پر صبر نہ کیا اور غیظ و غضب سے
فرزند ... مشتاق کربلا ان ... تھا ... امّی اسکے سر ...
سر پھٹ گیا اور فوراً جہنم کو پہنچ گیا اور پھر ... بھی سے ... تن ... سر ...
بدخصال کو قتل کیا اور لوٹ کی ... مجال ... نے دیکھا یہ حال ...
بڑھے گھوڑا ... لگام ...
شان حیدری ... پکارے اے گروہ ... تم سے یہ ... پیاسون کم
اب بھی باز آؤ ظلم و ستم سے ورنہ منتقم ہے خدائے لایزال ... پیاسون کا وبال اسوقت
بھی ہے شفاعت امّت کا خیال کہ وصیّت فرما گئے پیغمبر خدا وقت انتقال کہ شفاعت امّت
ملحوظ رہے بہرحال تھوڑا آب فرات لینے دو نہ کرو قتیل و قتال جب جانب اعدا سے کچھ جواب نہ ملا
ناچار خود ہی اُن پر حملہ کیا مقتولون سے خون کا دریا بہا روانی فرات کو شرما دیا آخر کو تقاضائے

پیش آتا ہی وہی جو کچھ کہ پیشانی مین ہے   غل مچانا رونا دھونا محض نادانی مین ہے

باہر خیمہ کے دلدل باد رفتار تیار کھڑا تھا علی اصغر کو گود مین لیے آ سیر سوار ہوے اور محافظان فرات بد شعار سے دوچار ہوے فرمایا افسوس صد افسوس حیف ہزار حیف دریاے قدرتی فرات سے درند و چرند جانوران جنگلی و صحرائی پانی پئین و سیراب ہون اور شیر خوارگان خاندان رسالتمآب غلبۂ تشنگی سے یون بے تاب ہون تمھارے ظلم و ستم سے کیونکر نہ زہرۂ حملۂ عرش آب ہون اے گروہ شقاوت پژوہ ہمارے سوالون کے تمھاری طرف سے کچھ تو رد جواب ہون تاکہ ہم بے جرم و بری پیش مالک یوم الحساب ہون یزیدیون علیہم اللعنت نے آخری جواب یہ دیا کہ ایک تیر حلقوم طفل تشنۂ آب و شیر کا ایسا تاک کر مارا کہ وہ امام علیہ السلام کی گود مین سیدھا جنت کو سدھارا امام کو اب ضبط کا نہ رہا یارا میدان رزم مین بنفس نفیس دلدل کو چمکارا قاسم نے دوڑ کر لگام پکڑی اور زیر قدم سر دے مارا کہ حضور آگے نہ بڑھین یتیمون و بیواؤن کو حضور ہی کا ہی سہارا اسی پر انکا مدار حیات ہے سارا جبتک دو غلامون جان نثارون کے دم مین دم ہی ہمارا سر ہے اور حضور کا قدم ہے پہلے ہم فدا ہو جائین یہی اولی و اقدم ہی یہ کہکر گھوڑا آگے کو تیز کیا چابک سے سمند مہمیز کیا اور میدان جدال و قتال مین ہر پہلو پر گھوڑی کو اٹیرن کیا کاوہ دیا اور رجز فرمایا ہر ایک چرند و پرند و سُننے والے کی آنکھ مین آنسو بھر آیا مگر لشکر یزید پلید سے کوئی مقابل نہ آیا خود ہی جانب لشکر گھوڑا بڑھایا میمنہ و میسرہ قلب ہر طرف گھوڑا دوڑایا ایک ایک وار مین ہزار ہزار کو قتل کر ڈالا خون اعدا سے توسن کو تا سینہ نہلایا سرداران لشکر بہادران نر لا ورسے

جو مقابل پہ چڑھا تیغ سے سر اسکا اُتارا   بے سر کار رہا لشکر کُفار کا سارا

چارون طرف سے صدا ے الامان الحذر بلند ہوئی ہر طرف سے نرغہ ہوا تیرون کی بوچھار دوچند و سہ چند ہوئی کہان ایک یکہ و تنہا با ہزاران ہزار زخم دامندار کہان وہ گروہ لشکر فوج فوج بیحد و بیشمار آخرکار بوسیلۂ شہادت مقبول بارگاہ کردگار وہ سید نامدار

ہر چند نگہ کردم و دیدم چپ و راست		یاران ہمہ رفتند کنون نوبت ماست

توسن تیزگام کو میدان رزم کا کیا اشارا کہ دفعۃً اندرون سرا سے کسی نے پکارا یا امام آج کی شب ہے شب عاشورا عبادت کرو منتقم ہے خالق و مالک تمھارا ظالمون کا ظلم و جبر مظلومون کا علم و صبر بخوبی دیکھتا ہے پروردگار امعا گیہ سنتے ہی امام علیہ السلام نے دلدل کی باگ پھیری اور بعد وضو و صلوۃ مع ہر دو جگر گوشگان مصروف عبادت خالق زمین و آسمان ہوے اور تا صبح صادق مشغول ورد و وظائف مشتاق لقاء خالق رہے جیسے آفتاب نے طلوع کیا امام نے صاحبزادون کی جانب خیال رجوع کیا فرمایا اپنی اپنی والدہ و ہمشیرہ کو آخری دیدار دکھاؤ رخصت ہو آؤ الوداع کہہ آؤ س

نیست دنیا جاے آرام و قرار		اَیُّھَا الاِخْوَانُ اَعِدُّوا لِلْفِرَار

حسب الارشاد دونون نور نظر لخت جگر اندرون خیمہ گئے پردگیان قباب عصمت کو بد حواس و برہنہ سر غلبۂ تشنگی سے حال محمد برادر خرد قاسم و علی اصغر برادر شیر خوار علی اکبر ابتر دیکھا نہ منہ مین زبان نہ آنکھ مین آنسو سبکو مثل مرقع تصویر متحیر و ششدر پایا ہر ایک نے بحال خود فرمایا س

نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم نہ مونس ہے مرا کوئی نہ میرا غمگسار		حدیث دل بکہ گویم عجب غمے دارم غم مرا غمخوار ہی مین غم کے غمخوار و نہین ہون

قاسم نے برادر خرد کو دلاسا دیا علی اکبر نے برادر علی اصغر کو گود مین اُٹھا لیا انہین حالت نزع پائی بے اختیار چیخ اٹھے الہ العالمین تیری دہائی بابا ہمارے امام نے یہ صدا سُن پائی شفقت پدری سے رہا نہ گیا غش آگیا جاتی رہی کانون کی شنوائی آنکھونکی بینائی بارے اپنے کو سنبھال اندر تشریف لے گئے اور علی اصغر کے منھ مین زبان مبارک دیدی اور گود مین لیکر باہر نکل آئے چپ و راست جگر گوشگان گریان پیچھے پیچھے بانوان حرم سراپا سے برہنہ و سینہ بریان شدت غم و اندوہ سے مدہوش و عریان فریاد کنان نعرہ زنان جب در خیمہ پر پہونچے سب کو حکم مصابرت فرمایا تشفی و دلاسا دیا ارشاد کیا س

ل کا وہ دانہ کیا زاغ و زغن و گدہ نے گوشت مردار سے پر آشیانہ کیا سیل خون نے آبادی و
رانات کو بہا کر ویرانہ کیا جب حکام کوفہ و شام نے یہ نمونہ رستخیز و قام قیام دیکھا سر بہ ہمہ منہ
بدحواس پکارے الغیاث الغیاث ہر سو ہر سمت کو دوڑ دھوپ کرلانے لگے گھبرا اور رونے لگے
ہا درم و دینار کہ پکارو مار مار کرو چہار طرف سے تیرون کی بوچھار لو خلعت و انعام بیشمار
اور ہو جاؤ زردار و منصب دار و جاگیردار علی اکبر کا یہ حال زار کہ غلبۂ تشنگی سے زبان
خار دار تیرون سی بدن چور چور ہر ایک زخم تلوار دامندار گھوڑے سے نیچے گرے اور
فرمایا اَدرِکنِی یَا اَبِی نِعْمَ عُقبَی اللّٰہِ اِرْمِی دَارُ القَرارِ حضرت امام علیہ السلام سراسیمہ
از ہجوم مصائب و آلام دوڑے اور سر پسر علی اکبر زانوی اطہر پر رکھکر ایسی آہ کی کہ فلک کا
سینہ پھٹ گیا بند ہو گئین آنکھین مہر و ماہ کی سر و پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا ای جان پدر
بیشک تم تصویر تھے حبیب خدا کی افسوس تم جوان شہید ہو دوہائی نانا جناب رسالت پناہ
کی حرم سرا مین خبر شہادت علی اکبر پہونچتے ہی وہ شور و فغان اٹھا کہ وحوش و طیور کا نالہ
حزین سنکر آشیان چھٹا مردون کا قبرون مین دم گھٹا ہای افسوس دشت کربلا مین خاندان
نبوت یون لٹا اب وہ وقت آیا کہ امام علیہ السلام یکہ و تنہا بے یار و مددگار بجز ذات
پروردگار میدان کارزار مین جانے کو تیار ہوے اہل حرم کی کثرت گریہ و زاری سے
حال زار ہوی ظہور قیامت کبری کی آثار ہوے امام ہمام راضی برضا مرنے کو تیار ہوے
لشکر یزید نے سنا کہ پسر اسد اللہ الغالب شیر نیستان مشارق و مغارب خود بنفس نفیس
میدان جنگ مین آتا ہی مستعد و بیدار و ہوشیار ہوی ادھر امام ہمام باشان و شوکت
پیغمبری و قصد حملۂ حیدری دلدل پر سوار ہوی اور نعرۂ اَللّٰہُ اَکبَر کیا کہ ادھر وہ سب کے
سب ایکدم سی فرار ہوے جای مصاف میدان صاف تا مد نظر نہ ٹھہرے ایسے مضطر و بیقرار ہوے
خود کہین تیر کہین ترکش کہین جدا تن سی ہتھیار ہوے خار مغیلان شوک بیابان سے جیب و
گریبان تار تار ہوی خدا اور رسول کو بھولے ہاے بوا دوڑو باے اماّن خبر لو پکارنے

وادخل جنات تجری من تحتہا الانہار ہوئی جب علی اکبر نے دیکھا کہ برادر قاسم بھی بمرتبۂ شہادت فائز المرام ہوئے بعجلت تمام توسن خوش لگام کو تیز کیا جولان دیا امام علیہ السلام سے کمال حسرت وعبرت سے ہر سو دیکھکر نالہ کیا فرزند دلبند کو مقابلۂ اعداسے روکا اور فرمایا اے نور دیدہ من تم یادگار خاندان پیغمبری نمونۂ اہلبیت حیدری رہو مجکو میدان رزم مین جانے دو علی اکبر نے بہ الحاح وزاری وعجز وانکساری عرض کی حضور کو خداوند کریم زندہ وسلامت رکھے کہ یتیمون کے مربی وبیواؤن کی سرپرست ہین غلام ہی کو پیشقدمی کی اجازت ہو حضرت امام علیہ السلام نے طوعاً وکرہاً اجازت رخصت فرمائی کہ اندرون خیمہ سے نالہ وشیون کی آواز آئی کہ ای علی اکبر تمھاری مان وبہن مان جائی تمھاری پیشانی پر بوسہ دینے وجبہ سائی کو در خیمہ پر کھڑی ہین ہر ایک کا تن عریان سر کھلا ہی ایک شور قیامت برپا ہے علی اکبر نے بہن کو چھاتی سی لگایا مان کے قدم پر سر رکھدیا پھوپھی سے دست بستہ عرض کی کہ آپ آپ صبر کرین رخصت دین صبر کا مرتبہ بڑا ہی یہی حکم وفرمان خدا ورسول خدا ہی یہ تسلی وتشفی ودلاسا دیکر عقاب پر پا برکاب ہوا اور سوی رزمگاہ باہیبت ودلیرانہ وہیئت مردانہ روانہ ہوی عقاب پر عتاب کیا سرپٹ دوڑایا جولان دیا پھیرا رجز کیا فرمایا ہل من مبارز ابھی کوئی لشکر یزید مین یادگار رستم واسفندیار باقی ہو سامنے آدے مقابلہ کرے فن سپاہ گری کے جوہر دکھائی طاقت آزمائے لشکر کفار نابکار سے کوئی سامنے نہ آیا بقیۃ السیف بجبر وحیف ابن زیاد بدنہاد مجتمع ہوکر میدان رزم مین ہیئت اجتماعی صف آرائی کرنے لگے اور نام مبارز طلب علی اکبر سنکر بید کی طرح لرزنے لگے شمر ذی الجوشن نے آواز دی ای نامردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید وہ فرزند حیدر کرار سکین یکہ سوار تمھارا شمار ہزار در ہزار اسپر بزدلی کا اظہار اگر جاگیر ومنصب کے ہو خواستگار تو مرنے کٹنے پر ہوتیار ہو جاؤ ہشیار ادھر اُنھون نے تیرون کو ترکش سے نکال کمانون پر راست کیا ادھر علی اکبر فرزند حیدر جگر گوشۂ پیغمبر نے وہ حملہ مردانہ کیا کہ صفوف ایستادہ کی سرون کو مثل خیار بریدہ کے تنون سے جدا

سنہ اکسٹھ ہجری نبوی مین امام ہمام قبل از زوال شہید و داخل دار الجلال ہوے
علیہم الصلوٰۃ والسلام اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ای مومنو دیکھو یہ طمع دنیاء دون
اور عبرت پکڑو سنکر حال اشقیا زبون کہ جو باعث ایجاد خلق اور اُمت کے شفیع ہون ہادی
و رہنمون انکے جگر گوشہ و لخت جگر کو یون قتل کرے انھین کی اُمت تشنہ و بےنوا بی سر و سامان
آغشتہ خاک و خون بجز ظلم و ستم و تعذیب آزاری و بےرحمی سے شن چُپکا عالم سارا حکم قطعی
مالک خالق اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ہ حق سبحانہ جلشانہ کل مسلمین و مسلمات کا خاتمہ
بخیر کرے آمین ثم آمین

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَعَشَرَ فِیْ فَضِیْلَۃِ الصَّفَرِ

مجلس پندرھوین فضیلت ماہ صفر مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ
قَالَ قَالَ مَنْ بَشَّرَنِیْ بِخُرُوْجِ الصَّفَرِ بَشَّرْتُہٗ بِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ مروی ہے ابی سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے
بشارت دی مجکو ماہ صفر کے نکلنے کی بشارت دونگا مین اُسکو دخول جنت کی راوی
اِس حدیث کے مرد بزرگ شان جلیل القدر ہین جنھون نے آنحضرت کی خدمت بابرکت مین
مراتب علیہ حاصل کیے بعد محرم کے جو مہینا واقع ہوا اُسکا نام صفر رکھا گیا اصل سفر بسین ہے
چونکہ حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام کو اس مہینے مین سفر آخرت درپیش آیا اِسلیے اسکا
سفر نام ہوا بعضے فرماتے ہین کہ جنت سے اِس عالم دنیا مین مسافرت فرمائی اِس لحاظ سے
اُسکا یہ نام ہوا در صورت اوّل اولاد آدم علیہ السلام کو صدمات وفات درپیش آئے
ور وجہ ثانی آدم علیہ السلام کے حوادثات فراق حضرت حوّا مہاجرت نعیم جنات وغیرہ

گہار گہار ہوی امام متحیر و ششدر رہ گئے دُلدُل کو جولان کنان ہر سونگران باچشم گریان و سینہ بریان اہل حرم کے شور و فغان سے منتظر حکم و رضای پروردگار ہوے جب افسران لشکر و حاکمان فوج یزیدی نے دیکھا کہ شکست پر شکست کھائی زک پر زک اُٹھائی چودہ جوانان خاندان صفدری و حیدری نے تمام عالم کو زیر و زبر کر دیا ایک ایک طفل دبستان نے ہزبران نیستان کا غرّہ بھلا دیا رستم و اسفندیار وقت کو قبرون مین سُلا دیا لیکن افسوس ہزار افسوس وہ سب جھیل گئے گو کشتون کی پُشتے لگ گئی پھر میدان کارزار مین پھیل گئے جب ایک تن تنہا پر از غم و اندوہ و رنجہا باقی رہگیا تو بقیۃ السیف نے منہ پھیر ا سے

قسمت تو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی جا کمند	دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

مدبران کوفہ و شام و مشیران شمر نا فرجام چارون طرف سراسیمہ و ناکام دوڑے اور فراریون کو تھام تھام کر ہنگامہ ذی ہنگام مین لائے امام ہمام نے بغرض اتمام حجت سنت و وصیت آباء کرام و سید انام خود حملہ نفرمایا منتظر انکے سابقت کے رہے جب اُنھون نے اوّل حملہ کیا بمجبوری حضرت نے بھی جوابدیا کہ ایک ایک وار تلوار مین تا مد نظر میدان ہموار کر دیا قوت در خیبر کُشا کا اظہار کر دیا جس سمت دُلدُل اُٹھایا فراریونکو مار کر انبار کر دیا آخر الامر قضاء الٰہی نے مجبور و ناچار کر دیا رجاء شفاعت اُمت رسالت پناہی نے حلیم و بُردبار کر دیا کل خاندان نبوّت و اہلبیت رسالت کو فدای اُمت گنہگار کر دیا جملہ امور کو مفوّض برضاء پروردگار کر دیا کہ اِن لعینان ازلی و شقیان ابدی نے موقع پا کر تن نازنین کو غربال کیطرح پیکان کا سوفار کر دیا جسم نازک و دُلدُل پر بجاے ہر مو تیرون کا انبار کر دیا اُسوقت غش کھا کر زمین پر گرے اور فرمایا اَدْرِکْنِي يَا اَبِي اَبِي الْقَاسِمِ سَيِّدِ الْاَنَامِ تمام عالم مین صبح کی ہوئی شام ملائکہ سمجھے ہو گئی قائم قیام اسرافیل نے صور کو لیا تھام ملاء اعلی سے صدا آئی نہین بلکہ شہید ہو گیا سید شہداء عظام ہاتف غیب نے آواز دی کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بروز جمعہ یوم عاشورا

أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ٥ پس خلیفہ اور نائب ہوئے
اونکے ایسے اولاد ناخلف جنھون نے ضایع کیا نماز کو اور پیروی کی خواہشون نفسانی
کی پس قریب ہے کہ ڈھکیلے جاوینگے دوزخ مین اوندھے منہ اُسلئے بہیتوان گروہ وہ ہوگا
جنکے چہرے مثل آفتاب کے تابان و درخشان ہونگے اُنکے جسم سے بوے مشک و عنبر پھیلتی
ہوگی اُنکے نور سے تمام اہل عرصات کی آنکھین خیرہ ہوجائینگی فرشتے اُنکو دیکھکر زیر عرش
سجدے مین گر پڑین گے اور مرحبا مرحبا پکار اُٹھین گے فرش زمین سے عرش برین تک
اُنکے نور کی تجلی سے منور ہوگا وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ٥ چہرے
اُسدن تر و تازہ ہونگے کُل مخلوقات جن و انس و ملائک انکو دیکھتے ہونگے اور وہ محو
دیدار پروردگار ہونگے فرشتے عرض کرینگے بار آلہا یہ کون مقبولان بارگاہ صمدیت
برگزیدگان حضرت احدیت ہین ارشاد ہوگا یہ وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے اپنے نبیون
و مرسلون کی پوری پوری اطاعت و فرمانبرداری کی اور انکی رسالت اور ہماری وحدانیت
کا ایمان لائے یہ مہاجر و انصار ہین جنھون نے نبی آخر الزمان محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ واز واجہ وذریاتہ وسلم پر جان و مال فدا کیا مہاجرون نے ترک وطن کیا
عزیز و اقارب و مال و دولت سے منہ موڑا انصار نے اُنکی نصرت و اعانت کی عزت و توقیر
سے ہاتھون ہاتھ لیا جسکے دو زوجہ تھین ایک کو طلاق دیکر مہاجر کو دیدیا جسکے پاس دو مکان
یا دو جامہ و لباس تھے اُنکی تنصیف کردی حتی کہ جسکے پاس ایک کملی تھی اُسنے بھی آدھی سے
ستر عورت کو رکھی آدھی مہاجر کو دیدی لڑکیان و عورتین اُنکے عقد نکاح مین دیکر خشوع
خضوع سے رشتہ جوڑ لیا اور یہ صحابۂ کرام ہین جنکے انوار تجلیات سے تمام اہل عرصات
فائز المرام ہین اور یہ اولیاے عظام ہین جنکے مجاہدۂ نفوس کی برکت و تصفیۂ بطون کی
صفائی و تزکیۂ قلوب کی تجلی سے مالامال تمام عالم ہے یہ شہدا ہین جنکی ہیبت و شوکت و
جلادت و شجاعت سے دین اسلام تا قیام قیامت قائم و دائم رہا یہ علماے دین و مجتہدان شرع

حادث ہوئی اسلیے اسکا نام صفر یعنی زحمت اثر رکھا گیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب صفر کو پاؤ ابتلای بلیات سے پناہ چاہو خیرات وصدقات دینے سے غافل نہو اور جو
کوئی اول شب مین اس مہینے کی چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ
اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے جملہ بلاؤن وآفتون سے محفوظ رہے لوگون نے آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نزول بلیات اس ماہ مین کسقدر ہوتا ہی فرمایا نوجز اس
ماہ مین ایک جزو اور گیارہ مہینون مین بعض روایت مین ہی اوّل شب جمعہ کو جو کوئی
چار رکعت نماز پڑھے اوّل رکعت مین بعد فاتحہ قُل یا گیارہ بار دوسری مین قل ہو اللہ
گیارہ بار تیسری مین قل اعوذ برب الفلق گیارہ مرتبہ چوتھی مین قل اعوذ برب الناس
گیارہ مرتبہ بعد سلام کے پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ستر بار اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ
اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ستر بار وہ شخص تمام سال کل آفات وبلیات سے محفوظ رہے اور بروز
جمعہ اوّل یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا شَدِیْدُ الْقُوٰی یَا شَدِیْدُ الْمِحَالِ یَا عَزِیْزُ ذَلَّتْ
بِعِزَّتِکَ جَمِیْعُ خَلْقِکَ اَغْنِنِیْ عَنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ یَا مُحْسِنُ یَا مُفْضِلُ یَا مُنْعِمُ
یَا مُکْرِمُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اللہ تعالی تمام سال اُسکو
مفلسی ومحتاجی وامراض سی بچاوے اور محفوظ رکھے اور جو کوئی بروز آخری چارشنبہ
علی الصباح غسل کرے بعد ورود وظائف معمولی قریب چاشت چار رکعت نماز پڑھے
ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کوثر ستر۱۷ بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار اور بعد
سلام کے پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الزَّمَانِ وَاَسْتَعِیْذُ مِنْ شُرُوْرِ الزَّمَانِ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَلَالِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ حق سبحانہ تعالی فراخ روزی کرے حوادثات سے
محفوظ رکھے حاجات دنیوی ودینی برلائے وجہ ارشاد حدیث مین جسکو ابو سعید خدری نے
روایت کیا محدثین کا اختلاف ہے بعضے بالکل موضوع فرماتے ہین بعضے فرماتے ہین کہ ایک روز

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئینہ مین ملاحظہ کیا چند بال سر ریش مبارک کے سفید نظر آئے بعضوں نے سترہ تھے دس سر مبارک مین سات محاسن شریف مین بعضے برعکس اسکی بتاتے ہین اُسوقت حضور نے کمال حسرت وافسوس سے چشم پُر آب کی اور ارشاد کیا پیغام اجل آگیا آثار پیری ظاہر ہو گئے طفل کو امید جوانی ہے جوان کو انتظار پیری پیر کو آمادۂ مرگ رہنا چاہیے ہ

موے سپید از اجل آرد پیام ۔ پشت خم از مرگ رساند سلام
دولت اگر دولت جمشیدی ست ۔ موے سپید آیۂ نومیدی ست
دل سیہ عصیان سے ہے اور بال ہین سپید ۔ گھر کے اندر ہے اندھیرا اور باہر چاندنی

وہ صفر کا مہینا تھا اور حضور کی طبیعت علیل تھی تو ارشاد فرمایا کہ صفر گذر گیا یا ہنوز باقی ہے اور بعضے فرماتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر کو کسی مہم کے لیے بھیجا تھا اور اسکو عرصہ کئی مہینون کا ہو چکا تھا اور حضور کو کمال انتظار و اشتیاق تھا اور انکا وعدۂ حضوری خدمت بعد انقضاء ماہ صفر تھا تو حضور نے یہ ارشاد کیا اور بعضے فرماتے ہین حضرتؐ کے نور العینین حسنؓ و حسینؓ دونون علیل تھے جب جبرئیل علیہ السلام سے آپ نے پوچھا کہ انکو صحت کب ہو گی اُنھون نے کہا بعد ماہ صفر تو حضرتؐ نے یہ ارشاد کیا اور بعضے کہتے ہین یوم ازل سے یہ مہینا محل نزول آفات و بلیات ہے اِسلیے حضرتؐ نے بنظر شفقت و رحمت بحال اُمت فرمایا بعضے کہتے ہین حضرتؐ نے ایک لشکر مجاہدین بطرف شام بھیجا تھا اور وہ عرصے سے قلعۂ کفّار کا محاصرہ کیے پڑے تھے اور فتح نہوتا تھا اور حضرتؐ کو کمال تردد تھا عالم رویا مین ہاتف غیب سے سُنا کہ بعد انقضاء صفر قلعہ فتح ہو جائیگا اور مجاہدین صحیح و سالم واپس آئینگے تو حضرتؐ نے یہ فرمایا اور بعض فرماتے ہین ماہ صفر مین حضور علیل تھے جب بروز آخری چارشنبۂ صفر غسل فرمایا اور مناجات کی کہ پروردگارا مجکو امید تھی کہ بحیلۂ مرض قرب وصال و حضوری میسر ہو گا اور اشتیاق حضوری بحد کمال ہے حکم ہوا بعد انقضاء صفر چنانچہ بارھوین ربیع الاوّل کو انتقال حضرتؐ کا ہوا اِن سب اقوال مین قول اوّل مشہور تر ہے اِس لیے

متبع ہیں جنکے علم و اجتہاد سے زمان و زمین بہار ہا اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ یہ لوگ وہی تو ہین جنپر ہی ہر طرح کی رحمت و عنایت انکے رب کی اور یہی تو ہین راہ پانیوالے روز قیامت کے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

خاتمۃ الطبع

یہ کتاب نایاب مملو از نصیحت و پند قابل طبائع اصحاب صدق و صفا و یقین و ارباب قلوب و دین مسمّٰی بہ معین الناصحین ترجمہ اردو انیس الواعظین فارسی کا جو تصنیف منیف شیخ ابوبکر واعظ سندی کی ہو ایک نسخہ صحیحہ قدیمی قلمی انیس الواعظین کا کتب خانہ مولانا محمد نعیم صاحب لکھنوی فرنگی محل سے جو دستیاب ہوا اوسکو صحیح معائنہ سے معلوم ہوا کہ یہ نسخہ مطبوعہ انیس الواعظین کم اور ناقص ہو اور تصرفات ناسخین سے ایسا متغیر ہو گیا ہو کہ گویا دوسری کتاب ہے اور ترجمے بھی اسیکے مطابق ہین اسلیے شیخ محمد یعقوب صاحب تاجر کتب مقیم کلکتہ ویلسی اسکوائر نمبر ۶ اسنے باندازِ جدید اردو عام فہم زبان سلیس مین ترجمہ مضامین اُس نسخہ قدیمہ قلمی مذکورہ کا حسب محاورہ فصحای لکھنؤ بعد ترکیب فصیح البیان مولوی محمد میان جان لکھنوی سے لکھوایا اور بار اول اپنے مطبع احمدی واقع کانپور مین چھپوایا اب بار دوم بعد نظر ثانی بحسن اہتمام عاجز محمد عبد القیوم عفی عنہ مطبع قیومی واقع کانپور مین ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ع حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکے جلوہ نمای مشتاقان ہوا +

اشتہار

یہ کتاب نایاب معین الناصحین ترجمہ اردو انیس الواعظین حسب قانون ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع داخل دفتر رجسٹر گورنمنٹ ہوئی کوئی صاحب اسکی چھاپنے کا قصد نفرمائین بامید نفع قلیل نقصان کثیر مواخذہ سرکاری نہ اوٹھائین جسقدر نسخے اسکے مطلوب ہون مطبع قیومی کانپور یا دکان عاجز واقع کلکتہ قریب رسالتیہ نمبر ۶ سے طلب فرماوین۔

العبد
عاجز محمد یعقوب تاجر کتب عفی عنہ

بی بی فاطمہ کو خبر کی وہ مع حضرات حسنین شادان و فرحان شکریہ خالق کون و مکان ادا کرتی حاضر ہوئین اور گرد حضرت کے تصدق ہوئین حضور نے اُنکو گلے لگایا اور حضرات حسنینؓ کی پیشانی پر بوسہ دیا برنج پختہ مین اُنکو شریک کرلیا ایک ولقمہ تناول فرمائی اس اثنا مین تمام ازواج مطہرات وصحابۂ کرام کا اژدہام ہوگیا اور ہر ایک نے بقدر مقدور صدقہ و خیرات غربا و مساکین کو دیا اور سجدۂ شکریہ حکیم علی الاطلاق ادا کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات ہزار درم صدقہ دیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پانچ ہزار حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے تین ہزار اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ اور سو گھوڑے و خچر راہ خدا مین دیے اسی طرح سے ہر ایک اہلبیت نبوت وصحابہ رضی اللہ عنہم نے صدقات دیے اور مستحقون غریبون یتیمون و بینواؤن کو کھانا پختہ تقسیم کیا من بعد صحابۂ کرام نے گرد حضور کے حلقہ کیا ابو بکر صدیقؓ داہنی طرف حضرت عمر بائین جانب حضرت عثمان و حضرت علی سامنے حضرت حسنین زانوی مبارک جیب و راست پر اور اپنے لیے رنج و ملال کا تذکرہ فرمانے لگے چنانچہ چار مرد اصحاب صفہ سے اور ایک عورت روتی روتے نابینا ہو گئی اُنکو حضرت نے دخول جنت کی بشارت فرمائی اور حاضرین سے خطاب فرمایا اَصْحَابِی وَاِخْوَانِی کَیْفَ حَالُکُمْ بِفِرَاقِی مِنْ بَعْدِی اے میری یارو و بھائیو جب تمھارا یہ حال زار و نزار اپنی حالت علالت مین دیکھتا ہون کہ تم لوگ مرقع تصاویر رہ گئے ہیئت انسانی سے گذر گئے میرے بعد میرے فراق وجدائی مین کیا حال ہونا ہے حیات ابدی تو مالک حقیقی کو ہی وہی باقی ہی اور کل فانی ہی اور بہتر ہے کہ صابر و شاکر رہو جبتک یہ مستعار زندگانی ہی ہر ایک کی آنکھون سے آنسو کا دریا جاری ہوا اور ہچکی بندھ گئی

اور فرمایا

یارو عزیزو دوستو دنیا مین ہرگز مت پھنسو	دل اسکی الفت مین ندو مت ہارو تم اپنا جنم

کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اَلشَّیْخُ شَابٌّ فِیْ حُبِّ الْاِثْنَیْنِ الْحِرْصُ وَالْاَمَلُ بوڑھا جوان
ہی دو چیزون کی محبت مین ایک حرص ہی کثرت اموال و اولاد و بناء قصر و ایوان و بوستان
و تزویج زنان مین دوسری امید ہے کہ ہزار برس تک یہی لیل و نہار رہیگا یون ہی زمانہ
موافقت کریگا تا دم مرگ خواب غفلت سے بیدار نہین ہوتا موت کا یقین نہین کرتا کیسا ہی
پیر و ضعیف ہوجائے پشت خم ہوجای سر پائون تک جھک جای یا مرض مہلک تپ دق کھانسی
و دمہ ستائے لیکن وہ امید زیست و انتظام ہزار سالہ سے کبھی نہ ہاتھ اٹھائے ع مرد پیر
شود حرص جوان میگردد یہ حکیم علی الاطلاق کی حکمت ہے کہ انسان پر ہر حال مین مسلط
غفلت ہے فرمایا سرور انبیا لَوْلَا الْاَمَلُ لَخَرِبَتِ الدُّنْیَا انتظام عالم اسباب اسی پر موقوف
ہی اگر امید و آرزو دنیا مین نہوتی تو دنیا خراب ہوجاتی ایکدوسری کی تابعداری نکرتا حاکم
و محکوم نہ رہتا انتظام ضرورت و حوائج انسانی اسی سے مراد ہے لکھا ہی کہ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ماہ محرم سے طبیعت علیل ہوئی ماہ صفر مین اشتداد مرض ہوا تپ و درد سر کی
زیادتی رہی ضعف از حد ہو گیا تھا حضور کے اہلبیت و صحابہ کرام مبتلای رنج و آلام تھے
کہ روز بروز حضور نحیف ہوتے جاتے تھے آخر صفر مین حق تعالی نے صحت عطا فرمائی ۲۶
یا ۲۷ صفر تھی کہ حضور نے صبح کو آنکھ کھولی غشی و غفلت دور ہوئی فرمایا مَنْ عِنْدِیْ میرے
پاس کون بیٹھا ہی اسوقت ام المؤمنین بی بی عائشہ آپکے پاس بیٹھی تھین انھون نے
فرمایا بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَنَا عَائِشَۃُ میری باپ مان آپ پر فدا ہون مین عائشہ ہون فرمایا
خوش ہوای حمیرا کہ آج مین بدن کو سبک و ہلکا درد سر کو خفیف پاتا ہون انھون نے کہا
میری جان آپ پر نثار ہو شکر ہے پروردگار عالم کا کہ آپکو صحت عطا کی فرمایا تھوڑا پانی
غسل کے لیے منگواؤ فوراً انھون نے پانی حاضر کیا حضور اٹھ بیٹھے اور غسل فرمایا اور پوچھا کچھ
کھانے کو موجود ہی انھون نے کہا برنج پختہ موجود ہی چانول کی فیرنی حضور کے لیے رات کو
بنائی تھی وہ آپنے رات کو نوش نفرمائی ارشاد کیا منگاؤ اور فاطمہ کو خبر کرو چنانچہ خادمہ نے

کہ کس ملت و مذہب کے تھے متبع شریعت غرا تھے یا نہین کون مسلک و طریقہ حقہ کے پابند تھے کن کن ائمہ و مجتہدین کے مقلد تھے دروغگو تھے یا راست باز تزکیہ باطن و تصفیہ قلب و اتباع سنت پیغمبری مین جو جو سعی بلیغ کی ہر کتب تواریخ و سیر و ملفوظات سے بخوبی ظاہر و ثابت ہے مختلف اقوام مختلف ازمان مختلف اقالیم ایران و توران روم و شیراز کو دروغگو و جعلساز یقین و خیال کرنا یہ ظاہری اتباع نفس خبیث و شیطان ہے کہ کل جہان کی دروغگوئی خارج از حد امکان ہے اگر طول کلام موجب سمع خراشی و تریان ہے سب کا یہی حال کہ فوق خالق زمین آسمان ہے

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَعَشَرَ فِیْ عُرْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مجلس سولھوین عُرس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مروی ہے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا موت ایک پل ہے کہ ملا دیتی ہے دوست کو دوست سے راوی حدیث وہ زاہد ترین مردم ہین صحابہ سے جنکی مقبولیت کا مذکور ہے کہ ایک روز ابو درداء درد شکم مین مبتلا ہوے اور سخت مریض حضرت جبرئیل امین بے وقت تشریف لائے آنحضرتؐ نے انسے استفسار فرمایا اے اخی انزال وحی کا یہ وقت نہین تم اسوقت کیون آئے انھون نے کہا یا رسول اللہ واسطے عیادت ابو درداء کہ وہ مبتلائے درد شکم و علیل ہین آنحضرتؐ نے فرمایا وہ میرے دوست و مرد متقی ہین مین تمسے زیادہ مستحق عیادت و بیمار پُرسی ہون یہ فرما کر آنحضرتؐ اور حضرت جبرئیلؑ بصورت انسان ابو درداء کے گھر پر تشریف فرما ہوے ابو درداء کو معلوم ہوا کہ حضور اور ایک مرد عظیم الشان تشریف لائے ہین فوراً تعظیم و استقبال کو دوڑے اور آن حضرتؐ کو

دنیا رفانی ضرور ایک روز گذشتنی وگذاشتنی ہی یہ ارشاد کرکے جلسہ برخاست کیا اور
گورستان مین فاتحہ خوانی و دعا مردگان کے لیے تشریف لیگئے اور وہان سے معاودت فرماکر
ہر ایک اعزا و اقربا اور صحابہ کے گھر دمین رونق افروز ہوی اسی لحاظ سے بروز آخری
چہار شنبہ کے غسل و زیارت قبور و صدقات و خیرات مستحب ہوا پھر حضور روز جمعہ سے
علیل ہوے کہ بقول اشہر بارھوین ربیع الاول کو اس دار فانی کو چھوڑ دیا اور دار
آخرت باقی کو اختیار فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فرماتا ہے قادر بیچون
وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَھْوٌ وَّلَعِبٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور نہین ہی زندگی دنیا مگر کھیل اور کود ہرآئینہ گھر آخرت کا بہتر ہے
ان لوگون کے لیے جو متقی و پرہیزگار ہین کیا تم عقل و شعور نہین رکھتے ہو نہین سمجھتے ہو
تناہی وغیر تناہی مین کسقدر فرق درمیان ہی اگر کوئی امیر و رئیس کہی کہ ہزار روپیہ
یکدفعہ لے لو یا دو روپیہ ماہواری تا بحیات لیا کرو عقلمند کسکو پسند کرتے ہین
فانی و باقی مین فرق ہی بشرطیکہ وثوق و یقین ہو مشہور ہے اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ
الْاٰخِرَۃِ دنیا کھیتی ہی آخرت کی جو کچھ زندگی دنیا مین ریاضت و محنت عبادت
و طاعت کروگے اکل حلال و نان جوین پر قناعت کروگے اسیقدر حساب و کتاب سے
بری رہوگے عیش و راحت سرمدی لذت و فرحت ابدی پاؤگے مقبول بارگاہ لم یزلی
حاجت روای عالم سفلی ہوگے انواع و اقسام کا فیض جاری رہا حالت حیات مین
خاصان خدا کا اور بعد از ممات بھی دیکھ لو مزارات اولیا و مشائخین و صوفیہ و کبرا
و علما کو کہ کسقدر فیض جاری ہی اہل حاجات و اغراض کا اژدہام ہی قبور انکے مرجع و
عام ذریعہ پرورش کا فقرا نام ہین تمام ہفت اقلیم مین مختلف ازمان و عہود مین بزرگان
سلف سے کیا کیا خرق عادات کیسے کیسے مہمات و مشکلات سہل و آسان ہوے کیسے کیسے
خاکی بندی کیا کیا ذی اختیارات مقبول بارگاہ حق ہوی اور یہ بھی غور کرنا چاہیے

وہی لذت حاصل ہر بار ہے یک سر مو فرق نہین مجرد روح بلا تعلق جسد سے زیادہ بیدار وہشیار ہے قرآن واحادیث سے صاف اسکا اظہار ہی خوف کفر اسکا انکار ہے روایت ہی کہ جب حضرت موسی علیہ السلام کے پاس حضرت عزرائیل بغرض قبض روح پہونچے اور موسی سی کہا اب اس عالم کو چھوڑ دو اور دوسرے عالم مین چلو اُدْعُوكَ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ اِلٰى دَارِ السُّرُوْرِ وَمِنْ دَارِ الْمِحْنَةِ اِلٰى دَارِ النِّعْمَةِ مین تمکو بلاتا ہون اور لیے چلتا ہون دار غرور و فریب سے دار راحت و سرور مین اور دار محنت مشقت سے دار نعمت و رحمت مین حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا پہلے مجکو وہ مقام آنکھون سے دکھادو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا یہ غیر ممکن ہی اور مین تمکو بجبر و زبردستی لیجاونگا حضرت موسی کو غیظ و غصہ آیا اور حضرت عزرائیل کے ایسا طمانچہ ایسا مارا کہ اُنکی آنکھ نکل پڑی اور وہ اسی حالت پر ملالت مین قضا کی بارگاہ قاضی حقیقی مین ہو کے عدالت العالیہ لایزالی سی دادخواہ ہوے حکم ہوا کہ باعث اشتعال طبع ہونا بھی جرم ہے وہ اولا تمسے سرزد ہوا شان انبیا ارفع واعلی ہی درجہ ملائک سے شفاخانہ حقیقی سی دوا لو آنکھ مین لگاؤ فوراً شفاء کامل پاؤ گے اور دوبارہ جاؤ اور ہمارا حکمنامہ لیجاؤ ہماری جانب سے حکم پہونچاؤ جب دوبارہ حضرت عزرائیل آئے اور حکم رب العزت لائے اور کہا اُدْعُوكَ مَوْلَاكَ اِلٰى مَنْ هَوَاكَ بلاتا ہی تمکو پروردگار تمہارا اُس طرف جسکی تمکو خواہش ہی دنیا مین تمکو رب ارنی کا تھا ارمان آج تمکو اپنے پاس بلاتا ہی رحمان فرمان حق وَقَالَ عَجِّلْ عَجِّلْ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ لِقَاءَهٗ پس غایت ذوق وشوق سی وجد حال آگیا اور کہا جلدی کرو جلدی کرو قبض روح کو مین مشتاق ہون اُسکے دیدار کا اہل ایمان دنیا مین جو خاص بندگان رحمان ہین انکی ارواح ابدان سی نہین نکلتی جب تک وہ صدا ئے اِرْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً نہین سنتے اخبار مین لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا وقت موعود آیا حضرت عزرائیل باجماعۂ ملائکہ آئے

مع مرد بزرگوار گھر مین لی آئے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا یَا اَبَا دَرْدَا اَدَرْدُ شِکَمْ جونست
ای ابا دردا تمھارے پیٹ کا درد کیسا ہی اُنھون نے کہا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اچھا ہی یا رسول اللہ آنحضرتؐ نے فرمایا قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ شِفَاءٌ کھڑے
ہوجاؤ نماز پڑھو یقینی نماز مین شفا ہے جو ارباب ذوق و شوق اہل دل اور اگر
عشق و محبت مجازی کی بھی جنکو لذت حاصل ہی وہ بخوبی جانتے ہین اور آزردے
طلب کے بھی توجہ بسمت دیگر خاصّۃً جو مطلوب و محبوب ہوا زالۂ درد و مرض ہوجاتا ہی چہ جای
مالک حقیقی کی حضوری اہل دل کے لیے کیونکر نہ شفا ہو لکھا ہی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کلام فارسی مین فرمایا اور بعض کا یہ قول ہے کہ تکلم آنحضرتؐ کا بزبان فارسی
ثابت نہین ہی **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَوْتُ حکما اسکے قائل ہین ھُوَ حِقَافُ
الدَّم مرگ کیا چیز ہے خشک ہوجانا جریان خون کا اجساد مین اور بعضے کہتے ہین
ھُوَ رِیْحٌ حَادَّۃٌ وہ ہوا گرم ہی جب جسد حیوان مین سرایت کرتی ہے رطوبت کو
جلادیتی ہی اور بعض کا یہ قول ہی ھُوَ خُرُوْجُ الرُّوْحِ مِنَ الْجَسَدِ مرگ نکلنا روح کا
جسد سے کالبد حیوان سی جو مدبر بدن ہی اور کل اعضا و جوارح کی فرمان روا ہے
وہ بحکم ایزدی نکلجاتی ہی اور جسد خاکی رہا کردیتی ہی جسکو آنحضرتؐ نے اخراج
روح کو پل کے ساتھ تشبیہ فرمائی اسلیے کہ جیسا کہ پل حائل اور واسطہ مرور ہی دو کنارہ
ارضی مین اسیطرح سے موت بھی واسطہ مرور ہی درمیان دارین دنیا اور آخرت کے
یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ پہونچادیتی ہی دوست کو دوست تک یعنی جو جسکا
مستحق و سزاوار ہے وہی اسکا ہوا خواہ وہ دوستدار ہی اہل ایمان و ایقان کے لیے
جنّت و حور و قصور و لقاء پروردگار ہے اہل کفر و شرک کے لیے سلاسل و اغلال و
عذاب لنار ہی دنیا مین جو جسکا خواستگار و طلبگار ہی عقبیٰ مین وہی اسکا محبوب دیا
حالت حیات مین جن بندگان خاص کو ذکر و شغل مراقبہ و اذکار رہی انکو بعد از مرگ

وہ زاہد خشک ہیں جنھیں محویت نہیں وہ عابد ریائی ہیں جنھیں سہویت نہیں وہ عدو اللہ ہیں جنکو موت کا خیال نہیں وہ حبیب اللہ ہیں جنکو فقر وفاقہ سے ملال نہیں طاعت وعبادت میں چست اور سب دنیا کی جانب پشت منتظر حکم رب العالمین کل جہان سے دل برداشتہ توبہ واستغفار سے ہمقرین باچشم نم ودل غمگین بصورت ماتم زدہ واندوہگین خاتمہ بخیر ہونیکی تمنا لرزان وترسان وروز بان حق حق ہو ہو فرماتے ہیں آنحضرتؐ من احبّ لقاء اللہ احبّ اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ

وہ دن خدا کرے کہ خدا بھی جہان نہو	مین ہون وہ یار ہووے کوئی درمیان نہو
منت کرین منائین دکھائین جگر کے ریش	آنسو روان ہون آنکھ سے گویا زبان نہو
پیرون پڑین نثار ہون پیمبر کا واسطہ لائین	دیکھین وہ سنگدل ہی جو پھر مہربان نہو

تمناء مرگ خاص شوق لقاء اللہ سے ہو نہ تنگی معاش ضیق عافیت لحوق مرض تکلیف و مصیبت خوف وہراس ظلم ظالم وشرم وحیاو نام آوری مرد میدان سے ایک مرد ہمہ قوت رسول مقبول کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے حق میں دعاء موت فرمایئے حضرتؐ نے ارشاد فرمایا توکس سبب سے خواستگار مرگ ہی کہا تکلیف دنیوی کی برداشت نہیں جبتک زندہ رہونگا مبتلای عصیان ہوتا ہی جاؤنگا حضرتؐ نے ارشاد کیا کو نسے اعمال حسنات تونے کیے ہیں صدقات وخیرات دیے ہیں کیا سامان عیش واسباب راحت عاقبت کے بھیجدیے جو تو تمنای موت کرتا ہی حیات میں امید ہے کہ کوئی کام نیک صادر ہو جو مکفر گناہان ماسبق ہو توبہ واستغفار کر وقت موعود تیری خواہش پر موقوف نہیں ہی ایک مرد مرتاض حاضر خدمت آنحضرتؐ ہوا اور عرض کی سہ

وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

جون جون عمر بڑھتی ہی قوت گھٹتی ہے شوق دیدار پروردگار میں طبیعت تمناء موت کرتی ہی اشغال دنیا سے ہٹتی ہے دعا فرمایئے یا سید الانام حضورؐ نے فرمایا کیا نشان

اور آپکو جگایا حضرت خلیل نے غم و اندوہ سے سر جھکایا ساکنان بہشت کو حکم پہونچا کہ روح خلیل کی استقبال کو جاؤ اور اُسکو ہاتھون ہاتھ تعظیم و توقیر سے لاؤ جب وہ نسبت حاضر ہوی خلیل نے نعرہ ہاے جگر دوز بھرے حضرت عزرائیل نے کہا ای خلیل مژدہ وصال ہے نہ جاے ملال فرمایا ای اخی افسوس خلت کی یہ ذلت کہ اغیار آئین اور خود بدولت اپنا منہ چھپائین اور کہا ہو ہو فَتَجَلّٰی رَبُّہٗ پس جلوہ دکھادیا معشوق حقیقی نے روح انکی پرواز کر گئی حضرت عزرائیل کو حیرت رہ گئی ملاء اعلی سے طنطنۂ شادیانہ کی ندا پہونچی بعید و قریب قَدْ وَصَلَ الْحَبِیْبُ اِلَی الْحَبِیْبِ حق سبحانہ جلشانہ اپنے اولیا کی تعریف فرماتا ہے یہود پر اعتراض جماتا ہے دیکھو حال اصحاب دین ارباب حق و یقین قُلْ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ فرمایا کہدو تم ای حبیب اکہ یہود سے برملا اگر یقین کرتے ہو تم اپنے کو دوست خدا تمنا کرو آنے موت کا کہ یہ ذریعہ ہے دوست کی ملاقات کا تو البتہ سچا کرتے ہو دعوی ورنہ دعوی بلا دلیل کب ہے شنوا پھر حکم ہوا کہ ای حبیب خدا وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا ہرگز کوئی تمنا نہ کریگا اصلا وہ توہین عدو خدا قائل عزیر ابن اللہ اور آتش کو سمجھتے ہین اللہ وہ منزہ ہے زن و فرزند سے بے شک و شبہ خالق ہے جمیع اشیا کا اور یہ شناخت و علامت ہے محبت و الفت کی کہ بے یار قرار نہو گو ہو موجود کل لذت

دُنیا کی ؎

ھوا ہی ابر ہے ساقی ہے مے ہے		پر اک تو ہی نہین افسوس ہے ہے

عاشق کو بغیر معشوق کے وقت نشاط و انبساط کے دونا رنج و ملال ہوتا ہے جب وہ باغ دلستان مجالس سرور و مسرت مین بیٹھتا ہی آہ حسرت بھرتا ہے زمین و آسمان کو نگاہ حیرت سے دیکھتا ہے ہر وقت اسکا دل جلتا ہے جو جو آواز قہقہون چہچہون کی سنتا ہے ؎

[illegible]		لذتین سوخت کی پوچھے کوئی پروانے سے

اور سب حاضر خدمت ہوئے وقت نماز مغرب قریب ہوا حضور نے ارشاد کیا تم لوگ اب جاؤ
تہیۂ وضو و صلوٰۃ مین مستعد ہو سب نے بادیدۂ گریان و سینۂ بریان عرض کی اگر حضور اقدس
قدم رنجہ فرمائین تو ہملوگ جان تازہ پائین حضرتؐ نے ارشاد کیا بہتر بعد وضو کے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما کو طلب کیا اور داہنا ہاتھ
حضرت علی کے کندھے پر رکھا اور بایان ہاتھ عبداللہ کے کندھے پر رکھ لیا اور اسطرح
تشریف لیچلے کہ زمین پر قدم مبارک گھسٹتے تھے اِن دونون بزرگوارون نے چاہا کہ حضرت
کو اس طور اُٹھالین کہ قدم زمین مین نہ لگین ارشاد کیا رہنے دو تا ثواب مشی الی المساجد
جاتا نہ رہے پیچھے پیچھے صحابۂ کرام حضرتؐ کے خطوط قدم کو بوسہ دیتے آنکھوں مین لگاتے مسجد
مین پہونچے غایت ضعف سے صف اوّل مین بیٹھ گئے صدیق اکبرؓ کو حکم امامت فرمایا
صدیقؓ نے الامر فوق الادب سے محراب مین قدم بڑھایا حضرتؐ نے آپکی تقلید کی بیٹھے بیٹھے
نماز ادا کی بعد فراغ ممبر پر تشریف بری کا اشارہ کیا صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما نے
دونون جانب سے بغل مین لیا اور ممبر پر بٹھا دیا حضور نے بعد حمد و ثنا ارشاد کیا کہ میری
آخری وصیت سنو قرآن مجید حکم خدا کو مضبوط پکڑو میرے اہلبیت سے حسن سلوک کرو اوّل
رکن اسلام نماز ہے اسکی محافظت کرو جماعت سے ادا کرو احکامات الٰہی کی تعظیم کرو
اوامر کو بجا لاؤ نواہی کے پاس نہ جاؤ زیر دستون پر شفقت کرو اولاد کو امانت سمجھو عورتون پر
رحمت رکھو ہر وقت خدا سے ڈرو بھائی مسلمان کے حق مین وہی چاہو جو اپنے حق مین
درست رکھو بعد اسکے فرمایا اپنے قلب و زبان و صدق لسان سے کہو کہ مین تم مین کیسا
پیغمبر تھا مین نے تبلیغ رسالت بہ نرمی و آشتی و شفقت و رحمت کی یا بہ زجر و توبیخ و سختی
و دُرشتی حضور کی یہ وصیت جامع الکلام اور استفسار ابلاغ احکام خالق انام تمامی خواص
و عوام مجمع اژدہام سُنکر مدہوش و بعقل کالانعام ہو گئے غم و اندوہ سے سب کے ہوش
و حواس کھو گئے جب مکرر سہ کرر حضور نے ارشاد کیا ہر ایک نے اجتماع حواس کر کے جوابدیا

صداقت شوق ہی تیرا اے مرد نیک فرجام اُسنے دست بستہ عرض کی قِلَّةُ الطَّعَامِ وَقِلَّةُ الْكَلَامِ وَقِلَّةُ الْمَنَامِ حضور نے ارشاد کیا صَدَّقْتَ بِمَا ادَّعَيْتَ تو اپنے دعوے مین سچا ہی لیکن وہ تو وقت موعود پر آوےگی سُنا ہے تونے حکم خداے عزوجل اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمَوْتُ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَنَدَامَةٌ لِلْكَافِرِيْنَ موت مومنون کے لیے راحت ہی کہ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ جو قیدی جیلخانہ سے آتا ہی آزادی سے ضرور راحت پاتا ہی جو بوجہ صدور جرم و قصور محبس خانہ جاتا ہی اپنی حرکت نالائق سے شرماتا کیے پر پچھتاتا ہی سلطان عبد العزیز نے سمنون مجنون سے پوچھا دولتمند ومنعم وعیاش کیون خانہ موت کو منحوس جانتا مرگ کے نام سے گھبراتا ہی کہا کوئی بھی آبادی سے ویرانی کو پسند کرتا راحت سے تکلیف چاہتا ہی لکھا ہے کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض تپ و درد سر نے طول کھینچا تو حضور نے نوبت بنوبت تشریف بری ازواج طاہرات سے ہاتھ کھینچا سب نے بالاتفاق اُم المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے مین تیمار داری کو پسند کیا کئی روز کے بعد اسقدر ضعف طاری ہوا کہ بانگ بلال سُنکر بوجہ عدم قوت چشمۂ سیلاب آنکھونسے جاری ہوا بلال نے بعد اذان قریب حجرہ آکر عرض کی اَلصَّلوٰةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جماعت تیار ہی اے پیغمبر خدا اور حضور کا انتظار ہے آہستہ سے ارشاد کیا اُطْلُبِ الصِّدِّيْقَ اے بلال اسوقت ضعف کمال ہے امامت کے لیے صدیق اکبر کو بُلا لے حضرت بلال باندوہ ملال مسجد مین آئے اور ابوبکر صدیقؓ پاس حضرت کا پیام لائے صدیقؓ یہ سُنکر تھرتھرائے حاضرین اس خبر وحشت اثر سے گھبرائے ہر طرف شور قیامت برپا ہوگیا ہر ایک کی زبان پر ہائی ہائے سبب وقت نماز تنگ ہوا اور روتے روتے ہر ایک کا چہرہ زرد رنگ ہوا صدیق اکبر کو کشان کشان امامت پر مجبور کیا اُنھون نے بجا آوری حکم خدا و رسول مین نہ قصور کیا نماز کو ادا کیا بعد فراغ کل صحابہؓ وحاضرین نے عیادت حضور کا ارادہ کیا

کہ یا حضرت رب العزت فرماتا ہے کہ آپ حیات کے خواستگار ہین یا لقاء پروردگار کے آپنے
ارشاد کیا اَلرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی مین رفاقت ملاء اعلی چاہتا ہون پھر جبرئیل نے کہا کہ
حضور کے تن نازنین کو سندس واستبرق بہشتی کے کفن مین لپیٹ کر تابوت یاقوت
سرخ مین رکھکر بالای عرش زیارت گاہ ملائکہ بناءین آپنے فرمایا نہین مین خاکیون مین
مثل اور انبیا اور اُمتون کی سپید کفن اور اندرون زمین رہنا پسند کرتا ہون تا اُمّت
عاصی عذاب سے بچے اللہ تعالی نے فرمایا ہے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ
جیسا کہ مین حالت حیات مین انکا شفیع وکفیل رہا ویسا ہی بعد ممات بھی ہون یہ فرماکر
حضور زار زار رونے لگے اور فرمایا شاید خداوند عالم کو اُمت عاصی پر میرے بعد عذاب
مسخ وفسخ منظور ہے اس غم والم سے دل چھوڑ چھوڑ ہی حضرت جبرئیل فوراً گئے اور پھر آئے جواب
لائے کہ حضرت رب العزت آپکو سلام کہتا ہے اور آپکی رضا کو پسند کرتا ہے وہی اختیار آپ
حیاتی بعد ممات ظاہری آپکو حاصل رہینگے ہر طرح سے شفیع دیگران حال امت رہینگے
عذاب دنیوی مسخ فسخ سے آپکی اُمت مرحومہ محفوظ رہیگی لیکن براے تنبیہ وتہدید دو
بلا مین مبتلا ہونگے ایک قحط سالی دوم وبا اگر مال کی زکوۃ دیتے فرائض صوم وصلوۃ
ادا کرتے رہینگے کمتر ورنہ اکثر ہلاک ہونگے اور جو لوگ روزی حلال پر قناعت کرینگے
یا فقر وفاقہ سے مرجائینگے ایک وقت کے فاقہ مین ثواب ایک حج وعمرہ کا پائینگے جو عبادت
مین مشغول رہینگے علماء کے علم سے عامل کے عمل سے زاہد کے زہد سے عابد کی عبادت واعظ
کی ہدایت سے قاری کی قرأت سے روی زمین پر برکت قائم رہیگی ایک ذات عابد سے
ایک لاکھ عاصی ایک نفس زاہد سے ایک شہر ایک عالم کے علم باعمل سے ایک ولایت آفات
وحادثات سے محفوظ ومامون رہیگی ای حبیب رب العالمین وشفیع المذنبین اگر آپکو نسبت
نبوت ورسالت ہے امتیون کی ساتھ تو ہمکو خالقیت وربوبیت ہے بندون کی ساتھ آپ ہر
طرح سے اطمینان خاطر رکھین اور دربارہ شفاعت پہونچ چکا یہ حکم قطعی ولطف وعتاب تمامی

بابی انت وامی ہمارے ماں باپ پر فدا ہوں آپ ماں باپ سے مہربان تر تھے یتیموں کی دلجوئی بیواؤنکی خبرگیری لونڈی غلاموںکی ہمدردی بڑوں کی عزت چھوٹوں پر شفقت خطا پر عطا فرماتے تھے اگر تمام عمر حضور کی عنایت و احسان کو بیان کرینگے تو بھی ایک ذرہ کے موافق عہدہ برآ نہو سکینگے بعد اسکے حضرت نے فرمایا تم لوگ مجھسے راضی و خوش ہو سب نے یکزبان عرض کی بیشک حضور کے اشفاق والطاف سے خوش ہر بُن مو سے شکر گزار اور اپنے افعال قبیح سے سرنگوں و پشیمان ہزار ہزار استغفار ہین حضور ممبر سے نیچے تشریف لائے اور ہر در و دیوار مسجد و منبر کو الفاظ الوداع سنائے حاضرین نے نعرہ ہای جگرسوز اور آہ ہای دل دوز سے کوہ و صحرا ہلاتے وحوش و طیور چرند و پرند خوف و ہراس سے آشیانوں و گھونسلوں میں نہ سمائے سب نے علامات سور اسرافیل پائے الغرض در مسجد پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سینہ سے تکیہ و پشت لگا کر بیٹھے اور ہر ایک کو بلا بلا کر الوداع فرمائی اوّل یتیموں کو طلب کیا اور انکے سروں پر دست شفقت پھیرا اور انکو نقد عطا فرمایا بعد اسکے بیواؤن کو بلوایا اور انکی استمالت خاطر کی اور کچھ ان کو نقد مرحمت کیا بعد اسکے غریب اور محتاجوں اصحاب صفہ کو بلوایا اور انکو بہت کچھ دلوایا ہر ایک کی دلداری کی بعد اسکے انصار کی جانب توجہ فرمائی اور انکو نصیحت و دلجوئی فرمائی بعد اسکے مہاجرین کیطرف متوجہ ہوئے اور انکو بھی طرح طرح کی فہمایش و خاطرداری فرمائی بعد اسکے عوام الناس کا ہجوم و اژدہام ہوا سبکو الوداع فرمایا اور وہانسے جانب اہلبیت تشریف لیگئے اور سب کو کلمات مصابرت فرمائی سب سے رخصت ہوکر ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں گئے اور شدت تپ و درد سر از حد ہوئی اور حالت بیہوشی طاری بقول اشہر بارھوین ربیع الاوّل روز دوشنبہ اور بقول دیگر دوم ربیع الاوّل تھی کہ غایت ضعف سے بی بی عایشہ کے زانو پر آپکا سر تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور پیام لائے

نعماے بہشت راغب و متوجہ کریہ سنکر آنحضرت نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور ارشاد کیا ای اخی مہربان جسقدر سختی و تلخی جان کندن میرے امتیان ضعیف البنیان و عاصیان پر کرنا ہو وہ آج مجھپر ختم کرلو شاید وہ مبتلاے جرم و فرقت عزیزان متحمل شدت جان کندن نہو سکے گرفتار کفر و شرک و عصیان ہون حضرت عزرائیل نے عرض کی تابعدار کی یہ مجال نہین اور احکم الحاکمین کا حکم ہے کہ حضور کو ہو کوئی ملال نہین آنحضرت نے فرمایا ذرا دیر تامل کرو کہ مین بارگاہ بی نیازی مین عرض مدعا کرلون جواب باصواب سے تشفی دل بہنوا کرلون حضرت نے مناجات فرمائی قبولیت استقبال کو آئی اور معاً حضرت جبرئیل امین آئے اور پیغام الٰہی لائے کہ مالک ہیژدہ ہزار عالم [illegible] تمکو سلام کہتا ہی اور ہر طرح سے تشفی خاطر معطر کرتا ہی فرماتا ہی کہ مین تمھاری امت عاصی کا ہادی و نگہبان ہون اظہار شان رحیمی و کریمی کی اسی امت خاص پر بس ہے تم پورا پورا بھروسا و اطمینان رکھو کہ مین ادنی حیلہ و توبہ معذرت و ندامت مین کل گناہان صغیرہ و کبیرہ کو بخش دونگا جو کوئی سات قدم عالم باعمل کی زیارت کو جائیگا با تعظیم و تکریم سے اسکے ساتھ پیش آئیگا یا جو کوئی بعد ہر نماز فرض کے آیۃ الکرسی پڑھنے کی مداومت کریگا تلخی جان کندن اسپر آسان کردونگا جب حضرت نے یہ اشارت پُر بشارت سنی فرمایا الآن تمت امنیتی اب میری تمنا پوری ہوئی آرزوی دلی بر آئی اطمینان کلی ہوگیا ای اخی عزرائیل اب بے درنگ ازواج طاہرات نے گریہ و زاری سے قیامت برپا کی حضرت فاطمہ زہرا سرہانے کھڑے ہو کر شور و شیون کرنے لگین حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے منع کیا فرمایا یا ام الحسنین فراموش کردی تمنے وصیت سید الثقلین صبر کرو مت کرو اتنا شور و شیون نہ کیجیے نا سمجھ ہین دہل جائینگے حسن و حسین وہ کام کرو جسمین راضی ہو رب المشرقین والمغربین آنحضرت نے یہ سنکر چشم مبارک کھولدی فرمایا نوحہ و ماتم بیشک فعل ہے قبیح لیکن آنکھونسے آنسو جاری ہونا یہ ہے نشان الفت و محبت صحیح دعھا یا علی حتی تبکی علی راسی ابنھا منع نہ کرو اے علیؓ

عاصیان وکلمہ گویان وضعفا ومرضی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضىٰ حضرت جبرئیل نے
کہا اے حبیب اللہ اب تو آپکا اطمینان خاطر خواہ ہوگیا اب حکم ہو تو جاؤن اور رضوان کو
حکم آرائش بہشت سناؤن اور انبیا و شہدا و اولیا اور جملہ ملائکہ کو استقبال کے لیے
لاؤن اور حضور کی روح اقدس کو باعزاز و اکرام تمام لیجاؤن یہ کہکر جبرئیل رخصت ہوئے
آنحضرت نے فرمایا اے حمیرا مسواک و آب وضو لاؤ جب مسواک و پانی آیا حضور اٹھ بیٹھے
مسواک سے دانت و منہ صاف کیا بعد وضو دو رکعت نماز شکرانہ بیٹھکر ادا کی بعد اسکے شدت
ضعف سے لیٹ گئے اور آنکھ بند کرلی کہ حضرت عزرائیل نے بصورت مرد اعرابی دروازے پر آکر
دستک دی اور اجازت حضوری چاہی فاطمہ زہراؓ حضرت کے سرہانے رونق افزا تھین بول
اٹھین آواز مرد اعرابی اجنبی تھکر کہ چپ رہ بابا جان علیل ہین اسوقت کسیقدر سکون سے
غفلت ہے اعرابی نے آواز بلند سے جواب دیا کہ مجکو انتظار کی نہین مہلت ہے حضرتؐ نے
آواز ہیبت ناک سے آنکھ کھولدی اور کہا اے فاطمہ جان بابا یہ نہین ہے مرد اعرابی
حاشا یہ قابض ارواح ہے عزرائیل تابع حکم رب الاعلیٰ اہل بیت نبوت کی عزت کرتا ہے
اسلیے اجازت چاہتا ہے اندر گھر کے بلالو بی بی فاطمہؓ نے باآہ وزاری آنے کی اجازت دی
حضرت عزرائیل اندر آئے اور آنحضرت کو سلام کیا اور اجازت قبض روح اطہر چاہی اور کہا
تابع حکم حضور ہون اگر مرضی ہو مشغول اپنے کام مین ہون ورنہ واپس جاؤن رسول مقبول
نے بخندہ پیشانی فرمایا کہ اس روز کی تو مجکو تمنا و آرزو تھی زہے طالع اس غلام و بندے
کے جسکو مالک و خالق یاد فرمائے تم اپنے کام مین مصروف ہو حضرت عزرائیل نے جب بخوشی
تمام حضرت سید انام کی رضا و تام پائی حضرت کی پیشانی کو بوسہ دیا اور اپنی گود مین حضرت
کو اٹھالیا اور مشغول قبض روح انور ہوے حضرت کو لذت جان کندن محسوس ہوئی تو فر
اے اخی کل امت پر جان کندن کی تلخی ایسی ہی ہوگی حضرت جبرئیل نے باچشم نم و دل پُرغم
کہا حضور پر تو عشر عشیر بھی نہین ہر دم مالک کا حکم پیہم پونچتا ہے کہ آسانی سے روح کو جانب

بعد رد و قدح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجتماع حواس کر کے کہا مین نے آنحضرت
سے سنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جس پیغمبر نے جہان وفات پائی اسی مقام مین اسکی قبر بنائی ہے
بنا بر مشیت الٰہی آخر باتفاق اسی پر راے قرار پائی کہ ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ کے
حجرے مین جہان وفات پائی وہین لحد جاے کھدائی جب نعش سرور عالم برائے غسل ع ہالنے
اٹھائی زمین روئی اور دی دہائی آواز بلند سے حاضرین کو سنائی کہ مین لی یہ برکت نپائی
خلیفۂ اول نے اسکی تسکین و تشفی فرمائی اور ایک خط مستقیم کی سیدھ گرد نعش شریف بنائی
گورکند کی تلاش کی گئی انصار مین سے طلحہ اور زید بن سہل لحد کندی کرتے تھے اور
مہاجر سے ابو عبیدہ بن جراح شق کندی کرتے تھے یہ تجویز ہوا کہ جو کوئی اول آجاے وہ
اپنے کام مین مصروف ہو چنانچہ طلحہ و زید پہلے آگئے مقام معینہ پر لحد کندی کے لیے معین
ہوئی عجلت کے ساتھ کام کرنے لگے پھر غسل دینے مین تردد ہوا کہ جامہ سمیت دیا جاے یا بغیر
جامہ تا دیر اس غور مین تھے کہ ہاتف غیب نے ندا کی کہ با جامہ غسل دو جب یہ سنا تو پیراہن
مبارک پھاڑ کر دست مبارک کو نکالا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے سینے سے
تکیہ لگا لیا اور عباس و فضیل و قاسم رضی اللہ عنہم غسل دیتے اور [illegible] کپڑے مین مصروف
ہوئے اور اسامہ اور شقران پانی دینے مین بعد از فراغ غسل تین پارچے کا کفن دیا
ایک چادر حبرہ تھی اور ایک کپڑا صحاری اور ایک ازاری دستار پیراہن نہ تھا یہی
تین پارچہ انکے لیے مسنون ہوئے بعد کفنانے کے ایک چارپائی پر کہ پوست خرما سے
بنی ہوئی تھی نعش مبارک کو رکھدیا جوق جوق و گروہ گروہ آدمیون نے بلا امامت صفین
باندھکر نماز جنازہ پڑھی پہلے مردون نے پھر عورتون نے پھر لڑکون نے پھر لڑکیون اور
لونڈیون نے وقت دفن مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین شب چہارشنبہ تھی بعض فرماتے ہین
روز سہ شنبہ وقت زوال تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور فضیل اور قاسم اور شقران جو
چار آدمی غسل مین شریک تھے وہے بزرگوار قبر کے اتارنے مین موجود تھے شقران کہتے ہین کہ مین نے

یہ جوش محبت فرزندی دیا شفقت پدری ہی اپنے باپ کے سرہانے فاطمہؓ کو آنسوؤن سے
روتے دیکھا بعد اسکے حضرتؐ پر عالم سکرات کا غلبہ حرارت وخشکی زیادہ ہوئی تھوڑا پانی
طلب فرمایا اور اپنے پاس رکھ لیا ہر بار ہاتھ پانی مین تر کرتے اور سینۂ مبارک پر ملتے اور
فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ پروردگارا آسان وسہل کر دے
ہمپر سختی موت کو تلخی جان کندن کو یہ دعا بصیغۂ جمع عام امت کیلیے تھی جیسا کہ لفظ
(علینا) سے ظاہر ہے اور فرمایا اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ یقینی آخری وقت موت کے بڑ
سکرات عمل کر حسنات چھوڑ و سیئات و صدقات و خیرات بالکل اشغال دنیوی مین ضائع
کر و اوقات شاید عذاب الٰہی سے پاؤ نجات توبہ کرو وہ ہی مجیب الدعوات اس حالت پاس
مین فضیل ابن عباس حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے انکے ہاتھ مین تر مسواک تھی حضرتؐ نے اشارے
سے طلب کی انھون نے دے دی حضور نے دانتون مین دبائی خشکی سے نہ تر ہوئی دوسری
جانب بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین انکے ہاتھ مین دیدی انھون نے اسکو خوب سا
چبا کر نرم کر دی حضرتؐ نے انسے لیکر منہ مین رکھ لی اور آہستہ سے فرمایا ای حمیرا تیرے لعاب
دہن نے اسوقت خشکی حلق رفع کر دی بعد ایک ساعت دہن مبارک نے حرکت کم کر دی
بی بی عائشہ نے منہ سے مسواک جدا کر لی پھر سوء تنفس نے زیادتی کی وقت چاشت روز دوشنبہ
بارھوین ربیع الاوّل تھی کہ حضرتؐ نے جان بجان آفرین تسلیم کر دی سن شریف ترسٹھ برس
کا تھا دوشنبہ کو تولد ہوے دوشنبہ کو معراج ہوئی دوشنبہ کو وفات پائی نہ رہا دنیا مین جسکے
طفیل پیدا ہوے زمین و آسمان کوہ و صحرا جیحون و سیحون اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
یہی حکم ہے قادر بیچون ہدایت مشحون اور آخری کلام آنحضرتؐ کا یہ تھا اَلصَّلٰوۃُ وَمَا
مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ نماز کی نگہداشت کرو اور زن و فرزند لونڈی غلام پر شفقت رکھو
بعد وفات سرور کائنات علیہ التحیات اہلبیت و صحابۂ کرام نے جای دفن مین اختلاف کیا
بعضون نے فرمایا جنت البقیع مین دفن کرنا چاہیے بعضونکی راے ہوئی مسجد نبوی مین مدفون ہونا بہتر ہے

اور ارتداد اختیار کرے قرآن واہلبیت واتباع خلفاء راشدین سے منحرف ہوجاوے احکام
خدا ورسول کو فراموش کرے ایسا اسکو ابلیس ونفس خبیث مدہوش کرے فَلَنْ يَضُرَّ
اللّٰهَ شَيْئًا پس وہ ہرگز ضرر رسان نہین مالک دوجہان خالق زمین وآسمانکو اٹھارہ ہزار
عالم سبکی وحدانیت وربوبیت کا قائل اُسکا منکر کوئی احمق وجاہل ہے لائق التفات نہین
بحث ہیولا طائل وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ جزاء شکر دے
شکر کرنیوالون کو بعضے فرماتے ہین اَلشَّاكِرِينَ ای الثَّابِتِينَ یعنے جو کہ اسلام وایمان پر
ثابت رہین مصیبت وبلا پر جزع وفزع نکرین اور یہ یقین کرین کہ وہ مالک ہے اپنے ملک و
خلق پر ہر وقت ہر طور کا اختیار ہے مہاجرت مفارقت ایسے نبی رفیق وشفیق کا غم والم نکرین کہ
دین ودنیا کو فراموش کردین کہ انتظام عالم برہم ودرہم ہوجاوے بلکہ یہ یقین کرین کہ

وصل بھی دیکھا جدائی دیکھ لی	اُسنے جو صورت دکھائی دیکھ لی
دل کے آئینہ مین ہے تصویر یار	جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

جب یہ سمجھینگے تزکیۂ قلب وتصفیۂ باطن کیطرف ضرور متوجہ ہونگے حیات وممات یکسان
جانینگے باقی کو فانی پر ترجیح دینگے اصحاب کرام کو اس بات کی تمنا تھی کہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات ابدی عطا ہوتی اور یقین تھا کہ پیغمبر آخر الزمان ہین تا انقراض
زندہ جاوداں رہینگے حق تعالیٰ نے بجہت دفع دخل صراحۃً فرمادیا یہ مضمون کہ اِنَّكَ
مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ کہ پہلے حضرت ہی کو ملیگی قربت ایزدی چون من بعد تمکو بعد گردش
ایام بوقلمون اختلاف ہے فقہاء اور محدثون کا کہ ایصال ثواب صدقات وخیرات
وصوم وصلوۃ سے روح پرفتوح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا چاہیے یا نہ بعضے فرماتے
ہین نہ کرنا چاہیے کہ سوء ادبی ہے حضرت خود ہی رحمۃ للعالمین ہین ہمارے ایصال ثواب
سے مستغنی ہین بعضے فرماتے ہین کرنا چاہیے کہ رحمت الٰہی غیر متناہی ہے فضائل شہور مین
مذکور ہے کہ بروز عرس یعنی یوم وفات رسول مقبول صحابہ وتابعین کا دستور تھا کہ صدقہ

آن حضرت کی قبر شریف مین اُتر کر قطیفہ ایک قسم کا پارچہ ہے بچھایا اور سرہانے اینٹ رکھی
اور لحد کو برابر کر کے مٹی بھری اور گلاوا دیا اور فضیل رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین نے جب بند
کفن کھولے تو دیکھا کہ لب مبارک جنبش کرتے تھے کان لگا کر سنا تو حضور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ ای پروردگار میری اُمت کی مغفرت فرما زہے نصیب اس اُمت عاصی گنہگار کے
جسکا نبی ایسا شفیق و غمخوار ہو کہ از روز ولادت تا لب گور اور عالم حیات مین ہر روز ہزار ہزار
بار شفیع اُمت و غمگسار ہو اور کل و جزئی مین معین و مددگار ہو پھر کیونکر نہ حافظ و حامی انکا
پروردگار ہو ہزار افسوس ہے اُس گروہ شقاوت پژوہ پر جو زیارت قبر شریف سے بیزار ہو
یا نام مولد و اخذ تبرک سے انکار ہو یا سب صحابہ و اہلبیت انکا شعار ہو وہی خاص اُمتی ہے
جو نگاہ دیندار ہو اتباع سنت نبوی مین استوار افراط و تفریط سے برکنار ہو تدابیر دنیوی سے
غافل امورات اخروی مین ہوشیار ہو اسی کے لیے مغفرت ہے گو مستحق نار ہو عذاب کے
سزاوار ہو اب سنو تفسیر آیہ قرآن غور کرو کیا فرماتا ہے ایزد سبحان مالک کون و مکان
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اور نہین محمد بن عبداللہ مگر
رسول اللہ تحقیق گذر چکے انسے پہلے اور انبیا اور رسول از آدم صفی اللہ تا عیسیٰ روح اللہ
یہ سب اسکے بندہ مخلوق تھے نہ ابن اللہ تھے نہ شریک اللہ مگر عبودیت و ابلاغ رسالت مین
تابع حکم الٰہ کل جہان و مالک سے اعلیٰ مراتب پر ہے اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ آیا اگر اُسکا
وقت وفات آجائے چشم ظاہر سے چھپ جائے یا کہ لا الٰہ کی نشر و جہاد ہی ہے یا غزا
اور جہاد مین قتل و شہید ہو جائے جیسا کہ جسم خاکی گوشت و پوست کا دستور ہے کہ صدمہ
و تکلیف سے ہلاکت ضرور ہے اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ کیا اپنی ایڑیون کے بل
لوٹ جاؤگے پیچھے پھر جاؤگے طریقہ عبودیت و ایمان و اتباع رسالت کو چھوڑ دوگے
حکم فرائض صوم و صلوٰۃ کو بھول جاؤگے ہوا و ہوس کے پابند دولت و ثروت مین
بھول جاؤگے وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اور جو کوئی اسلام و ایمان کو چھوڑ کر کفر

اور عرصہ سے اُسکی جستجو و تلاش خلوت مین پھرتا تھا حسب اتفاق اُسکو ایک روز گوشہ گرجا
مین تنہا پایا طالب وصال ہوا بوس و کنار سے اُس عورت کو راضی کیا وقت شام تھا ماہ نو
نمودار ہوا عورت نے پوچھا یہ کون مہینا ہی مرد نے کہا رجب عورت نے برہنہ وہان سے
فرار کیا اور مرد سے یہ اظہار کیا کہ ہمارے آبا و اجداد نے ہمیشہ اس ماہ متبرک مین نیک کوار
کیا ہر چند مرد نے فعل شنیعہ پر اصرار کیا لیکن عورت نے بنظر تعظیم ماہ رجب انکار کیا حق تعالی
نے حضرت عیسیٰ کو الہام و ہشیار کیا اور اس عورت کی زیارت و خلوص ایمان کا اشعار کیا
قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلرَّجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ رجب مہینا خدا کا ہے یہ اضافت بنابر تعظیم ہے
جیسا اوپر بیان ہو چکا مراد یہ ہی کہ اس ماہ مین اعمال حسنات مین ستعدی و سرگرمی کرو
سیئات کے پاس نہ جاؤ نیک کام کا ثواب دوچند و سہ چند پاؤ سال مین چار مہینے محترم ہین
تین مہینے متصل ہین ذیقعدہ ذیحجہ محرم یہ مہینا جدا ہی اسلیے فرمایا شہر اللہ المکرم یعنی یہ بھی
مثل انھین مہینون کے ہی معظم و مکرم فرمایا اَلرَّجَبُ شَهْرِیْ مَنْ عَظَّمَهُ عَظَّمْتُهُ وَمَنْ
اَهَانَهُ اَهَنْتُهُ رجب میرا مہینا ہی یعنی صاحب عظمت و توقیر ہے جو کوئی اسکی تعظیم کریگا
مین اسکی توقیر کرونگا جو کوئی اسکی توہین کریگا مین اسکی اہانت کرونگا دوسری حدیث
مین فرمایا اَلرَّجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ الْاَصَمُّ رجب مہینا خدا کا بہرا ہی ایام جاہلیت مین دستور تھا
کہ جب ماہ نو رجب کا دیکھتے تھے اسکی تعظیم و توقیر سمجھکر اسلحہ و ہتھیار اُٹھا رکھتے تھے کوئی
آواز اسکی نہ سنتا تھا گویا یہ مہینا آواز ہتیار کے سُننے سے بہرا ہو جاتا تھا محاربہ و مقاتلہ کا
کوئی نام نہ لیتا تھا بعضے فرماتے ہین اصم یعنے بہرا اسلیے اسکا نام ہوا کہ اس مہینے مین فرشتے
مقرری جو ہر ایک مہینے مین اعمال بندون کے کراماً کاتبین سے لیتے ہین وہ بہرے ہوجاتے ہین
کہ اعمال بد کو نہین سُنتے تاکہ بارگاہ رب العزت مین شکایت کرین اور بعضے فرماتے ہین جو
کوئی اس ماہ کی حرمت کریگا وہ قبح صدور سے بہرا رہیگا اسلیے اسکا نام اصم ہوا **قولہ** صلی اللہ
علیہ وسلم مَنْ اَکْرَمَ شَهْرَ اللّٰهِ [illegible]

وخیرات اور بیس رکعت صلوٰۃ کا ثواب روح پُر فتوح پر بھیجنا ضرور تھا ہر رکعت مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص اکیس بار پڑھتا ہر ایک نزدیک دور تھا بعد اُسکے درود شریف کا بقدر امکان کے ثواب نور علیٰ نور تھا در باب درود شریف قرآن مجید و احادیث صحیحہ ناطق ہین باقی احادیث عرس و میلاد محققین مذہب حنفیہ کے نزدیک غیر ثابت ہین غرضکہ حتی الامکان بزبان و ہر آن بقیع شریعت سرور دو جہان رہنا نشان صدق ایمان موجب رضا رخالق انس و جان موجب دخول جنان ہے وَفَّقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ توفیق عمل صالح ہر مومن و مومنہ کو عطا کرے اور خاتمہ بخیر کرے

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَعَشَرَ فِیْ فَضِیْلَۃِ رَجَبَ شَہْرِ اللّٰہِ الْاَصَمِّ الْاَشْہَرِ وَلَیْلَۃِ الرَّغَائِبِ

مجلس سترھوین بیان فضیلت شہر رجب مشہور اور لیلۃ الرغائب مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّجَبُ شَہْرُ اللّٰہِ مَنْ اَکْرَمَ شَہْرَ اللّٰہِ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینا رجب کا شہر اللہ ہی جسنے اسکا اکرام کیا اللہ تعالیٰ اُسکی توقیر کریگا دنیا او آخرت مین راوی اس حدیث کے وہ فرد متورع و متقی ہین جنکی تعریف اوپر گذر چکی خونکہ رجب بمعنی معظم و موقر ہے اور ایام جاہلیت مین اس ماہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اس لیے اس مہینے کا نام رجب معین ہوا تمامی امم سابقہ اس مہینے کو بزرگ جانتے اسکی عظمت کو مانتے رہے چنانچہ زمانہ عیسیٰ علیہ السلام مین ایک جوان غنا ایک زن جمیلہ و حسینہ پر والہ و فریفتہ تھا

ایک ایک بار دوسری رکعت مین بعد فاتحہ سورۂ زلزلت اور اخلاص اور والناس ایک ایکبار ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب پاوے اسّی ہزار فرشتے اُسکی مغفرت کے لیے سال آیندہ تک اللہ تعالی مقرر فرماوے اور آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ اَدْرَكَ الرَّجَبَ فَاغْتَسَلَ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ جسنے ماہ رجب کو پایا پس غسل کیا اُسکے اوّل اور اوسط اور آخر مین نکلگیا گناہ سے جیسے کہ آج پیدا ہوا اپنی مان کے پیٹ سے یعنی معصوم بچّے کے موافق بگناہ ہوگیا سب گناہ اُسکے بہ گئے اور جو کوئی ایکدرم صدقہ دے ثواب سوحج وعمرے کا پاوے اور جو کوئی ایک بار سورۂ اخلاص اس ماہ مین پڑھے اُسکے پچاس برس کے گناہ اللہ تعالی بخشدے اور جو کوئی اوّل شب مین سورۂ طٰہٰ ویٰس و الم سجدہ پڑھے اللہ تعالی عذاب دوزخ سے اُسکو آزاد کردے اور جو کوئی آخری تین شبون مین سو بار یہ استغفار پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنَ الذُّنُوْبِ كُلِّهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا وَكَبِيْرِهَا وَبَاطِنِهَا وَقَدِيْمِهَا وَجَدِيْدِهَا وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اللہ تعالی اُسکو بخشدے مقربان بارگاہ صمدیت سے کردے قرب مین انبیا ورسل کے جگہ دے اور جو کوئی اس ماہ مین مال کی زکوۃ نکالے غریبون محتاجون کو پالے بدلے ایک ایک درم کے ثواب صدقہ زر کوہ احد کا پائے ایک مرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ مال کی زکوۃ کس ماہ مین نکالنا افضل ہے فرمایا ماہ رجب مین ثواب اکمل ہے اور ارشاد کیا مَنْ تَابَ فِی الرَّجَبِ كُتِبَ لَهٗ ثَوَابُ اٰدَمَ وَدَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَوَجَبَ لَهٗ رِضْوَانُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ جسنے توبہ کی ماہ رجب مین لکھا گیا اُسکے لیے ثواب آدم اور داؤد پیغمبر علیہما السلام اور واجب ہوئی اُسکے لیے رضای خداے اکبر لَيْلَةُ الرَّغَائِبِ ماہ رجب کی نوچندی جمعرات شب جمعہ اوّل ماہ کی رغائب جمع ہے رغیب کی معنے اسکے عطاء بسیار کی ہین حدیث مین لکھا ہے کہ اوّل شب جمعہ ماہ رجب کو حضرت جبرئیل علیہ السلام باجمعیت ستر ہزار

ایک تعظیم بافعال وارکان ہی دل سے اُسکی بزرگی کا یقین کرے زبان سے ماہ رجب شہر اللہ
رجب المرجب کہے افعال وارکان سے یہ کہ صدقات وخیرات دے صوم وصلوٰۃ کی کثرت کرے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَجَبَ اِسْتَوْجَبَ رِضْوَانَ
اللّٰهِ الْاَكْبَرِ وَمَنْ صَامَ يَوْمَيْنِ لَمْ يَصِفِ الْوَاصِفُوْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
مَا لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الثَّوَابِ جسنے ایک روزہ رکھا ماہ رجب مین مستوجب ہوگیا خوشنودگی
خداوند اکبر کا جسنے دو روزے رکھے اُسکو بیان نہین کرسکتے ساکنان آسمان وزمین کہ
کسقدر ثواب اُسکو دیگا رب العالمین اسیطرح سے جو کوئی زیادہ ایام روزے یا تا ماہ تمام
رکھیگا اُسیقدر مستحق انعام واکرام خالق انام ہوگا اِس حدیث طول طویل کو سمرقندی نے
عشرہ مبشرہ مین بیان کیا ہی اور ایک حدیث مین وارد ہی اِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ
رَجَبُ مَاءُهَا اَشَدُّ بَيَاضٍ فَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ رَجَبَ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّهْرِ ۵
جنت مین ایک نہر ہی جسکا نام رجب ہے پانی اُسکا نہایت سفید ہے جسنے ماہ رجب مین
ایک روز روزہ رکھا پانی پلائیگا اللہ اُسکو اُس نہر سے اور فرمایا مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ
رَجَبَ وَقَامَ لَيْلَةً مِنْهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِذٰلِكَ عِبَادَةَ سَبْعِمِائَةِ سَنَةٍ جسنے ایکدن
روزہ رکھا ماہ رجب مین اور اُسکی رات کو قیام کیا لکھیگا اللہ تعالیٰ اُسکے لیے عبادت
سات سو برس کی جاننا چاہیے کہ اس مہینے مین پانچ روز افضل ہین پہلی تاریخ اور پندرھوین
تاریخ اور تین روز آخری مہینے کے جو کوئی لیلۃ الرغائب کو بیدار رہیگا شب قدر کا
ثواب پائیگا دعا اُسکی مستجاب ہوگی ملیگا جو چاہیگا جو کوئی اِس رات مین بیس رکعت نماز
دوگانہ دوگانہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک بار
پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکے مال و اولاد مین برکت دیگا اور تمام عذابات اخروی سے بچائیگا
اور جو کوئی اوّل روز روزہ رکھیگا ہزار سال کی عبادت کا ثواب پائیگا اور بعد افطار و فراغ
فریضہ دو رکعت نماز پڑھے اوّل رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی سورۂ اخلاص سورۂ فلک

رکھتا ہو وحدانیت و رسالت کا قائل ہو پس ایسے لوگ جنکے عقائد بھی صحیح ہین
ارکان ایمان بھی درست ہین اعمال حسنات بھی مطابق شریعت ہین نیات بھی ٹھیک
ہین وہی تو داخل جنت ہونگے وہ خاص ایسے ہی بندگان خاص کے لیے مخلوق ہوئی ہے
اور نہ ظلم و ستم کیے جائینگے ریشہ خرمے کے برابر کہ وہ بالکل حقیر و غیر محسوس ہے ریاضت
و محنت اور اعمال صالحات وہ نکرین صدقات و خیرات دین ثواب اسکا دوسرا پائین
بلا وجہ حقوق العباد یا معاوضہ سیآت یا اجرت بغرض رفع حاجات یہ غیر ممکن و محال ہے
یہ انکے محض عقائد باطلہ ہین جنکو اسکا خیال ہے جب دنیا مین عدالت شاہان عادل
کی یہ نہین مجال ہے کہ باپ بیٹے کے مطالبہ مین بھائی بھائی کے مواخذہ مین گرفتار ہو
مالک حقیقی کی عدالت العالیہ ایسے ظلم سے بری ایحال ہے وہ بارگاہ ذوالجلال ہے
جہان شاہد و گواہ ہر بال بال ہے عمل اور نیت شرط ہی فرماتا ہے کبریا وَ اَنْ لَیْسَ
لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی انسان کے لیے ضرور ہی کہ جس
امر مین سعی و کوشش کی خیرات و حسنات سے یا ظلم و سیات سے اسکا عوض و بدلا پاوے
اور واسطے دفع دخل عقائد باطلہ کے تاکیداً ارشاد کیا یقینی تحقیق یہ امر ہو چکا کہ جس
بات حسنات و سئیات مین سعی و مدد اور اعانت کی ہوگی اُسکو دیکھ لیگا روز قیامت
کے خواہ اِن امور کا صدور جوارح و اعضا سے ہو متعلق گفتار و کردار ہو خواہ
بدل و نیات ہو مفسرین فرماتے ہین کہ حرف مِنْ کا جو مِنَ الصَّالِحَاتِ مین ہے
تبعیضیہ ہی یعنی اعمال بعض صالحات کرے کل صالحات کی انتہا نہین فرائض و سنن
اور مستحبات اور مندوبات اور صدقات و خیرات وغیرہ وغیرہ ہین وہ بعض کیا ہے
ادائے فرائض ہے کہ اسمین مستعدی و سرگرمی رکھے کہ موجب دخول جنت یہی ہی اور جو کل
اور اکثر کے بجا آور ہین انکا درجہ ارفع و اعلی ہی حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا جو لوگ ایمان لائے

فرشتون کے مدینہ منورہ مین آتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
بیٹھے آنحضرت نے پوچھا ای اخی آج خلاف عادت اسقدر جماعت ملائکہ کے ساتھ
کیون آئے کہا ای حبیب اللہ آج لیلۃ الرغائب ہے شب جمعہ کی اول شب ہے فرماتا ہے
پروردگار عالم جو کوئی اس شب کو رہے قائم دن کو ہو صائم وہ عذاب گور سے بچے
سالم عیش اخروی ہو اُسکے لیے دائم مگر سات گروہ اُسکی برکت سے رہین محروم
اول ربا خوار دُوم عاق والدین سوم مغرور ومتکبر چہارم زن نافرمان شوہر پنجم لوطی
ششم نوحہ گر ہفتم تارک الصلوۃ اِن لوگون کی بلا توبہ و ترک معصیت نہین ہی نجات
اورنہ اس شب متبرکہ کی موثر ہو برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبادت
اس شب متبرکہ سے غافل نرہو کہ منتج حسنات ومثمر برکات دافع سیئات ہی اوراس
رات مین نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات ماہ رجب کو روزہ رکھے اور
رات کو بارہ رکعت نماز بہ نیت نفل پڑھے دوگانہ دوگانہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے
سورۂ قدر تین بار اور قل ہو اللہ احد بارہ بار پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو ستر
مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ
اور اُسکے بعد سجدے مین جاوے اور ستر بار پڑھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ
الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ بعد اُسکے سجدے سے سر اٹھاوے اور ستر بار پڑھے رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور پھر دوسرا سجدہ کرے
اور مثل اول کے ستر بار جو مذکور ہوا پڑھے بعد اسکے جو حاجت دینی ودنیوی رکھتا ہو
خدای تعالی سے دعا کرے امید ہی کہ نہ خطا کرے اب سنو تفسیر آیۂ قرآن اور غور کرو
کیا فرماتا ہے مالک منان وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا جو کوئی اچھے کام کرے
اور امر الٰہی بجا لاوے مناہی کو چھوڑے مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ خدا و رسول کا ایمان

رہے عقل کل کیطرح میری عقل	نہ مطعون ہون ریش قاضی کی شکل
وہ مستی مجھے ہو کہ وقت رحیل	نہون دست شیطان سے خوار و ذلیل
بوقت نزع ہووے قرآن دلیل	رہے میرا حامی خدا سے جلیل
محمد شفیع ہون ہر اک حال مین	پھنسو مین نہ عقبیٰ کے جنجال مین

اللہ و بس باقی ہوس

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَعَشَرَ فِی فَضِیْلَۃِ الْاِسْتِفْتَاحِ وَقِصَّۃِ رُوْحِ اللہ

مجلس اٹھارھوین فضیلت پندرھوین ماہ رجب اور قصہ حضرت عیسی علیہ السلام مین

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِیْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمَ الْاِسْتِفْتَاحِ فَتَحَ اللہُ عَلَیْہِ ثَمَانِیَۃَ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَاءَ مروی ہی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُنھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا بروز استفتاح کے کھولدیگا اللہ تعالی اُسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے داخل ہو جس دروازے سے چاہے راوی اس حدیث کے وہ شہسوار میدان شجاعت ہین جنکی حق مین فرماتے جناب رسالت مین خَالِدُ بْنُ وَلِیْدٍ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللہِ تَعَالٰی فِی الْاَرْضِ خالد بن ولید ایک شمشیر ہین شمشیرون خدا سے زمین پر یعنے نامی شجاعان عرب سے ہین جبلی و خلقی ... و ہیبت رکھتے ہین شیر بیشہ دلاوری ہین بڑے بڑے ملک فتح کیے ہزارون کے ... فتوح شام و فتوح عرب کے واقعات و حالات و محاربات سے ... باہر و ما ہر ہے ... سے بمعنی طلب کشادگی نمودن چونکہ حدیث مین وارد ہی کہ بروز پندرھوین ما... ہای بہشت عابدین و صائمین کے لیے

اور اچھے اعمال کیے کہ کل فرائض وسُنن ومستحبات ومندوبات کو پورا پورا ادا کیا اتباع
سُنّت پیغمبری سے سرمو تجاوز نہ کیا قولی اور فعلی کُلّی وجُزئی امور سُنّت نبویہ واقتدائے
ائمۂ مجتہدین پابند کتاب وسُنّت رہے انکے لیے مہمان خانہ جنّات فردوس ہی جو اعلیٰ طبقۂ
جنّت ہے جیسی مزدوری ومحنت ویسی مزد واُجرت ہی علی العموم بلا قید ملّت ومذہب
ارشاد فرماتا ہی رب العالمین اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡعَامِلِیۡنَ حق سُبحانہ جلّشانہ
کسی مزدور کی مزدوری محنت ومشقت ضائع نہین کرتا جو مقصود ہو ریاضت سے امر دنیا ہو
خواہ آخرت ہو اور جیسی نیّت ہو اس عمل سے عامل کی ویسا ہی اسکا نتیجہ وپھل عطا
فرماتا ہی اگر مقصود شُہرت ونام آوری وحب جاہ وتسخیر قلوب ہے خواہ زن حسینہ وجمیلہ
ودولتمند مطلوب ہے اسکے لیے چلّہ کشی وترک حیوانات ہی خواہ منصب جلیلہ وعہدۂ نبیلہ
کے حصول کے لیے درود خوانی ہی خواہ جائداد موروثی ودفائن وخزائن ودست غیب کے
لیے ترک لذات وعمل خوانی گیروہ بستری وتہمد بندی ہی یا بصورت شیخت وبیعت
ومہوسی جلب منفعت ہے، وہی انجام ہی مبدء فیاض سی بشرط مشیّت وہ بھی فائز المرام ہے،
اولی سب سے حسُن اختتام بہ شریعت سیّد انام ہی کہ امید نجات ومستحق رحمت ذو الجلال
والاکرام ہی جو عمل صالح بغرض رضاء مولیٰ خالصاً مخلصاً للّٰہ ہی وہ اور ہی اور جو بنظر
ریا وسمعہ وحب جاہ ہی وہ اور ہے اللہ تعالیٰ اخلوص نیت مرحمت فرمائے اور محبّت
واتباع حبیب خدا عطا کرے کہ ہر وقت می محبت رسُول وخاصان خدا وذکر وفکر نعمائے
بے انتہائے خالق ارض وسما مین محو وسہو رہے ؎

کدھر تو ہے ای ساقیِ رشکِ حور
لگا دے مرے منہ سے جام طہور

عبادت کی جس سے ہو دولی اُمنگ
شریعت کی بندھ جاے دلمین ترنگ

نہ میں فیض سے مست مطلق رہون
سر اکل شیشہ مین حق حق کرون

رہِ حق مین ثابت قدم بس رہے
نہ ٹھکرائے سنگِ ضلالت مجھے

ہر وقت کھانے کو پہنچا پائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی یہ استغفار پڑھے گا دس بار اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ سَتَّارُ العُیُوبِ فَالِقُ الحُبُوبِ وَاَتُوبُ اِلَیہِ وَھُوَ حَسبِی وَنِعمَ الوَکِیلُ نِعمَ المَولیٰ وَنِعمَ النَّصِیرُ حق سبحانہ اُسکے تمام گناہ بخشدیگا منادی غیب سے ندا کریگا ای دوست خدا خوشا حال تیرا کہ تو آتش دوزخ سے بچ گیا قصّہ حضرت علیسیٰ علیہ السّلام سابق مین مذکور ہوا کہ یوم استفتاح حضرت روح اللہ نے کلام کیا اسکو بالتفصیل سُننا چاہیے حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی اِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یاد کرو ای محمد مصطفےٰ جسوقت کہا بی بی عمران نے ای میرے پروردگار مین نے تیری نذر مانی کہ آزاد کردون تیری راہ مین جو اولاد میرے پیٹ مین ہے پس میری یہ منت و نذر تو قبول فرمالے تو ہی تو سُننے والا اور جاننے والا ہی فرش زمین سے عرش برین تک کل خفیات و ذرات کے مشرح حالات کا بینا و دانا ہی حضرت عمران قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد عابد و زاہد تھے ایک ولی تھے اولیاء اللہ سے درجہ و مرتبہ مین انبیاء بنی اسرائیل مین مساوات تمام رکھتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ یقینی حق تعالیٰ نے برگزیدہ و مقبول کیا آدم کو اور نوح کو اور اولاد ابراہیم کو اور اولاد عمران کو تمامی عالم پر جمیع مخلوقات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلاحیت اولاد کی آبا کی حق مین موثر ہی بسا پدران بطفیل پسران مغفور ہونگے آخرت مین عزت دار ہونگے دنیا مین صلاحیت مرد صالح کی برکت اسکی عبادت و طاعت کی اثر کرتی ہی اسکے علویات اہمین ہمسایہ۔ ان و پسران مین حتی کہ ہمسایگان مین تا اینکہ شہر و ولایت و اقالیم سے گزرا ایک ور حسب الطاف آفات ارضی و سماوی سے محفوظ و مامون رہتے ہین مریم کے کھانے کا وقت بھی ٹل گیا یسری مین حاملہ ہوئین نذر مانی کہ جو اولاد تولد ہو

کشادہ کردیے جاتے ہین اسلیے اس روز کا نام یوم استفتاح ہوا بعضے فرماتے ہین کہ مولود اس روز اطفال شیرخوار کی زبانین کھل گئی تھین اسلیے استفتاح نام ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی روز کلام فرمایا جریج زاہد کی زبان کھل گئی تھی عزیز مصر کے خواہرزادہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی برات پر شہادت دی وہ ایام کشادگی وگویائی زبان نہ تھے اور اتفاقیہ یہی تاریخ تھی اسلیے یہ نام مقرر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَامَ يَوْمَ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ رَجَبٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةَ خَمْسَ عَشَرَ اَلْفِ سَنَةٍ وَلَهُ عِنْدَ اللّٰهِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَحَ اللّٰهُ لَهُ فِي قَبْرِهٖ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ يَنْظُرُ مِنْ كُلِّ بَابٍ اِلَى الْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ وَالْاَشْجَارِ وَالْاَنْهَارِ وَيُوَانِسُ بِذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جسنے روزہ رکھا پندرھوین تاریخ ماہ رجب کی لکھدی اللہ تعالیٰ نے اُسکے لیے عبادت پندرہ ہزار برس کی اور اسکے واسطے خدا تعالیٰ کے نزدیک دعا مقبول ہے کھول دیگا اللہ تعالیٰ اُسکی قبر مین ستر دروازے جنت کے، اور وہ دیکھیگا ہر ایک در سے حور و قصور و اشجار و انہار جنت کو اور مانوس و مالوف رہیگا اُنکے نظارہ و مشاہدہ سے روز قیامت تک اور فرمایا جو ایام بیض مین روزہ رکھیگا اُسکا ضامن دخول جنت کا مین ہون ایک مرد نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ یوم استفتاح کے روزہ کو آپ کیا فرماتے ہین فرمایا فرض نہین نفل ہے اگر روزہ رکھوگے ثواب عبادت ہزار سال کا پاؤگے اگر نہ رکھوگے گنہگار نہوگے اسنے کہا یا رسول اللہ مین اپنے اوپر اُس روزے کے روزہ کو مادام الحیات واجب کیے لیتا ہون فرمایا اختیار ہے اللہ تعالیٰ تیرے لیے دخول جنت کردیگا اس حدیث کو ابو قبیحہ اسدی نے روایت کیا ہے جیسے اُس دن کے روزے کا ثواب ہے ویسا ہی اُسکی شب کو نماز کا ثواب ہے آنحضرت نے فرمایا جو کوئی شب پانزدہم ماہ رجب کو بیس رکعت نماز پڑھے بعد فاتحہ سورۂ اخلاص اور انا انزلنا پڑھا یا اُسکو پڑھانا نیک کا ثواب پاویگا اسی طرح جیسے عبادت و صدقات وغیرہ ذی فصل کے فواکہات و میوجات جنت

ہر وقت کھانے کو موجود رہتے تھے جسقدر اور اطفال ایک ماہ مین پڑھتے ہین یہ ایکہفتہ
مین پڑھتی تھین مشہور ہے کہ چار بزرگوار سے شیطان رہا فرار پاس بھی نہ جا سکا ہر چند پر
ہوا بیتاب ایک بی بی مریم دوسرے حضرت عیسی تیسرے حضرت یحیی چوتھے حضرت عمر ابن الخطاب
غرضکہ جلّہ نہا کر حسینہ والدہ مریم بیت المقدس مین آئین اور بی بی مریم کو حضرت زکریا
علیہ السلام کے سپرد کیا جو متولی بیت المقدس تھے اور عرض کی کہ مین نے نذر مانی تھی
اُسکو پورا کیا اب آپکو اختیار ہے جسکو چاہیے دیدیجیے جہان چاہے رکھیے مین نے
بیت مقدس مین نذر اللہ چڑھا دی جب اس خبر کا اشتہار عام ہوا تو حضرت زکریا
علیہ السلام کے پاس آدمیونکا اژدہام ہوا ہر ایک خواستگار تکفل مریم علیہا السلام ہوا
اسقدر تکرار بڑھی کہ کُشت وخون کا انجام ہوا آخر بنا بر فیصلہ قرعہ اندازی کا الہام ہوا
قرآن مجید مین اسکا ذکر بنا بر آگاہی سید انام ہوا وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ
اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ اور اسوقت موجود نہ تھے اے حبیب کہ آپ جسوقت
وہ قلمون پر نام لکھکر قرعہ اندازی کرتے تھے بغرض ملاپ کہ کون کفیل ہو مریم کا کہ نہ
پہونچنے پاتے اُنکو آب گرم کی بھاپ اور نہ کھلونا دیا جا ہے انکے ہاتھ مین گلی بھی بصورت
بچھو وسانپ جب یہ مسئلہ متفق علیہ ہو چکا ہر ایک خاص وعام نے اپنے اپنے نام قلم کو
تراش کر نشان تام لگا کر طشت پر آب مین چھوڑا بعضے فرماتے ہین لبیا نہر مین چھوڑا
منجملہ انکے حضرت زکریا نے بھی اپنا نام لکھکر چھوڑا بحکم ایزدی سبکے قلم ڈوبے حضرت زکریا
کا قلم تیرا بنا بر فیصلہ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا متکفل پرورش حضرت مریم کے حضرت زکریا ہوگئے
اور علیحدہ بیت المقدس سے ایک حجرہ معین کیا اور جملہ سامان پرورش وآرام بی بی مریم
کرلین ہماری قدرت اجب بضرورت کہین جاتے دروازہ حجرے مقفل کر جاتے چند زمانہ اسیطرح
ویسا ہی عیسی کو مریم سے پیدا کیا بغیر باپ ایسے کسی کار ضروری مین پھنس گئے کہ تمام دن گذر گیا
اب ہرگز نجاؤ اُنکے پاس جو کہتے ہین مست اجب یاد آیا بے تحاشا دوڑے اور آکر دروازہ حجرہ کا کھولا

وہ جاروب کش وخادم بیت المقدس مقرر ہو کہ اولاد نرینہ و ذکور اس نذر سے مولود ہو
جب برخلاف انکی امید کے لڑکی پیدا ہوئی براہ تعجب و تحسر کہا فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ
رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی جب وضع حمل کیا تو لڑکی پیدا ہوئی حسینہ نے براہ افسوس کہا
ای پروردگار میرے یہ تو مین لڑکی جنی پھر گھبرا کر اس اعلام سے گریز کیا کہ وہ تو حضوری
علیم وبصیر ہے اخبار تحصیل لاحاصل موجب تشویر ہے کہا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ
اور خود ہی دانا ہی وضع حمل کا کہ کیا تولد ہوا وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی اور نہین ہے نر
مثل مادہ کے نر و مادہ مرد و عورت مین فرق بیّن ہی فاعل و مفعول قابل قبول کا
فعل معین ہے یہ تو لڑکی فرمانبردار مطیع زوج ہوگی یہ کب خود مختار و سردار فوج ہوگی
یہ شایستہ خدمت منذورۂ بیت المقدس کیونکر ہوگی افسوس ہی کہ میری نذر قبول
نہ ہوئی غایت رحم وکرم سے ارشاد ہوا اے حسینہ ملول و غمگین نہو

نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد	خدا پنج انگشت یکسان نکرد

بسا دستار مردان کارگزار خنجر گذار صلاحیت شعار کے مقابلہ مین ایک تار خمار زنان عفیفہ اوڑھنی
و پارسا مطیعہ شوہران بدمزاج وخونخوار کے روز قیامت میزان عدل مین وزن کیے جائینگے
ایک تار ہزار دستار سے گرانبار نکلیگا تو سجدۂ شکر ادا کر کہ ہمنے اُسکو قبول کیا اور فرمایا
اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور
اسکا نام ہمنے مریم رکھدیا اور محفوظ رکھا اُسکو اور اُسکی اولاد کو وساوس و تصرف
ابلیس ملعون مردود سے گو جانتا ہے سارا جہان اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطٰنِ مگر ہم ہی
اُسکے حافظ و نگہبان کیا طاقت رکھتا ہی شیطان جو اسکے پاس آسکے
ہمعنان ہم تو خبیر وبصیر ہین ہر لحظہ دہر آن فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ
حَسَنًا پس قبول کرلیا اُسکو اُسکے رب نے ... ہے انکی طرف روح القدس
کہ ایام طفولیت مین بی بی مریم علیہا السلام ... ولیکن وہ مریم کے آگے بشر کی صورت

ی کی شکل جب بی بی مریم نے دیکھا کہ مرد اجنبی جوان رعنا میرے پاس آتا ہی اور مین
محرم ہون قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا گھبراکر کہا مین پناہ چاہتی
ہون رحمٰن مالک زمین و آسمان کی تجھسے ای مرد اجنبی اگر تو ہی مرد متقی و پرہیزگار
اسلیے کہ مرد جوان کو خلوت زن اجنبیہ سے کب ہی سزا وار نفس بشری کا کیا ہی اعتبار
بسرا وسوسہ انداز وہان موجود ہی شیطان نابکار حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بنا بر
تسکین و تسلی بی بی مریم کے قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ کہا مین تو مرسلہ تیری رب کا
ہون ملک ہون بشر نہین مجھ مین نفس شہواتی و شر نہین اور بحکم خالق انام بغرض انجاح
مرام آیا ہون نہ بہ نیت ارتکاب حرام لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا بلکہ اسلیے کہ دیجاؤن
تجکو لڑکا پاک و ستھرا آلایش ظاہری و باطنی سے بی بی مریم نے محال عادی سمجھکر روح القدس
کے قول کو رد کیا قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ کہا قاعدہ و قانون
الٰہی تو یون جاری ہی کہ اجتماع نر و مادہ سے تولد مولود ہی یہان وہ اصل ہی مفقود ہے
کیونکر پیدا ہوگا وَلَمْ اَكُ بَغِیًّا اور مین بدکار و زناکار بھی نہین کیونکر ہوگا پسر جب
مجھ تک نہین پہونچا بشر اور القاء نطفہ کا اثر قَالَ كَذٰلِكِ حضرت جبرئیل نے کہا ای
مریم بیشک تمھارا عذر و اعتراض بہت بجا ہی لیکن مالک و مقتن بھی تو وہی خالق ارض
و سما ہی قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ فرماتا ہی گو بظاہر یہ امر محال ہی لیکن صانع کو اپنی صنعت
مین کمال ہی معترض کو اعتراض کی کیا مجال ہی وہ قادر مطلق بہر حال ہی امر محال تو بشری
خیال ہو منہ تیری عفت و حرمت کا ہی پاس وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ اور تاکہ کرین
ہون پس نہ کلام کر خواص نشانی اور دلون مین عوام کے نہ کرے شیطان وسواس اسی پر
روکنے کا نام روزہ ہی کاملہ کو قیاس آدم کو خاک سے حوا کو آدم سے ناقہ کو سنگ سے
روزہ تھا پس بی بی مریم کو حکم ہوا کہ انکو کسی مرد نے نہ کیا مساس اسی پر ہی ایمان کا اساس
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ پس بموجب حکم خدا ابن اللہ جو ہو ذی ہوش و حواس ور کھو
الیوم اِنْسِیًّا

کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْھَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَھَا رِزْقًا پھر اکرم مریم کو دیکھنے لگے سمجھے کہ بھوک سی حال ہوگا خراب ناگاہ نگاہ پڑی جانب گوشۂ محراب دیکھا کہ بے فصل کے میوۂ ان سے بھرے رکھے ہین پلیٹ ومشتاق متحیر ہوکر پوچھا جان بابا اَنّٰی لَكِ ھٰذَا یہ تم نے کہانسے پایا مریم نے ہنسکر جوابدیا آپ کو تو نہی میری پرواہ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اگر نہ خبر لیتا میری خالق مہر و ماہ تو آپ مجکو مردہ پاکر کرتے نالہ وآہ اور اس بات کو آپ یقین کرین ای والاجناب اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ رزق وروزی پہونچاتا ہی ہرجاندار کو رب الارباب بلاحساب وکتاب یعنی بغیر تعب ومشقت اعدا ہو یااحباب کسی جنّ وبشر کی طاقت نہین جو کرسکے روزی کا سدّباب مرگئے اسی فکر مین کیکاؤس وافراسیاب ڈوب گئے نیل مین فرعون وہامان مہیّا کرتے کرتے سامان واسباب سارالشکر بھی ہوگیا غرقاب ہوگئے کلیم اللہ فتحیاب تمام ظلمہ وفسقہ رہے تاقیام مورد عقاب وعذاب مظلوم مستحق جنّت بلاحساب وکتاب جب سُنا حضرت زکریا نے بی بی مریم کا جواب باصواب خَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ گرپڑے سجدے مین اورکہا بیشک وہی ہی رازق ووہاب ؎

زمشرق بہ مغرب مہ وآفتاب ۔۔۔ روان کرد وگسترد گیتی برآب

بی مریم اس ناز ونعمت سے پرورش ہوئین تااینکہ بلوغت کو پہونچین حق سبحانہ جلّ شانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہی کہ وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَھْلِھَا مَکَانًا شَرْقِیًّا اور یاد کرو محمد مصطفےٰ کتاب اللہ مین بی بی مریم کے حال کو جب وہ الگ ہوگئین اپنے اہل یعنی مردم آیندو روندو کفیل سے مکان ۔۔۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِھِمْ حِجَابًا پس ڈال لیا اپنے اور اُنکے درمیان ۔۔۔ بعبادت معبود حقیقی ہوئین فَاَرْسَلْنَا اِلَیْھَا رُوْحَنَا پس بھیجا ۔۔۔ کو یعنی جبرئیل علیہ السّلام کو فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَرًا سَوِیًّا

عیسیٰ مسیح دوسرے

زبا پھر متوجہ الی اللہ ہوئین اورکہا

اِلَّا فَنَادٰهَا مِنْ تَحْتِهَا پس پکارا مریم کو پکارنے والے نے اُسکے نیچے سے یعنی زیر تنہ درخت کے مراد اُس سے فرشتہ وہاتف غیبی ہے اور بعض مفسر بجای مِنْ (مَنْ) پڑھتے ہین یعنی جو اُسکے پیٹ مین تھا مراد اِس سے عیسیٰ ہین اور کہا اَلَّا تَحْزَنِیْ او مریم اسقدر حزن وملال نہ کر غمگین نہو ہر ایک مشکل کے لیے آسانی ہے قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا تیرے نیچے جہان تو بیٹھی ہے تیرے رب نے ندی جاری کردی ہی منہ ہاتھ دھو پانی پی ندی بزبان سریانی بمعنے جوے خرد ہی بعض کہتے ہین لغت نبطی ہے وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ اور اپنی طرف کو ہلا تنہ درخت خرمے کو تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا گراویگا وہ درخت تجھپر خرمے تروتازہ بعض مفسرین نُسَاقِطْ بصیغہ متکلم پڑھتے یعنی حق تعالی نے فرمایا کہ ہماری قدرت کاملہ دیکھ کہ درخت خشک سے خرمای تر ورطب گراتے ہین اور عالم طفولیت مین غیر مکلف تھی کہ فواکہات جنت بلا سبب پہونچتی تھے اب تو مکلف ہی عالم اسباب مین سبب و ذریعہ کو دخل ہے اب قوت بازو سے تنہ درخت کو ہلا اُسوقت رزق پا فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ پس چھوہارے کھا اور آب چشمہ جاری ہو پی اور وضع حمل کر زیر سایہ درخت کے وَقَرِّيْ عَيْنًا اور اپنی آنکھ کو اس فرزند ارجمند سے جو تیرے شکم سے پیدا ہوگا ٹھنڈی کر کیسر بخت جگر نور بصر پیدا ہوتا ہی ربیع ابن خثیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین زن نوزائیدہ یعنی زچہ کو کوئی دوا نافع وسودمند بہتر خرمے وشہد سے نہین ہی اور حکمت عملی تعلیم ہوئی ہی فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا پس اگر تم اپنے پاس آتے کسی بشر کو دیکھو فَقُوْلِيْ پس قبل از سوال کے اشارے سی کہدو کہ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا مین نے نذر مانی ہی اپنے پروردگار کی صوم یوم کی کہ چپ کے روزے سے ہون پس نہ کلام کرونگی مین آج کے دن کسی انسان سے جیسا کھانے پینے سے نفس کے روکنے کا نام روزہ ہی ویسا ہی ایام سلف مین کلام کرنے سے زبان کو روکنے کا بھی نام روزہ تھا پس بی بی مریم کو حکم ہوا کہ تم عذر صوم بہ اشارہ کرو اور بچا اُس لڑکے کو شہر مین فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ پس بموجب حکم خدا عیسیٰ کو لیکر شہر مین اعزا واقربا وقوم مین آئین

قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس تیسرے ای مریم وَرَحْمَةً مِّنَّا اس فرزند ارجمند کو ہماری نعمت گننا اور تا قیام قیام رہیگا مشہور یہ قصیہ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ای مریم یقینی یہ تولد فرزند بلا ازدواج و پیوند ہوچکا دفتر تقدیر آلہی و قضاء لم یزلی مین قلمبند اور یہ رای ہوچکی مالک کی پسند یہ کہکر اور نفخ روح کرکے حضرت جبرئیل علیہ السلام بالاے آسمان چلے گئے اور نظر سے مریم کے غائب ہوگئے اور چند ساعت کے بعد بی بی مریم مین آثار حمل ظاہر ہوے فَحَمَلَتْهُ پس حاملہ ہوگئین مریم اُس فرزند ارجمند سے بعض مفسرین فرماتے ہین حمل معمولی نو مہینے رہا بعض فرماتے ہین آٹھ مہینے کے بعد تولد ہوے اطباء یونان متفق ہین کہ اٹھوانسا لڑکا نہین جیتا یہ اُنکے رد قول کی سند ہے حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہین کہ بعد نفخ و غیبوبت حضرت جبرئیل حمل و وضع ایک ہی ساعت مین ہوا اور حضرت مقاتل رح کہتے ہین اوّل حمل ہوا بعد چند ساعت وضع ہوا اور اکثر اسکے قائل ہین کہ بعد چالیس روز کے وضع ہوا العلم عند اللہ انجام کو پہونچا یون یہ قصیہ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا پس بہت دور ہٹ گئین مریم اس حمل کو لیکر اور تنہا چلی گئین شہر کے کنارے صحرا مین فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ پس گھیر لایا انکو دردزہ نے إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ تنہ درخت خرمے کے نیچے درد کے صدمہ و تکلیف سے سایہ اور آڑ درخت کی دیکھکر آئین حضرت ابن عباس فرماتے ہین بی بی مریم ہر بار شاخ درخت خرمے سے لپٹتی تھین اور درد سے آہ و زاری کرتی تھین قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا اور کہتی تھی اے کاش مین مرجاتی قبل اس حمل و وضع کے اور ہوجاتی بھولا [illegible] والدین اور اعزا مجکو کفن و دفن کے بعد بھولا [illegible] ساتھ کوئی مرتا نہین اور مین پھر وزبد [illegible] [illegible] مع دوسرے تنہائی مقام جنگل و صحرا تیسرے رسوائی [illegible] [illegible] رہا پھر متوجہ الی اللہ ہوئین اور کہ

تعلیم دین مبین کرونگا جس سرزمین مین رہونگا وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ
حَیًّا اور مجکو حکم و وصیت کیا یعنی آخری حکم دیا ہی کہ نماز پڑھتا رہون زکوۃ دیتا رہون یعنی
عبادت بدنی ومالی دونون کی بجا آوری کرتا رہون جبتک زندہ رہون اس عالم ظاہری
مین ہون وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ اور یہ حکم کیا ہی کہ اپنی مان کو تہمت زنا سے بری کردون کہ
اوّل معجزہ میرا یہی ہی اور تا بحیات انکی اطاعت و فرمانبرداری واحسان وتابعداری
کرون وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا اور نہین کیا مجکو میرے پروردگار نے جبر وظلم کرنیوالا
اور نہ بدبخت سخت رو درشت خو وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ
اُبْعَثُ حَیًّا اور سلامتی و رحمت و محافظت ہی میرے پروردگار ہی کی مجھپر اُس روز سے
کہ جس روز مین پیدا ہوا اور رہیگی اُس روز تک کہ جس روز مین مرونگا اور پھر دوبارہ
اُٹھونگا زندہ ہوکر یعنے ہرحال و ہرزمان مین حامی و مددگار میرا خالق زمین وآسمان ہوگا
اور مین بھی خاکی بشر حادث ہون جو جو لازمہ بشری وانجام جسم خاکی ہے ولادت و
موت وحیات وبعث ونشر وہ میرے لیے بھی ضرور ہی اِن تمام اوقات مین میرا خالق
ومالک مجکو صحیح وسالم رکھیگا مثل اور انبیا علیہم السّلام کے مجکو بھی مرتبہ اعلا عطا کرے گا
حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اپنی قوم وقبیلہ سے اسیقدر کلام وانعام خالق انام بیان فرماکر
خاموش ہورہے اور تا وقتیکہ زمانہ نطق وگویائی نہین ہوا وا ڑھائی برس تک کوئی اور
کلام نہین کیا نہ بولے جب سن تمیز کو پہونچے بات کرنے چلنے پھرنے لگے ہروقت اپنی
والدہ کی خدمت مین مشغول رہتے تھے جب بارہ برس کے ہوے تو بی بی مریم کے ساتھ
گاہ گاہ بوقت اشتہا زیر درخت خرما جہان ولادت ہوئی تھی تشریف لیجاتے درخت سے
خرمے تروتازہ گرتے آپ تناول کرتے چشمہ جاری سے پانی پیتے شکر الٰہی بجالاتے کہ
اس اثنا مین بی بی مریم مرض الموت مین مبتلا ہوئین امتداد مرض سی ضعف کمال ہوا
حضرت کو سخت ملال ہوا ہرطرح سے تیمارداری وراحت رسانی والدہ کا خیال بعارض کی

اور انھوں نے دیکھا فَاَتَوْا یٰامَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا اور کہا انھوں نے ای مریم لائی ہین تم کار زشت و بد یعنی بغیر شوہر کے لڑکا جن کر لائیں یَا اُخْتَ هَارُوْنَ ای بہن ہارون کی اختیت بہ نسبت مشابہت ہے نہ بہ نسب کہ بنی اسرائیل مین ہارون نامی ایک مرد صالح متقی نہایت عفیف و پارسا مشہور تھا بعضے فرماتے ہین زنا و بدکاری مین معروف و مشہور زمانہ تھا بعضے فرماتے ہین ہارون برادر موسی علیہم السّلام تھے تولد حضرت عیسی علیہ السّلام تک چھ سو برس کل زمانہ گذر چکا تھا مگر عفت مین ضرب المثل تھے یعنی بی بی مریم کی قوم نے کہا کہ تم تو عفت و پارسائی مین مثل ہارون کے ضرب المثل تھین مَا کَانَ اَبُوْكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَّمَا کَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا نہ تھے باپ تمھارے بدکار اور نہ تھی مان تمھاری زناکار کہ نطفہ کا اثر اولاد مین سرایت کیا کرتا ہے تمسے ایسا فعل شنیع کیونکر سرزد ہوا فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ پس اشارہ کیا بی بی مریم نے لڑکے کیطرف کہ اسکا جواب میری طرف سے یہی دیگا اس سے پوچھو قَالُوْا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا کہا قوم نے تم مجنونہ ہو ایک تو بے شوہر کے لڑکا جنکر لائین دوسری حماقت یہ ہی کہ طفل شیرخوار سے تکلم کرنے کا اشارہ کرتی ہو ہم اُس سے کیا پوچھین وہ تو ابھی گہوارہ مین بچہ نوزائیدہ ہی معًا اثنا رد و قدح قوم اور بی بی مریم مین حق سبحانہ جلشانہ نے حضرت عیسی علیہ السّلام کو گویائی عطا کی قَالَ بزبان فصیح بول اُٹھے ای قوم گمراہ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ یقینی مین ایک بندہ و غلام خدای پاک کا ہون بغیر باپ تولد ہونیکا تعجب مت کرو اور دیکھو فضل و عنایت خالق ارض و سما مالک عرش علیا اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا مجکو اپنی کتاب و حکم عطا کیا حضرت ابن عباسؓ اسکی تفسیر فرماتے ہین عَلَّمَنِیَ الْکِتٰبَ فِیْ بَطْنِ اُمِّیْ یعنے تعلیم فرمادی کتاب و احکامات او امر و نواہی ماں ہی کے پیٹ مین بعض فرماتے ہین عطا کی یعنی عطا کریگا بعد بلوغ مجکو کتاب آسمانی مسائل احکام ربانی کہ وہ انجیل شریف ہی اور مجکو تمھارا پیغمبر وافسر کریگا اور فرمایا وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ اور مجکو برکت والا کیا ہی کہ مجھسے معجزات باہرات صادر ہون گے

نے شاہ مائد در جہان نی ماہ اندر آسمان	نے آسمان ماند امان آخر فنا آخر فنا

ذلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ای محمد مصطفٰے یہ جو بیان ہوا
اصل وحقیقت ہی پیدایش عیسیٰ بیٹے مریم کی یہی سچا قول ہی جسمین شک کرتے ہین
نصاری وغیرہ مَا کَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحَانَهٗ اور حق تعالی کو لائق وسزاوار
نہین اور نہ اُسکو احتیاج ہی کہ لڑکا جنائے یا ٹھہرائے وہ تو پاک قدیم منزہ زن و فرزند
سے مبرا ہی اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ جس کام کو حکم فرماتا ہے مشیت
و ارادہ سے خواستگاری کرتا ہو کہتا ہی اُسکے لیے کہ عدم سے وجود مین آ فوراً وہ آجاتا ہے
آلہ واسباب کی اُسکو ضرورت نہین نائب و ولیعہد کی حاجت نہین وہ تو بذات خاص
کل زمین وآسمان ومافیہا کا حافظ ونگہبان ہی اُسکا محتاج سارا جہان ہی پس ای مومنو تم ایسے
اعتقاد سے بری رہو تا روز قیامت کے نجات پاؤ میان اللہ وبس باقی ہوس ہے

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَعَشَرَ فِیْ مِعْرَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مجلس انیسوین رسول مقبول صلعم کے معراج کے بیان مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیَا لَیْلَةَ السَّابِعَةِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَجَبٍ لَمْ
یَمُتْ قَلْبُهٗ یَوْمَ یَمُوْتُ الْقُلُوْبُ وَلَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فِیْ جَمِیْعِ السَّنَةِ
مروی ہی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا جسنے زندہ رکھا اور جاگتا رہا اور مصروف عبادت رہا
ستائیسوین تاریخ کی رات ماہ رجب المرجب کی نہ مریگا قلب اُسکا اُس روز کہ تمام قلوب
مرجائینگے اور اُسکے واسطے اللہ تعالی کے نزدیک دعا مقبول ہے تمام سال مین جو دعا چاہے

ای مادر مہربان کسی چیز کے نوش فرمانے کے لیے طبیعت کو میلان ہی بی بی مریم نے کہا
گوشت بریان اٹھالیا تیر وکمان اور چلے سوے صحرا و بیابان آپہونچے حضرت عزرائیل
قابض جان ہر چند بی بی مریم کو ہوا فراق پسر کا دھیان مگر اجل موعود نے نہ دیا امکان
روح اقدس کو لے گئے بالاے آسمان حضرت عیسی عجالتہً صید کو کباب کرکے لائے مرغ
بریان اور پکارا ای مادر مہربان صدا ے برنخاست ہون نہ بان کرنے لگے نالہ وفغان
کہل گیا تمامی زمین وآسمان وحوش وطیور کہنے لگے الحذر الامان کیا قیامت آگئی اے
پروردگار جہان حضرت جبرئیل علیہ السلام باگروہ ملائکہ وسبوحیان زمین پر تشریف لائے
بصورت آدمیان اور گریہ کنان اور استمالت خاطر وتعزیت کی اور کہا ای عیسی دوران
صبر کرو کہ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ جیسے اسکے نام مریم مین میم اوّل وآخر تھا اور جسطرح دنیا مین
مشقت مانی ہوئی مبارک آئی ویسا ہی مبرا معصیت سے آخرت مین چلی گئی جای شکر وصبر ہے
بعد اس حادثہ کے حضرت عیسی علیہ السلام ایک سو بیس برس زمین پر دعوت خلق فرماتے
راہ ہدایت وارشاد بتاتے معجزات باہرات دکھاتے رہے حضرت روح اللہ کی برکت دعا
سے مردہ زندہ ہوتا تھا نابینا مادرزاد بینا کوڑھی مبروص اچھا ہوتا تھا قوم نے ابن اللہ
کہنے پر مجبور کیا حضرت نے اس قول سے نفور کیا ہر چند امت وقوم نے اصرار کیا روح اللہ
نے انکار کیا آخر کار بر سر دار کیا حق تعالی نے آسمان چہارم پر اُٹھا لیا ملائکہ کا سردار
یعنی ارادہ بر سر دار کرنے کا کیا
کیا قرب قیامت آسمان سے نزول فرمائینگے دین پیغمبر آخر الزمان قبول کرینگے مسیح دجال
کو قتل کرینگے اشاعت دین پیغمبری مین ہمت کو بذل کرینگے آخر انجام جہان فانی کو
چھوڑ کر عالم باقی اختیار کرینگے پہلوی چپ یا عقب سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
وسلم مین دفن ہونگے غم مومن وغمگسار کرینگے آہ وحسرت سے گریہ زار کرینگے سینہ فگار
چشم اشکبار کرینگے آخر رضا وتسلیم حکم پروردگار کرینگے ٥

ور ہاہیچ خورتا بندہ آخر فنا آخر فنا		گر تا قیامت زندہ آخر فنا آخر فنا

صدقات وخیرات وہ ہوگیا رفیع الدرجات فی الجنات جاننا چاہیے کہ معراج النبی با روح وجسم خاکی از فرش زمین تا عرش برین وقرب قدیم پاکی بعالم بیداری نہ خواب نا کی ثابت وحق ہی بدلیل قطعی کتاب وسُنّت واجماع اُمّت وبداہت عقلی کہ لفظ اسریٰ بمعنی (بُبرد اورا) دال ہے ذہاب جسمی کو نہ صرف خیال روحی کو معتزلہ قائل ہین کہ معراج روحی تھا یدین حجّت خاص وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ کہ رویا منام وخواب ہی اسکا یہ جواب ہی کہ رویت بچشم سر مراد ہے بقیاس استثناء الا فتنۃ للناس اور اسی کی قائل ہین حضرت عمر وعثمان اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابو امام باہلی ومجاہد وحسن بصری وفقیہان خاص کہ فتنہ نہین ہی رویا ومنام کی خواص اور دوسری آیت صاف دلیل ہے گویا وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى اور تیسری زیادہ اوفق فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ تا آخر آیت لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ بنصب تا خطاب کافی ہے یہ منکرین کا جواب سرور عالم بنفس نفیس جبرئیل ومیکائیل وملائکہ جلیس مسجد حرام سے تا بیت المقدس بر براق خوش خرام گئے اور وہان سے بچشم زدن ہفت آسمان بہشت ودوزخ وکیفیت زمان وزمن ملاحظہ فرماکر بعد حمد وثنا مالک کبریا مقام قاب قوسین او ادنیٰ پر فائز المرام ہوے واپسی راہ مین کلیم اللہ سے ہمکلام ہوے پچاس وقت کی نماز کا پانچ پر اقتصار رہا نمازی ثواب دہ یکی کا سزاوار رہا تمام معاملات وکیفیات اُمّت کو بچشم وگوش سر دیکھا وسُنا نیکی وحسنات پر سرور وفرحت بدی وسیئات پر غم وشفاعت فرمائی حکمت حکیم علی الاطلاق کی حضرتؐ کو معراج وطلب بالاے عرش برین سے ایک یہ تھی کہ تمامی امراض واعراض اُمّت کا ازالہ ہوجاے صحیح وسالم یہ اُمّت مرحومہ جنّت کو چلی جائے اور دوسری شرف وفضیلت اور انبیاء ماسبق پر صفی اللہ سے روح اللہ تک معلوم ہوجائے مقام معراج حضرت موسیٰ کا طور تھا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا ہوا حضرت یوسف کا قعر چاہ حضرت یونس کا بطن حوت حضرت ادریس کا جنّت

حق تعالی سے قبول کریگا راوی اِس حدیث کے شہزادۂ ملک فارس مین جو خدا کا کلام
سُنکر مشرف بہ اسلام ہوے اور ترک لباس فاخرہ کرکے بہیئت درویشی و کمل پوشی
خفیہ بہ اشتیاق زیارت رسولؐ مقبول روانہ مدینۂ منورہ ہوے جب قریب پہونچے
فرمان الٰہی ہوا ای حبیب ہمارے شوق زیارت مین تمھارے سلمان فارسی تن تن ماری آتا ہے
آپ اُسکا استقبال کرین دولت اسلام سے اُسکو مالامال کرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تعمیل فرمان کی کہ اعزاز و اکرام سے لاکر دعوت سلمان کی ہدایت ایمان کی سلمان نے
ایمان لاکر حمد و ثناء خالق زمین و آسمان کی اور آن حضرتؐ نے اُنکے حق مین پکار کر
فرمایا کہ آواز حضرتؐ سب نے سُنی مَنْ اَحَبَّ سَلْمَانَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ صحابہ کرام اُنسے
محبّت تام کرنے لگے ایکبار حضرتؐ کی خدمت مین سب نے عرض کی کہ سلمان زبان فارسی
مین کلام و بیان کرتے ہین ہم اُسکے فہم سے عاجز ہین آنحضرتؐ نے لُعاب دہن مبارک
اپنا اُنکے مُنہ مین ڈالدیا کہ وہ بخوبی تمام عربی مین کلام کرنے لگے قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم مَنْ اَحْیَا لَیْلَۃَ السَّابِعَۃِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَجَبَ جسنے شب بیداری کی ستائیسوین
شب ماہ رجب کی تخصیص تاریخ بنا بر تعظیم ہے کہ وہ شب شب معراج ہے فرماتا ہے
ذی الجلال و الاکرام سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پاک ہے
وہ مالک و خالق انام کہ جسنے سیر کرائی اپنے بندے کو بوقت شام مسجد حرام سے زمین پر
تا بیت المقدس الکرام اور وہان سے تا منتہاے عرش برین و قُرب قاب قوسین
جہان ہوگیا عبد و معبود مین کلام و سلام فقط رہا فرق حدوث و قِدم براے نام ورنہ
عرض قائم بجوہر ہے مُدام ہیہات نہین سکتے اسکو افہام عوام لکھتے لکھتے رُک گئی مفسرین
کے اقلام بند ہوگئی زبان علماء اعلام و مشائخین عظام بندے کو بندگی چاہیے آقا
کے اسرار سے کیا کام فرماتے ہین سید انام علیہ الصّلوۃ والسّلام جسنے اس رات مین بارہ
رکعت نماز پڑھی بآشش قعدہ و یک سلام وہ نجات پا گیا عذاب دوزخ سے لاکلام اور جسنے دیا

براق برق وش پر سوار کر کے مقام قرب مین لے آؤ جبرئیل امین فوراً بحکم رب العالمین
در دولت خاتم النبیین پر جا پونہچے حضرت اسرافیل علیہ السلام براق کی باگ
پاکڑے امہانی کے دروازے پر موجود ہوی حضرت جبرئیل علیہ السلام اندرون خانہ
تشریف لیگئے حضرتؐ کو بوریاء بے ریا پر کملی پوش آرام کرتے پایا لحاظ و ادب سے
چند ساعت تامل کیا سر جھکایا حکم الٰہی پونہچا قَبِّلْ قَدَمَیْہِ پاے مبارک حضرتؐ کو
بوسہ دو اور حکمت خلق جسم کافوری اپنی اسوقت معلوم کرلو کہ برودت کافوری حرارت
جزء نوری کی محرک ہوگی جبرئیل علیہ السلام نے ویسا ہی کیا کہ حضرتؐ نے گھبرا کر آنکھ کو
کھول دیا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بیوقت دیکھکر فرمایا اے اخی خیر ہے انھون نے
جواب دیا رب تمہارا مشتاق دیدار ہے اور منظور عالم ملکوت کی سیر ہے خواب و
بیداری مین بیٔر ہے ستر ہزار ملائکہ کی فوج جلو و جلوس مین حاضر فلک چہارم کے نام
حکم سلامی فیر ہے سواری کو رہوار براق برق رفتار و سبک سیر ہے مثل نگاہ چشم
نرگسین لعبتان بلخ و چین غنچہ دہان دمہ جبین دل عشاق زمان و زمین کے پار
ایک قدم مار زیر سایہ سدرۃ المنتہیٰ موجود مع سوار ہے وہانسے سواری رفرف
حاضر و تیار تا قرب پروردگار ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عجالۃً حوائج ضروری
سے فارغ ہوکر وضو فرماکر مستعد روانگی ہوے باہر تشریف لائے براق کو با یراق ایستادہ پایا
داہنے جانب حضرت جبرئیلؑ نے رکاب تھامی بائین جانب حضرت اسرافیلؑ نے
غاشیۂ زین مین ہاتھ لگایا حضرتؐ نے چاہا کہ براق پر سوار ہون اُسنے شوخی سے پشنک
پھینکی کان ہلایا حضرت جبرئیلؑ نے لگام کو جھٹکا ادب سکھایا کہا فخر کرلے براق کہ تو
آج سواری فخر البشر مین آیا چندین ہزار براقون مین تونے آج یہ رتبہ پایا براق نے
عرض کی شوخی میری بے غرض نہین ہی رسول مقبول نے فرمایا بیان کر براق نے التماس
کی کہ حضور کی سواری کے لیے بہشت برین مین چندین ہزار براق برق رفتار بحکم پروردگار

حضرت عیسیٰ کا فلک چہارم محمد رسول اللہ کا قاب قوسین تیسری رفعت درجت ملائکہ
وسبوحیون پر کھل جاے کسیکو سدرۃ المنتہےٰ سے آگے قدم بھر کی اجازت نہین
چوتھی فردوس برین حضور کے جمال جہان آرا سے رونق پائے نار جحیم ہیبت و
شوکت پیغمبری سے دب جاے لرزہ عرش کا تھم جاے پانچوین اظہار شان محمدی
ہوجاے مسجد اقصیٰ مین تمامی انبیا کے امام ہون سدرۃ المنتہےٰ مین جمیع ملائکہ کے مقتدا
ہون چھٹی حضرت کی تمنا پوری ہوجاے کہ بیت المعمور بحر مسجور کو بچشم سر ملاحظہ کرین
اہل زمین عذاب مسخ وفسخ سے محفوظ ہوے اہل آسمان بھی برکت قدوم سے بہجت لزوم
مصئون ہون رات کو لیجانے مین یہ حکمت تھی کہ فتنہ اور کشف اسرار برملا نہو جنکو اقرار
ہوا موحد ومسلمان ہوے جنکو انکار رہا مشرک ومنکران ہوے دوسری یہ کہ براق و
شہسوار گرمی آفتاب سے محفوظ رہین تیسری یہ کہ روز خود ہی روشن ہی رات کو کہ
تاریک ہی احتیاج انوار ہے اُس شب کو روز پر افتخار ہے ستائیسوین تاریخ کی خصوصیت
اسلیے کہ شب محاق ہو مہتاب بھی زیر کوہ نہان ہو حضرت ہی کی نور سے روشن سارا جہان ہو
فضل ماہ رجب وفضیلت شب دوشنبہ عیان ہو

آغاز قصۂ شب معراج

ارباب تحقیق واصحاب تدقیق لکھتے ہین کہ بتاریخ بست وہفتم ماہ رجب شب دوشنبہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہمشیرۂ چچازاد بی بی ام ہانی دختر ابوطالب خواہر
حقیقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے گھر مین استراحت فرماتے تھے بظاہر باچشم نیمخواب
بباطن بادل بیدار وتصور حسن مآب کہ فرمان آلٰہی بنام جبرئیل امین پہونچا کہ زمین وآسمان
وساکنان جحیم وجنان وملائکہ وسبوحیان مین ندا کردو کہ سب ہوشیار وتیار وآراستہ
وپیراستہ ہوجائین اور تم مع ستر ہزار ملائکہ کے استقبال کو جاؤ اور ہمارے حبیب لبیب کو

کہ سب بہشت کو سایہ کیے ہین اور منتہی اسلیے کہتے ہین کہ اسی جگہ تک رسائی ملائکہ
مقربین و نہایے فکر و علم وعلمائے دین و سالکان راہ عین الیقین ہے آیندہ علم رب العالمین مالک
مکان و مکین خالق زمان و زمین ہے اور وہانپر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بصورت اصلی
دیکھا کہ قوی الہیکل و ہیئت و وسعت اعضا ملاحظ فرماکر ہیئت سے بیہوش ہوگیے حضرت
جبرئیل نے تبدیل صورت کر انسان ہوکر حضرت کو سنبھالا جب ہوش مین آئے تو ارشاد کیا
کہ اے اخی کوئی فرشتہ تمسے عظیم الخلقت بھی ہے حضرت جبرئیل نے عرض کی یا رسول اللہ
اگر آپ اسرافیل کی عظمت جثہ کو مشاہدہ فرمائین کہ وہ مجھسے کہین بالاتر ہین حق تعالے
نے انکو سات لاکھ پر عنایت فرمائے ہین کہ مشرق و مغرب کو گھیرے ہوے ہین غرضکہ مثل
مور و ملخ کے ملائکہ نے وہان ہجوم کیا اور حضور کی قدوم میمنت لزوم کا شکریہ بدل
وجان ادا کیا اور جبرئیل علیہ السلام نے بانگ نماز دی اور اقامت کہی اور رسول
مقبول نے امامت کی رکعت اوّل مین سورہ والضحی اور رکعت دوسری مین الم نشرح
پڑھی اور بعد سلام کے یہ تسبیح فرمائی سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ
وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ
الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ تمام ملائکہ کو اُس تسبیح کے سننے سے ذوق و وجد
دوبالا ہوا اور آنحضرت سے سب دست بوس ہوے سدرۃ المنتہی سے جانب بہشت
تشریف لیگئے بعد قطع مسافت پانسو برس کی راہ کے بہشت کے دروازے پر پہونچے
رضوان مع خازنان منتظر استقبال بیرون در کھڑے تھے سب نے حضور کا اعزاز
و اکرام کیا رضوان کی شکل و شمائل سے خندہ پیشانی و حُسن خلقی ظاہر تھی سب سے
بڑھکر تین میوہ بہشت کی نذر گذرانی انار و سیب و بہی اور دست بستہ عرض
کی حضور ان تینون میوون کو دست مبارک سے توڑین اور عجائب و غرائب صنعت
صانع بیچون دیکھین حضرت نے اوّل انار کو توڑا ہر دانہ سے ایک حور بازیور ولباس

مع سازہ ہر ایک تیار رہی مگر یہ کمتر از خر مسکین امید وار ہو کہ بروز قیامت حضور ہی کی سواری
سے مشرف ہوتا تمامی ہمجنسون مین اعزاز و شرف ہو آنحضرتؐ نے وعدہ منظور فرمایا
اُسنے اپنے کو پست و زیر فرمان کیا حضرت سے رکاب پر قدم بڑھایا جبرئیل نے باگ
کو چھوڑا حضرت نے طرف بیت المقدس اُسکو موڑا وہ ذو الجناح صاحب و باز و پر تھا
مد نظر پر پہونچنا اُسکا شہپر تھا نشیب و فراز زمین پر بھی ہموار دست پٹ جاتا تھا تیز روی
سے برق و باد کو شرماتا تھا چشم زدن مین در بیت المقدس پر پہونچ گئے وہان تین
سو تیرہ پیغمبرون و مرسلون کی ارواح پیشوائی کو حاضر تھی حضرت براق سے اوترے اور
بلحاظ ظاہری ابوبت و جدیت آدم و نوح و خلیل اللہ کو بنا بر امامت اشارہ فرمایا انھون
نے انکار کیا آخر بہ ایماے جبرئیل امین کل پیغمبرون و مرسلون کے پیشوا و مقتدا ہوے
دوگانہ نماز ادا فرمائی رکعت اوّل مین سورہ الم ترکیف رکعت دوم مین سورہ لایلاف قریش
فرمائی بعد فراغ سلام حکم مالک ملک العلام ہوا کہ اولاً آدم تحیہ حمد و ثنا کرین آخراً احمد
مجتبی شکر خالق ہر دو سرا ادا کرین چنانچہ حسب الحکم از آدم صفی اللہ تا عیسےٰ روح اللہ فرداً
فرداً ہر ایک نے شکر و ثنا پروردگار عالم ادا کی بعد اسکی فخر بنی آدم نے زبان منت و احسان
خالق کون و مکان کھولی تمامی انبیا و ملائکہ بہ لفظ آمین یک زبان بولے بعد از فراغ
نماز و دعا ہر ایک پیغمبر نے بہ ترتیب ابو البشر سے حضرت عیسےٰ تک حضرت سے مصافحہ
کیا پھر سب سے مرخص ہو کر قصد ملاقات اہل سما کیا بعد قطع صد سالہ راہ آسمان دنیا پر
پہونچے اسمٰعیل موکل و دربان درِ آسمان نے بہ ایماے جبرئیل در وا کیا بصد شوق
و اشتیاق قدم بوس سرور انبیا کیا اسیطرحسے تا آسمان ہفتم ہر ایک موکل و
سردار ملائکہ نے دروازہ کھولا استقبال کیا و مرحبا کہا وہان سے سدرۃ المنتہیٰ
پر مقام کیا اور اُس درخت بیری کو ملاحظہ کیا اصل اُسکی ساق عرش ہی شاخیں
اُسکی باعظمت و شوکت اطراف عالم کو گھیرے ہین بعضی راست بعضی فرو ہشتہ ہین

اگر یک سر موی برتر پرم	فروغ تجلے بسوزد پرم

آگے سدرہ سے دخل ہے معدوم حضور اس بات کو بخوبی کرلین مفہوم کہ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ حضرت یہ جواب سُنکر ہوے مغموم کہ دفعتہً بالای عرش سے سواری رفرف وملائکہ کے آنے کی ہوئی دھوم ایک آن مین ہزارون کا ہوگیا ہجوم سب نے لیا حضرت کا قدم چوم اور عرض کی حضور مع نعلین چلین عرش پر کہ جاتا رہے اسکا ہموم وغموم یہ مبارک ہی جس حالین کہ حضور کے ہی زیب قدوم یہان کون ومکان سے صدا ہی لبیک وہان طور پر حکم ہوا فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ الغرض حضور رفرف پر سوار ہوے عجائب وغرائب دیکھتے ہوے حجابات کو طی کرتے ہوے قریب قرب پروردگار ہوے تا اینکہ سن کی زبان بے دہان کی بات اور عرض کی اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ جواب ملا ای محمد مصطفےٰ واحمد مجتبیٰ عبداللہ کے پاپُتر (پوت = فرزند ۱۲) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حضرت نے گزارش کی کہ مین تنہا نہین ہون ای رب العالمین اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ملائکہ مقربین نے جب سُنی جانبین سی عبد ومعبود کی گفتگو کرنے لگے حق وہو بول اُٹھے یک زبان ہوکر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بعد اُسکے حکم ہوا کہ تخلیہ ہوجاے خاص مدرہے نامحرم کوئی آس پاس نہو اسرار سے ماہر جن وبشر کوہ وصحرا کہ شق ہوجائین جگر اُنکے کرتے کرتے نوحہ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہین ننانوے ہزار سخن پروردگار نے فرمائے تیس ہزار کو حکم ہوا کہدو بیس ہزار کو ارشاد ہوا مت کہو تیس ہزار کو اختیار ہوا خواہ کہو خواہ نہ کہو جب سید انام بانیل مرام خوشوقت وشادکام مالک ذی الجلال والاکرام سے خلعت شفاعت وانعام واکرام پاکر تشریف لائے ایک آن کی آن مین کہ باد وبرق کی تیزی نہین آسکتی بیان مین ؎

چنان رفت وآمد حبیب الٰہ	نشد گرمی بستر از خوابگاہ

پر نور نکلی اور گرد اگرد حضور کے ہر ایک کھڑی ہو گئی ادب سے سر جھکا کر سیب سے
ایک ہزار غلمان حور وش باساز و سامان بر آمد ہوے جسمی سے ایک ہزار براق
زرین لجام خوش لگام باساز مرصع و مینا کام نکلے حضرت انکو دیکھکر محظوظ ہوے پھر آگے
بڑھے اندرون بہشت تشریف لائے رضوان نے جمیع سامان راحت و آرام اہل ایمان
حور و قصور غلمان ملاحظہ کرائے حضرت نے کسی جانب نظر بھر کر نہ دیکھا فرماتا ہے
رب العلی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی نظر بھر کر کیا اسنے کن انکھیون سے بھی تو نہ دیکھا
ہر چند بہشت نے عرض کی یا رسول اللہ مجکو کئی ہزار برس ہوئے کہ خداوند تعالی نے
مخلوق کیا اور مدت دراز سے حضور کے اشتیاق دیدار مین بیقرار ہون حضور میری
آراستگی و حور و قصور باغ و انہار کو ذرا دیر مشاہدہ فرمائین حضور نے فرمایا جبتک
امت میری تجھ مین نہ داخل ہولیگی مین کبھی تجھکو نہ دیکھونگا اسنے عرض کی حضور نے
میرے ازدواج کے لیے کسکو پسند کیا ارشاد کیا بلال حبشی کو اسنے التماس کی کہان میرے
حسن و جمال و وصال کے تمامی انبیا و اولیا و صلحا و علما کو تمنا و آرزو اور کہان وہ
حبشی غلام بد ہیکل و سیاہ رو اور کس عمل صالح و علو درجہ سے حضور نے تجویز کیا
میرا وہ شوہر ارشاد کیا ببرکت اذان و اخلاص ایمان و دوگانہ تحیۃ الوضو سیاہی
اسکی تقسیم کر لینگی باہم حوران جنان بغرض وسمہ خال و خط و زلف مو اور گندہ بغلی
و دہنی ہو جائیگی عنبر اشہب و مشک بو اور ہو جائیگا وہ جوان رعنا خوبصورت و خوش رو
بعد ازین گفتگو حضور متوجہ ہوے جانب دوزخ و دوزخیان وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا شرک
و کفر و نفاق و زشتی اعمال سے انمین شور تھا ہای و ہو اور بسا انمین تھین عورات
زشت رو بجہت نافرمانی شوہران ناجو و اختیار رسمیات اہل کفر و شرک نذر و نیاز و منت
زین خان و شیخ سدو آسکے بعد حضرت نے فرمایا ای اخی اب لیچلو پیش مالک ذو المجد والکرم
انھون نے چشم پر نم کر کے عرض کی کہ اطاعت حکم کرنا لاجرم ہے لیکن سے

روایت کرتے ہین امام باہلی رضی اللہ عنہ جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا جسنے روزہ رکھا ایکدن بھی ماہ شعبان سو کھول دیے گئے اُسکے لیے دروازے جنتون کے اور بند کردیے گئے اسپر دروازے دوزخ کے راوی اس حدیث کے وہ مرد باننگ و نام ہین کہ جب بہ نیت اسلام بخدمت سید انام آئے حکم الٰہی جہت اعزاز واکرام اُنکے پہونچا حضرت نے تعظیم و توقیر کی اور ردائے مبارک اپنی اُنکے لیے بچھادی اُنھون نے کمال ادب سے حضور کے قدم مبارک ور دار شریف کو بوسہ دیا اور آنکھون سے لگالیا اور دست بستہ عرض کی ردا پاک پے قدم ناپاک رکھون یہ نہین عاصی کی مجال و طاقت حضور نے خوش ہو کر فرمایا اَبُوْ اُمَامَہ کُنْ لِّلْاَدَبِ وَالصِّیَانَۃِ جاننا چاہیے ماہ شعبان بھی ایک مہینا بزرگ شان ہو صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یارسول اللہ شعبان کے معنے شاخہا ہو اسمین کونسی شاخین ہین جس سے اسکا نام شعبان ہوا حضرت نے فرمایا شاخہا خیر و برکت اسکی ہر طرف فروہشتہ ہین ہمیشہ ایک نیکی کا ثواب دس نیکی کا ہو اس مہینے مین ایک نیکی کا ثواب سو بلکہ ہزار کا ہو اور اگر روزہ متبرک مین کریگا اس سے دوچند پائیگا دوشنبہ پنجشنبہ جمعہ مین سابق اِس سے ماہ رجب ہے لاحق اس سے ماہ رمضان ہے بیچ مین ہو ماہ شعبان ایک بزرگ لکھتے ہین اسکی عظمت و شان ؎

ہو رفعت مین جو مثل طور شعبان	بشام و صبح ہو پُر نور شعبان
جو ہو خیر الامور اوساط ماثور	وہ ان دو مہ مین ہو مشہور شعبان

سید کائنات نے شب معراج مین مناجات کی پروردگارا موسیٰ کلیم اللہ کو ثعبان بصورت اژدہا ہو دمان عنایت ہوا جسنے سحر ساحرون کو نابود کردیا حکم ہوا ہمنے تمکو ماہ شعبان عطا کیا جسکی شاخون خیر و برکت نے زمین و آسمان کو گھیر لیا اس مہینے مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بلکہ تمامی ماہ مین روزہ رکھتے صحابہ خیال کرتے تھے کہ ماہ رمضان مین ملادینگے اور فرماتے تھے ذَاکَ شَہْرٌ بَیْنَ رَجَبَ وَرَمَضَانَ یَغْفُلُ النَّاسُ عَنْہُ وَفِیْہِ یُرْفَعُ

یہ دیکھو شان ہے اس کبریا کی
کہ کیا خاطر تھی محبوب خدا کی
شب معراج مین بلوا کے انکو
وہ جا سے خاص قربت کی عطا کی
نبی آدم ملائک وان نہ پہونچے
نہ تھی ممکن رسائی انبیا کی
زمین و آسمان و عرش و کرسی
کھلی اک آن مین قدرت خدا کی
بہشت و دوزخ و رضوان و مالک
ہوے سب تابع و جانہا فدا کی
گئے اسطرح اور عجلت سے آئے
کہ دروازے کی کنڈی بھی ہلا کی
بستر سے گئی گرمی رمق بھر
اور آئے دیکھو سب صنعت خدا کی
براق برق وش کی دیکھ رفتار
وحوش و طیر جنگل نے صدا کی
ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

غرضکہ جب حضرت نے معراج کی باتین سب سے بیان فرمائین بوڑھون مین ابو بکر صدیق لڑکون مین حضرت علیؓ غلامون مین حضرت بلال رضی نے تصدیق کی عورتون مین بی بی خدیجہ ایمان لائین بعد حضرت نے اسکا اعلان فرمایا جنکے دلون مین ایمان تھا اونھون نے ایقان واقرار کیا اور جنکے سینون مین کفر و شرک تھا عصیان وانکار کیا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ ٥

اَلْمَجْلِسُ الْعِشْرُوْنَ فِیْ فَضِیْلَۃِ شَہْرِ النَّبِیِّ شَعْبَانَ

مجلس بیسوین فضیلت ماہ شعبان مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا مِّنْ شَعْبَانَ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَ غُلِقَتْ عَلَیْہِ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ

اور کان میں انکے ارشاد فرمایا اے جان بابا تم مجھسے جلد ملوگی اسوقت انکے قلب مضطر نے سکون پایا اور انھون نے غایت فرحت و سرور سے مُسکرایا اُمّ المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو سبب اجتماع ضدین سے تعجب آیا جب حقیقت حال دریافت کیا حضرت بتول نے فرمایا میرے اختلاج قلب کو باباجان نے رفع فرمایا اب کچھ غم نہین الغرض بعد انتقال پدر خوشخصال بجز اندوہ و ملال کوئی شغل و اشغال اُنکو نہ تھا ناقہ عضبا جو حضور کے سواری کی تھی اور آن حضرت اُسکو دوست رکھتے تھے اُسکی دانہ وکاہ کی فکر رکھتی تھین اور دنیا و ما فیہا سے غافل تھین چنانچہ مشہور ہے کہ دو جانورون نے سرورِ عالم کے فراق مین محنتے روتی جان دی ایک دراز گوش تھا سواری حضور کا کہ اُسنے اپنے کو کنوئین مین ڈالدیا اور ایک ناقہ تھی کہ اُسنے ترک دانہ وکاہ کردیا بعد چندے بی بی فاطمہؑ سے بزبان فصیح پیغام دیا کہ مین حضور کے باباجان کی خدمت بابرکت مین جاتی ہون جو کچھ حکم ہو ایصال پیام کردون بی بی فاطمہؑ نے اُسے گلے لگالیا اور فرمایا کہ خوشا حال ترا کہ تو مجھسے پہلے باباجان سے جاملی میرا سلام اور اشتیاق قدمبوس ضرور کہدیجیو کہ اب مجکو تاب مفارقت نہین جنابِ مقدسہ نے ایام حیات بعد از وفات سرور کائنات در ود و صلوۃ مین بسر کردیے بروز انتقال امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ گھر مین تشریف لائے دیکھا کہ تین کام کو آپنے انجام دے رکھا ہے ایک تو صاحبزادگان نور العینین حسنؑ و حسینؑ کے کپڑون کو دھوکر دھوپ مین پھیلادیا ہے دوسرے تیل و کھلی اُنکے سر دھونے کو مہیا کررکھا ہے تیسرے آٹے مین خمیرمایہ ملاکر ڈھانک رکھا ہے حضرت علیؑ نے خلاف عادت دیکھکر اُسکا سبب استفسار فرمایا جنابِ مقدسہ نے چشم پُرآب کرکے ارشاد کیا اے اسد اللہ شب کو مین نے باباجان کو خواب مین دیکھا کہ حضور نے کمال شفقت پدری سے مجکو گود مین اُٹھالیا یقین کرتی ہون کہ میرا وقت موعود و حضوری آگیا حسنینؑ کی تکلیف کا خیال کرکے اسباب راحت انکا مہیا کر رکھا حضرت علیؑ سنکر کمال شکستہ دل و خاطر ملول ہوئے

اَعْمَالُ الْعِبَادِ اِلَی اللّٰہِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّرْفَعَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ اور آنحضرت نے فرمایا یہ ہے مقبول بارگاہ کبریا فَضْلُ شَعْبَانَ عَلَی الشُّھُوْرِ کَفَضْلِیْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ اور ارشاد کیا حضرت نے سن لو اسکی فضیلت تم اِنَّ فَضْلَ شَعْبَانَ کَفَضْلِیْ عَلَیْکُمْ اور جسنے ہمین دس روز روزے رکھے وہ ہی جنتی اَلَا اِنَّ شَعْبَانَ شَھْرِیْ مَنْ صَامَ فِیْہِ عَشَرَ یَوْمًا حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ اولی یہ ہی کہ پانچ روزے اوّل ماہ مین رکھے پانچ آخر ماہ مین بیچ مین قطع اتصال کردے تا تشبیہ صوم نصاری و اہل تشیع سے ہو بعض فرماتے ہین لفظ شعبان مین پانچ حرف ہین ش سے شرف ہی اور مہینون پر شاہد اعمال حسنہ ہی شب معراج ہی مومن کے حق مین ع سے عزت و علو ہی عقبی مین ب سے برکت و بہبودی و ہدایت و بہتری ہی ہر کام مین ا سے امن و امان ہی الفت و انوار ہے قلوب مین ن سے نشو و نما ہے نجات ہی نار جہنم سے نماز نفل پڑھنے سے نور ہی دلون مین شیخ ابو القاسم صفار لکھتے ہین کہ مین نے بی بی فاطمہ زہرا خاتون جنت کو خواب مین دیکھا عرض کی کہ حضور کس چیز کو دوست رکھتی ہین جسکا ایصال ثواب روح القدس پر کرون ارشاد کیا ماہ شعبان مین آٹھ رکعت نماز بچار قعدہ و یک سلام ادا کر اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ اور ایصال ثواب کر اور ای ابا القاسم جو کوئی اس نماز کو ماہ شعبان مین پڑھے گا اور ثواب اسکا میری روح کو بخشے گا قسم ہی عزت و جلال پروردگار کی قدم بہشت مین نرکھونگی جبتک اسکی شفاعت نہ کرلونگی اور اسکو داخل جنت نہ کرا لونگی اور لکھا ہے کہ بعض بزرگان دین نے اس نماز کو پڑھکر بروح اقدس بتول ایصال کیا شب کو خواب مین دیکھا کہ جنابہ مقدسہ فرماتی ہین کہ ای شخص تو نے مجکو نادم و شرمندہ کیا شفاعت تیری مجکو واجب ہوئی اور وفات بھی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ماہ شعبان مین واقع ہوئی مشہور ہے کہ وقت وفات سرور کائنات علیہ التحیات کے بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے سخت گریہ و بکا کی آنحضرت نے حال تباہ انکا دیکھکر چشم وا کی اور باشارہ بلا کر انکو سینۂ مبارک سے لگایا

روایت مین یون آیا ہی کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بموجب وصیت کے قصد غسل کا فرمایا
حق سبحانہ جلشانہ نے حوران بہشتی کو بنا بر غسل مامور فرمایا اور ملائکہ حلہ بہشتی بنا بر
کفن وصندوق زمرد سبز جہت جنازہ بری تا مدفن لائے اور اپنے دوش پر جنت البقیع
تک اُٹھا لائے اور حضرت علیؓ نے امامت کی اور ملائکہ نے اقتدا کی اور وہان دفن کیا
حق سبحانہ جلشانہ فرماتا ہے غور سے سنو اور ہشیار غافلون سے کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ
لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ کل مخلوقات کو ایک روز موت اور ہلاک اور فنا ہے
سوا اسکی ذات قدیم کے کہ اُسکی یہ صفت ہے کہ
از ل کا ایک ہی حال صفت و شان پر ہے اور رہیگی در اصل
اسی کے حقیقۃ قبضہ و اختیار مین ہے دوسرا حاکم و فاعل
اور اسی کی جانب رجوع کیے جاؤ گے تم سب مخلوقات اگر موت کسی طرح سے
واقع ہوئی ہو اپنی موت سے مرے ہو خواہ کسی نے مار ڈالا ہو خواہ ڈوب گئے ہو
دریا مین اور مچھلیون اور دریائی جانورون نے کھالیا ہو یا آگ مین جلکر راکھ ہو گئی ہو
یا صحرائی درندون نے پھاڑ کھایا ہو پہاڑ پر مرے ہو یا دشت و بیابان مین کہ وحوش
وطیور وغیرہ تک بوٹی کر کے چکھ گئے ہون لیکن رجوع و بازگشت سوال اعمال جزا و سزا
ثواب و عذاب سب مالک یوم الحساب پاس ہوگی وہان سے مفر و بناہ فرار نہین کہ کسی طور سے
بچ سکو و بھاگ سکو و چھپ سکو پس اے مومنو لازم ہے کہ اسی پروردگار و خالق و مالک
حقیقی سے ڈرتے رہو اوامر کی بجا آوری مناہی کے ترک مین مستعد رہو عجز و قصور کے
معترف توبہ و استغفار کے شاغل معاملات و حقوق عباد سے خائف عقائد کو درست
شریعت کے پابند صوم و صلوۃ کے عادی افراط و تفریط سے بری سیدھی سیدھی راہ
صراط مستقیم اہل سنت و جماعت پر قول ائمہ مجتہدین حکم علمای دین و فتواے مفتیان
شرع متین پورے پورے جمع رہو تبرا و طعن و تشنیع و غیبت و بدگوئی لہو و لعب کل امور

اسیوقت بی بی فاطمہؓ دردسر و تپ مین مبتلا ہوئین اور شب کو روضۂ انور سید اطہر پر حسنین کو بھیجا کہ باباجان میرے حق مین دعاء مغفرت و جلد طلب فرمائین اور حضرت علیؑ کو وصیت کی کہ بعد انتقال میرے غسل و کفن و دفن و سامان تا مدفن تم اور حسنین کرنا نظر نامحرم سے میرے لاشہ کو محفوظ رکھنا میرے حق مین دعاء مغفرت کرنا معلوم نہین کیا معاملہ پیش آئے ہرچند کہ وہ رب غفور ہے لیکن اعمال سے خوف ضرور ہی اور اے اسداللہ میری خطا و گناہ کو معاف کرو کہ تم میرے شوہر و مالک مجازی تھے اور مین خادمہ مطیعہ تمھاری خوشنودی لابدی ہی حضرت علیؓ نے یہ سنکر ایک آہ جگر دوز دل پرسوز سے کھینچی اور بیہوش ہوگئے جب ہوش مین لائے گئے کہا ای خاتون جنت تم دختر رسول بارگاہ رب العزت مین مقبول ہو مین خود خواستگار عفو جرائم ہون کہ تمام عمر تمکو بجز تکلیف نان و نفقہ و سکنی کوئی راحت نہ ہوئی ہے

ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا	رہا یہ دل ہی دل ہی مین ولولہ دل کا
ہزار فصل گل آئے و لے خوشی کا نام کہان	چلا مٹا کے ہین ہمراہ مشغلہ دل کا

افسوس صد افسوس تم نے ایسی جلد سفر آخرت کیا کہ حسنین کو ہوش تک نہ آنے دیا کہ دوست و دشمن کو سمجھتے امورات خانگی کو برتتے مین بھی ایک بات کہتا ہون کہ اسکو یاد رکھنا کہ پیغمبر خدا سے میرا سلام و درود کہنا اور میری شفاعت کی درخواست کرنا اور تم میری ملنے کی رسول مقبول سے وسیلہ ہونا معلوم نہین کہ انجام کیا ہو الغرض مرض نے اشتداد کیا بی بی فاطمہؓ زہرا رضی اللہ عنہا نے دار فانی سے دار باقی مین انتقال کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو صدمہ جانکاہ ہوا آخر کو صبر و تسلیم ہادی راہ ہوا حضرت امیر نے بموجب وصیت خود ہی غسل میت دیا کہ خاصہ ولایت آپ ہی کو جائز تھا بموجب وصیت دوسرے شخص کو اپنی زوجہ منکوحہ کو بعد وفات ہاتھ لگانا شرعاً درست نہین عورت کو البتہ اپنے خاوند کو غسل دینا درست ہے اور بعض

شعیب علیہ السلام سے رخصت ہوکر اپنی زوجہ منکوحہ عفیفہ حاملہ نوماہہ بی بی صفورہ کو لیکر
چلے اور رات کو صحراے لق ودق مین پہونچے اور اسوقت بی بی صفورہ نے دردزہ
کی شکایت کی آپنے فرمایا یہان حفاظت درندان صحرائی کے لیے آتش روشن کرلینا
چاہیے کہ یہان بجز ذات حافظ حقیقی کے اور نہین محافظ ہے اطور کی روشنی دیکھکر کہا
اٰنَسْتُ نَارًا اور حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے لیے وہ رات مبارک تھی کہ جب نمرود
مردود نے دعوی خدائی کیا اور اسپر ادلہ قائم کیے اور حضرت نے اسکی رد کے لیے
رات ہونے اور طلوع کوکب کا انتظار کرکے فرمایا جنکا قصہ ارشاد کرتا ہے حق تعالی
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰى كَوْكَبًا اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
ایک شب معراج تھی کہ فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا دوسری شب قدر
کہ فرمایا لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے اِس
ایک رات کی عبادت کا ثواب وہ ہے جو کہ ہزار مہینے اور ایام ہے عبادت کرے یہ خاص
امت محمدیہ کو عطا ہوئی تیسری شب برات ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جوکوئی اس رات مین عبادت کریگا اور اسکو زندہ رکھیگا یعنی جاگتا رہیگا وہ آتش
دوزخ سے برات پائیگا یعنی نجات اور جو دعا حاجات دنیوی ودینی کا خواستگار ہوگا
وہ مستجاب ہوگی باب توبہ واستغفار تمام رات کشادہ رہتا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ مجکو
اخی جبرئیل نے وصیت کی کہ آپ اپنی امت سے کہدین کہ اس شب کی فضیلت ودعا واستغفار
سے غافل نرہین حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی
ہین ایکبار شب نصف شعبان تھی اور آنحضرت کی نوبت شب باشی میری تھی اور آپ
نے میرے ساتھ لحاف مین آرام کیا بعد تھوڑی دیر کے میری آنکھ کھلی تو مین نے آپکو
اپنے پاس نہ پاکر غیرت کی جو کچھ عادات عورات ہوتی ہے اور حضرت کو تلاش کیا اور
بیبیون کے حجرون مین جب کہین نہ پایا تو اپنے حجرے مین مایوسانہ واپس آئی ناگہان

معصیت و لایعنی سے دور رہو اور خبیر و بصیر و حکیم و علیم کو ہر وقت و ہر آن و ہر حال مین نگران جانو اور اُسی سے التجا و رجوع کرو امید ہے کہ بشفاعت شفیع المذنبین و دعاء اولیاء دین و برکت شہداء و مشائخین و انوار قلوب و قبور فقراء مجاذیب و سالکین عذاب روز قیامت و آتش دوزخ سے نجات پاؤ آمین یا رب العالمین ؎

حافظ وظیفۂ تو دعا کردن ست و بس		در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید
	میان اللہ و بس باقی ہوس ہے	

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ فَضِيْلَةِ لَيْلَةِ الْبَرَاتِ

مجلس اکیسوین فضیلت شب برات مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ حَضْرَتِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ قُوْمُوْا لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّہٗ لَیْلَۃٌ مُّبَارَکَۃٌ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْھَا ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ مروی ہی حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا قیام کرو آدھی رات کو پندرھوین شب ماہ شعبان مین پس یقینی وہ رات مبارک ہے اسلیے کہ حق سبحانہ جلشانہ فرماتا ہے اس رات مین کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے جسکو مین بخشدون راوی اس حدیث صحیح کے سلطان الاولیا زبدۃ الاصفیا بہترین خلق بعد از انبیا با تحقیق ابوبکر صدیق ہین جنکی شان مین حضرت نے فرمایا مَا صَبَّ اللّٰہُ شَیْئًا فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا وَصَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ نہین اُتارا کسی چیز کو میرے دل مین حق تعالی نے مگر یہ کہ اُتار دیا اسکو دل مین ابوبکر صدیق کے جاننا چاہیے کہ لیلہ مبارکہ حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام کے حق مین شب نبوت تھی کہ جب اپنے خسر

کہ رحمت و مغفرت اسکے ساتھ ہی جو کچھ عبادت کریگا ثواب بے شمار پائیگا اول شام غسل کرنا مستحب ہے بعد غسل دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایکبار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے بعد اسکے آٹھ رکعت نماز ادا کرے دوگانہ دوگانہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ قدر ایکبار سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ بیگناہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور بہت نمازین منقول ہے مختلف طریقون سے جو کچھ ہو سکے خالص نیت سے ہو وہی بہتر ہے صبح کو اسکے روزہ رکھے کہ آنحضرت نے فرمایا مَنْ صَامَ یَوْمَ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ شَعْبَانَ لَمْ تَمَسَّہُ النَّارُ جسنے روزہ رکھا پندرھوین تاریخ ماہ شعبان کے نہ مس کریگی اسکو آتش دوزخ کی اب سنو تفسیر آیہ قرآن اور سمجھو و شکر کرو کہ کیا فرماتا ہے مالک رحیم و رحمان حٰمٓ وَالْکِتَابِ الْمُبِیْنِ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ اے حبیب من محمد مصطفی قسم ہے کتاب روشن و ظاہر کی کہ ہمنے نازل کیا اسکو یعنی قرآن مجید کو شب مبارک مین کہ یہ نام ہے رات پندرھوین شعبان کا یقینی ہم ہین اپنے بندون کو خوف دلانے والے ڈرانے والے عذاب روز قیامت سوال و جواب و میثاق سے کہ جو وعدہ عبودیت کر چکے ہو اسپر مستقل رہو گو دنیا مین ہزار برس رہو گے آخر کو مالک خالق و معبود حقیقی کے سامنے آؤ گے دنیا کی سلطنت و حکومت و عیش و عشرت چند روزہ مین اسکو فراموش نہ کرو فِیْہَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا وہ رات ایسی برکت والی ہے کہ جدا جدا کیے جاتے ہین ہر ہر امر و حکم جسکو از روے حکمت کے حکیم و حاکم علی الاطلاق نے مخفی و پوشیدہ کر رکھا ہے کسیکو اسپر مطلع نہین کیا کہ کسکی تقدیر مین کسقدر رزق ہے کسقدر عمر ہے کون کون افعال و اقوال اس سے سرزد ہونگے کن کن حادثات و واقعات مین مبتلا ہوگا آخری انجام کیا ہوگا یہ حکم تو ہمارے ہی طرف سے ہے ہماری ہی مقتضائے حکمت ازلی ہے اخفا کرنا بھی آشکارا کرنا بھی معترض کو اعتراض کی کیا مجال ہے اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ

گوشۂ حجرے سے آواز گریہ سنی چراغ جلا کر دیکھا تو آنحضرت سجدے مین پڑے رو رہے
ہین اور یہ کہہ رہے ہین سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ هٰذِهٖ
يَدَيَ الَّتِيْ اَذْنَبْتُ بِهِمَا عَلٰى نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ
الْعَظِيْمَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ پھر سر سجدے سے اُٹھایا اور دوسرا سجدہ کیا اور فرمایا
اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ السَّبْعُ وَانْكَشَفَ
بِهِ الظُّلُمٰتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لِفُجَاءَةِ نَقْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيْلِ
عَافِيَتِكَ وَمِنْ شَرِّ كِتَابٍ سَبَقَ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ وَلَا اَبْلُغُ مَدْحَتَكَ وَلَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا
اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ دوسرے سجدے سے پھر سر اُٹھایا اور بیٹھ کر یہ دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِّنَ الشِّرْكِ بَرِيًّا لَا كَافِرًا وَّلَا شَقِيًّا جب نماز و دعا و استغفار سے
فارغ ہوے تو فرمایا اے حمیرا جانتی ہو اس رات کی فضیلت مین نے کہا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ فرمایا یہ رات برات ہے کہ تمام سال کے احکامات متعلقات مخلوقات پیدائش و
مرض و موت و حیات و تقسیم ارزاق و کیفیات جملہ کائنات حق سبحانہ جلشانہ ثبت و محو
فرماتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ہوتی ہے کہ ہر سال مین مشیت ازلی و تقدیر علم ازلی مین
پیدا ہونا ہوتا ہے پھر فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَرْحَمُ عِبَادَهٗ اُمَّتِيْ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ اور فرمایا اس رات مین تمام بنی آدم کے اعمال ۔۔۔ حق سبحانہ جلشانہ رحم
فرماتا ہے اس شب مین یعنی رات شعبان مین گنہگاران اُمت اور توبہ و استغفار کرنے والون
اور شب بیداری کرنے والون کو بخش دیتا ہے اور ان کو شمار ہر ایک بھیڑ بکریون بنی کلاب
و ربیع و مضر کے بکریون کے بالون سے جو شمار مین بے انتہا تھین یہ تینون قبیلے عرب کے کثرت
اغنام مین مشہور تھے اور آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشتا ہے سوائے گنہگارون کے گروہ کو
ایک مشرک دوسرے کینہ رکھنے والا تیسرے قطع رحم کرنے والا چوتھے شراب خوار کو اس رات برات کے

مناجات کی حکم ہوا کہ یہ امّت محمدیہ کا حق ہی عرض کی بار الٰہا اگر یہ مہینا مجکو نہین عطا ہوا بارے
بجکو امّت محمدیہ سے کردے کہ جنکے نصیب مین ماہ مبارک مرحمت ہوا حکم ہوا اسے موسیٰ اس
ماہ کی فضیلت جانتے ہو التماس کی پروردگارا تو عالم الغیب ہے ارشاد ہوا اس مہینے کی
بزرگی و عظمت ایسی ہی اور مہینون پر جیسی میری عظمت بندون پر روزہ دارونکو روزے
کا اجر و ثواب مین ہی عطا کرونگا از فرش زمین تا عرش برین جسقدر مخلوق ہین حتیٰ
شجر و حجر برگ و گیاہ سب ہین روزہ دار کے لیے آمرزش خواہ حضرت امیر المؤمنین
عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہین کہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَامَ قَبْلَ شَھْرِ رَمَضَانَ بِیَوْمٍ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَتٰکُمْ شَھْرُ رَمَضَانَ تَشَمَّرُوْا
اَوْ اَحْسِنُوْا نِیَابَکُمْ فِیْہِ وَعَظِّمُوْا حُرْمَتَہٗ فَاِنَّ حُرْمَتَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْظَمُ الْحُرُمَاتِ
فَلَا تَنْسَوْہُ فَاِنَّ الْحَسَنَاتِ یُضَاعَفُ فِیْہِ وَاَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ وَاشْتَغِلُوْا بِتِلَاوَۃِ
الْقُرْاٰنِ فَاِنَّہٗ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ اَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ حَرْفٍ
رَوْضَۃً مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ایک دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قبل شہر رمضان
کے کھڑے ہوگئے بغرض خطبہ فرمانے کے آدمیونکو حکم سنانے کے پس فرمایا آگیا تمھارے
قریب شہر رمضان دامن کمر سے لپیٹ لو یعنی مستعد ہو جاؤ طاعت و عبادت مین
اور اچھے کپڑے پہنو اس مہینے مین اور اسکی تعظیم و حرمت کرو پس یقینی اسکی توقیر
خداوند عالم کے نزدیک بہت بڑی ہی سب سے بڑھکر ہے اسکو نہ بھول جاؤ نیکیان
اس ماہ مین دوچند ہوتی ہین صوم و صلوۃ و صدقات و خیرات کا دوچند ثواب
ملتا ہی اسمین کثرت صلوۃ کرو تلاوت قرآن کرو پس یعنی جسنے ماہ رمضان مین
قرآن پڑھا دن کو یا رات کو خود پڑھا یا دوسرے کا سنا حق تعالیٰ اسکو عطا کریگا
بدلے ہر ہر حرف قرآن کے ایک باغیچہ باغون جنت سے اور جاننا چاہیے کہ روزے
کے تین اقسام ہین ایک روزہ روحی ہے کہ متوجہ الی اللہ ہونا دل ماسوی اللہ سے

ہم ہی تو بھیجنے والے ہین کل رحمت و زحمت نعمت و نقمت کے رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّكَ یہ سراسر رحمت تام شفقت و کمال عنایت ہی پروردگار عالم کی تم عبادت و عبودیت سے کام رکھو اسکی ربوبیت و وحدانیت و خالقیت کی شان دیکھو وہ قدیم تم حادث وہ مالک تم مملوک وہ خالق تم مخلوق اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یقینی بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے چیونٹی کی رفتار کی آواز سن لیتا ہی مچھر کے مغز استخوان کے مقدار کو جانتا ہی وہ پاک و منزہ ہے تم بندے نطفہ گندہ سے پیدا ہوا اپنی اصل و ماہیت کو دیکھو اسکی کُنہ و حقیقت کو مت سوچو اسکی حکمت بالغہ احکام نافذہ ہین تمھاری عقل ناقص فہم نادرست زبان کو روکو حکمت و مشیت مین دخل نہ دو وہ احکم الحاکمین ہے انجام اعتراض دخول اسفل السافلین ہی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالْعِشْرُوْنَ فِي فَضِيْلَةِ شَهْرِ الْمُبَارَكِ رَمَضَانَ

مجلس بائیسوین فضیلت ماہ رمضان المبارک مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ حَضْرَتِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ روایت کرتے ہین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جسنے روزے رکھے ماہ رمضان کے اول سے آخر تک نکلگیا وہ اپنے گناہون سے مثل اس روز کے کہ پیدا ہوا اپنی مان کے پیٹ سے راوی اس حدیث کے عبد اللہ نام وہ مرد عابد و زاہد و ساجد ہین کہ صحابہ مین تھے محمود فرمایا آنحضرت نے لَقَدْ تَحَيَّرَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ سُجُوْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اسقدر تھے وہ مشغول عبادت رب المعبود جاننا چاہیے کہ ماہ رمضان وہ مہینا مبارک ہی کہ جسکے لیے حضرت موسی کلیم اللہ نے

شتق رمض سے بمعنی باران پیش از فصل خریف کے توریت شریف مین (حط) ہے بمعنی دور کنندہ گناہ ہے انجیل شریف مین (طاب) بمعنی پاک کنندہ از عصیان ہی زبور شریف مین قریتہ، بمعنے برکت دہندہ ہی اس ماہ مبارک کے مناقب بے پندرہ باتین ہین ایک روزہ دار زاہد وزری ہوتا ہی تمام سال اگر وال کھانے کو ملے اس ماہ مین ضرور گوشت وقلیہ و پلاو ملتا ہی مدعو ہوتا ہے دوسرے مال وسرمایہ بڑھتا ہے لوگ صدقات وزکوۃ دیتے ہین محتاج وغریب کو گھر کا کھانا بچتا ہے اکثر ماہ دعوتون مین گذرتا ہے تیسرے جو کچھ روزہ دار طعام لذیذ کھاتا ہے اسکا حساب نہین ہوتا چوتھے ادنی سی نیکی کا ثواب بہت ہوتا ہی کسی بھولے کو رستہ بتادیا کسی کو مسئلہ صوم وصلوۃ سکھادیا پانچوین ملائکہ اسکے لیے دعاء مغفرت کرتے ہین چھٹے شیاطین وسوسے سے باز رہتے ہین بند ہوجاتی ہین ساتوین درہاے بہشت صائمین کے لیے کشادہ دربارے دوزخ بند کردیے جاتے ہین آٹھوین دریاے رحمت جوشان وموج زن ہوتا ہے نوین ہر ایک رات رمضان مین سات سو عاصی گنہگار عذاب نار سے خلاص کیے جاتے ہین دسوین شب جمعہ کو اسکے بمقدار ہفتے کے آزاد ہوتے ہین گیارھوین آخری شب جمعہ کو کل گنہگار آزاد ہوتے ہین بارھوین حوران بہشتی ہر روز اپنے کو آراستہ وپیراستہ کرتی ہین روزہ داروں کے لیے تیرھوین دعاے روزہ دار مستجاب ہوتی ہی اگر اسکے حق مین مصلحت ہوتی ہی ورنہ ذخیرہ ثواب آخر دی ہوتا ہے چودھوین جسم روزہ دار آلایش وفضلات ظاہری وباطنی سے پاک وصاف ہوجاتا ہے پندرھوین جب روز عید ہوتا ہی حق تعالی ملائکہ سے اظہار خوشنودی وبخشش روزہ داران فرماتا ہی یہ سب خصائل ومحامد خاص ماہ رمضان سے ہین اب چند خصائل سحرگہی کھانے کے بھی سننا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق درمیان صیام اہل اسلام اور دیگر اقوام کے سحرگہی کھانا ہی اور یہ نام اس کھانے کا ہی جو بعد سونے کے اٹھکر قبل صبح صادق کے کھایا جاوے اہل کتاب کے یہان بعد نوم کے طعام ناجائز ہے

روکنا قلب کو وساوس سے خالی کرنا دوسرا روزہ عقلی ہے کہ اپنی عقل و فکر کو مستغرق اشغال بیہودہ مین نہ ہونے دینا تصور و خیال معصیت و گناہ سے روکنا تیسرا روزہ نفسی ہے کہ اپنے نفس کو خواہش بھوک و پیاس و جماع سے باز رکھنا اپنے اعضا و جوارح کو خاصتہً زبان کو غیبت و نمامی و جھوٹ سے روکنا فرماتے ہین سرور انس و جان اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ حضرت شیخ المشائخ جنید بغدادی قدس سرہ فرماتے ہین اَلصَّوْمُ نِصْفُ الطَّرِیْقَۃِ امساک نفس اپنی خواہشات کو روکنا یہ نصف طریقت ہے بدون صوم تزکیہ باطن و تصفیہ قلب حاصل نہین ہوتا حرارت صوم محلل رسومت قلب ہے ذکر اللہ مصفی و مجلی دل و جگر ہے جیسا کہ گرم پانی سے بذریعہ کھسہ و جھانوا میل اعضا ظاہری کا دفع ہوتا ہے اسی طور سے گرمی صوم و ذکر سے میل و زنگ قلبی دور ہوتا ہے روزے کے تین درجے مقرر کیے گئے ایک عوام کے لیے کہ بھوک و پیاس و جماع سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک نفس کو روکنے سے روزہ تمام ہوتا ہے دوسرا درجہ خواص کے لیے کہ تمام اعضا و جوارح کو بچانا آنکھ کو نامحرم غیر مشروع کے دیکھنے سے زبان کو جھوٹ و غیبت و بیہودہ گوئی سے کان کو ان امورات کے سُننے سے ہاتھ پانون کو حرکات ناشائستہ و لایعنی مزامیر کے بجانے میلہ و تماشا دیکھنے کے جانے سے تیسرا روزہ اخص الخواص کے لیے ہے کہ دل کو خیال ماسوا اللہ سے روکنا آداب روزہ کے یہ ہے کہ روزہ وجہ حلال سے افطار کرنا زیادہ اشتہا سی کھانا نکھانا ادا تراویح و سُنن و مستحبات پر مستعد رہنا تندی و تیزی و غصہ نہ کرنا حقوق العباد سے بچنا فرمایا آنحضرت صلعم نے کُلُّ عَمَلِ بَنِیْ اٰدَمَ یَذْھَبُ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ اِلَّا الصَّوْمُ کل اعمال حسنہ حقوق العباد و منظالم کے بدلے اہل حق و مظلوم کو ملجاتے ہین مگر روزہ کہ اسکا ثواب کسیکو نہین ملتا اسکی حفاظت و نگہداشت پوری پوری کرنا چاہیے قرآن مجید مین ماہ مبارک کا نام رمضان

تراویح مین محسوب ہوگا حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیس رکعت نماز ماہ رمضان رمضان ہین بعد از عشا پیشتر از وتر کے ادا فرمائی ہے اور
ارشاد کیا ہی جو کوئی اسکی مداومت کرتا رہیگا حق تعالی اُسکی مغفرت فرمائیگا نماز وتر
بجماعت خاص ماہ رمضان ہین درست ہے غیر رمضان مین نادرست ہے سنت تراویح جیسی
مردوان پرہے ویسا ہی عورتون پربھی ہے اپنے گھرمین دو دو رکعت یا چار چار رکعت سے
بئیس رکعت پڑھ لین اعتکاف بھی ماہ رمضان ہین سُنّت موکدہ نبوی ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنِ اعْتَکَفَ یَوْمًا وَلَیْلَۃً مِنْ رَمَضَانَ یُرِیْدُ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ
وَلَا یُرِیْدُ رِیَاءً وَسُمْعَۃً اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابَ ثَلٰثَ مِأَۃِ شَہِیْدٍ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ صَابِرِیْنَ مُحْتَسِبِیْنَ جسنے اعتکاف کیا ایک رات و دن ماہ رمضان ہین کہ ارادہ
کرتا ہی خوشنودی خدایتعالی کی نہ بغرض ریا و سمعہ کے عطا کریگا اللہ تعالی اُسکو ثواب
تین سو شہید کا جو قتل کیے گئے راہ خدامین صبر کرنے والے نیت ثواب جاننے والے اورحالت
اعتکاف مین مشغول تلاوت قرآن و درود وظائف رہے حق تعالے حکم فرماتا ہے
وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ اور نہ مباشرت کرو عورتون سے
وہ بوس وکنار ولمس وجماع ہی عمداً نہ سہواً اُس حالت مین کہ اعتکاف کرنے والے ہو مساجد
مین ایسے حرکات وخیالات سے باز رہو اور بغیر ضرورت لابدی مسجد سے باہر نہ نکلو
حاجت انسانی کے لیے یا حاجت شرعی کے لیے مثل نماز جنازہ و نماز جمعہ وغیرہا کیواسطے
اعتکاف غیر مسجد مین درست نہین اور خاموش بالکل رہنا مکروہ ہی بہتر ہے تلاوت
قرآن مجید مین مشغول رہے بیع و شرا معتکف کی درست ہی بغیر حاضر ہونے شی مبیعہ کے
آولی وانسب یہی ہی کہ اشغال دنیوی و معاملات مین مشغول نرہے اور قلب خیالات
فاسدہ و انتظامات خانگی اور وساوس شیطانی سے خالی کرے اور عبادت معبود بحضور
قلب حاضر ہو ورنہ کچھ فائدہ دینی نہین حق تعالی مومنین و مومنات کو توفیق عمل صالح

یہ خاص اسی اُمت کے لیے اجازت ہوا اور یہ کھانا حساب و کتاب سے بری ہی ہر ایک لقمہ کے
بدلے ثواب بیشمار ہے آن حضرتؐ نے فرمایا ای اہل اسلام سحر کھاؤ میزان اعمال کو گران کرو
یعنے وہ سب کھانا میزان حسنات مین وزن ہوگا ایک دانہ گندم ایک من سے وزنی ہوگا اور
اسوقت دعاء مغفرت کرو کہ وقت استجابت دعا ہی اور کہو یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ جب حق سبحانہ
جلشانہ نے ماہ رمضان مین یہ فضل و احسان فرمایا تو شکریہ منعم حقیقی ضرور ہوا حضرت
امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمنے بجلدوے شکریہ عنایت ایزد العزت
بیس رکعت تراویح اپنے اوپر لازم کرلی صحابۂ کرام علیہم السلام نے اس بات کو پسند کیا سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جب اس بات کا مذکور ہوا حضور نے بھی تحسین و آفرین
فرمائی حضرت جبرئیلؑ آئے اور خبر لائے کہ حق سبحانہ تعالی نے طاعت و تجویز عمر کو
مقبول فرمایا اور ارشاد کیا کہ جو کوئی ان بیس رکعت کو ماہ رمضان مین ادا کرتا رہے گا
دخول جنت اُسکے لیے ہماری ذات احدیت پر ضرور ہے ختم قرآن نورٌ علی نور ہی جیسا کہ
تراویح سُنت ہے، ویسا ہی ختم قرآن مجید بھی سنت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شب
تراویح ادا فرمائی مگر مواظبت بخیال فرض ہونے کے نہین فرمائی لیکن خلفاء راشدین اسپر
مواظبت فرماتے رہے اگر اہل شہر و قریہ سُنت تراویح کو ترک کردین نہب و غارت کیے
جائین آنحضرتؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْکُمْ صِیَامَہٗ وَسَنَّ قِیَامَہٗ یقینی اللہ تعالی
نے فرض کیا تمپر صیام اسکا اور سُنت کیا قیام اسکا دن کو ماہ رمضان مین روزہ رکھو کہ
فرض ہے رات کو تراویح و قرآن مجید پڑھو و سُنو کہ سُنت ہی یہی شیوہ و طریقہ عبدیت ہے
رسول کی سُنت کو بھی عین حکم خدا جانو سر مو تجاوز نکرو علماء حنفیہ کے نزدیک بیس رکعت
سنت ہین مالکیہ کے نزدیک چھ رکعت ہین اگر حافظ قرآن میسر نہو دو دو رکعت یا چار چار
رکعت جماعت سے یا منفرد ہر رکعت مین بعد فاتحہ دس آیت قرآن کی یا سورۂ الم ترکیف
سے آخر قرآن تک یا سورۂ اخلاص پڑھے نیت سنت تراویح کرے یا نفل یا قیام شب

وہ سمجھ سکتے ہین کہ بعد آدھی رات کے عابدون کو عبادت مین حافظون کو تلاوت
قرآن مین واعظون کو بیان مین اہل وجد و سماع کو راگ مین ہر ایک رنگ کے آدمی کو
اسکے مذاق و شوق کی چیز مین کیا لذت و مزہ ملتا ہی قول اشہر یہ ہے کہ ماہ رمضان مین
شب قدر ہی خاصۃً و ہۃً اخیر کی وتر راتون مین مختلف راتون مین ہر سال دورہ
کرتی ہے اخبار و آثار اسکی تعیین مین مختلف ہین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ مین نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ شب قدر ماہ رمضان مین کس رات
مین واقع ہی ارشاد کیا ستائیسوین شب ماہ رمضان ہی ابو سعید رضی اللہ عنہ نے دریافت
کیا فرمایا اکیسوین شب ہے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے استفسار کیا فرمایا تیئیسوین
شب ہے اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ستائیسوین شب مروی ہی اور بہت سے دلائل
اسی پر دال ہین حضرتؐ نے فرمایا جو اس شب کو شب بیداری کریگا ثواب ہزار سال
عبادت کا پائیگا ایک مرد نے حضرتؐ سے پوچھا شب قدر کب ہے ارشاد کیا شب اوّل
ماہ رمضان وہ رونے لگا کہ یا حضرتؐ وہ تو گذر چکی ارشاد کیا تیئیسوین شب رمضان کے
اسیطرح سے اُمّ المؤمنین بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ارشاد کیا
تیرہوین شب ماہ رمضان تھی وہ اندوہناک ہوئین اور عرض کی یا حضرتؐ مین بعذر
زنان اس رات کو معذور رہی فرمایا ستائیسوین شب ماہ رمضان باقی ہے اسمین
شب بیداری کرو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شب قدر ماہ رمضان مین ہے
ہر سال دورہ کرتی ہی صاحبینؒ کے نزدیک ایک شب معین ہی تمام سال مین العلم عند اللہ
اہل ایمان کو چاہیے ہر شب شب قدر کی جستجو بعد نصف شب کرتا ہے خلوص عقیدت
و صدق یقین سے دعا و استغفار کرتا ہے تاکہ اس شب سے مشرف ہو اب سنو تفسیر
آیت قرآن فرماتا ہی ملک المنان اِنَّآ اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ ہمنے نازل کیا اسکو
یعنے قرآن مجید کو یا جبرئیل علیہ السلام کو قرآن مجید لیکر ملائکہ سفرہ پر اور وہانسے آیۃً آیۃً

عطا فرمائے اور خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین بحرمۃ النبی وآلہ

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ فَضِیْلَۃِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

مجلس تیسوین فضیلت لیلۃ القدر مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ حَضْرَۃِ الرِّسَالَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ مروی ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا جسنے قیام کیا رات کو جاگا اور عبادت کی شب قدر مین ایمان کی راہ سے ثواب سمجھکر بخشدیے گئے گناہ اگلے اور پچھلے اُسکے سب راوی اس حدیث کے وہ مرد متقی وثقہ ہین جنکی تعریف اوپر گذر چکی اور شب قدر وہ رات ہی جسکی فضیلت حق تعالی نے قرآن مجید مین فرمائی اور آنحضرتؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ زَیَّنَ اللَّیَالِیْ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ یقینی اللہ تعالی نے زینت دی تمام راتون سال کو لیلۃ القدر سے وہ رات ایسی بزرگ شان ہی کہ تمام مخلوقات ارضی وسماوی اس رات کو حمد وثناء مالک وخالق کرتے ہین حجر وشجر وگیاہ وچرند وپرند سب سجدہ کرتے ہین ملائکہ گرد عرش طواف کرتے ہین ہزارون گنہگار عذاب سے خلاص ہوتے ہین حاجتمندون کی حاجت روا ہوتی دعا مستجاب ہوتی ہی حق تعالی نے تمام سال مین اسکو مبہم ومخفی رکھا یا خاص ماہ رمضان مین مخفی غیر معین رکھا تا بندگان خدا اسکی جستجو وتلاش مین شب بیداری کرین معروف عبادت ہون ؎

اے خواجہ چہ جوے زشب قدر نشانی	ہر شب شب قدر ست اگر قدر بدانی

بندگان خاص کو ہر شب مین لذت وحضوری حاصل ہوتی ہی جو اہل ذوق وشوق ہین

باہم دعا و سلام کب تک رہتا ہے حتیٰ مطلع الفجر تا اینکہ صبح صادق ہوجاے اور روشنی
ظاہر آئے اسوقت تک رات کا حکم فضیلت رہتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے
استفسار کیا کہ یا رسول اللہ کیا علامت ہی اس شب کی فرمایا وہ رات نہ گرم ہی نہ سرد ہے
نزول رحمت سے وحوش و طیور کو سکون و راحت ہے اور حمید قرآن سے وہ ستائیسوین
شب ماہ رمضان ہی اس سورہ مین تین جگہ لیلۃ القدر واقع ہی اور اسمین نو حرف ہین
تو جب تین کو نو مین ضرب دیا ستائیس حاصل ہوے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
ایک بار مین سفر دریا مین تھا ماہ رمضان مین ستائیس رات رمضان کو مین نے آب شور کو
چکھا شیرین پایا تلاطم امواج بالکل نہ دیکھا دریائی جانورون مین سکون و رحمت کو معلوم کیا
بہر حال روایت بہ شہر روایت ستائیس شب کو ہی لفظ مطلع کو بعضون نے بفتح لام پڑھا ہی
بعضون نے بکسر لام بفتح مصدر ہے بمعنی طلوع شدن اور بکسر بمعنی موضع طلوع ہی اور شب قدر
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا ماثور ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّی یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ نماز کے طریقون اور عدد رکعات مین اختلاف ہی جسقدر حسب
حال سے اخلاص و ذوق و شوق سے ہو سکے ادا کرے اللہ تعالیٰ قبول فرمانے والا
مجیب الدعوات ہے

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ فَضِیْلَةِ الشَّوَّالِ وَذِی الْقَعْدِ وَصَلٰوتِهِمَا

مجلس چوبیسوین فضیلت شوال و ذیقعد اور انکی نماز مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَامَ

بقدر ضرورت اتارا بعضے فرماتے ہین شب قدر نام ہی شب برات کا اسلیے کہ قدر کے معنے
منزلت و شرف ہی شب قدر کوئی مخصوص نام نہین ہی وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ
اور کسنے بتلایا تمکو اے محمد مصطفی کہ کیا ہی شب قدر یعنی اسکی فضیلت و بزرگی کا علم سمہی کو ہے
وہ یہ ہی لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینونسے ایک
رات کی عبادت و طاعت کا ثواب ہزار مہینے کے برابر ہے ہزار مہینے کی خصوصیت
اسلیے فرمائی کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد عابد زاہد شمعون غازی نام تھے کہ انھون نے
ہزار مہینے دن کو روزہ رکھا اور راہ خدا مین جہاد کیا رات کو قیام کیا شب بیداری کی
ایک روز صحابہ کرام نے انکا حال انجیل شریف مین لکھا دیکھا اور اپنے قصور اعمال و
مدت عمر پر کمال مغموم و محزون ہوے اور تمنا کی کہ کاش ہمکو بھی اسقدر مدت عمل
صالح و عمر ملتی اس اثنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اُن سبکو مغموم
دیکھکر استفسار فرمایا صحابہ کرام نے عرض حال کیا آنحضرت کو بھی اُنکے ملال سے گونہ
تکدر خاطر ہوا حق سبحانہ جلشانہ نے مزید شفقت و عنایت سے یہ آیت نازل فرمائی کہ تم
لوگ مایوس و کبیدہ خاطر نہو ہمنے تمکو ایک شب ایسی قدر و مرتبہ والی مرحمت فرمائی ہے
کہ اسکی عبادت و طاعت بمقابلہ ایک ہزار مہینے کے ہی تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ
فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ نازل ہوتے ہین اسمین ملائکہ اور روح القدس کہ نام جبرئیل
علیہ السلام کا ہی تمام ملائکہ ہفت آسمان زمین پر اُترتے ہین اور نیکوکارون پر رحمت
حق کو تقسیم کرتے ہین اور قیام و طاعت کرنے والون کے حق مین دعاء خیر کرتے ہین
حکم سے اپنے پروردگار کے بعضے فرماتے ہین روح نام ایک فرشتہ کا ہی کہ سوا شب قدر کے
اور کسی شب و روز مین زمین پر نہین آتا یا ارواح مومنین مراد لیجائے اور کیا کام ہی اُنکا مِنْ
كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ہی ہر ایک امر سے ہر ایک جانب و ہر سمت سے اسمین اور بندگان خدا سے
سلام کہتے ہین دعاء سلامتی ایمان و خیر انجام کرتے ہین ہی یہ برکت اور فضیلت و استجابت ع

عذاب ہوئی حق سبحانہ جلشانہ آفرینش و خلق جملہ کائنات سے فارغ ہوا بروز جمعہ اوّل ماہ
شوال کے جو روزہ رکھے عذاب دنیوی و اخروی سے نجات پاوے بعض علما فرماتے ہین
چھ روزہ ستہ شوال متصل نہ رکھنا چاہیے کہ مشابہت روزون نصاریٰ سے ہوجاوے
متفرق ماہ شوال بھر مین رکھنا چاہیے اور جو کوئی چار رکعت نماز اول ماہ شوال پڑھے
ہر رکعت مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص بیس بار وہ شخص ہوجاے دخول جنّت کا سزاوار
بلا حجت و تکرار اور نہو تنگی و عسرت مین گرفتار ایسا ہی فرماتے ہین سیّد ابرار اور یہ
بھی ارشاد کرتے ہین افضل البشر سیّد انام اَکْرِمُوْا ذِیْقَعْدَۃَ فَاِنَّہٗ اَوَّلُ شَھْرٍ مِّنْ
شُھُوْرِ الْحَرَامِ اکرام کرو ماہ ذیقعدہ کی پس وہ اوّل مہینا ہی مہینون حرام سے یعنی اس
ماہ مین عبادت و طاعت مین مشغول رہو تا بارگاہ صمدیت مین مقبول ہو جسقدر دنیا
مین عبادت سے مسرور رہوگے آخرت مین مست مئی محبّت و شراب طہور رہوگے دل سے
یقین رکھو کہ یہ سب ہے عنایت ربوبیت کا ظہور افرماتا ہی وَسَقَاھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا
طَھُوْرًا ساقی اسکے محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین حوض کوثر کے نائب
اُنکے خلفاء راشدین ہین صدّیق اکبر ساقی متقیان عمر فاروق ساقی عادلان
عثمان ذی النورین ساقی زاہدان و عابدان علیٰ مرتضیٰ ساقی محبان و سالکان
طریقت و سنت سرور انس و جان حوران و غلمان ساقیان عارفان و مجتہدان
و علماء ذی شان و فقراء قناعت پیشگان مالک کون و مکان خالق زمین و آسمان
ساقی عاصیان و عام امتیان بہ بدل شان رحیم و رحمان آور وجہ اس تفصیل و ترجیح کی
فصل و فرق با مایگان و بے پایگان ہی متقیون کو اپنے اتقا پر بھروسا ہی عادلون کو
عدالت رعایا و برایا خاندان و ازواج و اولاد و خادمان پر زاہدون کو زہد پر عابدونکو
عبادت پر محبّون کو محبت پر سالکونکو سلوک راہ طریقت پر عارفون کو عرفان پر عالمون کو
علم پر مجتہدین کو افتاء و ہدایت پر فقراکو توکل و قناعت پر عاصیون کو محض رحمت

سِتًّا مِنَ الشَّوَّالِ اٰمَنَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ مروی ہے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جسنے
چھہ روزے رکھے ماہ شوال سے بیخوف کر دیا اللہ تعالی نے اُسکو زنجیرون وطوقون سے
یعنے بچگیا وہ عذاب دوزخ سے راوی اس حدیث کے مرد مستغنی عن الصفات ہین جو
خادم خاص سرور کائنات علیہ التحیات ہین جاننا چاہیے کہ ماہ شوال بھی مہینون حج سے
ہے حق سبحانہ جلشانہ فرماتا ہے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ حج کرنے کے مہینہ معینہ ہین وہ
شوال وذیقعدہ وذیحجہ ہے کہ اپنے اپنے اوطان سے حاجی لوگ بہ نیت حج وزیارت
بیت اللہ ان مہینون مین نکلتے ہین چونکہ ماہ رمضان سے متصل ہے جسمین روزہ دار
جملہ معصیت سے پاک وصاف ہوجاتا ہی اور ایک مہینے کے روزہ مین دس مہینے کا
ثواب پاتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے چھہ روز ستہ شوال کے روزے رکھے
ساٹھہ روز کا ثواب پایا دو مہینے ہوگئے جملہ سال بھر کے روزون کا ثواب اُسکے
نامۂ اعمال مین لکھا گیا فرمایا مَنْ صَامَ سِتَّةَ اَیَّامٍ مُتَوَالِیَاتٍ مِنَ الشَّوَّالِ الْمُتَّصِلِ
بِشَهْرِ رَمَضَانَ کَانَ لَهٗ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّمِائَةِ اَلْفِ سَنَةٍ وَهَدْیِ اَلْفِ
بَدَنَةٍ وَعِتْقِ سِتِّ مِائَةِ اَلْفِ رَقَبَةٍ جسنے چھہ روزے برابر ماہ شوال مین متصل ماہ
رمضان کے رکھے بعد عید الفطر کے ہوگا اُسکے لیے ثواب افضل عبادت چھہ لاکھہ برس سے اور
ہدی ہزار قربانی سے اور آزاد کرنے چھہ لاکھہ گردنون سے امیر المؤمنین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ حرمت ماہ شوال ثابت بے قیل وقال ہے قوم لوط بوجہ
عصیان روز شنبہ اوّل ماہ شوال کو ہلاک ہوئی اصحاب اخدود روز یکشنبہ اوّل ماہ
شوال کو نگونسار ہوئے قوم نوح علیہ السّلام بروز دوشنبہ اوّل ماہ شوال غرق طوفان
ہوئی فرعون مع لشکر روز سہ شنبہ اوّل ماہ شوال دریائے نیل مین ڈوب گیا قوم عاد بروز
چہارشنبہ اوّل ماہ شوال برباد ہوئی قوم حضرت صالح پیغمبر روز پنجشنبہ اول ماہ شوال گرفتار

شراب کا فور مبرد مقوی ہے دافع حرارت جگر شراب طہور مطہر جسم واعضاء ظاہری و باطنی ہے موصل بدار پروردگار جاننا چاہیے کہ لفظ سقی کا استعمال قرآن مجید مین سات طرح سے ہی اوّل سقی حاجت جیسے وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوسٰی لِقَوْمِہٖ یاد کرو اے محمد مصطفےٰ جس وقت خواہش سقی آب کی موسیٰ علیہ السّلام نے واسطے حاجت اپنی قوم کے دوسرے سقی قدرت جیسے یُسْقٰی بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ایک ہی پانی ملیگا بقدرت سقی کے تیسرے سقی عبرت جیسے وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ اور یقینی تمھارے چارپایون جانورون مین عبرت ہی کہ انکو سقی کرتے ہین یا پانی پلاتے ہین چوتھی سقی حسبت جیسے فَسَقٰی لَھُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ پانی پلاتے معلوم کیا دختران شعیب علیہ السّلام نے پس جگہ لی سایۂ درخت کی طرف پانچوین سقی مثوبت جیسے یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُہٗ مِسْکٌ بعوض اعمال حسنہ کے ثواب مین پلائے جائینگے رحیق سے جسپر مُہر مشک اذفری لگی ہے کسی نے اسمین سے تصرف نہین کیا نکالا نہین چھٹے سقی عقوبت جیسے یُسْقٰی مِنْ مَّاۗءٍ صَدِیْدٍ پلائے جائینگے دوزخی عقوبت سے آب صدید گرم پیپ بہتا ساتوین سقی کرامت جیسے وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا اور پلائیگا انکو پروردگار انکا براہ کرامت وعزت کے شراب طہور مصفی ازواج وابدان اور اسکے فائدہ اور نفع کو ارشاد کیا کہ جب اسکے نشے مین غافل ومدہوش ہوجائینگے اور اسکے کیف سے مست ومائل نوم فرمایا فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ پس محفوظ رکھیگا انکو شور وغوغا اہل نشور سے روز قیامت کے انکو معلوم نہوگا کہ نفخ صور کہان ہوا اور حشر ونشر کسکا ایسے اسکے کیف سے مست مدہوش ہونگے پھر ارشاد کیا کہ اس کیفیت پر بھی رہینگے کہ یہ صفت بھی مذموم ہی وَلَقّٰھُمْ نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا جب ہوش مین آوینگے پائینگے تازگی اور سرور کو جزع وفزع اہل قیامت انکے کان تک نہ پہونچیگی وَجَزٰھُمْ رَبُّھُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّۃً وَّحَرِیْرًا اور ثواب دیگا انکو پروردگار انکا بسبب انکے صبر کرنے کے

رب العزت شان احدیت و ربوبیت پر آور حکمت سقی ہی سے مراد مستی ہی اور مستی لازمہ
شمع ہستی و رنہ ؤ الہی و آولہ شمر شوق اشتیاق موجب رفع حجاب اور یہی ہی یا بین
حادث و قدیم کے ستہ باب جب یہ اُٹھہ گیا ہوگئین آنکھین نور عظمت سے فیضیاب دیکھ لیا
ذات بیچون و بیگون و بے جہت کو بہتر از انوار ہزاران مہتاب و آفتاب اور یہی ہے
جملہ عبادت و طاعت کا لُب لباب فاعتبروا یا اولی الالباب اور کافرون و مشرکونکا
ساقی ہی مالک مختار عذاب شدید یُسقیٰ من ماءٍ صدید اور دوزخ پکارتی ہل من
مزید جاننا چاہیے کہ شراب یعنی پینے کے اقسام ستّرہ قسم کے ہین تین دنیا مین جو
ہین ایک پانی خالص دوسرے شربت و رس ہر چیز کا تیسرے می جو نشلی و مسکر ہو کسی قسم
کی اور چودہ آخرت مین ہین دوزخیون کے لیے چار قسم کی ہین ایک حمیم دوسرا قطران
تیسرا مار مہین چوتھا ماو صدید حمیم کافرون کے لیے جنکا خلود بلا خروج ہے قطران
مشرکون کے لیے جنکا عذاب بلا راحت و سکون ہی ماء مہین منافقون کے لیے ہے
جنکی قطیعت بلا وصلت ہی ماو صدید گبر و ترسا و نصرانیون کے لیے ہے جنکے لیے سلاسل و
اغلال و فضیحت ہی دس اقسام شراب مومنون و مسلمانون کے لیے ہین ایک ماء غیر آسن
متقیون کے لیے دوسرا لبن عادلون کے لیے تیسرا خمر عارفون کے لیے چوتھا عسل
عابدون کے لیے پانچوان زنجبیل عالمون کو لیے چھٹا سلسبیل عاشقون کے لیے
ساتوان رحیق نمازیون کے لیے آٹھوان تسنیم ولیون کے لیے نوان شراب کافور
پیغمبرون کے لیے دسوان شراب طہور معصومون کے لیے ماء غیر آسن موجب خلود جنت
بلا خوف خروج لبن باعث قوت و طاقت ہی دافع ضعف خمر سبب فرحت و سرور ہے
دافع رنج و غم عسل علت عود جوانی ہی دافع پیری و ناتوانی زنجبیل جہت طول
زندگانی ہی بلا خوف مرگ سلسبیل واسطہ صحت و تندرستی ہی مزیل بیماری و مرض
رحیق موجب تفریح دماغ ہی مسکن قلب تسنیم سبب وصلت و توجہ ہی بغیر خوف قطیعت

وقت ہی تو ساعت مروی ہی ابی درداء رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرتؐ نے فرمایا مکہ معظمہ مین جس سال مین فتح مکہ ہوا کہ
ای آدمیو یقینی اکرام کیا اللہ نے تمھارا ماہ ذیحجہ سے کہ تمکو بہ ماہ ذیحجہ ذی عزت و شرف
عطا کیا پس کثرت کرو اُس ماہ مین خدای عزوجل کے ذکر کی اور ذکر کرو اللہ تعالی کا اُس
ماہ مین بیٹھے کھڑے چلتے پھرتے پیدل و سوار جس حال مین ہو ہر وقت اور ہر ساعت
راوی اس حدیث کی وہ مرد بزرگ شان ہین جنکی صفت اوپر گذر چکی ذی الحجہ اس
سبب سے اس مہینے کا نام کہ ادای حج اسمین فرض ہوا اور تین روز اسمین معظم و مکرم ہین
ایک روز ترویہ دوسرا روز عرفہ تیسرا یوم نحر بعد انکے تین یوم تشریق ہین ۱۱-۱۲-۱۳
کہ انمین ہر ایک کام نیک کا بدنی ہو یا مالی ثواب بیشمار ہے اور دس روز اول کو بڑی
فضیلت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ
یُّتَعَبَّدَ فِیْھَا مِنْ اَیَّامِ الْعَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ اِنَّ صَوْمَ یَوْمٍ فِیْھَا یَعْدِلُ صِیَامَ سَنَۃٍ
وَقِیَامَ لَیْلَۃٍ فِیْھَا یَعْدِلُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَاَکْثِرُوْا فِیْھِنَّ التَّسْبِیْحَ وَالتَّھْلِیْلَ وَالتَّکْبِیْرَ تمام
ایام سال مین عبادت کے لیے محبوب تر اللہ تعالی کے نزدیک دس یوم اول ماہ ذیحجہ ہین
یقینی ایک روز روزہ رکھنا اسمین برابر سال بھر کے روزون کے ہی ثواب مین اور
قیام ایک رات کا اسمین برابر ہے قیام شب قدر کے پس کثرت کرو ان ایام مین تسبیح
اور تہلیل اور تکبیر کی اور دوسری حدیث مین ارشاد کیا مَنْ صَامَ عَشْرَ ذِی الْحِجَّۃِ
اَعْطَاہُ اللّٰہُ ثَوَابَ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ تِلْکَ السَّنَۃَ جسنے دس دن ذیحجہ کے
روزہ رکھا عطا کریگا اللہ تعالی اُسکو ثواب اُس شخص کا جسنے حج و عمرہ ادا کیا
اس سال مین تیسری حدیث مین فرمایا مَنْ اَحْیٰی لَیْلَۃً مِنْ لَیَالِیْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ فَکَاَنَّمَا
عَبَدَ اللّٰہَ عِبَادَۃَ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ فِیْ تِلْکَ السَّنَۃِ جسنے ایک شب کو شب بیداری
کی اور قیام لیل کیا عشرۂ ذیحجہ مین پس گویا اُسنے عبادت کی اللہ تعالی کی برابر عبادت

ومصیبت وبلا پر بسر کرنے کے توکل وقناعت پر باغ جنت رہنے کو میوجات کھانے کو ریشمی لباس پہننے کو آب سنو تفسیر آیۂ قرآن فرماتا ہی ایزد سبحان فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی جسنے طغیانی کی اور حد سے بڑھ گیا اپنی خواہشات کے پابند ہوگیا احکامات الٰہی ورسالت پناہی کو چھوڑدیا اور اختیار کرلیا زندگی دنیا کو مرگ کو بالکل بھول گیا سمجھ لیا

اب تو یان عیش سے گذرتی ہے		عاقبت کی خبر خدا جانے

دن عید رات شبرات نئی غم دزد نے غم کا لا اسقدر اپنے نفس امارہ کو پالا پس یقینی جحیم کہ نام ایک طبقہ دوزخ کا ہے اسکا ٹھکانا ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰی اور و لیکن وہ شخص کہ ڈرا کھڑے ہونے سے روبرو پروردگار اپنے کے اور روکا اپنے نفس کو خواہشات نفسانی وشیطانی سے پس یقینی جنت ایسے شخص کا ٹھکانا ہی جو دنیا مین مرتاض ہین آخرت مین ممتاز ہین جسقدر یہان سختی اٹھائینگے اسی قدر وہان راحت پائینگے اختیاری ہو اضطراری ہو وفقنا اللہ وایاکم حق سبحانہ جل شانہ توفیق توبہ وعمل حسنہ عطا فرماوے ہر ایک مومنین ومومنات کو اور خاتمہ بخیر کرے آمین یارب العالمین

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ فَضِیْلَةِ ذِی الْحِجَّةِ

مجلس پچیسوین فضیلت ماہ ذیحجہ مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ حَضْرَةِ الرِّسَالَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَكُمْ بِشَهْرِ ذِی الْحِجَّةِ فَاَكْثِرُوْا عَنْ تَعْظِیْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا وَّمَاشِیًا وَّرَاكِبًا فِیْ كُلِّ

یہ دعوی نار بلا توبہ و استغفار و تا دم مرگ اشتغال طنبور و ستار و بحالت ضعف و پیری تمناء وصال زن رعنا با زیور مرصع و لباس حریری جزا و سزا ہے انھین کے کردار کی اُسکا تو نام ستار و غفار ہی اُسکا فضل و احسان بیحد و بیشمار ہے لیکن عذر و مجالت مملوک و مخلوق پیش مالک و خالق آخری وقت تو درکار ہے اور یون تو ابلیس بھی اُسکی رحمت عامہ کا امیدوار ہے وہ تو فرماتا قرآن مجید مین باربار فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُولِی الْاَبْصَارِ ہے آبندہ امید شفاعت از سید ابرار ہے میان اللہ و بس باقی ہوس ہے

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ فَضِیْلَۃِ التَّرْوِیَۃِ وَمَا یَلِیْقُ بِھَا

مجلس چھبیسوین فضیلت ترویہ مین اور جو اُسکے لائق ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ ذَرِّنِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ فَکَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰہَ اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَۃٍ مروی ہے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اُنھون نی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ رکھا روز ترویہ کے پس گویا اُسنے عبادت کی اللہ تعالی کی بارہ ہزار برس راوی اس حدیث کے ثقہ روزگار صحابی ذی وقار سید ابرار ہین ترویہ مشتق ہے روِیۃ سے بمعنے خواب دیدن چونکہ اُس روز حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے خواب ذبح حضرت اسمعیل علیہ السلام دیکھا تھا اسلیے تاریخ نہم ماہ ذیحجہ کا نام ترویہ رکھا اور دوسری حدیث مین فرمایا مَنْ اَحْیٰی لَیْلَۃَ التَّرْوِیَۃِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ جسنے [illegible] مین واجب ہوگئی اُسکے لیے جنت اسیطرح سے حکم و ثواب نماز کا ہے جو کوئی شب ترویہ کو سو رکعت نماز پڑھے چار سلام سے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایکبار اور سورۃ اخلاص پندرہ بار پڑھے مرتبہ شہادت فی سبیل اللہ کا پاوے اور روز ترویہ کے

اس شخص کے جسنے اس سال مین ادا حج و عمرہ کیا اسیطرح جسے ثواب بیحد و بیشمار ہے
جسنے صدقات و خیرات کیا غربا اور محتاجون کو دیا اور آثار مین وارد ہے جسنے
چھ رکعت نماز دو سلام سے ادا کین شب نہم ماہ ذیحجہ کے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے
سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور بعد فراغ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ
پڑھا اور درود شریف دس دس بار وہ حساب کتاب اعمال سے بری ہو گیا ملائکہ
اُسکے حق مین دعاء استغفار کرتے ہین اور جو کوئی سو بار پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لکھدی حق سبحانہ جلشانہ نے اُسکے لیے
آزادی نار جہنم سے بعض روایت مین یون ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا صَمَدًا فَرْدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اب سنو
آیت قرآن کی تفسیر کہ کیا فرماتا ہے رب قدیر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یقینی جو لوگ نہین امید رکھتے ہمارے دیدار کی اور راضی ہو گئے
زندگانی دنیا پر پسند کر لیا اُنھون نے عیش و راحت فانی کو اور جو لوگ کہ ہماری
نشانیون سے غافل ہین کہ خلق آفرینش سے کیا مقصود ہے حکم وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ لنکے دونون سے کوسون مفقود ہے اور بھولے ہین بخیال
دولت و ثروت اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ وہی ہین جنکا ٹھکانا نار جہنم ہے وہ شب و
روز فکر کثرت مال و اولاد مین سود و بیاج و رشوت و وجہ حرام ظلم و ستم و غریب آزاری
سے لیتے بتنگ ہین جمع کرتے اور با غوائے نفس شیطانی بحیلہ متاع خلاف و حرام
حکم ربانی اولاد ذکور و اناث پر فخر و مباہات کرتے ہین ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو	از مکافات عمل غافل مشو

غار حرا مین مشغول و محو بعبادت معبود حقیقی رہے تب نزول وحی ہوئی اکثر اولیاء اللہ نے بذریعہ چلہ کشی کے نعمت پائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چالیس رات شب بیداری کرے حق سبحانہ جلشانہ دریاے حکمت کے اسکے لیے کھولدے قلب کو اسکے منور فرماوے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ فَضِیْلَۃِ الْعَرَفَۃِ وَصَلٰوتِہَا

مجلس ستائیسوین فضیلت عرفہ اور اسکی نماز مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا یَوْمَ عَرَفَۃَ فَاِنَّہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مُکَرَّمٌ مروی ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اُنھون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکرام کرو روز عرفہ کا پس یقینی وہ اللہ تعالی کی نزدیک مکرم و معظم ہے راوی اس حدیث کے مستغنی عن المدح ہین اور تعریف انکی اوپر گذرچکی یوم عرفہ کو عرفہ اسلیے کہتے ہین کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام نے حوا علیہا السلام کو پہچانا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَحْیٰی لَیْلَۃَ الْعَرَفَۃِ فَھُوَ مِنْ عُتَقَاءِ اللّٰہِ جسنے زندہ رکھا شب بیداری کی عرفہ کی رات کو پس وہ شخص آزادگان خداتعالی سے ہی کہ اللہ تعالی نے اسکو آتش دوزخ سے آزاد کردیا اور حدیث مین وارد ہے کہ شب عرفہ کو ستر دروازے رحمت پروردگار کے کھولے جاتے ہین سا ٹھ حاجیون اور زائرون بیت اللہ شریف کے لیے اور دس دروازے اور اہل ایمان کے لیے اور جو کوئی اس شب مین دس رکعت نماز پڑھے پانچ سلام سے ہر رکعت مین بعد فاتحہ سورۃ لایلاف پانچ بار پڑھے اور یوم عرفہ کو روزہ رکھے آتش دوزخ اُسپر حرام ہوجاوے جنت اُسکے لیے واجب ہو اخبار مین لکھا ہی کہ ایک مرد مغموم و محزون خدمت مین

چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے اور بعد سلام کے پڑھے ستر بار أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ اور ستر بار درود پڑھے اور بہتر بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ درمیان اُس شخص و بہشت کے کوئی پردہ نہین سواے مرگ کے لکھا ہی کہ چلہ موسیٰ علیہ السلام جسکو حق سبحانہ جل شانہ مذکور فرماتا ہے وَوَاعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس راتون کا کہ اگر تیس راتین ہماری عبادت مین شب و روز قیام کرو تو توریت شریف تمکو مرحمت کرین وہ ماہ ماہ ذیقعدہ تھا جسمین چلہ نشینی کلیم اللہ نے اختیار فرمائی وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ اور تمام کیا اسکو دس روز مین کہ وہ اوّل دہہ ماہ ذیحجہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دن کو روزہ رکھتے تھے جب میقات پر تشریف لیگئے مسواک کی فرمان الٰہی پہونچا ای موسیٰ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ خُلُوْفَ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رَائِحَةِ الْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ کیا تم نہین جانتے کہ بوے منہ روزہ دار کی خوشبو دار زیادہ ہی خدا تعالیٰ کے نزدیک خوشبوے مشک و زعفران سے یہی دلیل ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ روزہ دار کو مسواک کرنا مکروہ ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ نہین ہی بِأَنَّهَا لَا يَذْهَبُ الْخُلُوْفُ وَلٰكِنْ يُزِيْلُ النَّكْهَةَ الْمَذْهِبَةَ اسلیے مسواک دانتون مین کرنیسے بو روزہ دار کی بھوک و پیاس کی نہین جاتی ہی ولیکن مسواک دانتون کی میل کو صاف کر دیتی ہی کھانے اور پان کی میل و سُرخی اور بوے مکروہ کو دور کرتی ہی بزرگان دین فرماتے ہین کہ چلہ کشی خاص عدد چالیس روز کو خاصیت و تاثیر عظیم ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا خَمَّرْتُ طِيْنَةَ آدَمَ بِيَدِيْ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا خمیر کیا مین نے مٹی آدم کو اپنے ید قدرت سے چالیس صبح یعنے چالیس روز اور یہی وجہ ہے کہ چالیس روز مین نطفہ شکم مادر مین علقہ و مضغہ ہوتا اور ہر چالیس روز کے بعد ہیئت و صورت بدلتا رہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب چالیس روز

اور مشہود سے یوم عرفہ ہے تیسرے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ آج کے روز کامل کر دیا تمھارے لیے دین تمھارا اور تمام کر دی تم پر نعمت اپنی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس روز یہ آیت نازل ہوئی وہ روز عرفہ تھا آنحضرتؐ نے سجدۂ شکر پروردگار ادا کیا اور حمد و ثناء خداوند عالم کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روز عرفہ جب موقف مین حجاج کھڑے ہوتے ہین حق سبحانہ تعالی مباہات فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہے ملائکہ سے دیکھو میرے بندون میرے غلامون و لونڈیون کو کہ گرد آلود بال پریشان امیدوار رحمت ہمارا ترک اعزا و اوطان کر کے حاضر یہان ہین گواہ رہو مین نے کل گناہ ان سب کے بخشدیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز کہ یوم عرفہ تھا مین آنحضرتؐ کی خدمت مین حاضر تھا کہ حضور نے تبسم فرمایا کہ دندان مبارک کھل گئے اور چہرہ بشاش ہوگیا مین نے نہایت سرور سے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مین نے کبھی حضور کو ایسا متبسم ہوتے نہین دیکھا جیسا کہ آج دیکھا آنحضرتؐ نے ارشاد کیا ای ابا ہریرہ آج حق سبحانہ جلشانہ نے اسقدر حاجیان و زائران و واقفان موقف کو آتش دوزخ سے آزاد فرمایا اور ایسا دریاے رحمت و مغفرت موج زن ہوا کہ ابلیس لعین خاک سر پر اڑاتا مایوس و ششدر رہگیا بے اختیار مجکو اُسکی رحمت عامہ دیکھکر تبسم آیا اخبار مین لکھا ہے کہ ایک روز کہ یوم عرفہ تھا جبرئیل امین سید العالمین کے پاس بشارت لائے کہ حق تعالی نے تمام حاجیونکو بخشدیا آنحضرتؐ نے بعد حمد و ثناء پروردگار چشم پر نم کی اور فرمایا ای اخی جو لوگ حج سے محروم ہین اور یہانتک نہ پہونچ سکے انکا کیا حال ہے حضرت جبرئیلؑ خاموش ہو کر چلے گئے اور عجالۃً دوبارہ فرمان الٰہی لائے کہ حق سبحانہ جلشانہ فرماتا ہی اے محمد مصطفی اور ای احمد مجتبی تم ملال و خیال مغفرت اُمت سے اندوہناک نہو جسکے دل مین موافق ذرہ کی بھی ایمان ہوگا یوم عرفہ کے ہم اُسکو بخشدینگے اور جو ہماری بارگاہ

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر ہوا آپ نے سبب غم و اندوہ اس سے دریافت فرمایا
اسنے با چشم پرنم گزارش کی کہ میرا قصد مصمم حج بیت اللہ تھا شومی تقدیر سے جا نہ سکا
وطن میرا شہر بغداد ہے امام صاحب نے فرمایا تو اسقدر غم نہ کر مجکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ حدیث پہونچی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو شخص شب عرفہ کو بیس رکعت نماز ادا
کرے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین بار اور سورہ اخلاص پچیس بار
پڑھے اور بعد فراغ کے پڑھے سو بار سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ وہ شخص ثواب حج مقبول کا
پاوے اللہ تعالی ایک فرشتہ پیدا کرے کہ وہ بصورت انسان مناسک حج اسکی جانب سے
بیت اللہ شریف مین ادا کرے اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ پروردگار عالم نے الہام کیا
اور فرمایا کہدو اے محمد مصطفی اپنی امت سے کہ شب عرفہ مین اس تسبیح سے غافل نہون
تا کہ مین انکو آتش دوزخ سے بچا دون وہ یہ ہی سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ قُدْرَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ
فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ
الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَآءُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا اِلَّا اِلَیْهِ اور درباب صوم
یوم عرفہ حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا صَوْمُ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ اَنْ يُّكَفِّرَ
سَنَتَيْنِ سَنَةً قَبْلَهٗ وَسَنَةً بَعْدَهٗ روزہ عرفہ کا یقین کرتا ہون مین اسبات کا کہ
کفارہ ہو دو برس کے گناہونکا ایک برس گذشتہ اور ایک سال آیندہ کا اور ایک
حدیث مین فرمایا مَنْ صَامَ عَرَفَةَ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللهَ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً جسنے روزہ
روز عرفہ کا رکھا گویا اسنے چوبیس ۲۴ برس عبادت خدا کی کی حق سبحانہ جل شانہ نے تین جگہ
قرآن مجید مین ذکر روز عرفہ فرمایا ایک وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ قسم ہے فجر کی اور دس راتون
کی کہ وہ ماہ ذی الحجہ کی ہین عرفہ تک دوسرے شَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ شاہد سے مراد روز جمعہ ہے

وفقنا الله وایاکم اللہ تعالیٰ مومنین و مومنات کو توفیق توبہ و عمل صالح عطا فرماوے آمین یارب العالمین

اَلْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ فَضِیْلَةِ یَوْمِ النَّحْرِ

مجلس اٹھائیسوین فضیلت روز قربانی مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَمَسَّكَ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ اِلٰی اَنْ یُّصَلِّیَ صَلٰوةَ الْعِیْدِ فَكَاَنَّمَا عَبَدَ اللّٰهَ سَنَةً مروی ہے ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جسنے اپنے کو روکا کھانے پینے جماع کرنے سے روز قربانی کے یہانتک کہ پڑھ لیجاوے دوگانہ نماز عید قربانی کی پس گویا عبادت کی اُسنے اللہ تعالی کی سال بھر پیشتر از اسلام ایام جاہلیت مین دو دن عید کے مقرر تھے ایک روز نوروز کا دوسرا مہرجان کا جہین فصلی آمد بہار کا تھا اُس روز عورت و مرد اپنی اپنی تبدیل لباس و پوشش آرایش کرتے تھے اور ہر طرح کا سامان عیش و نشاط مہیا کرتے لہو و لعب کھیل تماشے مین مشغول ہوتے تھے حق سبحانہ جل شانہ نے اہل ایمان و اسلام کے لیے یہ دو روز خوشی کے معین فرمائے ایک عید الفطر کہ جب ماہ رمضان عبادت و طاعت صیام و قیام سے بخیریت تمام گذر گیا ہلال عید معلوم ہوا وہ یوم خوشی و شادی فرح و سرور کے سزاوار ہے دوسرا روز عید الضحیٰ کہ جب ادائے مناسک حج سے فراغت ہوئی محنت سفر و مہاجرت وطن و مفارقت فرزند و زن اٹھانے کی حکم مالک حقیقی کی بجاآوری کے بدلے گناہون کے ثواب و جزا پایا اب سرور و خوشی کرنا لازم آیا عقلاً و نقلاً دو یوم عید

بے نیازی مین عذر و التجا لاویگا اُس سے عفو کردینگے جو حاجتمند حاجت برآری چاہیگا اُس روز اُسکو روا کردینگے جو امید رکھتا ہوگا پوری کردینگے جو باشتیاق حج تیتم پر م کریگا اُسکو ثواب حج بہ ور عطا کردینگے جو کوئی بروز عرفہ قُل ہو اللہ احد ہزار مرتبہ پڑھے اُسکی حاجت دینی و دنیوی روا ہو اور جو یہ تہلیل پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عدد اللیالی والدھور لا الہ الا اللہ عدد امواج البحور لا الہ الا اللہ عدد الریاح فی البوادی والصخور لا الہ الا اللہ عدد الشوک والشجر لا الہ الا اللہ عدد اسماء والحجر لا الہ الا اللہ عدد خواطر الظنون لا الہ الا اللہ عدد لمح العیون لا الہ الا اللہ فی اللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد عدد ما احاط بہ علمہ وجری بہ قلمہ حق سبحانہ جل شانہ مزید رحم وکرم سے آتش دوزخ اسپر حرام کردے اور جو کوئی یہ دعا پڑھے یا عُدَّتی عند کل شدتی یا رجائی عند کل مصیبتی یا غیاثی عند فاقتی یا انیسی فی وحدتی یا راحمتی فی وقعتی یا دلیلتی فی حیرتی بک التوفیق اللہ تعالیٰ ہزار مراد دینی و دنیوی اُسکی برلائے غرضکہ یوم عرفہ وہ روز متبرک ہے کہ ہر ایک نیکی کا ثواب بے حساب ہی بعضے فرماتے ہین آخر آیت یوم عرفہ کو نازل ہوئی جسمین کمال دین متین رب العالمین نے فرمائی جب صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ کی تعمیل مین اہل ایمان مستعد و سرگرم ہوئے تو حق تعالیٰ نے انعام و احسان فرمایا اور ارشاد کیا رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا دین اسلام کو تمھارے لیے پسند کیا مطابق مرضی اپنے مالک و خالق کے کام کیے جاؤ اوامر الٰہی کی بجا آوری کرو مناہی سے بچتے رہو دین اسلام سید انام قابل انعام و اکرام تا قیام قیام ہے مذہب سنت جماعت تقلید مجتہدین اربعہ ہم اجتماع علماء اعلام ہے زیادہ اِس سے شیطانی اوہام خراب انجام ہے بتانیوالا مصیبت کا

ماننا نہ ماننا اُسکا کام ہے

گر نہ آید بگوش رغبت کس	بر رسولان بلاغ باشد و بس

آنحضرت صلعم نے فرمایا سمنوا ضحایاکم فانہ علی الصراط مطایاکم فربہ کرو اپنے جانورون
قربانی کو اسلیے کہ وہ پل صراط پر تمھاری سواری ہونگے جسقدر موٹے و توانا ہونگے
بارکش ہونگے حدیث مین وارد ہی گوشت و پوست کمال و استخوان بول و سرگین جانورون
قربانی کا میزان اعمال مین وزن کیا جائیگا تا پلہ حسنات گران ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بدترین بخیلون کا وہ شخص ہے جو باوصف مقدرت قربانی نکرے
حق سبحانہ جل شانہ روز قیامت کے بدلے ہر ایک عضو جانور قربانی کے ایک نعمت عطا
فرمائیگا بعوض چشم کے چشمہ آب تسنیم بدلے پشم کے ایک حور العین بدلے ہر قطرہ خون کے
ایک جوے شیر بدلے ہر شاخ و سینگ کے ایک نافہ مشک اذفر سے بدلے ہر بال ایک
تاج مرصع عوض ایک جانور کے ایک قصر معلی جنت مین پاویگا آداب قربانی سے یہ ہی
کہ بعد فراغ دوگانہ اگر وضو نہو جدید وضو کرے چھری ذبح کی تیز کرے اپنا اور جانور
کا منہ سوے قبلہ کرے بقر قصاب سے استعانت درکار ہو تو وہ جانور کو دبائے دونون
بسم اللہ اللہ اکبر کہکے خود اپنے ہاتھ سے اسکے حلقوم پر چھری چلائے کہ نری و دونون
رگ کٹ جائے اگر خود نہ ذبح کرسکتا ہو دوسرے کو اجازت دے اور آپ وہان موجود رہنا
بہتر ہے ورنہ اجازت کافی ہے اول ذبح سے انی وجہت وجہی آخر تک پڑھے اور
بعد ذبح کے یہ دعا پڑھے اللھم ھذا فداء عنی لحمہا بلحمی ودمہا بدمی ... بجسمی
اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم اللھم تقبل منا کما تقبلت
من خلیلک ابراھیم وحبیبک محمد ن المصطفی علیہما الصلوٰۃ والسلام اور
اگر دوسرے کیطرف سے قربانی ہو تو کہے اللھم تقبل من فلان اس شخص کا نام لیکر
مرد ہو یا عورت مرجع ضمیر مذکر و مونث اگر نہ جانتا ہو دریافت کرلے دوسرے شخص خواندہ سے
لحمہا بلحمہ مرد کے لیے بلحمہا عورت کے لیے کہے اب سنو معنی آیت رب الجلیل
درباب حکم ذبح حضرت خلیل ولد نبیل اسمعیل فلما بلغ معہ السعی قال یا بنی انی اری

قائم اہل اسلام قریب وبعید مین مبارک وسعید مقرر ہوے حکم الٰہی ہوا کہ اہل مقدرت
اپنے موافق مقدور بقدر اپنی وسعت لباس آرائش سے آراستہ و پیراستہ ہوکر
اوّل حمد وثنا الٰہی کرین دوگانہ شکرانہ ببارگاہ یکتا ویگانہ ادا کرین من بعد صدقات و
خیرات سے دل شکستگان یتیمون ومحتاجون وبیواؤن کو شادان وفرحان کرین
اسکے بعد مصروف عیش وعشرت وملاقات اعزا واقربا واحبا وملاعبت با ازواج
عوض انقا وفرزندان کرین مسنون ہے بروز عید غسل کرے نیا جامہ و پوشاک جو عمدہ و
قیمتی ہو اس شخص کے ملک مین پہنکر عیدگاہ جاوے قبل از نماز صدقہ عید الفطر بقدر
نیم صاع کہ انگریزی سیر سے تین چھٹانک کم دو سیر ہوا گیہون یا جو یا آٹا یا ستو وغیرہ
یتیمون محتاجون کو دے بہتر ہے نقد قیمت دیدے باسکون ووقار تکبیر گویان مصلّی
کو جاوے دوسری راہ سے اسیطرح واپس آوے اور بروز عید قربان بعد ادای نماز
قربانی کرنا واجب ہے غنی مالدار صاحب نصاب کو اپنی طرف سے اور اپنی اولاد صغار
کی جانب سے اولاد کبار اور بی بی اور لونڈی وغلام کیطرف سے واجب نہین مگر مستحب ہے
اور اسی پر فتوای علما ہے اگر غیر کی جانب سے قربانی نیابۃً کریگا ادا ہو جائیگی ایک
آدمی ایک دنبہ دے بکرا بکری بھیڑ ذبح کرے سات آدمی ملکر ایک گاے یا اونٹ
قربانی کرین اہل مقدور کے لیے ایک بھی درست ہے بلکہ زیادہ جسقدر قربانی کرین
ثواب ہے جانور قربانی لنگڑا لولا کانا اندھا بہت لاغر نہو کوئی عیب اسمین نہو جیسے تہائی
کان کٹا دم کٹا سینگ ٹوٹا وغیرہ نہو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دو جانور قربانی
فرماتے تھے ایک اپنی جانب سے ایک اُمّت کیطرف سے فتاوای کبری مین لکھا ہے کہ قربانی
بہ نیت رسول مقبول مستحب ہے اور گوشت قربانی کا خود کھانا اور اپنے اہل وعیال
اعزا واحباب کو دینا تونگرون اور دشمنون کو بھیجنا درست ہے مستحب یہ ہے کہ تیسرا حصّہ گوشت
کا مساکین کو دے اور بہتر ہے کہ پیشتر سے جانور بہ نیت قربانی خرید کرکے پالے اور فربہ کرلے

حضرت عبد اللہ تولد ہوے تو ایفاء نذر عبد المطلب کو لازم آیا اور اس بارہ مین اعزا و اقربا
و احبا سے مشورہ کیا وہ لوگ مانع ہوے تا اینکہ اس مسئلہ کے حل کرنے کو عبد المطلب کو
ملک شام مین حکیم حمال کے پاس کہ وہ مرد معمر حکمت و کہانت مین معروف و مشہور تھا لیگئے
اسنے یہ حیلہ تجویز کیا کہ ایک جانب عبد اللہ کو کھڑا کر دا اور ایک سمت اُسکے مقابل دس اونٹون کو
قرعہ اندازی کرو بنا بر ایفاء نذر کے اگر اونٹون کا نام نکلے خوشی سے اُنکو قربانی کر دو نذر
پوری ہو گئی اگر عبد اللہ کا نام نکلے دس اونٹ اور اُس طرف زیادہ کر دو دوبارہ قرعہ
ڈالو اور دس دس اونٹ بڑھاتے جاؤ جبتک عبد اللہ کا نام نکلتا جاوے چنانچہ
عبد المطلب نے ایسا ہی کیا تا اینکہ سنو اونٹ پر جا کر قرعہ پڑا اور عبد اللہ رہا ہوے اور
عبد المطلب نے اُن سنو اونٹونکو عبد اللہ کا فدیہ و عوض دیا اور قربانی کر کے راہ خدا
مین تقسیم کر دیا غرضکہ جب خلیل اللہ علیہ السّلام کو ملہم غیبی نے مکرر تعیین ذبح حضرت اسمٰعیل
کی اور وہ شب نہم ذیحجہ تھی صباح یوم عرفہ کو حضرت ابراہیم نے بی بی ہاجرہ سے کہا آج
اپنے لڑکے کو نہلا دھلا کر نئی پوشاک پہنا بنا سنوار کر میرے ساتھ کر دو ایک دوست
نے دعوت کی ہے وہان لیجاؤنگا بی بی ہاجرہ نے تعمیل حکم خلیل خاوند نبیل کی اسمٰعیل
کی بخوبی شست و شو کی بالون کو صاف کیا بدن کو پاک کیا سر مین تیل ڈالا کپڑون
مین عطر لگایا جامہ پہنایا عمامہ باندھا حوالہ بجدا کہکے سپرد پدر مہربان کر دیا وہ یوم نحر تھا
حضرت نے قصد چلنے کا کیا قریب دروازہ آکر چھُری و رسّی اہلخانہ سے طلب کی اُنھون نے
تعجب سے استفسار کیا کہ دعوت مین چھُری و رسّی کی کیا ضرورت بے محل ہو گی حضرت
خلیل نے فرمایا شاید ذبیحہ بنا بر دعوت کے لیے وہ دوست دلی مجھی کو متولی کرے
اور اگر وہان موجود نہو اسلیے اسکی بھی ضرورت ہے اہلخانہ نے حوالہ کر دی اور حضرت
خلیل اللہ گھر سے باہر نکلے شیطان بادرد و آہ ان تینون کی تعمیل حکم آکر دیکھکر بفکر کید
و مکر و اغوا ہوا چند قدم بڑھکر زیر سایۂ درخت سایہ دار بصورت مرد معمر با وقار نمودار

فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى آخر آیت تک سمجھنا چاہیے کہ حضرت خلیل اللہ
علیہ السلام کے دو صاحبزادے تھے ایک اسمٰعیل دوسرے اسحٰق علیہما السلام چونکہ ایام
پیری مین اللہ تعالی نے یہ دو فرزند عنایت کیے تھے خلیل اللہ علیہ السلام ان دونون
صاحبزادون کو جان سے زیادہ دوست و عزیز رکھتے تھے خاصۃً حضرت اسمٰعیل کو جب وہ
بیرون چلنے لگے اور اس قابل ہوے کہ خلیل اللہ انکو انگلی پکڑا کر باہر لیجانے لگے اور
ہمراہ جانے کے لائق ہوے شیطان علیہ اللعن ایک روز خلیل الرحمان کو بحال فرزند
دلبند مہربان دیکھ کر طعن زن ہوا اور کہنے لگا بار الٰہا یہ تیرا خلیل ہے یا اپنے فرزند
جگر پیوند کے عرض عشق مین علیل ہی بنا بر رد اعتراض شیطان مردود الہام ربّ المعبود
بذبح فرزند مسعود ہوا حضرت خلیل نے خواب مین دیکھا کہ مین اپنے فرزند کو ذبح کر رہا ہون
جب بیدار ہوے استعاذہ کیا وضو کرکے دوبارہ سو رہے پھر وہی خواب دیکھا صبح کو
اُٹھکر مُعبّران خواب اور کاہنون سے بیان کیا اُنھون نے حکم قربانی دیا حضرت ابراہیم نے
چند گاؤ و شتر راہ خدا مین قربانی کیے دوسرے روز جب سوئے خواب دوشینہ ذبح فرزند
دیکھا تو بہت گھبرائے اور جانا یہ احلام خواب پراگندہ نہین بلکہ اعلام ملک العلام ہے
خواب مین استفسار کیا فرزند دو ہین کسکے حق مین الہام ہی جواب ملا اسمٰعیل جو تمھارا جگر گوشہ
پیارا مطیع مثل غلام ہے روات کا اختلاف ہی کہ حکم ذبح حضرت اسحاق کے لیے تھا یا کہ اسمٰعیل
علیہما السلام کے لیے مقاتل ورزہری اور عکرمہ اور قتادہ اور ابو ہریرہ اور عبداللہ
بن سلام کہتے ہین اسحاق کے لیے حکم تھا کلبی و ابن عبّاس اور مجاہد اور ابن عمر اور محمد
بن کعب اور امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ قائل ہین کہ اسمٰعیل کے واسطے تھا اس لیے کہ
مفاخرت فرماتے ہین سید الثقلین اَنَا ابْنُ الذَّبِيْحَيْنِ یعنی اول اسمٰعیل علیہ السلام دوم
عبداللہ کہ عبدالمطلب جد امجد حضرت نے نذر مانی تھی کہ اگر حق تعالی ہمکو دس فرزند عطا کریگا
ایک کو راہ خدا مین قربانی کرونگا جب اللہ تعالی نے انکو دس لڑکے عطا کیے اور دسوین لڑکے

خلیل اللہ ذبح کرنے کو چھری ہاتھ مین لیکر راضی ہوئے بخوشی تمام اسمٰعیل ذبح اور قربانی
ہونے کو ناگہان زمین وآسمان سے شور وغلغلہ اوٹھا وحوش وطیور نے صحرا وبیابان
مین دریائی جانورون نے نیل وفرات وعمان مین چرند وپرند نے ریگستان وکوہستان
مین جنون نے پرستان مین شور قیامت برپا کیا اور تعجب سے با نالہ وفریاد کہا کہ از روز
آفرینش تا اینندم کسی باپ مہربان نے اپنے لڑکے نافرمان کو بھی اپنے ہاتھ سے نہین
ذبح وقتل کیا جب یہ نئی بات دیکھکر تمام جہان رویا وَنَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاہِیْمُ قَدْ
صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا شان رحیمی بلسان حال ہوئی گویا ندادی ہمنے اسکو ای ابراہیم یقینی
پورا کیا تمنے اسکو جو دیکھا رویا کو ت لیا تمھارا مزرع حلم بے جو تنا بویا اور نہال شاخ
فرزند ارجمند تمھاری بارور ہوگئی تا قائم قیام جنکے نسل سے پیدا ہونگی نبی آخر الزمان
علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہم تو ہین عفو کنندہ خاطئین بخشندہ عاصین جزا دینے مطیعین
اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اور ایسی ہی جزا دیتے ہین ہم جو کہ ہین محسنین کیا تمھارے
انکی عطایا جاہل طاعت ہین باصدق ویقین انکی ہین کے لیے ہے دنیا ودین متین
مال ودولت زن وفرزند وبساتین عقبیٰ مین جنت الفردوس ومقام علیین مصاحبت
حور العین اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ یقینی یہ ہے آزمایش وامتحان رب العالمین
بچشم ظاہر سخت بلا ومصیبت ہی عبرت گزین یہ فعل وحرکت نہ تھی بحث نہین ہم ہین حکیم
وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ اور فدیہ دیا ہمنے اسکا کہ فوراً ہوگیا اسی جا پر مقیم دنبہ موٹا
تازہ جسیم وشحیم دیکھو کیسا نافذ ہے حکم ہمارا ازلی قدیم نہ آلہ واسباب کی ضرورت
نہ مشیر وندیم ہم ہی ہین وحدہ لا شریک ہم ہی ہین رحیم وکریم وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ
سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ اور رکھی ہمنے اسمین عبرت وسنت اولین وآخرین تا یوم
الدین کہ کہتے رہین سلامٌ علیٰ ابراہیم وہ تھے خالص خلّت مین بے عدیل وسہیم
چلے جا مین اہل ملت ومذہب اور ذریات انکے صاحب ایمان وتابع فرمان جنت مین

حضرت خلیل سے دوچار ہوا اور کہا کہان کا عزم ہے ای مرد سعید مع اپنے فرزند خورد رشید
جواب دیا بخانہ دوست جسکی محبت سے بھرا ہی ہر رگ و پوست وہ ملعون سُنکر یہ مضمون سوچا
مشکل ہے ایسے ہادی کامل باعقل کی اغوا گو مین ہون جہاندیدہ مغویون کا پیشوا ضرور
ہونا چاہیے سدراہ نہ اُترجاے پورا امتحان مین خلیل اللہ بولا ای مرد باکمال بزرگی بقص
نہ بسال شیطان نے وسوسہ تمہارے دل مین دیا ڈال جو لڑکے کو ذبح کرنے کو لیے جاتے ہو
صحرا مین بخیال محال حضرت ابراہیم جان گئے کہ یہی ہی شیطان مردود جو روکتا ہے از
اطاعت رب المعبود معاً زیر قدم سے چند سنگریزے اُٹھاکر اُسکے مُنہ پر مارے یہی سُنت
ہوگئی رجم جمار حاجیون کو سارے تا قائم قیام جو حج کرے جمرہ مین شیطان کو تھپر مارے
جب ابراہیم علیہ السّلام مقام منیٰ مین پہونچے قَالَ یَا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ
اَذْبَحُکَ فرمایا ای چھوٹے لڑکے ای پیارے بیٹے میرے مین نے خواب مین دیکھا کہ مین
تجکو ذبح کرتا ہون فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی پس توبھی فکر کر گو طفل ہی لیکن خاندان نبوت
کا اثر ہے کہ مین نے کیا خواب دیکھا شیطان کا اضغاث و احلام ہی یا مالک حقیقی کا
حکم و اعلام قَالَ یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ بولے حضرت اسمٰعیل صدق رویا شان نبوت
شایان رسالت ہے شیطان کی توکیا مجال عداوت ہی آپ تعمیل ارشاد حکم پروردگار
کرین مین راضی ہون مجکو راہ خدا مین ذبح کرین سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ
قریب ہے کہ حضور غلام کو پائینگے صبر کرنیوالون سے کہ اثر نطفہ کا ضرور ہے ایک تو حضور
پیغمبر دوسرے خلعت خلت نور علی نور ہے شکر و صبر خاندان پیغمبری کا تمغہ ہی جان و
مال راہ خدا مین سب یغما ہے فَلَمَّا اَسْلَمَا پس جب دونون باپ بیٹون نے تسلیم کرلیا
اثبات کو کہ یہ حکم و الہام مالک رحمٰن و رحیم ہی نہ اضغاث و احلام شیطان رجیم
وَتَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ اور لٹایا ابراہیم نے اسمٰعیل کو پیشانی کے بھل و ندھا اور آنکھوں مین
پٹی باندھی تاکہ مہر پدری محبت فرزندی مانع امتثال حکم مالک لایزال ہو اور مستعد ہوکے

فارغ ہوا پ فکر صفائی روح قلب کرے کہ طاق عمر مون سے ایک ہو مین ہون یا پانچ ہون کہا کر خواہ دودھ و شکر وغیرہ پیکر عازم ادا دوگانہ ہو آہستہ آہستہ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھتا ہوا عیدگاہ کیطرف نکلے ہیبت و وقار سے راہ چلے نیچی نظر کیے ہوے قدم کو اپنے دیکھتا ہوا تاکہ کسی نامحرم پر نگاہ نہ پڑے غربا و مساکین کو خیرات دینا چاہیے جب مصلے پر پہونچے جہان جگہ پائے بیٹھ جائے آدمیون کی گردنون کو نہ نانگھے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے آنحضرت نے فرمایا مَنْ صَلَّى الْعِيْدَ آمِنَ مِنَ الْوَعِيْدِ دوسری روایت مین ہے مِنْ عَذَابِ الشَّدِيْدِ بعد فراغ نماز خطبہ سُنے گو دور ہو کہ خطبہ نہ سُنائی دیتا ہو یا تو اگر جگہ ملے قریب ہوجائے ورنہ اپنی جگہ بیٹھا رہے جب تک خطبہ و دعا سے فارغ ہو وہانسے نہ اُٹھے مصافحہ و معانقہ امر مستحب طریقہ بزرگان دین ہے نہ امر مسنون نہ تارک اسکا مطعون **قولہ** صلی اللہ علیہ وسلم وَاحْذَرُوْا مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالضَّرَرِ اور بچو گناہ کرنے عصیان کرنے سے کہ جاری ہوجاوے بھانڈ بھگیتون کی آمد و رفت ہوجا و مبارکباد سُنکر

بدمست اور کہو سر ہلا ہلا کر

ساقی بیار بادہ کہ ماہ صیام رفت	آمد صبح امید بعد شوق و شام رفت
عید است روز عید بدیدست عیش و جیش	مَی دہ کہ عمر در سر سودائے خام رفت

آج دن عید خوشی کا روز ہے ناچ رنگ دیکھیے ارباب نشاط کی صحبت گرم کیجیے دوست واحباب سے فحش کلمات وقت ملاقات بیہودہ گفتگو و قہقہے اُڑائیے تماشا دیکھیے ساقیون کے تخت پر بیٹھیے راگ کا رنگ جمائیے ڈھولک مجیرے بجائیے پری وشون ماہ پیکرون کو لبھائیے گرد و پیش جگھٹا جمائے تماشائیونکو مزہ دکھائیے یہ امور ممنوع ہین اہل اسلام کو اس سے اجتناب چاہیے ضرر یہ کہ غریب آزاری کرے خوانچے

بلاخوف وبیم چنانچہ مشہور ہے حضرت اسحاق علیہ السلام سے حضرت داؤد وسلیمان موسیٰ وہارون وحضرت عیسیٰ علیہم السلام پیدا ہوے اور حضرت اسماعیل سے خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے صلوٰۃ وسلام الی یوم القیام اسمٰعیٰہ خواص وعوام خلیل علیہ السلام پر صلوٰۃ وصیام وقعود وقیام مین مستدام بعیت نام سیدالانام جاری وساری رہیگا یہی ثمرہ ونتیجہ ہے امتثال حکم الٰہی واتباع سُنّت رسالت پناہی کا اللہ تعالےٰ خاتمہ سب ایماندارون کا بخیر کرے آمین

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ فَضِیْلَۃِ یَوْمِ الْفِطْرِ

مجلس انتیسوین فضیلت روز عید الفطر مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوا الْیَوْمَ الْفِطْرِ وَاَحْذَرُوْا مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالضَّرَرِ مروی ہے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کہ اُنھون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکرام کرو یوم عید فطر کا اور ڈرو معاصی اور ضرر سے کہ وہ روز استجابت دعا واحسان وامتنان اور عطاے صدقات مسکینان ہے نہ بانگ نا ے ونوش مئ ارغوان ورقص وسرود مغنیان وہاے وہوے رندان ومستان بلکہ سُنّت روز عید الفطر یہ ہے کہ نیا لباس اگر میسر ہو پہنے غسل کرے جسم کو پاک وصاف کرے دانتون مین مسواک کرے وضو کرے خوشبو ملے فرماتے ہین سید الابرار مَنْ مَسَّ طِیْبًا یَوْمَ الْفِطْرِ لَمْ تَمَسَّہُ النَّارُ جسنے ملا عطر دن عید الفطر نہ مس کریگی اُسکو آگ اور فرماتے ہین سید البشر مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْفِطْرِ اٰمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ جسنے غسل کیا دن عید الفطر بیخوف وبیڈر ہوگیا دہشت نفخ صور روز قیامت سے جب جسم خاکی کی ستھرائی صفائی وآراستگی وپیراستگی سے

بازی ہوے اور سرورِ انام با ہزاران آلام مصروف مناجات بارگاہ بے نیازی کہ
پروردگار آج ہر خرد اپنے بزرگ سے غلام آقا سے خادم مخدوم سے انعام خواہ ہے تو تو
مالک و خالق شا ہونکا شاہنشاہ ہے یہ احقر الافراد امید وار انعام خاطر خواہ ہی حکم ہوا
حبیبا اگر ملک و مال و دولت و جاہ کی چاہ ہی سب کچھ تمھارے لیے حاضر و موجود ہی طلا
و نقرہ سب کوہ و کاہ ہے جو چاہو خرچ کرو جسکو چاہو دو مرتبۂ نبوّت مین ذرّہ بھر کمی نہین
تمھارا محتاج گدا و شاہ ہی حضرتؐ نے بعد حمد و ثنا ر خداوند عالم با چشم پرنم گذارش کی
سب کچھ تیرا فضل و احسان ہی کچھ نہین درکار ہے فقط اُمت گنہگار کی مغفرت کا عاصی
خواستگار ہی حکم ہوا ای محمد مصطفی اور اے احمد مجتبیٰ اگر تمکو نظر شفقت و نبوت سالت ہے
تو ہمکو نظر ربوبیت و خالقیت و رحمانیت ہے ہم ایک عابد کی عبادت کی برکت سے
ایک لاکھ عاصی کو بخشدینگے ایک زاہد کے زہد سے ایک شہر کو آفات سے بچا دینگے ایک عالم
باعمل کے علم و عمل سے ایک ولایت کو محفوظ رکھینگے تمکو ناراض نہ کرینگے تمامی اُمت
گنہگار تمھاری کو بخشدینگے اگرچہ وہ سب شقی و بدکار و گنہگار مستحق نار ہین لیکن ہم تو
غفّار و ستّار اُن سب کے آفریدگار و پروردگار ہین حضرتؐ فوراً سجدہ مین گر پڑے
تا دیر مناجات فرماتے رہے بی بی فاطمہ زہراؓ فرماتی ہین ہین شمار کرتی تھی کہ بابا جان نے
سات سجدے متواتر کیے اور اُٹھکر تسبیح فرماتے باہر تشریف لے گئے آب سُنو تفسیر آیۂ قرآنی
فرماتا ہی رب دو جہانی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى یقینی فلاح و رستگاری
پا گیا جسنے تزکیہ نفس کیا یعنے بصیام ماہ رمضان اور ذکر کیا نام پروردگار کو یعنی بقیام
و تراویح و سماعت و قرارت قرآن پس نماز پڑھی یعنی دوگانہ روز عید الفطر ادا کی اے
مومنو یہ اشارت پُر بشارت ہی صائمین رمضان سامعین قرآن اہل ایمان کے لیے
بعد اسکے غافلون کی جانب خطاب فرماتا ہی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بلکہ تم لوگ
صدق و ایقان سے دور ہو لذت فانی مین مسرور ہو نعماے باقی سے مہجور ہو اختیار کرتے ہو

دال موٹ وشیرینی وغیرہ کے خود کھا گئے دوست آشنا بی چھوٹی بیوی کو کھلا دیے
دام دیتے وقت کمبخت لئے چار آنہ سیر کے دام لگائے سودے والون کو پریشان کرکے
جھوٹی قسمین کھائے فوجداری کو آمادہ ہوئے جھنجھلائے میلہ و بازار مین پچاس روپیہ
اڑائے جب گھر مین آئے اہل و عیال ن و فرزند تو بہت خوش ہوئے مسکرائے کہ
حضرت بہت کچھ میلہ و بازار سے خرید لائے خود بدولت ہاتھ جھلائے تیوری چڑھائے
بل کھاتے نوکرون چاکرون ماما اصیلون کو ڈانٹتے آئے مسہری و پلنگ پر جا لیٹے
یا دیوانخانہ و بیٹھکے و کمرہ مین جا مشغول مےنوشی و شطرنج نرد بازی و امور مناہی ہوئے
بلکہ وہ روز وہ متبرک وسعید ہے کہ روزہ دارون اور مطیعون و حافظون اور قاریون
و شب بیدارون اور عابدون کو درحقیقت عید ہے کہ نعماے جنت انسے قریب اور
دوزخ نارون کو ... دور اور بعید ہے لاکھون بندگان خدا کو عذاب سے نجات ہے
کافرون مشرکون کو رنج بیکاری ہل من مزید ہے ایماندار اگر اسی موت سے اس روز مرا
وہ بھی شہید ہے ایک روز کہ یوم الفطر تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی
بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف لائے اُنھون نے حضرت کو سلام کیا
ہاتھون ہاتھ لیا پیچھے سے حضرات حسنین بھی آئے حضرت کے دونون زانو سے
مبارک پر بیٹھ گئے اور دامن پیراہن ہلائے جب جیب سے کچھ نہ گرا شرمائے حضرت نے
دونون کی چشم و پیشانی کو بوسہ دیا اور پوچھا کہ اے جگر گوشگان لخت جگر من کسلیے ہلایا
تمنے میرا پیراہن دونون نے عرض کی آج عید منا رہے ہین سب مرد و زن اور ہم ہین
مبتلاے رنج و محن حضور تو ہین سلطان سلاطین ہمین عیدی دلوایئے تاکہ ہم بھی
کھائین پیئین پہنین مگر حضرت نے چشم پرآب کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا
خاطر شکنی انکی کسی طور منظور نہین قرض و وام سے کچھ نقد لا دو حضرت امیر المؤمنین نے
فوراً تعمیل ارشاد حضور کی شہزادگان شادان و فرحان ہمراہ طفلان عشائر و قبائل مشغول

ازواج مطہرات سرور کائنات علیہ التحیات ہیں جنکی وصف و شان میں نازل آیات
قرآن اور احادیث و اخبارات باہرات ہیں سیدۃ نساء العالمین ہونے پر متفق ہیں کل علماء
فرمایا حضرت نے عَائِشَۃُ بَیْنَ النِّسَاءِ کَاَبِی الْقَاسِمِ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کا رتبہ اور ازواج مطہرات بلکہ کل عورات میں ایسا ہی جیسا کہ مرتبہ جناب
ابی القاسم رسول خدا کا مابین الانبیاء کے جیسے وہ سرور انبیاء ہیں ویسے ہی یہ سرور
نساء ہیں اسی قول کے قائل اہل حدیث و فقہا ہیں جاننا چاہیے کہ مصائب دو ہیں ایک
دینی دوسرے دنیاوی مصائب دنیاوی کی تین قسمیں ہیں ایک مالی دوسری بدنی تیسری
نسبی مالی مال نقصان ہوا چوری گیا ٹھگوں نے لوٹ لیا جہاز ڈوب گیا مال ہیں ٹوٹا
پڑا کوئی آسامی بھاگ گیا یہ تجارتی نقصان ہیں زراعتی آفت ارضی و سماوی اور اور
انواع ہیں بدنی دکھ بیماری لحوق مرض لاعلاج مرگ زن و فرزند اعزا و اقربا نسبی زن
و فرزند و برادر و عزیز کا خلاف مذہب خلاف وضع خاندان شہدا ایکا چوڑ اچکا ہو جانا
ان سبکا جبر نقصان بدلہ و عوض ممکن ہی مصائب دینی یہ کہ اوقات صحت و ایام شباب
بلا عبادت و اطاعت رب الارباب رائگان و بیہودہ و بیفائدہ جانا یہ اعظم المصائب ہے
پیش اولی الالباب کہ وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نہ آید اسی کے قائل ہیں
شیخ و شاب پُر ہیں اس سے پند و موعظت کے کتب و ابواب مشہور ہی کہ جب حضرت سلیمان
علیہ السلام کا وقت نماز عصر گھوڑوں کی بھیر بھاڑ اور دیکھ بھال میں گذر گیا چالیس روز
تک اسکی فوت کی غم و الم میں رویا کیے گھر سے باہر نہیں نکلے نو سو گھوڑے کفارہ
میں راہ خدا میں قربانی کیے حضرت ایوب علیہ السلام عارضہ کوڑھ میں اسقدر مبتلا ہو
کہ تمام جسم میں کیڑے پڑ گئے مگر حمد و ثناء پروردگار کرتے رہے جب زبان تک مرض نے
سرایت کی تو عجز و زاری سے شکایت کی ملتجی ہوے بہ بارگاہ رب العالمین اور کہا رَبِّ
اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اور روز جنگ احد سے رسول مقبول

زندگانی دنیا کو کہتے ضرور ہوس

چار دن کی زندگی ہی عیش اُٹھانا چاہیے	اپنے پہلو مین بطِ مَی کو بٹھانا چاہیے

یہ سراسر غفلت و نادانی ہی قیامت ایک روز یقینی آنی ہی وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی اور آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہی دنیا کی لذّات وحظوظ کو نہین ثبات و قیام ہے لقاے آخرت مستدام ہی عقل و فہم اسی کا نام ہی تناہی اور غیر تناہی کا امتیاز عُقلا کا کام ہے تدبیر و فکر دنیا رفانی صبح و شام ہی ساری عمر اسی مین تمام ہے یہ محض غفلت سے جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ حکم عام ہے سہ

مرد آخر بین مبارک بندہ ہے	آخرش جو بندہ وہ پایندہ ہے

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ میان اللہ و بس باقی ہوس ہے

اَلْمَجْلِسُ الثَّلَاثُوْنَ فِیْ ذِهَابِ الْوَقْتِ بِلَا فَائِدَةٍ وَصَلٰوةِ الْاُسْبُوْعِ وَسَائِرِ الْاَوْقَاتِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ

مجلس تیسوین اوقات گزاری بغیر فائدہ اور نماز ہفتہ وار اور تمام اوقات وغیرہ کے بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَصَائِبُ كَثِیْرَةٌ وَّ اَعْظَمُ الْمَصَائِبِ ذِهَابُ الْوَقْتِ بِلَا فَائِدَةٍ مروی ہی ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ اُنھون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصائبِ دنیا بحساب ہین سب سے بڑی مصیبت جانا اوقات زندگی و ایام شباب ہین رائگان و بلا فائدہ جو کہ اُمّت جناب رسالتمآب ہین راوی حدیث محبوب ترین

جب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حجرے شریف سے مسجد مین تشریف لائے تو ملاحظہ کیا انکا
حال ابتر فرمایا کیا حال ہی تمھارا ای صدیق اکبر عرض کی اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَدْ فَاتَ
مِنِّیْ الْوِتْرُ فریادرسی فرمایئے یارسول اللہ کہ فوت ہوگئی مجھسے نماز وتر سرورعالم
صلی اللہ علیہ وسلم اسی مقام پر بیٹھ گئے اور مناجات فرمائی حضرت جبریل امین آئے اور
یہ پیغام لائے کہدیجیے یارسول اللہ مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَوْ نَسِیَہَا اِذَا ذَکَرَہَا فَھُوَ وَقْتُہَا ہمنے
معاف کیا صدیق اکبر سے اور یہ حکم عام ہے جو کوئی سوجائے وقت نماز کے یا اُسکو
بھول جائے جب یاد کرے اُسکی قضا کرے غیر وقت مکروہ مین پس قضا نائب ادا ہے
یہ تو قصداً و عمداً نہین سہو و خطا ہی معاف کرنیوالا اسکا خدا ہے قصداً کا حکم سہو سے
جدا ہی نقل ہے کہ سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز کی ایک روز
نماز صبح کی فوت ہوگئی جب جاگے روتے ہوئے جنگل کیطرف بھاگے وہ آہ کی کہ صحرائی
جانورون نے پہاڑ کی راہ لی اسقدر آنسو آنکھون سے بہائے کہ نیل و فرات شرمائے آخر
ہاتف غیب نے آواز دی ای بایزید ہمارا فضل ہے مزید مت کر اسقدر رنج شدید ستر ہزار
نماز کا ثواب تجکو عطا ہوا بایزید سجدات شکر بجالائے حمد و ثنا گویان گھر کو آئے بعد
چند ماہ کے حضرت شیخ بعد ادائے تہجد نوم غفلت سے سوگئے شیطان نے پیر بلایا کہ بیدار ہوجیے
وقت نماز صبح تنگ ہی معاً ہوشیار ہوئے اور استفسار کیا ای شخص ہمرنگ خیر کیا نیک
ڈھنگ ہی اسم مبارک سے مطلع کیجیے کہا نام بتانے سے مجکو عار و ننگ ہی شیخ نے کہا
کہو آپکے ساتھ صلح ہی نہ کہ جنگ ہی کہا مین ہون شیطان جسکی مذمت مین ہی ناطق قرآن
شیخ نے کہا تیرا کام ضلالت برخلاف اسکے ہدایت اسکے کیا معنی ہین کہا ای شیخ فوت نماز
کا غم کھاتے ستر ہزار نماز کا ثواب پاتے اب مصلحتاً بیدار کیا ظاہر مین کار خیر کی دلیل ہے
باطنا سراسر شر کی سبیل ہے ایک نماز کا ثواب اگر بشرائط سنن و آداب ادا کیجیے گا ویسا ہی
ثواب پائیگا ورنہ مین بھی حصہ طہارت و وضو و صلوۃ مین مشوش ہو کر لی ہی لونگا

صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نابکار نے ایذا و تکلیف دی ایسا پتھر مارا کہ دندان مبارک شہید ہو گیا
رخسارۂ مبارک مجروح ہو گیا خون جاری ہو گیا مگر حضرت نے صبر فرمایا اُنکے حق مین دعاء
ہدایت کی اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِی فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے پروردگار ہدایت فرما
میری قوم کو کہ وہ مجھکو سچا نبی جانین راہ راست پر آوین پس تحقیق کہ وہ میرا رتبۂ نبوت
ورسالت نہین جانتے یہ اُنکی جانب سے عذر خواہی فرمائی عفو جرائم مین شفاعت کی کہ یہ
فعل و حرکت قوم جہل کا قصداً و عمداً نہین بلکہ محض نادانی سے ہی اور جب روز جنگ
خندق کے نماز عصر فوت ہو گئی تو کمال تاسف اندوہ سے بے اختیار ہو کر پکارا
شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی مَلَأَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا اب ضبط کا حضور کو
نہ رہا یارا جاتا رہا وہ حلم سارا فرمایا روک دیا کفار ناہنجار نے ہمکو نماز عصر سے بھر دے
پروردگارا اُنکے دلون اور قبرون مین آتش کا شرارا وہ حق نفس تھا جسپر صبر کیا دعا
فرمائی شفاعت و عذر خواہی انکی جانب سے کی یہان حق اللہ تھا وقت فوت صلوۃ وثنا
اضطرار لاحق ہوا بد دعا فرمائی ایک روز حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کوہ
ابو قبیس پر چڑھے تھے وقت آخر روز تھا حضرت نے خیال فرمایا کہ پہاڑ پر چڑھکر نماز عصر
ادا کرونگا جب تک پہاڑ پر چڑھین زمین ہموار پر پہونچین کہ آفتاب غروب ہو گیا
حضرت امیر اسقدر دلگیر ہوئے کہ اپنے کو پہاڑ سے نیچے گرا دیا فوراً اس سانحہ کی خبر
سید البشر کو پہونچی اور حضور تشریف لائے اور وجہ اضطراب و قصد خودکشی دریافت فرمایا
معلوم ہوا فوت صلوۃ عصر موجب طیب نفس ہے دعا فرمائی کہ آفتاب لوٹ آیا ہنسکر فرمایا
ای علی ہوش مین آ سر اُٹھا کہ دھوپ ابھی باقی ہی نماز عصر ادا کر تو تو مستجاب الدعوات
حوض کوثر کا ساقی ہی ایک روز کا ذکر ہے کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
ادائے نماز تہجد غلبۂ نوم مین سو گئے صلوۃ وتر فوت ہو گئی حضرت بلال کی اذان سے
آنکھ کھلی معلوم ہوا صبح صادق ہو گئی غایت اضطرار سے دوڑے در مسجد پر آکر بیہوش گر پڑے

اور جس طور سے مروگے قبرون سے اُٹھائے جاؤ گے اور جس طریق سے اُٹھو گے
ویسا ہی حشر و نشر ہوگا وہی خیالات باقی رہینگے جہانتک ہو اس سے پرہیز و اجتناب
کرو توبہ و استغفار سے غفلت نکرو سوتے وقت تمام معاصی سے توبہ کرو توجہ الی اللہ
ہو وے فوت کہ مشہور ہے اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ قلوب ذکر و فکر کے لیے خالی کرو
کہ فرماتے ہین سید کائنات اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ معلوم نہین کس وقت اجل موعود
آجائے اُسوقت کچھ فائدہ نہین پچھتائے نماز ہفتہ وار احادیث و آثار سے جو نوافل
یومیہ ثابت ہین اگر وقت ملے اور حق تعالی توفیق عطا کرے اُنکی بجا آوری مین
تساہل نہ کرے شیخ المشائخ حضرت سری سقطی قدس سرہ العزیز فرماتے ہین کہ ایک
ساعت دنیا کی بہتر ہے ہزار سال قیامت سے اسلیے کہ اس ایک ساعت مین توبہ و استغفار
و عبادت پروردگار کر سکتا ہے اور اس ہزار سال مین سواے حسرت و افسوس کے اور
کچھ نہین کر سکتا عمر کو عزیز جانے اوقات کو رایگان نہ کرے شب یکشنبہ بیس رکعت
نماز ادا کرے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پچاس بار اور معوذتین ایک
ایک بار دوگانہ پڑھے یا چارگانہ روز یکشنبہ کے چار رکعت نماز پڑھے دو سلام سے
ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آمن الرسول آخر تک پڑھے ایک بار شب دوشنبہ کو چار
رکعت نماز پڑھے ایک سلام سے رکعت اوّل مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص دس بار
دوسری مین بیس بار تیسری مین تیس بار چوتھی مین چالیس بار بعد سلام کے
پچھتر بار سورۂ اخلاص اور درود شریف اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اس نماز کا نام
حاجت روا ہی بعد فراغ جو دعا کرے مقبول ہو روز دوشنبہ کے اوّل وقت دو
رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی اور سورۂ اخلاص و معوذتین
ایک ایک بار پڑھے اور بعد سلام کے دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ

شیخ معقول ہوے اور وہ اپنے کام مین مشغول مذکور رہے کہ ایک رات ملک بغداد مین ایک مرد
بزرگ نے سُنی ہاتف غیب سے یہ بات کہ اِنَّ رَبِیْعَ الْخَیْثَمِ قَدْ مَاتَ غایت افسوس و
حسرت سے کہنے لگے ہیہات اور جانب خانۂ ربیع دوڑے انکو زندہ پاکر کہا یہ بھی آپکی کرامات
یہ بھی خرق عادات کہ مین نے خبر موت سُنی منادی آسمانی سے اور آپنے ندم صحیح وسالم
یہ کیا ہے واردات ربیع نے کہا ای اخی شفیق قَدْ ضَلَّ الطَّرِیْقُ میرا وظیفہ مقرری مدامی
مجھسے فوت ہوگیا ملائکہ آسمان نے جانا ربیع مرگیا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ وَّ اجْعَلْھَا طَاعَۃً دنیا ایک ساعت ہی کہ زمانہ تین حال سے خالی نہین
یا ماضی ہی جو گذر گیا پھر عود نہین کرسکتا جو طاعت ومعصیت اسمین واقع ہوئی گذر گئی
پشیمانی وندامت باقی رہگئی یا حال ہی اسکا ٹھہرنا وجود محال ہے نصف قبل مین گذر گیا
نصف قال ہی یا استقبال ہے اسکی امید موہوم ہی گو گذرتا ماہ وسال ہے تو پھر تعبیر
رنج وراحت دنیا ہی ایک ساعت حکم کرتا ہون اسمین طاعت کا کہ جو کچھ اعمال حسنہ سے
ہو سکے بجالاؤ شیخ المشائخ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین دنیا کی
ایک ساعت بہتر ہے ہزار سال قیامت سے کہ اسمین عبادت ہے اور اسمین معصیت اب
جاننا چاہیے کہ سوا نماز فریضہ کے نماز نوافل جسقدر وقت ملے اُسکے ادا کرنے مین قصور
نہ کرے شنبہ سے جمعہ تک ہفتہ وار ہر روز ادا ما فات قضاء عمری وادا نوافل سے
امید نجات ہے یہی حکم وارشاد سرور کائنات علیہ التحیات ہی جسقدر شاغل ذکر الٰہی ہوگا
اُسی قدر مستحق نزول رحمت غیر متناہی ہوگا جن اشغال و افکار مین حالت حیات مین
مشغول رہیگا بعد از وفات انھین کیفیات مین حشر ونشر ومبعوث ہوگا فرماتے ہین
رسول مقبول کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَکَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ وَکَمَا تُبْعَثُوْنَ
تُحْشَرُوْنَ جسطرح سے معیشت وزندگانی کروگے عبادت ہو یا معصیت اور جن
لذائذ مین منغمس ومنہمک ہوگے اور متنبہ نہوگے انھین حالات وخیالات مین مرجاؤگے

واول رکعت مین سورۂ فلق دوسری مین سورۂ ناس پڑہے بعد اُسکے دوگانہ بہ نیت
استخارہ پڑھے اوّل مین کافرون دوسری مین اخلاص پڑہے بعد اُسکے دوگانہ بہ نیت
استجابت پڑہے اول رکعت مین سورۂ واقعہ دوسری مین سورۂ اعلی پڑہے بعد اسکے
دوگانہ بہ نیت اشراق پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پانچ پانچ بار پڑہے
جب آفتاب قریب ونیزہ کے بلند ہوا اور ایک پہر دن چڑہے بارہ رکعت نماز چاشت پڑہے
اگر وقت نہ ملے چار ہی رکعت پڑہے اوّل مین سورۂ والشمس دوسری مین واللیل تیسری مین
والضحی چوتھی مین الم نشرح پڑہے اور جب آفتاب سرسے ڈھل جاوے چار رکعت نماز فی الزوال
پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ یا تین بار پڑہے اور قبل از نماز ظہر کے
دو رکعت نماز بہ نیت حفظ الایمان پڑہے رکعت اول مین اِنَّ رَبَّکُمْ تا مُحْسِنِیْنَ اور
رکعت دوم مین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ تا اَحَدًا پڑہے حدیث مین
وارد ہی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مین تشریف لیگئے اور تمامی ملک
وملکوت دوزخ وجنت اور اُسکے حالات وکیفیات کو ملاحظہ فرمایا چند لوگونکو دیکھا کہ عذاب
دوزخ مین مبتلا ہین حضرت غمناک ہوئے اور بارگاہ رب العزت مین مناجات وشفاعت
فرمائی حکم ہوا ای محمد مصطفے یہ لوگ بے ایمان وبد اعتقاد مرے ہین اور جبتک ایمان اعتقاد
درست وصحیح نہین کوئی اعمال مقبول نہین اور جو کوئی نماز صلوٰۃ الواصلین چار رکعت بعد نماز
عشا کے پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پانچ بار پڑہے بدلے ہر رکعت کے
ثواب چھ ہزار سال عبادت کا پاوے اور لکھا ہی جو کوئی پیشتر نماز سنت صبح یہ تسبیح پڑہے
عذاب گور سے نجات پاوے سُبْحَانَ مَنْ لَمْ یَزَلْ کَانَ کَمَنْ هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَزَالُ
یَکُوْنُ کَمَا کَانَ وَکَمَا هُوَ الْاٰنَ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَتَغَیَّرُ بِذَاتِہٖ وَلَا بِصِفَاتِہٖ وَلَا فِیْ اَسْمَائِہٖ
بِحُدُوْثِ الْاَکْوَانِ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الْقَائِمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
سُبْحَانَ الَّذِیْ یُمِیْتُ الْخَلَائِقَ وَهُوَ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ الْمُبْدِئِ الْمُعِیْدِ سُبْحَانَ الْبَاقِی الْقَدِیْمِ

وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے شب شنبہ کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص و معوذتین پندرہ پندرہ بار پڑھے روز سہ شنبہ کے اول وقت دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین بار اور آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے شب چارشنبہ کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے معوذتین دس دس بار پڑھے روز چارشنبہ کے اول وقت بارہ رکعت نماز پڑھے چھ سلام سے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص و معوذتین و آیۃ الکرسی تین تین بار پڑھے شب پنجشنبہ کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص و معوذتین و آیۃ الکرسی پندرہ بار پڑھے روز پنجشنبہ کے درمیان نماز ظہر و عصر کے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی سو بار اور بعد فراغ کے درود سو بار سورۂ اخلاص سو بار شب جمعہ کو درمیان نماز مغرب و عشا کے بارہ رکعت نماز پڑھے چھ سلام سے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے روز جمعہ کے قبل از زوال کے چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی اور چارون قل دس دس بار پڑھے اور بعد سلام کے سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ستر بار درود شریف ستر بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا الْاَمْوَاتِ ستر بار پڑھے شب شنبہ کو بارہ رکعت نماز پڑھے چھ سلام سے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے روز شنبہ کے چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ تین تین بار پڑھے اجر و ثواب سکا بیحد و بیشمار ہے نہ زبان کو یارائے گفتار نہ قلم کو طاقت نگارش ہے آیندہ حق تعالی آمرزگار ہو اوقات نماز روزانہ جب آفتاب قریب ایک نیزہ کے بلند ہو بارہ رکعت نماز اشراق پڑھے اول دوگانہ مین نیت شکرانہ نہار کرے اول رکعت مین آیۃ الکرسی خالدون تک دوسری رکعت مین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر تک اور اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ آخر آیت عَلَیْکُمْ تک پڑھے بعد اسکے دوگانہ بہ نیت استعاذہ پڑھے

وہ مومنون کے جو قدرے سخنے درجے ہر نوع سے متوجہ الی الخیر ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ کوئی نفس بشر نہین جانتا کہ کیا اجر جمیل و ثواب جزیل ایسے لوگونکے لیے مخفی و پوشیدہ کیا گیا ہے حسد کرنیوالون غبطہ کہنے والون سے وہ تازگی آنکھونکی ہے حور العین کے نظارہ سے باغ و بساتین کے مشاہدہ سے سامان عیش و عشرت ابدی راحت سرمدی کے ملاحظہ سے لقاء پروردگار کے معائنہ سے جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ یہ تو جزا ہے انھین اعمال حسنہ ہمہ تن خیر ہونے کی ہمارے فضل و احسان تو جُدا ہین اسکا کیا مذکور ہے اسکو فہم بشری سے کیا علاقہ ہے مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَىٰ قَلْبِ بَشَرٍ ایسی نعماء غیر متناہیہ ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی دل پر خطرہ گذرا اُسکا بیان فضول ہے کہ خارج از عقول ہے باقی کو چھوڑ کر فانی کیطرف دوڑنا غفلت و بھول ہے افسوس ہے تحصیل معاش مین پڑگئے ہو معاد سے بالکل ذہول ہے نتیجہ و ثمرہ اُسکا خاک و دھول ہے اگر عاقل ہو خود ہی سمجھ لو آیندہ طول و خاطر ملول ہے بندہ فاضل وہی ہے اُسکا جو طاعت مین مشغول ہے ـ میان اللہ و بس باقی ہوس ہے

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ فِيْ فَضِيْلَةِ كَلِمَةِ التَّهْلِيْلِ وَثَوَابِهَا

مجلس اکتیسوین فضیلت کلمہ تہلیل اور اُسکے ثواب مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ أَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَهُوَ يُخْبِرُنِيْ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ مَا أَنْزَلْتُ كَلِمَةً أَجَلَّ وَأَبْهٰى مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ بِهَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ

سُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی بعد نماز مغرب کے بیس رکعت نماز اوابین پڑھا کرے حق سبحانہ جلشانہ بدلے
ہر رکعت کی ثواب عبادت صدسالہ کا عطا کرے اور ایسا ہی ثواب نماز اشراق کا ہے جب آفتاب نکلے
دس رکعت پانچ سلام سے پڑھے اور جو کوئی نماز چاشت پڑھا کرے جب آفتاب بلند قریب ایک نیزہ
کے ہو پہر دن چڑھے بارہ رکعت نماز تین سلام سے دنیا مین فقر سے آخرت مین آتش دوزخ سے
نجات پائے اور جب آفتاب ڈھلے چار رکعت نماز فئی الزوال پڑھے ثواب بیشمار ملے اور ارشاد
کیا جو کوئی نماز تہجد کا التزام رکھے اور اُسکو قضا نکرے مین اور وہ شخص ایک ہی جگہ بہشت
مین رہ ہون متصل اور اشارہ کیا اپنے سبابہ اور وسطی کے جانب یعنی جسطرح سے یہ دونون اُنگلیان
ملی ہین اسطرح سے جنت مین ہین اور وہ رہون فرمایا کہ حق تعالی مباہات فرماتا ہے ملائکہ
سے کہ دیکھو میرے بندون کو کیسی میری اطاعت و فرمانبرداری مین خواب شیرین کو ترک
کرتے وضو کرتے نماز پڑھتے ہین تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا
وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ اپنے پہلوون کو بدلتے ہین کروٹین لیتے ہین
ایک پہلو سے دوسرے پہلو کیطرف پھرتے اور اپنے پروردگار کو پکارتے ہین خوف سے
عذاب دوزخ کے اور طمع سے نعیم جنت کے وقت سوتے و جاگتے عادی ہین کلمۂ طیبہ پڑھتے
دعا و استغفار کرتے اور استعاذہ کرتے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کہنے کے کسی وقت
غفلت ہماری یاد سے نہین کرتے خوشی مین ہون خواہ رنج مین صحت مین ہون یا مرض مین
جلوت مین ہون یا خلوت مین اور کیا عادت کہ ہمارے دیے سے جو ہمنے اپنے فضل و عنایت
سے رزق و روزی عطا کی ہی خرچ کرتے غربا و مساکین کو جسکو خستہ حال شکستہ بال دیکھتے ہین
اُسکے ساتھ ہر طور سے بذل و احسان آپ دیتے ہین اور ورون سے دلوا دیتے ہین جسکو دولتمند
دیکھتے ہین اُس سے صراحۃً و کنایۃً متوکلون و محتاجون عیالدارون معذورون کی سعی و
سفارش کر دیتے وظیفہ و ماہانہ و یومیہ جو کچھ ممکن ہو مقرر کرادیتے ہین کیا مدارج و درجات مین

کلمۂ اخلاص ہی کہ جسمین شائبہ شرک نہین کلمۂ اسلام ہے کہ جبتک اس کلمہ کو زبانسے
نہ کہیگا مسلمان نہوگا کلمۂ رحمت ہی کہ اسکا کہنے والا اسکا ذاکر اسکا مداومت کرنیوالا
مستحق رحمت ہی کلمۂ شفاعت ہی کہ کلمہ گو کو شفاعت پیغمبر نصیب ہوگی دعا و استغفار
ملائکہ اور اولیا اور صلحا اور فقرا اور علما مین شریک ہی انکی برکت سزا وار شفاعت ہے
بلکہ خود دوسرون کا شفیع ہی کلمۂ نجات ہی دنیا او عقبی مین دنیا مین قتل و قلع و قمع
و غارت و جزیہ و مقیدی و بردہ ہونے سے عقبی مین عذاب خلود نار سے کہ کیسا ہی
گناہاے کبائر و صغائر اس سے سرزد ہوی ہون بعد سزا و جزا نجات پائیگا جسکا
خاتمہ بکلمۂ طیبہ ہوا ہوگا اور کلمۂ علیا ہے یعنی بلند قدر ہے ساکنان زمین کو اسی سے
شرف ہی ساکنان آسمان کو اسی سے عظمت ہے رسول و پیغمبر اسی کے لیے مبعوث ہوئے
حکم غزا و جہاد اسی کے واسطے جاری و نافذ ہوا حاملان عرش کو اسی سے قوت و طاقت ہے
ملائکہ کو اسی سے طمانیت ہی زمین و آسمان کو اسی سے سکون ہی جانوران دریائی
کو یہی تسبیح ہے جانوران صحرائی کا یہی وظیفہ ہے ساکنان کوہ و ہامون و جیحون
و سیحون اسی کلمہ سے زندہ و آفات سے مامون ہین ؎

ہر گیاہے کہ از زمین روید ＊ وحدہ لاشریک لہ گوید

حتی کہ رب العزت جل جلالہ کا صدق القول ہی فرمایا اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا
اور کلمۂ مغفرت ہی کہ اسی کے وسیلہ و ذریعہ سے معاصی تمام عمر مغفور ہین سئیات و
حسنات سے زیادہ مبرور ہین حدیث مین وارد ہی کہ ایک روز جناب رسالتمآب ممبر پر وعظ
فرما رہے تھے اور ایک مرد اعرابی بادیہ نشین جنگلی آکر سامنے کھڑا ہوگیا اور کہا (یا
رسول اللہ گنہگارم گناہے بےعدد دارم) حضرت نے اشارہ فرمایا بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا
جب فارغ ہوے ارشاد فرمایا وہ مرد اعرابی کہان ہی وہ حاضر ہوا اور یہی کلمۂ سابق
عرض کیا فرمایا تیرے گناہ زیادہ ہین یا ستارگان آسمان اُسنے کہا گناہان مَن

جو ایمان لایا اور اعتقاد کیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور بغیر اسکے کوئی خیرات و مبرات
و مفید نہین نوین جگہ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا وہی شخص فلاح و نجات
پانیوالا ہے جسنے لیا خدا کے نزدیک عہد یعنی روز میثاق کے جب حق تعالی نے فرمایا
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا مین تمھارا پروردگار نہین ہون کل ارواح نے جو تا قیام دنیا
مین آنیوالی تھین قَالُوْا بَلٰی کہا بیشک تو ہمارا پروردگار پالنہار ہمارا مالک و تمنا
ہے اور دنیا مین بعد خلق و حصول عقول و تمیز کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہی اصل ہے اور
کل اعمال و حسنات اسکے فروعات دسوین جگہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
یعنے جیسے اُسنے انجاس و ارجاس سے تمکو پاک و صاف کیا تم اُسکے وحدہ لاشریک لہ کے
قایل ہو کفر و شرک سے بری رہو گیارھوین جگہ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ آگاہ ہو
اے بنی نوع انسان کہ خدا ہی کے لیے ہے دین خالص دین وہی ہے جسکو اُسنے مقرر و معین
فرما دیا جسکی جڑ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بارھوین جگہ وَهُدُوْا اِلٰی صِرَاطِ الْحَمِيْدِ
اور ہدایت پاگئے جانب راہ ستودہ و محمود کے یعنی قائل توحید ہو گئے تیرھوین جگہ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ حکم و ارشاد ہوا کہ ہماری بارگاہ بے نیازی مین دعاء
ہدایت راہ مستقیم کرو حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہین مراد اس سے کلمۂ طیبہ ہے چودھوین
جگہ اَلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى جن لوگون نے احسان و نیکی کی ہے اُنکے لیے جزاء
نیک ہے پندرھوین جگہ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ اور کون نیک
قول ہے اُس شخص سے جو بلائے خدا کی طرف یعنی جانب کلمۂ توحید کے اگر ستر برس
مبتلائے کفر و شرک و عصیان و طغیان رہا ہے ایک بار کہیگا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صدق
دل سے بہشتی ہوگا اگر دشمن ہے دوست ہوگا اگر بعید ہے قریب ہوگا اگر خوار ہے
عزیز ہوگا اگر دوزخی ہے بہشتی ہوگا حدیث شریف مین وارد ہے کہ جبتک روے زمین پر
ایک موحد کلمہ گو باقی رہیگا قیامت نہ قائم ہوگی اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اسی کا نام

... حب ورد روز مین ایکبار بھی کہیگا بدلے ہر ایک حرف کے ایک ساعت کا گناہ بخشدیا
جائیگا اور کوئی حبس دم کرکے مد و شد سے نفی و اثبات کا اثر دل پر ڈالیگا قلب اُسکا
حق تعالی نور سے پُر کر دیگا تن اُسکا آتش دوزخ پر حرام ہو جائیگا آنحضرتؐ نے فرمایا
کہ کلمۂ طیبہ گناہوں کو ایسا جلاتا ہی جیسے آتش تیز ہیزم خشک کو اور جو کوئی ہر روز سو بار
پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ فقر و محتاجی سے مامون ہو وحشت و تنگی قبر سے
محفوظ ہو و تمام عالم سے مستغنی ہو حق سبحانہٗ جلشانہٗ فرماتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصَارِیْ
مَنْ دَخَلَ حِصَارِیْ فَقَدْ اٰمِنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میرا قلعہ و حصار ہی جو کوئی اسمین
داخل ہوا وہ امن مین آگیا کل بلّیات و آفات و حوادثات سے پناہ مین آگیا جس شخص
نے ایک جلسہ مین چالیس بار پڑھا ستر برس کے گناہ اُسکے بخشدیے گئے جس مقام پر
ذاکر ذکر کرتا ہے اُس جگہ سے مشک اذفر کی خوشبو آتی ہی جسکو ملائکہ محسوس کرتے اور
تسبیح کرتے ہین حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک روز جبریل امین
علیہ السّلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرتؐ کو مہموم و مغموم پاکر
استفسار کیا فرمایا غم اُمّت گنہگار ہر وقت دل پر خنجر گذار ہی حضرت جبریل نے [illegible] اہل
مسلمان کلمہ گو ہی یا کفار نا ہنجار ہے ارشاد کیا اہل اسلام ہی کہ بد اعمالی سے سینہ [illegible]
کفار سے کیا سروکار ہے حضرت جبریل نے دست مبارک حضرتؐ کا پکڑا اور جانب [illegible]
لیگئے اور ایک قبر کہنہ پر کھڑے ہو کر پر مارا کہ سب خاک ڈھیٹی دفع ہو گئی اور [illegible]
اللّٰہِ وہ مردہ قبر سے اُٹھا کہتا ہوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور تعجب سے پوچھا کہ کیون مجکو خواب راحت سے جگایا کیا غرض ہے منہ
اُسکا مثل چودھوین رات کے روشن و تابان تھا حضرت جبریل نے کہا یہ اشوق دیدار
اب جا نَمْ کَنَوْمِ الْعَرُوْسِ سو رہو آرام راحت سے جیسے دولھا دولھن باہم آغوش سوتے
ہین پھر دوسری طرف متوجہ ہوے اور دوسری قبر پر پر مارا اور کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ

دو بارہ فرمایا تیرے عصیان بہت ہین یا قطرات باران اُسنے کہا عصیان من سہ بار فرمایا تیرے گناہ زیادہ ہین یا ریگ بیابان اُسنے کہا گناہان من چوبارہ فرمایا کہ تیرے گناہ زیادہ ہین یا برگ درختان اُسنے کہا گناہان من پانچوین بار فرمایا تیرے گناہ زیادہ ہین یا رحمت رحمان اُسکے جواب مین اُسنے تامل کیا اور زار زار رونے لگا حضرت نے فرمایا وہ ارشاد کرتا ہے اِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ یقینی رحمت میری وسیع وکشادہ ہی گھیرے ہی ہر ایک شی کو وہ اعرابی حضرت کے قدمون پر گر پڑا اور کہا صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سچ فرمایا آپنے ای پیغمبر خدا واقعی پروردگار آمرزگار ہے حضرت نے فرمایا بلند آواز سے کہتا رہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہ بس یہی کافی ووافی ہی اور یہی کلمہ عظمت ہے جب بندہ یہ کلمہ زبان سے کہتا ہی ستون عرش ہل جاتا ہی عظمت وہیبت الٰہی سے لرزتا ہی حکم ہوتا ہے ساکن ہو عرض کرتا ہی کیونکر ساکن ہون پروردگار جب تک خبر مغفرت گناہان کلمہ گو نہ سن لون اور یہی کلمہ شریف ہی کہ کوئی کلام اُسکی بزرگی و شرف کو نہین پہونچ سکتا کلید خزینہ جنت یہی ہی اور کلمہ مبارک یہی ہے کہ کلمہ گو کے لیے اموال و اولاد مین برکت ہی آنحضرت نے فرمایا جو کوئی بعد نماز فریضہ کے دس بار کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ متوجہا الی القلب دل اسکا منور ہو اور بیس ہزار نیکی ثواب اُسکے نامہ اعمال مین ثبت ہو اسیطرح سے جسقدر کثرت کریگا اُسیقدر انجلاء قلب ہوگا حصول ثواب بے حد و پایان برآن مزید اور جو کوئی شب و روز مین سات سو بار پڑھیگا سات چیزین حق تعالی اُسکو عطا کریگا اول سکرات موت آسان ہوگا دوسرے دنیا سے باایمان انتقال کریگا تیسرے عذاب گور سے بچیگا چوتھے سوال منکر و نکیر سہل ہوگا پانچوین نامہ اعمال روز قیامت دست راست مین دیا جائیگا چھٹے میزان اعمال حسنات گران پائیگا ساتوین پل صراط سے مثل برق خاطف گذر جائیگا لکھا ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مین چوبیس حرف ہین اور چوبیس ساعت شب و روز کی ہین

جو کو محمد رسول اللہ حق سبحانہ جلشانہ نے حضرت کلیم اللہ کی جانب خطاب فرمایا کہ ای موسیٰ
میرے دوستان خالص کو جانتے ہو کہ وہ کون لوگ ہین حضرت کلیم اللہ نے عرض کی پروردگارا
تو ہی عالم و دانا ہے ارشاد کیا امت محمدیہ سے وہ لوگ ہونگے کہ غزا و جہاد مین لشکر و فوج
مین بلندی پہاڑ پر پستی مغاک مین صحرا و بیابان مین اعلان سے بلند آواز کہتے ہونگے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کوہ و صحرا ہل جائینگے جانوران وحشی اُنسے اُنس کرینگے
ملائکہ انکی خوش الحانی سے وجد کرینگے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف خطاب فرمایا
فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یقینی سچے دل سے جان لو کہ تحقیق اللہ کے سوا کوئی معبود
نہین بظاہر مخاطب پیغمبر خدا ہین درحقیقت امت محمدیہ اہل ایمان ہین اسلیے کہ حضرت تو
اثبات توحید کے لیے مبعوث ہوئے ہین انکی تصدیق کی کیا ضرورت وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ
اور استغفار کر واپنے گناہون کا حضرت کے کل گناہ ما تقدم و ما تاخر مغفور ہین اور حضرت
خود ہی معصوم ہین صدور ذنب و گناہ محال جبکہ مکر رشک صدر ہو کر حصہ ابلیس دیا گیا
نکال اب اسکو ایمان جال مگر صرف یہ اظہار ہے شان جباری کا ... تاکہ سمجھ لین بغضا و
جہال اس مقام سوا انبیا ... اولیا و ابدال با وجود عبادت و ریاضت و وصول رتبہ
کمال ... کثرت ... استغفار کرتے ہین ... ابدال ... یقین
کرتے رہین کہ گنہگار ہمارا ہر ایک بال بال رکھین دل مین ... انبیا و اولیا کا خیال
مردودیت ابلیس و عبادت چالیس ہزار سال وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور جب آپ
ذات سے فارغ ہون بفرض محال تو متوجہ ہون بہ استغفار مردان و زنان و مومنان
امت خستہ حال شکستہ بال ورنہ فرمائین کافران و مشرکان و منافقان کا خیال کہ انپر ہے
انکے انکار وحدانیت و رسالت کا وبال وہ تو رہینگے مبتلای عذاب نکال وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ اور اللہ جانتا ہے تم سب کی جائے بازگشت جای رجوع جائے قرار
وہ تو خبیر و بصیر ہے آغاز و انجام اہل کفر و اسلام جانتا ہے بخوبی تمام ماہر ہے قلوب و نیات سے

وہ کھڑا ہوگیا ہای ہاے کرتا ہوا گرز آتشین کی مار سے لرزتا ہوا واحسرتا وا موتا کہتا ہوا ایسا چہرہ
سیاہ رو ازرق چشم ہیبت ناک صورت حضرت کو دیکھکر خوف طاری ہوا حضرت جبرئیل نے کہا
جا اپنے مقام پر وہ پھر اُسی قبر مین چلا گیا پھر کہا اے حبیب اللہ جو جس حال پر مرا ہے جس اشغال
وافکار مین اسکا دم نکلا ہے اُسی کیفیت مین وہ مبتلا ہے جو کلمہ کو ہر وقت و ہر حال مین
اُسکے کہنے کے عادی رہینگے وہ ہمیشہ ہر ایک موقع پر با مسرت و شادی رہینگے اگر مُردے
کی روح پر ایک لاکھ بار کلمۂ طیبہ پڑھ کر ایصال ثواب کرینگے عذاب گور سے وہ نجات پائیگا
حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ ہم زمانۂ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین جو شخص مرتا تھا فوراً
اُسکی روح پر ایک لاکھ بار کلمہ طیبہ پڑھوا کر ایصال ثواب کرتے تھے اور حالت سکرات و
نزع روح مین کلمۂ طیبہ پڑھواتے تھے تاکہ کہتے کہتے اسی حالت پر اُسکی روح جسم سے مفارقت
کرجائے اور وہ عذاب گور و سوال منکر و نکیر سے آسانی سے نجات پائے بنام والدین اور
اُستادان و پیران و محسنان ایک لاکھ بار کلمہ طیبہ پڑھکر یا دوسرون سے پڑھوا کر شیرینی
یا نقد بلا تعیین اُجرت ایصال ثواب کرنا موجب اجر و ثواب و ازدیاد مراتب و درجات
اُنکا ہے اور جو کوئی ہر شب جمعہ کو تین سو بار کلمۂ طیبہ پڑھے دنیا سے نہ جائے جبتک اپنی
جگہ بہشت مین نہ دیکھے اور جو کوئی بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے
غروب آفتاب تک کلمۂ طیبہ کی مداومت کرے دخول جنّت اُسکے لیے واجب ہوجائے اور
جو کوئی ہر وقت اپنی زبان پر جاری رکھے مقام صدیقون مین جگہ پائے اور جو کوئی
اثناء وضو و غسل کے پڑھے ہر ایک قطرۂ آب کے بدلے جو اُسکے بدن سے ٹپکے ثواب ایک
سال عبادت کا پائے اور جسکا اوّل و آخر کلام و تقریر و تحریر مین کلمۂ طیبہ کا مذکور ہو وہ
زمرۂ شہدا مین محشور ہو فرمایا سرور کائنات علیہ التحیات نے اے اہل ایمان ادا کرو زکوٰۃ
ابدان صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ زکوٰۃ اموال تو جانتے ہین مگر زکوٰۃ اجسام سے لاعلم
ہین ارشاد کیا کمتر سے کمتر مرتبہ یہ ہے کہ سو بار پڑھو شب و روز مین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جسنے ایکبار کہا وہ کفر و نفاق سے بیزار ہوگیا جسنے خلوص اعتقاد و اخلاص نیت سے کہا
جسم اسکا آتش دوزخ پر حرام ہوگیا اور فرمایا مَا الْجَنَّةُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ جانتے ہو کہ
آتش دوزخ کی سپر جو اسکی لپیک کو ہو وے پاس آنے نہ دے کیا چیز ہے صحابہؓ نے عرض کی
اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اللہ اور اللہ کا رسول جانتا ہے ارشاد کیا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور فرمایا جو کوئی
کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ تمام گناہ اسکی عمر کے بخشدیے جاوین حدیث
شریف مین وارد ہے کہ ایک روز حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آئے اور کہا اے حبیب اللہ
حکم فرمایئے اپنی امت کو بعد ہر نماز فریضہ کے تین بار پڑھ لیا کرین اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثواب اسّی برس عبادت کا پاوین اور فرمایا جو کوئی مقابر و قبرستان مین
گذرے اور پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللہ تعالی
اس قبرستان کو رشک جنان کر دے مردون کے گناہونکو بخشدے اگرچہ مثل کف دریا
و ریگ صحرا ہون اور پڑھنے والے کے نامۂ اعمال مین ہزار نیکی ثبت فرماوے اور ہزار بدی
دور فرماوے اور جو کوئی کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاحِدًا
اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ لکھدے حق سبحانہ جلشانہ
اسکے لیے آزادی آتش دوزخ سے اور جو کوئی شب و روز مین چار بار پڑھے اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ
اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

کہ زہد و تقوی تھا لصاً للہ ہے یا برائے ریا و حب جاہ و نام کفنی و بہند و چادر سے مقصود ترک لذۂ دنیا ہے یا تسخیر قلوب عوام مطلب صوم نوافل سے حصول ثواب ہی یا استحصال لذائذ طعام موجود گی خرما و بادام شب کا قیام بنا بر توبہ عصیان ہی یا بغرض تشہیر بین الانام پس اے مومنو ہی ہی ملک العلام ڈرتے رہو اس سے مدام توبہ کرتے رہو خلوص قلب سے صبح و شام آگے ہی طول کلام وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ بِالْخَيْرِ وَالْاِسْلَامِ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اَلْمَجْلِسُ الثَّانِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ فِيْ فَضِيْلَةِ كَلِمَةِ الشَّهَادَةِ

مجلس بتیسوین فضیلت کلمۂ شہادت مین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا کلمۂ شہادت ترجمہ اسکا یہ ہی (کہ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے وہ یکتا و یگانہ ہی اسکا کوئی شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ یقینی محمد رسول اللہ اسکے بندے اور اسکے رسول ہین) تو اس کلمۂ شہادت کے کہنے والے کے لیے کھول دیتا ہی اللہ تعالی آٹھون دروازے جنت کے جس دروازے سے اسکا جی چاہے اسمین داخل ہو آدمی اس حدیث کی وہ مرد بزرگ شان ہین کہ صفت مذکورہ بالا سے اوصاف انکے عیان ہین فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اصل توحید کلمۂ شہادت وحدانیت رب المجید و رسالت پیغمبر حمید ہی اسکا کہنے والا جنت سے قریب دوزخ سے بعید ہے

و رسالت کا دعوی کرتے ہوا سپکو کملا و صلحا و فقرا و اولیا سے سمجھتے ہو یہ خیال خام ہو نہ شیوہ اہل اسلام و سنت سنیہ سید انام علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالی اپنی وحدانیت کو کہاں کہاں کس کس طور سے بیان فرماتا ہو اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا اور جگہ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا اور جگہ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اور جگہ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور جگہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور جگہ دیکھو رحمت عام سے بتاتا ہو اپنے حبیب خاص کو جتاتا ہے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا کہ چھوڑ دو اپنے کنبے قبیلے کا منقطع کر لو انسے امید اپنی کہ نفع و ضرر فتح و شکست مال و دولت انکی استعانت پر ہرگز موقوف نہین کل مخلوقات اپنے اپنے اقوال و افعال حرکات و سکنات مین جب محض بے اختیار ہین چہ جای دوسرون کی مشکلات یہ ہین بالکل خیالات ایک سو ہو جاؤ اس غالب و زبردست کا دامن مضبوط پکڑ لو ایسے دائم قائم کو زیر سایہ آجاؤ جو پروردگار ہے مشرق و مغرب کا بظاہر جد کائنات بھی ہوا ور سب اسکے مطیع فرمان و ادنی مخلوقات کوئی اسکا سہیم و شریک نہین وہی تو معبود برحق ہے اسکے سوا کوئی حاکم و قادر نہین پس ایسے ایک مالک کو جو متصف بصفت جمیع کمال ہے اور اسپر طرہ یہ کہ لایزال ہو مزید بران یہ کہ ہر وقت دانا سے حال ہے اور پھر رحیم و کریم ذوالجلال ہے اسی کی کفالت و وکالت پر کل امور اپنے چھوڑ دو کہ اسیکا نام عقل فعال ہے اسی پر موقوف حسن خاتمہ آل ہے فہم سلیم اسی پر دال ہے آگے ابلیس پر تلبیس کا جال ہے ؎

گر نہ آید بگوش رغبت کس	بر رسولان بلاغ باشد و بس

اَلْمَجْلِسُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِیْ فَضِیْلَۃِ الْاِسْتِغْفَارِ

محمد عبدک ورسولک ثواب صدیقین وشہداء فی سبیل اللہ کا پائے اور جو کوئی بعد کلمہ
شہادت کے کہے اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا
قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ثواب عبادت ہزار سال کا اسکے نامۂ اعمال
میں لکھا جائے محتاج غنی ہو جائے آنحضرتؐ نے خطاب فرمایا خالد جہنی سے کہ بشارت دو
مردگان گورِ مسلمانان کو بخشش گناہوں کی برکت کلمہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کی آیہ ... آیۂ قرآن کی تفسیر کہ خود کلمۂ شہادت فرماتا ہی
ربِّ قدیر شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
بِالْقِسْطِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ شہادت فرماتا ہی مالک الملک والملکوت
خالق الجبروت واللاہوت اس بات کی کہ ہمیشہ سے ... سوا اسکے کوئی معبود برحق
نہیں اور ملائکہ سماوات وعرش کلہم اجمعین اسی بات کی گواہی دیتے ہیں اور وہ جو
صاحبان علم اور قائم بعدالت ہیں ... علیم سے کام لیتے ہیں مصنوعات عالم
کو غور کرتے ہیں اقرار وتصدیق اسکے کرتے ہیں قید ملت و مذہب وتقلید طریقۂ آبائی سے
بھاگتے ہیں کلمۂ حق کے کہنے میں باک نہیں کرتے ہلاک جان ومال سے نہیں ڈرتے رعایت
حکام جابر وظالم نہیں کرتے خیال جلب منفعت ... پاس آنے نہیں دیتے عسرت پر
قناعت کرتے ہیں مکرر ارشاد کرتا ہی ... معبود برحق سوا معبود ہی نہیں اور وہی تو
غالب حکمت والا ہی ہر چیز کی اصل و وجود و خلقت کو غور کرو کہ شکل و صورت وتصویر یا
یا صانع قدرت وتقدیر کہاں ... جسم پلید کہاں خالق کل کائنات وہم وخیال سے
بعید فرماتا ہی وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یا افسوس ہی عقل معاش سے بڑی
بڑی مشکلات کو حل کرتے ہو عقل معاد سے ذرا کام نہیں لیتے حجر وشجر وتیم وابرق
کو پوجتے مردگان گور بے اختیار سے مراد مانتے قبور پر سجدہ کرتے ملیدہ چڑھاتے ہو
سمت مرض سے ترقی دولت سے حل مہمات سے استعانت طلب کرتے ہو اور اسیر اتباع شریعت

جب کسی نے نہ سنا شفقت شان نبوت سے فرمایا اے قوم سنگین دل از سنگ خارا اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا قوم کو حضرتؑ نے طلب آمرزش کیطرف پکارا کہ اسی سے راضی وخوش ہی پروردگارا اور یہی ہی اسکے عفو کا سہارا الیقینی وہ ہی غفار الجزا اسکے اور نہین ہی کچھ چارا تاکہ رحمت سے بھیجدے تم پر ابر کا پارا اور مدد کردے تمھارے اموال واولاد سے دوبارا اور عطا کرے تمکو باغ وبُستان سارا اور بہادے تمھارے لیے نہرون کا دھارا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً مین ہر آئنہ استغفار کرتا ہون ستر بار ہر روز ستر بار جبکہ مین باوجود معصومیت ومحبوبیت کے شیوہ عبدیت کو برتتا وشان جباریت وقہاریت سے ڈرتا ہون تم تو غریق بحر عصیان ہو جا ہے کسی وقت اس سے نہ غفلت ونسیان ہو اِسْتَغْفِرُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَغْفِرُوْا فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ استغفار کرو اگر نہ استغفار کروگے پس ہرگز نہ بخشیگا گو وہ ارحم الراحمین ہی مگر عذر تقصیر تو طریقہ مجرمین ہی طُوْبٰی لِمَنْ اَذْنَبَ وَاسْتَغْفَرَ خوشا حال اُسکا جو گناہ کرے اور بشوق دل استغفار کرے ؎

گناہ من ار نہ امدے در شمار		ترا نام کے بودے آمرزگار

استغفار عجز وقصور کا اظہار ہے موجب رضا پروردگار ہے بندہ وغلام ہردم گنہگار ہے اسکی خطاؤن کا نہ شمار ہے اگرچہ وہ اپنے نزدیک خلعت وانعام کا امیدوار ہے۔ مگر علم مقبولیت کا کب سزاوار ہے مالک وحاکم کے آگے عجز وقصور ہی کا اقرار درکار ہے جسکا یہ شیوہ وشعار ہے وہی منظور نظر سرکار ودربار ہے اور حضرتؐ نے اپنی محبوب ترین ازواج بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے حمیرا لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ دَوَاءُ الْجِنَایَۃِ الْاِسْتِغْفَارُ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض وبیماری کی دوا وعلاج پیدا کیا ہے بیمار گنہگار کی دوا استغفار ہی حکیم علی الاطلاق سے رجوع کریگا اگر بیمار قلب ہشیار ہے ورنہ

مجلس تینتیسوین ۳۳ فضیلت استغفار مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَثَّرَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّمِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ مروی ہو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ اُنھون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کثرت کی استغفار کی یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کو کثرت سو مختلف اوقات وازمان مین توجہ قلبی سے پڑھا کرے اللہ تعالی دیتا ہو اُسکے لیے ہر ایک ہم و غم سے کشادگی و خوشی اور ہر ایک تنگی مقام سے جگہ نکلنے کی اور رزق عطا کرتا ہو اُسکو ایسے مقام سے کہ وہ گمان بھی نہین کرتا اُسکو معلوم بھی نہین ہوتا کہ کسنے دیا کہان سے آیا کیون دیا جہان سو امید ملنے کی نہین ہوتی بلا خواست و انتظار عطا فرماتا ہو راوی اس حدیث کے وہ مرد شریف النسب ہین جنکے باپ جناب رسالتمآب کے متبنیٰ واجب ہین جاننا چاہیے کہ استغفار طلب آمرزش گناہ ہی پروردگار سے سرور عالم فخر بنی آدم کو ارشاد ہوا وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ای محمد مصطفی اور اے احمد مجتبی اصدور خطاء شان عبودیت سے ہی بپا گہ تم ہوا رہے مبرا ہی مالک خالق ہی خدا اس سے جا ہو آمرزش سہو و خطا اُسکی شان ربوبیت سے ہی عفو و عطا وہ ہی توبہ قبول کرنے والا بڑا اور جگہ ارشاد کیا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور طلب بخشش کرو اللہ سے یقینی اللہ تو بخشنے والا مہربان ہی وہ عذر خواہ کو رد نہین کرتا اگر نادم و پشیمان ہی اپنے افعال قبیحہ سے تائب بزبان و متنفر بجنان ہی گو وہ گناہ کوہ اُحد سے بھی گران ہی عفو و درگذر اُسکی شان ہی حضرت نوح علیہ السلام نو سو پچاس ۹۵۰ برس اپنی قوم کو سمجھاتی راہ ہدایت بتاتے رہے

زیارت اعزا و اقربا کی بشرط ہونے اہل اسلام و ایمان کے موجب اجر و ثواب ہی بلکہ کل مؤمنین و مومنات کی چاہنا ثابت از حدیث و کتاب ہی کافرون و مشرکون کے لیے استغفار کرنا درست نہین کہ حق سبحانہ جلشانہ فرماتا ہی اپنے رسول برحق سے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ای محمد مصطفی ﷺ آپ اگر بنظر شفقت جبلی و رحمت خلقی کافرین و مشرکین کے حق مین استغفار کرین اور خواہ نکرین اور اگرچہ اُنکے حق مین ستر بار بھی استغفار کرین کہ یہ عدد اعلیٰ درجہ قبولیت ہے اللہ تعالیٰ اُنکو نہ بخشیگا کہ اُنکے لیے خلود نار ہے اُنکو توحید انیت خدا و رسالت رسول کا انکار ہے اجتماع ضدین دشوار ہے استغفار اہل قرار کے لیے سزاوار ہے لکھا ہی کہ جس روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کو فتح کیا اور خس و خاشاک کفر و شرک سے اس سرزمین کو صاف و پاک کیا قصد فرمایا فاتحہ خوانی قبور اعزا مشرکین اور اُنکے حق مین استغفار و مغفرت کا اور بدین ارادہ جانب گورستان مع صحابہ و مؤمنان تشریف لیچلے جہان وہ لوگ مدفون تھے اثنا راہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام ملاقی ہوے اور استفسار کیا کہ اے حبیب آلہ کدھر کو ہین حضور رو براہ فرمایا براے زیارت قبور اعزا و اقربا و استغفار گناہ حضرت جبرئیل نے کہا پہلے اجازت لے لین حضور از خالق مہر و ماہ تب قصد کرین استغفار کا حسب دلخواہ حضرت واپس تشریف لائے بمقام فرودگاہ حضرت جبرئیل یہ آیت لائے اور کیا حضرت کو آگاہ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى نبی اور مومنین کو نہین زیبا و سزاوار کہ مشرکین کے لیے استغفار کرین بدرگاہ پروردگار اگرچہ ہون وہ سب خویش و تبار و عزیز دار اسلیے کہ وہ ہین مردود بارگاہ آمرزگار مستحق خلود نار اور بجہت رفع اعتراض و خدشہ جانب خلیل یہ ہوا اعتذار جسکو فرماتا ہی قرآن مین پروردگار مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ

ذلیل و خوار ہی صحت دشوار ہے انجام موت و دخول نار ہی جیسا کہ تمام ہوا اعضا و جوارح
کے میل کچیل کو کھیسہ وجہا نوان ہی ویسا ہی زنگ قلب جنابت کے لیے استغفار آلہ
زنگ زدائے گناہ وعصیان ہی مَنْ رُزِقَ الْاِسْتِغْفَارَ لَمْ يُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ جو شخص
رزق دیا گیا استغفار سے نہ محروم رہیگا مغفرت سے اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی سوتے وقت تین بار پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تمام گناہ اسکے بخشدیے جاوین اگرچہ مثل کف دریا و
ریگ صحرا و قطرات باران ہون اور جو کوئی ہر نماز کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَذُنُوْبَ السِّرِّ وَالْجَهْرِ کل گناہ اسکے بخشدیے جاوین اگرچہ صف
قتال سے بھاگا ہوا اور جو کوئی پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تمام گناہ و نفاق سے پاک ہوجائے اور جو کوئی پڑھے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ وَهُوَ مَعَاذِیْ
وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ فقر و فاقہ و محتاجی سے محفوظ رہے کل معصیت سے بری ہوجائے
اور جو کوئی ہر صبح و شام دس بار پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ زمرۂ صلحا و متقیون مین روز قیامت کے محشور ہوے اور
سید الاستغفار یہ ہی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ
لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
صبح کو بعد نماز فجر ایک بار پڑھ لیا کرے اور بعد نماز مغرب کے ایک بار گناہوں سے ایسا
پاک وصاف ہے جیسا کہ مان کے پیٹ سے معصوم و بیگناہ پیدا ہوا اگر اس روز یا اسی شب
مین قضاء الٰہی سے مرجائے شہید مرے مقام اولیا و اتقیا و شہدا مین جگہ پائے جاننا چاہیے
کہ استغفار کرنا اور آمرزش چاہنا اپنے گناہوں کی اور اپنے والدین اور پیر و استاد

وستائیش و توصیف ہی وہ سب درحقیقت اسی وحدہٗ لاشریک کی تعریف ہی تیسرا ولا آلہ
الا اللہ ہے یعنی کوئی لائق عبادت و پرستش نہین سوا ے خدای برحق کے کہ وہ کُل کائنات
کا خالق ہی اور سب اُسکے مخلوق چوتھا واللہ اکبر ہے یعنی اللہ سب سے بڑا ہی کسی بشر مین
اگر کوئی کمال فن و ہُنر ہے خالق وعطا کُنندہ وہی بزرگ و برتر ہے اگر سلطنت
سلیمان و حکمت لقمان و عدالت نوشیروان و قوت رُستم دستان ہی آفرینندہ و بخشندہ
اُسکا وہی رحمان ہی اگر حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا ہی سب اسی کے خلق آفرینش سے
پیدا و ہویدا ہی محبوب ترین کلمات بنزد خالق کائنات یہی چار ہین ضرر و نقصان
نہین ہر ایک سے آغاز کرین مختار راوی اس حدیث کے وہ صحابی بزرگ شان ہین جو
صحبت و تعلیم یافتہ سرور انس و جان ہین جاننا چاہیے کہ تسبیح وظیفہ ملائکہ ہے
بیشک بقول نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ پیغمبر خدا کو خطاب فرماتا ہے
رب العالمین فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ دوسری جگہ ارشاد
ہوا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا تسبیح کر و حمد
رب اپنے کی بیشتر نکلنے کے آفتاب کے اور قبل اُسکے ڈوبنے کے حضرت موسیٰ کلیم اللہ
علیہ السلام نے مناجات کی پروردگارا میری زبان مین لکنت ہی میری بات کو فرعون
بخوبی نہین سمجھتا میرے بھائی ہارون کو میرا نائب وزیر کردے کہ مجکو اُنسے مدد ملے
امور دنیوی و اخروی مین كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا تاکہ فارغ البال ہوکر
تیری تسبیح کرون بہت اور تیرا ذکر کرون کثرت سے اشغال تبلیغ رسالت و تفہیم
مردمان ابلیس شرارت سے وقت تسبیح و عبادت پاؤن فرماتا ہے خدائے لایزال
يُسَبِّحُ لَهٗ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ جسقدر دنیا مین ہین صحرا و جبال سب اُسکی تسبیح
مین ہین شیرین مقال اگر ہین درخت ٹھونٹ یا ریت کا ٹیلہ حکم ہے وَسَبِّحُوْهُ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ساکنان زمین و آسمان بھی کرتے ہین عرض سُبْحٰنَ اللّٰهِ

اور نہ تھی استغفارا براہیم کی اپنے چچا آزر بت تراش کے حق مین کہ چچا بھی حکم باپ کا رکھتا ہی اور باپ کا نام تارخ تھا مگر بنا بر ایفاء وعدہ کے کہ اُس سے وعدۂ استغفار کر چکے تھے اور اہل مروت کی ہی یہ ادا اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی پس جب ظاہر ہو گئی اُنپر یہ بات کہ اسکو عداوت ہی اللہ کے ساتھ کہنے لگے ہیہات اپنے ہی حق مین چاہنے لگے نجات اور بیہوش ہو کر گر پڑے سجدے مین اور کہا مجھسے غلطی ہوئی اے رحیم کریم فرماتا ہے اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْمٌ یقینی ابراہیم تو بڑا رجوع کرنے والا تھا بقلب سلیم وہ تو بڑا آہ کرنے والا تھا حلیم یہ اُسکی عادت تھی قدیم اور خصلت شمیم اسی سے وہ ہو گیا ہمارا خلیل و ندیم عام ہی ہمارا فضل عمیم جو اطاعت کرے اسی کے لیے ہی جنات النعیم بلا خوف و بیم نَفَعَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ نفع دے اللہ ہمکو اور تمکو اس آیات و ذکر سے اسکو سمجھیں اگر ہین فہیم ⁂

اَلْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِیْ فَضِیْلَۃِ التَّسْبِیْحِ وَکَلِمَۃِ التَّمْجِیْدِ

مجلس چونتیسوین فضیلت تسبیح اور تمجید مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَأْتَ مروی ہی سمرہ بیٹے جندب رضی اللہ عنہا سے کہ اُنھون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست ترین کلامون سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے ہین ایک سبحان اللہ ہے یعنے پاک ہی خدای لایزال تمام عیوب نقص و زوال سے دوسرا الحمد للہ ہے یعنی جسقدر مدح

زبان سے نکلتے ہین اگر ناخواندہ محض ہو تو بھی اُسکو جلد یاد کرسکتا و پڑھ سکتا ہے
ثقیل و بوجھل ہین میزان ہین اگر میزان اعمال مین وزن کیے جائین تمام اعمال حسنہ
سے گران و وزنی نکلین وہ ہما اور دونون کلمے کیا ہین یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ جو کوئی ہر روز اسکو سو بار پڑھے
تمام گناہ اُسکے بخشدے جاوین اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
تینتیس ۳۳ بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اسی شمار سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اسی مقدار سے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور چونتیس بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تمام عمر کے اُسکے گناہ صغیرہ وکبیرہ بخشے
جاوین اور فرمایا کہ حق سبحانہ جلشانہ نے جسم انسان مین تین سو ساٹھ ۳۶۰ بند و جوڑ
خلق کیے ہین جو کوئی اس شمار سے ہر روز یہ تسبیح پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکے ہر ہر بند
کو آتش دوزخ پر حرام کردے ایک روز ایک مرد اعرابی جنگلی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ مین مرد صحرائی
ہون زبان میری موٹی و سخت ہے حضور مجکو کچھ تعلیم فرمائین کہ مختلف اوقات
مین اُسکو پڑھا کرون اور آسان ہون کہ زبان سے نکل سکین اور ایسے جامع ہون
کہ حق تعالیٰ مجھسے خوش و راضی ہوا اور میرے گناہون کی مغفرت فرمائے حضرت نے
تعلیم کیا کہ کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اُسنے
عرض کی حضور یہ کیا ہے ارشاد کیا کلمہ اوّل تسبیح ہے کلمہ دوم تحمید ہے کلمہ سوم تکبیر ہے
کلمہ چہارم تمجید ہے اُسنے گزارش کی حضور یہ تو سب حمد و ثنا خالق ارض و سما کی
ہے فقیر کی استدعا خاص دعا کی ہے حضرت نے فرمایا بعد ان چارون کلمات کے
پڑھ لیا کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَارْضَ عَنِّیْ
بخشدے مجکو و عافیت عطا فرما میرے گناہ عفو کر میری توبہ قبول کر مجھسے راضی ہو

مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اخبار مین مذکور ہی کہ ایک روز رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وسلم نے زیر درخت سایہ دار کسیقدر دیر قیام فرمایا پس کثرت سے آواز
مینڈک کی سنی اُس طرف متوجہ ہوے ملاحظہ کیا کہ ایک چشمہ آب مین چند غوک نالان ہین
حضرت اُسکے کنارہ بیٹھ گئے کہ جبرئیل امین آئے اور کہا اے حبیب آپ یہ تسبیح خدا مین دم
بھرتے ہین شام و پگاہ فرمادین آپ اُمّت سے اِسکا قتل ہی فعل قبیح لَا تَقْتُلُوا
الضُّفْدَعَ فَاِنَّہٗ کَثِیْرُ التَّسْبِیْحِ فرمایا حضرت نے ای اخی دو انکی تسبیح سے اخبار
کیا کہتے ہین بار بار حضرت جبرئیل نے کہا کہتے ہین سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَعْبُوْدِ
فِیْ زَبَدِ الْبِحَارِ حضرت اس مقام سے اُٹھکر جا بیٹھے بجانب غربی اور خطاب فرمایا
اُنکے طُوْبٰی لَكَ یَا ضِفْدَعُ بِحَمْدِ خَلْقِ رَبِّیْ بِلِسَانِ الْعَرَبِیِّ خوشحال تمھارا ای
مینڈکو کہ تم میرے پروردگار کی مدح کرتے ہو بزبان عربی انسان کیونکر موثر ہون
کہ وہ غذاء لذیذ کھا کر بڑھاتے ہین قلب کی چربی فرماتے ہین سید البشر سید التسبیح
یہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تسبیح کرو اسکی
تا ہوجاین قلوب تمھارے طاہر واطہر شمس و قمر سے زیادہ انور جسنے ایک بار کہا
اُسنے ثواب آزاد کرنے ہزار بندہ کا پایا اور جو کوئی پیش از نماز صبح کے پڑھے سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
حق سبحانہ جلشانہ اُسکے لیے بدلے ہر ایک کلمے کے ایک درخت بہشت مین پیدا کردے
کہ اسکی ہر شاخ و برگ پر فرشتہ تسبیح خوان نمودار رہو اجر اُسکا پڑھنے والے کو ملے اور
جو کوئی فقط سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہے اللہ تعالی ثواب دس ہزار نیکی کا اُسکو عطا
کرے کہ یہ تسبیح ہی ملائکہ کی جنکا نام سبوحیان ہی فرماتے ہین سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ عِنْدَ
الرَّحْمٰنِ دو کلمے ایسے ہین جو خفیف و ہلکے ہین زبان پر کہ سہولیت و آسانی سے

تعلیم فرمائی جب کہ اُنھون نے خدمت بابرکت مین گزارش کی آکر بصد حسرت وآہ کہ لے یہ
حبیب آلہ مین تمام عمر رہا گمراہ ابلیس لعین تھا سدّ راہ آخری وقت مین ہوئی ایمان کی چاہ
افسوس کہ اب ضعف پیری سے کوہ ہی کاہ صوم وصلوۃ سے کیونکر ہوسکتا ہی نباہ ایسا کچھ
تعلیم فرمائیے جس سے راضی ہوئے ہمسے بار اِلٰہ ہم فقیر بھی ہوجائین شاہ شرماجائین ہمارے نور
قلبی سے مہر وماہ رحم دلی سے ارشاد کیا صلوۃ التسبیح پڑھو ہر روز یا ہر ہفتہ یا ہر ماہ اگر نہو سکے
سال بھر مین گاہ گاہ یا تمام عمر مین شام وپگاہ کہ ایک ہی بار کے فضل وشفقت کو اسکی دیکھکر
کہین ملائکہ واہ واہ یہی ہی جنّت مین ذریعہ حصول منصب جاہ حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ نے
عرض کی حضور طریقہ اسکا تلقین ہو تا دل مضطر کو تسکین ہو ارشاد کیا او کم حالی مقام وہ
چار رکعت ہین بیک سلام ہر رکعت مین پچھتّر بار تسبیح کرو تمام رکعت اوّل بعد تکبیر تحریمہ
کے پندرہ بار بعد فاتحہ وسورہ کے دس بار پھر رکوع مین دس بار پھر قومہ مین دس بار پھر
سجدہ اوّل مین دس بار پھر جلسہ مین دس بار پھر دوسرے سجدہ مین دس بار پھر کرو قیام
اسیطرح سے چار رکعت مین تین سو بار پڑھو وقت صبح ہو یا شام حق تعالی تمھارے گوشت
و پوست مغز واستخوان کو کردے آتش دوزخ پر حرام اور تین ہزار برس عبادت کا
لکھدین تمھارے نامہ اعمال ملائکہ ملک العلام اور جو کوئی پڑھے اس نماز کو اور بھی
اہل اسلام ایسا ہی اجر وثواب پاوے مستدام الی یوم القیام اب سنو تفسیر آیہ کلام قدیم فرماتا ہی
مالک رحیم وکریم سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تسبیح کی
خداوند جہان کے لیے ان لوگون نے جو آسمانون مین ہین یعنی ملائکہ نے اور ان لوگون نے
جو زمین پر ہین یعنی جن وانس نے لفظ مَا کا استعمال کلام عرب مین ذی روح اور غیر ذی روح
کیلئے مستعمل ہے ساتون آسمان جو چیزین ہین خواہ ذی روح ہین جیسے ملائکہ و یا غیر ذی روح
ہین جیسے نجوم اور زمین مین جو چیزین ہین ذی الروح جیسے جن وبشر وحوش وطیر غیر ذی روح
جیسے حجر وشجر ان سبنے بزبان مقال ولسان حال یہ پاکی یاد کیا اس مالک ذوالجلال لایزال کو

اعرابی نے التماس کی حضور عرض غرض درکار ہی تسبیح و تحمید و تکبیر و تمجید تو بیکار ہے فرمایا پہلے مالک وخالق حاکم کی حمد کرنا سزاوار ہے بعدازین مدعا کا اظہار ہی ایک ایک کلمہ چارون طرف سی دعا و مطلب کا معین و مددگار ہے اُسوقت امید اجابت بارگاہ کردگار ہی جب دربار شاہان دنیا رفانی کو ادب درکار ہے تو وہ مالک وخالق اور کُل کائنات کا آفریدگار ہے جہان ملائکہ مقربین کو عجز و قصور کا اقرار ہے وہان انسان خاکی بنیان کا کیا شمار و اعتبار ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز مین اپنی باغ خرمانستان مین خس وخاشاک دور کرنے گھانس کاٹنے مین مشغول تھا کہ ناگہان سرور انس وجان فخر جہان وجہانیان وہان رونق افروز ہوے اور مجکو اس کام مین معروف دیکھکر ارشاد کیا ای اباہریرہؓ کیا کرتا ہے مین نے دوڑکر حضور کا استقبال کیا اور عرض کی کہ باغ کو پاک وصاف کرتا ہون اسکی گھانس وخار خس کو کاٹتا ہون ارشاد کیا اس فعل عبث سے باز آ جنّت مین درخت لگا اُسکے پھل کھا تخم مجھسے لے اسمین بوآ مین نے عرض کی وہ کیا ہین ارشاد کیا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ صرف زبان سے اُسکو دے لگا ہمیشہ رہے اسکا باغ پھولا پھلا ہر حرف کی بدلے ایک درخت نکلے جا جسکے پتون کو کلائی سے جنبش نہ دیسکے صبا وہب ابن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ مین نے ایک کتاب مین لکھا دیکھا کہ حضرت نوح پیغمبر علیہ السّلام نے وقت موعود اپنے پسران مسعود کو وصیت فرمائی کہ مین تمکو ایسے کلمے تلقین کرتا ہون جنمین تقوام زمین وآسمان کا ہے اِس سے زیادہ تمھارے لیے اور کوئی وسیلہ مشکلات آسان کا ہی اُنھون نے بالاتفاق دست بستہ عرض کی حضور ضرور ہمکو وہ فرمائیے تعلیم ارشاد کیا یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ جاننا چاہیے کہ **صلوۃ التسبیح** وہ نماز متبرک ہی جسکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عم بزرگوار امیر المومنین حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ کو

زاہدون کا ملون مرتاضون مجذوبون سالکون کو بیک وہم وخیال وسواد بی استانہ دولت سرمدی سے ہٹا دیا غرضکہ جس عزیز کو چاہا گرا دیا جس ذلیل کو چاہا بڑھا دیا مشیت و حکمت اپنی وہی جانتا ہے بندہ وہی ہے جسنے رضا و تسلیم سے سر جھکا دیا جو کچھ اسنے بمصلحت و حکمت سر پر ڈالا بخوشی اُسے اُٹھالیا دوسری جگہ بصیغۂ استقبال فرماتا ہے یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تسبیح کرتی ہیں اللہ کی وہ چیزیں کہ جو آسمانون اور زمین میں ہیں اسی کے لیے ملک وسلطنت اور اسی کے لیے ہے ... وثنا اور وہی ہر شے پر قادر مطلق ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ وہی وہ خدا ہے جسنے تمکو پیدا کیا پس بعض تمھارے اُسکی وحدانیت و ربوبیت کے منکر ہیں وہ کافر ہیں اور بعض تمھارے ایمان لانے والے ہیں صدق یقین رکھتے ہین کہ وہ وحدہ لاشریک ہے اور اللہ جو تم لوگ کام کرتے ہو سب کا دیکھنے والا ہے کہ بخوبی جانتا ہے کہ اسلام و ایمان زبانی ہے یا تصدیق و یقین جنانی پس اے مومنو ایسے مالک و خالق سے جو ہر وقت حاضر و ناظر تمھارا و قادر ہے ڈرتے رہو مشغول توبہ و استغفار رہو تا روز قیامت عذاب سے نجات پاؤ

توبر خیر و نیکی وہم دسترس
که ما ایم عاجز تو فریاد رس

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اَلْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِيْ فَضِيْلَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

مجلس پینتیسوین ۳۵ فضیلت درود شریف میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ وہ منزہ و مبرا ہی ضد و ند و شبہ و زن و فرزند و عیال سے وہ محتاج کسی چیز کا نہین سب
حاصل ہین اسکو کمال جانتا ہی مقدار مغز استخوان پشہ دیکھتا ہی چینٹی کی چال اور ہی
غالب حکمت والا ہی عقل اسکو سمجھ سکے کیا مجال بعض ملائکہ کی تسبیح ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ الدَّائِمِ الْقَائِمِ
بعض کی سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ بعض کی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ بعض کی
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اسیطرح سے ہر ایک گروہ کی کہ ملائکہ ہین سَبُّوْحِیْ روحانی کرّوبی اور جملہ
ارواح ان سب کی تسبیح خاص ہی کہ جانتا ہی اُسکو خالق عالم نہین مطلع اس سے بنی آدم
اور اسی طور سے زمین پر حیوانات و جمادات و وحوش طیور چرند و پرند ہین کہ نہین علم
انکی تسبیح کا کسیکو جز سرور عالم آنحضرت نے فرمایا ایک روز مین پہاڑ پر تھا سنا مین نے
کہ وہ تسبیح کرتا ہی سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ فِیْنَا الَّذِیْ رَوْحَہٗ یُحْرِقُنَا پاک وہ جسنے پیدا کی آگ
ہمارے جگر مین اور ہمکو اس سے جلایا نہین اور ایک دن ایک درخت کے نیچے بیٹھے
تھا سنا مین نے کہ وہ تسبیح کرتا تھا سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ تَحْتَ ظِلِّیْ سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ پاک ہی وہ
کہ جسنے بٹھایا میرے سایہ کے نیچے سرور انبیا کو تکلم و کلام حیوانات کا بھی علم تھا سرور کائنات
کو مشہور ہی کہ اونٹ نے مالک کے سبب ناز ہونے شکایت کی ہرنی نے صیاد کا
اپنے بچے لیجانیسے گلہ کیا اور حجر و شجر کا تکلم تو زبان زد خاص و عام ہی منکرین وہ جنکو اسمین کلام
ہی قولہ تعالی وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور وہی غالب ہی بہت حکمت والا ہی اور
معز و مذل اسکے اسماء صفاتی ہین تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اسکے افعال
ذاتی ہین فرعون کو بدین حشمت و شوکت نیل مین ڈبو دیا نمرود کو باین قوت و ثروت
مچھر ضعیف سے مغز کھلایا قوم عاد کو باین تمکین مکانی و طاقت جسمانی ہوا مین اُڑا دیا قوم
ثمود کو بدین دولت و عزت زمین مین دھنسا دیا روح اللہ کو بوقت صلیب آسمان پر چڑھا
لیا سحرہ موسے کو بیک کلمہ عذر راستہ جنت بتا دیا بڑے بڑے ملحدون مغون آتش
پرستون منکرون کو بیک لمحہ باکسب و عمل مقرب خاص بارگاہ جلیل بنا لیا بڑے بڑے ولیون عابدون

رشتہ جوڑا مطلب اس تمام برداشت مصائب سے اُمت مرحومہ کا اعزاز و وقار خیال و قبول جنت اُمت گنہگار کا سرا ہے حیف وافسوس ہو کہ اُسکی محبت اُسپر جان فدائی اُسکے اہلبیت کی مودّت اُسکے خلفاء راشدین کی اتباع مین دریغ و اغماض کرو دیکھو قرآن مین کیا فرماتا ہو رحمان هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ یہ محسن کُشون کی ہو شان وہ ہین شیطان جو بھول جائین اپنے آقا و محسن کا احسان اور برسر مقابلہ آئین سو ادبی و گستاخی سے جنگ جو گردن کشان انصاف کرو امیر معاویہ کو کسنے کیا سلطان زمان یزید پلید کو کیونکر پہونچا تخت و تاج و نشان وہ تھے سبط اکبر پیغمبر آخر الزمان جنھون نے دریا دلی سے خلافت کو چھوڑا ہوگئے وارث سلطنت فاسق و فاجر جہان ظلم و ستم ہوگیا دنیا مین عیان کیا قہر و غضب جنکے بدولت ہوگئے صاحب تخت و نگین و ہمسر سلیمان انہین سے قتل و قمع کے درپے ہوئے اُنھین کے شیرخوارون بچون کو آب فرات سے روکا جس سے سیراب ہو خوکان وسگان الامان الامان سبحان اللہ کیا حلم تھا کہ باوجود علم رب مہربان کہ گور مین بھی گئے تو بھی اُمتی اُمتی گویان شفاعت اُمت خواہان نجات اُمت جو یان ایسی صفت رحیمی و کریمی کی ازل سے ابد تک نہ کسی مین ہوئی اور نہوگی مخصوص ہے اس سے وہ سردار انس و جان پس واجب و لازم ہو کہ ہر وقت ہو درود خوان صلوٰۃ و سلام رسان رکھو درود شریف ورد زبان نہ بھولو اسکو ایک آن اگر چاہتے ہو دخول جنان تو اسی کی اتباع مین ہو امن و امان سہل تبادی اسنے تمھارے محبوبیت کی راہ علی العموم کہدیا فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ جو رسول لیا ہے رد ہو وہی خواہ جو اُسکو بھولے وہی ہو گمراہ فرماتے ہین آنحضرتؐ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً میرا محب و دوست وہی ہو جو مجھپر کثرت کرے درود و سلام کی اور اس مین بہبودی ہو تمھارے ہی مآل و انجام کی مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰئِکَۃُ مَادَامَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ جبتک وہ مجھپر درود بھیجتا رہیگا فرشتے اُسپر درود بھیجتے رہینگے معنے درود کے

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مروی ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے وہ روایت کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا جسنے درود بھیجا
میرے اوپر ایک بار بھیجا درود اللہ تعالی اُسے اُسپر دس بار راوی اس حدیث صحیح کے
وہ مرد ممدوح ومستغنی عن الصفات ہین جو خادم خاص سرور کائنات علیہ التحیات ہین
جاننا چاہیے کہ درود بھیجنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے خاصۃً جسوقت
نام آنحضرت کا سُنے قرآن مجید مین حق سبحانہ جلشانہ ارشاد فرماتا ہی اور خبر دیتا ہے
إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا یقینی اللہ اور اللہ کے فرشتے جو زمین وآسمان مین ہین وہ سب کے سب درود
بھیجتے ہین نبی صلی اللہ عَلَیہِ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اُنپر اور سلام کرو وتسلیم
بجا آوری ادب واجب جانو جب مالک زمین وآسمان خالق کون ومکان اپنے حبیب پر
رحمت جاودان نثار وقربان فرماتا ہے اور اُسکے فرشتے وملائکہ وساکنان عرش و
جنان سرور انس وجان پر درود خوان ہین اے اہل ایمان تم بھی بصدق جنان اُس
عمیم الامتنان منبع الجود والاحسان پر درود خوان ہو کیونکہ وہ ذات اطہر باعث ایجاد
بنی نوع البشر ہی سلام وتسلیم کا سزاوار ومستحق زیادہ تر ہے تمھارا محسن قدیم وعنایت گستر ہی
کہ از وقت ظہور نور تا دم وجود کہ بظاہر از مادر و پدر رہے ہر حال مین تمھارا ہی خیال ہی
تمھارا ہی دردسر ہے اُمّتی گویان تولد ہوا تمام عمر تمھارے ہی شفاعت وصلاحیت
وفلاحیت ونصیحت وحسن عاقبت مین حریص وہ فخر بشر ہے تبلیغ رسالت اظہار معجزات
اختیار وتحمل مصائب وغزوات سے تمھاری ہی نجات مقصود ومد نظر ہے غور کرو کہ
از آدم تا این دم کوئی ایسا مونس وغمگسار وہمدم پیدا ہوا البشر ہے جسنے جان ومال
واولاد کو فدا کیا خانمان کو چھوڑا اعزا واقربا وبیگانون سے منہ موڑا مولد ومسکن
[illegible] ل توڑا ہجرت اختیار کی مدینہ منورہ مین آکر عمر دل [illegible] لوگون سے

دعا ر رحمت و استغفار کرتا ہو اور فرمایا لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ
الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ وارد ہونگے مجھپر غایت تشنگی مین حوض کوثر بہت سی اقوام
گروہ کہ نہ پہچانونگا انکو مگر بہ علامت کثرت صلوٰۃ کے وقت نہایت نازک ہجوم خاص وعام
وکہ شدت پیاس و گرمی آفتاب واژدہام مردم آس پاس سے کام تمام ہے دوست
ودشمن کا وہان نشان ایمان قلبی واسلام ہی خاصۃ مجھپر درود سلام ہے اور فرمایا
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃَ مَرَّۃٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَ
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَلْفَ مَرَّۃٍ حَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ فِی النَّارِ وَثَبَّتَہٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی
الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَجَاءَتْ صَلٰوتُہٗ عَلَیَّ نُوْرًا
لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَسِیْرَۃَ خَمْسَ مِائَۃِ عَامٍ وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ
صَلٰوۃٍ صَلَّاھَا قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ جسنے درود بھیجا مجھپر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسپر
دس بار اور جسنے درود بھیجا مجھپر دس بار درود بھیجا اُسپر اللہ تعالیٰ نے سو بار اور جسنے درود
بھیجا مجھپر سو بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسپر ہزار بار اور جسنے درود بھیجا مجھپر ہزار
بار حرام کر دیا اللہ تعالیٰ نے اُسکے تن و بدن کو آتش دوزخ پر اور ثابت رکھا اُسکو قول
ثابت کے ساتھ زندگی دنیا مین اور آخرت مین بوقت سوال کے یعنے بروز میثاق جو
وعدہ کیا تھا اُسنے اقرار وحدانیت و ربوبیت و رسالت کا اُسپر ثابت قدم رکھا اُسکو داخل کیا
اسکو جنت مین اور آویگی وہ درودخوانی بشکل و صورت نورانی روز قیامت کہ اسکی روشنی
مین پچاس برس کی راہ ظلمات پل صراط طے کریگا اور عطا کریگا اللہ جلشانہ بدلے ہر ایک درود کے
بقدر درودخوانی ایک محل جنت مین بوسعت و فصحت آسمانی اور فرمایا مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ
الْاَذَانَ وَالْاِقَامَۃَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ النَّافِعَۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ

خدا تعالیٰ کی نسبت سے نزول رحمت ہی ملائکہ کی نسبت سے طلب رحمت ہی مومنون
کی نسبت سے دعا، نزول رحمت عطا ہو درجہ شفاعت ہی اور فرماتے ہین بِحَسْبِ
المَرْءِ مِنَ البُخْلِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَہٗ وَلَا یُصَلِّیَ عَلَیَّ کافی ہی مرد مسلمان کے لیے اسقدر
بخل کہ میرا ذکر کیا جاتا ہی اُسکے پاس اور مجھپر درود نہ بھیجے زبانی جمع خرچ مین بھی
دریغ کرے مالی تو بہت دور ہی ایسے بخیل کے دلین کب ایمان کا نور رہی وہ تو
مال دنیا پر مسرور رہی جب زبان نہ ہلائے تو مال کا خرچ کب منظور ہی مالک دو جہان
کو اسی بخیل سے نفور ہی اور فرماتے ہین سید کائنات مَن صلّی علیّ مِن اُمّتی مَرَّۃً
وَاحِدَۃً کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ جسنے ایکبار درود بھیجا
لکھی گئین اسکے لیے دس نیکیان اور دور کی گئین اس سے دس برائیان اور فرماتے ہین
مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ اَخْطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ جو بھول گیا درود خوانی اُسنے راہ
جنت نہ پہچانی یہی ہی اُسکے ضلالت کی نشانی کہ اسنے دریغ کی صرف زبانی اور فرماتے
ہین مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً تَعْظِیْمًا لِحَقِّیْ خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذٰلِکَ الْقَوْلِ مَلَکًا لَہٗ جَنَاحٌ
بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ وَرِجْلَاہُ مَغْرُوْزَتَانِ فِی الْاَرْضِ السَّابِعَۃِ السُّفْلٰی
وَعُنُقُہٗ مُلْتَوِیَۃٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ صَلِّ عَلٰی عَبْدِیْ کَمَا صَلّٰی عَلٰی
نَبِیِّیْ فَھُوَ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ جسنے درود بھیجا مجھپر میری تعظیم حق جان کر
ادب سے طہارت سی توجہ قلب سے پیدا کر دیا اللہ تعالے جل جلالہ و جل شانہ نے اسکے ہر
قول سے کہ اُسنے فرط محبت کمال خلاص سی مجھپر درود بھیجا ایک فرشتہ جسکا ایک بازو
مشرق مین ہی ایک مغرب مین ہی اور دونون پاؤن اسکے گڑھے ہوئے ہین ساتوین
طبقہ زمین مین اور سر اسکا ملا ہوا ہی تحت عرش سے خطاب فرماتا ہی اس فرشتہ سے
رب العزت درود بھیج میرے بندے پر جیسا اُسنے درود بھیجا میرے نبی محبوب و
مقبول پر پس وہ فرشتہ تعمیل حکم پروردگار کرتا ہی کہ تا قیام قیامت درود خوان کیلئے

اور پھر بعد فراغ دعا ختم بھی بر درود ہو کبھی نہ وہ دعا بارگاہ خدا سے مردود ہو اور یہ روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشہور اَنَّہٗ قَالَ لِلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ نُوْرٌ اور کہتے ہین عبد الرحمٰن رضؓ بن عوف فرمایا حضرتؐ نے نہین درود خوان کو روز قیامت کچھ خوف اور فرمایا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ اَزْوَاجًا فِی الْجَنَّۃِ جسقدر پڑھوگے درود پر سیّد المرسلین اسیقدر پاؤگے بیبیان جنت مین مثل حور العین جس کثرت سی بھیجتے رہوگے درود وسلام بر سیّد الانام اُسی کثرت سے ملین گی ازواج جنّت مین گلفام و گل اندام منظر ہے بعض اخبار کہ فرماتا ہی پروردگار مَنِ اشْتَاقَ اِلَیَّ رَحِمْتُہٗ وَمَنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ زَبَدَ الْبَحْرِ جو میرا مشتاق دیدار ہو میری رضا کا خواستگار ہو وہ میری رحمت کا سزاوار ہو اور جو شامل باگریہ ونالہ آہ زار ہو میری عطیہ وعنایت سے وہ کامگار ہو اور جو تقرب خواہ بذریعۂ درود سیّد ابرار ہو وہ کُل گناہون سے رستگار ہو اگرچہ کف دریا سے زیادہ انکا شمار ہو اور فرمایا اِنَّ الْجَنَّۃَ لَیَشْتَاقُ اِلٰی خَمْسِ نَفَرٍ تَالِی الْقُرْاٰنِ وَحَافِظِ اللِّسَانِ وَمُطْعِمِ الْجِیْعَانِ وَمُکْسِ الْعُرْیَانِ وَمَنْ صَلّٰی عَلٰی حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ یقینی جنت ہر آینہ مشتاق ہی پانچ شخصونکی ایک تلاوت قرآن کرنے والا دوسرا زبانی یاد کرنیوالا تیسرا بھوکھون کو کھلانے والا چوتھا ننگون کو پہنانے والا پانچوان وہ شخص جو درود بھیجے حبیب رحمٰن پر سرور انس وجان پر حکایت شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہ العزیز نے ایک مرد کو دیکھا کہ طواف کعبۂ معظمہ کر رہا ہی اور درود شریف پڑھ رہا ہی ہر ایک مناسک مین شیخ نے اُس سے کہا ای مرد جوان در ہر مناسک دعاے مقررہ خوان کیا تو نہین جانتا ہی جو بجاے دعاے ماثورہ درود پڑھتا ہے اُسنے عرض کی ای شیخ معلوم ہی لیکن درود خوانی کے فائدہ سے فہم معدوم ہے شیخ نے ارشاد کیا ای مرد رعنا کچھ حال مجکو بھی سُنا اُسنے عرض کی یا حضرت فلان سال مین مین اپنے والد ماجد کے ہمراہ بقصد زیارت کعبہ شریف

وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جسنے کہا جسوقت سُنا اذان واقامت کو اے پروردگار اس پکار نفع دینے والی کے اور نماز قائم کے دے محمد مصطفیٰ کو وسیلۂ شفاعت اور فضیلت تمام اولین وآخرین پر اور درجہ بلند کہ کل سرداروں ملائکہ وجن وانس کے سردار ہوں اور مبعوث فرما انکو اسی مقام محمود مین جسکا تونے وعدہ کیا تو اُس شخص کہنے والے کے لیے حلال ہوگئی میری شفاعت مجھپر حق ہوئیا اُسکا کہ مین اُسکی شفاعت کرون اور فرمایا مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي الْكِتَابِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ مَا دَامَ اِسْمِيْ فِي الْكِتَابِ اور جسنے حالت کتابت مین جہان میرا نام آیا درود بھیجا اور اُس مقام پر لکھدیا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ اُسپر فرشتے درود بھیجا کرینگے جب تک میرا نام درود کے ساتھ اُس کتاب مین لکھا رہے گا روایت فرماتے ہین امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ جسنے درود بھیجا روز جمعہ کے سو مرتبہ آویگا وہ دن قیامت کے اور اُسکے ساتھ نور ہوگا اگر تقسیم کردیا جاوے وہ نور کل خلق مین کافی ہو آفتاب ومہتاب کی روشنی سے وافی ہو انکو نہ دن کو حاجت ہو روشنی مہر کی نہ رات کو ماہ کی پھیلی ہو وہ روشنی چہرۂ مومن ہوا خواہ کی کہتے ہین ابو سلیمانؒ دارانی بتاتے ہین تدبیر استجابت دعا کی نشانی مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ حَاجَةً فَلْيَخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّلٰوتَيْنِ وَهُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّدَعَ مَا بَيْنَهُمَا جو کوئی ارادہ کرے کسی سوال کا حق تعالیٰ سے حاجتمند ہو کسی غرض کا بارگاہ رب العالمین میں تو چاہیے اول کثرت کرے درود شریف کی جسقدر ہوسکے حتی کہ گیارہ ہی بار سہی بعد اسکے پیش کرے اپنی حاجت وغرض کو درگاہ بے نیازی مین مطلب مراد خواہ ہو کہ بارالہا میرا انجاح مرام بطفیل جناب رسالت پناہ ہو

اُسکے تفحص حال کو قصد بغداد کیا آپ جا عذر تنہائی و شب تار کر صبح کو جنازہ برداری کے
لیے اژدہام و اجتماع مردم کا انتظار کرا اور حمد و ثنا و آمرزگار کر مین نے اُسوقت قدم مبارک
سے سر اُٹھایا اور رات بھر جنازہ پڑا رہنے دیا علی الصباح جوق جوق آدمی چار و نطرف سے
مجتمع ہو آئے مین نے استفسار کیا کہ مین ایک مرد مسافر غریب الوطن تھا اور مبتلای حادثہ
جانکاہ آپ لوگون کو باعث قدم رنجہ فرمائی و شریک مصیبت ہونیکا کیا ہوا انھون نے
یک زبان ارشاد کیا کہ ہم لوگ جب نماز صبح سے فارغ ہوے ناگہان ہوا آسمانی سے
یہ ندا سُنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اگر اپنی بخشش و آمرزش کے خواستگار ہو تو فلان شخص
کے جنازہ پر فلان محلہ و بازار مین جو حالت مسافرت مین مرا ہے جا کر شریک ہو اوّل
ہم لوگ عالم حیرت مین گئے من بعد ایک نے دوسرے کو خبر کی اور ملکر سب یہان بعد تلاش
و جستجو آئے چنانچہ وہ لوگ بہیئت مجموعی شریک دفن و کفن ہوے اور قبر مین میت کو اُتارا
تو مُنہ اُسکا مثل چودھوین رات کے چاند کے تابان و درخشان تھا پس ای شیخ وقت اُس
روز سے مین نے اپنے اوپر یہ واجب کر لیا ہے کہ ہر ایک دعا و وظیفہ کو ترک کر کے فقط
درود شریف ورد کیا ہے کوئی جگہہ کوئی مقام کیون نہو عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنِّيْ لَقِيْتُ جِبْرِيْلَ فَبَشَّرَنِيْ وَقَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ
عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا روایت ہے زہری رضی اللہ
عنہ سے وہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مین نے ملاقات کی جبرئیل
علیہ السلام سے پس بشارت دی انھین نے اور کہا کہ فرمایا حق سبحانہ جلشانہ نے ای پیغمبر خدا
جو درود بھیجیگا تمپر رحمت نازل کرونگا مین اُسپر اور جو سلام کریگا تمپر سالم رکھونگا مین
اُسکو مقامات خوف سے پس یہ سُنکر سجدہ کیا مین نے حق تعالی کے لیے شکر کا اور ارشاد
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ
حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جو مجھپر سلام کرے قریب ہو یا بعید

آتا تھا جب ہم دونون شہر بغداد مین پہونچے میرا باپ سخت علیل ہوگیا اور مبتلای تپ محرقہ ہوا ہر چند مین نے دوا درمان مین کوشش کی مگر اُسکی اجل موعود آگئی بعد انتقال اُس عالم مسافرت مین مجکو تردد کمال ہوا جنازہ پر چادر کو ڈالکر بفکر تجہیز و تکفین باہر نکلا اور اسکا سامان مہیا کرکے جنازہ پاس آیا کہ غسل دیا جاوے چادر کو مُنہ سے جب اُٹھایا تو اُسکے چہرے کو بشکل خوک پایا یہ حال دیکھکر مین بہت گھبرایا شرمایا کہ بداعمالی سے اُسکے مسلمان عبرت و تذکرہ کرینگے کسیکو پاس پڑوس مین خبر نکرون خود ہی غسل دیکر تجہیز و تکفین مین مستعد ہون لیکن یہ کام چونکہ تن تنہا سے ہونا دشوار ہی اسلیے مین سوچا کہ شب تارہی خداوند کریم مددگار ہے گو رگڑھا انکا کرنا ناچار ہی گو کثرت غم والم سے سینہ فگار ہے مگر مشیت ازلی مین کیا اختیار ہی بدین خیال قریب نعش مہموم و محزون سرنگون بیٹھہ رہا اس فکر و تردد مین مجھپر غفلت طاری ہوئی کہ آخری وقت نماز مغرب کا ہوگیا کہ مین دفعۃً ہوشیار ہوا کہ مین نے دیکھا ایک مرد بزرگ شان قریب نعش استادہ ہین اور اُنھون نے چادر اُٹھاکر روے میّت پر دست مبارک پھیر دیا کہ دفعۃً چہرہ اُسکا مثل انگر کے کہ پھونکنے سے اُسپر کی راکھ اُڑجاے وہ تابان ہوجاے اسیطرح سے اسکا چہرہ نورانی بہیئت انسانی تابانی ہوگیا مین فوراً دوڑکر اُنکے قدمونپر گر پڑا اور عرض کی کہ اے فریادرس بیکسان حضور کون ہین جو ایسے وقت نازک و مصیبت مین شریک حال ہوئے امیدوار ہون کہ حضور کے اسم مبارک سے مطلع ہون اور مین نے قدمون سے سر نہ اُٹھایا ارشاد کیا مین ہون پیغمبر خدا شافع روز جزا مین نے عرض کی حضور کو کسنے مطلع کیا کہ یہان قدم رنجہ فرمایا ارشاد کیا تیرا باپ بعد نماز مغرب تین سو بار درود مجھپر نثار کرتا تھا آج اُسکے پہونچنے مین دیر ہوئی خاطر متردد و دلگیر مین نے فرشتہ درود رسان سے استفسار کیا اُسنے کہا اُسکا وقت موعود آگیا اُسنے اس جہان سے انتقال کیا مگر افسوس ہے کہ سود خواری کے باعث اُسکا مُنہ سیاہ و چہرہ مبدل بصورت خوک ہی مجکو سُنکر نہایت تاسف ہوا

الصلوۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتحت لہ ابواب السماء والسرادقات معاً
حتی الی العرش فلا یبقی ملک فی السموات الا صلی علی محمد ویستغفرون لذلک
العبد او الامۃ ماشاء اللہ یقینی بندہ مومن اور عورت مومنہ جسوقت درود شریف
پڑھنا شروع کرتے ہین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر کھول دیے جاتے ہین اس درود کے لیے
دروازے آسمانون کے اور پردے اور حجابات کل حتی عرش معلی تک کے پس نہین باقی رہتا
کوئی فرشتہ آسمانون مین مگر یہ کہ درود پڑھتا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
استغفار کرتا ہی اور طلب رحمت کرتا ہے حق تعالی سے اس بندۂ مومن یا عورت مومنہ
کے لیے جبتک مشیت الٰہی ہو وہ ملائکہ استغفار کیا کرتے ہین اور فرمایا من عسرت علیہ
حاجۃ فلیکثر بالصلوۃ علی فانہا تکشف الہموم والغموم والکروب
وتکثر الارزاق وتقضی الحوائج جسپر تنگی حاجت ہو مبتلاے افلاس ہو کوئی بڑی
مشکل پیش آوی کسی رنج و مصیبت کا سامنا ہو کوئی بیمار مرض مہلک مین گرفتار ہو کوئی
قید شدید مین ہو کوئی کسی سخت حالت مین یا وقت پریشانی و اضطراب ہو کثرت درود سے
ان سب کا فتحیاب ہو دعا اسکی مستجاب ہو رحیم اسیر رب الارباب ہو اسکو لازم ہی کہ کثرت
کرے درود کی پس یقینی وہ دور کرتا ہے ہموم غموم کو کرب و درد کو زیادتی کرتا ہی رزق
کی ترقی دیتا ہے روزی مین قضاے حاجات دینی و دنیوی کرتا ہے بعض صالحین کا
بیان ہی کہ وہ کہتے ہین کہ کان لی جار نساخ فمات فرایتہ فی المنام فقلت لہ
ما فعل اللہ بک فقال غفر لی فقلت بم ذلک قال کنت اذا کتبت اسم محمد
صلی اللہ علیہ وسلم فی کتاب صلیت علیہ فاعطانی ربی ما لا عین رأت
ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر میرے قریب مکان کے ایک کاتب
مسلمان رہا کرتے تھے پس وہ قضاے الٰہی سے مرگئے پس مین نے انکو خواب مین دیکھا اور
انسے پوچھا کہ حق تعالی نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انھون نے کہا مجکو حق تعالی نے

مگر متوجہ فرما دیتا ہے حق تعالی میری روح اسطرف یہانتک کہ جواب سلام کا اُسکے میں
دیدیتا ہون۔ یہان تردد بدروح سے مراد توجہ روح اقدس ہے ورنہ حضرت کو حیات ہے اور
وقوف روح انور مع جسم صحیح و سالم مسلم ہر امر مین معاملات اُمّت کے شاغل تخصیص سلام اتفاقی
ہے اور فرمایا مَن صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا فِی اَوَّلِ النَّهَارِ وَعَشْرًا فِی اٰخِرِهٖ نَالَتْهُ شَفَاعَتِی یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ جسنے درود پڑھا اوّل روز مین دس بار اور آخر روز مین دس بار پہونچیگی شفاعت
میری اُسکو یعنے اُسکی شفاعت مجھپر لازم ہوجائیگی اور فرمایا مَا مِنْ عَبْدٍ صَلّٰی عَلَیَّ اِلَّا خَرَجَتِ
الصَّلٰوةُ مُسْرِعَةً مِنْ فِیْهِ فَلَا یَبْقٰی بَرٌّ وَّلَا بَحْرٌ وَّلَا شَرْقٌ وَّلَا غَرْبٌ اِلَّا وَتَمُرُّ بِهٖ
وَتَقُوْلُ اَنَا صَلٰوةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ خَیْرِ الْخَلْقِ فَلَا یَبْقٰی شَیْءٌ
اِلَّا وَصَلّٰی عَلَیْهِ کوئی بندۂ خدا ایسا نہین جو مجھپر درود بھیجے مگر یہ کہ اُسکے منہ سے نکلتے
ساتھی نہایت عجلت و جلدی سے ہر طرف کو پونہچتا ہے اور کہتا ہی کہ مین درود ہون فلان
شخص بیٹے فلان شخص کا جسنے محمد مصطفٰے مختار کائنات اور خیر الخلق پر بھیجا ہے یہ سنکر کوئی
شئی حجر و شجر سے باقی نہین رہتی جو اُسپر درود نہ پڑھے یہ توفیضان درود شریف ہے
کہ کوہ صحرا و جملہ اشیا درودخوان ہون اور ہمصفیر اور ہوجاتا ہے وہ مبدل بصورت
طائر عظیم الجثہ بقدرت رب قدیر وَیُخْلَقُ مِنْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ طَائِرٌ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَنَاحٍ
فِیْ کُلِّ جَنَاحٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ رِیْشَةٍ فِیْ کُلِّ رِیْشَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ رَاسٍ فِیْ کُلِّ رَاسٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ فَمٍ فِیْ کُلِّ فَمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لِسَانٍ فِیْ کُلِّ لِسَانٍ یُسَبِّحُ اللّٰهَ تَعَالٰی بِسَبْعِیْنَ
اَلْفَ لُغَاتٍ وَیَکْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَ ذٰلِكَ کُلِّهٖ اور پیدا کیا جاتا ہی اس درود شریف
ایک طائر کہ اُسکے ستر ہزار باز وہین ہر باز و مین ستر ہزار پر ہین ہر پر مین ستر ہزار سر
ہین اور ہر سر مین ستر ہزار منہ ہین اور ہر منہ مین ستر ہزار زبان ہین ہر ایک زبان
وہ تسبیح کرتا ہی ستر ہزار لغت مین اور لکھا جاتا ہے ان سب کا ثواب اُس درودخوان
نامۂ اعمال مین آور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اٰدِ لَا اَمَةَ الْمُؤْمِنَةَ اِذَا مَبْدَا

چونکہ حضرت کے پاس کچھ اُسوقت موجود نہ تھا اور وہ ابوجہل کا مرسلہ تھا تردد سے عرق عرق ہو گئے ہرچند قرض و وام سے فکر کی کچھ سودمند نہوئی اور سائل کا بلا نیل مرام واپس پھر جانا سخت ناگوار ہوا حضرت نے بعد غور و تامل سوچا کہ ایک تو سائل کا محروم جانا دوم ابوجہل اور اُسکے مصاحبون سے شرمانا مقام غیرت وحیا ہے حق تعالیٰ نے درود پیغمبر کو یہ اثر دیا اگر ریزۂ سنگ خارا ہے اسکی برکت سے ریزۂ جواہر پُرضیا ہی بلا تامل چند سنگریزہ اُٹھا اُسپر درود پڑھکر دَم کرکے سائل کی مُٹھی مین دیدیے۔ اور فرمایا خبردار اُسکو کھول کر نہ دیکھنا جب تک بازار جوہریون و صرافون مین نہ پہونچنا اُنکو دینا جو کچھ وہ تجکو دین لے لینا چنانچہ وہ سائل خوش خوش مدح و ثنا امیر کی کرتا ہوا اُس بازار مین پہونچا جہان ابوجہل کا جلسہ جمع تھا اور ایک جوہری کے آگے مُٹھی کھولدی اور کہا ای بابا مین فقیر ہون مجکو ایک امیر نے یہ دیا ہی اسکی قیمت ٹھیک ٹھیک لگانا جب جوہری نے وہ پارہ الماس لی لیا دیکھکے حیران و ششدر رہ گیا اور فوراً مع اُس فقیر کے ابوجہل پاس وڑا آیا اور عرض کی کہ اے امیر نامدار عرب ملاحظہ کیجیے یہ کس خزینۂ شاہنشاہ دیار شرق و غرب کے ہین مین یقین کرتا ہون یہ سائل نہین سارق ہی تحقیقات معاملہ مین حضور ہی کی ذات فائق ہی ابوجہل نے فقیر سے پوچھا کہ یہ الماس گرانمایہ تونے کہانسے پایا اُسنے ہنسکر کہا خدا اسلامت رکھے جہان سے آپ نے بتایا اُسی امیر سے مین نے یہ خیرات پایا ہرگز مین نے کسیکے خزانہ سے نہین چُرایا ابوجہل یہ سُنکر کمال شرمایا اور غیظ و غضب سے مثل مار پیچان لہرایا اور کہا علی تو فاقہ مست ہے نان شبینہ کو محتاج اور یہ گوہر بیش بہا زینت تخت و تاج کہانسے ہاتھ آئے اُسکے آج دیدیے اُسنے عوض غلہ و ناج فقیر نے کہا ای امیر یہ تو اُسنے تودۂ خاک سے اُٹھاکر دیدیے بیباک کچھ پڑھکر اسپر اسم پاک اُسنے کہا محمدؐ کے رفیق سب ہین ساحر ناپاک اور اُٹھ بھاگا گھر کو ہوکر اندوہناک اور تین شخص اُس جلسہ سے ایمان لائے اور کہا اُنھون نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ

حضرت یامین نے پوچھا کس عمل حسنہ کے باعث اُنھون نے کہا کہ میری عادت تھی کہ جب نام
مبارک رسول مقبول کا کتاب مین لکھتا تھا تو اُسپر درود پڑھتا تھا پس اس درود کے طفیل
سے حق تعالی نے مجکو وہ مرتبہ عطا کیا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا کسی کان نے نہ سُنا کسی بشر کے
دل پر اسکا خطرہ بھی نہین گذرا کہ اسکی تمنا کرتا حدیث مین لکھا ہے کہ حضرت کے اصحاب نے
عرض کی ایک روز یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتیٰ اَکُوْنُ مُؤمِنًا صَادِقًا قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ اللّٰہِ
فَقِیْلَ وَمَتیٰ اَحَبَّ اللّٰہَ قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ رَسُوْلَہٗ فَقِیْلَ مَتیٰ اَحَبُّ رَسُوْلَہٗ
قَالَ اِذَا اَکْثَرتَ ذِکْرَہٗ یا رسول اللہ ہم لوگ سچے مومن کب ہونگے فرمایا جب خدا تعالی
کو دوست رکھو گے عرض کیا گیا خدا تعالی کو کب دوست رکھتے ہین فرمایا جب اُسکے
رسُول کو دوست اور اُس سے محبت کرو گے عرض کیا گیا رسول کو کیونکر دوست رکھینگے
فرمایا جب اُسکے ذکر کی کثرت کرو گے خلا وملا مین اُسکو یاد کرو گے اُسپر درود بھیجو گے
کہ ذکر نشان محبت ہی مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَھُوَ اَکْثَرُ ذِکْرَہٗ جسکو جس بات کا شوق ہوتا ہی
اُسیکا ذکر اُسکو بھلا معلوم ہوتا ہے یہ امتحانی بات ہے پس درود خوانی موجب قضاء
حاجات ہی اوراسی مین نجات ہے نقل ہے کہ ایک روز ابو جہل مع چند دوست واحباب کے
جلسہ مین بیٹھا تھا کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا اُسنے از راہ تمسخر کے کہا اس سائل سے
کہ میرے پاس اسوقت کچھ موجود نہین ہی جو تجکو دون کہ تیری حاجت برآری کو کافی ہو
نہ یہ لوگ جو میرے پاس بیٹھے ہین امیر ہین جو تجکو دلوا دون مین ایک بڑی سخی داتا کا
گھر بتاتا ہون تو وہان جا وہ حسب مراد تیرے تجکو دینگے انکا نام علی ابن ابی طالب ہے
اور یہ پتہ مکان کا ہی چنانچہ وہ سائل حسب ہدایت ابو جہل جاہل امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ
کے دروازے پر آیا اور دستک دی حضرت امیر المؤمنین باہر تشریف لائے تو اُسنے
سوال کیا اور اپنی حاجت کو پیش کیا اور یہ بھی کہا کہ فلان جگہ پر چند لوگ بیٹھے تھے
اُن سب نے بالاتفاق کہا ہی کہ تیرا سوال اُنھین سی پورا ہوگا ای امیر آپکے دروازے پہ فقیر حاضر ہے

سیادت نام ہے خصائل پسندیدہ وحسن اخلاق مروت ومحبت باہمدگر نہ عداوت وغیبت وچشمک وبیان عیوب سر بسر یہ دھوکا ہی شیطان کا سیرت کو دیکھو نہ صورت ظاہری لحیم وشحیم ووجیہ بالقب وکنیت اشہر ه

گر بصورت آدمی انسان بُدے
احمد و بو جہل خود یکسان بُدے

اے بسا ابلیس آدم روے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

شیر قالین اور ہین شیر نیستان اور ہین
مرد غازی اور ہین طفل دبستان اور ہین

در اصل سید وہی ہی جسکے اوصاف حمیدہ ہین اخلاق پسندیدہ ہین حامی دین متین ہے عامل شرع مبین ہی محب علماء ومجتہدین ہی متبع شریعت سرور دین ہی مطیع احکام رب العالمین ہے مقر حقیقت خلفاء راشدین ہی نہ افراط کے قریب نہ تفریط کے قرین ہے وہی سچا خاتم اہلبیت کا نگین ہے اسکو سیّد بے کم وکاست سمجھو اگر ایمان کا صدق و یقین ہی قرآن و درود کا ورد رکھو ملک الموت ہر وقت در کمین ہے ہزارون شل تمھارے ہوا وہوس وحب جاہ مین گئے اور یہی آسمان وزمین ہے غزل

جگہ غیر کی دل مین میرے نہین ہے
یہان صاحب خانہ پردہ نشین ہے

نہ دل ہی مرا اور نہ وہ نازنین ہے
کئی دن سے پہلو مین کوئی نہین ہے

ہٹو اہل محشر ذرا دیکھنے دو
سنا ہے کہ وہ آفت جان یہین ہے

محمد سا محبوب دونون جہان مین
کوئی دوسرا ایسا ہرگز نہین ہے

نپوچھو کہ کیون ڈبڈبائے ہو آنسو
بہت رنج اُٹھائی دل پر حزین ہے

لہو ہو گیا غم اُٹھاتے اُٹھاتے
بشر کا کلیجہ ہے پتھر نہین ہے

محبت نہو جسکے دل مین خدا کی
وہ اُجڑا مکان ہی نہ جسکا مکین ہے

محبت پیمبر کی حُبِّ خدا ہے
یہی قول صادق بحق الیقین ہے

جو ہین جان نثارانِ اہلِ نبوت
انھین کا ثنا خوان زمان وزمین ہے

محمدًا رسول اللہ پس ای مومنو بیشک یہی ہی خاصیت درود اگر ہے دلمین یقین و محبت کا درود اور وہ ہزارون طرح سے ہی مملو ہین اس سے کتب حدیث اور سب ہین مسلّم اسہل و آسان یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بَارِكْ وَسَلِّمْ آنحضرت نے فرمایا کہ تم مجہپر درود دم بریدہ مت بہیجو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ درود دم بریدہ کیا ہے فرمایا مجہپر صرف درود پڑھو میری آل کو بھول جاؤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فقط اتنا ہی نہ کہو بلکہ کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بَارِكْ وَسَلِّمْ اور آل سے آل نسبتی صرف نہ سمجھو بلکہ آل وصفی و اتباعی یقین کرو چنانچہ وارد ہے قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰلُ مُحَمَّدٍ نِ الَّذِيْنَ اُمِرْنَا بِحُبِّهِمْ وَاِكْرَامِهِمْ وَالْبُرُوْرِ بِهِمْ فَقَالَ اَهْلُ الصَّفَاءِ وَالْوَفَاءِ مَنْ اٰمَنَ بِيْ وَاَخْلَصَ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا عَلَامَتُهُمْ فَقَالَ اِيْثَارُ مَحَبَّتِيْ عَلٰى مَحْبُوْبٍ وَاشْتِغَالُ الْبَاطِنِ بِذِكْرِيْ بَعْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ حضرتؐ کے سامنے ذکر کیا گیا اور استفسار کیا گیا کہ ای حبیب خدا یہی ہین آل عبا اولاد فاطمہؓ زہرا جنکے ساتھ محبّت و اکرام و احسان کا حضور نے حکم کیا فرمایا آل خاص نہین وہ ہین اہل صفا و وفا جو ایمان لائے میری رسالت کا اور خلوص محبت سے کی ایفا صدق دل سے سمجھا مجکو سرور انبیا عرض کیا گیا انکی علامت بھی حضور دین بتا فرمایا وہ سب محبوبون سے چاہتے ہین مجکو سوا اور شاغل رکھتے ہین دل کو میرے ذکر درود سے بعد ذکر خدا اور دوسری روایت مین یون واقع ہوا اِدْمَانُ ذِكْرِيْ وَالْاِكْثَارُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ مداومت ذکر کرنا میرا بھولنا راحت و عیش عین خوشی مین نہ رنج و غم حالت اندوہگین مین اور کثرت کرنا درود کی مجہپر یہ نشان ہے میری آل ہونیکا اظہر نہ نام سادات سے دریوزہ گری دربدر نہ بال بڑھاکر زلفین بناکر گیرو البتر محفل حال قال مین بیٹھکر دوہرا حصّہ لینے کو کہنا اَللّٰهُ اَكْبَرْ تا لوگ جانین یہ ہین اولاد و جانشین سید علی اکبر و علی اصغر صحیح النسب تا سیّد البشر

عین ہدایت مع عذر صدور جنایت از رہِ بیعلمی وجہالت تا پہونچ جائے دعا بپایۂ اجابت خطا پوش وعذر نیوش ہو مالک اُسی کی ہے عنایت جسکی خود مدح فرمائے رب کریم اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اسکی ذات اقدس ہے بیعدیل وسہیم حدیث وقدیم ؎

تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل
سلمائے حدوث تو ولیلائے قدم

وہ کیا سمجھین جنکا نفس ہے لئیم متبع شیطان رجیم جو کہتے ہین محمد ہین ہمارے برادر عظیم عظمت عرش باعتبار وسعت وفسحت ہی جسکو حق تعالیٰ نے فرمایا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ عظمت کید زنان باعتبار انواع واقسام مکر وتزویر ہے علیٰ ہذا القیاس عظمت اخلاق محمدیہ حیطۂ عقل انسان کیا ملائک وزمین وآسمان سے باہر ہے ؎

کون ومکان کہان تری عظمت کو پاسکے
جیون وبیگون ہی جہان تو سماسکے

افسوس ہی ایسا محسن وشفیق جو ہر حال وہر وقت مین [illegible] اخلاق [illegible] رحیم وخلیق اسیر جان ومال کو نہ نثار کرو تو یہ ہے [illegible] اور ایسا شخص ہی بحر ضلالت کا غریق آتش جہالت کا حریق حیف اسکی زیارت قبر شریف سے محروم رہو جسکی یہ ہو شان حَوَالَيْهِ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ محبت قلبی وخلوص دل [illegible] وسلام [illegible] اور نہوان لوگون سے جسکی ہی صفت لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ اور غور کرو کہ یہ سخن مہمل ہے یا رکیک ودقیق۔ قدر شناس کے نزدیک کلام حق قیمتی ہو اگر ہو بر تیق آپ سنو آیت قرآن کی تفسیر فرماتا ہو رب قادر وقدیر يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ای نبی یقینی ہمنے بھیجا تمکو حق کے ساتھ شہادت دہندہ خائف کنندہ دعوت کنندہ جانب اللہ کے انکے حکم سے اور چراغ روشن اور بشارت دیدو مومنون کو اس بات کی کہ انکے لیے ہے فضل بڑا حق سبحانہ جلشانہ نے ندا اسمی کے ساتھ منادی نہ فرمائی بلکہ اسم صفتی کے ساتھ تعظیماً

زہر سو صدا آفرین آفرین ہے وہ رحمان ہوا اور یہ رحمۃ العالمین ہے		جو عاشق ہین ذکر پیمبر کے انکو میان چپ رہو اسقدر ہو نہ غمگین

فرماتا ہی احکم الحاکمین وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد مصطفے مگر بنا بر رحمت وہدایت وشفقت بندگان خدا خاصۃً گنہگاران اُمت از سر تا پا اور حضرتؐ نے فرمایا اَنَا نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ مین نبی ومرسل ہون بلکہ مخلوق د مبعوث ہون صرف شفقت ورحمت کے لیے بدلے خطا کے عطا میرا کام ہے مرتفع غیظ وغضب کے انعام واکرام محل دعا بد کے دعا ہدایت ونیک فرجام ہے دیکھو جنگ اُحد مین جب دندان مبارک شہید ہوا اور کفار نابکار نے حضرت عباسؓ عم حضرتؐ کو شہید کرکے انکا دل وجگر نکال کر اور چبا کر حضرتؐ کے سامنے تھوک دیا اور کس کس شدت وسوء ادبی وگستاخی سے پیش آئے اور کیسے کیسے کلمات کفر وبی ادبانہ شان مالک جبار وقہار مین زبان سے نکالے کہ دبلا اپنے خدا کو آج تیری مدد کرے تیرے خدا نے آج تجکو چھوڑ دیا اسوقت جبریل نہین پہونچتا) اور اسی قسم کے بیہودہ سخن مگر حضرتؐ نے سبکا تحمل کیا مطلق نفس بشری نے جوش نہ کیا انکی ایذادہی وکلمات کفر وسوء ادب پر خیال نکیا باوجودیکہ حق تعالی نے ملائکہ عذاب کو بنا بر تعمیل ارشاد حضرتؐ بھیجا اور اُنھون نے حاضر ہو کر اجازت فسخ ومسخ وہلاک وغرق وغیرہ چاہی حضرتؐ نے فرمایا آئے حامل وحی جبرئیل امین اُس سے مشورہ لے لون جب آئے جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل اور بالاتفاق عرض کی حکم دین حضور ہو جائین سب کفار ملعون ہلاک وتباہ بحالت زبون فرمایا بہتر مین کرتا ہون دعا تم سب کہو آمین تا ہو جاوے دعا مقبول بارگاہ بیچون وبیگون قبلہ رو ہاتھ اُٹھا کر دعا کی اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ وَاھْدِ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ہے کسی مَلَک وجن وبشر مین یہ مادہ شفقت جو وقت ہیجان زحمت سیلان کرے رحمت موقع بد دعا دعا کی

ہیں تو بڑی ہی شان اور بعض کا قول ہے بِالْحَقِّ اے بالمعجزات باہرات دوسرے جنس بشر
سے ممکن نہیں ایسے خرق عادات کہ سنگریزہ بزبان بزبانی مُشت بوجہل میں بول اُٹھیں
کہ بیشک ہیں محمدؐ سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیٰ ہذا القیاس لاکھوں ہیں غیر متعددات
بعض فرماتے ہیں بِالْحَقِّ ای لَا بِالْبَاطِلِ جیسا کہتے ہیں کُفّارِ نابکار محمدؐ ساحر ہیں یا مجنون
یا شاعر کیسی مختلف ہے انکی گفتار جس سے اجتماع ضدین صاف ہے آشکار **قولہ تعالیٰ**
شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا یعنے تمکو حق کے ساتھ بھیجا کس غرض سے شہادت وحدانیت
کے لیے بشارت دینے کے لیے اعمال حسنہ پر ڈرانے کے لیے اعمال سیئہ کفر و شرک و نفاق پر
اِن تینوں صفتوں سے تمھاری ذاتِ اقدس مخصوص ہے ایک تو شاہد ہو یعنے معشوق و محبوب
و ہر دل عزیز ہو رحیم و نرم دل ہو شفیق و کریم ہو غلاموں کے مددگار ہو اُن کا کام
کر دیتے ہو بوجھ اُٹھا لیتے ہو لونڈیوں کے غمخوار ہو انکے ساتھ چلے جاتے ہو بیواؤں
و یتیموں کے خدمت گزار ہو بازار سے سودا و ما یحتاج خرید لا دیتے ہو سڑی و مجنونوں
کے غمگسار ہو جسطرف وہ لیجاتے ہیں چلے جاتے ہو انکی بات سُن لیتے ہو خندہ پیشانی سے
انکا جواب دیتے ہو محتاجوں اعرابوں بادیہ نشینوں کے سہارے دار ہو کہ وہ تمھارے گلے
میں رسّی و کملی کا پھندا ڈال کر گھسیٹتے ہیں اور کس حکومت و بے ادبی سے کہتے ہیں
مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ ہم بھوکے ہیں خدا کے مال سے ہمیں کچھ دلواؤ تم بجائے ایک
فلوس دینے کے دیتے ہو شتر بار تم محمدؐ اسم با مسمےٰ ہو ایک تو شاہد اور پھر مجذوبوں کے
ناز بردار ہو اولادِ آدم سے تا ایندم بتاؤ دوسرا کوئی ایسا اگر بیدار مغز و ہوشیار ہو
یہ تو دنیا میں اور آخرت میں شاہد ہو یعنی گواہ ہو اعمال امت پر جو کچھ ہے چشم دیدہ
و شنیدہ فرماتا ہے وہ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا تمھاری ہی شہادت پر
موقوف ہے انکی جزا و سزا تم ہی تو ہو نائب السلطنت مالک ہر دوسرا شافع یوم الجزا
دوسری تمھاری ذات ہے مُبَشِّرًا بشارت و خوشخبری دینے والے ہو اہل ایمان و اسلام کو

بدرجۂ الرسالت اور تفہیماً لعام الامۃ ای نبی صفت نبوت مین یکّے تبلیغ رسالت مین پورے کوئی دقیقہ دقائق حکمت وغرض رسالت سے فروگذاشتہ نہ کیا اور جو جو نقص وسقم از آدم تا ایندم باقی رہگئے تھے اسکو پورا پورا حسب فرمان مالک انس وجان رفع ودفع وکامل کردیا ہے

یا آدم ست یا بدرِ انبیا خطاب		یا ایہا النبی خطاب محمدؐ ست

چونکہ علم الٰہی مین تھا کہ ابوالبشر سے خطا واقع ہوگی نداء اسمی فرمائی یَا اٰدَمُ اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ حضرت خلیل علیہ السلام سے توریہ واقع ہوگا کہ بظاہر اشارہ شکست بت بہ سمت بت کلان کرینگے بخوف قتل وجبر سلطان جابر زوجہ کو ہمشیرہ کہ در حقیقت (بظاہر کذب بباطن صحیح) ہمشیرہ عمزاد تھین بیان فرماوینگے بوقت طلب قوم اہل تنجیم فرماوینگے اِنِّیْ سَقِیْمٌ ندا کی یَا اِبْرَاہِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا حضرت یوسف علیہ السلام سے سہو ہوگا کہ جانب زلیخا دست درازی کرینگے فرمایا یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا علی ہذا القیاس حضرات داؤد وسلیمان وموسیٰ وعیسیٰ وآل عمران پر قیاس وگمان ہی بخلاف استقلال واستقامت محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ کے کہ وہ موج زن بحر حلم تھا حکم ہوا وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ اس درجہ ایثار وسخاوت کہ حکم ہوا وَلَا تَبْسُطْھَا کُلَّ الْبَسْطِ وہ استقامت کہ عین وقت بددعا دعاء ہدایت محل تحفیظ وحضوری ملائکۂ عذاب مع عذر لاعلمی معاندان بنظر استصواب یقین عفو جرایم سہو وخطا وامید عطا ببارگاہ بے نیاز مالک یوم الحساب **قولہ تعالیٰ** اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ یقینی ہمین نے تو بھیجا ہی تمکو پیغمبر بغرض ہدایت بنی نوع بشر نہ تم مجنون ہو نہ شاعر نہ جادوگر کافر ومشرک ومنافق ہین جو اتہام کرتے ہین تم سچے ہین تمھارے کل اقوال وافعال وحرکات وسکنات کافرون کو نہین چشم بصارت عقل وفراست ہیہات بلا اقرار کیونکر پاسکتے ہین راہ نجات بِالْحَقِّ لے بالقران کہ یہ نبوت پر تمھاری دلیل ہے اور برہان اسکی فصاحت وبلاغت مین عقل انسان ہو حیران معانی ظہر مای وبطنی

ہین کوہ الوند پست نماید) اسکے چند جواب ہین اوّل یہ کہ آفتاب و ماہتاب کی روشنی
اختیاری نہین مقامات تاریک تہخانون و سردابون وغیرہ مین پہونچ نہین سکتی دوم
نجس ورناپاک جگہہ پر یکسان پرتو افگن ہے سوم ممکن نہین کہ دشمن سے نہان و دوست پر
آشکارا کر سکین یا اُسکی کمی و بیشی مین اختیار ہو یا آفتاب و ماہتاب مثل اپنے دوسرا
بنا سکے اور پیدا کر سکے بخلاف چراغ کے کہ یہ جملہ صفت اسمین موجود اختیاری ہی جسکو جیسے
مقام تنگ و تاریک مین لیجائین کسی قسم کا اندھیرا ہو وہان روشنی دیتا ہی کمی و بیشی
مین اختیار ہے کہ فلیتہ و مشعل بنالین جسقدر چاہین ایک سے ایک سو ایک ہزار ایک لاکھ
الی غیر النہایہ ہو سکتا ہے یہ فیضان آفتاب و ماہتاب مین کہان اور نہ آفتاب بذات
روشن ہی نہ ماہتاب دیکھ لو دن کو مثل پارہ ابر نمایان ہی قول حکیمان ہی ضوء القمر
مستفاد من ضوء الشمس روشنی ماہتاب کی مستعار ہے ہر روز جسقدر محاذی آفتاب
واقع ہوتا ہی شب کو اسیقدر روشن معلوم ہوتا ہے بیچ مین دونون کے پہاڑ جو محیط
عالم ہے حائل ہے یہی وجہ ہی کہ پندرہ روز حصہ اول جرم قمر بڑھتا جاتا ہی پندرہ روز
حصہ دوم گھٹتا جاتا ہی تا اینکہ تین روز محاق وغروب کے بعد پھر نمودار ہوتا ہے چراغ
اِن عیوب سے پاک ہی جب چاہو جلا لو شام بارگاہ خالق عالم اپنے نور قدیم کی تشبیہ دیتا ہے
سمجھ لو خاطر خواہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ
اللہ نور ہے آسمانون اور زمین کا اور مثل اوس کہاوت اسکے نور کی ایسی سمجھو موافق
اپنی عقل کے جیسے طاقچہ یا فانوس اُسمین رکھا ہے چراغ روشن ہے اسمین شمع اگر
مذہب اہل طریقت ملت ارباب سلوک عقیدت حقیقت سے واقف وحدت وجود
کے سمجھنے کا مذاق رکھتے ہو تو بخوبی غور کرو اور سمجھو نور خدا محیط و بسیط نور محمدی
محاط ہی اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْم کہنے کا سزاوار فرق اعتباری جزئی و کلی کا صرف
اظہار قدیم وحدیث من وجہ کا اعتبار ہے اہل ارتداد کو اسکا انکار ہے اہل قلب سلیم

دخول جنت کی نقل ہے بعد فتح مکہ آل حمزہؓ وآل عباسؓ کو رسول مقبول اسیر وقیدی کرکے ہمراہ اپنے لائے اس صورت سے کہ وہ طوق وزنجیرون مین مقید تھے مقام فرودگاہ مین آن حضرت نے انکی حالت کو دیکھا اور تبسم فرمایا بعد تشریف بری ان لوگون نے طعن وتشنیع کی کہ محمد بڑا قسی القلب وغلیظ القلب ہے صلہ رحم وقرابت کا یہی مقتضا ہے کہ ہمکو حالت مصیبت وسختی مین دیکھکر بجاے رنج وتاسف ہنستا ہے صحابہ کرام نے آنحضرت سے خبر کی کہ محبوسون نے حضرت کی ایسی ایسی بدگوئی کی اور وجہ تبسم پوچھی حضور نے ارشاد کیا حق تعالی نے مجکو مبشر مبعوث کیا جب انھون نے فہمایش زبانی نہ سُنی مقید بزنجیر وسلاسل کرکے جنت مین لیجانا چاہتا ہون صلہ رحم وحق قرابت کو پورا کرتا ہون تیسری تمھاری ذات ہے نذیراً ڈرانے والے ہو تمامی اہل عصیان و طغیان کو فرعون وقت ونمرود زمان کو خاصہ اہل قرابت ابولہب ابوجہل بن ابی سفیان کو اور چوتھی صفت جو سب سے اشرف واعظم ہے وہ یہ ہے دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ بلانے والے ہو کُل جن وانس کے خدا کی طرف اقرار ربوبیت واثبات وحدانیت کی جانب اُسی کے حکم واذن سے کہ علت غائی ومقصود اصلی تبلیغ رسالت سے رشد وہدایت ہے بہ مشاہدہ معجزات کرکے زبان سے غزا وجہاد کرکے تیغ وسنان سے گھیر لاتے ہو اہل ضلالت کو سوے جنان کے غیظ وغضب مالک دوزخ سے جانب تواضع ومدارات رضوان کہ سمجھنے کے تمھارا مرتبہ وہ جو ہین بندہ احسان کے کس کس طرح سے بناتے ہو علامات رضاء خالق کون ومکان کے سمجھاتے ہو نشانات سخط مالک زمین وآسمان کے وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا اور چراغ روشن یعنی ظلمت ضلالت کے دور کرنیوالے ہو اندھیرے گھر کا اُجالا حق تعالی نے حضرتؐ کو آفتاب وماہتاب کے ساتھ تشبیہ ندی کہ تابانی و درخشانی مین ضرب المثل ہین پرتو اور عکس اُنکا تمام عالم پر پڑتا ہے اور چراغ کے ساتھ تشبیہ فرمائی حالانکہ مشہور ہے اور معائنہ کہ چراغ پیش آفتاب پرتوے ندارد وایوان

فِی عِبَادِی تا ہو جائے فردوس برین مقام تمہارا ابدالآبادی سے ثنا خوان اوسکی سب مور و مگس ہے:: میان اللہ بس باقی ہوس ہے

خانہ پرور چمن ہین آخرای صبا دہم	اتنی فرصت دے کہ ہو لین گل سے بھی آزاد ہم
خندۂ گل بی نمک فریاد بلبل بے اثر	اس چمن سے آہ جا کر کیا کرینگے یاد ہم
خاکسار و نسے موافق کب ہے دنیا کی ہوا	راہ مین اسکے گئے جون نقش پا برباد ہم

اَلْمَجْلِسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِی الدُّعَاءِ وَالدَّعْوَاتِ الْمَاثُوْرَةِ وَالصَّلٰوةِ لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ

مجلس چھتیسوین دعاءین اور دعوات ماثورہ مین اور نماز مین قضاء حاجات کے لیے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ مروی ہے امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا کوئی چیز بزرگ تر نہین خدائے تعالی کے نزدیک دعا سے راوی اس حدیث شریف کے وہ شہسوار میدان عدالت شیر بیشۂ شجاعت ہین جنکی مدح و ثنا مین زبان و قلم عاجز و قاصر ہے جاننا چاہیے کہ دعا کرنا کام انبیا اور اولیا کا ہے اور وہ اپنے حاجات کو دینی ہو خواہ دنیوی بارگاہ رب العزت مین پیش کرنا اور انجاح مرام و مقاصد کی خواستگاری کرنا عذر تقصیرات کی معافی چاہنا صدور قصور پر نادم و پشیمان ہونا مالک خالق کو ہر وقت حاضر و ناظر جاننا اور یہی

تو سمجھو کہ یہ کیا اسرار ہے جسکی لذت سے جگر عاشقان محمدی فگار ہے والہ و شیفتگان
کو ی احمدی کا حال زار ہے پھر عبدہ ورسولہ کا اقرار ہے وہ مالک الملک با عظمت
وشان جبار وقہار غفار وستار ہے اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فرمانا اسی ذات قدیم کو
سزاوار ہے مالک مالک ہے غلام غلام گو کیسا اسے اختیار ہے اسکو ہر آن وہر وقت
اپنا عجز وانکسار ہے اختیار پر استکبار ابلیس کا شعار ہے وہ لایزال اور کل کائنات
ناپائدار ہے وہ خالق کل مخلوق ہر شے ہر آن بقبضۂ قدرت واقتدار ہے لَا یَتَحَرَّکُ
ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ سب اُسکے زیر فرمان ہین عسل گس یا زہر مار ہے یقین کر لو
بیشک وبے شبہہ وہی نافع وہی ضار ہے وہی آفریدگار وہی آمرزگار ہے یہ سب
جملہ معترضہ تھا اب تفسیر معانی آیت کا اظہار ہے کہ فرماتا پروردگار ہے **قولہ تعالی**
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا اور بشارت دیدی خاص مومنین کو
اس بات کی کہ اُنکے لیے اللہ کی جانب سے ہی فضل بڑا بشارت اوّل عام تھی کل اُمت
دعوت کے لیے یہ بشارت خاص مومنین کو ہی جنمین پوری پوری صفت ایمان باللہ
کی پائی جاتی ہے نعمت پر شکر کرتے ہین بلا پر صبر کرتے ہین توکل وقناعت پیشہ ہے
حلم ومروت حرفہ ہی بہی خواہ خلائق ہین ترقی طلب دین اسلام ہین محب وہمدرد
برادر دینی ہین رضا وتسلیم ہین صادق یقینی ہین متبع شریعت سید المرسلین
مقلد ائمہ مجتہدین ہین عقائد ایمانی مین درست عبادت وطاعت مین چست سنن و
واجبات کے نگہبان فقرا وغربا کے پشتیبان اولیاء اللہ کے عاشق زار علما وصلحا
کے یار غمگسار صدقات وخیرات دینے کے عادی اہل اسلام کے غم سے غم انکی شادی سے
شادی جو مسلمان موصوف بصفت مذکورہ ہین اُنھین کو بشارت نار جہنم سے دی آزادی
اُنھین کو ہی فضل کبیر کی منادی بس او مومنو توبہ واستغفار سے کرو خانۂ ایمان کی آبادی
اور حیات بے ثبات پر نہ جاؤ ثواب عقبیٰ کی بربادی مان لو دل سے اُسکا حکم فَادْخُلِی

وَنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ اے زکریا تمکو خبر دیتے ہین لڑکے کا جسکا نام یحییٰ ہے اسم با مسمی
زندہ کرنیوالا دین کا تصدیق کرنیوالا ہے کلمات اللہ کا اور سردار ہے اور عفیف و پارسا ہی
اور نبی ہی منجملہ صالحون سے تمنے ایک عام لفظ طیبۃ کی خواہش کی ہمنے جملہ اوصاف اسکی بالتفصیل
بیان کردیے جو جو اپنی عنایت و فضل سے مرحمت کیے اور دعاء مؤمنین جو کہ عباد الرحمٰن ہین
یہ ہے رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ اے پروردگار ہمارے
عطا کر ہماری بیبیون سے ہماری اولاد سے وہ نیک و صالح و تازگی آنکھ کی ہون ہماری
بیبیان نیک صورت نیک سیرت ہون اطاعت خدا و رسول و شوہرون مین مستعد و سرگرم
ہون سلیقہ شعار نیک پارسا ہون اولاد ایام طفولیت سے حفظ قرآن مجید مین اکتساب
علوم و فنون مین راغب ہون فخر خاندان ہون کہ انکو دیکھکر ہماری آنکھین روشن ہون
دل تازہ ہو از رواج کثرت اولاد مین سب سے افضل و بہتر ہون اولاد نور نظر لخت جگر ہون
مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ بعض مؤمنین یون دعا کرتے ہین رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً
وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اے پروردگار ہمارے عطا کر ہمکو دنیا
مین نیکی اور آخرت مین نیکی اور بچا ہمکو عذاب آتش دوزخ سے دنیا کی نیکی زوجہ منکوحہ
عفیفہ نیک پارسا حسینہ جمیلہ مطیعہ ہونا اولاد نیک سیرت ہونا جار و ہمسایہ نیک ہونا
اہل معاملہ جنسے سابقہ ہر وقت ہو آقا مالک حاکم وقت نیک ہونا وغیرہ آخرت کی نیکی
خاتمہ بخیر ہونا سوال منکر نکیر آسان ہونا عذاب قبر سے محفوظ رہنا سرور کائنات علیہ
التحیات کو حکم ہوا قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ کہو اے پروردگار
بخشش کر اور رحمت فرما اور تو بہتر ہے رحم کرنیوالون کا غرضکہ ہر نبی نے اپنے اپنے
وقت و حاجت پر بارگاہ رب العزت مین دعا کی اور مقبول ہوئی اور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا الدُّعَاءُ لَجَسَمَ الْبَلَاءُ اگر دعا نہوتی تو ہر آئینہ مجسم ہو جاتی
بلا مؤمنین کو حکم ہوا اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اے بندو اپنے پروردگار کو پکارو

اصل اصول عبادت لب لباب جملہ طاعت ہی جیسا کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے عفو زلات کے لیے دعا بالحاح وعاجزی عرض کی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اے پروردگار ہمارے ہمنے ظلم کیا اپنی ذاتوں پر یعنی تونے تو ہماری بہتری کے لیے حکم فرمایا تھا کہ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اے آدم وحوا تم دونو اس درخت گندم کے پاس ہرگز نہ جانا پس تم ظالمون سے ہوجاؤگے ہمنے باغوائے ابلیس وخواہش نفس خسیس اُسکو کھالیا اور اس سے یہ نقصان ہوا جسکو تونے ارشاد فرمایا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا پس کھل گیئن اُسکے کھانے سے شرمگاہین انکی بول وبراز کی احتیاج ہوئی جنت مقام لطافت ونزہت پاک وصاف ستھرا تھا حکم ہوا اُخْرُجَا مِنْهَا نکل جاؤ تم دونون جنت سے جب کہ تمنے نافرمانی وطغیانی کی کیونکہ جنت جاے سرور انجام فرحت آغاز ہے نہ مقام بول وبراز جب حضرت آدم علیہ السلام نے عذر کیا قصور کی معافی چاہی اور عرض کی پروردگارا اگر تو ہی مغفرت نفرمایگا اور دریاے رحمت تیرا جوش زن نہوگا اور ہمارے گرد وغبار عصیان کو نہ دھویگا یقینی ہم دونون زیانکارونسے ہونگے کہ ملجا وماوی ہمارا مالک وخالق ہمارا تو تو ہی ہی ہمارا دوسرا کوئی فریادرس عذر نیوش نہین معبود برحق حاکم مطلق تو تو ہی ہی بشر کے مادہ مین شر ہی رحیم کی شان سے رحمت ہے از خوردان خطا واز بزرگان عطا مشہور ہے تو تو مالک الملک والجبروت بہمہ صفت موصوف ہی حق تعالی نے مزید رحم وکرم سے دعا انکی قبول فرمائی حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی اپنی اولاد ہونے کے لیے اور بہ عجز وزاری گزارش کی رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ اے پروردگار میرے بخشش فرمایا اور عطا کر اپنی رحمت عامہ کے طفیل سے اپنی جانب سے گو مین مستحق وسزاوار اسکا نہین ہون اولاد نیک صالح جو اطاعت وفرمانبرداری تیری کرے پس بیشک تو سُننے والا ہی دعا کا حق تعالی نے قبول فرمائی حکم کیا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا

کہ دور ہی سے نشانہ لگاتا ہے اور وہ خطا نہین کرتا قوی کو موقع فرار نہین دیتا وَبِالدُّعَاءِ
نَجَا مِنَ الْاَوْلِيَاءِ وَهَلَكَ مِنَ الْاَعْدَاءِ اور دعا کی برکت سے نجات پائی اولیاء اللہ
نے اور ہلاک ہوگئے بددعا سے عدو اللہ کے بعض اخبار مین وارد ہے کہ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوسٰى
خَمْسَةٌ مِنِّي وَخَمْسَةٌ مِنْكَ حق سبحانہ جلشانہ نے وحی فرمائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کیطرف
کہ پانچ چیزین میریطرف سے ہین اور پانچ چیزین تیری طرف سے اَلْاُلُوهِيَّةُ مِنِّي وَالْعُبُودِيَّةُ
مِنْكَ پالنا پرورش کرنا جو شان الوہیت و ربوبیت ہے وہ میری طرف سے اور
عبودیت اور بندگی و فرمانبرداری تیری طرف سے اَلْجَنَّةُ مِنِّي وَالطَّاعَةُ مِنْكَ جنت
عطا کرنا میری طرفسے ہے طاعت و عبادت تیری جانب سے اَلنِّعْمَةُ مِنِّي وَالشُّكْرُ مِنْكَ
نعمت میری جانب سے شکر تیریطرف سے اَلْقَضَاءُ مِنِّي وَالرِّضَاءُ مِنْكَ قضا و حکم رانی
میری طرفسے ہے اور رضا و تسلیم تیری طرف سے اَلْاِجَابَةُ مِنِّي وَالدُّعَاءُ مِنْكَ
قبول کرنا میری طرف سے ہے دعا کرنا تیری طرف سے آنحضرت نے ارشاد فرمایا
اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي اَنْ يَّرْفَعَ الْعَبْدُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدُّهُمَا صِفْرًا یقینی
اللہ تعالیٰ غنی کریم ہے اسکا غنا و کرم ذاتی لایزالی ہے حیا و شرم کرتا ہے اس بات سے
کہ اسکا بندہ اسکی طرف اپنے دونون ہاتھ پھیلائے اور وہ رد کردے خالی دنیا مین
جو اہل مروت و ہمت ہین وہ تو سائل کے سوال کو رد نہین کرتے وہ تو مالک خزائن
السموات والارض ہے اُسکے خزانہ مین کس چیز کی کمی ہے بحکم کن فیکون سب کچھ
موجود ہے مصلحت و مشیت اسکی شرط ہے ؎

آن کس کہ توانگرت نمے گرداند		او مصلحت تو از تو بہ مے داند

آنحضرت نے فرمایا جب امر مہم و مشکل مین چالیس مرد مسلمان دعا کرینگے حق تعالیٰ اُسکو قبول
فرمائیگا بشرطیکہ مصلحت اسکی خواستگار ہو بشر اپنا نفع و ضرر مطابق تمنا و آرزو و تصور
کرتا ہے انجام کار خیر و شر علام الغیوب بہتر جانتا ہے اب جاننا چاہیے آداب قبولیت دعا کی

اور اُس سے دعا کرو روکر گڑگڑا کر جھکے سے آہستہ سے بتوجہ دل وخشوع قلب جیسا کہ
حاکم کے آگے بعجز وزاری عرض مطالب کرتا ہے اپنے حال زار پر اُسکو رحم دلاتا ہے
اسیطرح سے مالک وخالق سے عرض مدعا کرو یہ ادب ہے آمین امید قبولیت ہے اور آنحضرتؐ
نے فرمایا اَلدُّعَاءُ رَاسُ الْعِبَادَةِ دوسری روایت مین ہی اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ
دعا سر ہے عبادت کا دعا مغز ہے عبادت کا جیسا کہ سر ومغز رئیس الاعضا ہین کہ انسے
جسم کی سلامتی ہی مدار حیات وزندگی ہے اسیطرح سے دعا سر ومغز ہے قسم عبادت کا
تیسری روایت مین ہی اَلدُّعَاءُ جَنَاحُ الْعِبَادَةِ دعا بازو ہے عبادت کا تمام جسم کے
کام متعلق ہین بازو سے جیسی بازو مین قوت ہوگی کام عمدہ ہوگا ویسا ہی جسقدر دعا
مین خشوع وخضوع ہوگا مقبولیت مین قوت ہوگی چوتھی روایت مین ہے اَلدُّعَاءُ
سِلَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ دعا ہتھیار ہے مؤمنین کا جسطرح ہتھیار بند آدمی پر کوئی حملہ
نہین کرسکتا اسیطرح سے دُعا گو پر ابلیس حملہ نہین کرسکتا اور فرمایا عَلَیْکُمْ بِالدُّعَاءِ
فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ وَسِیْلَۃً التزام کرو اپنی ذاتون پر دعا کا پس یقینی وہ بڑا وسیلہ ہی
قبول اعمال کا اور فرمایا لِکُلِّ شَیْءٍ زِیْنَۃٌ وَ زِیْنَۃُ الْعِبَادَۃِ اَلدُّعَاءُ ہر شئے کے
لیے زینت ہی اور زینت عبادت کی دعا ہی حق سبحانہٗ جلشانہ عام حکم فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْ
اَسْتَجِبْ لَکُمْ دعا کرو مجھسے قبول کرون مین تمھاری دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ دعا کرو خدا سے ایسی خشوع وخضوع
اور حضور قلب سے کہ تم یقین کرلو اجابت دعا کی کہ ہمنے ہر طرح سے اپنے پروردگار مالک کے
آگے عجز وانکسار سے عرض مدعا کیا یقینی امید ہے کہ وہ قبول فرمائے کہ وہ رحیم وکریم ہے
اور آنحضرتؐ نے فرمایا اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْفُقَرَاءِ وَمَجَانِیْقُ الضُّعَفَاءِ دعا ہتھیار ہے
فقیرون غریبون محتاجون کا منجنیق ہی ضعیفون کی منجنیق نام ہی آلہ ضرب سنگ وکلوخ کا
جسکو ہندی مین گوپھنا کہتے ہین یعنی ہر چند وہ ضعیف وناتوان ہے مگر نشانہ انداز ہے

مالک جس سے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسکو چاہتا ہی ذلت دیتا ہے جسکو چاہتا ہی تیرے ہی قبضۂ
قدرت مین خیر وصلاح ہے نوین یہ کہ اوقات شریف تلاش کرے استجابت دعا کے لیے
جیسے یوم عرفہ ماہ رمضان روز جمعہ روز عاشورا وقت صبح صادق وقت زوال آفتاب
اور وقت غروب کے ٹھیک نصف شب اسلیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی
پروردگارا تیری حضوری و دربار خاص کا کون وقت ہی کسوقت عرض معروض کرون
ارشاد ہوا فِی کَبِدِ اللَّیْلِ قلب شب مین کہ وہ وقت خلوت وتنہائی کا ہی موقع شکوہ و
شکایت وعذر تقصیرات اور آقا و مالک کے مہربان کرنے کا اس سے بہتر ہے طالب
مطلوب عاشق ومعشوق کے وصال کا بھی وقت ہے اور ظلمت وتاریکی کا کہ کوئی اسرار
وراز ونیاز پر واقف نہو دسوین احوال بابرکات کی جستجو رکھے جیسے حالت آنے
باران رحمت آلہی کے اور بعد نماز فریضہ کے حالت مصاف غازیون کے حالت بیٹھنے
امام کے خطبہ کے لیے روز جمعہ کے وبعد نماز جمعہ کے آنحضرتؐ نے فرمایا ان حالات
مین دروازے آسمان کشادہ ہوجاتے ہین اور خاصۃً حالت رقت قلب واضطراب کے
آنحضرتؐ نے فرمایا اِغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ رِقَّةِ الْقَلْبِ وَالْاِضْطِرَابِ اسلیے کہ
اس حالت مین انقطاع کلی اور وسائل سے ہوتا ہی اور توجہ الی اللہ اور یہی دلیل مقبولیت ہے
اور حالت زیارت مکہ معظمہ کے حالت طواف مین حالت زیارت قبر شریف رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارھوین وہ محفل ومجلس جہان نو آدمی جمع ہون بغرض ذکر خیر یا
جلسۂ پند ووعظ ہو بارھوین جب دو دوست باہم دینی مواخات کرین حب فی اللہ وبغض
فی اللہ پر عہد وپیمان کرین اور مرید پیر طریقت کے ہاتھ پر بیعت وتوبہ کرے معاصی و
ذنوب سے تیرھوین جسم ولباس پاک وستھرا ہو وضو ومسواک سے مصفا خوشبو سے مکان
معطر ہو چودھوین یہ کہ وقت طاعت وعبادت کو فراموش گناہ وجنایات کو یاد کرے
پندرھوین وقت دعا رحمت آلہی سے مایوس نہو اپنے گناہون کو بمقابلہ رحمت رحیم کے کثیر نہ سمجھے

اکیس ہین اوّل باوضو ہونا دوسرے دو رکعت نماز پڑھنا تیسرے اول دعا کے حمد و ثنا کرنا چوتھے اوّل و آخر اُسکے درود شریف پڑھنا پانچوین طاق پڑھنا یعنے تین بار پانچ بار سات بار جیسا قرآن مجید مین تعلیماً ارشاد ہے فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پس جب اُنھون نے عدد وتر پورے کرلیے کہ اپنے پروردگار سے سات مرتبہ دعا کرلی قبول کی اُنکے حق مین اُنکے پروردگار نے دعا انکی وارشاد کیا اِنِّی لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ ہم نہین ضائع کرتے مزدوری کسی کام کرنے والے کی تمسے اسکی محنت و مشقت رایگان نہین کرتے اگر دوست ہی دونون جہان دنیا و عقبیٰ مین ذرہ در دنیا ہمتا در آخرت اگر دشمن ہے تو صرف دنیا ہی مین نتیجہ و ثمرہ اسکی ریاضت و محنت کا عطا کرتے ہین حسب عقیدت اُسکے گو بظاہر بوسیلۂ لیل و نہار شمس و قمر حجر و شجر ہو کسی مذہب و ملت کا پابند ہو مال و دولت ثروت و حکومت آل و اولاد صحت و تندرستی جو مطلوب و مقصود ہی ہماری بارگاہ بے نیازی سے وہ مرتاض نہین مردود ہی گو کوئی اسکا معبود ہی باب حاجت روائی عالم اسباب نہین مسدود ہی کافر و مشرک و منافق کے لیے بھی سامان عیش و عشرت دنیوی موجود ہی مگر عیش آخروی دائمی مقصود ہی چھٹے بہ تکلف و جبر متوجہ الی اللہ ہونا ساتوین الحاح و زاری کرنا آٹھوین جس قسم کی حاجت ہو اُسی نام سے التجا کرنا اگر دفع افلاس کے لیے یا غنی یا مغنی اگر شفاء مریض ہی یا شافی ای شفا دہندہ کے نام سے علیٰ ہذا القیاس حق سبحانہ جلشانہ نے آنحضرتؐ کو خطاب فرمایا کہ تمکو چونکہ حکومت و فرمانروائی ملک نبوت و رسالت عطا ہوئی تمغۂ اعزاز و عزت بین الاقران حاصل ہوا ہماری حمد و ثنا مین اسطرح سے رطب اللسان ہو قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ کہو لے پروردگار مالک مُلک ملکوت لاہوت جبروت ناسوت کے دیتا ہی ملک نبوّت یا سلطنت جسکو چاہتا ہی اور لے لیتا ہی ملک

مالک وینار رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ ایک قوم مین قحط سال نمودار ہوا انسان وحیوان بیحد و
شمار قریب ہلاک ہوے بزرگان قوم بنا بر استسقا وطلب باران بیرون شہر نکلے اور چند روز
متواتر با گریہ وزاری ریگ گرم پر لوٹے اور دعا کی کچہ اثر مترتب نہوا مایوسانہ اولیاء اللہ
کی خدمت مین رجوع کی جب وہ بخلوص قلب متوجہ دعا ومناجات ہوے ملہم غیب نے الہام کیا
کہ کیونکر مستحق رحمت ہو وہ قوم جو مرتکب حرام ہو غذاء حرام سے شکم انکے پر ہین خون ناحق
سے ہاتہ انکے آلودہ ہین فسق وفجور مین شب و روز شاغل ہین اوامر ونواہی سے بالکل
جاہل ہین بندہ دینار و درم ظالم وجابر ہین نہ رحمت کے قابل ہین رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دَعْوَتَانِ لَیْسَ بَیْنَ اللّٰہِ وَبَیْنَہُمَا حِجَابٌ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ
وَدَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ دو دعائین ہین کہ درمیان قبولیت
خدا کے اور درمیان انکے پردہ وحجاب نہین ہی یعنے مستجاب بارگاہ ربوبیت اور نشانہ
تیر اجابت ہین ایک دعا باپ کی اپنے لڑکے کے حق مین جب وہ سعادتمندی سے اطاعت
وفرمانبرداری والدین مین ہمہ تن مصروف ہو دوسرے مرد مسلمان کی بہائی مسلمان کے
حق مین اسکے پیٹہ پیچہے اسکی غیبت مین جب کہ کوئی غرض درمیان مین نہو دعا خالصاً للہ ہو
اور دعاے مضطر مستجاب ہے حق سبحانہ جلشانہ ارشاد فرماتا ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ کون ہی بجز پروردگار عالم حاضر وناظر کے جو قبول فرمائے
دعاے مضطر کی جبکہ وہ حالت اضطرار واضطراب مین اسکو پکارے اور دور کردے
اسکی برائی کو کہول دے اسکے عقدہ رنج والم کو جس مصیبت وبلا مین مبتلا ہوا اسکو رفع
دفع کردے اگر حاکم وقت کی عذاب مین گرفتار ہے اسکو رحیم کردے اگر کسی مہلک مرض مین
کوئی مریض بیمار وعلیل ہے صحت عطا کردے اگر محبوس وقیدی ہی رہائی پائے اگر کسی تہمت
والزام مین ملزم ہی بری ہوجاے غرضکہ کوئی آفت ارضی وسماوی ہو دور ہوجاوے
حق تعالی فرماتا ہے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پکار و اپنے

سوطھوین یہ کہ اول گناہون سے توبہ و استغفار کرے سترھوین رد مظالم کرے حقوق العباد کی حتی الامکان تلافی کرے اٹھارھوین وقت دعا نیت نذر و رفع حاجت غربا و مساکین کرے انیسوین دونون ہاتھونکو محاذی سرکے کشادہ کرے اور اشک آنکھونسے جاری بیسوین سوے آسمان نہ دیکھے کہ سوء ادب و منہی عنہ ہے اکیسوین بعد فراغ دونون ہاتھ منہ پر پھیرلے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ امید ہے کہ اس حالت مین یہ تیر دعا ہدف نشانہ اجابت ہو خطا نکرے اگر اسکے حق مین وہ امر مصلحت نہین ہے اور خواہش ازلی اسکی خواستگار نہین ذخیرۃ العقبیٰ رہیگی آنحضرتؐ نے فرمایا تمنا کرینگے وہ لوگ جنکی دعا دنیا مین قبول ہوئی اور مطابق تمنا اُنکی مطلب برآری ہوئی جب دیکھینگے ان لوگون کے مراتب و درجات کو جو دنیا مین اجابت سے محروم رہے اور کہینگے کاش ہماری کل آرزوے دلی و مقاصد قلبی دل کی دل ہی مین رہتی تو آج ہم بھی یہ مدارج علیا پاتے جاننا چاہیے اجابت دعا کے لیے دو صفت لازمی ہین ایک اکل حلال دوسری صدق مقال حلال روزی کھانا سچی بات بولنا اخلاق ذمیمہ کو چھوڑنا افعال حسنہ کیطرف دوڑنا اخبار مین لکھا ہے زمانۂ نبوت حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام مین قحط سالی ہوئی حضرت کلیم بنی اسرائیل کے رہبان و رئیسان قوم کو ہمراہ لیکر دعاے استسقا و طلب باران کے لیے صحرا مین نکلے جب آمادہ دعا ہوے الہام غیبی نے آواز دی اے کلیم تمھارے گروہ و جماعت مین ایک مرد نمام ذمیم ہے چغلخور بدخو ہے جب تک اسکو دور نہ کروگے دعا قبول نہوگی عرض کی بار الٰہا یہان اژدہام ہے اسکا کیا نشان و کیا نام ہے حکم ہوا سبحان اللہ یہ کیسا تمھارا اخلاف عقل کلام ہے نمامی کو مذموم کہین نشان بتائے وہ بھی تو نمام ہے حضرت کلیم کل قوم کی جانب مخاطب ہوے اور فرمایا تم سب کے سب اپنے اپنے کل گناہون سے توبہ و استغفار کرو خاصتہً نمامی سے جب سب نے توبہ و استغفار کی حق تعالیٰ نے دعاے کلیم اللہ قبول فرمائی فوراً باران رحمت آلٰہی آیا ہر ایک برگ درخت بارش باران سے نہایا

مالک و واحد
حاجتی فاعطنی سوالی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللھم انی اسألک ایمانا
دائما یباشر قلبی واسألک یقینا صادقا حتی اعلم انہ لن یصیبنی الا ما کتبت لی
ورضاء بما قسمت لی پس وحی فرمائی حق سبحانہ جلشانہ نے حضرت کی جانب اور ارشاد
کیا اے آدم تمنے وہ دعا جامع کی کہ ہمنے اسکی برکت سے کل گناہ تمہارے عفو کر دیے
اور ہر کوئی تمہاری اولاد سے یہ دعا پڑھے گا کل گناہ اُسکے بخش دینگے اندوہ وغم کو
اُسکے دور کر دینگے آن حضرت نے فرمایا جو کوئی اس دعا کو تین بار بعد نماز مغرب کے
اور تین بار بعد نماز صبح کے پڑھا کرے حق تعالی کل مایحتاج سے اسکو مستغنی کر دے اور
فرمایا حضرت نے یہ دعا، ایمان ہے جو کوئی اس دعا کو تین بار صبح وشام پڑھ لیا کرے
ایمان اسکا سالم رہے وہ یہ ہے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسول
اللہ نبیا اور جو کوئی قعدۂ اخیرہ میں بعد نماز فریضہ کے قبل سلام کے پڑھ لیا کرے
حق تعالی سب گناہ اسکے عفو فرماوے اور جنت اسکے لیے واجب ہو وہ یہ ہے اللھم
انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من
عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اور جسکے ذمے کسیکا قرض ہو اس دعا
کو بعد نماز فریضہ گیارہ بار پڑھ لیا کرے حق تعالی ادا کرے اگرچہ مثل کوہ احد کے ہو
اللھم یا فارج الھم ویا کاشف الغم ویا مجیب دعوۃ المضطرین فارحمنی
رحمۃ یغنینی بھا من رحمۃ من سواک اور جو کوئی ہر صبح کو یہ دعا پڑھے اللہ تعالی
ہر چیز کی شر و بدی سے محفوظ رکھے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر نفسی ومن
کل ما خلق ومن کل ذی شر ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتھا ان ربی
علی صراط مستقیم اور جو کوئی صبح وشام اس دعا کو پڑھ لیا کرے کل کام اسکے
اجرا ہوتے رہیں کوئی کام اسکا بند نہو اللھم انی اعوذ بک ان اضل او اضل
او اذل او اذل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی اور جو کوئی بعد نماز صبح کے

پروردگار کو اور دعا کرو اُسکی بارگاہ بے نیازی مین گڑگڑا کر عاجزی و انکساری سے
اور چپکے سے آہستہ سے حضوری قلب سے خالص دل سے بیقینی وہ نہین دوست رکھتا حد سے
بڑھنے والون کو جو حدود اللہ کی محافظت نہین کرتے افراط و تفریط سے نہین بچتے
دائرۂ شریعت سے پاؤن باہر نکالتے ہین امورات دینی کے چار اصول مقرر ہوئے
کتاب و سنت و قیاس و اجماع جو جو اوامر و نواہی حلال و حرام وغیرہ کہ قرآن مجید سے
ثابت ہین جو احادیث صحیحہ سے پایۂ ثبوت کو پہونچے ہین یا جو ائمۂ مجتہدین نے کتاب
و سُنّت سے اخذ و قیاس کیے یا جن مسائل پر اجماع امت محمدیہ ہے انکی اتباع واجب و
لازم ہے اہل سُنّت و جماعت کے چار امام مجتہد ہین جنکی تقلید پر انحصار ملت و مذہب
دین متین ہے پانچوان مذہب بدعت ہے خلاف سُنّت و طریقہ حقہ ہے اِس سے اجتناب
اولیٰ ہے اوّل امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ ہین جنکے مقلد لاکھون اولیاء اللہ
و کملا و فقہا و صلحا و مشائخ گذرے ہین دوسرے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تیسرے امام احمد
حنبل رحمۃ اللہ چوتھے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پس تا قیام قیامت انھین کے مسائل کلی و
جزئی اخذ و قیاس پر اختتام مذہب دین اسلام رہیگا اور جو انکے بعد ہوئے وہ سب
انھین چارون بزرگوارون کے تلامذہ و شاگرد اور انھین کے پیرو و مقلد ہین مکان
شریعت مصطفویہ کے یہی چار دروازے ہین جس دروازے سے چاہے اُسمین داخل ہوسکتا ہے
جو پانچوان دروازہ اپنی عقل و رای سے تجویز کرے وہ عین ضلالت ہے یا چارون مذہبون
سے بقیاس عقل ناقص اپنے انتخاب کرے وہ بدعت ہے دعوات ماثورہ وہ دعائین
جنکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا اور آنحضرتؐ سے بروایت صحیح ثابت ہین
فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جب توبۂ ابو البشر آدم علیہ السلام مقبول ہوئی تو حضرت آدم نے سات بار
طواف خانۂ کعبہ کا کیا اور خانۂ کعبہ اسوقت ایک پشتہ تودۂ سُرخ تھا اور مقابل خانۂ کعبہ
کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس بار اور ہاتھ دعا کے واسطے اٹھا کر پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ پس حاجت جو کچھ چاہے اللہ تعالے قبول فرمائیگا وراس حاجت کو روا فرمائیگا اور جو کوئی پیش از صبح صادق بیدار ہو کر غسل کرے و جامہ نو پہنے اگر ممکن ہو سفید کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور وضو و مسواک کرے اور ۲ دو رکعت نماز بہ نیت قضای حاجت پڑھے اوّل رکعت مین بعد فاتحہ سورۂ کافرون سات بار پڑھے اور رکعت دوم مین بعد فاتحہ کے سورۃ الاعلیٰ سات بار پڑھے اور بعد سلام کے سجدے مین جاوے اور پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سات بار درود شریف سات بار اور پھر سجدے سے سر اٹھاوے اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر اپنی حاجت کے لیے دعا کرے اللہ تعالے قبول فرمائیگا اور جو کوئی شب جمعہ کو چار رکعت نماز ادا کرے رکعت اوّل مین بعد فاتحہ کے سو بار پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ رکعت دوسری مین سو بار پڑھے رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اور تیسری مین سو بار وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ اور چوتھی مین سو بار حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور بعد سلام کے اوّل اور آخر مین درود شریف اور درمیان مین ایک سو ایک بار پڑھے رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ انشاء اللہ جو حاجت و غرض رکھتا ہو روا ہو خصوصاً کوئی محبوس و قیدی ہو یا اسکا خوف و اندیشہ یا کوئی مقدمہ سخت و سنگین درپیش ہو اور اسمین خوف عزت و آبرو ہو حق سبحانہ جلشانہ اسکی دعا قبول فرمائے اس مہلکہ سے نجات عطا کرے وہ حاجت روا ہو اور جو کوئی چار رکعت نماز بہ نیت قضای حاجت پڑھے اور ہر رکعت مین اکتالیس ۴۱ بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور بعد سلام کے سجدہ کرے

اِس دعا کو پڑھ لیا کرے ایمان اُسکا سالم رہے نفاق سے بری رہے اَللّٰھُمَّ یَا وَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ مَسِّکْنَا بِالْاِسْلَامِ وَثَبِّتْنَا عَلَی الْاِیْمَانِ حَتّٰی نَلْقَاکَ بِہٖ وَاَنْتَ عَنَّا رَاضٍ غَیْرُ غَضْبَانَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اور جو کوئی یہ دعا پڑھے اللہ تعالےٰ کے ملائکہ کے ساتھ حمد وثنا کرنے والون مین لکھا جاوے لِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَلَہُ الْکِبْرِیَاءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور جو کوئی اِس دعا کو پڑھے سوتے وقت زیارت نور جمال آراے رسول مقبول سے خواب مین مشرف ہو اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اِقْرَأْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِّنِّیِ السَّلَامَ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَصِلْ وَحْدَتِیْ وَارْحَمْ غُرْبَتِیْ وَارْزُقْنِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور جو کوئی بعد نماز صبح کے قبل از طلوع آفتاب کے سَو بار اِس دعا کو پڑھے جملہ حاجات اِسکے روا ہون اَللّٰھُمَّ یَا دَائِمُ یَا قَائِمُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا سَنَدُ یَا مُسْتَنِدُ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور جو کوئی تمام روز مین تین بار اس دعا کو پڑھے حق تعالےٰ تمام آفتون سے اُسکو امن وامان مین رکھے محنت ومشقت سے بچاوے اَللّٰھُمَّ لَا تُبْلِنَا بِمِحْنَۃٍ وَلَا تُرْسِلْ عَلَیْنَا نِقْمَۃً وَلَا تَاْخُذْنَا غَفْلَۃً وَلَا تَجْعَلْنَا مُثْلَۃً وَاغْفِرْ لَنَا مَا لَا یَغْفِرُ غَیْرُکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ **نماز ہاے قضاے حاجات** حق سبحانہ جلشانہ نے حکم فرمایا ہے کہ اپنے قضاے حاجات ومرادات مین استعانت چاہو بذریعہ صلوات کے بنابران چند طریقے لکھے جاتے ہین روایت کرتے ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی بارہ ۱۲ رکعت نماز چھ قعدہ اور ایک سلام سے ادا کرے رات مین یا دِن مین اور بعد نماز کے حمد وثنا کرے پروردگار کی اور سَو بار درود پڑھے اور پھر سجدہ کرے اور سجدے سے اُٹھکر پڑھے سات بار سورہ فاتحہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

بینَ ذٰلِکَ سَبِیلاً کہدو تم اے محمد مصطفٰے ہمارے بندون اہل اسلام وایمان سے کہ اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے جس نام سے جی چاہے پکارو پس اسکے لیے تمام نام نیک ہین اللہ اسم ذاتی ہی اور اسمار صفاتی ہین اللہ نام ہے اس ذات واجب الوجود کا جو مستغنی ہے جمیع صفات کمال سے الآن کما کان ؎

ہمیشہ سے ہی اور رہے گا ہمیشہ		سب ہین اسکے مخلوق وہ ہے بیش

ور اسم ذاتی کے اسم صفاتی واضافی ایک لاکھ ہین منجملہ اسکے نودونہ نام قرآن مجید مین موجود ہین جو مشہور ومعروف ہین ارشاد فرماتا ہے وتعلیم بظاہر خطاب عام ہے مگر مخاطب درحقیقت اُمت مرحومہ ہے کہ اپنے نماز وقرارت بہت جہر وبلند آواز سے ذکر وکہ اہل محلہ اور جو قریب ہو انکو تکلیف ہو اور اگر وہ امورات دنیوی کے ذکر مین سماعت قرآن سے غافل ہون گنہگار رہون اسقدر بلند آواز سے نہ پڑھو اور نہ اسقدر آہستہ سے کہ خود بھی نہ سنو کہ ہمنے کیا پڑھا دونون امر ممنوع ہین بلکہ اوسط درجہ اسکا کام کر کہ خیر الامور اوسطہا مشہور ہے وہ یہ ہی نماز جہریہ مین اسقدر آواز بلند کرو کہ دوسرا آدمی بخوبی سُن سکے جو قریب ہو اور سریہ مین اسقدر کہ خود آیات والفاظ کی صحت ومخارج کو سمجھ لو اس سے زیادہ احتیاج تکلف نہین ہر حال مین خلوص نیت وتوجہ قلب مقدم سمجھو اور اہل اصول عبادت کا خضوع وخشوع یقین کرو اور مقصود قیام وقعود رکوع وسجود سے توجہ قلب الی اللہ ہی کہ وہی منظر گاہ خدا ہے پس تزکیہ نفس وتصفیہ باطن کی غرض سے تکلیفات شرعی معین ہین غرضکہ کل اعمال وافعال واقوال مین خلوص شرط ہی استجابت دعوات مین موثر ہے ورنہ محنت وریاضت برباد ہے گو نفس امارہ اسیر شاد ہے ؎

وہ ہوا ہمپر ستم اے نفس تیری ہاتھ سے		کیا کرین اب آہ ہم فریاد تیری ہاتھ سے
درد دل بھی ہی تجھے سے اور توہی درمان بھی ہے		داد تیرے ہاتھ سے بیداد تیری ہاتھ سے
غیر سے شکر وشکایت کچھ نہین دلکو کہ ہے		شاد تیری ہاتھ سے ناشاد تیرے ہاتھ سے

اور سجدے مین اکتالیس بار یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ اور بعد اسکے سیدھا گال اپنا زمین پہ رکھے اور پڑھے وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ جو حاجت رکھتا ہوا سکے لیے دعا کرے حق تعالی قبول فرمائیگا اور جو کوئی شب چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو تین شب متواتر دو رکعت نماز بہ نیت قضاء حاجت پڑھے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ واقعہ تین بار اور بعد سلام کے درود شریف پڑھے گیارہ بار اور خواستگاری حاجت کی کرے اور درود شریف پر ختم کرے اللہ تعالے قبول فرمائیگا اور جو کوئی ان تین شبوں مذکورہ مین دو رکعت نماز بہ نیت قضاء حاجت پڑھے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص ستہتر بار پڑھے اور بعد سلام کے سجدہ کرے اور سات بار سورۂ اخلاص پڑھے پھر اٹھکر دعا مانگے جو مراد رکھتا ہوگا اللہ تعالی قبول فرمائیگا اور جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے اور بعد سلام کے درود شریف ہزار بار پڑھے بعد اسکے دعا قضاء حاجت کی کرے حق تعالی قبول فرمائیگا۔ اور جو کوئی بروز دوشنبہ درمیان نماز ظہر و عصر کے دو رکعت نماز قضاء حاجت پڑھے رکعت اول مین بعد فاتحہ آیۃ الکرسی تین بار اور یَا اَللّٰہُ ہزار بار اور دوسری مین بعد فاتحہ سورۂ اخلاص تین بار اور یَا رَحْمٰنُ ہزار بار اور بعد سلام کے تین سو بار درود شریف پڑھے اور بعد اسکے حاجت چاہے دعا قبول ہوگی اور جو کوئی بروز پنجشنبہ کے بعد نماز اشراق کے چار رکعت نماز بہ نیت قضاء حاجت پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ پڑھے آخر آیت بِغَیْرِ حِسَابٍ تک تین بار اور اخلاص تین بار اور بعد سلام کے سجدہ کرے اور اکتالیس بار پڑھے کلمۂ تمجید اور ایک سو ایکبار درود شریف اور دعا کرے اللہ تعالے قبول فرمائیگا اب سنو تفسیر آیۂ قرآن کہ فرماتا ہے خالق کون و مکان قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْہَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِہَا

ازواجا و ذریۃ اور یقینی ہمنے بھیجے پیشتر تمھارے اے محمد مصطفےٰ ثبت سے رسول اور اُنکے لیے بیبیان اور اولاد عطا فرمائی کہ وہ اپنی قوم و عشائر مین معزز و ممتاز رہے عزت و آبرو مین کل قوم سے افضل ہے شکل و شمائل مین افزون ہے خصائل حمیدہ و شمائل پسندیدہ سے موصوف ہے گو اُمت نے انکی اطاعت کی بانہ کی مگر ہمنے محامد ذاتی و صفاتی سے محلی کیا ذمائم و قبائح سے مُبرّا کیا اور اپنے بندگان خاص کا ذکر فرماتا ہے کہ کس خلوص سے ہماری بارگاہ بے نیازی مین دعا کرتے ہین وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ اور کہتے ہین اے پروردگار ہمارے عطا کر ہمکو وہ بیبیان نیک صورت و نیک سیرت حسینہ و جمیلہ و عابدہ و زاہدہ مطیعہ کثیر الاولاد کہ ہر سال مین فرزند جنین صحت و تندرستی سے رہین اور ہمکو اولاد بھی ایسی نیکبخت سعادتمند بلند اقبال صالح و متقی و پرہیزگار خوش کردار شیرین گفتار لیاقت دار ذی وجاہت و رعب دار مرحمت کر کہ ہماری آنکھین اُنکو دیکھکر روشن و تازہ ہون قلب جگر مسرت اندوز بے اندازہ ہون حق سبحانہ جلشانہ نے قرآن مجید مین انبیاء اولوالعزم کا ذکر فرمایا متاہلون اور مجردون کی تفصیل نہین ارشاد کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِیْ فَلْیَسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ جو شخص دوست رکھے میری فطرت میرے طریقہ کو پس سکو چاہیے اتباع کرے میری سُنت کی اور فرمایا تَنَاکَحُوْا تَوَالَدُوْا فَاِنِّیْ اُبَاهِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ نکاح کرو اولاد جنو اور یہ نہین کہ اُنکو بیکار چھوڑ دو صحبت و ہمبستری سے انکو محروم رکھو اگر قوت رجولیت مین کچھ نقصان ہو نسخہ امساک و باہ سے علاج کرو کہ مقصود نکاح سے تولید اولاد و کثرت نسل ہے نہ کہ بیکار ازالہ مادہ اصل ہے نطفہ وہ شی لطیف ہو کہ جو تمام جسم و خون و اغذیہ لذیذہ و قوت باہیہ کا لب لباب ہی ہیجان ہین ہی جب تک شباب ہی پس یقینی مین فخر و مباہات کرونگا تمھاری کثرت اولاد سے اور امم سابقہ پر جو کہ پہلے تم سے گذر چکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِیْ فَضِیْلَۃِ النِّکَاحِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِھَا

مجلس سینتیسوین فضیلت نکاح اور اُسکے متعلق مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ مروی ہے حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ سے کہ انھون نے کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کرنا میری سُنّت سے ہے اور جسنے انکار کیا میری سُنّت سے پس وہ شخص مجھسے نہین ہی یعنی متبع و مقلد ملّت مصطفویہ نہین ہی جاننا چاہیے کہ نکاح کرنا روش انبیا و اولیا و صلحا و ابرارین کی ہی اور بہترین عبادات ہی اور حصن حصین دین متین اور باعث اطمینان و قرار قلب مشوش و حزین ہی واجب ہے جبکہ قادر امساک شہوت پر نہو اور خوف زنا ور حدیث نفس اور مشوش خاطر ہو اور سُنّت موکدہ ہی حالت اعتدال مین سُنّت مرغوبہ ہے حالت رغبت مین مکروہ ہی حالت خوف و وقت ظلم و جور کے عبادات نفل سے فاضلتر ہے اور حق سبحانہ جلشانہ نے حکم فرمایا وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ اور نکاح کرو تم بے نکاحون کا مرد ہو یا عورت اپنی اولاد و عزیز و اقارب سے اور مردصالحین کا اپنے غلامون سے کہ وہ قمار باز و شراب خوار و بدمعاش نہون حق زوجیت جانتے سمجھتے ہون نان نفقہ و سکنے کے کسب پر ہمت رکھتے ہون اگر ہون وہ فقیر و محتاج کہ با وجود تلاش معاش و کسب بذریعہ ہنر و فن و علم و صنعت روزی انکو بہم نہ پہونچے تو اسکا اندیشہ نکرین نکاح سے باز نرہین غنی کریگا اُنکو حق تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے اگر نیت ادائے سُنّت نبوی ہی اور مدح مین اپنے پیغمبرون کے ارشاد فرمایا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَھُمْ

نیلن بی بی وزوجہ جو مالک اور منتظم امورات خانگی وسامان عیش وعشرت ہی رکھتا ہو وہ مسکین ومحتاج ہی دوسرون سے خدمت کا امیدوار ہی اہل عزت خاندان بودہ ماندان کی نزدیک اسکا کچھ نہین اعتبار ہے اولاد نہ ہونیسے بے وقر ووقار ہے عورات عفیفہ و پردہ نشینون سے ہمکلام ہونے مین شرمسار ہی مرد مجرد گو پارسا ہی تاہم نفس شہوانی سے پُرغبار ہے متاہل کو خلط وملط سے اسکے کنیزون ومغلانیون ومہریون وغیرہ کے جانب سوء ظنی کا اظہار ہے علی ہذا زن بے شوہر نے جسکی جانب نظر التفات سے دیکھا صاف بدگمانی کا اشعار ہے اس حکمت سے حکیم علی الاطلاق کا حکم وَانْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ آشکار ہی اور آنحضرتؐ نے فرمایا خواب ونیند مرد متاہل کی بہتر ہے عبادت عزب ومجرد سے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا لَا یَمْنَعُ مِنَ النِّکَاحِ اِلَّا عَجْزًا وَّفُجُوْرًا نہین باز رہتا نکاح سے مگر وہ شخص جو نسل بُریدہ ہی یا فاجر ہے کہ زنان بدکارہ کی جانب اغب ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا لَا یَتِمُّ تَمَسُّکُ النَّاسِکِ حَتّٰی یَتَزَوَّجَ نہ تمام ہوگا تمسک و چنگل زنی پوری ارکان عبادت پر یہانتک کہ تزویج کرے کیونکہ یہ بھی ایک حکم ہی احکامات الٰہی سے فرمان ہی فرامین حضرت رسالت پناہی سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اِلَّا عَشَرَۃُ اَیَّامٍ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ حَتّٰی لَا اَلْقَی اللّٰہَ عَزَبًا اگرچہ نہ باقی رہی میری عمر سے مگر دس دن حیات زندگانی کے یعنی بعوارض ضعف وپیری وغیرہ مدت حیات بہت قلیل معلوم ہو تو بھی ہر آئنہ اچھا جانتا ہون کہ مین نکاح کروان یہان تک کہ نہ ملون مین خدا تعالی سے مجرد اور مرد بے زن اور رونیوالی اور عدت مین بیٹھنے والی اور فاتحہ ودرود کرنے والی اپنے پیچھے نہ چھوڑ جاؤن اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا وقت ارتحال کے زَوِّجُوْنِیْ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اَلْقَی اللّٰہَ عَزَبًا تم لوگ میرا نکاح کرا دو کسی عورت کے ساتھ تجویز کر کے جو عفیفہ و پارسا ہو عیش آخرت کی چاہنے والی

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يَنْقَطِعُ اِلَّا ثَلٰثَةً وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْلَهٗ بِالْخَيْرِ وَصَدَقَةٌ جَارِيَةٌ
وَعِلْمٌ عَلَّمَهٗ النَّاسَ وَيَنْتَفِعُوْنَ بِهٖ تمام عمل اولاد آدم انقطاع پذیر ہین کہ انکو ٹوٹنا
لازم ہے مگر تین چیزین ایک اولاد صالح کہ دعا کرے اسکے لیے ایصال ثواب کرے
خیرات وصدقات سے دوسرے صدقہ جاریہ ہو کہ مسجد وخانقاہ وسرا ومسافرخانہ و
کنوان وباغ وبستان بنواکر اسکا منافع وقف کردیا غربا ومساکین کے لیے تیسرے
علم دین ہے کہ تعلیم کیا اسکو آدمیون کو پس اُنھون نے اس سے نفع حاصل کیا فائدہ اُٹھایا
اور مسائل دین وطریقۂ شریعت وریاضت عبادت وزہد وعرفان حاصل کیا شاگردون
ومریدون سے اشاعت دین ہوئی تا قیام قیامت یہ تینون شے جاری رہینگی ثواب
اسکا اس میت کو پہونچتا رہیگا اور فرمایا مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اَحْرَزَ شَطْرَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ
اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الثَّانِيْ جسنے نکاح کیا پس تحقیق نگاہ رکھا اُسنے ایک حصہ دین کا پس چاہیے
کہ اتقا وپرہیزگاری کرے دوسرے حصہ مین وہ کسب معیشت ہے وجہ حلال سے اِسلیے
کہ جب تزویج کریگا زوجہ کے نان ونفقہ وسکنے کی فکر ہوگی بعد چندے اولاد پیدا
ہوگی اسکی پرورش کا خیال بعد اسکے تعلیم وتزویج اولاد اسکے بعد اُنکے اولاد کا اولاد
علیٰ ہذا القیاس تا بہ حیات اور آنحضرت نے فرمایا مَنْ مَاتَ وَتَحْتَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ حَرَائِرَ
اَوْ ثَلٰثَةٌ اَوِ اثْنَتَانِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا ضَامِنٌ لَّهٗ بِالْجَنَّةِ
جس شخص نے وفات پائی اور تحت مین اسکے یعنی نکاح مین اسکے چار عورتین آزاد ہین
یعنی لونڈیان نہین ہین یا تین ہین یا دو ہین واجب ہوئی اسکے لیے شفاعت میری
دن قیامت کے اور مین ضامن ہون گا اسکے لیے جنت کا اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے مِسْكِيْنٌ رَجُلٌ لَيْسَ لَهٗ اِمْرَاَةٌ وَمِسْكِيْنَةٌ اِمْرَاَةٌ لَيْسَ لَهَا زَوْجٌ وَاِنْ كَانَا
غَنِيَّيْنِ مِنَ الْمَالِ مسکین ومحتاج ہے وہ مرد جسکی بی بی نہین اور مسکینہ ومحتاجہ ہے وہ عورت
جسکا خاوند نہین اگرچہ دونون توانگر اور دولتمند ہون مال سے یعنی اگرچہ مرد غنی وامیر ہے

تزویج کے یعنی فکر معاش مین اسقدر پریشان ہوگا کہ حلال و حرام مین امتیاز نا کریگا کفر و شرک
سے نہ ڈریگا ازدواج و اولاد کے باعث ایسا دنیا مین پھنسیگا کہ بے موت مریگا حضرت
سلیمان دارانی فرماتے ہین صبر کرنا تزویج عورتون پر بہتر ہے برداشت مصیبتون سے
ایک بزرگ کا قول ہے کہ اپنے کو آتش سوزان مین ڈالنا بہتر ہے مقاربت زنان سے
ایک حکیم کا قول ہی کمی عیال توانگری ہی کثرت عیال درویشی ہی پس احتراز تزویج سے اولی ہے

مرد باید کہ بد بنا نکند میل دو چیز	تا ہمہ عمر و جود دشش بسلامت باشد
زن نکند اگر ش دختر قیصر بود ہند	دام نسازند اگر ش وعدہ قیامت باشد

جاننا چاہیے کہ نکاح مین سات فائدے ہین ایک صیانت نفس کی خیالات فاسدہ سے
دوم انتظام امورات معیشت و اہتمام اسباب خانگی تیسرے بقاء نسل کہ وہ اصل ہے اور
نکاح اسکے لیے موضوع ہوا تا کہ عالم جنس انس سے خالی نرہے اور حکمت بالغہ حکیم علی الاطلاق
بیکار نہو کہ آلہٴ رجولیت مخلوق فرمایا اور اسمین استرخا دیا کہ گون نرم ہے اور پھر سختی
و تندی و تیزی بوقت پڑی بعد شہوت اور پھر منبع نزول نطفہ مخ دماغ سے پھر
اسمین مادہ قوت انجادی و استعداد تشکل شکل انسانی اور اسطح سے اناث مین شکل
معکوس برخلاف ذکور کے اور مادہ قبول و اخذ تخم اور رحم مین وسعت نطفہ و علقہ
و مضغہ و جنین و پرورش اندرون شکم بعد عطای روح بذریعہ نل ملصق ناف کے کہ غذا
اس سے پونہچتی اور جنین زندہ ... اور پرورش ہو کر نو مہینے بعد تولد ہوتا ہے چوتھے
باقیات صالحات بعد وفات کے اولاد سے متصور ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرما ... صدقہ جاریہ اور عمل صالح فرزند کا ثواب مستدام ہی پانچوین امید دخول جنت
کہ آنحضرت ... ایا اِنَّ الطِّفْلَ یَاخُذُ ثَوْبَ اَبَوَیْہِ وَ یَجُرُّ اِلَی الْجَنَّۃِ یقینی روز
قیامت کے ... بچہ جنین ہو پکڑ لیگا کپڑا اور جامہ و ازار وغیرہ اپنے ماں باپ کا
اور کھینچیگا انکو طرف جنت کے اور دعا کریگا بارگاہ بے نیازی مین کہ مجکو تو نے انکے

کیونکہ میرا وقت وفات قریب ہے امید ہی فضل و کرم خدا سے کہ جنت مین وہ ہمراہ ہو اگر اسکو اسکی چاہ ہو تم فوراً عقد کردو کہ مین مکروہ جانتا ہون کہ اپنے پروردگار سے مجرد ملون اور حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کثرت عورتون کی تزویج کے لیے رغبت دنیا سے نہین ہی اسلیے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ ازواج مطہرات تھین نو کے اجتماع کا حکم الٰہی تھا مخصوص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بعد وفات حضرتؐ کے باقی رہین اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بعد انتقال بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چار عورتین عقد نکاح مین لائے اور سترہ حرمین و سریہ و کنیز تھین اور علاوہ انکے جناب ولایت مآب از بدترین صحابہ تھے شب و روز مصروف عبادت و طاعت تھے مدار آفرینش و خلقت بنی نوع آدم نکاح پر موقوف ہی چنانچہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السّلام کا نکاح بی بی حوّا علیہا السّلام کے ساتھ ہوا اور کثرت اولاد سے دنیا آباد ہوئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کی دو بیبیان تھین ایک بی بی سارہ والدہ حضرت اسحاق علیہ السّلام جنکی نسل مین حضرت یعقوب و حضرت یوسف و حضرت موسیٰ علیہم السلام ہوے اور قبائل بنی اسرائیل آنکی جانب منسوب ہے اور حضرت عیسےٰ روح اللہ علیہ السّلام آخر بنی اسرائیل مبعوث ہوئے دوسری بی بی ہاجرہ علیہا السّلام تھین جنسے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام پیدا ہوے جو جد امجد پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفےٰ سرور انس و جان ہوے حضرت داؤد علیہ السّلام کے ایک سو ازواج تھین حضرت سلیمان علیہ السّلام کی ایک ہزار تھین حضرت ایوب و حضرت یعقوب علیہما السلام کی چھ چھ بیبیان تھین بعض بزرگان دین و اولیا کاملین کا قول ہے کہ مرد مفلس و مرد معمر کو اور اسکو جو اپنے نفس پر قادر ہو نکاح نہ کرنا اولی ہے اسلیے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ هَلَاکُ الرَّجُلِ عَلٰی التَّزْوِیْجِ ترجمہ ایک زمانہ ایسا تنگی و افلاس کا آئیگا کہ ہوگا موجب ہلاک و پریشانی مرد کا بسبب

روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی ... وسلم ایک روز گھر سے باہر تشریف لیچلے کہ ناگاہ سامنے سے ایک عورت آئی اور نظر ... لی حضرت کی اُسپر پڑی فوراً گھر مین واپس آئے اور ام المومنین بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی حجرہ مین تشریف لیگئے اور بعد قضاء حاجت باہر تشریف فرما ہوے اور ارشاد کیا اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِیْ صُوْرَةِ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَأَی اَحَدُکُمْ اِمْرَأَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْیَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَهَا یقینی عورت جب سامنے آتی ہی دکھائی دیتی ہی بصورت شیطان کے یعنی فریبندہ و زینندہ و مکارہ با زیب و زینت پس جسوقت دیکھے ایک تمھارا کسی عورت کو اور وہ اُسکو اچھی معلوم ہو پس اُسکو چاہیے کہ اپنی بی بی پاس جاوے اور اُس سے مباشرت کرے پس یقینی اُس عورت پاس وہی ہی جو اس عورت پاس ہی کہ وہ فرج ہی کہ مقصود قضائے شہوت ہی اور وہ مقام فرج مین ہوتی ہی نہ آنکھ و ناک و بال و چال حُسن ملیح و رنگ صبیح سے نہ آرایش لباس و زیور سے نہ ناز و غمزہ و انداز سے اور وہ سب عورتون پاس ہے بمقدار جسم و قوی و سن بکر و ثیب ضیق و فراخ کا فرق ہی اور اسی وجہ انسان بہائم سیرت بحر عصیان مین غرق ہی اگر اصل شئ اور علت غائی پر نظر کرے تو تمام جنس اناث مین ایک ہی ہیج کا مقام خلق ہی جس سے تولید نفس انسان مختلف از غرب تا شرق ہی اور فرمایا لَا تَدْخُلُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ نہ داخل ہو تم عورات جوانان تنہانشین پر پس یقینی شیطان دوڑتا ہی تمھاری جسم مین جہان جہان خون دوڑتا ہی یعنے تمام جسم مین تمھارے شیطان دخل و تصرف رکھتا ہی قِیْلَ وَ فِیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عرض کیا گیا حضور کے جسم مبارک مین بھی شیطان کا دخل و تصرف ہی قَالَ بَلٰی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ فرمایا کہ ہان کُل جسم انسان مین تصرف رکھتا ہی لیکن اللہ تعالی نے میری اعانت کی کہ مجکو اسکے وسوسہ و تصرف سے محفوظ رکھا اور اُسکو مغلوب کر دیا کہ اُسکو میرے پاس آنے کی مجال نہین ہی مین اُسکے

جزو سے پیدا کیا اور اُنھون نے میری وجہ تکلیف و مصیبت اُٹھائی آج کے روز اُنکا شفیع ہون حق تعالی منظور فرمائیگا اور دعا طفل معصوم مقبول ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ مَاتَ وَلَهُ ثَلٰثَةٌ وَلَدٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ جو مرا اور اُسکے تین لڑکے نابالغ ہین کہ چھوڑ گیا یتیم داخل کریگا اللہ تعالی اُسکو جنت مین اپنے فضل و رحمت سے قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاثْنَانِ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اگر دو ہی ہون قَالَ وَلَوْ اِثْنَانِ فرمایا اگرچہ دو ہی ہون تو بھی جنت ہے اسکے لیے چھٹے شر شیطان سے محفوظ رہتا اور اُسکو رنج و غم مین ڈالنا ہے اور محافظت دین کی کرتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ نَكَحَ فَقَدْ حَصَّنَ دِيْنَهُ جسنے نکاح کیا اُسنے قلعہ مین کرلیا اپنے دین کو اور مقید کرلیا کہ اسکے قبضے سے جا نہین سکتا ساتوین انکسار نفس و تسکین قلب ہے آرزوے مباشرت اور تمناے مقاربت عورتون سے بعض مفسر فرماتے ہین اس آیہ کی تفسیر وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ اور نہ متحمل کر ہمکو اس بارِ عظیم کا جسکی ہمکو برداشت نہو اور اُسکے اُٹھانے کی طاقت ہم مین نہ پائی جائے وہ بار ہیجان مادہ شہوت بہیمی حیوانی ہے کہ اسپر صبر نہین کرسکتا اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہین تفسیر اس آیہ کی خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا یعنے انسان بروقت ہیجان مادہ شہوت و انتشار آلہ تناسل کے قوت اسکے روکنے کی نہین رکھتا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین تفسیر آیہ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کہ مراد اس سے قیام ذکر و ہیجان مادہ شہوت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَقَلْبِيْ وَتَحَفَّظْ فَرْجِيْ پناہ چاہتا ہون مین اے پروردگار میرے کان کی بُرائی سے اور آنکھ کی بُرائی سے اور دل کی بُرائی سے اور نگاہ حفاظت فرما تو میری شرمگاہ کی کہ زیادہ تر وہی ذریعۂ اغواے شیطان اور وسیلہ معصیت و زنا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ

راحت وآرام پاؤ آنحضرت صلعم نے فرمایا باشِرُوهُنَّ حَتّٰى تَعُوْدَ قُلُوْبُكُمْ مباشرت
کرو اپنی بیبیون سے یہان تک کہ راحت پکڑین دل تمہارے کدورت وغلظت سے
و مادہ خبیث قوت حیوانی بہیمی فرو ہوجائے آتش شہوت بجھ جائے امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا رَوِّحُوا الْقَلْبَ فَاِنَّهَا اِذَا اُكْرِهَتْ عَمِيَتْ راحت
پہونچاؤ دل کو یعنی تزویج و نکاح سے پس یقینی جب وہ کثیف و کریہ ہوگیا اندھا ہوگیا
اُسکی بصارت و نورانیت جاتی رہی جب تنقیہ مادہ شہوانی نہ ہوئیگا رہیگا غلظت و
لزوجت ضرور اسمین جمع ہوتی رہیگی جسوقت منجمد ہوگیا اور صلب جسم حرکت اُس کی
جاتی رہی اور وہ بیکار ہوگیا حدیث شریف مین وارد ہی عَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ
ثَلٰثُ سَاعَاتٍ سَاعَةٌ يُحَاسِبُ فِيْهَا نَفْسَهٗ وَسَاعَةٌ يَخْلُوْا طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ
وَسَاعَةٌ يُبَاشِرُ زَوْجَهٗ فَاِنَّ هٰذِهِ السَّاعَاتِ عَوْنٌ عَلَى السَّاعَةِ الَّتِيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ
مرد عاقل فہمیدہ و سنجیدہ کیلیے جو کہ عقل معاش و معاد سے بہرہ رکھتا ہو اُسکو چاہیے کہ
اوقات معینہ کرے ہر ایک کام کے لیے اور یہ تین ساعت اُسکے لیے بہتر ہین ایک وہ
ساعت جسمین اپنے نفس سے حساب کرے کہ مین نے کمانے کمایا کہان خرچ کیا کسقدر وقت
درس و تدریس پند و موعظت حکم و احکام و فیصلہ قضایا بندگان خدا مین صرف کیا
یا کہ درود و وظائف قرارت و سماعت قرآن و حدیث مین اور کسقدر غیبت و دروغ
و ظلم وغیرہ مین دوسری ساعت وہ ہی کہ تحلیل طعام خوش و شراب کرے مشی و قیلولہ
و فیلولہ و سیر و دریا باغ و بستان تفریح دماغ کے لیے کہ مدار اجتماع حواس و عقل دماغ سے
متعلق ہی تیسری ساعت وہ ہی کہ مباشرت کرے اپنی بی بی زوجہ منکوحہ سے اور اُسکے
حسن و جمال کے مشاہدہ و نظارہ سے دل شاد کرے اُسکی دلبری و دلجوئی بازی مباح
و گفتار شیرین بیان قصص الانبیا و حکایات الصالحین سے کرے نازبرداری و رضاجوئی
کثرت بوس و کنار و کثرت مباشرت سے کرے پس یقینی یہ تینون ساعتین مددگار ہین اُس

تصرف سی صحیح و سالم ہون حق تعالی نے انبیا کو معصوم خلق کیا ہی دخل ابلیس سے بری
کیا ہی لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پیش از افطار کے اکثر مباشرت کرتے تھے
اور بہت سے صحابہ ایسے تھے کہ قبل از نماز عشا کے مباشرت کرتے تھے اور بعد غسل کے
نماز عشا کی ادا کرتے تھے اور مقصود اس سے پاکی دل ور تصفیہ قلب تھا مذکور ہے کہ ایکدن
ایک جوان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمتمین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مین مرد جوان
ہون اور مجرد ہون اپنے نفس اور ہیجان شہوت پر قادر نہین ہون بوقت عدم اختیار
استمناء بالید کرلیتا ہون ہاتھ سے حلق لگا کر انزال کرتا ہون اس بات مین کوئی گناہ
ہے یا نہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکے جانب سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اُفٍّ
وَنِكَاحُ الْاَمَةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُوَ خَيْرٌ مِنَ الزِّنَا تھوک ہی ٹھیکار ہے اس فعل پر
لونڈی سی نکاح کرلینا اس سے بہتر ہے اور وہ بہتر ہے زنا سے اسلیے کہ جلق لگا کر ہاتھ سے
انزال ہونا ضائع کرنا ہی نطفہ کا اور یہی زنا ہے مرد قوی الشہوت جو کہ ایک بی بی منکوحہ پر
قناعت و صبر نکر سکے چار نکاح تک درست ہے اور اعتدال نان ونفقہ وسکنی وشب باشی
مین واجب ورنہ ظلم ہوگا حضرت امیر المومنین امام حسن علیہ السلام اسقدر کثیر ازدواج تھے
کہ دو سو عورتون سے حضرت نے عقد کیا تھا اور انکی شان مین فرمایا اَلْحَسَنُ مِنِّيْ
وَاَشْبَهَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ حسن مجھسے ہی یعنی خو و عادت پر ہے اور مشابہ ہی میری خلق سے
اور میرے خلق سے اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیاسی عورتون سے نکاح کیا
فائدہ نکاح سے یہ ہی کہ دل خوش کرنا انکے حسن وجمال کو دیکھنا انکے ساتھ لہو ولعب و
بازی کرنا انسے طلب آسایش وآرام کرنا راحت سے زندگی بسر کرنا کھانے پینے سی فارغ
دل ہو کر عبادت مین ہمہ تن مشغول ہونا اندوہ وغم ومکروہات دنیوی کا بیبیون سے
زائل کرنا حق تعالی فرماتا ہی لِتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا تاکہ آرام پکڑو انکی جانب جب محنت مزدوری
نوکری چاکری کرکے سفر کی رنج کشی سے کہ بصورت سفر ہی گھر مین آؤ تو اہل وعیال مین

	پارسا بہتر ہے ہزار مرد غیر عمل صالح سے ۵	

زن نیک فرمان بر و پارسا		کند مرد درویش را بادشا

حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ بَعْدَ الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ اِمْرَأَۃٍ صَالِحَۃٍ نہین عطا کیا گیا کوئی بعد ایمان باللہ کے عورت نیک بخت سے کہ لطف زندگانی وابستہ عشرت وکامرانی ہو ۵

نہو گر یار پہلو مین تو پھر کیا زندگانی ہو		بغیر از مونس وہمدم اکارت یہ جوانی ہو

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین فُضِّلْتُ عَلٰی اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِخَصْلَتَیْنِ کَانَتْ زَوْجَتُہٗ عَوْنًا عَلَی الْمَعْصِیَۃِ وَاَزْوَاجِیْ اَعْوَانٌ عَلَی الطَّاعَۃِ وَکَانَ شَیْطَانُہٗ کَافِرًا وَشَیْطَانِیْ مُسْلِمٌ فضیلت اور بزرگی میری حضرت آدم علیہ السلام پر دو خصلتوں سی ہے ایک یہ کہ انکی بی بی حوا علیہ السلام تھین مددگار معصیت پر کہ انھون نے اغوا کر کے گندم کھلا دیا اور بیبیان میری مددگار ہین طاعت اور عبادت پر کہ بی بی خدیجہ کبریٰ کے مال ودولت سے فارغ البال ومستغنی فکر معاش سی ہوگیا اور ازواج مطہرات کے قناعت وتوکل سے نان جوین وجامہ کہنہ پر ہمہ تن مشغول عبادت وریاضت ہوگیا دوسری خصلت یہ کہ انکا شیطان کافر تھا کہ جسنے انکو اغوا کیا میرا شیطان مسلم ہے کہ طاعت پر ترغیب دیتا ہے اور نکاح کے فائدے سے مجاہدہ نفس ہے ریاضت ومحنت وکسب حلال سے زوجہ کو نان ونفقہ دینا پرورش اولاد کرنا انکو تعلیم دین دینا علالت وبیماری مین دوا ودوش وعلاج سے تیمارداری کرنا اگر ایک سے زیادہ دو یا تین یا چار بیبیان ہین انمین عدالت وتسویہ سے برتاؤ کرنا حقوق زوجیت کی نگاہداشت رکھنا حسن اخلاق سے پیش آنا انکی بدخوئی وبدمزاجی پر صبر کرنا شب باشی مین نوبت بنوبت انکو خوش وراضی رکھنا موجب اجر وثواب ہے کہ فرمودۂ جناب رسالت مآب ہے یَوْمٌ مِنْ وَالٍ عَادِلٍ خَیْرٌ مِنْ عِبَادَۃِ سَبْعِیْنَ سَنَۃً ایک روز

ساعت کی جسمین مناجات کرتا ہو اپنے پروردگار کی کہ اسوقت صفائی قلب و توجہ الی اللہ من کل الوجوہ ضرور ہے اور یہ بغیر از دل فارغ جملہ خیالات و مکروہات و تصورات و وہمیات کے غیر ممکن ہو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شَکَوْتُ اِلٰی جِبْرِیْلَ ضُعْفِی عَنْ اِتْیَانِ فَدَلَّنِیْ عَلٰی اَکْلِ الْھَرِیْسَۃِ شکایت کی مین نے جبریل علیہ السلام سے ضعف باہ کی پس دلالت کی اُنھون نے مجکو کھانے ہریسہ پر کہ وہ ایک خورش کا نام ہو مرکب گوشت و گیہون و روغن و شیر و شہد سے عموماً اور ادویات مرکبات مجربہ طبیہ سے خصوصاً اور فرمایا حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلَاثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ محبوب کی گئی میری طرف تمھاری دنیا سے تین چیزین ایک خوشبو عطر و مشک و عنبر و پھول وغیرہ دوسرے عورتین کہ انسے نکاح کرنا اور ملاعبت و مباشرت کرنا کہ یہ دونون مفرح قلب و مقوی دل و دماغ و تنقیہ مادۂ ردیہ جسمیہ ہین اور بقاء نسل و اولاد مزید بران اور تیسرے تازگی آنکھ میری کی نماز مین ہو کہ وہ موجب سعادت ابدی و حیات سرمدی و تعمیل احکام ایزدی ہے بڑا فائدہ نکاح سے فراغ دل ہے انتظام امورات خانگی و تواضع و مدارات مردمان ضیافتی و وارد صادر سے انسان اگرچہ نفس شہوانی پر صابر ہو سکتا ہو لیکن حالت تجرید و تنہائی مین بیشتر تضییع اوقات ہو کہ تحصیل علم و عمل کو مانع ہے

	زن پارسا عفیفہ معین و مددگار امورات دنیا و دین ہو ؎	
کرا خانہ آباد ست و ہمخوابہ دوست		خدا را برحمت نظر سوی اوست

محمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر آیت رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً کے فرماتے ہین کہ مراد زن صالحہ عفیفہ ہو اور بعض مفسر تفسیر آیت فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً پس زندہ رکھین گے انکو زندگی نیک یعنی زن صالحہ عفیفہ حسینہ جمیلہ عطا کرینگے جنسے حسن معاشرت مین لذت و مباشرت مین لطف حیات پائینگے عمر شادمانی سے بسر کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ رَجُلٍ غَیْرِ عَمَلٍ صَالِحٍ عورت نیکبخت

طرح سے کہ یہ دونون ملی ہوئی ہین جدا نہین ہوتی ہین اسیطرح سے وہ شخص مجسے جدا نہوگا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَلْعِیَالَ یقینی اللہ دوست رکھتا ہی فقیر ومحتاج وعفیف وپارسا وعیال دار کو کہ وہ شرم سے کسی سے سوال نہین کرسکتا اور آنحضرتؐ نے فرمایا اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوْبُ وَاِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا یُکَفِّرُہَا الْعِیَالُ اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہِمْ لِیُکَفِّرَہَا اِلَّا بِہَمِّ طَلَبِ الْمَعِیْشَۃِ جسوقت بہت ہون گناہ کسی شخص کے اور بعض گناہون سے ایسا گناہ ہے کہ اسکے کفر عیال نہین ہوسکتے مبتلا کریگا اللہ تعالی اسکو اولاد سے تاکہ کفارہ گناہ اسکے ہون انکے سبب مگر ساتھ غم واندوہ طلب معیشت کے اور آنحضرتؐ نے فرمایا مَنْ کَانَ لَہٗ ثَلٰثُ بَنَاتٍ فَاَنْفَقَ عَلَیْہِنَّ وَاَحْسَنَ اِلَیْہِنَّ حَتّٰی یُغْنِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جسکی تین لڑکیان ہون اور خرچ کرے انپر اور احسان کرے انپر اور احسان کرے انکی طرف یہانتک کہ بے پروا کرے اللہ تعالی انکی طرف سے یعنی انکی تعلیم وتزویج سے فراغت پائی بخوبی اَوْجَبَ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ اَلْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ عَمَلًا لَا یُغْفَرُ لَہٗ اسکے لیے واجب کی اللہ تعالی نے جنت البتہ مگر یہ کہ عمل کری ایسے کہ نہ بخشا جاوے اسکے لیے اور فوائد نکاح سے قربت مزید حاصل ہوتی ہی محبت بستی غالب آتی ہی چاہیے کہ مناکحت خاندان صلاح سے اختیار کرے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ پانی نیک کھیتی نیک زمین مین دو یعنے نیک عورت عفیفہ صالحہ سے نکاح کرو اسکے رحم مین القاء نطفہ کرو کہ اولاد نیکبخت سعادتمند پیدا ہو کہ زمین کو تولید تخم مین اثر ہے اور آفات نکاح کے تین ہین اول قوت حلال وروزی حاصل نہین کرسکتا خاصۃً اس زمانہ اخیر مین بسا وہ لوگ ہین کہ بسبب زن وفرزند کے سود وبیاج کھاکے رشوت ستانی وغیرہ سے احتراز نہین کرتے حلال وحرام مین امتیاز نہین رکھتے دین کو عوض دنیا کے فروخت کرتے ہین کہ حق وباطل مین فرق نہین کرتے فیصلہ وقضایا مین مراعات بطمع زر کرتے ہین شہادت زور سے نہین ڈرتے ہین رسول مقبول صلی اللہ

والی ملک ور بادشاہ عادل کا بہتر ہے عبادت نشر برس سے اور آنحضرت نے فرمایا
کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ کل تمھارے شبان وچرداہے ہین کہ ازواج
واولاد عزیز واقارب رکھتے ہین کہ وہ اُنکے سردار ونگہبان ومحافظ ہین اور کل
تمھارے سوال کیے گئے ہین اپنی رعیت سے کہ بزرگ واہل خاندان کے خرد بھائی برادر
وفرزند ونوکر وچاکر بمنزلہ رعایا ہین کہ انکو تعلیم وتہذیب ایمان وارکان اسلام کی
ہدایت کرنا لازم وواجب ہے طوعاً ہو یا کرہاً فہمایش سے یا جبر وتہدید سے جرمانہ د
تاوان یا انعام واکرام سے ہر حاکم اپنے محکوم سے ہر حکمران اپنی رعایا سے ہر زبردست
اپنے زیردست سے روز قیامت کے سوال کیا جائیگا اور پوچھا جائیگا اور حضرت
بُشر حافی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شیخ جنید رضی اللہ عنہ کو مجھپر بڑی یہ فضیلت ہے
کہ مین مجاہدہ نفس کرتا ہون وہ روزی حلال اپنی اور اپنے متعلقین کی طلب کرتے ہین
اور آنحضرت نے فرمایا مَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَھْلِہٖ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَاِنَّ الرَّجُلَ فِیْ نَفَقَۃِ
اِمْرَأَتِہٖ یُدْرِکُ دَرَجَۃَ الْغَازِیْ جو کچھ خرچ کریگا مرد اپنے اہل وعیال پر پس وہ صدقہ ہے
راہ خدا مین کہ اسکا ثواب پائیگا اور یقینی مرد نان ونفقہ دینے اپنی زوجہ مین پائیگا
مرتبہ غازی وجہاد کرنے والے کا راہ خدا مین ایک روز حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ
نے وقت غزا وجہاد کے یارون وحاضرون سے فرمایا کہ آپ لوگ جانتے ہین کہ مجاہدین
سے کون لوگ فاضلتر ہین انھون نے کہا وَاللہِ لَا اَعْلَمُ قسم خدا کی ہے کہ ہم نہین جانتے
کہا مین نے سُنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مَنْ حَسُنَتْ صَلٰوتُہٗ
وَکَثُرَتْ عِیَالُہٗ وَقَلَّتْ مَالُہٗ وَلَمْ یَغْتَبِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ
وہ شخص کہ نیک ہوئی نماز اُسکی اور بہت ہوئی اولاد اُسکی اور قلیل ہوا مال اُسکا اور
نہین غیبت کی مسلمانون کی ہوگا جنت مین میرے ساتھ مانند ان دونون کے یعنی
ان دو انگلیون یعنی سبابہ ووسطی کے کہ حضرت نے دو انگلیون سے اشارہ فرمایا یعنی جس

یت کو زیادہ دیا ایک کو کم ایک کو دیبا و حریر و زیور مرصع کے صندوق بھر دیے ایک کو موٹے
کپڑے کے مشکل سال بھر مین دو جوڑے دیے ایک کو پلاؤ و قورمہ و قلیہ و شیر و شکر کھلایا
راتب وار مقرر کر دیے ایک کے لیے امام بخش بھٹیارے کی دوکان سے روٹی معین کر دی
ایک کو چار آنہ روز خرچ کو دیے ایک کو چار روپیہ روز پاندان کا خرچ ایک کے لیے پانچ تولہ
عطر حنا و گلاب و سیر بھر روغن خوشبو ماہانہ ایک کو ایک پیسہ آٹھوین روز تیل کھلی کو آج
عدالت میزان ہی اور ہم لوگ دادخواہ ہین اور کمایا اسطرح سے کہ شیخ و پیر بنکر و واعظ
و ملا ہو کر و وکالت و بیرسٹری کا امتحان دیکر شہر لندن و علی گڑھ مین پڑھ لکھکر ڈپٹی کلکٹر
و منصف و جج کے عہدہ پر پہونچکر تجارت کر کے ملکون ملکون پھر کر گیروا لباس کر کے لوگونکو
دھوکا دیکر طبیب حاذق ملا سیانا تعویذ و گنڈہ جھوجھا کر کے کالا کمل اوڑھ کر کفنی تہمد باندھکر

اس صورت سے کہ		

لباس بلیلانہ برتن کنند		بیاج حبش کسوت زن کنند

حضرت بلال کی صورت بنا کر ٹاٹ کا کرتا پہنکر کمایا اور بیبیون اور متاعیون رنڈیون کو
اُڑھا پنھا کر مزا اُڑایا دوسری آفت نکاح کی یہ ہی کہ زوجہ محبوبہ کی خاطر و دلجوئی کی اُسکی
اولاد کی پرورش مین اہتمام کیا گھوڑا گاڑی جیرٹ فنس سواری کو مہیا کیا دوسری بی بی کو
طلاق دیا اولاد کو عاق کر دیا حرم سُریت کو عزت دی زوجہ منکوحہ کو ذلت سے رکھا
آنحضرتؐ نے فرمایا کَفیٰ بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ تُضِیْعَ مَنْ یَقُوْتُ کافی ہی مرد کو اُسیقدر گناہ
یہ کہ ضائع کر دے انکو جنکا کھانا انکے ذمے ہے جنکا نان و نفقہ اسپر واجب ہے تیسری آفت
نکاح کی یہ ہی کہ بوجہ فکر معیشت اہل و عیال کے ادای فرائض و سُنن و نوافل و صدقات سے
محروم رہتا ہے اشغال دنیوی و تدبیر تحصیل زر مین اسقدر مصروف رہتا ہی کہ فرائض و واجبات
سے بالکلیہ ساہی و غافل ہو جاتا ہے خدا و رسول کو بھول جاتا ہی حق سبحانہ جلشانہ فرماتا ہے
قرآن مجید و فرقان حمید مین یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ

علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ العَبدَ لَیُوقَفُ عِندَ المِیزَانِ وَلَہٗ مِنَ الحَسَنَاتِ مِثلُ الجِبَالِ فَیُسئَلُ عَن رِعَایَۃِ عِیَالِہٖ وَالقِیَامِ بِھِنَّ وَعَن مَالِہٖ مِن اَینَ اِکتَسَبَہٗ وَاَینَ اَنفَقَہٗ حَتّٰی یُکَفِّرَاتِ بِتِلکَ المُطَالَبَۃِ کُلَّ اَعمَالِہٖ فَلَا یَبقٰی لَہٗ حَسَنَۃٌ فَیُنَادِی المَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا الَّذِی اَکَلَ عِیَالُہٗ حَسَنَاتِہٖ یقینی بندہ موقف حساب مین کھڑا کیا جاویگا میزان کے نزدیک اور اُسکے لیے بہت سی نیکیان ہونگی مثل پہاڑ کے پس پوچھا جاویگا وہ شخص رعایت عیال اپنی سے اور اُنکے قیام سے اور پوچھا جاویگا اپنے مال سے کہ کہان سے کمایا اور کس بات مین اور کہان خرچ کیا یہان تک مکفر ہوجاینگے وہ اعمال حسنہ اسکے مطالبے مین اور حقوق العباد اور رد مظالم مین کل اعمال جاتے رہینگے اور اہل حقوق کو دیدیے جاوینگے پس نہ باقی رہیگی اُس شخص کے پاس ایک نیکی بھی پس ندا کرینگے فرشتے یہ وہ شخص ہے کہ کھا گئے اُس کے اہل و عیال اسکے اعمال وحسنات کو ہر چند عمل نیک کیے تھے صلوۃ و صوم و حج و زکوۃ و ادائے خیرات و صدقات وغیرہ سے مگر کثرت اخراجات اہل و عیال سے حلال و حرام مین امتیاز نکیا جس صورت سے حصول زرونذر و فتوح ممکن ہوا اسکو نہ چھوڑا و مقامات فضول مین مجالس و محافل عقد مین اسراف کیا نام آوری کی جگہہ مین چندہ دینے و صرف کرنے سے مورد تحسین و آفرین ہوا اعزا و اقارب مین تقریبات اہل و عیال مین رقص و سرود مین قرض و دام وسودی لیکر صرف کیا مقصود اِس سے وجاہت دنیاوی و آبرو تھی آج اسکے وبال مین گرفتار ہوا اعمال قرضخواہون اور حقداروں کو گئے وہ کندۂ دوزخ ہوا جن اولاد کی پرورش و خوراک لذیذ و پوشاک نفیس مین بوجہ حرام سے لیکر دیا ہے روز قیامت کے مخاصمت کرینگے کہ پروردگار ہم معصوم تھے کسب معیشت سے عاجز تھے ہمارے والد ماجد نے مال حرام سے ہماری پرورش کی آج اسکے دادخواہ ہین کہ اسکا ورز و گناہ ہمارے والد کے ذمہ ہے ہم بری کیے جاوین بیبیان عرض کرینگی پروردگارا ہمارا نان و نفقہ انکے ذمے واجب تھا ہمکو وجہ حرام سے دیا ہم دو یا تین یا چار تھے ہم مین تعدیل و برابری نہ کی

پھوپھی و چچی عزیز و قریب کے دکھا لینا جائز ہے اور بعضون کے نزدیک سُنت ہے اور بوقت
عقد و ایجاب و قبول حمد خدا و درود مصطفےٰ کو مقدم رکھے اور وقت نکاح نیّت ادائے سُنت
و تولد اولاد کرے اور مستحب ہے کہ جلسۂ عقد مسجد مین ہو اور ماہ شوّال مین ہو اسلیے کہ بی بی
عائشہؓ کا عقد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماہ شوال مین ہوا اور زفاف بھی ماہ شوال مین اور
وہی محبوب ترین ازواج تھین اور مقصود عقد سے اقامت دین اور بقاء نسل بنی آدم سمجھے نہ
حظوظ نفس کہ آن حضرتؐ نے فرمایا لَا تَنْكِحُوا الْمَرْأَةَ بِسَبَبِ جَمَالِهَا وَحَسَبِهَا وَ
وَدُنْيَاهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ نہ نکاح کرو عورتون سے بسبب حُسن و جمال کے اور بوجہ
حسب و نسب کے نہ بخیال زر و زیور و کثرت جہیز کے اور مالدار ہونے کے بلکہ لازم کرو نیت اقامت
دین کی کسی غریب و محتاج نجیب و شریف خاندان کی لڑکی پڑھی لکھی ہنرمند نیک بخت صالحہ
تلاش کرو اُس سے عقد کرو تاکہ وہ تمھارے رنج و راحت کی شریک ہو ہر حال مین مونس و
ہمدم ہو تمھارے بھی عیش و عشرت کے سامان لباس و پوشاک کے خیال جبہ و عمامہ و دستار
کے دیکھ بھال مین توجہ رکھے حالت یسر و عُسر مین خود غذائے کثیف کھائے تمکو لطیف کھلائے
علیٰ قدر مقدور اپنے تمھاری ہر وقت و ہر امر مین معین و مددگار رہے اور درست ہے بروز
عقد شہرت و اعلان کے لیے آرایش پھول برگ وغیرہ خواہ آتش بازی چھوڑنا دف بجانا
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اَعْلِنُوا النِّكَاحَ بِالدُّفِّ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ مشہور کرو
نکاح کو دف سے کہ اہل محلہ عزیز و اقارب دوست و آشنا سُن لین اور مسجد مین عقد کرو
کہ مقام ادائے سُنت مسجد ہے موضع یمن و برکت ہے نکاح و سفاح مین فرق کرو اور چھ قسم
کی خصلت و عادت کی عورتون سے احتراز لازم ہے ایک شدّاقہ ہے دوسرے انّانہ تیسرے
منّانہ ہے چوتھے حدّاقہ ہے پانچوین برّاقہ ہے چھٹے حنّانہ ہے شدّاقہ وہ ہے جو بات کرنے مین
ہونٹ چبائے کھانسے کھنکھارے اظہار فصاحت کرے آواز بنائے آن حضرتؐ نے فرمایا
اِنَّ اللّٰهَ يَبْغَضُ الثَّرْثَارِيْنَ الْمُتَشَدِّقِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ عداوت رکھتا ہے فضول بکنے والون

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اموال و اولاد نہو غضب
مین ڈالے تمکو تمھارا مال ورنہ تمھاری اولاد خدا کے ذکر سے اسکے ادائے فرائض سے اور جو
کوئی ایسا کرے پس وہی لوگ ہین ٹوٹا پانے والے نقصان اٹھانے والے جو فکر اموال و اولاد
مین خدا کو بھول گئے نعمت و ثروت و دولت پر پھول گئے اور ارشاد فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ
التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ہلاک کردیا تمکو فکر کثرت اموال و
اولاد نے یہانتک کہ پہونچ گئے تم مقبرون مین ایسا نہین ہے عنقریب جانوگے بعد از مرگ کے
روز قیامت کے کہ جن لوگون کے واسطے ہمنے یہ مشقت و ریاضت کی کہ ازواج و اولاد کی
خوراک و پوشاک و اسباب آرام و راحت کی فکر مین دربدر شہر بشہر پھر کر دغا و فریب و مکر
و زور سے نقد و جنس روپیہ و زر لا کر کیسے کیسے سامان ضیافت و تقریبات ختنہ و عقد
اولاد اور فرمائشات ازواج مین خرچ کرتے رہے ہمیشہ بیبیون کی فرمائش لڑکون لڑکیون
کی خواہش اسباب و آلات آرایش و آسایش ملکون دور دست سے لاتے رہے اسقدر
برس نوے برس سو برس کی عمر کو اسمین صرف کیا حتی کہ انکے لیے ہر قسم کی جائداد منقولہ
و غیر منقولہ زر و زیور کے صندوق طلا و نقرہ مُہرین جیپوری و مرشد آبادی پر میسری نوٹ
و وثیقہ گاؤن و علاقہ زمین و دوکانین بازار سب کچھ چھوڑ مرے نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد
بطنٍ وصیت نامے مین لکھ گئے تاکہ ہماری اولاد و ازواج مدت الحیات بلکہ تا بقائے کائنات
محتاج غیر نہون عیش و عشرت سے زندگانی بسر کرین افسوس ہے آج ہمارے مخاصم و عدو نکلے
اگر کبھی قرآن مجید پڑھتے سمجھتے ڈرتے حکم خدا اور رسول پر چلتے اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ فَاحْذَرُوْهُ پر عمل کرتے تو یہ روز بد کیون دیکھتے اگر عاقبت اندیشی کرتے

	تو ہر گز اس مصیبت مین گرفتار نہوتے لیکن سے	
آگے کے دن پاچھے گئے اور ہر سو کیو نہ کھیت	اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیان چگ گئین کھیت	

جاننا چاہیے کہ شریعت مین درستی نکاح کے زن مخطوبہ کو خود دیکھنا یا اپنی مان بہن خالہ

اور کمتر از روے مہر کے حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے زمانۂ خلافت
مین زیادتی مہر سے منع فرماتے تھے اور اپنے خاندان اور قبیلے کی عورتون کا مہر چارسو درم
سے زیادہ کا منظور نہ فرماتے تھے اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکی کا نکاح
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا دو درم شرعی مہر کے مقرر کیے کم دس درہم
سے مکروہ ہے اُسمین اختلاف علماے دین ہے جب بادشاہ ہارون رشید نے اپنی لڑکی کا
عقد کرنا چاہا علما سے دریافت کیا کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر کیا تھا اُنھون نے کہا
چارسو درہم ہارون نے کہا وہ محبوب خدا سرورانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
تھین خورشید کو ذرے سے کیا مناسبت ہو میری لڑکی کا مہر دو درہم ہونا چاہیے
اور حدیث مین ہو کہ آنحضرت نے فرمایا مِنْ بَرَكَةِ الْمَرْأَةِ سُرْعَةُ تَزْوِيجِهَا وَسُرْعَةُ
رحِمِهَا برکت عورت سے جلد شوہر ملجانا اسکا ہو اور جلد اولاد پیدا ہونا ہو جیسا کہ جانب
زوجہ سے خفت مہر ہے ویسا ہی جانب زوج سے خفت اسباب جہیز ہے کہ والدین دورثہ
فرزندار نہون ما بحا منسدی نقدی و پلنگ نقرہ و اسباب زیور و لباس پر زیادہ مقدور
سے مجبور نہ کیے جائین حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مرد طالب ہے وجہیز
امر دے ہے اور جہیز یاد دے شب خیر اور زن مخطوبہ کے لیے ہدیہ و تحفہ بھیجنا سُنت ہے
آنحضرت نے فرمایا تَهَادُوا تَحَابُّوا آپس مین ہدیہ بھیجو محبت بڑھاؤ اِسلیے کہ نشان
محبت یا دداری دوست و محبوب ہے اور ارسال تحف وہدایا اظہار مودّت کہ دقت خوشی
و مسرت یاد ہے آنحضرت نے فرمایا عَلَيْكُمْ بِالْوَدُودِ الْوَلُودِ لازم کرو نکاح اُن عورتون
سے جو شوہر دوست جننے والیان ہون جسقدر شوہرون سے موافقت رکھینگی اپنے تئین
اُنکے سنوارے رکھین گی شوہرون کی اطاعت و خدمت مین موجود رہین گی اُسیقدر
اولاد کثرت سے ہوگی حکما قائل ہین کہ عورت پچاس برس تک اور مرد ستر برس تک
قابلیت فرزند رکھتے ہین اِسنے اولاد پیدا ہوتی ہو اس سے زیادہ عمر کی اولاد پیدا ہونا

ہونٹ چبا کر بات کرنے والون سے آنانّہ وہ عورت ہی کہ جو اپنے کو ہمیشہ بیمار بتائے تیمار تئن
کرے سر مین صندل لگائے منّانہ وہ ہے جو شوہر پر احسان جتائے اپنے حسب و نسب پر فخر کرے
حسن و جمال پر اترائے شوہر کو کمینہ بتائے اپنے کو پری سمجھے شوہر کو دیو بتائے حدّاقہ وہ ہے جو
بات کرنے مین آنکھین جھپکائے ابرو سے اشارہ کرے ہاتھ سے بتائے برّاقہ وہ ہے جو ہر وقت
برق سے ہے خاوند ایک کہے تو وہ اٹھارہ سنائے اچھا کھائے برا بتائے گوشت کھائے دال بتائے
حنّانہ وہ ہی جو ثیبہ شوہر دیدہ ہو شوہر اوّل سے اولاد رکھتی ہو حتی المقدور اِنسے بچے
اور مستحب ہے احوال زنِ منظوبہ کے خلق و اخلاق کی کیفیت اُسکے اہلِ محلہ و جلیسون و ہمصحبتون
سے دریافت کرے کہ ہنس مکھ اور خندہ پیشانی و شیرین گفتار ہے یا بدخو بدمزاج و جھگڑالو ہے
حق سبحانہ جلشانہ نے حوران بہشتی کی تعریف مین فرمایا خَیْرَاتٌ حِسَانٌ وہ عورتین
نیک خو و نیک رو ہین قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ شرمیلیان نیچی نگاہ رکھنے والیان ہین
حور جمع ہے حورا کی اور وہ وہ عورت ہی کہ جسکی آنکھ بڑی ہو پُتلی سیاہ ہو ڈھیلہ آنکھ کا
ابھرا ہوا جیسے ہرن کی آنکھ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ نِسَآءِکُمُ الَّتِیْ
اِذَا نَظَرَ عَلَیْہَا زَوْجُہَا سَرَّتْہُ وَاِذَا اَمَرَہَا اَطَاعَتْہُ وَاِذَا غَابَ عَنْہَا
حَفِظَتْہُ فِیْ نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ بہترین عورات تمھاری سے وہ عورت ہی جب دیکھے اُسکو خاوند
اچھی معلوم ہو اُسکو اور جب حکم کرے اُسکو کسی کام کا اطاعت و فرمانبرداری کرے اور
جب چلا جائے اسکے پاس سے حفاظت کرے اسکی اپنے نفس مین یعنی نظر غیر محارم سے اپنے کو
بچائے اور نگہبانی کرے مال مین کہ غیر یا عزیز و اقارب کو نہ دے تلف و اسراف سے
حفاظت کرے موافق ضرورت اُٹھائے اور مہر تعین کرنے مین اعتدال و مقدرت
تاکح ضرور ہے حیثیت کا لحاظ ہی نہ کہ مرد مزدور لاکھ روپیہ مہر منظور تقلید مہر فاطمہؓ درم شرعی
یا رعایت مہور ازواج طاہرات پیغمبر خدا مستحب ہے آنحضرتؐ نے فرمایا خَیْرُ النِّسَآءِ اَحْسَنُہُنَّ
وُجُوْہًا وَاَقَلُّہُنَّ مُہُوْرًا بہترین عورتون کی نیک رو و خوش رو و ہنسمکھ ہین

پارۂ جگر اپنے کو اولاد ذکور ہو یا اناث لخت جگر نور نظر ہوتی ہی اور مرد فاسق فاجر زانی شراب خوار قمار باز کے ساتھ عقد دختر کا نہ منظور کرے اسلیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ زَوَّجَ كَرِيمَتَهُ مِنْ فَاسِقٍ فَقَدْ قَطَعَ رِحْمَهَا جسنے تزوج کردیا نور نظر اپنے کو مرد فاسق فاجر سے بیشک یقینی اُسنے قطع رحم کردیا اور مرد ناکح پر بعد نکاح کے بیس چیزین آداب نکاح سے ہین اول یہ کہ بعد نکاح کے زوجہ کو اپنے گھر مین لاوے گو کرایہ کا ہو دوسرے اُسکے موے پیشانی پکڑکر پڑھے اَللّٰهُمَّ بَيِّنِ ... نَاصِيَتَهَا مِنِّي وَمِنْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا اے پروردگار میرے دور رکھ مجکو اور اُسکو شیطان سے اور پناہ لیتا ہون تجھسے اسکی شر و بدی سے تیسرے یہ کہ دونون پانون اسکے دھو کے چارون کونون مین مکان مسکونہ کے چھڑک دے چوتھے دوگانہ شکرانہ ادا کرے پانچوین اول شب مین زوجہ سے مباشرت و ہمبستری کرے اگر کوئی امر مانع نہو مثل حیض و مرض و مقام خلوت صحیحہ وغیرہ کے کہ یہ سنت ہے چھٹے طعام ... بقدر ... پکاوے ضیافت عزیز و اقارب علما و صلحا و فقرا کرے اور یہ مستحب ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا چہرہ زعفرانی کہ نشان فکر و تردد تھے ملاحظہ کیا فرمایا کہ اے عبدالرحمن تمہارے ملول ہونیکا کیا باعث ہی انھون نے دست بستہ عرض کی یا رسول اللہ مین نے ایک عورت سے نکاح کیا ہی چونکہ مفلس و نادار ہون فکر ولیمہ و ضیافت دوستان مین متردد ہون ارشاد کیا بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ برکت دے اللہ تیرے نکاح و اولاد مین ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو سکے یعنی بہت سامان ضیافت و ہجوم و کثرت مردمان و آرایش مکان وغیرہ کی فکر نکر مختصر ایک بکری کا گوشت و نان پکاکر چند دوست و آشنا خواہ عزیزون کو کھلادے اور دعوت ولیمہ کھانیوالونکو چاہیے کہ بعد فراغت طعام کے مرد ناکح سے کہین بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ برکت دے اللہ تعالی تمکو اور برکت کرے اللہ تعالی تمپر

نشاذ و نادر ہے اور چاہیے کہ زوجہ زوج سے چہارم حصہ کم ہو مرد اکیس برس کا ہو اور عورت
چودہ برس کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک بڑھیا عورت سے نکاح کیا سرورعالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا هَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ ای جابر تمنے عورت باکرہ سے نکاح
کیون نکیا وہ تمھارے ساتھ ملاعبت کرتی اور تم اُسکے ساتھ بازی و ملاعبت کرتے
باکرہ مین فائدہ یہ ہے کہ مرد کی خو بو و عادت سے واقف نہین ہی جیسا شوہر ملا اسی سے
موافقت اسی کی مطاوعت کریگی بخلاف ثیبہ کہ وہ شوہر اوّل کو یاد کرے گی اسکا ذکر
و دھیان کریگی اگر یہ اس سے کمتر ہے مکدر و گریان رہیگی اور خصلت والدہ کی اولاد مین
موثر ہے خلق اور خلق مین بلکہ دایہ و غیر دہندہ کی عادات کو بھی اثر ہے آنحضرتؐ نے
فرمایا اِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ بچاؤ اپنے کو گھورے کی سبزی سے یعنی رزیل و بد اصل
و کمظرف و بدکار عورتون سے نکاح نہ کرو ایک تو وہ تمھارے ساتھ نباہ نکریگی دوسرے
اولاد بدرو و بدخو پیدا ہوگی مادری خصائل و عادات سیکھین گی اور آنحضرتؐ نے فرمایا
لَا تَنْكِحُوا الْقَرَابَةَ الْقَرِيبَةَ فَإِنَّ الْوَلَدَ يُخْلَقُ ضَعِيفًا نہ نکاح کرو قرابت قریبہ مین
پس یقینی اولاد ضعیف پیدا ہوگی اسلیے کہ جو ہیجان مادہ شہواتی زن نادیدہ و ناشنیدہ مین
ہوتا ہے وہ قرابت قریبہ مین نہین ہوتا طبیعت انسان مجبول ہے نادیدہ چیز کی جانب
مائل و راغب ہونیکا معمول ہی فاعل ہو یا مفعول ہو اور لڑکی والے کو چاہیے کہ لڑکے
کے علم و ہنر و اخلاق و عادات و خصائل کو بخوبی دیکھ بھال لے اہل محلہ و ہمصحبتون سے
دریافت کرکے توافق مزاج معاملہ زوجیت مین سمجھ لے کہ یہ لڑکی اس لڑکے کے واسطے
نباہ و موافقت کرسکتی ہے یا اُسکے ورثہ و والدین عزیز و قریب سے معاملہ داد و ستد
ہو سکتا ہے یا نہین ہمارا کفو ہے یا نہ اُسوقت مین خطبہ منظور کرے اور عقد نکاح پر
آمادہ ہو کہ آنحضرت نے فرمایا اَلنِّكَاحُ رِقٌّ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ اَيْنَ يَضَعُ كَرِيمَتَهُ
نکاح رقیت کنیزی کی اور تابعداری ہی بس چاہیے کہ دیکھ لے ایک تمھارا کس جگہ رکھتا ہی

ساتھ رحمۃ اللہ کے یعنی شہادت شاہدین عادلین کے اور بوکالت قاضی و زوج و سماعت
جماعت حاضرین کے ایجاب و قبول سے پس انکو تکلیف نہ دو طلاق و ظہار و ایلاء سے انکو نہ ستاؤ
اگر ایک سے زائد دو و تین چار ہون تو یہ دو اعتدال کرو انکی خاطر شکنی و رنج دہی سے
باز آؤ اور فرمایا مَنْ صَبَرَ عَلٰی سُوْءِ خُلُقِ اِمْرَأَتِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ مِنَ الْاَجْرِ مَا اَعْطٰی
اَیُّوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی بَلَائِہٖ وَمَنْ صَبَرَتْ عَلٰی سُوْءِ خُلُقِ زَوْجِہَا اَعْطَاہُ
اللّٰہُ تَعَالٰی مِثْلَ اٰسِیَۃَ اِمْرَأَۃِ فِرْعَوْنَ جس شخص نے صبر کیا سوء خلق و بدمزاجی اپنی
زوجہ پر عطا کریگا اللہ تعالی اسکو اجر و ثواب اُس چیز کا کہ عنایت فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام
کو انکی بلا پر اور جو عورت صبر کرے اپنے خاوند کی بدمزاجی و بدخلقی پر عطا کریگا اللہ تعالی
اسکو ثواب مثل آسیہ زن فرعون کے آٹھوین یہ کہ انکا دل باتھ مین لے خوش طبعی مہدل لگی
کرے بازی کہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اُم المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہ کے ساتھ مسابقت فرماتے تھے گیند پھینکتے تھے اور اسکے اول دوڑکر اٹھانے مین
سبقت فرماتے تھے کہ دیکھین پہلے کون اسکو اٹھا لیتا ہی تاکہ یہ دل لگی و مزاق باعث
شگفتگی طبیعت ہو اخبار مین لکھا ہی کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا اسیقدر
انکے جنازے پر فرشتون نے اژدہام کیا کہ آفتاب چھپ گیا گویا ابر چھا گیا بوجہ مقبولیت کے
اور جب انکو دفن کر چکے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک زرد ہو گیا حاضرین
نے سبب دریافت کیا ارشاد کیا لَوْ نَجَا اَحَدٌ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَنَجٰی سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ
اگر نجات پاتا کوئی فرد بشر عذاب قبر سے تو ہر آئینہ نجات پاتا سعد بن معاذ باوجود اسقدر
قبولیت عذاب قبر سے نہ بچے حاضرین نے عرض کی بِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کس سبب سے
یا رسول اللہ عذاب قبر مین مبتلا ہوئے سود خور تھے نہ خراب الجوار فرمایا بِسُوْءِ خُلُقِہٖ
مَعَ اَہْلِہٖ بسبب بدمزاجی اسکی ہے اپنی اہل سے جواب سخت و درشت دینے سے اپنی زوجہ
و منکوحہ کو جس سے اسکی شکستگی خاطر ہوتی تھی چونکہ تابعدار تھی چشم نم کرکے آنسو پی لیتی تھی

وجمع کرے تم دونون زوجہ وزوج کے ساتھ خیر وصلاحیت کے جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس وقت ام المومنین بی بی صفیہ کے ساتھ نکاح کیا کچھ موجود نہ تھا جو کی
روٹی اور خرمے سے ولیمہ کی دعوت فرمائی ساتوین زوجہ سے خوش خوئی وملاعبت
کرے اور بسبب اپنے قصور عقل کے ترحم کرے خطا پر درشتی وسختی نکرے حق تعالی فرماتا ہے
وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور معاشرت کرو اُنکے ساتھ موافق معمول رسم زمانہ کے
مثل مشہور ہے مرد کمانے کو ہے عورت کھانے کو محنت مزدوری نوکری چاکری کرکے لاؤ
حسب دستور نان ونفقہ دو حسن معاشرت رکھو اور اُنکی حرمت وتوقیر کا خیال رکھو کہ اُنسے
تمھاری عزت وحرمت ہے فرماتا ہے وَاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا اور لیا اُنھون نے
تمسے وعدہ مستحکم ومضبوط یعنی اُنکی خبرگیری نان ونفقہ وتعظیم وحرمت کے بارے مین کرو
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ اور مراعات حق ہمسایہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ مراد اس سے
زوجہ منکوحہ ہے کہ حق زوجیت کی مراعات کا لحاظ رکھو انکی ناراضی ودل شکستگی سے
ڈرو کہ وہ تمھاری محکوم وزیردست وفرمانبردار ہین انکی دلجوئی کرو اور جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت جو فرمائی وہ یہ تھی اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ فَاِنَّهُنَّ
عَوَانٌ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ
مقدم سب سے یہ ہے کہ محافظت کرو نماز پنجگانہ کی اور نگاہداشت اُنکی کہ مالک ہوئے ہاتھ تمھارے
کہ وہ لونڈی غلام ہین اور تابعدار ہین اور نہ تکلیف دو انکو اُس چیز کی کہ نہین
طاقت رکھتے وہ اُسکی اور ڈرو اللہ تعالی سے مقدمے مین عورات وازواج کے کہ انکو
نان ونفقہ سے نہ ترساؤ انکی حرمت وتوقیر مین نہ فرق لاؤ الفاظ بیہودہ سے اُنکو خطاب
نکرو پس تحقیق کہ وہ مددگار ہین تمھارے قبضے واختیار مین تمھارے قبضہ مین لیا ہے تمنے
انکو عہد اللہ کے ساتھ یعنے بذریعہ عقد نکاح ومنظوری مہر کے اور حلال کیا ہے تمنے اُنکی شرمگاہونکو

کسی مرد بازاری و تره فروش وغیرہ سے دروازے پر بلا کر بالمشافہ گفتگو و بات چیت
کرے کسی مرد ہمسایہ سے معاملات داد و ستد وغیرہ رکھے ضرور ہے اسکی مرد کو غیرت کرنا زجر
و توبیخ کرنا مانع ہونا یا عورت تارک الصلوۃ دائمی ہو یا حیض و نفاس کی حالت سے صفائی
و طہارت میں قصور کرتی ہو مرد کو لازم ہے اسکو تنبیہ و تہدید کرنا آنحضرت صلعم نے خطاب فرمایا
صحابہ کرام کی جانب کہ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ اَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ
وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ آیا تعجب کرتے ہو تم
غیرت سعد سے کہ وہ ہر وقت حق و ناحق کو اپنی زوجہ کو تنبیہ کیا کرتا ہے قسم ہے خدا کی میں
اُس سے غیرت دار زیادہ ہوں اور اللہ تعالی مجھسے زیادہ صاحب غیرت و شرم ہے اور بحیثیت
غیرت اللہ کے حرام کر دیا اُسنے فواحشات کو جو ظاہر میں اُس سے اور جو پوشیدہ مرد و عورت
کے مقامات مخصوصہ و شرمگاہ ہو نکلا نام زبان پر نہ لاؤ گالی گلوج آپس میں مادر و خواہر
کی ہمہ کو علامت محبت و دوستی نہ سمجھو کنایہ و اشارے سے ایسے مقامات کو نہ بتاؤ اُن کی
جانب اشارہ نکرو اہل ایمان پر یہ کل باتیں حرام ہیں وای بر حال اُن شاعروں کی و شارق
و ظریفوں کی جو آیات قرآنی کو مقامات فحش میں مستعمل کریں براہ تمسخر و تضحیک آیات قرآن کا
اقتباس کریں بجائے تجنیس مقامات فواحش کے تفہیم کریں ایک روز خاتون جنت
بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے والد ماجد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کہ عورت کے حق میں کیا چیز بہتر ہے فرمایا وہی جو حکم خدای عزوجل ہے کہ غیر مرد نامحرم کو نہ خود
دیکھے نہ اپنے کو دکھائے یا آواز سُنائے بلا ضرورت داعی یا عذر پیری و پیشہ وری جیسے
قابلہ و دایہ و حجامہ وغیرہ گیارھوین یہ کہ نان و نفقہ زوجہ میں بخل و اسراف نہ کرے جیسی
آمد ہو ویسا خرچ کرے خود وثیقہ دار و پنشن دار و تجار ڈپٹی کلکٹر و منصف و سبجج
و وکیل و بیرسٹر ہو ہزاروں روپیہ کمائے اور زوجہ کو جوار باجرہ کھلائے گاڑھا گزی
پہنائے نہ یہ کہ کم اوقات محنت و مزدوری پر معاش ہو پلاؤ و قلیہ قرض و دام لیکر کھلائے

نوین یہ کہ انکو اسقدر سر برہنہ چہرہ ہا سے گستاخ نکرے کہ قہقہہ بازی کرنے لگیں چہلی بجا رکھوین
مشکل کر بات کرنے لگین آنحضرت نے فرمایا تَعِسَ عَبْدُ الزَّوْجَةِ نگونسار و شرمسار ہوا
جورو کا غلام جو عورت کا تابعدار ہوگیا اُسکے کہنے پر چلنے لگا فرمایا شَاوِرُوْهُنَّ خَالِفُوْهُنَّ
فَاِنَّ فِیْ خِلَافِهِنَّ الْبَرَکَةَ مشورہ کرو عورتون سے اور خلاف کرو اسکے جو کہین اُسکے
برعکس کرو لبن یقینی اُس خلاف مین برکت ہے یہ کم لئے سمجھنے والی ہین اگر یہ سفر مین جانیکا
مشورہ دین نہ جاؤ اگر نہ جانیکا دین چلے جاؤ حق تعالی نے شوہر کو سید و حاکم ارشاد کیا
وَاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَی الْبَابِ اور پایا اُن دونون نے یعنے حضرت یوسف و زلیخا نے
اپنے شوہر عزیز مصر کو دروازے کے پاس حاکم کو محکوم ہونا عیب ہے آنحضرت نے فرمایا
لَا یُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِکُهُمْ اِمْرَأَةٌ نہ فلاح پائیگی قوم جنکی حاکم و مالک عورت ہوگی انتظام
ملکی و رعایا برایا مین عورت ملکہ کی رائے و تدبیر کو دخل ہوگا کلیۃً بغیر از مشورت وزرا
و ارکین ذکور کے وہ تباہ و برباد ہوجائیگی دسوین یہ کہ زوجہ کو نصیحت کرتا رہے امر
حق مین غیرت دلاتا رہے نہ کہ ناحق ستاتا رہے بیگناہ صلواتین سناتا رہے کہ آنحضرت نے
فرمایا اِنَّ مِنَ الْغَیْرَةِ غَیْرَةٌ یُبْغِضُ اللّٰهُ وَهِیَ غَیْرَةُ الرَّجُلِ عَلٰی اَهْلِهِ مِنْ غَیْرِ رِیْبَةٍ
یقینی بعض غیرت سے وہ غیرت ہی جسکو دشمن رکھتا ہو خدا تعالی وہ غیرت مرد کی ہی اپنے اہل پر
غیر شبہہ سے یعنی اسکی نسبت کوئی شبہ و قرینہ نہین پایا جاتا ہے اسپر اتہام باندھنا تہمت
زنا و بدزبانی و بدخوئی و بدمزاجی و ... بانی لگاتا ہو ایسے شوہر اور مرد سے حق تعالے
بغض و عداوت رکھتا ہے کہ اپنے مطیع و تابعدار کو بلا شبہہ صدور قصور زجر و توبیخ کرنا
یا نان و نفقے مین تنگی کرنا یا اُسکے عزیز و قریب و والدین کو اُسکے دیدار سے محروم رکھنا یا کلمات
فحش و درشت اسکی نسبت کہنا غیرت بجائے خود بجانب حق ممدوح ہے آنحضرت نے فرمایا
اِنَّ اللّٰهَ یَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ یَغَارُ یقینی اللہ تعالی غیرت کرتا ہے مرد مومن بھی غیرت
کرتا ہی اگر اسکی عورت دوسرے مرد نامحرم و اجنبی سے ہنسکر کلام کرے ابرو و ہاتھ سے اشارہ کرے

اور ایک جانب زوج سے تیسرا حکم فہمیدہ وسنجیدہ رفع خصومت وتنازع کرے اصلاح و
صفائی کردے پندرھوین آداب مباشرت کی محافظت کرے با وضو قبلہ رو ہو کر بسم اللہ الرحمن الرحیم
پڑھکر معروف بوس وکنار و دخول ہو اور اگر تکبیر وتہلیل او سورہ قل ہو اللہ پڑھکر مشغول
ہوئے حق تعالی فرزند صالح یعنی خوش صورت وخوش سیرت عطا کرے بعض روایت مین
یہ دعا ماثور ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنْ کُنْتَ قَدَّرْتَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ
صُلْبِیْ ای پروردگار عطا کر ہمکو اولاد نیک اگر مقدر فرمائی ہے تونے یہ کہ نکلے میری صلب سے
اور بعد انزال کے اپنے دل مین پڑھے نہ کہ زبان سے اسلیے کہ حالت جنابت مین قرآنی آیۃ
و پورے لفظ پڑھنا ناجائز ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا حمد ہے اس
خدائے پاک کے لیے جسنے پیدا کیا پانی سے بشر یعنے نطفہ سے آدمی چاہیے کہ رو جانب قبلہ
سے پھیرے اور زوجہ کو کپڑا اڑھا دے برہنہ نہ چھوڑے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یُغَطِّیْ رَاسَہٗ وَیَغُضُّ صَوْتَہٗ وَیَقُوْلُ لِلْمَرْاَۃِ عَلَیْکِ بِالسَّکِیْنَۃِ تھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یعنے عادت شریف یون تھی بعد مباشرت لپیٹ لیتے تھے سر اپنے کو
اور اڑھا دیتے تھے کپڑا اپنا چادر خواہ رومال وغیرہ اور فرماتے تھے اس عورت سے
لازم کر اپنے اوپر سکون کو اسلیے کہ اتفاقاً نطفہ منعقد ہو رحم مین ہوا ہی وہ ٹھہر جائے
جم جائے جلدی نکر اٹھ کھڑے ہونے مین کہ وہ گر جائے خارج مین آجائے اسلیے کہ مقصود
ہمبستری سے تولد فرزند ہے اور چاہیے کہ قبل از دخول بوس وکنار مساس سے مادہ
شہوانی کو جانبین سے ہیجان مین لاوے تا اخراج مادہ بخوبی تمام ہوا اور اس سے اولاد ہو
ضعیف ونحیف ومریض نہو اور منع ہی مثل گدھون کے بالکل برہنہ ہو کر مرد وعورت کا
مباشرت کرنا اور آن حضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ جلشانہ تین بازی دوست رکھتا ہی
ایک گھوڑا دوڑانا پھیرنا دوسرے تیر اندازی کرنا تودہ ونشانہ بناکر اسپر کمان کشی کی
مشق ومہارت پیدا کرنا تیسرے اپنی زوجہ محبوبہ کے ساتھ دل لگی مذاق کرنا گیند دھڑکا

گلبدن و مشروع جامدانی و ململ پہنانے سے بشاش ہو بلکہ میانہ رو ہوے

باندازہ حال کن خرچ خویش	کہ باشد میانہ نہ اندک نہ بیش
گھر مین بھونی بھانگ نہین و رباہر کھڑے روپش	جورو فاقون مرگئی لڑکے پڑے دلریش

حق تعالی فرماتا ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین کھاؤ اور پیو اور نہ بیجا بے ضرورت صرف کرو یقینی اللہ تعالی نہین دوست رکھتا بیہودہ خرچ کرنے والون بلا ضرورت صرف کرنے والون کو بارھوین یہ کہ زوجہ کو احکام دین سکھائے مسائل غسل حیض و نفاس بتائے اگر تعلیم یافتہ اُردو بھی پڑھی ہو کتب دینیات مسائل صوم و صلوۃ و حج و زکوۃ خصوصاً عقائد حقہ اہل سنت و جماعت تعلیم کرنا پڑھانا واجب و لازم ہے کہ اکثر عورات ضعیف الاعتقاد پابند رسمیات شرک و کفر مادری و جدی و خاندانی رہتی ہین بالکلیہ ان عقائد باطلہ کا استیصال انکے اذہان ناقصہ سے کرے بلکہ تمامی خاندان عشائر و قبائل و محلہ کی عورات ناقص العقول پیر و جوان کو ہدایت کرے رسمیات باطلہ سے بدلائل عقلی و نقلی و کتابی سُنا دکھا کر روکے باز رکھے اور اگر شوہر خود ہی بے علم و ہُنر کندہ ناتراش ہو کنکوا اڑور نیچے کبوتر بازی و بٹیر بازی و مرغ بازی پر معاش ہو زوجہ کو درست ہے کہ بلا اذن شوہر مسائل دین سیکھنے کے لیے گھر سے باہر نکلے کسی مرد معمر و پیر عالم متقی سے دریافت کرے پڑھے اگر شوہر مانع ہوگا عاصی و گنہگار ہوگا جو زجر و توبیخ کریگا قاضی و حاکم وقت سزا دیگا تیرھوین یہ کہ اگر ایک سے زیادہ زوجہ ہون دو تین چار نان و نفقہ و شب باشی مین اعتدال و برابری رکھے کہ یہ امر اختیاری ہے غیر اختیاری محبت دلی و حب قلبی پر مواخذہ نہین ایک کے ساتھ شب بھر مین ایکبار مباشرت کرے ایک کے ساتھ چار بار مضائقہ نہین چودھوین یہ کہ جب درمیان زن و شوہر کوئی مناقشہ واقع مباحثہ پیدا ہو کسی مرد صالح متقی مصلح کو حکم کرنا چاہیے تاکہ نرم و گرم دونون کو فہمایش کرکے رفع شر کرے یا دو شخص ہون ایک جانب زوجہ

آلہ تناسل کو دھووے اور پاک کرے اور حالت جنابت مین سر نہ منڈوانے بال وناخن
نہ کترواے کہ روز قیامت کے وہ اُسکے جسم سے متصل ہونگے اور بسبب نجاست کے وقت
دور کرنے کے مطالبہ کرینگے اور بعد وطی کے عزل نہ کرے یعنی منزل ہوتے وقت فرج زن سے
باہر نکال کر منزل ہو اسمین علما کا اختلاف ہے بعض نے حرام لکھا ہی بعض نے جائز کہا ہے
بعض نے رضاے زوجہ منکوحہ پر موقوف کیا ہے اور حالت جنابت مین اگر کچھ کھانا پینا چاہی
تو پہلے ہاتھ دھو کر کلی غرغرہ کرکے کھاوے و پیے اور بعد جماع کے چھوہارے یا شہد یا دیگر
ادویہ مقوی باہ کھانا مفید ہے سولھوین ادب یہ ہی اچھی طرح سے غسل جنابت بشرائط
سُنن وآداب غسل کرے فرض ہی بحکم احکم حق جل علاؤ اِن کُنتُم جُنُباً فَاطَّهَّرُوا اگر تم ہو
نجس و ناپاک قربت عورات سے پس چاہیے کہ طہارت کرو پاکی و ستھرائی سے رہو بعد ازین
کھاؤ پیو جو کاروبار معمولی و درباری جا ہو کرو ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب العالمین غسل جنابت کرلیے ہدایت کی حضرت آدمؑ نے کہا کیا
فائدہ ہی انھون نے کہا بدلے قطرہ آب کے جو جسم سے مرد کے جدا ہوتا ہی اللہ تعالی اس سے
ایکفرشتہ پیدا کرتا ہی کہ قیامت تک عبادت کرتا ہے اور اسکا ثواب اُس مرد غسل کنندہ کے
نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی غسل جنابت آب سرد سی کرے
ایام سرما مین بخوف فوت ہوجانے نماز فریضہ کے حق تعالی اسکو ثواب حج وعمرہ کا عطا کرے
اور اگر مدت اسی روز مین برودت آب سرد سے کسی مرض مین مبتلا ہو کر مرجاتے شہید مرے
مرتبۂ شہادت پائے اور حالت غسل کرنے مین کلام نہ کرے متوجہ طہارت جسمی طہارت قلبی
وقرأت تشہد و ادعیات ماثورہ رہے سترھوین یہ کہ آثار حمل اپنی عورت مین اگر پاؤ غذاے
سبک ولطیف اُسے کھلائے غیظ وغضب مین اُسے نہ لائے خندہ روئی وخوش خوئی کے
جانب مائل رکھے تاکہ وہ اثر اولاد مین سرایت کرے اٹھارھوین یہ کہ جب آثار حمل کی حمد وثناے
خالق عالم بجالائے صدقات وخیرات کے دینے مین اہتمام کرے کہ حق تعالی نے نقصان

کھیلنا اسکی دلجوئی کرنا اسکو خوش رضامند کرکے مستعدی مباشرت ہونا اور فرمایا النظر علی وجہ الزوجۃ عبادۃ دیکھنا اپنی زوجہ محبوبہ کے چہرے کو عبادت ہے اور فرمایا من جامع اھلہ فکانما تصدق بدینار جسنے مجامعت کی اپنی اہل کے ساتھ پس گویا اسنے ایک دینار راہ میں خدا کے دیا اور درست ہے مباشرت کرنا کھڑے ہوکر یا لیٹ کر چت یا پہلو پر یا زوجہ کو اوپر اپنے لٹا کر جسطور پسند ہوا ور لذت جماع ملے بہترین شکل القاء نطفہ کی اور اکثر امراض و سوزاک وغیرہ سے بچنے کی یہی کہ مرد اوپر ہو اور عورت نیچے دونوں پاؤں کے بیچ میں بیٹھکر یا لیٹ کر اسصورت میں منی رحم میں عورت کے گریگی اور قرار نطفہ کی یہی شکل ہے اور لذت نفس و جماع کی عام صورت یہی ہے مگر ہر صورت دخول فرج زن و قبل میں ہو حق تعالی فرماتا ہے نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (ای قاعداً او قائماً او مضطجعاً) عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اسلیے کہ مقصود مباشرت و القاء نطفہ سے تولد اولاد و بقاء نسل ہے پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جس صورت سے چاہو مقام حرث قبل و فرج ہے نہ دبر جس راہ سے چاہو یعنی خواہ کھڑے ہوکر یا بیٹھکر یا پہلو پر مقصود و مطلوب تو رحم و شکم میں انزال ہے وہ ہر صورت سے حاصل ہے اور بعد انزال پھر مرد و عورت کسیقدر چت لیٹے رہیں تاکہ ہیجان نفس کو سکون ہو جائے مرد رومال و لنگی و خرقہ سے علیحدہ پاک کرے اور عورت علیحدہ اور ایام سرما میں آب سرد سے آبدست نکرے کہ مضر ہے استرخائی آلہ تناسل کو اور دوبارہ مباشرت کرنا چاہے تو چاہیے آلہ تناسل کو آب گرم سے دھوڈالے اور آخر شب میں مباشرت کرے اول شب میں نکرے کہ تمام شب جنب ہو اگرچہ جائز ہے مروی ہے ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام جنبا و لا تمسہ الماء تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہ آرام فرماتے تھے تمام شب جنب اور نہ مس کرتا تھا آپکو پانی یعنے بعد صحبت و ہمبستری بغیر غسل طہارت بسا اوقات سو رہتے تھے اور چاہیے کہ بعد چندے سکون کے

یا رسول اللہ اگر دو ہوں فرمایا اگرچہ دو ہوں اور مسنون ہی بعد تولد فرزند کے اُس کے
کان میں بانگ نماز کی کہنا چنانچہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کان میں حضرت
امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے بانگ نماز فرمائی اور ارشاد کیا مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ
فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَأَقَامَ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرٰى رُفِعَتْ عَنْهُ أُمُّ الصِّبْيَانِ جس کے
یہاں لڑکا پیدا ہوا یا لڑکی پس اذان کہے اُسکے داہنے کان میں اور اقامت کہے بائیں کان
میں دور کیا گیا اُس سے مرض ام الصبیان کا کہ اکثر لڑکوں کو اس سے ضرر پہنچتا ہی اور ضائع
ہو جاتے ہیں اور بعد سات روز کے ولادت سے ختنہ کرنا و نام رکھنا مستحب ہے اور آنحضرتؐ
نے فرمایا خَيْرُ الْأَسْمَاءِ مَا حُمِّدَ وَعُبِّدَ بہترین ناموں کا وہ ہی جس میں حمد اور عبد پایا
جائے جیسے احمد حامد محمود یا عبد اللہ عبد الرحمن عبد الرحیم وغیرہ ہی یعنی عبدیت و بندگی
و غلام اللہ ہی کے نام کے ساتھ متصل ہو دوسرے نام سے ملحق نہو اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي نام رکھو میرے نام پر ولیکن نہ کنیت
کرو میری کنیت سے یعنی محمد احمد کہ میرا نام ہے رکھو لیکن ابو القاسم اور ابو الطاہر اور ابو الطیب
میری کنیت ہی یہ کنیت نہ کرو کنیت اُسے کہتے ہیں جس میں لفظ اب یا ابن ہو مرد کے لیے اور
ام ہو عورت کے لیے علماء فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت آنحضرتؐ کے زمانے میں تھی بوجہ اشتباہ
و توافق اسم و کنیت کے اِس زمانے میں ابو القاسم کنیت رکھنا درست ہی اور ابو عیسی کنیت
رکھنا ناجائز ہے اسلیے کہ عیسی علیہ السلام کے اب یعنی والد نہ تھے وہ بحکم ایزدی نفخ روح القدس
سے بغیر باپ کے بی بی مریم علیہا السلام کے شکم سے پیدا ہوتے ہیں اور حدیث میں ہے
کہ جنین و سقطہ اولاد کا نام بھی رکھنا چاہیے جو حمل خام ساقط ہو گیا بلا روح ہو خواہ شش ماہہ
وغیرہ اگر غیر ذکور و اناث میں تمیز نہو تو نام مشترک رکھنا چاہیے جو اکثر اس زمانہ سے
مرد و عورت دونوں نام رکھے جائیں اور اگر ایام طفولیت میں کسی کے والدین نے ایسے
نام رکھے ہیں کہ اس سے شرک و کفر عصیان پایا جاتا ہی بعد بلوغ و فہم و عقل بدل دینا چاہیے

عقیم وعقیمہ ہونے سے مطمئن کردیا علامت مقصود اصلی نکاح کا ظہور ہوا مقام مسرت موفور ہوا
انیسویں یہ کہ جب اولاد پیدا ہو اگر لڑکا پیدا ہو زیادہ خوشی وشادمانی نہ کرے اگر لڑکی
تولد ہووے تو غمناک واندوہگین نہو کہ بسا دختر نیک اختر فرزند ناشایستہ وابتر سے بہتر ہین
بجا آوری شکر پروردگار دونون مین یکسان کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ
كَانَ لَهٗ اِبْنَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا فَاَسْبَغَ عَلَيْهَا مِنَ النِّعْمَةِ الَّتِیْ اَسْبَغَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
كَانَ لَهٗ مَيْمَنَةً وَمَيْسَرَةً مِنَ النَّارِ جس شخص کے ایک لڑکی ہوا ور وہ اسکی تعلیم و تادیب
مین سعی و کوشش کرے اور اچھا ادب سکھائے پس خرچ کرے اسپر نعمت و دولت سے جو کہ اللہ تعالے
نے اسکو عطا کی ہی ہوگا اسکے لیے وہ مصارف تعلیم و تادیب تلقین علم دین میمنہ و میسرہ روز
قیامت کے آتش دوزخ سے یعنی جو فوج داہنے بائین کی غنیم کے حملے سے سردار و حاکم کو بچاتی ہی
اسی طور وہ مصارف تعلیم دختر اسکو بچائینگے اور فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَا مِنْ اَحَدٍ يُدْرِكُ ابْنَتَيْنِ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِمَا اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ نہین ہی کوئی
شخص کہ پاوے دو لڑکیون کو پس احسان کرے انسے پرورش و تعلیم مین مگر یہ کہ داخل
کرینگی وہ دونون اسکو جنت مین اور آنحضرت نے فرمایا کہ سعادت مرد کی یہ ہے کہ اول
اسکی دختر تولد ہو آنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ مین اور وہ شخص جنت مین ہونگا مثل ان
دو انگلیون متصلہ کے اور فرمایا مَنْ خَرَجَ اِلٰى سُوْقٍ مِنْ اَسْوَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاشْتَرٰى
شَيْئًا لِبِنْتِهٖ فَخَصَّهَا بِهٖ دُوْنَ الذُّكُوْرِ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ
جو کوئی نکلا کسی بازار کیطرف بازارون مسلمین سے پس مول لی کوئی چیز اپنی لڑکی کے لیے
پس خاص کرلے اس چیز کو لڑکی ہی کے لیے سوائے لڑکون کے نظر رحمت کریگا اللہ تعالے
اسکی طرف اور جسکی طرف نظر رحمت فرمائیگا اسکو عذاب نہ کریگا اور آنحضرت نے فرمایا جسکے
تین لڑکیان یا تین بہنین ہون اور وہ انکی پرورش و تعلیم و تربیت مین کوشش کرے
اور انکو اچھی طرح سے راضی رکھے داخل کریگا اللہ تعالی اسکو جنت مین صحابہ کرام نے عرض کی

نقصان دینی و دنیوی ابتلاے شرک وکفر یا عزت و آبرو دیکھے اسکو تنبیہ و تہدید کرے بواسطۂ بزرگان و وساطت صالحان تصفیہ کرے جب اسطرحسے کوئی امر اثر پذیر نہ دیکھے طلاق دے چنانچہ مولانا روم علیہ الرحمۃ اپنی مثنوی شریف مین قصہ لکھتے ہین کہ ایک روز گذر موسی کلیم اللہ علیہ السلام کا جانب صحرا ہوا دیکھا ایک مرد اعرابی صحرا نشین زیر درخت بیٹھا ہی جب اسکے قریب گئے دیکھا کہ وہ ذوق و شوق کی حالت محویت و سہویت کی کیفیت مین بنسبت جناب باری عز اسمہ وہ کلمات کہہ رہا ہے جو خلاف شان صمدیت ہے حضرت کلیم نے سنکر اسکو تنبیہ و تہدید کی کہ وہ منزہ زن و فرزند سے مبرا چرک و مین سے ہی وہ نور ہے آسمانون و زمین کا یہ کلمات کفر و شرک ہین اسکو ناپسند فرماتا ہے کہنے والے سے عداوت رکھتا ہے نہ محبت و دوستی اُسنے کہا اے کلیم اللہ مین تو چالیس برس سے یہی کلمات زبان سے کہہ رہا ہون مین نے بڑی خطا کی آپنے فرمایا لاریب وہ اعرابی یہ سُنکر روتا ہوا باچشم گریان و سینۂ بریان صحرا کی جانب بھاگا حق سبحانہ نے جانب موسی وحی فرمائی ؎

وحی آمد سوے موسی از خدا ... بندۂ ما را ز ما کردی جدا
تو براے وصل کردن آمدی ... نے براے فصل کردن آمدی
موسیا آداب دانان دیگر اند ... سوختہ جان و روانان دیگر اند
تا توانی پا منہ اندر فراق ... کابغض الاشیاء عندی الطلاق

معنی طلاق کے یہ ہین جدا کرنا دور کرنا شوہر کا اپنی زوجہ کو چھوڑ دینا ذو دوست و محبوب مین جدائی ڈالنا جسطرحسے مرد کو نہ چاہیے طلاق دینے مین عجلت کرنا اسیطرح سے عورت کو بھی نہ چاہیے طلاق لینے کی استدعا کرنا خلع دیکر طلاق لینا آنحضرتؐ نے فرمایا اِنَّمَا اِمْرَأَۃٍ سَأَلَتْ زَوْجَھَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ عُذْرٍ لَمْ یُرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ جو عورت طلب کرے اپنے خاوند سے طلاق کو بغیر عذر سے نہ سونگھے رہ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاص کے نام کو عبد اللہ کے ساتھ تبدیل فرمایا اور ارشاد کیا
اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَاءِكُمْ فَاحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ
یقینی تم پکارے جاؤگے روز قیامت کے اپنے ناموں سے اور اپنے باپ کے ناموں سے پس
نیک رکھو اپنے ناموں کو بعض احادیث سے ثابت ہے کہ ماں کے ناموں سے پکارے جاینگے
اسلیے کہ بہت سے لوگ مجہول النسب ہیں کہ باتحقیق انکے باپ ثبوت نہین جیسے کہ اولاد زنان فواحش
کہ انکا پیشہ ہے کہ ہر روز نیا مرد جسنے خرچ انکا دیا شب باش ہو امتیاز نہین ہو سکتا کس کے
نطفہ سے رحم مادر مین استقرار پایا اسلیے ماں کے نام سے مشہور ہوتے ہین اور بعض علما
فرماتے ہین بنا بر تعظیم و توقیر عیسی بن مریم روز قیامت کے ماں کے نام سے پکارے
جاینگے اور ساتوین روز تولد فرزند کے عقیقہ کرنا مستحب ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
کے نزدیک اور سنت ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لڑکے کے لیے دو جانور بکرا
بکری بھیڑ و مینڈھا نر و مادہ ہونے کی خصوصیت نہین اور لڑکی کے لیے ایک جانور اور اگر
مقدور نہو تو پسر کے لیے ایک ہی جانور کا ذبح کرنا عقیقہ کو کافی ہے اور جسقدر بال مولود
کے سر سے اترین اُس مقدار چاندی ہو خواہ سونا محتاجون کو تصدق کرنا چاہیے آنحضرت
نے اپنی صاحبزادی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ایسا ہی ارشاد کیا وقت ولادت
امام حسن رضی اللہ عنہ کے اور سنت ہے کہ مرد متقی صالح خوش خلق بزرگ خرما چبا کر لڑکے کے
تالو مین لگاوے یا شیرینی مثل شہد وغیرہ اسکے منہ مین ٹپکاوے جب عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ
عنہ پیدا ہوے اُسیوقت انکے والد شست و شو کر اکے آنحضرت کی خدمت بابرکت مین لے آئے
آنحضرت نے کمال شفقت و رحمت سے انکو اپنی گود مین اٹھا لیا اور خرما دہان مبارک سے چبا کر
انکے منہ مین دیدیا اول چیز کہ انکے شکم مین گئی لعاب دہن جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم تھا بیسوین ثواب نکاح سے یہ ہے کہ خشونت و بدمزاجی و تنافر مانی عورت پر طلاق
دینے مین عجلت و جلدی نکرے ہر چند مباح ہے لیکن ابغض المباحات عند اللہ ہے جب کوئی

آنحضرت ؐ نے فرمایا جو عورت اپنے کو اس غرض سے سنوارے کہ اپنے شوہر کی آنکھ مین اچھی معلوم ہو ثواب عبادت دو برس کا پاوے سوم یہ کہ خانہ شوہر سے بغیر اذن اسکے کوئی چیز کسیکو نہ دے اگرچہ اندک چیز ہو نمک و پانی و لکڑی یا رچہ نان ہو آنحضرت ؐ نے فرمایا ثواب اسکا شوہر کو ہے گناہ اسکا عورت پر چہارم یہ کہ بغیر اذن شوہر روزہ نفل نہ رکھے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا جو عورت بلا اجازت خاوند روزہ نفل رکھے نہین ثواب بجز گرسنگی و تشنگی کے پنجم یہ کہ بغیر اذن شوہر گھر سے باہر نہ جاوے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا جو عورت بلا اجازت شوہر گھر سے باہر نکلے لعنت خدا اور فرشتون مین گرفتار رہے جب تک واپس نہ آوے اور فرمایا لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ بِغَیْرِ اللّٰہِ لَاَمَرْتُ اَنْ تَسْجُدَ الْمَرْأَۃُ لِزَوْجِھَا مِنْ عِظَمِ حَقِّہٖ عَلَیْھَا اگر حکم کرتا مین کسیکو سجدہ کرے وہ سوائے خدا کے تو ہر آئینہ حکم کرتا مین عورت کو کہ سجدہ کرے وہ اپنے خاوند کو بوجہ شرف و عظمت مرد کے کہ عورت پر ہے ششم یہ کہ اپنے خاوند کے عیب کو نہ ظاہر کرے اسکی غیبت نکرے آنحضرت ؐ نے فرمایا جو کوئی عورت خاوند کے عیب کو بیان کرے یا اُسکی غیبت کرے وہ آتش دوزخ کو اپنے اوپر تیز کرے ہفتم یہ کہ اپنے بناؤ سنوار کو کسی مرد نامحرم کو نہ دکھائے پردے و گوشے سے کسیکو آواز نہ سنائے اور جو کسی غیر محرم پر نظر ڈالے بدلے ہر نظر کے تین سو ساٹھ تیر آتش دوزخ کے قیامت مین کھائے عوض ہر نظر شہوت کے مرد نامحرم پر ایک ہزار سال آتش دوزخ سہے ہشتم یہ کہ شوہر کی عفت و عظمت و عزت چاہے آبروریزی نہ کرے فقر و فاقہ کا حال بیان نہ کرے تھوڑی پر قناعت کرے سوال کرنے سے اسکو ممانعت کرے ایک فقیر نے آکر آن حضرت ؐ کی خدمت بابرکت مین عرض کی یا رسول اللہ ؐ مین ہر روز چاہتا تھا کہ حضور سے کچھ سوال کرون عورت میری منع کرتی تھی آج حق تعالے نے مجکو بلا طلب روزی و رزق پہونچا دیا آن حضرت ؐ نے فرمایا اس عورت کو میری طرف سے سلام کہدے اور بشارت دیدے دیدار پروردگار و نجات عذاب نار سے اور وہ عورت

خوشبو جنت کی یعنی داخل ہوگی عذر یہ کہ جب ایسی ہی شوہر کی حرکات ناشایستہ سے عاجز
و تنگ ہو زندگی محال ہو بیہودہ گفتگو سے اسکی عزت و آبرو جانے کا یقین ہو اسکی
اطاعت و فرمانبرداری مین ایمان کا خلل ہو کہ وہ شراب خوار ہو اور اسکو شرابخواری پر
مجبور کرے یا دیوث ہو کہ مرد بیگانہ پاس رہنے پر مجبور کرے علیٰ ہذا القیاس سو تب مضائقہ
نہین ہے [illegible] ہیں جو مذکور ہوئے نسبت مرد ناکح کے تھے اب چند ادب نسبت عورت
منکوحہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا
عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ جو کوئی عورت مرجاوے [illegible] داخل
ہوگی وہ عورت جنت مین اور فرمایا لَوْ صَلَّتِ الْمَرْأَۃُ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا
وَحَفِظَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَھَا دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ [illegible] اگر پڑھتی رہے
عورت پنجگانہ وقتیہ اور روزے رکھتی رہے ماہ رمضان [illegible] اور حفاظت
کرتی رہے اپنے فرج و شرمگاہ کی کہ غیر مرد کے [illegible]
بدکاری سے اپنے کو بچاوے [illegible] اور اطاعت
فرمانبرداری اپنے خاوند کی کرے جس کام کو [illegible]
[illegible] امر کی جانب اشارہ کرے بجالاوے یا صحبت [illegible] سنوار
خوشی و رضا حاضر ہو [illegible] خوشی خاوند کو [illegible] ہو
جنت مین رب اپنے کے پاس بلا حساب و کتاب کہ اسنے مالک حقیقی [illegible] اطاعت کی کہ صوم
صلوٰۃ کو ادا کیا مالک مجازی کی بھی تابعداری کی [illegible] اطاعت کی غیبت
مین حفظ ناموس کیا دونوں مالکوں کے ادائے حقوق مین مستعد و سرگرم ہی وہ مستحق
رضاء مالک حقیقی و دخول جنت ہوئی وہ حقوق کہ عورت پر نسبت شوہر واجب ہین
اکیس ہین اوّل یہ کہ اپنی خواہش و حاجت کو خاوند سے چاہے اور اس سے بیان کرے
اور وہ جو اس سے چاہے اسکو بجالائے دوم یہ کہ اپنے کو صفا و ستھرا بنائے سنوارے رکھے

کہ مفارقت کرکے چلا آئے ہمارے پاس پانزدہم شوہر اگر بیمار ہو تیمارداری کرے خدمت سے
اُسکو راحت پونہچائے دوا علاج مین قصور نکرے گہنا زیور بیچکر حکیم وطبیب کو دے دوا دینے مین
غفلت نہ کرے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زوجہ کا حق ہے اگر شوہر کے زخم سے خون
و ریم بہتا ہو اُسکو زبان سے چوسے حق تعالی اُس عورت کے ہفت اندام کو آتش دوزخ پر
حرام کردے جو کوئی عورت سات روز تیمارداری شوہر کی کرے سات سو برس کی عبادت
کا ثواب پاوے شانزدہم اگر شوہر کسب معیشت سے معذور ہوجاوے یا کسی ایسے مرض مین مبتلا
ہوجاوے کہ کاروبار سے درماندہ وعاجز ہوجاوے عورت کو چاہیے اپنی محنت و مزدوری
سے اُسکی کفالت وخبرگیری کرے آنحضرت نے فرمایا جو کوئی عورت اپنے خاوند معذور کسب
معیشت پر ایک درہم خرچ کرے گی ثواب صدقہ زر مثل کوہ احد کے راہ خدا مین پائیگی
ہفدہم یہ کہ شوہر کی عبادت خدا وطاعت رسول خدا پر معین و مددگار رہے اگر وہ مشغول
صوم وصلوۃ وحج وزکوۃ ہو کاروبار دنیوی بازار سے سودا خرید کر لانے کی تکلیف ندے
اندک کفاف پر قناعت کرے اوقات نماز پر شوہر کو بیدار و ہشیار کرتی رہے غسل و وضو
کے لیے پانی گرم وسرد کا اہتمام رکھے ثواب عبادت مین شوہر کی شریک ہو کہ آنحضرت نے
فرمایا اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ مددگار کار خیر پر مثل اسکے ہے جو کار خیر کرنیوالا ہے
بتانے والا راہ راست و نیک کام کا مانند اس کام کے کرنیوالے کے ہے ہیژدہم یہ کہ کاروبار
خانگی کی ذمہ دار رہے مثل کھانا پکوانے یا پکانے پانی بھروانے ستھرائی مکان کرانے فرش
و فروش وظروف مستعملہ ہر روزہ کو صاف رکھے گاہ گاہ چکی بھی لیا کرے کہ سنت دختران
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے نوزدہم یہ کہ اپنے گھر مین مرد نامحرم کو آنے نہ دے غیبت
مین شوہر کے آرایش و زینت کو ترک کرے آہستہ سے بولنے کی عادت کرے گوشہ مکان
بود و باش کے لیے خاص کرلے ضروری کاروبار کے لیے صحن خانہ مین نکلے بستم یہ کہ شوہر کے
حق مین اُسکی غیبت مین دعا کرتی رہے اُسکے پیچھے بعد صلوۃ فریضہ کے دعاے خیر و برکت

جو اول سب عورات سے بہشت مین داخل ہوگی اول سب سے لقاء پروردگار سے مشرف ہوگی نہم یہ کہ شوہر کے مال و اسباب خانگی کی محافظت نگرانی کرے حضرت نے فرمایا لَا یَحِلُّ لَھَا اَنْ یُّطْعِمَ مِنْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِلَّا الرَّطْبَ الَّذِیْ یُخَافُ فَسَادُہٗ نہین حلال ہی عورت کو کہ کھانا کھلاوے شوہر کے گھر سے بغیر اذن شوہر کے مگر خرمائے تر یا وہ چیز جسکے سڑنے کا ڈر ہی اسکا دینا بلا اجازت مضائقہ نہین اسلیے کہ جبتک اسکے آنے کا انتظار اجازت کی خواستگار ہوگی وہ چیز ضائع و تلف ہوجائیگی دہم یہ کہ گوشہ خانہ مین کمرہ و دالان مین رہی اگر پردہ ہو کوٹھے پر نہ جاوے دیوار و در سے نہ جھانکے بے پردہ مکان مین نہ بیٹھے حق تعالے فرماتا ہی وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ اور بیٹھی رہو اپنے گھرون مین اور رہا ہیہ کہ شوہر کے دوست و آشنا سے بات نکرے ہمسایہ کے مردون سے گفتگو نہ کرے ازواج مطہرات اور خاتون جنت نے مرد نابینا سے بھی پردہ کیا ہی یازدہم یہ کہ زوج کی اولاد سے جو زوجہ اولی سے ہو مثل اپنے فرزندون کے شفقت و محبت کرے دوازدہم یہ کہ بغرور اپنے حسن و جمال کے شوہر پر مفاخرت نکرے اور اگر خاوند سیاہ فام بدصورت چیچک و طویل القامت پستہ قد کیسا ہی ہو اسکو حقیر و ذلیل ہرگز نہ جانے سیزدہم اگر شوہر گردش لیل و نہار سے فقیر و محتاج ہوجاوے عورت بوجہ حسن سلوک اپنے قبائل و عشائر کے دولتمند ہو شوہر کو حقیر و خوار نہ خیال کرے اسکی عظمت و شوکت مین نہ فرق لاوے چہاردہم یہ کہ خاوند سے زیادہ اسکی طاقت و مقدرت سے نان و نفقہ و فرمایش سے تکلیف نہ دے اندک و بسیار پر رضا کرے بے شکوہ و شکایت نہ کرے کہ موجب دلشکستگی شوہر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُؤْذِیْ اِمْرَاَۃٌ زَوْجَھَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا نہین ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہی زوجہ اسکی جو جنت مین ہی حور عین سے کہ ای عورت نہ تکلیف دے تو اسکو ہلاک کرے تجھ کو خدا کی پس تحقیق آج تیرے پاس وہ مرد ہی اسکی تعظیم و توقیر کر عنقریب ہے

صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ تمہاری اولاد سے دورہ آخر مین ظاہر ہوگا اور یہی مہر ہی حوا کا تو اب
اسکا حوا کو بخشدے کہ قیمت زر و جواہر سے افزون ہی حضرت آدمؑ نے التماس کی پروردگار ا
کیا درود ہی اور کیونکر پڑھون حکم ہوا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ
وَسَلِّمْ اور تا قیام قیامت دس درم مہر زنان اولاد تمہاری کا کمتر درجہ معین رہیگا زیادتی
بقدر مقدور طرفین و رضاے جانبین زوجہ و زوج پر موقوف ہی اگر بلا تعین مہر کسی عورت
سے نکاح کریگا مہر مثل عائد ہوگا جو اسکے عورات خاندان و قبائل مین ہو یا دس درہم شرعی
ہونگے اور مستحب ہی کہ عورت اپنا مہر بخشدے شاوند کو مواخذہ اخروی سے بری کردے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنا مہر بخشدے اور شاوند کو راضی کردے واجب
کردی جناب باری تعالی اسکے واسطے جنت اور بدلے ہر ایک درم کے ثواب آزادی ایک
بندہ کا عطا کرے فرمایا اِذَا وَھَبَتِ الْمَرْأَۃُ مَھْرَھَا لِزَوْجِھَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا
وَوَجَبَتْ لَھَا الْجَنَّۃُ جسوقت بخشدے عورت اپنے شوہر کو مہر اپنا راضی ہوا اللہ تعالی
اس سے اور واجب ہوئی جنت اسکے لیے وَوَجَبَتْ شَفَاعَتِیْ لَھَا اور واجب ہی شفاعت
میری اس عورت کے حق مین و دستر نان ونفقہ واجب ہے ذمے شوہر کے بموجب حکم پروردگار
عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ تو اگر پر اسکے موافق مفلس ہو اس کے
موافق نفقہ ان نا شزہ ہو اطاعت و فرمانبرداری شوہر کی نکرے اور زن صغیرہ کا جو
اپنے ماں باپ کے گھر مین رہے اور زن محبوسہ کا بسبب دین کے یعنی بوجہ ترک نماز و ترک غسل
جنابت و حیض و نفاس کے مقید کی گئی ہو شوہر پر واجب نہین ہر مرد کو چاہیے کہ نفقہ مین
وسعت و فراخی کرے اپنے اہل پر عوض ہر لقمے کے ثواب عبادت ایک سال کا پاوے اگر
تنگ روزی ہی حق تعالی فراخ روزی کردیگا روز قیامت کے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے ہمراہ ہوگا مستحب ہے یہ کہ لباس گرمائی و سرمائی زوجہ کے لیے موافق وسعت و مقدرت
مہیا کردے قاضی ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا زوجہ کو سال بھر مین کئی جوڑے

معاش و معاد وحسن عاقبت شوہر کے ہے کہ دعا اسکی مستجاب ہے گناہ اسکے عفو ہین بست و یکم یہ کہ اگر اسکا شوہر اسکے سامنے انتقال کرے دس دن چار مہینے سوگ رکھے ترک زینت کرے گھر سے باہر نہ نکلے آنحضرت نے فرمایا لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا نہین حلال ہے کسی عورت کے لیے جو ایمان لاتی ہے خدا کا اور دن آخرت کا کہ سوگواری کرے کسی میت پر عزیز و قریب سے زیادہ تین دن سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن کہ ایام عدت ہین زن حرہ کے لیے بعد وفات اسکے شوہر کے بی بی ام حبیبہ نے بعد شہادت اپنے باپ ابی سفیان کے کہ جنگ احد مین شہید ہوئے تین روز سوگ رکھا ترک زینت کی تیسرے روز عطر لگایا تھا کر اور کہا ہر چند دل میرا خواستگار سوے عطر نہین مگر حکم پیغمبر خدا یون ہی ہے حقوق زن نسبت شوہر بھی کئیں ہین اول ادا ے مہر اسکے ذمے پر فرض ہے اگر دنیا مین ادا کر دیا بہتر ورنہ روز قیامت کے اسکے مواخذہ و مطالبہ مین اعمال حسنہ محسوب ہونگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نکاح کرے اور نیت ادا ے مہر نہ کرے وہ زانی ہے دوسری روایت مین وارد ہے اور آنحضرت نے فرمایا کہ جسکے دل مین نیت ادا ے مہر زوجہ ہو بدلے ہر ایک درہم مہر کے ثواب ایک حج مبرور پاوے اگرچہ گردش لیل و نہار سے قدرت ادا ے مہر میسر نہو مگر سعی و فکر مین اسکی جائداد منقولہ و غیر منقولہ دینے کے رہے اور نکاح بغیر ذکر مہر کے جائز ہے و اقل درجہ مہر کا دس درہم ہین جسکے تین روپیہ سات آنے مروجہ حال ہوئے اور اصل اسکی حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام سے ہے جب حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا حوا سے مباشرت کرین اپنا ہاتھ انکی جانب بڑھایا فرمان الٰہی ہوا مَهْ یَا اٰدَمُ حَتّٰی تُؤَدِّیْ مَهْرَهَا ٹھہر جاؤ اے آدم حوا کے مساس کرنے و مباشرت سے یہانتک کہ ادا کر دو مہر اسکا کہ وہ قیمت عرض و آبروے زن ہے حضرت آدم نے عرض کی پروردگارا میرے پاس کیا چیز ہے جو حوا کے مہر مین دون فرمان ہوا دس بار درود پڑھو نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ

فرمایا حلال ہے تیرے لیے بہشت اور حلال ہی اُسکے لیے دوزخ چھٹے یہ کہ اسباب بناو سنوار
و آرایش کا دینا جیسے عطردان سرمہ دانی سلائی آئینہ کنگھی چھیچھی مسواک منجن وغیرہ آنحضرتؐ
نے فرمایا جو مرد اپنی عورت کے لیے عطر ملنے کو دے جبتک اُسکی خوشبو باقی رہے فرشتے ثواب
عبادت اُس مرد کا لکھتے رہین اور اگر عورت اپنے خرچ سے عطر لگا کر شوہر کے پاس جاوے
ثواب اُسیقدر عبادت کا پاوے ساتوین یہ کہ زوجہ کے لیے مکان علیحدہ خالی رہنے کو دے
آٹھوین یہ کہ ایک ماما کھانا پکانے کو ایک ہر روز بازار سے سودا خریدنے کو مقرر کرے
یا لونڈی غلام خریدکر خدمت کو دے ایک مرد نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین شکایت کی کہ یا رسول اللہ مین نے جس عورت سے نکاح کیا ہے وہ روٹی بھی نہین پکا سکتی
فرمایا تم خود پکا لو جو کام وہ نہین کر سکتی تم شریک ہوکر اُس کام کو کر لو آپس مین اتحاد و
مودت سے برتاؤ کرو نوین یہ کہ علم دین متعلق عقائد و مسائل غسل جنابت و حیض و نفاس
تعلیم کرے کہ اُسکے ذمہ فرض ہے اگر نہ جانتا ہو یا فرصت کاروبار سے نہو کوئی آتو اور معلمہ
معین کرے یا مرد صالح متقی معمر کی خدمت مین جانے و تعلیم کی اجازت دے یا خود پڑھکر
پڑھا دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی عورت کو ایک مسئلہ دین کا سکھاوے
ثواب عبادت اسی سال کا پاوے دسوین یہ کہ زوجہ کو ادنی خطا پر زیادہ سرزنش نہ کرے بیہودہ
و بیجا لفظ نہ کہے کہ وہ اُسکی عزت و آبرو ہے نرمی و ملائمت سے فہمایش کرے ایک بار
دو بار اگر نہ پذیرا ہو زجر و توبیخ کرے اول شیرین زبانی سے پند و نصیحت کرے اگر یہ
موثر نہو درشتی و سختی کرے نہ کہ اوّل ہی بار زد و کوب پر آمادہ ہو عورت ناشزہ و
نافرمان کے حق مین بہتر ہے کہ پہلے اسکو بستر اور خوابگاہ سے علیحدہ کرے اگر نہ مانے
ادنی ضرب تھپڑ گھونسا مار کر راہ راست پر لائے اگر اس سے مایوس ہو جاوے اپنے اور اُسکے
اعزا سے چارہ جوئی کرے اگر کسی صورت سے مادہ صلاح نہ دیکھے طلاق دیدے ایک مرد نے
آنحضرتؐ کی خدمت مین آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہرچند مین نے اپنی زوجہ کو نماز روزے

بنوا دینا چاہیے فرمایا فقیہ نے تین متوسط الحال پر چار غنی و دولتمند پر آٹھ باندازہ حال
موافق رسم ورواج زمانہ و خاندان سوتی و ریشمی مین اختیار ہے قول اصح یہ ہے کہ جب
کہنہ و مندرس ہوجائین بنوا دینا چاہیے مع جملہ ضروریات پلنگ و چادر و دری و لحاف
و توشک و تکیہ غلاف وغیرہ بقدر استعمال وزمرہ اور ظروف مسی و چینی و گلی وغیرہ سب
داخل ہین نفقہ مین چوتھے یہ ہے حق زوجہ سے کہ چوتھے روز اُس سے مباشرت کرنا اپنے کو
اُسکے پاس لیونہا یا خلوت کرنا اسلیے کہ شمار اجتماع زنان چار ہے چوتھے روز نوبت شب باشی
ہے یہ ذمہ مرد پر فرض ہے آنحضرتؐ نے فرمایا خاوند مباشرت کنندہ با زن مرد مجاہد فی
سبیل اللہ ہے اور فرمایا اِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ قُبْلَۃٍ عِبَادَۃَ خَمْسِمِائَۃِ
سَنَۃٍ فَاِذَا عَانَقَھَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ فَاِذَا جَامَعَھَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃَ
اَلْفٍ وَخَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃَ ثَلٰثَۃِ اٰلَافِ سَنَۃٍ فَاِذَا
غَسَلَ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃَ عَشَرَۃِ اٰلَافِ سَنَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ فِیْ غَرِیْبِہٖ جسوقت
بوسہ لیتا ہے مرد اپنی زوجہ کا لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ثواب عبادت پانسو برس کا
پس جب گلے لگاتا ہے اسکو بوس و کنار کے لیے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ثواب عبادت
ہزار برس کا پس جب مجامعت کرتا ہے اُسکے ساتھ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ثواب عبادت
ڈیڑھ ہزار برس کا پس جب فراغت کرتا ہے صحبت سے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ثواب
عبادت تین ہزار برس کا پس جب غسل کرتا ہے جنابت سے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ثواب
عبادت دس ہزار برس کا روایت کیا اس حدیث کو ابو عبیدہ نے اپنے غریبین کہ نام ہے
کتاب کا جسمین روایات غریب جمع ہین پانچوین یہ کہ مہیا کرنا ضروریات روزمرہ زوجہ کا
مثل تیل کھلی دُھلائی کپڑون کی ساتوین روز دینا چاہیے اگر تیسرے چوتھے روز دیگا
احسان ہے اُسکا ثواب پاویگا ایک عورت نے آکر رسول مقبولؐ کی خدمت بابرکت مین
شکایت کی کہ میرا شوہر مجھکو تیل کھلی نہین دیتا مین اپنی کسب و محنت و مزدوری سے صرف کرتی ہون

ثواب عبادت سات سو برس کا اُسکے نامۂ اعمال مین ثبت کرے تیرھوین یہ کہ زوجہ کو زر و زیور
و لباس بریشمی و حریری سے آراستہ رکھے خود گاڑھا گزی موٹا کپڑا اپنے مضائقہ نہین عزّت و آبرو
خاندانی و دودمانی اسی مین ہو نہ اِسکے برعکس مین ایک مرد نے خدمت مین آنحضرتؐ کے
آکر عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس زر و نقرہ و مروارید ہے کیا کرون فرمایا اپنی زوجہ
کو پہنا کہ لَهَا الزِّينَةُ وَلَكَ الْخَزِينَةُ اُسکے لیے زینت ہو تیرے لیے مال و دولت ہے
کہ وقت ضرورت کام آویگا چودھوین یہ کہ زوجہ کے سامنے جہیز والی عورتون حسینہ و
جمیلہ زبون کا مذکور نہ کرے کہ وہ دل شکستہ خجل و شرمندہ ہوگی اخبار مین لکھا ہو کہ ایک
روز امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے بسبیل تذکرہ
و حکایت بیان کیا کہ مہتر سلیمان علیہ السلام نے اپنی خادمہ کا جب عقد کیا تو اسی ہزار
دینار نقد جہیز مین دیا اور زیور مرصع بیشمار خاتون جنت یہ بات سُنکر خاطر ملول ہوئین
اور جگر فگار کہ یہ بطور طعنہ مجکو سُناتے ہین کہ تجکو جہیز مین چادر بھی ملی تو ساٹ پیوند دار
بعد اِس ذکر کے حضرت امیر علیہ السلام بستر پر لیٹ گئے اور استراحت فرمائی خواب مین
دیکھا کہ بی بی فاطمہؓ بہشت مین تخت زمردین پر جلوہ افروز ہین اور گرد پیش صد ہا زنان
صورت دار مورچھل جنبان ہین اور مروحہ بردار حضرت امیر علیہ السلام کو تشنہ لب دیکھکر
ایک خواص کی جانب اشارہ کیا کہ اُسنے قدح پُر آب بسر د حضرت امیر کے ہاتھ مین دیا حضرت امیر
نے پانی پی لیا بی بی فاطمہؓ نے پوچھا ای ابوالحسن پہچانا یہ عورت کون ہی کہا خادمہ تمھاری
منجملہ خادمون سے حسن و جمال مین سب سے نصف یا پون ہی ہنسکر کہا یہ وہی ہی جسکا طعنہ
جہیز تمنے مجکو دیا حق تعالی نے میری غیرت و شرم سے اسکا اور میرا رتبہ عالم رویا مین دکھا دیا
حضرت امیر خواب سے چوکے اور فوراً بی بی فاطمہؓ کو گلے لگا کر رونے لگے اور کہا واللہ
مین نے تمھارے دل کو طعنے سے نہین ستایا بلکہ حکایت و کہانی کے طور سے تمکو سُنایا میری
جانب سے دلکو صاف کرو میری خطا کو للہ معاف کر دو پندرھوین یہ کہ اگر دو زوجہ ہون

سکے لیے نصیحت کی کچھ اثر پذیر نہوئی فرمایا ہشتم و چشم نمائی کر عرض کی وہ بھی کر چکا فرمایا اسکو
مار کر فہمایش کر التماس کی یا حضرت یہ بھی کر چکا فرمایا طلاق دیدے حق تعالی تجکو دوسری
زن مطیعہ عطا کریگا لمشہ گھر مین جا کر عورت کو طلاق دیدی چند دن بھی نہ گذرے تھے
کہ اسکو ایک زن مالدار صالحہ عفیفہ حسینہ جمیلہ نے پیغام عقد دیا اُسنے آکر خدمت مین آنحضرتؐ
کے عرض کی فرمایا برکت دے تجکو اللہ تعالی عقد کر یہ جزا ہے تیرے صبر کی گیارھوین یہ کہ
ادنی سے تکرار باہمی مین عورت کی ہمبستری و مقاربت سے دست کش ہو کہ حدیث مین
وارد ہے کہ ہر شب شیطان اپنی ذریات کو جمع کرکے انکی کارروائیون اور معاملات سے
اخبار چاہتا ہی ہر ایک اپنی اپنی کارروائی بیان کرتا ہی کوئی کہتا ہی مین نے نمازی کی
نماز فوت کرادی ایسی نوم غفلت مین اسکو مبتلا کر دیا کہ وقت نماز گذر گیا کوئی کہتا ہے
مین نے روزہ دار کا روزہ تڑوا دیا ایسا اسکو اغوا و وسوسہ دیا کوئی کہتا ہی مین نے
دو شخصون کو لڑوا دیا کہ ہاتھ پائون دونون کے زخمی ہوگئے آپس مین نزاع سے ایسا فتنہ
دلوایا کوئی کہتا ہی مین نے زن و شوہر مین ذرہ سی بات کو ایسا بڑھا دیا کہ شوہر نے عورت
مارنے کو ہاتھ اٹھایا مار کر بستر سے علاحدہ کر دیا اپنے پاس نہ چھوڑا وہ سب سے زیادہ تحسین
و آفرین کرتا ہی کہ تو نے نسل و تولید بنی آدم کو روکا مقاربت زن و شوہر سے خلل رہیگا
بعد نو ماہ امید ظہور بنی نوع آدم ہوتی [illegible] شاباش شاباش [illegible] بارھوین
یہ کہ زوجہ کو نیک نام نیک خطاب سے مخاطب کرے جس سے علامت و نشان محبت و مودت
عزت و حرمت پایا جائے جیسے پیاری دلاری مونس ہمدم جان من محبوب من مشفق من
دلبر من علی ہذا القیاس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کو حمیرا کرکے مخاطب فرماتے اور بارہا ازواج مطہرات کو فرماتے یا روحی یا ریحانی
یا مونسی یا محبوبی آنحضرتؐ نے فرمایا جو مرد اپنی زوجہ و منکوحہ کے دل کو بلقب نام نیک
سے خوش و شاد کرے حق تعالی اُسکو عذاب دوزخ سے آزاد کرے اور بد دلہر کلمہ خطابی سے

یہ امر بشریت کی مقتضائی اُنیسوین یہ کہ اسکی حیات مین اگر زوجہ اپنے مان باپ یا بھائی بہن
سے بوقت ضرورت واحتیاج کچھ نقد وجنس سے دیدے بعد اطلاع اُسکو بخشدے اسپر عتاب
وغصہ نہ کرے اسکا طعنہ وتشنیع زبان پر نہ لائے اسکے دل کو کنایہ واشارہ سے نہ جلائے اپنے
مان بہن کے سامنے اسکے عیوب کو چھپائے ذلت وحقارت سے ہاتھ اُٹھائے بیسوین یہ کہ جب
سفر وتجارت کرکے اور شہر سے آئے تحفہ وتحائف زوجہ کے لیے بھی نہ لائے جسکی وہ فرمایش
کرے یا وہ چیز جو اُسکو بھائے ایک مرد آنحضرتؐ کی خدمت مین سفر سے آیا پوچھا اپنی زوجہ
کے لیے سفر سے کیا تحفہ لایا اُسنے دست بستہ گزارش کی کہ زوجہ کے لیے تحفہ لانا فراموش کرگیا
فرمایا افسوس تونے راہ جنت بھولی کہ دل دلبر کو دیدی سولی اکیسوین یہ کہ بعد اُسکی موت کے
اُسکے اعزا واقربا سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے درود وفاتحہ سے دریغ نکرے حسرت و
افسوس ظاہر کرے غم کی صورت بنائے کہ اورون کو اسکی جانب سے شبہہ سنگدلی نہو کوئی
بے رحمی کا دھبہ نہ لگائے دوسرے لوگ اُسکے ازدواج مین اپنی دختر وہمشیرہ وغیرہ کو راغب
ہون ایسے اسکی جانب سے انکے اذہان صاف ہون کہ حسن معاشرت مین شخص عدیم المثال
ہے ضرور اسکی ہمدردی کا خیال ہے بے مونس وغمگسار اسکی زندگی محال ہے ایک روز ایک
عورت ضعیفہ آنحضرتؐ کی خدمت مین آئی حضور نے کمال شفقت ودلداری کی بیٹھنے کو
چادر بچھائی بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون عورت ہے
کہان سے آئی جو حضور نے اسکی اسقدر عزت وحرمت فرمائی ارشاد کیا ای حمیرا یہ ہے
خدیجہ کبریٰ کی خادمہ تھی اسلیے اسکی مدارات سمجھی اولی اب سنو تفسیر آیہ قرآن فرماتا ہی
مالک وجہان خالق زمین وآسمان فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ
وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ پس نکاح
کرلو تم اُن عورتون سے جو اچھی معلوم ہون تمکو از روی حسن وجمال کے یا عفت وعصمت کے
یا حسب ونسب کے یا دولت وثروت کے کیفیت واقعی خود اپنی نظر سے دیکھ لو یا عزیزون کی

ایک دولتمند و مالدار ہو اور دوسری مفلس و نادار ہو دولتمند کی دلجوئی و خاطرداری
مفلس کی توہین و اہانت نکرے بلکہ دونون کو یکسان و برابر سمجھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد بوجہ دولت و تونگری اپنی زوجہ کے اسکی عزت و حرمت کرے
وہ بوے بہشت سے دور ہے سولھوین یہ کہ زوجہ کے مان باپ بھائی چچا پھوپھا اور
عزیزون کو مثل اپنے عزیزون قریبون کے سمجھے انکی تعظیم و توقیر کرے سترھوین یہ کہ
عورت کو گالی نہ دے فاحشہ زانیہ نہ کہے چڑیل بھتنی نہ بناوے اسکے لڑکون کو حرام زادہ
مادر بخطا ابے بھتنے نہ کہے دوسری کی اولاد کو نور چشم لخت جگر فرزند عالیجاہ خطاب دے
اٹھارھوین یہ کہ زوجہ منکوحہ کے سامنے حرم و لونڈی سے مباشرت نکرے اسکو رشک و
حسد سے نہ جلاوے لونڈی کو بیگم و خانم کا خطاب نہ دے اسلیے کہ اسکا حق بڑا ہے اگرچہ خاوند
اس سے خفا ہو آنحضرت نے فرمایا ایسے شخص کے حق مین لعنت فرشتون کی سزا عداوت
خدا کی اس سے بجا ہو اخبار مین لکھا ہے ایک شب امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ اپنے گھر مین آئے اول شام تھی بی بی رقیہ بنت رسول اللہ اپنی زوجہ منکوحہ کو خواب
مین پایا براہ ترحم و حرمت انکو نہ جگایا لونڈی کو ہمبستری کے لیے بلایا جب بی بی رقیہ
جاگین پیغمبر خدا اپنے بابا کے حجرے کی جانب بھاگین آنحضرت نے دیکھکر فرمایا اے جان بابا خیر ہے
بے وقت آنیکا باعث کسی کی دشمنی یا بیرحی رقیہ نے باچشم نم آبدیدہ ہوکر التماس کی
کہ آج حضور کے داماد نے میری نہ حرمت و پاس کی حضور نے صاحبزادی کو مغموم پاکر مطلب
مفہوم کیا فرمایا خیر اسوقت صبر کرو شوہر کے مرتبے سے ڈرو صبح کو انکو فہمایش کیا جائیگا
تمھاری دلشکنی کا جواب لیا جائیگا بی بی رقیہ حسب الحکم گھر مین واپس آئین حضرت عثمان نے
جب اس امر سے اطلاع پائی غایت و شرم و خجالت سے غیرت آئی بی بی رقیہ سے عذرخواہی
چاہی اس لونڈی محبوبہ کو اسیوقت قید آزادی سے دی رہائی اور کہا براے خدا پیغمبر خدا سے
کرادو میری صفائی حاشا کہ حضور کے آئینہ دل مین کدورت آنی پائے شر سے کوئی اثر خالی نہین

اور خبیث و بدکار عورتین خبیث و زناکار مردون کے لیے ہین اہل اسلام کو احتراز لازم ہے جاننا چاہیے کہ مذہب اثنا عشریہ والے اس آیہ کریمہ سے اٹھارہ عورتون سے نکاح کرنا اور اجتماع کرنا اخذ کرتے ہین وہ استعمال و محاورہ عرب سے ناواقف ہین بلکہ ہندی محاورے مین مستعمل ہے کہ اس دروازے سے دو دو آدمی آوین چار چار جاوین دو دو مکرر سے چار اور چار چار مکرر سے آٹھ ہرگز نہ سمجھے جاوینگے بلکہ دو ہی اور چار ہی مراد ہونگے اہل سنت و جماعت کو چار عورتین جمع کرنا نکاح مین ایک وقت مین درست ہے اگر ایک مرجاوے یا مطلقہ ہوجاوے دوسری قائم مقام نکاح کرکے چار عورتین پوری کرنا شمار کرلینا درست ہے زیادہ اس سے حرام ہے وہی با ایمان ہے جو متبع شریعت خیر الانام ہے زیادہ اس سے طول کلام ہے ہر روز صبح و شام ہے آخر مجلس انتیسوین فکار مین تمام ہوا باب طاعت و عبادت کے لیے عیش مدام ہے اصحاب کفر و ضلال کو عذاب مستدام ہے اسکے لیے فوز عظیم ہے جو منظور رب مالک ذوالجلال والاکرام ہے

المجلس الثامن والثلاثون في فضيلة السخاوة

مجلس اڑتیسوین فضیلت سخاوت مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي قريب من الله قريب من الجنة بعيد من النار روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انھون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی قریب ہے اللہ تعالیٰ سے یعنی نظر رحمت اسپر مبذول ہے بعید ہے آتش دوزخ سے اور حدیث کے متعلق توصیف مین جاننا چاہیے کہ جوہر انسانی چار ہین سخاوت شجاعت عفت عدالت اخلاق پیغمبرون کے انہی چارون اخلاق سے مخمر ہین اور یہی اصل اصول ہین وجہ یہ عوام الناس پر باعث مزید شرف ہین تمامی مخلوقات سے بوجہ تکمیل انہین خصائل اربعہ کی اعلی اشرف ہین

وساطت سے دکھا لو جب انکی جانب سے اطمینان خاطر ہوجاوے اور انکی سب باتون کو پسند کر لو
پس نکاح کرو کہ علت غائی خلق و آفرینش عالم اور تقسیم ذکور واناث بنی آدم و نر ماده
حیوانات لایعلم سے کثرت انکے اجناس کی ہے اور یہ مقاربت اور مباشرت ذکور واناث
و نر و ماده سے بہم پہونچتی ہے ذکر و نر مین آلہ فاعلیت ہے انثی و ماده مین آلہ قبول و
مفعولیت مخلوق ہے اور درصورت جمع نر و ماده ہیجان مادۂ حیوانی مقتضای نفس حیوانیت
ہے دو عورتون سے خواہ تین عورتون خواہ چار عورتون سے اس سے زیادہ ممنوع شرعی
ہین جائز نکاح پر قناعت کرو پس اگر ڈرو کہ چارون زوجہ مین اعتدال و برابری نکر سکوگے
ایک کے ساتھ زیادہ التفات ایک کے ساتھ کم توجہی کروگے پس ایک ہی کرو اگر اس سے
زیادہ قوت مباشرت رکھتے ہو کثرت باہ زیادہ ہی لونڈیان خرید وا ور انکو بطور شرعی قبضے
مین لاؤ انسے مباشرت کرو جائز وروا ہے تمکو بشرطیکہ صفت امہ و لونڈی ہونے کی
بخوبی موجود ہو کہ کافر و مشرک کی لڑائی دار الحرب سے جہاد کرکے مجاہدین لائے ہین اور
غنیمت مین ملی ہو وہ تمھارے ہاتھ فروخت کرین اور ان عورتون کو تمنے خریدا ہو یا ایسی
لونڈی غلامونکی اولاد ہو اور مالک نے انکے تمھارے ہاتھ بیچا ہو اس صورت مین
بلا نکاح وطی و مباشرت درست ہے اور وہ اُمّ ولد ہین نہ کہ کوئی چمار کسان دہقان کم قوم
رذیل مفلس و نادار کی لڑکیان دار الاسلام مین بردہ فروشون سے کہ بھسلا بہکا کر لائی ہون
اور تمنے خریدا ہو یا جبراً بوجاہت عہدہ داری ومنصب اپنی رعایا سے بظلم روپیہ کے بدلے
لے لیا یا مطالبہ در سرکاری کے حیلے سے اُول پکڑ کر رکھ لیا ہو اور روپیہ دیکر عورات
و لڑکیون پر قابض ومتصرف ہوئے ہو انسے بلا نکاح وطی و مباشرت درست نہین بلکہ زنا
و سفاح ہے اولاد حرامی ہے ملک مین جب تک نہ پاؤ انکی صحبت و وطی سے باز رہو جن عورات
کا پیشہ کسب کرانا اور زنا ہے انکے ساتھ نکاح ناروا ہے فرماتا ہے احکم الحاکمین اَلطَّيِّبَاتُ
لِلطَّيِّبِينَ وَالْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ ستھری عورتین باعصمت وعفت ستھرے مردونکے لیے ہین

بندگان خدا کی راحت رسانی مین بھائی مسلمانون کے اغراض و کامروائی مین مصروف رہے
اور فرمایا مَنْ تَمَسَّكَ بِالسَّخَاءِ نَجٰی جنگل مارا سخاوت پر اور اسکو مضبوط پکڑا اور دوست
و دشمن پر لحاظ نہ کیا اُسنے عذاب دوزخ سے نجات پائی غضب الٰہی سے بچ گیا اخبار مین
لکھا ہی کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک روز ایک سو اسی درم بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت مین بطور نذر بھیجے لونڈی کو حکم دیا فوراً درویشون کو تقسیم کردے
اُسنے ویسا ہی کیا شب کو نان جوین و روغن زیت سے روزہ افطار کیا لونڈی نے
عرض کی با او پھر گوشت کی قیمت اسمین سے رکھ لیجاتی کہ اسوقت منگواکر بریان کردیا جاتا
فرمایا شکم سیری مقصود ہی طعام سے نہ لذت زبان وہ حاصل ہوگئی ایک مرتبہ حضرت حسن
اور حضرت حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم حج کو تشریف لیے جاتے تھے راہ مین
اونٹ زاد و راحلہ گم ہو گیا ہرچند تلاش کیا نہ ملا گرسنگی و تشنگی سے کہ لازمہ بشری ہے
بے طاقت ہوگئے قریب آبادی و بستی کے پونہچے وہان ایک پیرزن کا جھونپڑا دیکھا برائے
سکون اقامت گزین ہوئی اُسنے بکری کا دودھ دوہکر پیش کیا تینون حضرات نے پیا
اُس سے پوچھا کچھ کھانے کو بھی موجود ہے اُسنے کہا اسی بکری کا بچہ جو اس سے الگ بندھا ہی
وہ موجود ہی اور یہ بکری ہی آپ نے بزغالہ ذبح کرکے کباب کرکے نوش کیا اور روانہ
بیت اللہ ہوئے بعد چند مدت کے وہ ضعیفہ مع اپنے شوہر کے بحالت قحط سالی و پریشانی
آوارہ وطن ہوکر مدینہ منورہ مین پونہچی حضرت امام حسنؑ سواری مین تشریف لیے جاتے تھے
اسکو پہچان کر اپنے گھر لے آئے اور بعد دریافت حال و پریشانی کے ہزار نقد اور ایک ہزار
گوسپند اسکو عطا کیں اور اپنے بھائی امام حسینؑ سے کہلا بھیجا کہ وہ عورت محسنہ جسنے بزغالہ
کباب کرکے کھلایا تھا راہ بیت اللہ مین بسبب اتفاق ناموافقت روزگار یہان آئی ہی
امام حسینؑ نے بھی اسی مقدار بھیجدیا اور جب عبداللہ بن جعفرؓ نے سُنا انھون نے بھی اسقدر
بھیجدیا کہ وہ غنی و مالدار ہوگئی قیس بن سعد مرد سخی و جواد تھے دوستون کے ساتھ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَصْلَتَانِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ السَّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ دو خصلتین حق تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین جملہ عادات حسنہ سے ایک سخاوت دوسری حسن خُلق سخاوت کیا ہی ایثار کرنا نعماے الٰہی کا دوسرون پر دولت ہو علم و فضل و ہنر ہو سخن نیک ہو پند و موعظت ہو جو امر مفید و فائدہ مند دوسرون کو ہو اسکا ایثار کرنا پھیلانا فیضان کرنا آنحضرتؐ نے فرمایا سخاوت نام ہے ایک درخت بہشتی کا کہ سخی اُس سے پھل کھاتا ہی اورون کو کھلاتا ہے اور فرمایا اُمت میری بہشت مین بحبت کثرت عبادت کے کمتر آوینگی بسبب سخاوت کے اکثر آوینگی اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِيَاءِ جنّت تو گھر ہے سخیون کا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا سَخِیٌّ فرمایا حقتعالیٰ نے قسم ہی عزّت و جلال میرے کی کہ نہ داخل ہوگا جنّت مین مگر سخی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلسَّخَاءُ اَصْلُ الْاِیْمَانِ سخاوت اصل ایمان ہی اسلیے محبت و ہمدردی اور اتحاد و مودت باہمی کا نام ہی ؎

بنی آدم اعضاے یکدیگر اند	کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار	دگر عضو ہا را نماند قرار

سخی مین یہ صفت پائی جاتی ہے کہ وہ رنج و راحت دوسرون کا مثل رنج و راحت اپنی ذات کے سمجھکر اُنکا شریک ہو جاتا ہی مال و دولت سے ہاتھ پاؤن کی سعی و کوشش سے زبان کی خوشامد و درآمد سے اگر کسی مسلمان بھائی کی غرض و درماندگی دیکھتا ہی اور فرمایا اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا ۔ سخی دوست خدا کا ہی اگرچہ وہ فاسق ہو اسلیے کہ نفع رسانی اُسکی عام ہی دوسرون کو پہونچتی ہی فسق اسکا اپنی ذات کے لیے ہی وہ فعل متعدی ہی یہ فعل لازم اسمین اُسمین بڑا فرق ہی حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو وحی پونہچی کہ سامری اگرچہ ساحر ہے لیکن سخی ہی اسکو قتل نہ کرو سخی جاہل دوست تر ہے عالم بخیل سے ایکدن کی عمر سخی کی بہتر ہی عمر صد سالہ بخیل سے اور فرمایا اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَحَبِیْبِیْ سخی خدا کا دوست اور میرا دوست ہی

الهدايا مشترك لهٗ جو ہدیہ حاضرین جلسہ مین مشترک ہونا چاہیے سب کو علی السویہ پہونچے
مروت سے بعید ہے کہ مین خود اسکو لے لون اگر فروخت کرکے قیمت سبکو تقسیم کردون
برادر جبلی قدس سرہ ناراض ہون بہتر و مناسب یہ ہو کہ بعینٖ غلام اور میری ملک سے
یا بازار سے خرید کرکے باہم حاضرین کو ایک ایک تقسیم کیا جاوے حضرت ابوسہل صعلوکی
قدس سرہ العزیز ایک دن آفتابہ نقرہ سے کہ ٹونٹی اسکی تانبے کی تھی صحن خانہ مین بیٹھے
وضو کر رہے تھے کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا آپ نے آفتابہ کی جانب اشارہ کیا وہ
لیکر چلا گیا جب غلامون نے تلاش کیا نہ پایا سخت فکرمند ہوئے آپنے فرمایا خیر جانے دو
کوئی حاجتمند لیگیا ہوگا خواجہ ابو رشد رحمۃ اللہ علیہ مرد کریم سخی تھے سوال سائل رد
نہین کرتے تھے ایکبار ایک شاعر نے انکی مدح مین ایک قصیدہ تصنیف کیا اور خواجہ کو
سنایا اور اپنی حاجت کو پیش کیا خواجہ نے عذر کیا کہ اسوقت قدر قلیل موجود ہے اسپر
قناعت کر اسنے کہا مجکو اس سے زیادہ تر احتیاج ہے کہا تو تدبیر اسکی یہ ہو کہ تو مجکو قاضی کے
محکمہ مین جاکر قرض کا دعوی کر دس ہزار درم کا جب وہ طلب کریگا مین جاکر اقرار دعوی
کرونگا اور عذر افلاس تو قید حبس کرانے کا درخواست دیجیو جب قاضی و حاکم محکمہ
جیلخانہ کریگا میری بی بی مالدار نجیبہ ہے ضرور روپے نکلینگے شاعر نے ویسا ہی کیا
خواجہ ایک شب قیدخانے مین رہے دوسرے روز زوجہ و فرزندون نے قید سے انکو رہا
کرادیا خواجہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہے کہ ایک روز حجام سے خط بنوایا اسکے
دینے کو کچھ پاس نہ تھا ایک مرید اس اثنا مین حاضر ہوا پوچھا تمھارے پاس کچھ اسوقت
موجود ہی اسنے ہمیانی زر کمر سے کھول کر رکھدی کچھ نقد حجام کو عطا کیا وہ گذشتہ اپنی
بسر کرتا تھا کہ ایک سائل نے آکر سوال اور شدت احتیاج کا اظہار کیا خواجہ نے حجام سے
اشارہ کیا کہ یہ ہمیان زر اسکو دیدے حجام نے متعجب ہو کر عرض کی کہ حضور یہ تو ہزار
زر ہو ارشاد کیا ظاہر ہے الغناء غناء القلب لا غناء عن المال پیر چشتی دولتمندی

حسن سلوک سے پیش آتے جنکو جو ضرورت ہوتی قرض دیتے ایک بار سخت بیمار ہوے دوست و احباب شرم و حیاء ادائے قرض سے بیمار پرسی کو نہ آتے آپ نے شکایت کہلا بھیجی اُنھون نے عذر کیا کہ ہم لوگ اسّی ہزار درم کے آپکے قرضدار ہین اور اسکی ادا سے بوجہ تنگی معیشت قاصر اور آپکو اشد احتیاج کیا منہ دکھائین سب کے تمسک قرضہ چاک کر بھیجدیے اور کہلا بھیجا مین نے اپنا قرضہ معاف کیا آپ لوگ برای خدا سنت عیادت و بیمار پرسی سے محروم نہ رہین اور اسکا ثواب حاصل کرین ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اثنای راہ مین ابلیس علیہ اللعنۃ سے ملاقی ہوئے اُس سے پوچھا کہ حبیب ترین احباب تیرا کون شخص ہے اُسنے جواب دیا مومن و لیکن بخیل پوچھا دشمن ترین دشمنان کون ہے کہا فاسق سخی اسلیے کہ مومن باوصف عبادت و ریاضت و محنت شبانروزی و اعمال صالحہ کے بدلے جنت سے محروم ہوا اور فاسق سخی کہ خود بھی کھاتا اڑاتا ہی اور دوسرون کو بھی دیتا ہی باوجود فسق و فجور کے جنت مین ہی مومن بجہت بخل و تنگ قلبی کے کافر ہو جاوے گا اور دوزخ مین جائیگا اور فاسق بسبب کرم دلی و سخاوت کے مسلمان ہوجاوے اور داخل بہشت ہو جیسے قارون باوجود ایمان موسیٰ اور نوشیروان باوصف آتش پرستی ایک روز امیر المومنین امام حسینؑ کی خدمت مین ایک شخص نے آکر عرض کی یا ابن رسول اللہ بہت محتاج و حاجتمند ہون کچھ خیرات دلوائی آپ نے چار سو درم اسکو دیدیے جب وہ لیکر چلا گیا تو آپ سخت متفکر و مغموم ہوئے لوگون نے اسکا سبب دریافت کیا فرمایا مین نے بڑی غلطی کی کہ اُس حاجتمند کی ضرورت کو نہ دریافت کیا کہ کسقدر اسکو احتیاج تھی چار سو درم رفع احتیاج کو کافی تھے یا نہین۔

ایک روز خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حضرت خواجہ معروف کرخی کے ایک غلام بطور ہدیہ بھیجا جس وقت وہ آپکی خدمت مین پہونچا ایک فقیر درویش و مشایخ اسوقت آپ کے پاس بیٹھے تھے کہ وہ غلام بطور ہدیہ پیش ہوا آپ نے فرمایا

رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین زیارت خانۂ کعبہ کے لیے گیا اور بعد طواف حطیم کعبہ مین سو گیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضور فرماتے ہین ای عبد اللہ جب تو بغداد مین جانا میرا سلام بہرام مغ کو پونہچانا اور بشارت دخول جنت دینا مین خواب سے بیدار ہوا خواب کو خیال تصور کر کے لاحول پڑھا کہ کجا ذات اقدس سید البشر بشیر و نذیر کجا اسلام رسانی بہرام مغ بے پیر اس خواب کی کیا ہی تعبیر تازہ تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھکر سو رہا بعد فراغ حج جب بغداد مین پونہچا وہ خواب یاد آیا بہرام مغ سے ملا اس سے پوچھا تو کیا معاملہ رکھتا ہے کیا کرتا ہے کہا لنسے کھاتا ہی کسکو دیتا ہے اسنے کہا سود کھاتا ہون دس روپیہ دیتا ہون بارہ روپیہ لیتا ہون پوچھا اور کیا کرتا ہی کہا ایک لڑکی میری حسینہ و جمیلہ تھی اسکو مین نے زوجہ بنایا دوسری کو اسکے چار بھائیون حقیقی کو دیدیا کہ وہ باری باری اس سے زوجیت کا کام لیتے ہین چارون ملکر نان و نفقہ دیتے ہین کہا یہ تو سب حرام ہین جتنی باتین تونے بیان کین کوئی سخاوت و خیر بھی تجھسے تمام عمر مین سرزد ہوی اسنے کہا غور کرون تو کہون بعد تامل کہا ای عبد اللہ ایک بار ایام جشن مین ایک عورت میرے گھر مین آئی سراسیمہ گھبرائی مین نے پوچھا تو کون ہی یہان کس لیے آئی اسنے کہا میرے اطفال خردسال گرسنگی سے سخت پریشان قریب ہلاکت ہین کھانے کی بو پا کر اندر گھس آئی مین نے ترس کھا کر جو کھانا موجود تھا اسکو اٹھا دیا اور کہا ای نیک بخت اپنے بچون کے لیے ہر روز نان و نمک یہان سے بلا تکلف لیجایا کر وہ لیجایا کرتی ہی مین نے یہ سنکر کہا شاید یہ فعل خیر تیرا مقبول بارگاہ رسالت ہے اسلیے تجکو سلام حبیب رب العالمین و دخول جنت کی بشارت ہی وہ فوراً میرے قدمون پر گر پڑا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ای عبد اللہ مین کل گناہ سے تائب ہوا اگر وہ رہو سود خواری چھوڑی دخترون کا نکاح کردونگا پسر دن کے لیے روپیہ لاؤنگا دوسرے روز اسنے ویسا ہی کیا اور ایک ہفتہ کے اندر غم گناہ سے روتے روتے مرگیا مین نے جب سنا جنازے پر اسکے گیا اسکو نہلا دھلا کفنا کر مسلمانون کے

دل کی راہ سے ہو نہ کہ مال سے وہ حجام شرمندہ ہوا اور ہمیان زر اٹھا کر سائل کو دیدی
اُسنے دست بستہ عرض کی حضور کچھ مجکو نصیحت فرمائین ارشاد کیا بندھے کو کھول دے
کھولے کو بند کر دے اُسنے کہا حضور مین جاہل ناخواندہ ہون مطلب اس نصیحت کا نہین سمجھا
فرمایا کیسۂ زر جو کسب حلال سے کر کے رکھتا ہی اسکو کھلا رکھا اور زبان جو کھلی ہی اُسکو
بند رکھ خواجہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اے
برادر جسکو حق تعالی دوست رکھتا ہی اُسکو تین خصلت مرحمت کرتا ہی ایک سخاوت مثل
دریا کے دوسرے شفقت مثل آفتاب کے تیسرے تواضع مانند زمین کے لیث بن سعد رحمۃ اللہ
علیہ اُستاد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ عادت مستمرہ رکھتے تھے کہ جب تک کچھ خیرات نہ کر لیتے
جانب درس توجہ نفرماتے چالیس نفر سے تین سو تک آدمیون کو کھانا تقسیم فرما لیتے
بعد اُسکے اطمینان سے تعلیم و تدریس کی جانب اشتغال فرماتے جب اِس جہان فانی سے انتقال
فرمایا ہاتف غیب نے آواز دی اَلْیَوْمَ مَاتَ خَازِنُ اللہِ لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ آج کے روز مر گئے
تحویلدار خزینہ حق تعالی لیث بیٹے سعد کی ایک روز حضرت عیسی روح اللہ علیہ السلام
ایک قبر مردہ تازہ کی جانب سے گذرے کہ وہ کافر تھا مگر سخاوت ہمیشہ عذاب سے محفوظ ہے
تعجب سے فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللہِ بمجرد حکم وہ قبر سے اُٹھ کھڑا ہوا ارشاد کیا تو مسلم ہی یا کافر
اُسنے کہا کافر ارشاد کیا عذاب سے کیون مامون ہی کہا رحمت ارحم الراحمین مصروف ہی حضور کا
کیا نام ہی ارشاد کیا عیسی عبد اللہ قدمون پر گر پڑا عرض کی اے پیغمبر خدا دعا کیجیے چالیس
برس کی عمر مجکو اور عطا ہو تا کہ ذخیرۂ مال آبائی و جائداد موروثی کو ایثار کر دون اور
ایمان لایا مین آپکے خدا کا جسنے آپ کو نبی برحق کیا حضرت متوجہ مناجات ہوئے حکم ہوا
اِنِّیْ لَا اُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا اے عیسی ہمنے دعا تمہاری منظور کی اور یقینی
ہم نہین ضائع کرتے مزدوری اُس شخص کی جو کام اچھے کرے خواہ دوست ہو یا دشمن چالیس
برس کی حیات ببرکت تمہاری دعا اور اُسکی سخاوت کی ذرعطا کی عبد اللہ بن مبارک نے

کہ آجائے تمکو موت پس کہے وہ کیون نہ مہلت دی تو نے تھوڑی مدت اور قریب سن برس یا پانچ برس پس تصدیق کرتا مین تیری وحدانیت و ربوبیت کی تیرے پیغمبر کی نبوت و رسالت کی تعمیل احکام شریعت کرتا اور ہوتا مین نیکوکارون صالحون سے متقیون سے جب تم سن برس کے سن کو پہونچتا تو بجبر عبادت اور وظیفہ خوانی کے کیا کرتا نہ وہ زور طاقت رہتی نہ وہ جہل خوانی نہ مادہ عصیانی نہ لذت حکمرانی نہ وہ خوراک طعام لذیذ و فواکہات شراب ریحانی افسوس سو برس بھی نہ رہی زندگانی ارشاد فرماتا ہے یہ غیر ممکن امر دشوار ہی نہین مہلت دیگا حق سبحانہ تعالی کسی نفس کو جب آگیا وقت وعدہ اُسکا مدت موعود اس کی تمام ہوگئی پچاس برس ساٹھ برس ستر برس کی اور اللہ تعالی خبردار ہے اُنکاموں کا جو تم کرتے ہو چالیس پچاس برس کی عمر تک تمنے کیا امر خیر کیا جو آیندہ کرتے اکثر عیاشی روز بروز اور ضلالت و گمراہی مین گھر جاتے جس حال سے آج ہو اسی طرح سے اور چالیس برس بعد مر جاتے پس اے مومنو ہر وقت موت کو سامنے سمجھو توبہ و استغفار سے غفلت نہ کرو اپنے نفس سے حساب کرتی رہو

غافل از احتیاط نفس یک نفس مباش ؎ شاید ہمین نفس نفس واپسین بود

حق تعالی مومنین و مومنات کا خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین +

المجلس التاسع والثلاثون فی فضیلۃ الایثار

مجلس اُنتالیسوین فضیلت خرچ کرنے مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ قوت یوم فانفقھا فی سبیل اللہ نادی ملک من السماء یا ولی اللہ نعم العمل فقد غفرت لک ما تقدم من ذنبک مروی ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

گورستان میں دفن کر دیا اخبار میں لکھا ہے ایک بار حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کافرون
سے محاربہ و مقاتلہ کر رہے تھے کہ ایک کافر کی تلوار ٹوٹ گئی اُسنے کہا اے علی اپنی تلوار مجکو
دیدیجیے میں ناچار ہوں آپنے بلا تامل اُسکو حوالے کر دی اُسنے تلوار تول کر کہا اے علی
یہ تو نے بیعقلی کی کہ دشمن کی ہاتھ میں تلوار دیدی فرمایا تو نے الحاح سے سوال کیا مروت
نے رد سوال کرنا خلاف جرأت پایا بخیلی کا رمزدان نہیں ہے اُسنے یہ سنکر تلوار ہاتھ سے پھینکدی
اور قدموں کو بوسہ دیا اور کہا اے ابو الحسن میں تیرے بھائی کا ایمان لایا تیری اس دلاوری
و شجاعت و سخاوت نے میرا دل لبھایا حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ سات گروہ کی آواز بلا واسطہ تا بعرش جاتی ہے ایک سخیوں کی آواز کہ غریبوں کو
دیدو محتاجوں کو بانٹ دو فقیروں کو تقسیم کردو جب وہ خدم و حشم کو ندا کرتے ہیں
دوسری آواز غازیوں و مجاہدوں کی جہاد کے وقت کافروں کو مارو پکڑو لو جانے نہ دو
جمے رہو نہ بھاگو جو آپس میں کہتے ہیں تیسری آواز مظلوموں و ظلم رسیدوں کی چوتھی آواز
بیوہ زنوں کی کہ تنگی و سختی و فقر و فاقہ سے شکایت کرتی ہیں پانچویں آواز یتیموں کی
بے ماں باپ کی اولاد کی جب وہ فرزند کو اپنے ماں باپ سے لاڈ و پیار کرتے دیکھتے ہیں
اور دل میں کڑھتے ہیں چھٹی آواز عابدوں و شب بیداروں تہجد خوانوں کی جب نصف شب
میں اٹھکر خدا کو پکارتے دعا و زاری کرتے ہیں ساتویں آواز مضطر اور بیقرار لوگوں کی جب
جب وہ کسی مصیبت و مہلکہ میں گرفتار ہو کر اپنے پروردگار کو پکارتے الحاح و زاری کرتے ہیں
وہ فرماتا ہے اَمَّن یُّجِیبُ المُضطَرَّ اِذَا دَعَاہُ بجز اسکی ذات لایزال کے کون ہے جو دعائے
مضطر کو اجابت کرے حاضر و ناظر و غیب دان کون ہے اب سنو تفسیر آیہ قرآنی کہ کیا ہے حکم
یزدانی وَ اَنفِقُوا مِمَّا رَزَقنٰکُم مِّن قَبلِ اَن یَّاتِیَ اَحَدَکُمُ المَوتُ فَیَقُولَ رَبِّ لَولَا
اَخَّرتَنِی اِلٰی اَجَلٍ قَرِیبٍ فَاَصَّدَّقَ وَ اَکُن مِّنَ الصّٰلِحِینَ وَ لَن یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفسًا اِذَا
جَآءَ اَجَلُہَا وَ اللّٰہُ خَبِیرٌ بِمَا تَعمَلُونَ اور خرچ کرو اُس چیز سے کہ رزق دیا ہمنے تمکو پیشتر اس سے

آپ کے پلنگ پر لیٹ رہے تاکہ کفار نابکار آنحضرت کو فرار سمجھکر پیچھا نہ کرین مجلوذات اقدس
جانکر قتل کرین اُسوقت دریاے رحمت پروردگار عالم موجزن ہوا جبریل و میکائیلؑ کو حکم
پہونچا کہ یہی وقت آزمایش و امتحان ہے فخر و مباحات کا یہی مکان ہے تم دونون فوراً جاؤ
جانثارون کی حفاظت کرو ایک غار پر پہونچے عنکبوت کو حکم کیا تانا تنے دین جنگلی کبوترون
کو اشارہ کیا انڈے دیدین دوسرے خالی مکان پر پہونچے تاکافرون کو موقع قتل کا نہ ملے
کافر علیؑ کی قد و قامت دیکھکر اُلٹے پھرے حق تعالیٰ نے کافرون کی شر سے دونون کو
محفوظ رکھا ایک کو رتبہ صداقت دوسرے مرتبہ ولایت عطا کیا انھین کی مدح مین حق تعالے
فرماتا ہے وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ط إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ط اور وہ کھانا کھلاتے ہین خدا کی
محبت پر یا کھانے کی محبت پر کہ خود بھوکے ہین مسکین کو یتیم کو قیدی کو اور ساتھی اُسکے
خواستگار دعا و ثنا نہین ہین اُسسے کہتے ہین ہم کھانا کھلاتے صرف خوشنودی خدا
رضاے پروردگار کے لیے اسکی جزا و شکر تمسے نہین چاہتے جیسے فقیرونکی عادت ہے
دعا دینے کی عطی کے شکر کرنے کی تین روز متواتر ایسا اتفاق ہوا جب امیر المؤمنین
علی کرم اللہ وجہہ مع حضرات حسنین و فاطمہ زہرا کھانے کو بیٹھے سائل آموجود ہوا اول روز
مسکین آیا دوسرے دن یتیم تیسرے روز اسیر آیا تین فاقے پے در پے کیے اسیقدر ماحضر
تھا جو وہ تینون لے گئے شاہنشاہ لایزال نے جب یہ جود و سخا ملاحظہ فرمایا تین پارچہ کا
خلعت دیا بعوض تین فاقون کے تین مراتب اعلی سے مخصوص کیا بدلے تین محتاجون کے
کھلانے کے اوّل فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ یعنی بچا دیا اُنکو اُسکی بُرائی سے
جب آفتاب سوا نیزے پر ہوگا وہ زیر سایہ عرش ہونگے دوم وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا
اور دیکھینگے وہ تازگی اور سبزے کو پائین وہ سرور و خوشی کو جسوقت اور لوگ پریشان
حال ہونگے سوم وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۔ اور جزا دیگا اُنکو اُنکا رب

جسکے پاس ہو ایک دن کے کمانے کو پس خرچ کردے اُسکو راہ خدا مین پکارتا ہی پکارنے والا
آسمان سے ای دوست خدا کے اپنا کام کیے جا پس تحقیق بخشے مین نے گناہ تیرے جو پیشتر
کیے تو نے راوی اس حدیث کے مرد بزرگ شان خاص بندہ رحمٰن ہین جنکے حالات اوپر
بیان ہوئے جاننا چاہیے کہ ایثار اعلی درجہ سخاوت ہی کہ باوجود خود محتاج ہونے کے
دوسرون کی احتیاج کو مقدم رکھے آپ بھوکا رہے دوسرون کو کھلائے حق تعالی فرماتا ہی
وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور خرچ کرتے ہین تنگی کرکے اپنی ذات پر
اگرچہ ہو انکو احتیاج اپنا تن پیٹ کاٹ کر اورون کو کھلاتے پنہاتے ہین آپ نصف شکم
آدھی روٹی کھاکر رہجاتے ہین صرف تہمد و لنگی باندہ کر بسر کرتے ہین اور غربا و محتاجون کو
کھلاتے پنہاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایثار کرے عذاب دوزخ
سے نجات پائے بدلے ایک دانہ رائی کے ایک قصر جنت مین ملے جسکا طول ششماہہ و عرض
چارماہہ کی راہ ہو جو کل کے لیے اُٹھا رکھا ہو آج راہ خدا مین دیدے وہ مرتبہ پائے کہ
گدا سے شاہ ہو جائے جو جامہ و لباس سرمائی دوسری فصل سرما کے لیے رکھ چھوڑا ہو اُسی
فصل مین غریب و برہنہ کو اُڑھا دے اُسے حلہ بہشتی کی اگرچہ ہو ملاء اعلی مین اُسکی واہ وا
ہو اُسکے جنتی ہونے پر ایک عالم گواہ ہو حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام نے مناجات کی
پروردگارا محمد مصطفی نے مرتبہ محبوبیت کیونکر پایا ارشاد ہوا ایثار و رحم دلی سے اے
موسی جو بندہ میرا ایثار کرتا ہے مین اُس سے حساب کرتے شرماتا ہون دار السلام اُسکا
مقام ہی جہان چاہے قیام کرے جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافرون نے شہید
کرنا چاہا آپس مین مشورہ کیا کہ گھر مین گھس کے قتل کرنا چاہیے حکم الٰہی پہونچا کہ آپ
ہجرت کرین تن تنہا آپ گھر سے باہر نکلے ناقہ پر سوار ہوکر چلے حضرت صدیق اکبر نے جان نثاری
کی کہ رفاقت اختیار کی غار مین اُترکر سانپ کی بانبیون کو اپنے جامہ سے بند کیا
ایک باقی ہین پاؤن دیدیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یون جان ایثار کی کہ جا

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخل سے دور رہو مروت سے قریب . ہو بیشتر تم سے اقوام تھے مال جمع کر کے چھوڑ گئے بخیلی سے ہلاک ہو گئے اور فرمایا ثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ تین چیزیں ہلاک کنندہ ہین منجملہ اسکے شُحٌّ مُطَاعٌ بخیلی ہے خواہش باطلہ کے ساتھ سود کھانی رشوت لینے حرام سے کمانے کی تمنا و آرزو سے اور فرمایا کہ حق تعالی نے قسم عزت وجلال اپنے کی یاد فرمائی ہی کہ بخیل جنت مین نہ داخل ہوگا مذکور ہے ایکروز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم طواف خانہ کعبہ فرمارہے تھے دیکھا کہ ایک مرد حلقہ در کعبہ پکڑے ہوئے زار زار رو رہا ہے اور کہہ رہا ہی پروردگارا بطفیل اس گھر کے میرے گناہ بخشدے شفقت خلقی و رحمت جبلی سے ضبط نہو سکا قریب جا کر حضور نے استفسار فرمایا ای شخص کیا ہی گناہ تیرا اسنے او با عث کی حضور سے کہتے شرماتا ہون فرمایا شرم نہ کر حق تعالی آمرزندہ ہی اُسنے کہا مین مرد بخیل اور مالدار ہون جب سائل مجھسے سوال کرتا ہی گویا میرے تن و بدن کو غصے سے جلاتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی کہ جان محمد جسکے قبضہ و اختیار مین ہی اگر نو ہزار برس اس رکن و مقام مین عبادت کریگا اور اسقدر گریہ و زاری کریگا کہ تیری آنکھونسے جو بہائے اشک روان اور اس وادی مین اس سے درخت اُگیں تو وہ صفت بخل کو نہ چھوڑیگا عذاب دوزخ سے نہ بچیگا اسلیے کہ بخل کفر ہے اور کافر کے لیے عذاب دائمی ہی حق تعالی فرماتا ہی مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ جو باز رہا بخیلی نفس اپنے سے پس وہ فلاح و نجات پانے والا ہی وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ اور جو کوئی بخل کرے پس یقینی بخل کرتا ہی اپنے نفس سے ۵

انچہ دادی انچہ خوردی زان تست		انچہ بس وادی وبال جان تست

مثل مشہور ہے جس نے دیا وہ اپنے ساتھ لیا جو چھوڑا وہ بورا حق تعالے شانہ نے دو فرشتے مقرر فرمائے ہین کہ اول صبح صادق دعا و ندا کرتے ہین ۵

الٰہی منفقان را خلف دہ		یا الٰہی ممسکان را تلف دہ

ہین کہ جہان بد ترین بہت سے مرد لہا ل ورز [illegible]

تھے ایک عورت انصاریہ ایک قدح آب پُر کرکے اپنے شوہر [illegible]

لے چلی جب شوہر کے قریب پونچی ایک مرد زخمی نے دور سے دیکھکر بالحاح وزاری

[illegible]یا اَلعطش یا اَخی ای بھائی مین بھی پیاسا ہون اُس عورت کو اُسکے شوہر نے

[illegible]ے سے کہا اِس پیاسے کو پہلے پانی پلادے دوسرے زخمی نے بھی عرض کیا

[illegible]ش یا اَخی اُسنے نہ پیا اُس تیسرے کو نہایت خشوع وخضوع سے بتادیا اسیطرح سے

[illegible]زخمیون کے پاس وہ عورت عفیفہ صالحہ پانی لے گئی اور سب نے نہایت

[illegible]ردی کے ساتھ دوسرے پر ایثار کیا اور وہ ساتون جان بحق تسلیم ہوئی حق تعالےٰ نے

[illegible]برئیل علیہ السلام کو بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال سے اطلاع

[illegible]بعض بزرگو نے [illegible] اور روایات مختلف بیان فرماتے ہین العلم عند اللہ

[illegible]لس الاربعون فی مذمۃ البخل

مجلس چالیسوین مذمت بخل مین

[illegible] اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] اَنسِ بنِ مالِکٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ انّہُ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

[illegible] وسلم اَلبخیلُ عدُوُّ اللہ وان کان زاھداً مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ

[illegible] عنہ سے کہ اُنھون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل وکنجوس

[illegible] خدا ہی اگرچہ وہ زاہد وعابد ہو آدمی اس حدیث سے راہ زہد وتقوی کی سالک

[illegible]ہین جاننا چاہیے کہ بخل بد ترین خصائل اور قبیح ترین شمائل ہے بخل نام ہی ایک درخت کا

جسکی جڑ قعر جہنم ہی پھل کھانے والا اُسکا بخیل وممسک دور ہے نعماے بہشتی سے بعید ہے

لقاے پروردگار سے دشمن ہی دوستون مین رسوا ہو خلق مین ذلیل ہے [illegible]

عید الفطر نہ ادا کرنا قربانی عید الضحیٰ نہ کرنا زن و فرزند کو نان و نفقہ تنگی و پریشانی سے دینا ماں باپ کی خدمت نکرنا طعام ولیمہ و ختنہ کو ترک کرنا اور بغض و حسد بدترین صفات انسانی ہے اور جو مہمان نواز نہو کنبہ اور قبیلہ دوست و آشنا سے مساکین و غربا و فقرا کے حال پر رحم نکرے بخیل سمجھے گئے ہیں کو ٹکڑا روٹی اور جھوٹن دستر خوان نہ دے وہ اوسط درجے کا بخیل ہے اور جو خود بھی نکھائے فاقہ کرے سود و بیاج و رشوت و حرام سے عزت و حرمت گنوا کر بھیک مانگ کر گالیان و مار کھا کر مال جمع کر جائے وارثوں اور سرکار کے لیے چھوڑ جائے وہ اعلیٰ درجے کا بخیل ہے اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ اور باعتبار عدد و اقسام بخل بہت ہین اگر انسان کو چشم بصیرت ہو خود ہی دیکھ لے حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ پس ڈرو اللہ سے جس وقت کہ طاقت رکھو بقدر قوت بشری اتقا و پرہیزگاری کرو حرام سے بچو اور سنو احکامات الٰہی فرمان رسالت پناہی کو بغیر سنے کیا جانو گے اور اطاعت کرو خدا اور رسول کی کہ مقصود علم سے عمل ہے مطلب علم منطق پڑھنے سے صیانت ذہن و نگہداشت ایمان ہے مکائد شیطان سے نہ کہ حصول طاقت مناظرہ و مجادلہ و اثبات دعویٰ باطلہ بہ دلائل و براہین غیر حقہ اور ساکت و قائل کر دینا خصم و طرف مقابل کا نظائر و امثال و سفسطہ کاذبہ غیر واقعہ اور مائلہ سے اور خرچ کرو جیسا کہ حکم ہے خدا اور رسول کا افلاس و مقدرت پر اگر صاحب نصاب نہین ہو شرائط وجوب زکوۃ نہین پائے جاتے مت زکوۃ دو اگر ماہ صیام مین عذر علالت و مسافرت ہے قضا کر لو اگر لوازمے حج کی استطاعت نہین لوگون سے بھیک مانگ کر پریشان ہو کر در بدر پھر کے مت جاؤ

باندازۂ حال کن خرج خویش	کہ باشد میانہ باندک نہ بیش

خرچ مین میانہ روی کرو نہ بخل کرو نہ اسراف و تبذیر بلکہ متوسط الحال رہو یہ بہتر اور خیر ہے تمھارے لیے اور جگہہ ارباب دانش اصحاب فراست کے جانب خطاب فرماتا ہے فَاتَّقُوْنِ یَا اُولِی الْاَلْبَابِ مجھی سے ڈرو اے صاحبان دانائی کے غور کرلو اپنا نفع و ضرر

حق جلشانہ بخیل شخصون کو دشمن رکھتا ہی ایک پیر زناکار کو دو
فقیر مغرور وصاحب استکبار کو لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ا
عورت زار زار روتی ہوئی اور کہتی ہوئی وا شہیدا وا شہیدا حاضر ہوئی آپ نے
حال پوچھا اُسنے کہا میرے بھائی کو راہ مین قزاقون نے مار ڈالا آپ نے فرمایا م
شہیدٌ لعلّہٗ بخل فیما ان ینفقہٗ تو نے کیونکر معلوم کیا کہ وہ شہید ہوا او
سعادت پایا جو وا شہیدا وا شہیدا کرکے روتی ہی شاید کہ اُسنے بخل کیا ہو خرچ کی جگہ میں
مقدور ہونے کے اہل حق کو محروم رکھا ہو سائل کے سوال کو باوجود موجودگی کے رد
صفت شہید کی نہین ہی اور فرمایا لا یجتمع البخل والایمان فی قلب عبد ا
بخل و ایمان ایک قلب مین مومن مین صفت بخیلی نہ پائی جائیگی کہ اجتماع ضدین محال
غالب ہوگا تو دوسرا ضرور مغلوب ہوگا کتاب ذخیرہ مین لکھا ہے کہ بخیل کی گواہی در
نہین ہی کہ وہ ذی مروت نہین عدالت العالیہ ایسے شخص کی گواہی کو کسی مقدمے میں
کردیگی حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین بخل اقبح ترین خصائل انسانی ہی کہ حق ا
نے بہائم کو یہ صفت عنایت کی ہی اخبار مین لکھا ہی ایک وقت حکیم ہندوانی اور فیلسوف ا
نوشیروان عادل کی خدمت مین ہوئے حکیم ہندوانی نے فیلسوف رومی سے خطاب کیا کہ کو
بات عمدہ خصائل انسانی سے فرمایئے اُسنے کہا بہترین شمائل انسانی یہ ہین کہ حالت فراخی د
مین بھی دسیر چشم رہے اور حالت غیظ و غضب مین نگہدار جانب حق اور باوقار رہے و
دولت و ثروت کے با تواضع و مسکنت رہے وقت تکلم و گفتگو کے نرم کلام و شیرین گفتار و
استعانت و حاجت ابنای جنس اور اہل اغراض کے سرگرم و تیار رہے اور عادت جبلی ہے ک
شخصون کو بلا وجہ دشمن رکھتے اور برا کہتے ہین ایک حاکم ظالم کو دوسرے مرد ممسک و بخ
تیسرے لاف زن دروغ گفتار و بیہودہ شعار کو شیخ المشائخ حضرت جنید بغدادی قدس
سے لوگون نے پوچھا کہ اد [illegible] بخل کا کیا ہی [illegible] کو مال کیا [illegible]

[illegible] بڑا کام کیا یہ صرف اسکی شان
رحمانی [illegible] ہر نیک کام کا ثواب [illegible] تک مرحمت کرے اور ایک
بدکام کا وزر و گناہ ایک ہی رہے توبہ و ندامت و عذر سے بخشدیا جاوے اور حکم ہو ؎

باز آ باز آ در عالم ہستی باز آ	گر کافر و گبر بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اب سنو تفسیر آیۂ قرآن کیا فرماتا ہے ملک الحنان والمنان اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ رحمٰن وہی ہی تمام فضل و احسان ای سرور انس و
جان جسنے تعلیم کیا تمکو قرآن واضح کر دیے احکام ادیان بتادیے مسائل ایمان اور پیدا کیا
انسان جسکے جسم مین خلق کی ایک زبان کہ اسکے ذریعے سے بتاتا ہے قلبی بیان ذرا تو
کرو دھیان اور چشم دل سے دیکھو اسکی شان کہ کیسے اجتماع اضداد مختلف اور حس مشترک سے
خلق [illegible] ہی حیوان اور اعضاے جسمی سے ایک مضغہ گوشت ہی لسان امین گویائی اور
نطق کی تمیز سے کیونکر ممیز ہے حیوان و انسان یہ ہی قدرت کاملہ قدیر سبحان چشم کو
[illegible] امتیاز دیا سو برس بعد اگر سامنے آوی کوئی مہربان فوراً اسکو جاو پہچان کہ یہین
[illegible]رے عمو جان و پھوپھا جان فرماتا ہی وہ بیچون و بیچگون وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا
تُبْصِرُوْنَ کیون ڈھونڈھو کوہ و ہامون کسلیے پھرو جیحون و سیحون تمہاری ہی
[illegible]ت ہی اسکی قدرت سے مشحون بیکار نہ دیکھو عالم بوقلمون اقالیم گوناگون بیٹھو گوشۂ
[illegible]د مکان مین اور ہو سرنگون دیکھہ لو پورب پچھم اتر دکھن مثل نون دنیا و دنی
[illegible]البوین کو بحالت زبون عرش و کرسی کو مملو از ملائکہ مسبحون مولانا روم علیہ الرحمۃ
اپنی مثنوی مین ارشاد فرماتی ہین ؎

چشم بند و گوش بند و لب ببند
گر نہ بینی نور حق بر من بخند

الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء شیطان ...

... اگر زکوٰۃ نکالو گے ہر سال ڈھائی روپیہ سیکڑہ دیا کرو گے غریب و محتاج ہو جاؤ گے
... کرتا ہے بدی و بیحیائی کا زناکاری شرابخواری قماربازی کا دیکھو بازاری عورتون
...ن مین کیا لذت ہے جوانی کا مزہ اڑاؤ شراب پیو سرور ہے فکر دور ہو شہوت
...وا کھیلو ایک ہی داؤن مین سیکڑون ہزارون جیت لو لیکن اسکا انجام سوچو
یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا اور رحمن تمسے وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے
...نب سے اپنی عنایت و رحمت کے وثوق و اعتماد پر کہ سبقت رحمتی علی غضبی
...نی اصفت رحمانیت ہے کیا وعدہ کرتا ہے مغفرت اور فضل و رحمت کا یہ اسکی
بندہ نوازی و کرم بخشی ہے ٥

... رہی میرا تو مین گنہگار ہون تیرا — تو یار ہے غیرونکا مین کب یار ہون تیرا
... شرم کہ مین یار ہون تیرا — خالق ہون ترا ساتر و غفار ہون تیرا
...ن ترا راحم و غمخوار ہون تیرا — جاویگا کہان بھاگ کے مالک ہون جہان کا
... تو ادھر آ کہ طلبگار ہون تیرا — گر عمر گنوائی ہے عبادت مین بتون کے

حق سبحانہ جلشانہ ہر دم و ہر آن حاضر ... ل وافعال بندگان ہے فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبیٰ لمن ... اطاع خوشی ہے اس شخص کے لیے جسنے فرمان الٰہی کو سنا اور اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کی نہ کہ ادھر سنا ادھر اڑا دیا اسلیے کہ وہ ذات مستغنی الصفات ہے عبادت و اطاعت کل کائنات سے جیسا جو کرے ویسا پائے ٥

...یا بووے وہ ویسا پھل پائے — بووے درخت ببول کا آم کہانسے کہا...

ترجمہ ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ و ان سعیہ سوف یریٰ نہین ہے انسان کے لیے ... ب وعذاب مگر وہ کہ کسب کرے اور یقینی سعی و کوشش اپنی عنقریب دیکھ لیگا ...کہ کس اعمال سے کیا غرض تھی دنیا مین لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت

فبصرك الیوم حدید پس اٹھاوینگے تجسے پردہ تیرا پس بینائی تیری اس روز تیز
ہوگی ہر شخص اصلی ہیئت اپنیکا دیکھیگا اور جیسے جسکی سیرت وصفت دنیا مین ہوگی
اور بغیر از توبہ اپنے افعال مذمومہ سے مرا ہوگا اُسی صورت سے نظر خلق مین جلوہ گر
ہوگا اٹھارہ ہزار عالم اسکواسی ہیئت بد سے دیکھیگا اور منادی ندا کریگا ای اولاد آدم
کیا نہین پونہچا حکم حقیقی احکم الحاکمین کا اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّئَاتِ اَنْ
نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَاۤءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاۤءَ مَا
يَحْكُمُوْنَ کیا جان لیا اُن لوگون نے جنھون نے عمل بد کیے اس بات کو کہ ہم انکو مثل
ان لوگون کے صاحب عزت وتوقیر ومرتبہ ودرجہ کرینگے جو ایمان لائے اور کام کیے
اچھے ہی جینا انکا اور مرنا انکا بُرا ہی اُنکا حکم کرنا اور شیطان کے فریب مین آنا اور
اعتقاد کرنا کہ جو دنیا مین ذی دولت وعزت ہی وہ آخرت مین بھی ذی مرتبہ ہی آج
چشم یقین سے دیکھ لو کہ کیسے کیسے سلاطین جبار کس کسطرح سے مبتلای عذاب نار ذلیل وخوار
ہین اور حق سبحانہ جلشانہ فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ کسکے لیے ہی ملک آج کے دن
کون ہی مالک تمام خدائی کا جب جواب نہ آئیگا کسی فرد بشر کی تاب وطاقت نہوگی
کوئی جن وانس جواب نہ دیسکیگا فرمائیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ خدا ہی اکیلے کے
لیے ہی سلطنت وحکمرانی جو سب پر غالب ہے سب سے زبردست ہی سب کا مالک وخالق ہے
اسوقت اصناف گروہ جوق جوق اولاد آدم علیہ السّلام پیش ہونگے اوّل وہ گروہ ہوگا
جنکی آنتین شکم سے باہر لٹک گئی ہونگی زبان منہ سے باہر نکلی پڑی ہوگی خون وپیپ
دہن سے جاری ہوگا فرشتے عرض کرینگے بارخدایا یہ کون گروہ ہی انسے کیا کیا گناہ
سرزد ہوا جو ایسے عذاب مین مبتلا ہین ارشاد ہوگا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے مول لیا زندگی دنیا کو بدلے آخرت کے
در معاملہ انکا یہ تھا اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ

[illegible]

[illegible] يوم القيامة [illegible]

باب در بیان امت محمدیہ کہ بیس گروہ [illegible] روز قیامت کے

بسم الله الرحمن الرحيم

عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن
[illegible] يوم ينفخ في الصور فتأتون أفواجا قال يا معاذ قد سألت عن أمر
عظيم [illegible] عينيه ثم قال يحشر أمتي يوم القيامة عشرين صنفا أشتاتا
قد ميزهم الله عن جماعة المطيعين تغيرت صورهم منها تسعة عشر
عاصين وواحد منها ناج روایت ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے
وہ کہتے ہیں کہ میں نے سوال کیا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر آیت قرآن
میں کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ جس روز صور پھونکا جاویگا آؤ گے تم فوج کی فوج ارشاد
فرمایا اے معاذ تو نے بڑی سخت بات پوچھی اور آنکھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے آنسو جاری ہو گئے پھر فرمایا حشر کیجاویگی امت میری دن قیامت کے بیس گروہ
پراگندہ الگ الگ یقینی ممتاز کر دیگا ان سب کو اللہ تعالی جماعت مطیعوں سے
متغیر ہو گئی ہونگی صورتیں انکی انمیں سے انیس گروہ عاصی و گنہگار ہیں اور
گروہ نجات پانیوالے نیک کردار ہیں راوی اس حدیث کے ثقہ ترین صحابہ
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت بیس گروہ ہوگی حق تعالی
[illegible] ارشاد فرماتا ہے فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال
ذرة شرا يره جسنے موافق ذرّے کے نیکی کی ہوگی وہ اسکو دیکھیگا اور جسنے موافق ذرے
کے بدی کی ہوگی وہ اسکو دیکھیگا پھر ارشاد فرماتا ہے لقد كشفنا عنك غطاءك

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا جو ایذا و تکلیف
دیتے ہین مومن مردون اور مومنہ عورتون کو تہمت کرنے اتہام لگانے غیبت کرنے
بُرا کہنے سے بغیر اسکے کہ انسے وہ کام صادر ہوا پس یقینی اُٹھایا اُنھون نے بُہتان بڑا اور
گناہ ظاہر ظہور آج سزای اعمال کی پاتے ہین گرفتار عذاب ہین پانچوان گروہ ہوگا جنکی
زبانین گُدّی سے نکلکر پیٹھون پر لٹکتی ہونگی ملائکہ عذاب عمود آتشین سے انکو مارتے ہونگے
انکے مُنہ سے شعلہ آتش بھڑکتا ہوگا فرشتے گذارش کرینگے خداوندا یہ کون لوگ ہین حکم ہوگا یہ
شواہد زور ہین جو جھوٹی گواہی دیتے تھے دو آنہ چار آنہ لیکر عدالت العالیہ مین حلف کرتے
تھے سچ بات کو نہ کہتے تھے نہ سنا حکم ہمارا وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ
اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اور نہ چھپاؤ تم گواہی اور شہادت سچی بات مین اور جو اسکو چھپائے پس
گنہگار ہے دل اُسکا سچ بات چھپاتے تھے دروغ بیانی پر حلف کرتے تھے خدا شاہد ہو خدا جانتا ہے
تکیہ کلام تھا اَمْ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا سے غافل تھے مردان ندار راست باز کو احمق
جانتے تھے آج گرفتار عذاب ہین چھٹا گروہ وہ ہوگا جنکی زبانین سینہ سے نکلکر پانون سے
...زمین پر گھسٹتی ہونگی مقراض آتشین سے کاٹی جاتی ہونگی پھر ویسی ہی انکی درازی قائم
ہوگی فرشتے عرض کرینگے بارخدایا یہ کون اشخاص ہین حکم ہوگا یہ لوگ امانت مین خیانت کرنے
والے ہین اور نہین سُنا اُنھون نے حکم احکم الحاکمین يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمَانَاتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ای ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ کی
اور اسکے رسول کی اور نہ خیانت کرو اپنی امانتون مین اور حال آنکہ تم جانتے ہو آج اپنے اعمال
کی سزا پاتے ہین ساتوان گروہ وہ ہوگا جنکے آلۂ تناسل اور ذکر سوج پھولے دراز ہونگے
...ریم و خون اُنسے جاری ہونگے درد و الم سے نالان ہونگے فرشتے عرض کرینگے پروردگار عالم
...ن لوگ ہین ارشاد ہوگا کہ یہ بدکار و زناکار ہین کہ زوجۂ منکوحہ سے بھاگتے تھے زنا و بدکاری
...نب دوڑتے تھے تماش بینی و عیاشی کو فخر و مباہات سمجھتے تھے نہین سُنا اُنھون نے حکم

[illegible]
بیری کی ہوا سیر اور اوپر گرما لیتے تھے اور ...
... دیتے تھے لیتے تھے بات اور ... تھے لیتے تھے ...
... پہاڑ کے بڑے ہونگے سانپ و بچھو انکے گوشت و پوست کو کھا
... جاوینگے پھر ویسے ہی بڑے ہوجاوینگے فرشتے عرض کرینگے بار الٰہا
... لوگ ہین کیا گناہ اُنسے سرزد ہوا حکم رب العزت ہوگا کہ یہ مانعین زکوٰۃ
... بڑے ... تھے زکوٰۃ مال کی دینے کو صدقات و خیرات کو بُرا جانتے تھے
... مین سُنا حکم احکم الحاکمین وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ
السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ
... لِرَبِّهِ كَفُورًا اور دے صاحب قرابت کو حق اُسکا صلہ رحم کر اور مسکین
... اور نہ اُڑا بیہودہ خرچ مین یقینی بیہودہ خرچ کرنیوالے بھائی ہین شیطان
... اور ہو شیطان اپنے پروردگار سے انکار کرنے والا تیسرا گروہ ہوگا جنکے ہاتھ ...
ایک ... گوشت کی طرح سے بڑے ہونگے ملائکہ التماس کرینگے پروردگارا یہ کون لوگ
ہین انسے کیا قصور سرزد ہوا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرمائیگا یہ لوگ مناعاً للخیر تھے
... عزیز واقارب دوست وآشنا ہمسایہ کو کوئی ادنی چیز بھی عاریۃً مستعار نہ دی
... اُنکے رنج مین شریک نہوے حق و حقوق کا لحاظ نہ کیا نہ سُنا حکم احکم الحاکمین ...
وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ اور حفاظت کرو
... ہمسایہ صاحب قرابت کا اور پاس رہنے والے کا اور ہمسایہ اور مسافر کا آج مبتلائے عذاب
... مین چوتھا گروہ وہ ہوگا جنکے ہفت اندام وتمام جسم سے پیپ وخون جاری ہوگا
... محشر الامان الحذر پکارینگے فرشتے عرض کرینگے بار خدایا یہ کون لوگ ہین جو اس حالت
... مبتلا ہین فرمان رحمن ہوگا انکی صفت یہ تھی اَلَّذِينَ يُؤْذُونَ ...

بعضُکم بعضاً ایحبُّ احدُکم ان یاکل لحمَ اخیہِ میتاً فکرھتموہُ اور چاہیے کہ
غیبت نکرے بعض تمھارا بعض کی کیا اچھا جانتا ہے کوئی تمسے کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی
مُردے کا پس مکروہ جانو تم اسکو آج مبتلاے عذاب ہین گیارھوان گروہ وہ ہوگا جنکی
صورتین مثل سورون کے مبدل ہوگئی ہونگی انواع عذاب مین معذب ہونگے فرشتے
عرض کرینگے پروردگارا یہ کون لوگ ہین ارشاد رب جلیل ہوگا یہ سودخوار ورشوت خوار
ہین اور نہین سُنا حکم لا تاکلوا الربوا اضعافاً مضاعفۃً اور حکم ولا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس نہ کھاؤ
سود دوگنا وتگنا بھی اگرچہ ہوا اور نہ کھاؤ مال آدمیون کے آج مبتلای عذاب ہین
بارھوان گروہ وہ ہوگا جو گونگے بہرے اندھے ہونگے سر کے بل چلینگے انکے نامہ اعمال
بائین ہاتھ مین ہونگے وہ پڑھ نہ سکین گے آنکھون سے دریاے خون جاری ہوگا فرشتے
عرض کرینگے ای ذوالجلال والاکرام یہ کون لوگ ہین ارشاد مالک دوجہان ہوگا یہ وہ
لوگ ہین جو دنیا مین غرور او تکبر کرتے تھے حاکم ظالم وجابر تھے کہ مظلوم و محتاج کی
جانب نظر شفقت سے کبھی نہ دیکھا نہ اسکی دادرسی کی نہ زبان سے جواب دیا نہ کانون سے
استغاثہ انکا سُنا اور نہ سُنا حکم ہمارا ونحشرھم یوم القیٰمۃ علی وجوھھم عمیاً
وبکماً وصماً ماواھم جھنم کلما خبت زدناھم سعیراً اسدن حشر
کرینگے یعنی دن قیامت کے سر کے بل چلین گے اندھے بہرے گونگے ہونگے اور جگہ انکی
ہی جہنم جب ٹھنڈی ہوجایگی بھڑک اسکی زیادہ کرینگے ہم اسکی شعلہ زنی کو آج مبتلاے
عذاب ہین تیرھوان گروہ وہ ہوگا جنکے دہنون سے بول و براز نکلتا ہوگا اسکی
عفونت و بدبو سے اہل محشر کا دماغ پراگندہ ہوتا ہوگا عمود آتشین انپر مارے
جاتے ہونگے ...
ای مالک کون ومکان یہ کون لوگ ہین ارشاد جناب
...ری ہ...
انبیا علیہ السلام کی شان مین گستاخی وسوے ادبی

[illegible] ہیں اور [illegible] مثل [illegible]
[illegible] ہین [illegible] نے [illegible] کو فواحشات سے روکا [illegible]
[illegible] کی بدفعلی سے راضی رہے انواع عذاب مین مبتلا
[illegible] انکے منھون سے نکلتے ہونگی فرشتے ملتمس ہونگے بارگاہ الٰہی مین بار آلٰہا
لوگ ہین ارشاد ہوگا یہ وہ لوگ ہین جنھون نے نہ سُنا حکم قدغن وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اور نہ قریب جاؤ فواحشات وزناکاری کی جو ظاہر ہو اس
یا پوشیدہ ہو آجکے روز گرفتار عذاب ہین نوان گروہ وہ ہوگا جنکا منہ سیاہ ہوگا آ
[illegible] کی رواتت مثل خنزیر کے منہ کے باہر نکلی ہونگی پلیدی در غلاضت انکے شکم سے
ہوگی فرشتے اُن لوگون کو دیکھکر عرض کرینگے ای پروردگار عالم یہ کون لوگ ہین رب ا [illegible]
ارشاد ہوگا یہ مدمن الخمر آکل الخنزیر ہین ہمیشہ شراب پیتے رہے سور کے گوشت کو [illegible]
کے حام سی کھاتے لذیذ بتاتے رہے اور اُسی حالت پر مر گئے وقت واپسین تک تائب
ہوئے اور نہ سُنا رب العالمین کا حکم لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا
حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ
أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا نہین ہی اجابت توبہ ان لوگون کی لیے جنھون نے عمل
برا یہانتک کہ جسوقت حاضر ہوئی انکے لیے موت کہا اب مین توبہ کرتا ہون اور نہ ان لوگ
کے اجابت توبہ ہی جو مر گئے حالت کفر پر وہ ایسے لوگ ہین جنکے لیے مہیا کیا ہمنے عذاب
الیم مبتلا عذاب ہین دسوان گروہ ہوگا جنکی صورتین مسخ ہونگی مثل بندرون کی [illegible]
کے اپنے ہاتھون کو کاٹتے ہونٹونکو چباتے ہونگے فرشتے عرض کرینگے خداوندا یہ کون لوگ
ارشاد ہوگا یہ لوگ تمام غیبت خور سخن چین ہین جو دل مسلمانونکے دلون مین نفاق ڈالتے
[illegible] ایک دوسرے بھائی مسلمان کی برائی وغیبت کرتے تھے نہ سنا حکم وَلَا يَغْتَبْ

خلفاے راشدین کی نسبت لعن وطعن وتشنیع بندگان دین کو ... تھے پر
اعتراض کرتے تھے اُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ ... یہ وہی ہین
جن پر لعنت کریگا اللہ تعالی اور لعنت کرینگے اُنپر لعنت کرنے والے ... سزاے
اعمال کی پارہے ہین چودھوان وہ گروہ نابینا ہوگا جنکو ... آتشین سے
مارتے ہونگے اور اُنکی صدا و آواز بجز ہاے ہاے اور کچھ نہوگی فرشتے عرض کرینگے
خداوندا یہ کون لوگ ہین ارشاد مالک حقیقی ہوگا یہ وہ لوگ ہین جنکے والدین نے
ایام طفولیت مین قرآن مجید پڑھایا حفظ کرایا عقائد و دینیات مسائل سکھاے
حافظ و معلم کی خدمت کرکے زر صرف کرکے محنت و مزدوری کرکے اُنکی پرورش
کرکے جب ہوشیار و خودمختار ہوئے اہل وعیال کی فکر مین سب ... صوم وصلوۃ
سے واسطہ نہ رکھا قرآن مجید کو بھول گئے نہ سُنا حکم ہمارا وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ
اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى حشر ہوگا اُسکا دن قیامت کے اندھا
کہیگا اے پروردگار کس لیے حشر کیا میرا تو نے اندھا اور تحقیق تھا مین دنیا مین آنکھون
والا فرمائیگا جسطرح سے کہ مین نے اپنے آیات قرآنی عطا کیے اور تو بھول گیا
پس اُسیطرح سے آج مین تجھکو بھول گیا کہ تو بینا تھا دنیا مین یا اندھا پندرہ
وہ گروہ ہوگا جو اپنی زبانون کو مقراض آتشین سے کاٹتے ہونگے ...
... ہونگی کہ اسپ ... کرسکے کانون سے شعلہ آتش ...
فرشتے عرض کرینگے ... ارشاد احکم الحاکمـ ...
ہین جو اپنی مدح وتعـ ... کرتے تھے کانـ ...
خودستائی کو دوست ... تھے عالم ... پنے کو
مشہور کرتے تھے بھنـ ... ور ... لرتے تھے